"بینَ الاقوامی شہرت یافتہ" سب سے زیادہ پڑھی جانے والی وہ "سنّتوں بھری کتاب"
جسے پڑھ اَن گنت لاکھوں مرد و زن راہِ راست پر گامزن ہو چکے ہیں، دنیا بھر میں
کھپت پوری کرنے کیلئے تقریباً سارا ہی سال اس کی چھپائی جاری رہتی ہے۔
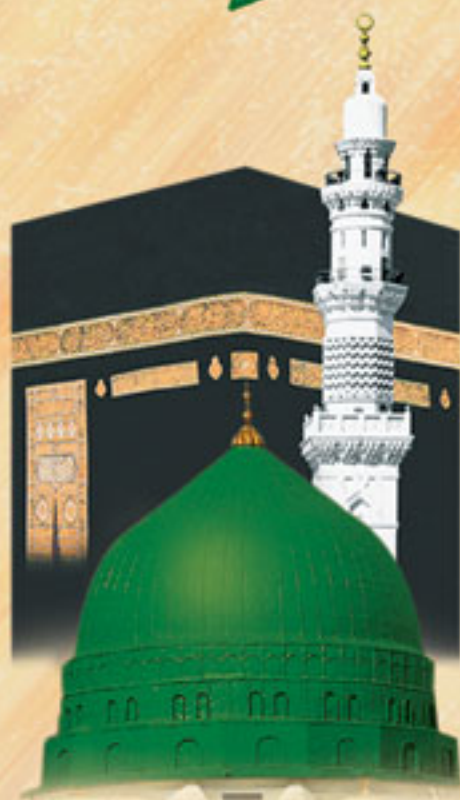
تخریج شدہ

فیضانِ سُنّت

(جلد اوّل)

شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی، حضرت علّامہ مولانا ابو بلال

محمد الیاس عطّار قادری رضوی

دامت برکاتہم العالیہ

اس کتاب میں جگہ بہ جگہ دعوتِ اسلامی کی بہاریں خوشبوئیں لٹا رہی ہیں

مکتبۃ المدینہ
(دعوتِ اسلامی)
SC1286

فیضانِ سُنّت

(جلد اوّل)

اس جِلد میں یہ 4 اَبواب شامل ہیں

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

نام کتاب : **فیضانِ سُنّت**

مؤلف : **محمد الیاس عطارؔ قادِری رضوی**

پہلی بار	: رمضان المبارک ۱۴۲۷ھ، اکتوبر 2006ء	تعداد: 26000 (چھبیس ہزار)
دوسری بار	: ذوالحجہ ۱۴۲۷ھ، دسمبر 2006ء	تعداد: 17000 (سترہ ہزار)
تیسری بار	: شعبان المعظم ۱۴۲۷ھ، ستمبر 2007ء	تعداد: 26000 (چھبیس ہزار)
تاریخِ اشاعت	: ۱۴۳۰ھ، 2009ء	تعداد: 20000 (بیس ہزار)
تاریخِ اشاعت	: ۱۴۳۱ھ، 2010ء	تعداد: 36000 (چھتیس ہزار)
تاریخِ اشاعت	: ۱۴۳۲ھ، 2011ء	تعداد: 41000 (اکتالیس ہزار)
تاریخِ اشاعت	: ۱۴۳۳ھ، 2012ء	تعداد: 27000 (ستائیس ہزار)
تاریخِ اشاعت	: ۱۴۳۴ھ، 2013ء	تعداد: 15000 (پندرہ ہزار)
تاریخِ اشاعت	: ذوالقعدہ ۱۴۳۴ھ، ستمبر 2013ء	تعداد: 15000 (پندرہ ہزار)

ناشر : مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

کتاب پڑھنے کی دُعا

دینی کتاب یا اسلامی سبق پڑھنے سے پہلے ذیل میں دی ہوئی دُعا پڑھ لیجئے اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ جو کچھ پڑھیں گے یاد رہے گا۔ دُعا یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ افْتَحْ عَلَیْنَا حِکْمَتَکَ وَانْشُرْ عَلَیْنَا رَحْمَتَکَ یَا ذَاالْجَلَالِ وَالْاِکْرَام

ترجمہ: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ ہم پر علم و حکمت کے دروازے کھول دے اور ہم پر اپنی رحمت نازل فرما! اے عظمت اور بزرگی والے!

(مُستطرف ج ۱ ص ۴۰ دارالفکر بیروت)

(اوّل آخر ایک بار دُرود شریف پڑھ لیجئے)

خلیفہ علم مدینہ بلیغ و مغفرت

۱۲ شوال المکرم ۱۴۲۸ھ

اجمالی فہرست

تفصیلی فہرست اور ماخذ و مراجع آخری صفحات پر ھیں

مُناجات

دردِ دل کر مجھے عطا یارب عزوجل
دے برے درد کی دوا یارب عزوجل

لاج رکھ لے گناہ گاروں کی
نام رحمٰن عزوجل ہے ترا یارب عزوجل

عیب میرے نہ کھول محشر میں
نام ستّار عزوجل ہے ترا یارب عزوجل

بے سبب بخش دے نہ پوچھ عمل
نام غفّار عزوجل ہے ترا یارب عزوجل

خاک کر اپنے آستانے کی
یوں ہمیں خاک میں ملا یارب عزوجل

سَبَقَتْ رَحْمَتِی عَلٰی غَضَبِی
تُو نے جب سے سنا دیا یارب عزوجل

آسرا ہم گناہ گاروں کا
اور مضبوط ہوگیا یارب عزوجل

ہے اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِیْ بِی
میرے ہر درد کی دوا یارب عزوجل

تو نے میرے ذلیل ہاتھوں میں
دامنِ مُصطفٰے صلی اللہ تعالٰی علیہ والہ وسلم دیا یارب عزوجل

ظن نہیں بلکہ ہے یقین مجھے
وہ بھی تیرا دیا ہوا یارب عزوجل

ہوگا دنیا میں قبر و محشر میں
مجھ سے اچھا مُعاملہ یارب عزوجل

اِس نکمّے سے کام لے ایسے
یہ نکمّا ہو کام کا یارب عزوجل

ہر بھلے کی بھلائی کا صدقہ
اِس بُرے کو بھی کر بھلا یارب عزوجل

بونے والے جو بوئیں وہ کاٹیں
یہ ہُوا تو میں مر رہا یارب عزوجل

تو حسن رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کو اُٹھا حسن کرکے
ہو مَعَ الخیر خاتمہ یارب عزوجل (ذوقِ نعت)

نعتِ پاک

شورِ مہِ نَو سن کر تجھ تک میں دَواں آیا
ساقی میں ترے صدقے مے دے رمضاں آیا

جنت کو حرم سمجھا آتے تو یہاں آیا
اب تک کے ہر اِک کا منہ کہتا ہوں کہاں آیا

طیبہ کے سوا سب باغ پامالِ فنا ہوں گے
دیکھو گے چمن والو! جب عہدِ خزاں آیا

سَر اور وہ سنگِ در آنکھ اور وہ بزمِ نور
ظالم کو وطن کا دھیان آیا تو کہاں آیا

کچھ نعت کے طبقے کا عالم ہی نرالا ہے
سکتہ میں پڑی ہے عقل چکر میں گماں آیا

جلتی تھی زمیں کیسی تھی دھوپ کڑی کیسی
لو وہ قدِ بے سایہ اب سایہ کناں آیا

طیبہ سے ہم آتے ہیں کہیے تو جناں والو!
کیا دیکھ کے جیتا ہے جو واں سے یہاں آیا

نامے سے رضاؔ کے اب مٹ جاؤ بُرے کامو
دیکھو مرے پلّے پر وہ اچھے میاں[1] آیا

---

[1] قطب العارفین شمس الدین ابو الفضل حضرت سید شاہ آل احمد اچھے میاں قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حضور اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے دادا پیر تھے۔ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی اپنے بزرگوں سے حسنِ عقیدت مرحبا!

مفتیانِ کرام
کی
تقاریظِ جلیلہ

تقریظ جلیل

محسنِ دعوتِ اسلامی، عالمِ باعمل، حضرت علامہ مولٰینا محمد اسماعیل قادری رضوی نوری مدظلہُ العالی

(شیخ الحدیث ورئیس دارالافتاء دارالعلوم امجدیہ باب المدینہ کراچی)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ

امیرِ اہلسنت بانیٔ دعوتِ اسلامی علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری صاحب مدظلہ العالی کی کتاب مستطاب فیضانِ سنت جلد اول (مطبوعہ ۱۴۲۷ھ) ملاحظہ کرنے کا شرف حاصل ہوا جو کہ چار ابواب پر مشتمل ہے۔ موصوف کی دینی خدمات کا ایک زمانہ معترف ہے، آپ کی سعیٔ پیہم سے لاکھوں بے عمل مسلمان خصوصاً نوجوان نہ صرف خود نیکی کی راہ پر گامزن ہوگئے بلکہ مبلغ بن کر دوسروں کو راہِ سنت کی طرف مائل کرنے لگے۔ یہی وجہ ہے کہ آج ملک اور بیرونِ ملک دعوتِ اسلامی کے مدنی قافلے سفر کرتے دکھائی دیتے ہیں۔ میری آخری معلومات کے مطابق اس وقت تقریباً 60 ممالک میں دعوتِ اسلامی کا پیغام پہنچ چکا ہے۔

حضرت نے اس کتاب میں وہ بیش قیمت مواد جمع کیا ہے جو سینکڑوں کتابوں کے مطالعے کے بعد ہی حاصل ہوسکتا ہے، یہ کتاب بیک وقت مسائلِ شرعیہ کی نشاندہی کے ساتھ ساتھ تصوّف وحکمت کے لئے بھی مفید ہے۔ اللّٰھم زد فزد۔ درجنوں موضوعات پر پیش کردہ آیاتِ قرانی، احادیثِ نبوی واقوالِ اکابرین کے ساتھ ساتھ دلچسپ حکایات نے اس کتاب کے حُسن میں مزید اضافہ کردیا ہے۔ احادیث وروایات اور فقہی مسائل کے حوالہ جات کی تخریج نے اس کتاب کو علماء کے لئے بھی مفید تر بنادیا ہے۔ اس بات سے بہُت خوشی ہوئی کہ حضرت نے متعدد مقامات پر اکابرینِ اہلِ سنت رحمہم اللہ کا ذکرِ خیر بھی کیا ہے، جس سے ان کی اپنے علماء اکابرین سے والہانہ محبت ظاہر ہوتی ہے۔ اس ذکرِ خیر کا ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ ہماری آنے والی نسلیں اپنے اسلاف سے متعارف ہوتی رہیں گی۔ اللہ تعالیٰ اس کتاب کو اپنی بارگاہ میں قبولیت سے سرفراز فرمائے اور ہر مسلمان کو اس کا مطالعہ کرنے اور حتی الوسع اس سے درس دینے کی توفیق دے۔

امین بجاہِ النّبی الامین ﷺ

محمد اسماعیل خادم الحدیث

دارالعلوم امجدیہ

۱۷ محرمُ الحرام ۱۴۲۸

6-2-2007

تقریظ جلیل

شرفِ ملت، استاذ العلماء حضرت علامہ مولانا محمد عبدالحکیم شرف قادری اطال اللّٰہ عمرہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم ط نحمدہٗ و نصلی علٰی رسولہ الکریم ۔حدیث شریف میں ہے: "مَنْ اَحْیَا سُنَّتِی بَعْدَمَا اُمِیْتَتْ فَلَهٗ اَجْرُ مِائَةِ شَهِیْدٍ" جس شخص نے ہماری ایسی سنت کو رائج کیا جسے ترک کر دیا گیا ہو اس کے لئے سو شہیدوں کا ثواب ہے۔اس حدیثِ مبارک کی روشنی میں اندازہ کیجئے کہ امیر دعوت اسلامی حضرت مولانا علامہ محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ اور دعوت اسلامی کے مبلغین کو کتنے شہیدوں کا ثواب ملے گا جن کی مساعی جمیلہ سے لاکھوں افراد نہ صرف نمازی بن گئے ہیں بلکہ سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کی سنتوں پر عمل پیرا ہو گئے ہیں۔

اس کامیابی میں جہاں حضرت امیرِ دعوتِ اسلامی مدظلہ العالی کی شب و روز کوششوں اور ان کے بیانات کا دخل ہے وہاں **فیضانِ سنّت** کا بھی بڑا عمل دخل ہے، **فیضانِ سنّت** فقیر کے اندازے کے مطابق پاکستان میں سب سے زیادہ شائع ہونے والی کتاب ہے۔اس کی زبان عام فہم اور انداز ناصحانہ اور مُبلِّغانہ ہے۔اس وقت میرے سامنے ۱۴۲۷ھ کے چھپے ہوئے ایڈیشن کی پہلی جلد ہے۔یہ جلد چار ابواب پر مشتمل ہے:

(۱) فیضانِ بسم اللہ (۲) آدابِ طعام (۳) پیٹ کا قفلِ مدینہ (٤) فیضانِ رمضان

اس ایڈیشن میں قابلِ قدر کام یہ ہوا کہ حوالوں کی تخریج کی گئی ہے۔قرانِ پاک، احادیثِ مبارکہ اور فقہی اقتباسات کے حوالوں نے اس کی افادیت میں کئی گنا اضافہ کر دیا ہے۔

آج جب کہ روشن خیالی اور اعتدال پسندی کے اندھیرے چار سُو پھیل رہے ہیں اور پاکستان میں ہندوانہ عقائد تہذیب و ثقافت کے پھیلانے کی بھرپور مُہم چلائی جارہی ہے، مسلمانوں کے لئے سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کی تعلیمات اور سنتوں سے وابستگی اور ان کی اشاعت کی ضرورت پہلے سے کئی سو گنا بڑھ گئی ہے۔

محمد عبدالحکیم شرف قادری
۶ ذوالحجہ ۱۴۲۷ھ
۲۸ دسمبر ۲۰۰۶ء

تقریظ جلیل

خواجۂ علم و فن، خیر الاذکیہ، استاذ العلماء والمشائخ، جامع معقول و منقول

حضرتِ علامہ ومولانا خواجہ مظفر حسین صاحب دامت برکاتھم العالیہ

شیخ الحدیث دار العلوم نور الحق، چرہ محمد پور، فیض آباد، یوپی، الھند

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ o نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

اَلحمدُللّٰہ۔ فقیر کو یہ شرف وسعادت حاصل ہے کہ فقیر نے بہت سے علماء اہلِ سنّت کی بیش بہا کتب پر تقاریظ تحریر کیں۔ خصوصاً فخر الاماثل، بحر العلوم حضرتِ علامہ مفتی افضل حسین صاحب مونگیری ثُمّ پاکستانی قُدِّسَ سِرُّہُ الرَّبانی (سابق صدرُ المدرسین منظرِ اسلام، بریلی شریف) کی ہندوستان سے شائع ہونے والی تقریباً تمام کُتُب پر فقیر کو تقاریظ تحریر کرنے کا شَرَف حاصل رہا ہے۔ **دعوتِ اسلامی** کی مجلسِ رابطہ **بالعلماءِ والمشائخ** کے نگران نے جب ''**فیضانِ سُنّت**'' جلد اوّل (۱۴۲۷ھ) کا جدید ایڈیشن بغرضِ مطالعہ وتقریظ حاضر کیا تو میرے دل کی کلیاں کھل اُٹھیں اور قلم برداشتہ یہ تحریر حاضر کی۔

قرآنِ کریم جو کہ ایک مکمّل ضابطۂ حیات ہے، جس میں صراطِ مُستقیم کی ہدایت کے لیے جابجا ''اَمر و نہی'' کی شمع روشن کردی گئی ہے۔ اور لَقَدۡ کَانَ لَکُمۡ فِیۡ رَسُوۡلِ اللّٰہِ اُسۡوَۃٌ حَسَنَۃٌ ۔(ترجمۂ کنز الایمان: بے شک تمہیں رسول اللہ کی پیروی بہتر ہے (پ ۲۱ سورۃُ الاحزاب ۲۱)) فرما کر ایک بہترین نَمونۂ عمل کی نشاندہی کر کے اُن کی پَیروی کو جُزوِ حیات قرار دیا گیا ہے۔ یعنی قرآنِ کریم ایک کتاب ہے اور حُضُور سراپا نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے قول و فعل گویا اس کتاب کی عملی تفسیر ہے۔ جس پر عمل کرکے انسان خاک سے بلند ہو کر مَلَکُوتی صِفات کا حامل بن جاتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے یہ اقوال و افعال جنہیں سُنّت کہتے ہیں، احادیثِ کریمہ، اقوالِ مشائخ اور علماء کرام کی کتابوں میں پھیلے ہوئے تھے۔ ہزاروں ہزار فضل و کرم کی برسات ہو امیرِ اہلِ سُنّت بانی و امیرِ دعوتِ اسلامی عاشقِ مدینہ حضرتِ علامہ ومولانا محمد الیاس عطّاؔر قادری رضوی ضیائی دامت برکاتہم القدسیہ پر کہ انہوں نے ان لعل و جواہر اور گوہر پاروں کو چُن چُن کر یکجا فرما دیا اور ''فیضانِ سُنّت'' کے حسین نام سے موسوم کر کے یادِ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم میں دھڑکنے والے دلوں کی خدمت میں پیش فرمایا۔ زبان و بیان کی رَوانی اور طرزِ تحریر کی شیرینی کے ساتھ جب یہ کتاب سامنے آئی تو لوگ اسے برستی آنکھوں اور تڑپتے دلوں کے ساتھ پڑھنے اور اس پر عمل کرنے لگے۔

بندۂ ناچیز خود بھی اس کتاب سے اتنامُتأثِر ہوا کہ جب اس کا پہلا ایڈیشن مجھے مِلا تو باوضو بھیگی آنکھوں سے رحل پر رکھ کر پڑھتا رہا اور بار بار پڑھتا رہا۔ اور اب تو یہ جدید ایڈیشن کچھ اور ہی خوبیوں کے ساتھ بن سنور کر سامنے آیا ہے۔ حوالہ جات سے مُرَصَّع، تَخرِیجات سے آراستہ اور مزید اِضافات سے سجا ہوا ہے۔ نیز اس کتاب کی ایک خاص اور اچھوتی خوبی یہ ہے کہ اس میں جگہ بہ جگہ تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کے سنّتوں کی تربیّت کے **مَدَنی قافِلوں** کی ''ایمان افروز بہاریں'' اپنی خوشبوئیں لُٹارہی ہیں۔

میری معلومات کے مطابق کثیر الاشاعت ہونے کے اِعتبار سے یہ پہلی اُردو کتاب ہے جو پاکستان میں چھپی اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے دنیا کے کئی ممالک میں پہنچ گئی۔ سننے میں آیا ہے کہ دعوتِ اسلامی میں ایسے ایسے دیوانے بھی ہیں کہ تقریباً ساڑھے پندرہ سوصفحات پر مشتمل کتاب فیضانِ سنّت (جلد اوّل) ان میں سے کسی نے 12 دن میں تو کسی نے فقط سات ایام میں مکمّل پڑھ لی۔ اِس بات سے اس کتابِ مُستطاب کی خوبیوں اور تحریرِ دلپذیر کی چاشنیوں کا بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ میری اپیل ہے کہ لوگ اسے خرید کر اپنے گھر کے ہر طاق پر سجائے رکھیں تاکہ جہاں سے جی چاہے اسے حاصل کر کے پڑھتے رہیں۔ دوستوں کو بطورِ تحفہ خرید کر پیش کریں۔ بہن، بیٹی کی شادی کے موقع پر بطور جہیز اس کتاب کو عنایت کریں۔ بالخصوص اہلِ ثَروت اس کتاب کو خرید کر مساجِد، مدارِس اور خانقاہوں میں وَقف کریں۔ تمام مُبَلِّغین ومُبَلِّغاتِ دعوتِ اسلامی اور عوام وخواص بھی اس کا درس گھر گھر، مسجِد مسجِد، دکان دکان، کارخانوں، بازاروں اور چوکوں پر جاری کریں۔

حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو ہماری ترک شدہ کسی سُنّت کو رائج کرے، اس کے لیے سوشہیدوں کا ثواب ہے۔ آیئے ہم اور آپ ترک شدہ سُنّتوں پر عمل کرنے اور اس کو رائج کرنے کا عہد کریں اور اس عہد کو نِباہ کر سو شہیدوں کا نہیں بلکہ ہزاروں شہیدوں کا ثواب حاصل کریں۔

خواجہ مظفر حسین ۲۶ محرم الحرام ۱۴۲۵ھ

خواجہ مُظفَّر حسین رضوی، ۲۶/محرم الحرام ۱۴۲۵ھ

شیخ الحدیث دار العلوم نور الحق، چرہ محمد پور، فیض آباد (یوپی، الہند)

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الۡمُرۡسَلِیۡنَ

اَمَّا بَعۡدُ فَاَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ ؕ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ؕ

”یااللہ! فیضانِ سنّت عام ہوجائے“ کے تئیس ۲۳ حُروف کی نِسبت سے اِس کِتاب کو پڑھنے کی 23 نیّتیں

فرمانِ مصطَفٰے صلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم: نِیَّۃُ الۡمُؤۡمِنِ خَیۡرٌ مِّنۡ عَمَلِہٖ ”مسلمان کی نیّت اسکے عمل سے بہتر ہے۔“ (طَبرانی مُعجَم کبیر حدیث ۵۹۴۲ ج۶ص ۱۸۵)

دو۲ مَدَنی پھول: (۱) بغیر اچّھی نیّت کے کسی بھی عملِ خیر کا ثواب نہیں ملتا۔ (۲) جتنی اچّھی نیّتیں زیادہ، اُتنا ثواب بھی زیادہ۔

﴿۱﴾ ہر بار حمد و ﴿۲﴾ صلوٰۃ اور ﴿۳﴾ تعوُّذ و ﴿۴﴾ تَسمِیہ سے آغاز کروں گا۔ (اسی صَفْحَہ پر اُوپر دی ہوئی دو۲ عَرَبی عبارات پڑھ لینے سے چاروں۴ نیّتوں پر عمل ہو جائے گا) ﴿۵﴾ رِضائے الٰہی عَزَّوَجَلَّ کیلئے اِس کتاب کا اوّل تا آخِر مُطالَعہ کروں گا ﴿۶﴾ حتَّی الْوَسْع اِس کا باوُضو اور ﴿۷﴾ قِبلہ رُو مُطالَعہ کروں گا ﴿۸﴾ قرآنی آیات اور ﴿۹﴾ اَحادیثِ مبارَکہ کی زِیارت کروں گا ﴿۱۰﴾ جہاں جہاں ”اللہ“ کا نام پاک آئے گا وہاں عَزَّوَجَلَّ اور ﴿۱۱﴾ جہاں جہاں ”سرکار“ کا اِسمِ مبارَک آئے گا وہاں صلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم پڑھوں گا ﴿۱۲﴾ اِس روایت ”عِنۡدَ ذِکۡرِ الصَّالِحِیۡنَ تَنَزَّلُ الرَّحۡمَۃُ یعنی نیک لوگوں کے ذِکر کے وقت رحمت نازِل ہوتی ہے۔“ (حِلیۃُ الاولیاء، حدیث

(۱۰۷۵۰، ج۷، ص۳۳۵) پر عمل کرتے ہوئے اس کتاب میں دیئے گئے بُزُرگانِ دین کے واقِعات دوسروں کو سنا کر ذِکرِ صالحین کی بَرَکتیں لُوٹوں گا ﴿۱۳﴾ (اپنے ذاتی نسخے پر) عِندَ الضَّرورت خاص خاص مقامات پر انڈر لائن کروں گا ﴿۱۴﴾ (اپنے ذاتی نسخے کے) "یادداشت" والے صَفحہ پر ضَروری نِکات لکھوں گا ﴿۱۵﴾ دوسروں کو یہ کتاب پڑھنے کی ترغیب دلاؤں گا ﴿۱۶﴾ اِس حدیثِ پاک "تَهَادَوْا تَحَابُّوْا یعنی ایک دوسرے کو تحفہ دو آپس میں مَحَبّت بڑھے گی۔" (مُوطا امام مالک، ج۲، ص۴۰۷، رقم: ۱۷۳۱) پر عمل کی نیّت سے (ایک یا حسبِ توفیق) یہ کتاب خرید کر دوسروں کو تحفۃً دوں گا (عُلَماء و ائمہ کو بالخصوص پیش کیجئے ان شاءَ اللہ عزوجل ثواب زیادہ ملے گا) ﴿۱۷﴾ اِس کتاب کے مُطالَعہ کا ثواب ساری اُمّت کو ایصال کروں گا ﴿۱۸﴾ کتابت وغیرہ میں شَرعی غَلَطی ملی تو ناشِرین کو تحریری طور پر مُطّلع کروں گا (مصنف یا ناشرین وغیرہ کو کتابوں کی اَغلاط صِرف زَبانی بتانا خاص مفید نہیں ہوتا) ﴿۱۹﴾ اِس کتاب سے درس دیا کروں گا ﴿۲۰﴾ ہر سال ایک بار یہ کتاب پوری پڑھا کروں گا ﴿۲۱﴾ جو مسئلہ سمجھ میں نہیں آئے گا اس کے لیے آیتِ کریمہ فَسْئَلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ ترجَمۂ کنزالایمان: تو اے لوگو علم والوں سے پوچھو اگر تمہیں علم نہیں۔" (پ۱۴ النحل ۴۳) پر عمل کرتے ہوئے عُلَماء سے رُجوع کروں گا ﴿۲۲﴾ جس مَسئلے میں دُشواری ہوگی اُس کو بار بار پڑھوں گا ﴿۲۳﴾ جو نہیں جانتے انہیں سکھاؤں گا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

پیش لفظ

از: شیخ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرتِ علامہ مولٰینا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

اللّٰہ عزوجل کے محبوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جو شخص میری اُمّت تک کوئی اسلامی بات پہنچائے تاکہ اس سے سنّت قائم کی جائے یا اُس سے بدمذہبی دُور کی جائے تو وہ جنّتی ہے۔ (حلیۃ الاولیاء ج ۱۰ ص ۴۵ حدیث ۱۴۴۶۶) تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی کاموں میں سے ایک مَدَنی کام یہ بھی ہے کہ ہر اسلامی بھائی روزانہ **دو درس** (مسجد، گھر وغیرہ میں) دے یا سُنے۔ اِس درس والے مَدَنی کام کیلئے اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ **فیضانِ سنّت،** (جلد اوّل) حاضر کرنے کی سعادت حاصل کی ہے۔ اِس کتابِ مُستطاب کے ذَریعے خوب، درس دیجئے یعنی پڑھ پڑھ کر مسلمانوں کو سنایئے اگر کسی کا دل چوٹ کھا گیا اور وہ قرآن و سنّت کی راہ پر آگیا تو ان شاءَ اللہ عزوجل آپ کا بھی بیڑا پار ہو جائے گا۔ **میٹھے میٹھے آقا**، مکّی مَدَنی مصطفٰے صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کا فرمانِ فضیلت نشان ہے: "اگر **اللّٰہ** عزوجل تیرے ذَریعے کسی ایک شخص کو بھی ہدایت دے تو وہ تیرے لئے سُرخ اُونٹوں سے بہتر ہے۔

(صحیح مسلم ص ۱۳۱۱ الحدیث ۲۴۰۶ دار ابن حزم بیروت)

فیضانِ سنّت (جلد اوّل) چار ابواب اور تقریباً **1572** صَفَحات پر مُشتمل ہے۔ **دعوتِ اسلامی** ایک ایسی سُنّتوں بھری تحریک ہے جس میں عُلَماء و زُعَما کے ساتھ ساتھ عوام کا بھی ایک جمِ غفیر ہے۔ عوام کی سُہولت کو مدِّ نظر رکھتے ہوئے **فیضانِ سنّت** (جلد اوّل) کو حتَّی الاِمکان آسان پیرائے میں لکھنے کی سَعی (یعنی کوشش) کی ہے اور کئی مقامات پر قصداً دَقیق (یعنی مشکل) الفاظ لکھ کر ہلالین میں اِس کے معنٰی بھی لکھ دیئے ہیں تاکہ کم پڑھے لکھے اسلامی بھائیوں اور

اسلامی بہنوں کو دیگر اسلامی کُتُب کا مطالعہ کرنے میں مدد حاصل ہو۔ کتابِ ھذا کو اغلاط سے بچانے کی بہت کوشش کی گئی ہے تاہم ممکن ہے کہ غلطیاں رہ گئی ہوں۔ لہٰذا اس میں اگر کوئی شرعی غلطی پائیں تو برائے مہربانی مجھے ضرور تحریری طور پر خبردار فرمائیں اور خود کو ثواب کا حقدار بنائیں۔ اِنْ شَآءَاللہ عزوجل **سگِ مدینہ** عُفِیَ عنہ کو ہٹ دھرم نہیں شکریہ کے ساتھ رُجوع کرنے والا پائیں گے۔

آخِر میں سُنّی عالموں پر مبنی **دعوتِ اسلامی** کے ایک اہم شُعبہ، **المدینۃ العلمیۃ** کے عُلَمائے کرام کَثَّرَھُمُ اللہُ تعالیٰ کا بے حد شکر گزار ہوں کہ اُنہوں نے بالاِسْتِیعاب (یعنی حَرْف بہ حَرْف) تفتیش فرمائی، رِوایات کی تخریج کی اور جگہ بہ جگہ حوالہ جات سے مُزَیَّن کر کے **فیضانِ سنّت** (جلد اوّل) کو **دعوتِ اسلامی** کے مُبَلِّغین و مُبَلِّغات کے ساتھ ساتھ عُلماء و واعظین، خُطباء و مُقَرِّرِین اور مُصَنِّفین و مُؤلِّفین کیلئے مُفید ترین بنادیا۔ جزی اللہ عنا عُلمائنا احسن الجزاء (یعنی: اللہ تعالیٰ ہماری طرف سے ہمارے عُلَماء کو اچھی جزاء عطا فرمائے)۔

امین بجاہِ النّبیِّ الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

دُعائے عطّار

یاربِّ مُصطَفٰے عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم جو کوئی 163 ایام کے اندر اندر **فیضانِ سنّت** (جلد اوّل) کو مکمّل پڑھ لے اُسے ایمان پر اِستِقامت، سَکرات میں سرورِ کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی زِیارت، قَبر و حَشر میں راحت اور اپنی رَحمت سے بے حساب مغفِرت سے نواز کر جنّتُ الفِردوس میں اپنے مَدَنی حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا پڑوس عنایت فرما اور سگِ مدینہ عُفِیَ عنہ، مُعاوِنین، مُفَتِّشین عُلَمائے کرام، نگران وارا کینِ مجلسِ مکتبۃُ المدینہ اور مکتبۃُ المدینہ کے مَدَنی عملے کے حق میں بھی یہ تمام دُعائیں قبول کر اور ساری اُمّت کی مغفِرت فرما۔

امین بجاہِ النّبیِّ الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم۔

غم مدینہ و بقیع و بلا حساب مغفرت و جنت الفردوس میں سرکار کے پڑوس کا طلبگار عطار گنہگار

۱۱ رمضان المبارک ۱۴۲۷ھ

سوغاتِ عطار

یاربِّ مصطفےٰ عَزَّوَجَلَّ وصلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم **فیضانِ سنّت** (جلد اوّل) کو اپنی بارگاہِ عَظَمت میں قَبول فرما اور اِس کا ثواب میرے ناقِص عمل کے مطابِق نہیں اپنی کامل رَحمت کے شایانِ شان مرحمت فرما۔ **یا اللہ** ! عَزَّوَجَلَّ اِس کا ثواب میری طرف سے اپنے مَدَنی حبیب صلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم کو عنایت فرما۔ **یا اللہ** ! عَزَّوَجَلَّ اِس کا ثواب جنابِ رِسالت مآب صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم کے طُفیل جُملہ اَنبیاء ومُرسَلین علیہم الصلوٰۃ والتسلیم، صَحابہ وتابِعین رضی اللہ تعالٰی عنہم، آئمۂ مُجتَہدین، عُلمائے کاملین، مشائخِ عاملین اور تمام بُزُرگانِ دین علیہم رحمۃ المُبین کو پہنچا۔ **یا اللہ** ! عَزَّوَجَلَّ اِس کا ثواب ائمۂ مذاہبِ اَربعہ، پیشوایانِ سَلاسِلِ اَربعہ علیہم الرحمۃ خُصوصاً سیِّدُنا امامِ اعظم علیہ رحمۃ اللہ الاکرم، سیِّدُنا غوثِ اعظم علیہ رحمۃ اللہ الاعظم، سیِّدُنا مجدِّدِ اعظم امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن، سیِّدی ومرشِدی قُطبِ مدینہ مولانا ضیاءُ الدِّین مَدَنی علیہ رحمۃ الغنی، میرے والِدَین کریمَین رحمۃ اللہ تعالٰی علیہما، مفتیِ دعوتِ اسلامی الحاج الحافِظ محمد فاروق العطّاری المَدَنی علیہ رحمۃ اللہ الغنی، بُلبُلِ رَوضۂ رسول حاجی محمد مشتاق عطّاری علیہ رحمۃ الباری اور تمام فوت شدہ **دعوتِ اسلامی** والوں اور والیوں اور ہر مسلمان جِنّ واِنس کو پہنچا۔ **یا اللہ** ! عَزَّوَجَلَّ بِالخُصوص اِس کا ثواب **دعوتِ اسلامی** کے ہر اُس مُبلِّغ ومُبلِّغہ کو پہنچا جو کم از کم 40 روز تک **فیضانِ سنّت** (جلد اوّل) سے روزانہ دو[2] درس دینے کی سعادت حاصل کرے۔

غمِ مدینہ وبقیع وبلا حساب مغفرت و جنّت الفردوس میں سرکار کے پڑوس کا طلبگار عطّار گنہگار

اٰمین بجاہ النّبیِّ الامین صلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم

۱۱ رمضان المبارک ۱۴۲۷ ھ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

”مجھے دعوتِ اسلامی سے پیار ہے“ کے بائیس حُروف کی نسبت سے درسِ فیضانِ سُنّت کے 22 مَدَنی پھول

(۱) **فرمانِ مصطفےٰ** صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم: ”جو شخص میری اُمّت تک کوئی اسلامی بات پہنچائے تا کہ اُس سے سُنّت قائم کی جائے یا اُس سے بدمذہبی دُور کی جائے تو وہ جنّتی ہے۔“ (حِلْیَۃُ الاولیاء ج ۱۰ ص ۴۵ رقم ۱۴۴۶۶)

(۲) **سرکار** مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا: ”**اللہ** عزوجل اس کو تر وتازہ رکھے جو میری حدیث کو سُنے، یاد رکھے اور دوسروں تک پہنچائے۔“

(سُنَنِ ترمذی ج ٤ ص ۲۹۸ حدیث ۲٦٦٥)

(۳) حضرتِ سیِّدُنا اِدریس عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے نامِ مبارک کی ایک حِکمت یہ بھی ہے کہ کُتُبِ الٰہیّہ کی کثرتِ دَرس وتدریس کے باعِث آپ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا نام اِدریس ہوا۔

(تفسیر کبیر ج ۷ ص ۵۵۰، تفسیر الحسنات ج ٤ ص ۴۸)

(۴) **حُضورِ غوثِ پاک** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ **فرماتے ہیں: دَرَسْتُ الْعِلْمَ حَتّٰی صِرْتُ قُطْبًا** یعنی میں نے عِلْم کا **دَرْس** لیا یہاں تک کہ مقامِ قُطبیّت پر فائز ہو گیا۔ (قصیدۂ غوثیہ)

(۵) **فیضانِ سُنّت** سے دَرس دینا بھی دعوتِ اسلامی کا ایک مَدَنی کام ہے۔ گھر، مسجد، دُکان، اسکول، کالج، چوک وغیرہ میں وقت مقرّر کر کے روزانہ دَرس کے ذَرِیعے خوب خوب سُنّتوں کے **مدنی پھول** لُٹائیے اور ڈھیروں ثواب کمائیے۔

(٦) **فیضانِ سنّت** سے روزانہ کم از کم دو **دَرس** دینے یا سننے کی سعادت حاصل کیجئے۔ (ان دو میں ایک ”گھر درس“ ضرور ہو)

(۷) پارہ 28 **سُوْرَۃُ التَّحْرِیْم** کی چھٹی آیت میں ارشاد ہوتا ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَ اَهْلِیْكُمْ نَارًا وَّ قُوْدُهَا النَّاسُ وَ الْحِجَارَةُ

ترجمۂ کنز الایمان: اے ایمان والو! اپنی جانوں اور اپنے گھر والوں کو اُس آگ سے بچاؤ جس کے ایندھن آدمی اور پتھر ہیں۔

فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم: جو شخص مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنّت کا راستہ بھول گیا۔

اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو دوزخ کی آگ سے بچانے کا ایک ذَریعہ فیضانِ سُنَّت کا دَرس بھی ہے۔ (دَرس کے علاوہ دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ سے جاری کردہ سنّتوں بھرے بیان یامَدَنی مذاکرے کی ایک کیسٹ یا V.C.D. بھی گھر والوں کو سنایئے)

٨ ذِمّے دار گھڑی کا وقت مقرَّر کر کے روزانہ چوک دَرس کا اہتمام کریں۔ مَثَلًا رات 9 بجے مدینہ چوک (ساڑھے نو بجے) بغدادی چوک میں وغیرہ۔ چُھٹّی والے دن ایک سے زیادہ مقامات پر چوک دَرس کا اہتمام کیجئے۔ (مگر حُقُوقِ عامّہ تلف نہ ہوں مَثَلًا آپ کی وجہ سے مسلمانوں کا راستہ نہ رُکے ورنہ گنہگار ہوں گے)

٩ دَرس کیلئے وہ نَماز مُنتَخب کیجئے جس میں زیادہ سے زِیادہ اسلامی بھائی شریک ہوسکیں۔

١٠ دَرس والی نَماز اُسی مسجِد کی پہلی صَف میں تکبیرِ اُولیٰ کے ساتھ باجماعت ادا فرمایئے۔

١١ محراب سے ہٹ کر (صحن وغیرہ میں) کوئی ایسی جگہ دَرس کیلئے مخصوص کر لیجئے جہاں دیگر نَمازیوں اور تِلاوت کرنے والوں کو دُشواری نہ ہو۔

١٢ ذَیلی مشاورت کے نگران کو چاہیئے کہ اپنی مسجد میں دو خیر خواہ مقرَّر کرے جو دَرس (بیان) کے موقع پر جانے والوں کو نَرمی سے روکیں اور سب کو قریب قریب بٹھائیں۔

١٣ پردے میں پردہ کیے دوزانو بیٹھ کر دَرس دیجئے۔ اگر سننے والے زیادہ ہوں تو کھڑے ہو کر یا مائیک پر دینے میں بھی حَرَج نہیں جبکہ کسی ایک بھی نَمازی یا تلاوت کرنے والے وغیرہ کو تشویش نہ ہو۔

١٤ آواز نہ تو زیادہ بُلند ہو اور نہ ہی بالکل آہستہ، حتَّی الاِمکان اتنی آواز سے دَرس دیجئے کہ صِرف حاضِرین سُن سکیں۔ اس بات کی ہمیشہ اِحتیاط فرمایئے کہ دَرس و بیان کی آواز سے کسی سوئے ہوئے یا کسی نَمازی یا مشغولِ تلاوت وغیرہ کو تکلیف نہ ہو۔

۱۵ دَرس ہمیشہ ٹھہر ٹھہر کر اور دھیمے انداز میں دیجئے۔

۱۶ جو کچھ دَرس دینا ہے پہلے اس کا کم از کم ایک بار مُطالَعہ کر لیجئے تاکہ غلطیاں نہ ہوں۔

۱۷ **فیضانِ سنّت** کے مُعَرَّب الفاظ اِعراب کے مطابِق ہی ادا کیجئے اس طرح اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ **تَلَفُّظ** کی دُرُست ادائیگی کی عادت بنے گی۔

۱۸ **حمد و صلوٰۃ**، دُرُود و سلام کے دونوں صیغے، آیتِ دُرُود اور اِختِتامی آیات وغیرہ کسی سُنّی عالم یا قاری کو ضَرور سُنا دیجئے۔ اِسی طرح عَرَبی دُعائیں وغیرہ جب تک عُلَمائے اہلسنّت کو نہ سُنا لیں اکیلے میں بھی نہ پڑھا کریں۔

۱۹ **فیضانِ سُنّت** کے علاوہ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ سے شائع ہونے والے **مَدَنی رسائل** سے بھی دَرس دے سکتے ہیں۔[1]

۲۰ دَرس مع اِختِتامی دُعا سات مِنَٹ کے اندر اندر مکمَّل کر لیجئے۔

۲۱ ہر مُبَلِّغ کو چاہیے کہ وہ **دَرس کا طریقہ**، بعد کی **ترغیب** اور **اِختِتامی دُعا** زَبانی یاد کر لے۔

۲۲ دَرس کے طریقے میں اسلامی بہنیں حسبِ ضَرورت ترمیم کر لیں۔

فیضانِ سنّت سے دَرس دینے کا طریقہ

تین بار اس طرح اعلان فرمایئے: ’’قریب قریب تشریف لایئے‘‘۔

پردے میں پردہ کئے دوزانو بیٹھ کر اس طرح ابتداء کیجئے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

اس کے بعد اس طرح دُرود و سلام پڑھایئے:

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ   وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ   وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

---

[1] امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کے رسائل کے علاوہ کسی اور کتاب سے دَرس کی اجازت نہیں۔ **مرکزی مجلسِ شوریٰ**

اگر مسجد میں ہیں تو اس طرح اعتکاف کی نیّت کروایئے:

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

پھر اس طرح کہئے: **میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** قریب قریب آ کر دَرْس کی تعظیم کی نیّت سے ہو سکے تو دو زانو بیٹھ جایئے اگر تھک جائیں تو جس طرح آپ کو آسانی ہو اُسی طرح بیٹھ کر نگاہیں نیچی کیے توجُّہ کے ساتھ رضائے الٰہی کیلئے عِلمِ دِین حاصل کرنے کی نیّت سے فیضانِ سُنّت کا دَرْس سنئے کہ لاپرواہی کے ساتھ اِدھر اُدھر دیکھتے ہوئے، زمین پر اُنگلی سے کھیلتے ہوئے، لباس بدن یا بالوں وغیرہ کو سَہلاتے ہوئے سُننے سے اسکی بَرَکتیں زائل ہونے کا اندیشہ ہے۔

(بیان کے آغاز میں بھی اِسی انداز میں رغبت دِلایئے اور اچھی اچھی نیّتیں بھی کروایئے) یہ کہنے کے بعد **فیضانِ سنّت** سے دیکھ کر ایک دُرُود شریف کی فضیلت بیان کیجئے۔

پھر کہئے:

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

جو کچھ لکھا ہوا ہے وُہی پڑھ کر سنایئے۔ آیات و عَرَبی عبارات کا صِرف ترجَمہ پڑھئے۔ کسی بھی آیت یا حدیث کا اپنی رائے سے ہرگز خُلاصہ مت کیجئے۔

دَرْس کے آخِر میں اِس طرح ترغیب دلایئے

(ہر مُبلّغ کو چاہیے کہ زَبانی یاد کرلے اور دَرْس و بیان کے آخر میں بِلا کمی بیشی اِسی طرح ترغیب دلایا کرے)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن و سنّت کی **عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی** کے مَہکے مَہکے مَدَنی ماحول میں بکثرت سنّتیں سیکھی اور سکھائی جاتی ہیں، ہر جُمعرات مغرِب کی نَماز کے بعد آپ کے شہر میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں رِضائے الٰہی کیلئے اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ ساری رات گزارنے کی مَدَنی اِلتجا ہے۔ عاشِقانِ رسول کے **مَدَنی قافِلوں** میں بہ نیّتِ ثواب سنّتوں کی تربیّت کیلئے سفر اور روزانہ **فکرِ مدینہ** کے ذَرِیعے **مَدَنی اِنعامات** کا رسالہ پُر کرکے ہر مَدَنی ماہ کے ابتِدائی دس

دن کے اندر اندر اپنے یہاں کے ذِمّے دار کو جَمع کروانے کا معمول بنا لیجئے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی بَرَکت سے پابندِ سنّت بننے، گناہوں سے نفرت کرنے اور **ایمان کی حِفاظت** کیلئے کُڑھنے کا ذِہن بنے گا۔

ہر اسلامی بھائی اپنا یہ ذِہن بنائے کہ **"مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔"** اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنی اِصلاح کی کوشِش کیلئے مَدَنی اِنعامات پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشِش کیلئے[1] مَدَنی قافلوں میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں　　اے دعوتِ اسلامی تری دھوم مچی ہو

آخر میں خشوع وخُضُوع (یعنی جسم ودل کی عاجزی) اور قَبولیت کے یقین کے ساتھ دُعا میں ہاتھ اُٹھانے کے آداب بجالاتے ہوئے بِلا کمی بیشی اس طرح دعا مانگئے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ

یاربِّ مصطفٰے عَزَّوَجَلَّ! **بطُفَیل مصطفٰے** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم ہماری، ہمارے ماں باپ کی اور ساری اُمّت کی مغفِرت فرما۔ یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! دَرس کی غَلَطیاں اور تمام گناہ مُعاف فرما، نیک عمل کا جذبہ دے، ہمیں پرہیزگار اور ماں باپ کا فرماں بردار بنا۔ یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! ہمیں اپنا اور اپنے مَدَنی حبیب صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم کا **مُخلِص** عاشِق بنا۔ ہمیں گناہوں کی بیماریوں سے شِفا عطا فرما۔ یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! ہمیں مَدَنی انعامات پر عمل کرنے، مَدَنی قافلوں میں سفر کرنے اور اِنفرادی کوشش کے ذَرِیعے دوسروں کو بھی مَدَنی کاموں کی ترغیب دلوانے کا جذبہ عطا فرما۔ یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! مسلمانوں کو بیماریوں، قرضداریوں، بے رُوزگاریوں، بے اولادیوں، بے جا مُقدّمے بازیوں اور طرح طرح کی پریشانیوں سے نَجات عطا فرما۔ یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! اسلام کا بول بالا کر اور دُشمنانِ اسلام کا منہ کالا کر۔ یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! ہمیں دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں اِستِقامت عطا فرما۔ یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! ہمیں زیرِ گنبدِ خضرا جلوۂ محبوب صَلَّی اللہ

---

[1] یہاں اسلامی بہن کہے: "گھر کے مردوں کو مَدَنی قافلوں میں سفر کروانا ہے۔"

تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم میں شہادت، جَنَّتُ الْبَقِیع میں مَدفن اور جنّتُ الفِردوس میں اپنے مدنی حبیب صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم کا پڑوس نصیب فرما۔ یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! مدینے کی خوشبودار ٹھنڈی ٹھنڈی ہواؤں کا واسِطہ ہماری جائز دُعائیں قبول فرما۔

کہتے رہتے ہیں دعا کے واسطے بندے ترے　　کر دے پوری آرزو ہر بے کس و مجبور کی

اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم

شعر کے بعد یہ آیتِ مبارک پڑھئے:

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ؕ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ﴿۵۶﴾ (پ ۲۲ الاحزاب: ۵۶)

سب دُرُود شریف پڑھ لیں پھر پڑھئے:

سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ﴿۱۸۰﴾ وَسَلٰمٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۱۸۱﴾ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۸۲﴾ (پ ۲۳ الصّٰفّٰت)

دَرس کی کمائی پانے کے لیے ثواب کی نیّت کے ساتھ (کھڑے کھڑے نہیں بلکہ) **بیٹھ** کر خندہ پیشانی کے ساتھ لوگوں سے مُلاقات کیجئے، چند نئے اسلامی بھائیوں کو اپنے قریب بٹھا لیجئے اور **اِنفرادی کوشش** کے ذَریعے خوب مسکراتے ہوئے اُنہیں **مَدَنی انعامات** اور **مَدَنی قافلوں** کی بَرَکتیں سمجھائیے۔ (بیٹھ کر ملنے میں حکمت یہ ہے کہ کچھ نہ کچھ اسلامی بھائی ہو سکتا ہے آپ کے ساتھ بیٹھے رہیں ورنہ کھڑے کھڑے ملنے والے عُمُوماً چل پڑتے ہیں یوں اِنفرادی کوشش کی سعادت سے محرومی ہو سکتی ہے)

تمہیں اے مُبلِّغ یہ میری دُعا ہے
کیے جاؤ طے تم ترقّی کا زینہ

دعائے عطّار: یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! مجھے اور پابندی کے ساتھ **فیضانِ سنّت** سے روزانہ کم از کم دو دَرس ایک گھر میں اور دوسرا مسجِد، چوک یا اسکول وغیرہ میں دینے اور سننے والے کی مَغفِرت فرما اور ہمیں حُسنِ اَخلاق کا پیکر بنا۔

اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم

مجھے دَرسِ فیضانِ سنّت کی توفیق　　ملے دن میں دو مرتبہ یاالٰہی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

No 5/1/DM/2007

GOVERNMENT OF PAKISTAN
MINISTRY OF DEFENCE
RAWALPINDI

8th October, 2007

RAO SIKANDAR IQBAL
Senior Federal Minister for Defence

TO WHOM IT MAY CONCERN

- *Dawat-e-Islami is the largest religious, non-political propagational and peaceful movement of Quran and Sunnah throughout the world.*

- *Dawat-e-Islami strongly believes in preaching of Islam through character.*

- *Dawat-e-Islami wants to spread Islam by love and peace. The jammat is against sectarianism, political, linguistic or social difference between muslim community not only in Pakistan but throughout the world, wherever the effect of the preaching has reached.*

- *Dawat-e-Islami is never found to be involved in any kind of anti state or terrorist activities.*

- *A letter of appreciation has already been issued by the Government of Pakistan Ministry of Religious Affairs. Uptill now neither any ban nor any observation has been recorded throughout the world by any Government Muslim or non-Muslim.*

- *Therefore Ministry of Defense is satisfied from their propagation of Islam as well as other religious activities in the country.*

وزارت داخلہ (پاکستان) کی طرف سے جاری کردہ مکتوب کا اردو خلاصہ

☆ دعوتِ اسلامی تبلیغِ قرآن وسنت کی عالمگیر، پرامن، پاکستان کی سب سے بڑی مذہبی تحریک ہے۔

☆ دعوتِ اسلامی مسلمانوں کے ذاتی اخلاق وکردار کے ذریعے دنیا بھر میں نیکی کی دعوت عام کرنے پر یقین رکھتی ہے۔

☆ دعوتِ اسلامی دنیا بھر میں اسلام کا پیغامِ امن ومحبت عام کرنا چاہتی ہے۔

☆ یہ مدنی تحریک ملک وبیرونِ ملک مسلمانوں میں نسلی، سیاسی، لسانی اور معاشرتی درجہ بندیوں سے مکمل طور پر پاک ہے۔

☆ ملک وبیرونِ ملک جہاں بھی دعوتِ اسلامی کا پیغام پہنچتا ہے مسلمانوں، خواہ وہ نومسلم ہوں یا پیدائشی مسلمان ان کے اخلاق وکردار میں ایک مثبت اور تعمیری تبدیلی واضح طور پر دیکھی جاتی ہے۔

☆ حکومتِ پاکستان کی طرف سے دعوتِ اسلامی کے لئے کئی تعریفی مکتوب جاری کیے جا چکے ہیں وفاقی وزارت برائے مذہبی امور کی طرف سے بھی دعوتِ اسلامی کے قابلِ قدر مدنی کاموں کے بارے میں تعریفی مکتوب جاری کیا گیا ہے۔

☆ ہماری معلومات کے مطابق دعوتِ اسلامی کو دنیا بھر میں نہ کسی پابندی کا سامنا ہے اور نہ ہی کسی رکاوٹ کا نیز یہ مدنی تحریک کسی معاملہ میں بھی زیرِ تفتیش نہیں ہے۔

PARLIAMENTARY SECRETARY

Tel: 9203384
Fax: 9205740

No 1(1)PS/2004

Government Of Pakistan
Ministry of Religious Affairs
Zakat & Ushr
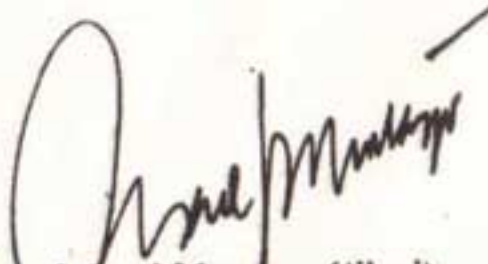
Islamabad, the 11th September, 2006

TO WHOM IT MAY CONCERN

Dawat-e-Islami is the largest religious, non-political propagational and peaceful movement of Quran and Sunnah in the country working for propagation of the massage of Holy Quran and Sunnah all over the country as well as abroad. The Jammat is purely non-political, non-extremist and non-terrorists. Therefore, Ministry of Religious Affairs is satisfactory on their propagation for Islam as well as other activities relates to Religion.

(Syed Asad Murtaza Gilani)
SYED ASAD MURTAZA GILANI
Parliamentary Secretary
Ministry of Religious Affairs, Z & U
Government of Pakistan
Islamabad.

وفاقی وزارت برائے مذہبی امور کی طرف سے جاری کردہ مکتوب کا اردو خلاصہ

دعوت اسلامی ایک غیر سیاسی، پرامن سب سے بڑی مذہبی تحریک ہے۔ جو کہ ملک اور بیرون ملک قرآن وسنت کے مطابق اسلام کا پیغام عام کرنے میں مصروف عمل ہے۔ یہ تحریک مکمل غیر سیاسی ہونے کے ساتھ ساتھ انتہا پسندی اور دہشت گردی سے پاک ہے۔ وفاقی وزارت برائے مذہبی امور اس تحریک کے نیکی کی دعوت عام کرنے کے انداز اور اس سے متعلق دیگر تمام امور سے مطمئن ہے۔

فیضانِ بسمِ اللہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اس باب میں۔۔۔

ورق الٹئے۔۔۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

فیضانِ بسمِ اللہ

اللہ کے محبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب عَزَّوَجَلَّ و صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم فرماتے ہیں، ''جو مجھ پر ایک بار دُرُود بھیجے اللہ تعالٰی اُس پر دس بار رَحمت نازِل فرمائے گا۔ (مسلم ج ۱ ص ۱۷۵ رقم الحدیث ۴۰۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اَدھورا کام

سرکارِ مکّۂ مکرّمہ، سردارِ مدینۂ منوّرہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا، ''جو بھی اَہَم کام بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم کے ساتھ شُروع نہیں کیا جاتا وہ اَدھورا رہ جاتا ہے۔

(اَلدُّرُّالْمَنْثُور ج ۱ ص ۲۶)

بسم اللہ پڑھے جایئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو !

کھانے کھلانے، پینے پلانے، رکھنے اُٹھانے، دھونے پکانے، پڑھنے پڑھانے، چلنے (گاڑی وغیرہ) چلانے، اُٹھنے اٹھانے، بیٹھنے بٹھانے، بتّی جلانے، پنکھا چلانے، دستر خوان

بچھانے بڑھانے، بچھونا لپیٹنے بچھانے، دکان کھولنے بڑھانے، تالا کھولنے لگانے، تیل ڈالنے عطر لگانے، بیان کرنے نعت شریف سنانے، جوتی پہننے عمامہ سجانے، دروازہ کھولنے بند فرمانے، اَلْغَرَض ہر جائز کام کے شُروع میں (جبکہ کوئی مانعِ شَرْعی نہ ہو) بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم پڑھنے کی عادت بنا کر اِس کی بَرَکتیں لُوٹنا عین سَعادت ہے۔

جنّات سے سامان کی حفاظت کا طریقہ

حضرتِ سیِّدُنا صفوان بن سُلَیم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، ''انسان کے ساز و سامان اور مَلبوسات کو جنّات استعمال کرتے ہیں۔ لہٰذا تم میں سے جب کوئی شخص کپڑا (پہننے کے لئے) اُٹھائے یا (اُتار کر) رکھے تو ''بسم اللہ شریف'' پڑھ لیا کرے۔ اس کے لئے اللہ تعالیٰ کا نام مُہر ہے۔'' (یعنی بسم اللہ پڑھنے سے جِنّات ان کپڑوں کو استعمال نہیں کریں گے۔)

(لُقط المرجان فی احکام الجان للسُّیوطی ص ۹۸)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِسی طرح ہر چیز رکھتے اُٹھاتے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم پڑھنے کی عادت بنانی چاہیے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ شریر جنّات کی دَسْت بُرْد سے حفاظت حاصل ہوگی۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلی اللہ تعالیٰ علیٰ محمد

بسم اللہ دُرُست پڑھیے

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم پڑھنے میں دُرُست مَخارِج سے حُروف کی ادائیگی لازِمی ہے۔ اور کم از کم اتنی آواز بھی ضَروری ہے کہ رُکاوٹ نہ ہونے کی صورت میں اپنے کانوں

سے سُن سکیں۔ جلد بازی میں بعض لوگ حُروف چَبا جاتے ہیں۔ جان بوجھ کر اس طرح پڑھنا مَمنوع ہے اور معنیٰ فاسِد ہونے کی صورت میں **گُناہ**۔ لِھٰذا جلدی جلدی پڑھنے کی عادت کی وجہ سے جو لوگ غَلَط پڑھ ڈالتے ہیں وہ اپنی اِصلاح کر لیں تیز جہاں پوری پڑھنے کی کوئی خاص وجہ موجود نہ ہو وہاں صِرف ''بِسْمِ اللّٰه'' کہہ لیں تب بھی دُرُست ہے۔

کھلبلی مچ گئی!

حضرتِ سیِّدُنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا، جب بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم نازِل ہوئی تو بادل مشرِق کی سَمت دوڑے، ہوائیں ساکِن ہوگئیں، سَمُندر جوش میں آگیا، چوپایوں نے غور سے سننے کیلئے اپنے کان لگا دیئے اور شیطانوں کو آسمانوں سے پتّھر مارے گئے اور اللہ عزوجل نے فرمایا، ''مجھے میری عزّت وجلال کی قسم! جس شئے پر بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم پڑھی گئی میں اس میں **بَرَکت** دوں گا۔'' (اَلدُّرُّالْمَنْثُور ج ۱ ص ۲۶)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم پارہ ۱۹ سورۃُ النَّمل کی تیسویں آیت کا حصہ بھی ہے اور قراٰنِ مجید کی ایک پوری آیتِ مبارکہ بھی جو کہ دُو سُورَتوں کے مابَین[1] فاصِلہ کیلئے اُتاری گئی۔ (حلبی کبیر ص ۳۰۷)

---

[1] یعنی درمیان۔

فرمانِ مصطفٰے (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) : جس نے مجھ پر دس مرتبہ صبح اور دس مرتبہ شام دُرُود پاک پڑھا اُسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

بسم اللہ کی "ب" کی جامعیت

اللہ عَزَّوَجَلَّ نے بعض اَنبیاء علیہمُ الصّلوٰۃُ والسّلام پر صَحائِف اور کُتُب نازِل فرمائیں جن کی تعداد 104 ہے۔ ان میں سے **50 صَحیفے** حضرتِ سیِّدُنا شیث علٰی نبیِّنا وعلیہِ الصّلوٰۃُ والسّلام پر، **30 صَحیفے** حضرتِ سیِّدُنا ادریس علٰی نبیِّنا وعلیہِ الصّلوٰۃُ والسّلام پر، **10 صَحیفے** حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم علٰی نبیِّنا وعلیہِ الصّلوٰۃُ والسّلام، **10 صَحیفے** حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ کلیمُ اللہ علٰی نبیِّنا وعلیہِ الصّلوٰۃُ والسّلام پر توراتِ شریف اترنے سے قبل نازل ہوئے نیز یہ چار بڑی کتابیں نازل ہوئیں: (۱) **توراتِ شریف** حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ کلیمُ اللہ علٰی نبیِّنا وعلیہِ الصّلوٰۃُ والسّلام پر (۲) **زَبور شریف** حضرتِ سیِّدُنا داؤد علٰی نبیِّنا وعلیہِ الصّلوٰۃُ والسّلام پر (۳) **انجیلِ مُقدّس** حضرتِ سیِّدُنا عیسیٰ روحُ اللہ علٰی نبیِّنا وعلیہِ الصّلوٰۃُ والسّلام پر اور (۴) **قراٰنِ مُبین** جنابِ رَحمۃٌ لِّلعٰلمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر۔

(الاحسان بترتيب صحيح ابن حبان ج ١ ص ٢٨٨، حلية الاولياء ج ١ ص ٢٢٢ ملخصاً)

ان تمام کتابوں اور جُملہ صَحائِف کا مَتن اور مَضامین قراٰنِ مجید میں اور سارے قراٰنِ مجید کا مضمون سورۂ فاتِحہ میں اور سورۂ فاتِحہ کا سارا مضمون بِسمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم میں اور بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم کا سارا مضمون اس کے حَرف "ب" میں موجود ہے، اور اسکے معنیٰ یہ ہیں کہ بِیْ کَانَ مَا کَانَ وَبِیْ یَکُوْنُ مَا یَکُوْنُ۔ (یعنی جو کچھ بھی ہے مجھ (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ) ہی سے ہے اور جو کچھ ہوگا مجھ (یعنی

اللہ عَزَّوَجَلَّ) ہی سے ہوگا۔) (اَلْمَجَالِسُ السَّنِیَّۃ ص ۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اِسمِ اعظم!

حضرتِ سیِّدُنا عبدُاللہ ابنِ عبّاس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے رِوایت ہے کہ امیرُالْمُؤمِنِین حضرتِ سیِّدُنا عُثمان ابنِ عفّان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبیوں کے سلطان، سَرْوَرِ ذیشان، سردارِ دو جہان، صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم سے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم (کی فضیلت) کے بارے میں اِستِفسار (اِس۔تِف۔سار) کیا، تو اللّٰہ کے مَحبوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نے فرمایا، ''یہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے ناموں میں سے ایک نام ہے اور **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے **اِسمِ اَعظم** اور اسکے درمیان ایسا ہی قُرب ہے جیسے آنکھ کی سیاہی (پُتلی) اور سفیدی میں۔'' (اَلْمُستَدرَک لِلْحاکِم ج اوّل ص۷۳۸ رقم الحدیث ۲۰۷۱)

اِسمِ اعظم کے ساتھ دُعا قبول ہوتی ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ''اِسمِ اعظم'' کی بَہُت بَرَکتیں ہیں، اِسمِ اعظم کے ساتھ جو دُعاء کی جائے وہ قَبول ہو جاتی ہے، ''سرکارِ اعلیٰحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے والدِ ماجد حضرت رئیسُ الْمُتَکَلِّمِین مولٰینا نقی علی خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں، ''بعض عُلَماء نے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم کو اِسمِ اَعظم کہا۔ سرکارِ بغداد حُضُورِ غوثِ پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے بسم اللہ

زَبانِ عارِف (عارِف یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کو پہچاننے والا) سے ایسی ہے جیسے کلامِ خالِق عَزَّوَجَلَّ سے "کُنْ۔" ("کُنْ" یعنی "ہوجا") (اَحسنُ الوِعاء ص ٦)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اپنے نیک اور جائز کاموں میں بَرَکت داخل کرنے کیلئے ہمیں پہلے بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ضَرور پڑھ لینا چاہئے۔ اگر آپ بات بات پر بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم پڑھنے کی عادت بنانے کے آرزومند ہیں تو **دعوتِ اسلامی** کے سنّتوں کی تربیّت کے **مَدَنی قافلوں** میں عاشِقانِ رسول صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ساتھ سنّتوں بھرے سفر کو اپنا معمول بنا لیجئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں دعائیں کرنے والوں کے مسائل حل ہونے کے مُتَعَدَّد واقِعات ملتے رہتے ہیں۔ چُنانچِہ

ٹیڑھی ناک

ایک اسلامی بھائی کا بیان اپنے انداز میں پیش کرنے کی سَعْی کرتا ہوں، میری ناک کی ہڈّی ٹیڑھی تھی، آنکھوں اور سر کا دَرْد بھی پیچھا نہیں چھوڑتا تھا۔ میں نے مدینۃُ الاولیاء مُلتان شریف میں واقع نِشتر میڈیکل اسپتال میں آپریشن کروانے کا ارادہ کیا تھا۔ اس سے قبل عاشِقانِ رسول صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے سنّتوں کی تربیّت کے **مَدَنی قافلے** کے ساتھ پاکپتن شریف کے سنّتوں بھرے سفر کی سعادت حاصل ہوئی۔ پہلے ہی سے سُن رکھا تھا کہ **مَدَنی قافلے** میں دعائیں قَبول ہوتی ہیں لٰہذا میں نے بارگاہِ

خداوندی عَزَّوَجَلَّ میں دُعاء کی، ''یااللہ! عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلے کی بَرَکت سے میری ناک کی ھڈّی دُرُست فرمادے۔'' مَدَنی قافِلے سے واپسی کے چندروز بعد جو ناک کی ھڈّی کو بغور دیکھا تو میری خوشی کی انتہا نہ رہی کیوں کہ عاشِقانِ رسول صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے قُرب میں رہ کر مَدَنی قافِلے کے صَدقے مانگی ہوئی دُعاء کی قَبولیّت کُھلی آنکھوں سے نظر آرہی تھی اور وہ یوں کہ میری **ناک کی ٹیڑھی ہڈّی** بالکل دُرُست ہوچکی تھی!

سیکھنے سُنّتیں قافِلے میں چلو لُوٹنے رَحمتیں قافِلے میں چلو
لینے کو بَرَکتیں قافِلے میں چلو پاؤ گے راحتیں قافِلے میں چلو
ٹیڑھی ہوں ہڈّیاں ہوں گی سیدھی میاں
دَرد سارے مِٹیں قافِلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بے شک مُسافِروں کی دُعاء قَبول ہے اور پھر راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ کا مُسافِر ہو اور مزید عاشِقانِ رسول صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے قُرب میں دُعاء مانگی جائے وہ کیوں نہ قَبول ہوگی۔ سرکارِ اعلیٰحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے والدِ ماجد رَئیسُ المُتَکَلِّمِین حضرتِ مولٰینا نقی علی خان علیہ رحمۃ الحنّان ''اَحْسَنُ الْوِعاء'' ص 57 پر دُعاء کی قَبولیّت کے آداب میں سے 23 واں ''ادب'' بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں، ''اَولیاء وعُلَماء کی مجالِس۔'' (یعنی کسی بھی ولی اور سُنّی عالم کی مَحفِل میں یا اُن کے قُرب میں

دعاء مانگیں گے تو قبول ہوگی)۔ اِس ''ادب'' کے حاشِیہ میں سرکارِ اعلیٰحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اولیاء عُلَماء کے بارے میں فرماتے ہیں، رب عَزَّوَجَلَّ صحیح حدیثِ قُدسی میں فرماتا ہے، **هُمُ الْقَوْمُ لَا يَشْقٰى بِهِمْ جَلِيْسُهُمْ**۔ یعنی ''یہ وہ لوگ ہیں کہ ان کے پاس بیٹھنے والا بدبَخت نہیں رَہتا۔'' (مطبوعہ مکتبۃ المدینہ کراچی)

یَک زَمانہ صُحْبَتِ با اَولیاء — بِہتَر اَز صَد سالہ طاعَت بے رِیا

(یعنی اولیائے کرام کی لمحہ بھر صُحبت) (سَو سال کی خالِص عبادت سے بہتر ہے)

وَلی خواہ حیاتِ ظاہِری کے ساتھ مُتَّصِف ہو یا مزار شریف میں تشریف فرما ہو اُس کا قُرب قَبولِیّتِ دُعاء کا سبب ہے۔ کروڑوں شافِعیوں کے پیشوا حضرتِ سیِّدُنا امام شافِعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، مجھے جب کوئی حاجت پیش آتی ہے، دو رَکعت نَماز ادا کر کے امامِ اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مزارِ پُر انوار پر جا کر دعاء مانگتا ہوں، **اللہ** عَزَّوَجَلَّ میری حاجت پوری کر دیتا ہے۔

(الخیرات الحسان ص ۲۳۰، مدینہ پبلشنگ کراچی)

اعلیٰحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی کرامت

معلوم ہوا مزاراتِ اولیاء رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تعالیٰ پر بھی دُعائیں قَبول ہوتیں، اِلتجائیں سُنی جاتیں اور مُرادیں بَر آتی ہیں چُنانچہ سرکارِ اعلیٰحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جب 21 برس کے نوجوان تھے اُس وَقت کا واقِعہ خود اُن ہی کی زَبانی مُلاحَظہ ہو، چُنانچہ فرماتے

ہیں، ’’سَترُھویں شریف ماہِ فاخِر ربیعُ الْاٰخِر ۱۲۹۳ھ میں کہ فقیر کو اکیسواں سال تھا۔ اعلیٰحضرت مُصنِّف علّام سیّدُنا الْوالِد قُدِّس سِرُّہُ الْماجِد و حضرت مُحِبُّ الرسول جناب مولٰینا مولوی محمد عبدُالقادِر صاحِب بدایونی دامت بَرَکاتُھُم الْعالیہ کے ہمراہِ رِکاب حاضِرِ بارگاہِ بیکس پناہِ حُضُور پُرنُور محبوبِ الٰہی نظامُ الحقِّ وَالدّین سلطانُ الْاَولیاء رضی اللہ تعالٰی عنہ ہوا۔ حُجرۂ مُقدَّسہ کے چار طرف مجالِسِ باطِلہ لَہو وسُرُود گرم تھیں۔ شور وغَوغا سے کان پڑی آواز نہ سنائی دیتی۔ دونوں حضراتِ عالیّات اپنے قُلوبِ مُطْمَئِنَّہ کے ساتھ حاضِرِ مُواجَہَۂ اَقدس (مُ۔وا۔جَ۔ہَ۔ۂ۔اَقدس) ہوکر مشغول ہوئے۔ اِس فقیرِ بے تَوقیر نے ہُجومِ شور وشَر سے خاطِر (یعنی دل) میں پریشانی پائی۔ دروازۂ مُطَہَّرہ پر کھڑے ہوکر حضرتِ سلطانُ الْاَولیاء رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ سے عرض کی کہ اے مولیٰ! غلام جس کیلئے حاضِر ہوا، یہ آوازیں اس میں خَلَل انداز ہیں۔ (لفظ یہی تھے یا ان کے قریب، بَہَر حال مضمونِ مَعروضہ یہی تھا) یہ عرض کرکے بِسمِ اللّٰہ کہہ کر دَہنا پاؤں دروازۂ حُجرۂ طاہِرہ میں رکھا بِعَونِ رَبِّ قدیر عَزَّوَجَلَّ وہ سب آوازیں دَفْعَۃً گُم تھیں۔ مجھے گُمان ہوا کہ یہ لوگ خاموش ہو رہے، پیچھے پھر کر دیکھا تو وُہی بازار گرم تھا۔ قدم کہ رکھا تھا باہَر ہٹایا پھر آوازوں کا وُہی جوش پایا۔ پھر بِسمِ اللّٰہ کہہ کر دَہنا پاؤں اندر رکھا۔ بِحَمْدِاللّٰہِ تَعَالٰی پھر وَیسے ہی کان ٹھنڈے تھے۔ اب معلوم ہوا کہ یہ مولیٰ عَزَّوَجَلَّ کا کرم اور حضرتِ سلطانُ الْاَولیاء رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی کرامت اور اس بندۂ ناچیز پر

رَحمت ومَغفِرت ہے۔ شُکر بجالایا اور حاضِر مُواجَہَہ عالِیہ ہوکر مشغول رہا۔ کوئی آواز نہ سنائی دی، جب باہَر آیا پھر وُہی حال تھا کہ خانقاہِ اقدس کے باہَر قِیام گاہ تک پہنچنا دشوار ہوا۔ فقیر نے یہ اپنے اوپر گُزری ہوئی گزارِش کی، کہ اوّل تو وہ نعمتِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ تھی اور ربّ عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے، **وَ اَمَّا بِنِعۡمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثۡ** [1] اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ کی نعمتوں کولوگوں سے خوب بیان کر۔ مَعَ ھٰذا اِس میں غُلامانِ اولیائے کِرام رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تعالٰی کیلئے بِشارت اور مُنکِروں پر بَلا وحسرت ہے۔ الٰہی! عَزَّوَجَلَّ صَدَقہ اپنے محبوبوں (رِضْوانُ اللّٰهِ تعالٰی علیہم اجمعین) کا ہمیں دنیا وآخِرت وقَبْر و حَشْر میں اپنے محبوبوں عَلَیْهِمُ الرِّضْوَان کے بَرَکاتِ بے پایاں سے بہرہ مند فرما۔ (اَحْسَنُ الْوِعَاء لِاٰدَابِ الدُّعَاء ص ۶۰ تا ۶۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب!   صَلَّی اللّٰهُ تعالٰی علٰی محمّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ حِکایت ''بائیس خواجہ کی چَوکھٹ دِہلی شریف'' کی ہے۔ اِس میں تاجدارِ دِہلی حضرت سیِّدُنا خواجہ محبوبِ الٰہی نظامُ الدِّین اولیاء رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی نُمایاں کرامت ہے۔ جبکہ میرے آقا اعلیٰحضرت رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی بھی یہ کرامت ہی ہے کہ قبرِ انور والے کمرہ میں قدم رکھتے تھے تو انہیں ڈھول باجوں کی آوازیں نہ سنائی دیتی تھیں۔ اِس حِکایت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ بِالفرض اگر مزاراتِ اولیاء پر جُہلاء غیر شَرْعی حَرَکات کررہے ہوں اور ان کو روکنے کی قُدرت نہ ہو تب بھی اپنے آپ کو اہلُ اللّٰہ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تعالٰی کے درباروں کی حاضِری سے

[1] پ ۳۰ سورۃ الضُّحٰی آیت ۱۱

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) : جب تم مرسلین (علیہم السلام) پر درود پاک پڑھو تو مجھ پر بھی پڑھو، بے شک میں تمام جہانوں کے رب کا رسول ہوں۔

محروم نہ کرے۔ ہاں مگر یہ واجب ہے کہ اُن خُرافات کو دل سے بُرا جانے اور ان میں شامل ہونے سے بچے۔ بلکہ اُن کی طرف دیکھنے سے بھی خود کو بچائے۔

پُراسرار بوڑھا اور کالا جِنّ

مسجدُ النَّبَوِیِّ الشَّریف علیٰ صاحبِہا الصّلوۃ والسّلام کی پُر بہار فضاؤں میں ایکبار امیرُ المؤمِنین حضرتِ سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم اور دیگر صَحابۂ کرام علیہم الرضوان میں قراٰنِ پاک کے فضائل پر مُذاکرہ ہو رہا تھا۔ اِس دَوران حضرتِ سیِّدُنا عَمرو بن مَعدِ یکرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا، یا امیرَ المؤمِنین! آپ حضرات بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم کے عَجائبات کو کیوں بھول رہے ہیں، خدا عزوجل کی قسم! بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم بَہُت ہی بڑا اَعجوبہ ہے، امیرُ المُؤمِنین حضرتِ سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سیدھے ہو کر بیٹھ گئے اور فرمانے لگے، اے ابوثور! (یہ حضرت سیِّدُنا عَمرو بن مَعدِ یکرب کی کُنْیَت تھی) آپ ہمیں کوئی عَجیبہ سنائیے: چُنانچہ حضرتِ سیِّدُنا عَمرو بن مَعدِی کرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، زمانۂ جاہلیّت تھا، قَحْط سالی کے دَوران تلاشِ رِزْق کی خاطِر میں ایک جنگل سے گزرا، دُور سے ایک خیمہ پر نظر پڑی، قریب ہی ایک گھوڑا اور کچھ مَویشی بھی نظر آئے۔ جب قریب پہنچا تو وہاں ایک حَسین وجمیل عورت بھی موجود تھی اور خیمہ کے صَحن میں ایک بوڑھا شخص ٹیک لگا کر بیٹھا ہوا تھا۔ ''میں نے اُس کو دھمکاتے ہوئے کہا، ''جو کچھ تیرے پاس ہے میرے

میرے حوالے کردے!'' اُس نے کہا، ''اے آدمی! اگر تو مہمانی چاہتا ہے تو آجا اور اگر اِمداد درکار ہے تو ہم تیری مدد کریں گے۔'' میں نے کہا، ''باتیں مت بنا، تیرے پاس جو کچھ ہے میرے حوالے کردے!'' تو وہ بوڑھا کمزوروں کی طرح بمشکِل تمام کھڑا ہوا اور بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم پڑھ کر میرے قریب آیا اور نہایت پُھرتی سے مجھ پر جَھپٹا اور مجھے پَٹَخ کر میرے سینے پر چڑھ بیٹھا اور کہنے لگا، ''اب بول! میں تجھے ذَبْح کردوں یا چھوڑ دوں؟'' میں نے گھبرا کر کہا، ''چھوڑ دو۔'' وہ میرے سینے سے ہٹ گیا۔ میں نے دل میں اپنے آپ کو ملامت کی اور کہا، اے عَمْرُو! تُو عَرَب کا مشہور شَہسوار ہے اِس کمزور بوڑھے سے ہار کر بھاگنا نامَردی ہے اِس ذلّت سے تو مرجانا ہی بہتر ہے۔ چُنانچہ میں نے پھر اُس سے کہا، ''تیرے پاس جو کچھ ہے میرے حوالے کردے!'' یہ سُنتے ہی بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم پڑھ کر وہ پُراَسرار بوڑھا پھر مجھ پر حملہ آور ہوا اور چشمِ زَدَن میں مجھے گرا کر سینے پر سُوار ہوگیا اور کہنے لگا، ''بول، تجھے ذَبْح کردوں یا چھوڑ دوں؟'' میں نے کہا، مجھے مُعاف کردو۔ اُس نے چھوڑ دیا مگر پھر میں نے اُس سے سارے مال کا مُطالَبہ کردیا۔ اُس نے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم پڑھ کر پھر پچھاڑ کر مجھ پر قابو پالیا، میں نے کہا، مجھے چھوڑ دو! اُس نے کہا، ''اب تیسری بار میں ایسے ہی نہیں چھوڑوں گا'' یہ کہہ کر اُس نے پکار کر کہا، اے کنیز! تیز دھار دار تلوار لے آ! وہ لے آئی، اُس نے

میرے سَر کے اگلے حصّے کی چوٹی کاٹ ڈالی اور مجھے چھوڑ دیا۔ ہم عَرَبوں میں رَواج ہے کہ جب کسی کی چوٹی کے بال کاٹ دیئے جاتے ہیں تو وہ دوبارہ اُگنے سے قبل اپنے گھر والوں کو منہ دکھاتے ہوئے شرماتا ہے۔ (کیوں کہ چوٹی کٹ جانا شکست خُوردہ کی علامت ہے) چُنانچہ میں ایک سال تک اُس پُر اَسرار بوڑھے کی خدمت کا پابند ہوگیا۔

سال پورا ہو جانے کے بعد وہ مجھے ایک وادی میں لے گیا۔ وہاں اُس نے بُلند آواز سے **بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم** پڑھی تو تمام پَرندے اپنے گھونسلوں سے باہَر نکل کر اُڑ گئے، دوبارہ اِسی طرح پڑھنے پر تمام دَرِندے اپنی اپنی پناہ گاھوں سے باہَر چلے گئے۔ پھر تیسری بار زور سے پڑھنے پر **اُونی لباس میں ملبوس کھجور کے تنے جتنا لمبا خوفناک کالا جِن** ظاہر ہوا، اُس کو دیکھ کر میرے بَدَن میں جُھر جُھری کی لہر دوڑ گئی۔ **پُر اَسرار بوڑھے** نے کہا، اے عَمرو! ہمّت رکھ، اگر یہ مجھ پر غَلَبہ پالے تو کہنا، اب کی بار میرا ساتھی **بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم** کی بَرَکت سے غالِب ہوگا!'' پھر وہ پُر اَسرار بوڑھا اور کالا جِن دونوں گُتھَم گُتھا ہو گئے، **پُر اَسرار بوڑھا** ہار گیا اور **کالا جِن** اُس پر غالِب آگیا۔ اِس پر میں نے کہا، اگلی بار میرا ساتھی لات وعُزّٰی (یعنی کافروں کے ان دونوں بُتوں) کی وجہ سے جیت جائے گا۔ یہ سُن کر **پُر اَسرار بوڑھے** نے مجھے ایسا زوردار طمانچہ رسید کیا کہ مجھے دن دِہاڑے تارے نظر آ گئے اور ایسا

محسوس ہوا کہ ابھی میرا سرا کھڑ کر دھڑ سے جُدا ہو جائیگا۔ میں نے معذِرت چاہی اور کہا کہ دوبارہ ایسی حَرَکت نہیں کروں گا۔ چُنانچہ دونوں میں پھر مقابلہ ہوا۔ **پُراَسرار بوڑھا** اُس **کالے جِنّ** کو دبوچنے میں کامیاب ہوگیا تو میں نے کہا، ''میرا ساتھی **بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم** کی بَرَکت سے غالِب آگیا۔'' یہ کہنے کی دیر تھی کہ **پُراَسرار بوڑھے** نے نہایت پُھرتی کے ساتھ اُس کو زمین میں لکڑی کی طرح گاڑ دیا اور پھر اُس کا پیٹ چِیر کر اُس میں سے لالٹین کی طرح کوئی چیز نکالی اور کہا، ''اے عَمْرو! یہ اس کا دھوکہ اور کُفر ہے۔'' میں نے اُس **پُراَسرار بوڑھے** سے اِستِفسار کیا، آپ کا اور اِس کالے جِنّ کا قِصّہ کیا ہے؟ کہنے لگا، ایک نصرانی جِنّ میرا دوست تھا، اُس کی قوم سے ہر سال ایک جِنّ میرے ساتھ جنگ لڑتا ہے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ **بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم** کی بَرَکت سے مجھے فَتْح عطا فرماتا ہے۔

پھر ہم آگے بڑھ گئے۔ ایک مقام پر وہ **پُراَسرار بوڑھا** جب غافِل ہو کر سو گیا تو موقع پا کر میں نے اُس کی تلوار چِھین کر نہایت پُھرتی کے ساتھ اُس کی پنڈلیوں پر ایک زوردار وار کیا جس سے دونوں ٹانگیں کٹ کر جسم سے جُدا ہوگئیں، وہ چیخنے لگا، ''او غدار! تُو نے مجھے سخت دھوکہ دیا ہے!'' مگر میں نے اُس کو سنبھلنے کا موقع ہی نہ دیا، پے در پے وار کر کے اُس کے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالے! پھر جب میں خَیمہ میں واپس آیا تو وہ کنیز بولی، اے عَمْرو! جِنّ سے مقابلے کا کیا بنا؟ میں نے کہا،

بوڑھے شیخ کو جنّات نے قتل کر دیا ہے۔ وہ کہنے لگی، تُو جھوٹ بول رہا ہے۔ اَو بے وفا! اُس کے قاتل جنّات نہیں بلکہ تُو خود ہے۔ یہ کہکر اُس نے بیقرار و اشکبار ہو کر عَرَبی میں پانچ اَشعار پڑھے جن کا ترجمہ ہے،

(۱) اے میری آنکھ تو اُس بہادُر شہسوار پر خوب رو اور پے دَر پے آنسو بہا۔ (۲) اے عَمْرو تیری زندگی پر افسوس ہے، حالانکہ تیرے دوست کو زندگی نے موت کی طرف دھکیل دیا ہے۔

(۳) اور (اے عَمْرو اپنے دوست کو اپنے ہاتھوں) قتل کرنیکے بعد تُو (اپنے قبیلے) بنی زُبَید ہ اور کُفّار (یعنی ناشکروں) کے گُروہ کے سامنے کس طرح فَخر کے ساتھ چل سکتا ہے۔ (٤) مجھے میری عُمر کی قسم! (اے عَمْرو) اگر تُو لڑنے میں واقِعی سچا ہوتا (یعنی بغیر دھوکہ دیئے مَردوں کی طرح اس سے مقابلہ کرتا) تو اُس کی طرف سے ضَرور تیز دھار دار تلوار تجھ تک پہُنچ کر رَہتی (اور تیرا کام تمام کر دیتی)

(۵) (اے اُس بوڑھے کو قتل کرنے والے) بادشاہِ حقیقی (اللہ تعالیٰ) تجھے بُرا اور ذِلّت والا بدلہ دے (تیرے جُرم کے بدلے میں) اور تجھے بھی اس کی طرف سے ذِلّت ورُسوائی والی زندگی ملے (جسطرح کہ تُو نے اپنے دوست کے ساتھ ذِلّت ورُسوائی والا سُلوک کیا ہے)

میں جھلّا کر قتل کرنے کیلئے اُس پر چڑھ دَوڑا مگر وہ حیرت انگیز طور پر میری نظروں سے اَوجھل ہو گئی گویا اُس کو زمین نے نِگل لیا!

(مُلَخَّص از: لقط المرجان فی احکام الجان لِلسُّیوطی ص ۱٤۱ تا ۱٤۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے **بِسۡمِ اللہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم** کی کس قدر حیرت انگیز بَرَکات ہیں۔ ان بَرَکتوں کو لُوٹنے کی عادت بنانے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشِقانِ رسول صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ساتھ سفر کی سعادت حاصِل کیجئے۔ **اِن شَآءَ اللہ** عَزَّوَجَلَّ آپ کے مسائل حیرت انگیز طور پر حل ہوں گے اور **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے فضل وکرم سے غَیبی امدادیں ہوں گی۔

نیّت صاف منزل آسان

عاشِقانِ رسول کا ایک مَدَنی قافلہ کپڑوَنج (گجرات الھند) پہنچا، "**علاقائی دَورہ برائے نیکی کی دعوت**" کے دَوران ایک شرابی سے مُڈبھیڑ ہوگئی، عاشِقانِ رسول صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اُس پر خوب **اِنفِرادی کوشش** کی، جب اُس نے سبز سبز عمامہ والوں کی شَفقتیں اور پیار دیکھا تو ہاتھوں ہاتھ اُن کے ساتھ چل پڑا، عاشِقانِ رسول صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی صُحبت کی بَرَکت سے گناہوں سے توبہ کی، داڑھی مبارک بڑھالی، سبز عمامہ کا تاج بھی سر پر سج گیا، مَدَنی لباس کا بھی ذِہن بن گیا، چھ دن تک **مَدَنی قافِلے** میں سفر کی سعادت حاصِل کرسکا، مزید 92 دن کیلئے مَدَنی قافِلے میں سفر کی نیّت کی مگر زادِقافِلہ یعنی سفر کے اَخراجات نہ تھے۔ ایک دن ایک رشتہ دار سے مُلاقات ہوگئی اُس نے جب مُعاشَرہ کے بدنام اور شرابی کو داڑھی، سبز سبز عمامہ اور مَدَنی لباس میں دیکھا تو دیکھتا رہ گیا، جب اُس کو بتایا گیا کہ یہ سب مَدَنی قافِلے میں سفر کی بَرَکت ہے اور

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اس نے مجھ پر دُرُود شریف نہ پڑھا اس نے جفا کی۔

اِن شآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اَسباب ہوجانے کی صورت میں مزید 92 دن کے سفر کا عزمِ مُصَمَّم ہے۔ تو اُس رشتہ دار نے کہا، پیسوں کی فکر مت کرو۔ 92 دن کے مَدَنی قافِلے میں سفر کا خَرچ مجھ سے قَبول کرلو اور ساتھ میں 92 دن تک گھر کے اَخراجات بھی اپنے ذمّہ لیتا ہوں، یوں وہ ''دیوانہ'' 92 دن کیلئے مَدَنی قافِلہ کا مسافِر بن گیا۔

غیبی اِمداد ہو گھر بھی آباد ہو ۔ رِزق کے دَر کُھلیں بَرَکتیں بھی مِلیں
چل کے خود دیکھ لیں قافلے میں چلو ۔ لُطفِ حق دیکھ لیں قافلے میں چلو

پانچ مَدَنی پھول

حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن عَمرِو بنُ الْعاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشادِ سعادت بُنیاد ہے، پانچ عادتیں ایسی ہیں کہ کوئی انھیں اختیار کرلے تو دنیا وآخرت میں سعادت مند ہوجائے۔

(۱) وقتاً فوقتاً، لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کہتا رہے (۲) جب کسی مصیبت میں مبتلاء ہو (مثلاً بیمار ہو یا نقصان ہوجائے یا پریشانی کی خبر سنے) تو اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْن اور لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْم پڑھے (۳) جب بھی نعمت ملے تو شکرانے میں اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْن کہے (٤) جب کسی (جائز) کام کا آغاز کرے تو بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم پڑھے اور (۵) جب گناہ کر بیٹھے تو یوں کہے، اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الْعَظِیْمَ وَ اَتُوْبُ اِلَیْہِ (یعنی میں

عظمت والے **اللہ** عزّوَجلّ سے مغفرت طلب کرتے ہوئے اُس کی طرف توبہ کرتا ہوں۔)

(اَلْمُنَبِّھات للعسقلانی ص ۵۸)

جیسا دروازہ ویسی بھیک

مُفَسِّرِ شہیر حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ المنّان فرماتے ہیں، اللہ تعالیٰ نے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم میں اپنے اِسمِ ذات کے ساتھ رَحمت کی دُو صِفات کا بیان فرمایا ہے کیوں کہ **اللہ** عزّوَجلّ کے نامِ مبارک میں ہَیبت تھی اور رَحمٰن اور رَحیم میں رَحمت۔ **اللہ** عزّوَجلّ کا نام سن کر نیک بندوں کو بھی کچھ عرض کرنے کی جُرأت (جُر۔ءَت) نہ ہوتی تھی لیکن رَحمٰن اور رَحیم سُن کر ہر مُجرِم اور خطا کار کو بھی عرض کرنے کی ہمت پڑی اور حقیقت بھی یہی ہے، اس کے جلال کے سامنے کون دَم مار سکتا ہے اور ظُہُورِ جمال کے وَقت ہر ایک ناز کر سکتا ہے۔ "تفسیرِ کبیر شریف" میں اس کے ماتحت ایک عجیب حِکایت لکھی ہے کہ ایک سائل ایک بہت بڑے مالدار کے عظیم الشّان دروازے پر آیا اور کچھ سُوال کیا، مکان میں سے معمولی سی چیز آئی۔ فقیر نے لے لی اور چلا گیا۔ دوسرے دن ایک بُہت مضبوط پھاوَڑا لے کر آیا اور دروازہ کھودنے لگا، مالِک نے پوچھا، یہ کیا کرتا ہے؟ فقیر نے کہا، "یا تو عطا کو دروازے کے لائق کر یا دروازہ عطا کے لائق کر" یعنی جب دروازہ اتنا بڑا بنایا ہے تو ضَروری ہے کہ بڑے دروازے سے بڑی ہی بھیک ملا کرے کیونکہ عطا دروازے اور

نام کے لائق ہی ہونی چاہیے۔ ہم فقیر گنہگار بندے بھی عرض کرتے ہیں، اے مولیٰ! عَزَّوَجَلَّ ہم کو ہمارے لائق نہ دے بلکہ اپنے جُود وسخا کے لائق دے۔ بیشک ہم گنہگار ہیں لیکن تیری غفّاری ہماری گنہگاری سے وسیع ہے (تفسیر نعیمی پہلا پارہ ص ۴۰)

گنہ گدا کا حساب کیا وہ اگرچہ لاکھ سے ہیں سوا

مگر اے عَفُو تِرے عَفو کا نہ حساب ہے نہ شمار ہے عَزَّوَجَلَّ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ یقیناً رحمٰن اور رحیم ہے، جو اس کی رحمت پر نظر رکھے اور اُس کے ساتھ اپنا حُسنِ ظن قائم کرے اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ دونوں جہاں میں اُس کا بیڑا پار ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت سے اُس کو کبھی بھی محرومی نہیں ہو سکتی۔ چُنانچہ تفسیرِ نعیمی پارہ اوّل ص ۳۸ پر ہے،

رحمت بھری حکایت

2 دو بھائی تھے، ایک پرہیزگار دوسرا بدکار۔ جب بدکار مرنے لگا تو پرہیزگار بھائی نے کہا، دیکھا تجھے میں نے بہُت سمجھایا مگر تُو اپنے گناہوں سے باز نہ آیا، اب بول تیرا کیا حال ہوگا؟ اُس نے جواب دیا کہ اگر قیامت کے روز میرا ربّ عَزَّوَجَلَّ میرا فیصلہ میری ماں کے سُپرد کردے تو بتاؤ کہ ماں مجھے کہاں بھیجے گی دوزخ میں یا جنّت میں؟ پرہیزگار بھائی نے

کہا کہ ماں تو واقعی جنّت میں ہی بھیجے گی ۔ گنہگار نے جواب دیا ''میرا ربّ عَزَّوَجَلَّ میری ماں سے بھی زیادہ مہربان ہے۔'' یہ کہا اور اِنتقال ہوگیا۔ بڑے بھائی نے خواب میں اُسے نہایت خوشحال دیکھا، مغفِرت کی وجہ پوچھی، کہا، مرتے وَقت کی اُسی بات نے میرے تمام گناہ بخشوادیئے۔ **اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری مغفرت ہو۔**

ہم گنہگاروں پہ تیری مہربانی چاہیے
سب گنہ دُھل جائیں گے رَحمت کا پانی چاہیے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقعی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رَحمت بہُت بڑی ہے، زَبان سے نکلا ہوا ''ایک لفظ'' مغفِرت کا سبب بھی ہوسکتا ہے اور ہلاکت کا بھی۔ جیسا کہ ابھی حِکایت میں آپ نے سنا کہ ایک جُملے نے اُس گنہگار کا بیڑا پار کروادیا۔ اِسی طرح ہلاکت کی مِثال یہ ہے کہ اگر کوئی زَبان سے صَریح کُفر بک دے اور توبہ کئے بِغیر مرجائے تو ہمیشہ کیلئے جہنَّم اُس کا مُقدَّر رہے۔ ہلاکت سے خود کو بچانے اور مغفِرت پانے کا ایک بہترین ذَرِیعہ تبلیغِ قرانِ وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تَحریک، **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی قافِلوں میں عاشِقانِ رسول صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔ اگر سفر کی سچّی نیّت کر لی جائے اور کسی وجہ سے سفر نصیب نہ ہو تب بھی **اِنْ شَاءَ اللہ** عَزَّوَجَلَّ بیڑا پار ہے۔

مَدَنی قافِلے میں سفر کی نیّت کرنے والے ایک خوش نصیب کی ایمان افروز حِکایت سنئے اور جھومئے۔ چُنانچہ

باغ کا جُھولا

حَیدر آباد (بابُ الْاِسلام سندھ) کے ایک مَحَلّہ میں عَلاقائی دَورہ برائے نیکی کی دعوت سے مُتأَثِّر ہو کر ایک ماڈَرن نوجوان مسجد میں آگیا۔ بیان میں مَدَنی قافلوں میں سفر کی تَرغیب دلائی گئی تو اس نے مَدَنی قافِلے میں سفر کرنے کیلئے نام لکھوا دیا۔ ابھی مَدَنی قافِلے میں اُس کی روانگی میں کچھ دن باقی تھے کہ قَضائے الٰہی عَزَّوَجَلَّ سے اُس کا انتِقال ہو گیا۔ کسی اَہلِ خانہ نے مرحوم کو خواب میں اِس حالت میں دیکھا کہ وہ ایک ہریالے باغ میں ہَشاش بَشاش جُھولا جُھول رہا ہے۔ پوچھا، یہاں کیسے آ گئے؟ جواب دیا، **"دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلے کے ساتھ آیا ہوں، اللہ عَزَّوَجَلَّ کا بڑا کرم ہوا ہے، میری ماں سے کہہ دینا کہ وہ میرا غم نہ کرے میں یہاں بَہُت چَین سے ہوں۔"**

خُلد میں ہو گا ہمارا داخِلہ اِس شان سے
یا رسولَ اللہ کا نعرہ لگاتے جائیں گے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

غیرِ نبی کا خواب شریعت میں حجت نہیں مگر ہمیں اللہ عزوجل کی رحمت کی اُمید رکھنی چاہیئے اور ساتھ ہی ساتھ اس کی خفیہ تدبیر سے ڈرنا بھی چاہیئے۔

یہ سب اللہ عزَّوَجَلَّ کی مشیّت پر ہے کہ اگر چاہے تو کسی ایک گناہ پر گرفت فرمالے اور چاہے تو کسی ایک نیکی پر نواز دے۔ یا محض اپنے فضل و کرم سے یوں ہی نواز دے۔ چنانچہ پارہ ۲۴ سورۃُ الزُّمر کی آیت نمبر ۵۳ میں خدائے رحمٰن عزَّوَجَلَّ کا فرمانِ مغفرت نشان ہے،

قُلْ یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰۤى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِؕ اِنَّ اللّٰهَ یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِیْعًاؕ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ (۵۳)

ترجمۂ کنزُ الایمان: تم فرماؤ اے میرے وہ بندو جنھوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی، اللہ عزَّوَجَلَّ کی رحمت سے نا اُمید نہ ہو، بے شک اللہ عزَّوَجَلَّ سب گناہ بخش دیتا ہے۔ بے شک وُہی بخشنے والا مہربان ہے۔

بخاری شریف کی حدیث میں یہ مضمون موجود ہے کہ

100 افراد کا قاتل بخشا گیا

بنی اِسرائیل کا ایک شخص جس نے 99 قتل کئے تھے ایک راہب[1] کے پاس پہنچا اور پوچھا، کیا میرے جیسے مجرم کیلئے کوئی توبہ کی گنجائش ہے؟ راہب نے

[1] یعنی عیسائی عبادت گزار، تارِکُ الدُّنیا۔

اسے مایوس کر دیا تو اُس نے راہب کو بھی قتل کر ڈالا۔ مگر پھر نادِم ہو کر توبہ کا طریقہ لوگوں سے پوچھتا پھرا۔ آخِر کسی نے کہا کہ فُلاں قصبہ میں چلے جاؤ (وہاں اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ایک ولی ہے وہ تمہاری رہنمائی کرے گا۔) چُنانچہ وہ اُس کی طرف چلدیا مگر راستے میں بیمار ہو گیا۔ جب قریبُ الْمَرگ ہوا تو اس نے اپنا سینہ اُس قصبہ کی طرف کر دیا اور فَوت ہو گیا۔ اب اس کو لے جانے کے بارے میں رَحمت وعذاب کے فِرشتوں میں اختِلاف ہوا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے میّت اور قصبہ کے درمیان والے حصّہ زمین کو سِمَٹ کر میّت کے قریب ہو جانے کا حُکم فرمایا اور جِدھر سے وہ چلا تھا اور جہاں پہنچ کر فوت ہوا تھا اُس درمیانی فاصلے کو مزید طویل ہو جانے کا حُکم فرمایا۔ پھر پیمائش کا حُکم فرمایا تو وہ جس قصبہ کی طرف جا رہا تھا اُس سے ایک بالِشت قریب پایا گیا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اُس کی مغفِرت فرمادی۔ (صحیح بخاری رقم الحدیث ٣٤٧٠ ج٢ ص ٤٦٦)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری مغفرت ہو۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا اولیائے کرام رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تعالٰی کی بارگاہ میں حاضری اور ان کی بستی کی تعظیم کرتے ہوئے اُس کو اپنی رُوح کا قبلہ بنانا انتہائی پسندیدہ عمل ہے، بس اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رَحمت پر جھوم جایئے جو پروردگار عَزَّوَجَلَّ 100 آدمیوں کے قاتل کو مَحض اپنی رَحمت سے بخش

دے وہ اگر سنّتوں کی تربیّت کیلئے عاشِقانِ رسول صلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم کے ساتھ **مَدَنی قافِلے** میں سفر کی نیّت کرنے والے کسی خوش نصیب نوجوان پر مہربان ہو جائے تو یہ بھی اُس کی رَحمت ہی رَحمت ہے اور **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کو ہر شَے پر قُدرت حاصِل ہے۔ میرا مَدَنی مشورہ ہے کہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے ہر دم وابَستہ رہیے۔ اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ دونوں جہاں میں بیڑا پار ہو جائیگا۔ **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول کی بَرَکتوں کے کیا کہنے! یقیناً عاشِقانِ رسول صلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم کی صُحبت رنگ لا کر رَہتی ہے۔ زندگی اپنی جگہ پر مگر بعض اَموات بھی قابلِ رشک ہوا کرتی ہیں، ایسی ہی ایک قابلِ رشک مَوت کا تذکِرہ سنئے اور رَشک کیجئے:

قابلِ رشک مَوت

محمد وسیم عطّاری (بابُ المدینہ نارتھ کراچی) سگِ مدینہ عُفِیَ عَنْہُ کے پاس تشریف لاتے تھے، بے چارے کے ہاتھ میں کینسر ہو گیا اور ڈاکٹروں نے ہاتھ کاٹ ڈالا۔ ان کے عَلاقے کے ایک اِسلامی بھائی نے بتایا، وسیم بھائی شِدّتِ دَرد کے سبب سَخت اَذِیّت میں ہیں۔ میں اَسپتال میں عِیادت کیلئے حاضِر ہوا اور تسلّی دیتے ہوئے کہا، دیوانے! بایاں ہاتھ کٹ گیا اس کا غم مت کرو۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دایاں ہاتھ تو محفوظ ہے اور سب سے بڑی سعادت یہ کہ اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ایمان بھی سلامت ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں نے انہیں کافی صابِر پایا، صِرف مُسکراتے رہے

یہاں تک کہ بستر سے اُٹھ کر مجھے باہر تک پہنچانے آئے۔ رفتہ رفتہ ہاتھ کی تکلیف ختم ہوگئی مگر بے چارے کا دوسرا امتحان شروع ہوگیا اور وہ یہ کہ سینے میں پانی بھر گیا، دَرد و کَرب میں دِن کٹنے لگے۔ آخر ایک دِن تکلیف بہُت بڑھ گئی، ذِکْرُ اللہ شروع کردیا، سارا دِن اَللہ، اَللہ کی صداؤں سے کمرہ گونجتا رہا، طبیعت بہُت زِیادہ تشویش ناک ہوگئی تھی، ڈاکٹر کے پاس لے جانے کی کوشش کی گئی مگر انکار کردیا، دادی جان نے فَرطِ شفقت سے گود میں لے لیا، زَبان پر کَلِمۂ طَیِّبہ، لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم جاری ہوا اور 22 سالہ محمد وسیم عطاری کی روح قَفَسِ عُنصری سے پرواز کرگئی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْن O

جب مرحوم کو غُسل کیلئے لے جانے لگے تو اچانک چادر چہرے سے ہٹ گئی، مرحوم کا چہرہ گلاب کے پھول کی طرح کِھلا ہوا تھا، غُسل کے بعد چہرہ کی بَہار میں مزید نکھار آ گیا۔ تدفین کے بعد عاشِقانِ رسول صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نعتیں پڑھ رہے تھے، قَبْر سے خوشبوؤں کی ایسی لَپٹیں آنے لگیں کہ مَشامِ جاں مُعَطّر ہوگئے مگر جس نے سونگھی اُس نے سونگھی۔ گھر کے کسی فرد نے انتِقال کے بعد خواب میں مرحوم محمد وسیم عطاری کو پھولوں سے سجے ہوئے کمرے میں دیکھا، پوچھا، کہاں رہتے ہو؟ ہاتھ سے ایک کمرہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا، ''یہ میرا مکان ہے یہاں میں بہُت خوش ہوں''۔ پھر ایک آراستہ بستر پر لیٹ گئے۔ مرحوم کے والِد صاحب نے

خواب میں اپنے آپ کو وسیم عطاری کی قَبْر کے پاس پایا، یکا یک قَبْر شَق ہوئی اور مرحوم سر پر سبز سبز عمامہ سجائے ہوئے سفید کفن میں ملبوس باہَر نکل آئے! کچھ بات چیت کی اور پھر قَبْر میں داخل ہو گئے اور قَبْر دوبارہ بند ہو گئی۔ **اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفِرت ہو۔**

یا اللہ عَزَّوَجَلَّ میری، مرحوم کی اور اُمّتِ محبوب صَلَّی اللہُ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مغفِرت فرما۔ اور ہم سب کو دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں اِستقامت دے اور مرتے وقت ذِکرو دُرُود اور کَلِمۂ طیبہ نصیب فرما۔

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہُ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

عاصی ہوں، مغفِرت کی دعائیں ہزار دو

نعتِ نبی سنا کے لَحد میں اُتار دو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

بِسْمِ اللّٰہ کیجئے کہنا ممنوع ہے

بعض لوگ اِس طرح کہہ دیتے ہیں، ''بسم اللہ کیجئے!'' ''آ و جی بسم اللہ!'' ''میں نے بسم اللہ کرڈالی''، تاجِر حضرات جو دن میں پہلا سودا بیچتے ہیں اُس کو عُموماً ''بوٗنی'' کہا جاتا ہے مگر بعض لوگ اس کو بھی ''بسم اللہ'' کہتے ہیں، مَثَلاً ''میری تو آج ابھی تک بسم اللہ ہی نہیں ہوئی!'' جن جملوں کی مثالیں پیش کی گئیں یہ سب غَلَط انداز ہیں۔ اسی طرح کھانا کھاتے وقت اگر کوئی آجاتا ہے تو اکثر

کھانے والا اُس سے کہتا ہے، آیئے آپ بھی کھا لیجئے، عام طور پر جواب ملتا ہے، "بسم اللہ" یا اِس طرح کہتے ہیں، "بسم اللہ کیجئے!" بہارِ شریعت حصّہ ۱۶ صفحہ ۳۲ پر ہے کہ، "اِس موقع پر اِس طرح بسم اللہ کہنے کو عُلَماء نے بہُت **سخت ممنوع** قرار دیا ہے۔" ہاں یہ کہہ سکتے ہیں، بِسم اللہ پڑھ کر کھا لیجئے۔ بلکہ ایسے موقع پر دُعائیہ الفاظ کہنا بہتر ہے، مَثَلاً بَارَكَ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ یعنی اللہ عزَّوَجَلَّ ہمیں اور تمہیں بَرَکت دے۔ یا اپنی مادری زَبان میں کہہ دیجئے۔ اللہ عزَّوَجَلَّ بَرَکت دے۔

بِسمِ اللّٰہ کہنا کب کُفر ہے؟

حرام و ناجائز کام سے قبل بسم اللہ شریف ہرگز، ہرگز نہ پڑھی جائے کہ "فتاویٰ عالمگیری" میں ہے، "**شراب پیتے وَقْت، زِنا کرتے وَقْت یا جُوا کھیلتے وَقْت بسم اللہ کہنا کُفر ہے۔**" (فتاویٰ عالمگیری ج ۲ ص ۲۷۳)

فِرِشتے نیکیاں لکھتے رہتے ہیں

حضرتِ سَیِّدُنا ابُوہُرَیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ، سلطانِ باقرینہ، قرارِ قلب وسینہ، فیضِ گنجینہ، صاحِبِ مُعَطَّر پسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا، اے ابُوہُرَیرہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) "جب تم **وُضو** کرو تو بسم اللہِ وَالحمدُ لِلّٰہ کہہ لیا کرو جب تک تمھارا وُضو باقی رہے گا اُس وَقْت تک تمھارے فِرِشتے (یعنی کراماً کاتبین) تمہارے لئے نیکیاں لکھتے

رہیں گے۔'' (طبرانی صغیر ج ۱ ص ۷۳ رقم الحدیث ۱۸۶)

ہر ہر قدم پر ایک نیکی

جو شخص کسی جانور پر سُوار ہوتے وقت بسم اللہ اور اَلْحَمْدُلِلّٰہ پڑھ لے تو اُس جانور کے ہر قدم پر اُس سُوار کے حق میں ایک نیکی لکھی جائے گی۔ (تفسیر نعیمی جلد اوّل ص ۴۲)

کشتی میں نیکیاں ہی نیکیاں

جو شخص کشتی میں سُوار ہوتے وقت بسم اللہ اور اَلْحَمْدُلِلّٰہ پڑھ لے، جب تک وہ اُس میں سُوار رہے گا اُسکے واسطے نیکیاں لکھی جاتی رہیں گی۔ (تفسیر نعیمی ج اوّل ص ۴۲)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم کے فضائل اس قدر زیادہ ہیں کہ پڑھ یا سُن کر جی چاہتا کہ ہر وقت ''بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم'' ہی پڑھتے رہیں، مگر یہ سعادت صِرف ربُّ الْعِزّت عَزَّوَجَلَّ ہی کی عنایت سے مل سکتی ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عطا سے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں رَہ کر ایک دوسرے پر اِنفرادی کوشش کے ذَرِیعے بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ کا کرم ہو جائے تو بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم پڑھتے رہنے کی عادت بن سکتی ہے۔ یقیناً دین کی تبلیغ واشاعت میں اِنفرادی کوشش کو بڑا عمل دَخل ہے۔ حتّٰی کہ ہمارے میٹھے میٹھے آقا مدینے والے مصطفٰے صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم نیز سب کے سب انبیاء علیہم السلام نے نیکی کی دعوت کے کام میں اِنفرادی

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم) جب تم مُرسلین (علیہم السلام) پر دُرُود پاک پڑھو تو مجھ پر بھی پڑھو بے شک میں تمام جہانوں کے رب کا رسول ہوں۔

کوشش فرمائی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے مُبلِّغین بھی انفِرادی کوشش کرنے والی سنّت پر عمل کر کے لوگوں کے دِلوں میں عشقِ رسول صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی شمع روشن کرنے میں مشغول ہیں۔ اُن کی اِنفرادی کوششوں کی بَرَکتوں بھری تحریریں کبھی کبھی مجھے نظر نواز ہوجاتی ہیں چُنانچِہ

ڈرائیور پر انفرادی کوشش

ایک عاشقِ رسول صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے مجھے تَحریر دی تھی، اُس کا خُلاصہ اپنے انداز و اَلفاظ میں عرض کرنے کی کوشش کرتا ہوں، ”دعوتِ اسلامی کے مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ (بابُ المدینہ کراچی) میں جُمعرات کو ہونے والے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کیلئے مختلف عَلاقوں سے بھر کر آئی ہوئی مخصوص بسیں واپسی کے انتِظار میں جہاں کھڑی ہوتی ہیں، وہاں سے گزرا تو کیا دیکھتا ہوں کہ ایک خالی بس میں گانے بج رہے ہیں اور ڈرائیور بیٹھ کر چَرَس کے کَش لگارہا ہے، میں نے جاکر ڈرائیور سے مَحَبَّت بھرے انداز میں مُلاقات کی، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ ملاقات کی بَرَکات فوراً ظاہر ہوئیں اور اُس نے خود بخود گانے بند کردیئے اور چَرَس والی سگریٹ بھی بُجھادی۔ میں نے مُسکرا کر سنّتوں بھرے بیان کی کیسیٹ قَبْر کی پہلی رات اُس کو پیش کی، اُس نے اُسی وقت ٹیپ ریکارڈر میں لگادی،

میں بھی ساتھ ہی بیٹھ کر سُننے لگا کہ دوسروں کو بیان سنانے کا مُفید طریقہ یہی ہے کہ خود بھی ساتھ میں سُنے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اُس نے بہُت اچھا اثر لیا، گھبرا کر گناہوں سے توبہ کی اور بس سے نکل کر میرے ساتھ اجتماع میں آ کر بیٹھ گیا۔''

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

بیان کی کیسیٹ تحفۃً دیجئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! **انفرادی کوشش** سے کتنا فائدہ ہوتا ہے! لِہٰذا ہر مسلمان پر انفرادی کوشِش کرنا اوران کو نمازوں کی دعوت دینا چاہئے۔ اجتماع وغیرہ کیلئے اگر بس یا ویگن میں آئیں تو ڈرائیور و کنڈیکٹر کو بھی شرکت کی درخواست کرنی چاہئے۔ اگر بالفرض کوئی آنے کیلئے تیار نہیں ہوتا تو سننے کی درخواست کر کے اُس کو بیان کی کیسیٹ پیش کر دی جائے، اور وہ سن لے تو واپس لے کر دوسری دی جائے۔ اور جہاں تک ممکن ہو بیان کی کیسیٹیں دیکر بدلے میں اُن سے گانوں کی کیسیٹیں لیکر ڈب کروا کر مزید آگے بڑھا دینی چاہئیں، اِس طرح کچھ نہ کچھ گناہوں بھری کیسیٹوں کا اِنْ شَاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ خاتمہ ہوگا۔ **انفرادی کوشش** اور سمجھانا ترک نہیں کرنا چاہئے۔ اللّٰہ ربُّ العٰلمین جَلَّ جلالہ پارہ ۲۷ سورۃُ الذّٰرِیٰت کی آیت نمبر ۵۵ میں ارشاد فرماتا ہے،

وَّ ذَكِّرْ فَاِنَّ الذِّكْرٰى تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِیْنَ ۝

ترجَمۂ کنزُالایمان: اور سمجھاؤ کہ سمجھانا مُسلمانوں کو فائدہ دیتا ہے۔

کوئی مانے یا نہ مانے اپنا ثواب کھرا

اگر ہماری بات کوئی نہیں مانتا پھر بھی اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں نیکی کی دعوت دینے کا ثواب مل جائے گا۔ چُنانچہ **حُجَّۃُ الْاِسلام** حضرتِ سیِّدُنا امام مُحمد غزالی علیہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الوالی "مُکاشَفَۃُ الْقُلُوب" میں فرماتے ہیں، حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ کلیمُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے عرض کیا، اے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ! جو اپنے بھائی کو بُلائے۔ اُسے نیکی کا حکم کرے اور بُرائی سے روکے، اُس کی کیا جزا ہے؟ فرمایا، "میں اُس کی ہر بات پر ایک سال کی عِبادت کا ثواب لکھتا ہوں اور اُسے جہنّم کی سزا دینے میں مجھے حیا آتی ہے۔" (مُکاشفۃُ القلوب ص ۴۸)

رُوئے زمین کی سلطنت سے بہتر

اگر آپ کی **اِنفرادی کوشِش** سے کوئی نمازوں اور سنّتوں کی راہ پر چل پڑا تو آپ کا بھی بیڑا پار ہو جائے گا۔ جیسا کہ رَحمتِ عالَم، نُورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم، رسولِ مُحتَشَم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کا اِرشادِ معظّم ہے، "اللہ تعالیٰ ایک شخص کو تیرے ذَرِیعہ سے ہدایت فرمادے تو یہ تیرے لیے تمام رُوئے زمین کی سلطنت ملنے سے بہتر ہے۔" (جامعُ الصَّغیر ص ۴۴۴ رقم الحدیث ۷۲۱۹)

زہرِ قاتل بے اثر ہو گیا

ایک مرتبہ سیِّدُنا خالِد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہُ سے کچھ مجوسیوں نے عرض کیا کہ آپ (رضی اللہ تعالیٰ عنہُ)

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جو شخص مجھ پر دُرُود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنّت کا راستہ بھول گیا۔

ہمیں کوئی ایسی نشانی بتایئے جس سے ہم پر اسلام کی حقّانِیَّت واضح ہو۔ چُنانچہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے زَہرِ قاتِل منگوایا اور بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ پڑھ کر اُسے کھالیا۔ بسم اللہ کی بَرَکت سے اُس زَہرِ قاتِل نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر کوئی اثر نہ کیا۔ یہ منظر دیکھ کر مجوسی (آتش پرست) بے ساختہ پکار اُٹھے، دینِ اسلام حق ہے۔

(تفسیر کبیر ج اوّل ص ۱۵۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ کھانے یا پینے سے قبل بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ پڑھ لینے سے جہاں آخِرت کا عظیم ثواب ہے وہیں دنیا میں بھی اس کا یہ فائدہ ہے کہ اگر کھانے یا پینے کی چیز میں کوئی مُضِر (نقصان دِہ) اَجزاء شامل ہوں بھی تو وہ اِن شَاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نقصان نہیں کریں گے۔ حضرتِ سیِّدُنا خالِد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر زَہر اثر نہ کرنے کا یہ واقِعہ دیگر کُتُب میں کچھ اَلفاظ کے فَرق کے ساتھ بھی ملتا ہے یا یہ بھی ہوسکتا ہے کہ ایک سے زیادہ بار یہ کرامت ظاہر ہوئی ہو۔ چُنانچہ

خوفناک زہر

حضرتِ سیِّدُنا خالِد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مقامِ ''حیرہ'' میں جب اپنے لشکر کے ساتھ پڑاؤ کیا تو لوگوں نے عرض کیا، یاسیِّدی! ہمیں اندیشہ ہے کہ کہیں یہ عَجَمی لوگ آپ کو زَہر نہ دے دیں لٰہذا مُحتاط رہئے گا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، ''لاؤ میں دیکھ لوں کہ عَجَمِیوں کا

زَھر کیسا ہوتا ہے؟'' لوگوں نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیا تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ''بِسمِ اللّٰہ '' پڑھ کر کھالیا۔ اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بال برابر بھی ضَرر (یعنی نقصان) نہ پہنچا اور ''کلبی'' کی روایت میں یہ ہے کہ ایک **عیسائی پادری** جس کا نام عبدُالْمَسِیح تھا۔ ایک ایسا زَھر لے کر آیا کہ اُس کے کھالینے سے ایک گھنٹہ کے بعد موت یقینی ہوتی ہے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُس سے زَھر مانگ کر اُس کے سامنے ہی بِسْمِ اللّٰہِ وَ بِاللّٰہِ رَبِّ الْاَرْضِ وَ السَّمَآءِ بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِہٖ دَاءٌ۔ پڑھا اور زَہر کھا گئے۔ یہ منظر دیکھ کر عبدُالْمَسِیح نے اپنی قوم سے کہا، ''اے میری قوم! انتہائی حیرتناک بات ہے کہ یہ اتنا **خطرناک زَھر** کھا کر بھی زندہ ہیں، اب بہتر یہی ہے کہ ان سے صُلح کر لی جائے، ورنہ ان کی فَتح یقینی ہے۔'' یہ واقِعہ **امیرُ الْمُؤمِنین** حضرتِ سیِّدُنا ابوبکر صِدّیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دَورِ خلافت میں ہوا۔ (مُلَخّص از حُجَّۃُ اللّٰہِ عَلَی الْعٰلَمِین ج۲ ص ۶۱۷) **اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری مغفرت ہو۔**

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! سیِّدُنا خالِد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کا کتنا خاص کرم تھا اور یقیناً بِاِذْنِ اللّٰہ یہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی **کرامت** تھی۔ کرامت کی بے شُمار اَقسام ہیں جن میں سے ایک قِسم ''مُہلِکات (یعنی ہلاک کردینے والی اَشیاء) کا اثر نہ کرنا'' بھی ہے۔ اَولیاءُ اللہ رَحِمَھُمُ اللّٰہُ تعالیٰ پر بھی زَہر وغیرہ اثر نہ کرنے کے واقعات منقول ہیں چُنانچہ

آگ تھی یا باغ؟

ایک بدعقیدہ بادشاہ نے ایک خُدا رسیدہ بُزرگ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو بمع رُفقاء گرِفتار کرلیا اور کہا کہ کرامت دکھاؤ ورنہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو ساتھیوں سمیت شہید کر دیا جائے گا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اُونٹ کی مینگنیوں کی طرف اشارہ کرکے فرمایا کہ ان کو اُٹھالاؤ اور دیکھو کہ وہ کیا ہیں؟ جب لوگوں نے ان کو اٹھا کر دیکھا تو وہ **خالص سونے کے ٹکڑے** تھے۔ پھر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ایک خالی پیالے کو اٹھا کر گُھمایا اور اَوندھا کرکے بادشاہ کو دیا تو وہ پانی سے بھرا ہوا تھا اور اَوندھا ہونے کے باوُجود اُس میں سے ایک قطرہ بھی پانی نہیں گرا۔ یہ دو کرامتیں دیکھ کر **بدعقیدہ بادشاہ** کہنے لگا کہ یہ سب نظر بندی اور جادو ہے۔ پھر بادشاہ نے **آگ** جلانے کا حُکم دیا۔ جب آگ کے شُعلے بُلند ہوئے تو وہ بُزرگ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور اُن کے رُفقاء آگ میں کود پڑے۔ ساتھ میں چھوٹے سے شہزادے کو بھی لیتے گئے، بادشاہ اپنے بچے کو آگ میں گرتے دیکھ کر اُس کے فِراق میں بے چین ہوگیا، کچھ دیر کے بعد مُنّھے شہزادے کو اس حال میں بادشاہ کی گود میں ڈال دیا گیا کہ اس کے ایک ہاتھ میں **سیب** اور دوسرے ہاتھ میں **انار** تھا۔ بادشاہ نے پوچھا، بیٹا! تم کہاں چلے گئے تھے؟ تو اُس نے کہا، میں ایک **باغ** میں تھا، یہ دیکھ کر ظالم و **بدعقیدہ بادشاہ** کے درباری کہنے لگے اس کام کی کوئی حقیقت نہیں (یہ جادو ہے) بادشاہ نے کہا، اگر تم یہ زَہر کا پیالہ پی لو تو میں تمھیں سچّا

مان لوں گا۔ اُن بزرگ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بار بار زَھر کا پیالہ پیا، ہر مرتبہ زَھر کے اثر سے اُن بُزرگ رَحْمَۃُ اللہ تعالیٰ علیہ کے فَقَط کپڑے پھٹتے رہے مگر اُن کی ذات پر زَھر کا کوئی اثر نہیں ہوا۔ (مُلَخَّص از حُجَّۃُ اللّٰہِ عَلَی الْعٰلَمِیْن ج۲ ص۶۱۱) **اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔**

فانوس بن کے جس کی حفاظت ''ہَوا'' کرے
وہ شَمع کیا بُجھے جسے روشن خدا عَزَّوَجَلَّ کرے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو ! بے شک اولیاءُ اللہ رَحِمَھُمُ اللہُ تعالٰی کی تو بَہُت بڑی شان ہے اور ان کی کرامات کے بھی کیا کہنے! اولیائے کرام رَحِمَھُمُ اللہُ تعالٰی کی غُلامی تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کا طُرّۂ امتیاز ہے، اِس سے وابستگان پر بھی ربِّ کائنات عَزَّوَجَلَّ کے ایسے ایسے اِنعامات ہوتے ہیں کہ عَقلیں حیران رہ جاتی ہیں چُنانچہ

حیرت انگیز حادِثہ

بروز اتوار ۲۶ ربیعُ النُّور شریف ۱۴۲۰ھ بمطابق 11.7.1999 بوقت دوپہر پنجاب کے مشہور شہر لالہ موسیٰ کی ایک مصروف شاہراہ پر کسی ٹرالر نے **دعوتِ اسلامی** کے ایک ذِمّہ دار، مُبلِّغ دعوتِ اسلامی محمد مُنیر حُسین عطّاری علیہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْبارِی (مَحَلّہ ساکِن اسلام پورہ لالہ موسیٰ) کو بُری طرح کُچل دیا۔ یہاں تک کہ ان کے پیٹ کی جانب سے اُوپر

اور نیچے کا حصّہ الگ الگ ہوگیا۔ مگر حیرت کی بات یہ تھی کہ پھر بھی وہ زندہ تھے، اور حیرت بالائے حیرت یہ کہ حَواس اتنے بحال تھے کہ بُلند آواز سے الصَّلٰوۃُ وَالسَّلامُ عَلَیْکَ یا رَسُوْلَ اللہ اور لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم پڑھے جارہے تھے۔ لالہ موسیٰ کے اَسپتال میں ڈاکٹروں کے جواب دے دینے پر انہیں شہر گُجرات کے عزیز بھٹّی اَسپتال لے جایا گیا۔ انہیں اَسپتال لے جانے والے اسلامی بھائی کا بَقَسم بیان ہے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ محمد مُنیر حسین عطّاری علیہ رحمۃُ اللّٰہِ البارِی کی زَبان پر پورے راستے اِسی طرح بُلند آواز سے دُرُود و سلام اور کلِمۂ طَیِّبہ کا وِرْد جاری تھا۔ یہ مَدَنی منظر دیکھ کر ڈاکٹرز بھی حَیران و شَشدر رہتے کہ یہ زندہ کس طرح ہیں! اور حواس اتنے بحال کہ بُلند آواز سے دُرُود و سلام اور کَلِمۂ طَیِّبہ پڑھے جارہے ہیں! انکا کہنا تھا کہ ہم نے اپنی زندگی میں ایسا باحَوصلہ اور باکمال مَرد پہلی مرتبہ ہی دیکھا ہے۔ کچھ دیر بعد وہ خوش نصیب عاشقِ رسول محمد مُنیر حسین عطّاری علیہ رحمۃُ اللّٰہِ البارِی نے بارگاہِ محبوب باری عَزَّوَجَلَّ و صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم میں بصد بیقراری اِس طرح اِستِغاثہ کیا،

یارسولَ اللہ عَزَّوَجَلَّ و صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم آبھی جایئے !

یارسولَ اللہ عَزَّوَجَلَّ و صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم میری مدد فرمایئے !

یارسولَ اللہ عَزَّوَجَلَّ و صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم مجھے مُعاف فرمادیجئے !

اِس کے بعد بآوازِ بُلند لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم پڑھتے ہوئے جامِ شہادت نوش کر گئے۔ جی ہاں جو مسلمان حادِثہ میں فوت ہو وہ شہید ہے۔ **اللہ عزَّوجلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔**

واسِطہ پیارے کا ایسا ہو کہ جو سُنّی مرے (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم)
یوں نہ فرمائیں ترے شاہد کہ وہ فاجر گیا (حدائقِ بخشش شریف)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

نمازِ فجر کیلئے جگانا سنّت ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ واقِعہ اُن دنوں مختلف اَخبارات نے شائع کیا تھا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ شہیدِ دعوتِ اسلامی محمد مُنیر حسین عطاری علیہ رحمۃُ اللہِ الباری دعوتِ اسلامی کے ذِمّہ دار مُبلِّغ تھے اور حادِثہ کے ایک روز قَبل ہی عاشِقانِ رسول صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کے سنّتوں کی تربیّت کے مَدَنی قافِلے کے ساتھ سفر کر کے لوٹے تھے۔ مرحوم روزانہ صَدائے مدینہ بھی لگاتے تھے۔ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں نمازِ فجر کے لئے مسلمانوں کو جگانا ''صدائے مدینہ لگانا'' کہلاتا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عزَّوجلَّ بے شُمار خوش نصیب اسلامی بھائی یہ سنّت ادا کرتے ہیں۔

جی ہاں نمازِ فَجر کے لئے مسلمانوں کو جگانا سنّت ہے۔ چُنانچہ حضرتِ سیِّدُنا ابو بَکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ (جو کہ بنی ثقیف کے ایک صَحابی ہیں) فرماتے ہیں، میں سرکارِ مدینہ صلی اللہ

تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کے ساتھ نمازِ فجر کیلئے نکلا تو آپ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم جس سوتے ہوئے شخص پر گزرتے اُسے نماز کیلئے آواز دیتے یا اپنے پاؤں مبارک سے ہلاتے۔

(ابو داوٗد شریف ج۲ ص۳۳ رقم الحدیث ۱۲۶٤)

کون پاؤں سے ہلائے؟

جو خوش نصیب ''صدائے مدینہ'' لگاتے ہیں اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ادائے سنّت کا ثواب پاتے ہیں۔ یاد رہے پاؤں سے ہلانے کی سب کو اجازت نہیں۔ صِرف وہ بُزرگ پاؤں سے ہلا سکتے ہیں کہ جس سے سونے والے کی دل آزاری نہ ہوتی ہو۔ ہاں اگر کوئی مانعِ شرعی نہ ہو تو اپنے ہاتھوں سے پاؤں دبا کر جگانے میں حَرَج نہیں۔ یقیناً ہمارے میٹھے میٹھے آقا مدینے والے مصطفٰے صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم اگر اپنے کسی غلام کو مبارک پاؤں سے ہلا دیں تو اُس کے سوئے نصیب جگا دیں اور کسی خوش بخت کے سر، آنکھوں یا سینے پر اپنا مبارک قدم رکھ دیں تو خدا کی قسم! کونَین کا چین بخش دیں۔

ایک ٹھوکر میں اُحد کا زلزلہ جاتا رہا   رکھتی ہیں کتنا وقار اللہُ اکبر (عزّوجلّ) ایڑیاں

یہ دل یہ جگر ہے یہ آنکھیں یہ سر ہے   جدھر چاہو رکھو قدم جانِ عالَم (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم)

صلّوا علی الحبیب! صلی اللہ تعالیٰ علیٰ محمّد

مرتے وقت کلمہ پڑھنے کی فضیلت

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ایسا لگتا ہے محمد مُنیر حسین عطاری علیہ رَحْمۃُ اللّٰہِ البارِی کی خدمتِ دعوتِ اسلامی رنگ لائی اور انہیں آخری وقت کلِمہ نصیب ہو گیا۔ اور

جس کو مرتے وَقت کَلِمَہ نصیب ہوجائے اُس کا آخِرت میں بیڑا پار ہے۔ چُنانچہ نبیِ رَحمت، شفیعِ امت، مالِکِ جنّت، محبوبِ ربُّ العِزّت عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے، جس کا آخِری کلام لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه ہو وہ داخِلِ جنّت ہوگا۔

(ابوداوٗد شریف ج ۳ ص ۱۳۲ رقم الحدیث ۳۱۱۶)

فضل وکرم جس پر بھی ہُوا اُس نے مرتے دَم کَلِمَہ
پڑھ لیا اور جنّت میں گیا لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰهُ تعالٰی علٰی محمّد

موٹا تازہ شیطان

ایک مرتبہ دو٢ شیاطین میں ملاقات ہوئی۔ ایک شیطان خوب **موٹا تازہ** تھا۔ جبکہ دوسرا **دُبلا پتلا**۔ موٹے نے دُبلے سے پوچھا، بھائی! آخِر تم اتنے کمزور کیوں ہو؟ اُس نے جواب دیا، میں ایک ایسے نیک بندے کیساتھ ہوں جو گھر میں داخِل ہوتے اور کھاتے پیتے وَقت بِسمِ اللہ شریف پڑھ لیتا ہے تو مجھے اُس سے دُور بھاگنا پڑتا ہے۔ یار! یہ تو بتاؤ! تم نے بہُت جان بنا رکھی ہے اِس میں کیا راز ہے؟ موٹا بولا، ''میں ایک ایسے غافِل شخص پر مُسلَّط ہوں جو گھر میں بِسمِ اللہ پڑھے بِغیر داخِل ہوجاتا ہے اور کھاتے پیتے وَقت بھی بِسمِ اللہ نہیں پڑھتا لہٰذا میں اس کے ان تمام کاموں میں شریک ہو جاتا ہوں اور اس پر جانور کی طرح سُوار رہتا ہوں۔ (یہ راز ہے میری صحت مندی کا)''

(اَسرارُ الفاتِحہ ص ۱۵۵)

نو شیاطین کے نام و کام

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس حکایت سے یہ درس ملتا ہے کہ اگر ہم اپنے کاموں میں شیطان کی شرکت سے حفاظت اور خیر و برکت کے طلبگار ہیں۔تو ہر نیک کام کے آغاز میں بِسمِ اللہ پڑھا کریں۔بصورتِ دیگر ہر فعل میں شیطانِ لعین شریک ہوجائے گا۔شیطان کی کثیر اولاد ہے اور ان کی مختلف کاموں پر ڈیوٹیاں لگی ہوئی ہیں چنانچہ حضرتِ علّامہ ابنِ حجر عسقلانی قُدِّسَ سِرُّہُ الرَّبّانی نقل کرتے ہیں، امیرُ المؤمنین حضرتِ سیّدنا عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ شیطان کی اولاد **نو** ہیں۔

(۱) **زَلِیْتُون** (۲) وَثِیْن (۳) لَقُوْس (۴) **اَعْوَان** (۵) ھَفَّاف (۶) مُرَّۃ (۷) مُسَوِّط (۸) دَاسِم اور (۹) وَلْھَان۔

زَلِیْتُون:۔ بازاروں میں مقرّر ہے، اور وہاں اپنا جھنڈا گاڑے رہتا ہے۔

وَثِیْن:۔ لوگوں کو ناگہانی آفات میں مبتلاء کرنے کے لئے مقرّر ہے۔

لَقُوْس:۔ آتش پرستوں پر مقرّر ہے۔

اَعْوَان:۔ حکمرانوں کے ساتھ ہوتا ہے۔

ھَفَّاف:۔ شرابیوں کے ساتھ ہوتا ہے۔

مُرَّۃ:۔ گانے باجے، بجانے والوں پر مقرّر ہے۔

مُسَوِّط:۔ افواہیں عام کرنے پر مقرَّر ہے۔ وہ لوگوں کی زَبانوں پر افواہیں جاری کروا دیتا ہے، اور اَصل حقیقت سے لوگ بے خبر رہتے ہیں۔

دَاسِم:۔ گھروں میں مقرَّر ہے۔ اگر صاحبِ خانہ گھر میں داخِل ہو کر نہ سلام کرے اور نہ بِسْمِ اللّٰہ پڑھ کر قدم اندر رکھے، تو یہ ان گھر والوں کو آپَس میں لڑوا دیتا ہے، حتّٰی کہ طَلاق یا خُلَع یا مار پیٹ تک نَوبت پہنچ جاتی ہے۔

وَلْهَان:۔ وُضو، نَماز اور دیگر عبادات میں وَسوَسے ڈالنے کے لئے مقرَّر ہے۔

(المنبّھات لِلعسقلانی، ص ۹)

گھریلو جھگڑوں کا عِلاج

مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ المنّان فرماتے ہیں، **گھر** میں داخِل ہوتے وقت بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم پڑھ کر پہلے سیدھا قدم دروازہ میں داخِل کرنا چاہئے پھر گھر والوں کو سلام کرتے ہوئے گھر کے اندر آئیں۔ اگر گھر میں کوئی نہ ہو تو اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَ رَحْمَۃُ اللّٰہِ وَ بَرَکَاتُہٗ کہیں۔ بعض بُزُرگوں کو دیکھا گیا ہے کہ دن کی ابتِداء میں گھر میں داخِل ہوتے وقت بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم اور قُلْ ھُوَ اللّٰہ شریف پڑھ لیتے ہیں کہ اس سے گھر میں اِتّفاق بھی رَہتا ہے (یعنی جھگڑا نہیں ہوتا) اور روزی میں **بَرَکت** بھی۔ (مِراٰۃ المناجیح ج ۶ ص ۹)

فرمانِ مصطفٰی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) جس نے کتاب میں مجھ پر دُرُودِ پاک لکھا تو جب تک میرا نام اس میں رہے گا فرشتے اس کے لئے استغفار کرتے رہیں گے۔

یا الٰہی عزوجل ہر گھڑی شیطان سے محفوظ رکھ

دے جگہ فردوس میں نیران سے محفوظ رکھ

صلوا علی الحبیب ! صلی اللہ تعالیٰ علی محمد

کھانے سے پہلے بِسْمِ اللہ ضرور پڑھئے

کھانے پینے سے قبل **بسم اللہ** پڑھنا **سنّت** ہے۔ حضرتِ سیِّدُنا حُذَیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ تاجدارِ مدینہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کا فرمانِ عالیشان ہے کہ جس کھانے پر **بسمِ اللہ** نہ پڑھی جائے وہ کھانا شیطان کے لئے حلال ہوجاتا ہے (یعنی **بِسمِ اللہ** نہ پڑھنے کی صُورت میں شیطان اُس کھانے میں شریک ہوجاتا ہے۔)

(صحیح مُسلم ج ۲ ص ۱۷۲ رقم الحدیث ۲۰۱۷)

کھانے کو شیطان سے بچاؤ

کھانے سے پہلے **بسم اللہ** نہ پڑھنے سے کھانے میں **بے برکتی** ہوتی ہے۔ حضرتِ سیِّدُنا اَبُو اَیُّوب اَنصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، ہم تاجدارِ رسالت، ماہِ نُبُوَّت، مالکِ کوثر وجنّت، محبوبِ ربُّ العزّت عَزَّوَجَلَّ وصلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کی خدمتِ سراپا رَحمت میں حاضر تھے۔ کھانا پیش کیا گیا، اِبتِداء میں اِتنی بَرَکت ہم نے کسی کھانے میں نہیں دیکھی مگر آخِر میں بڑی بے بَرَکتی دیکھی۔ ہم نے عرض کی: **یارسولَ اللہ!** عَزَّوَجَلَّ وصلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم ایسا کیوں ہوا؟ ارشاد فرمایا، ہم سب نے کھانا کھاتے وَقت **بسم اللہ** پڑھی تھی۔ پھر ایک شخص بِغیر **بسم اللہ** پڑھے کھانے کو بیٹھ گیا، اُس کے ساتھ شیطان نے کھانا کھالیا۔ (شَرحُ السُّنّہ ج ٦ ص ٦٢ رقم الحدیث ٢٨١٨)

بِسْمِ اللّٰہِ اَوَّلَہٗ وَاٰخِرَہٗ

اُمُّ الْمُؤْمِنِین حضرتِ سَیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ تاجدارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ، فیض گنجینہ، صاحبِ مُعطّر پسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کا فرمانِ باقرینہ ہے، جب کوئی شخص کھانا کھائے تو اللہ عزَّوَجلَّ کا نام لے۔ یعنی بسم اللہ پڑھے اور اگر شُروع میں بسم اللہ پڑھنا بھول جائے تو یوں کہے، "بسم اللّٰہِ اَوَّلَہٗ وَ اٰخِرَہٗ"۔ (ابوداوٗد شریف ج ۳ ص ۳۵۶ رقم الحدیث ۳۷۶۷)

شیطان نے کھانا اُگل دیا!

حضرتِ سَیِّدُنا اُمَیَّہ بن مَخْشِی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، حُضُور سراپا نور، فیض گنجور، شاہِ غَیُور، محبوبِ ربِّ غفور عَزَّوَجَلَّ و صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم تشریف فرما تھے۔ ایک شخص بغیر بسم اللہ پڑھے کھانا کھا رہا تھا، جب کھا چُکا اور صِرف ایک ہی لُقمہ باقی رہ گیا تو وہ لُقمہ اُٹھایا اور اُس نے کہا، بسم اللّٰہِ اَوَّلَہٗ وَ اٰخِرَہٗ۔ تاجدارِ مدینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم نے مسکرا کر ارشاد فرمایا، شیطان اِس کے ساتھ کھانا کھا رہا تھا، جب اِس نے اللہ عزَّوَجلَّ کا نام لیا تو جو کچھ اُس کے پیٹ میں تھا **اُگل** دیا۔

(ابوداوٗد شریف، ج ۳ ص ۳۵۶ رقم الحدیث ۳۷۶۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

نِگاہِ مصطفےٰ سے کچھ پوشیدہ نہیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب بھی کھانا کھائیں یاد کرکے بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم پڑھ لیا کریں۔ جو نہیں پڑھتا اس کا **قَرِین** نامی شیطان بھی کھانے میں ساتھ شریک ہو جاتا ہے۔ سیِّدُنا اُمَیَّہ بن مَخۡشِی رضی اللہ تعالیٰ عنہ والی رِوایت سے صاف ظاہر ہو رہا ہے کہ ہمارے میٹھے میٹھے آقا مدینے والے مصطَفٰے صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کی **مقدَّس نِگاہیں** سب کچھ دیکھ لیا کرتی ہیں، جبھی تو شیطان کو قے کرتا ہوا ملاحظہ فرمالیا اور شیطان کی بدحواسی دیکھ کر مسکرا دیئے۔ چنانچہ **مفتی احمد یار خان** علیہ رحمۃ المنّان فرماتے ہیں: **رَحمتِ عالَم** صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کی مقدَّس نظریں حقیقت میں چُھپی ہوئی مخلوق کو بھی مُلاحظہ فرماتی ہیں، اور حدیثِ مبارَک بِالکل اپنے ظاہِری معنیٰ پر ہے کسی تاویل کی ضَرورت نہیں۔ جیسے ہمارا پیٹ مکّھی والا کھانا (جبکہ مکّھی اُس میں موجود ہو) قَبول نہیں کرتا۔ ایسے ہی شیطان کا مِعدہ بسمِ اللّٰہ والا کھانا ہَضم نہیں کرپاتا۔ اگرچہ اُس کا قے کیا ہوا کھانا ہمارے کام نہیں آتا، مگر مردود بیمار پڑ جاتا ہے اور **بھوکا** بھی رہ جاتا ہے اور ہمارے کھانے کی رفت شُدہ بَرَکت لوٹ آتی ہے۔ غرضیکہ اس میں ہمارا فائدہ ہے اور شیطان کے دو نقصان اور ممکن ہے کہ وہ مردود آئندہ ہمارے ساتھ بِغیر بسمِ اللّٰہ والا کھانا بھی اس ڈر سے نہ کھائے کہ شاید یہ بیچ میں بسمِ اللّٰہ پڑھ لے اور مجھے قے کرنی پڑ جائے۔ حدیثِ پاک میں جس آدمی کا ذِکر ہے غالِباً وہ اکیلا کھا رہا تھا اگر حُضورِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ

علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ساتھ کھاتا تو بسمِ اللہ نہ بھولتا کیوں کہ وَہاں تو حاضرین بسم اللہ بُلند آواز سے کہتے تھے اور ساتھ والوں کو بسم اللہ کہنے کا حُکم کرتے تھے۔

(مراۃ شرح مشکوٰۃ ج ٦ ص ٣٠)

اَلْحَمْدُلِلّٰہ عزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں بھی کھانے کی اِبتداء وانتِہا کے وَقت اکثر بُلند آواز سے بسم اللہ شریف کے ساتھ دعائیں پڑھائی جاتی ہیں، مَدَنی قافِلوں کا مسافر دعائیں اور سنّتیں سیکھنے کی سعادت حاصِل کرتا رہتا ہے، آپ بھی دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں سفر کو اپنا معمول بنا لیجئے۔ عاشِقانِ رسول صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے مَدَنی قافِلوں کے تو کیا کہنے! سنئے اور جھومئے:۔

صِدِّیقِ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مَدَنی آپریشن فرمایا!

ایک عاشِقِ رسول صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا بیان اپنے انداز والفاظ میں پیش کرنے کی کوشِش کرتا ہوں، ھمارا مَدَنی قافِلہ ''ناکہ کھارڑی'' (بلوچستان، پاکستان) میں سنّتوں کی تربیّت کے لئے حاضِر ہوا تھا مَدَنی قافِلے کے ایک مسافر کے سر میں چار چھوٹی چھوٹی گانٹھیں ہوگئی تھیں جن کے سبب اُن کو آدھا سیسی (یعنی آدھے سر) کا دَرْد ہوا کرتا تھا۔ جب دَرْد اُٹھتا تو دَرْد کی طرف والے چہرے کا حصّہ سیاہ پڑ جاتا اور وہ تکلیف کے سبب اِسقدر تڑپتے کہ دیکھا نہ جاتا۔ ایک رات اِسی طرح وہ دَرْد سے تڑپنے لگے، ھم نے گولیاں کِھلا کر اُن کو سُلا دیا۔ صبح اُٹھے تو ہشّاش بشّاش تھے۔ اُنہوں نے بتایا کہ اَلْحَمْدُلِلّٰہ عزَّوَجَلَّ مجھ پر کرم ہوگیا، میرے خواب میں

سرکارِ رسالت مآب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے بمع چار یار علیہم الرضوان کرم فرمایا۔ سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے میری جانب اشارہ کرتے ہوئے حضرتِ سیِّدُ نا ابوبکر صِدّیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا، ''اِس کا دَرْد ختم کردو''۔ چُنانچہ یارِ غار و یارِ مزار سیِّدُ نا صِدّیقِ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے میرا اِس طرح مَدَنی آپریشن کیا کہ میرا سَر کھول دیا اور میرے دِماغ میں سے چار کالے دانے نکالے اور فرمایا، ''بیٹا! اب تمہیں کچھ نہیں ہوگا'' واقعی وہ اسلامی بھائی بِالکل تندرُست ہوچکے تھے۔ سفر سے واپَسی پر اُنہوں نے دوبارہ ''چیک اَپ'' کروایا۔ ڈاکٹر نے حیران ہوکر کہا بھائی کمال ہے، تمہارے دِماغ کے چاروں دانے غائب ہوچکے ہیں! اِس پر اُس نے رو رو کر مدنی قافلے میں سفر کی بَرَکت اور خواب کا تذکرہ کیا۔ ڈاکٹر بہت مُتأَثِّر ہوا۔ اُس اَسپتال کے ڈاکٹروں سمیت وہاں موجود ۱۲ افراد نے ۱۲ دن کے مدنی قافلے میں سفر کی نیتیں لکھوائیں اور بعض ڈاکٹرز نے اپنے چہرے پر ہاتھوں ہاتھ سرورِ کائنات صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی مَحبّت کی نشانی یعنی داڑھی مُبارک سجانے کی نیّت کی۔

ہے نبی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم) کی نظر قافِلے والوں پر
آؤ سارے چلیں قافِلے میں چلو
سیکھنے سنّتیں قافِلے میں چلو
لُوٹنے رَحمتیں قافِلے میں چلو

صلُّوا علَی الحَبیب! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! خواب میں عِلاج کا یہ واقِعہ نیا نہیں ہے۔ **اللہ** کے حبیب، حبیبِ لبیب، ہم گناہوں کے مریضوں کے طبیب عَزَّوَجَلَّ وصَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم بِعطائے ربِّ مُجیب عَزَّوَجَلَّ مریضوں کو شِفاء دیتے ہیں۔ چُنانچہ حضرتِ سیِّدُنا امام یوسُف بن اسمٰعیل نبہانی قُدِّسَ سِرُّہُ الرَّبَّانی کی مشہور کتاب "حُجَّۃُ اللہِ علَی الْعٰلَمِین فِی مُعجِزاتِ سَیِّدِ الْمُرسَلِین" صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کی دوسری جلد سے خواب کے ذَرِیعہ شِفاء کی 5 **حِکایات** سنئے، اور اپنا ایمان تازہ فرمائیے۔

(۱) آقا نے آنکھوں کو روشن فرمادیا!

حضرتِ سیِّدُنا محمد بن مُبارَک حَربی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا بیان ہے، علی ابوالکبیر علیہ رحمۃ اللہ القدیر نابینا تھے، خواب میں جنابِ رسالت مآب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کے دیدارِ فیض آثار سے فیضیاب ہوئے، میٹھے میٹھے مصطفےٰ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نے اُن کی آنکھوں پر اپنا دستِ شِفاء پھیرا، صُبح اُٹھے تو آنکھیں روشن ہو چکی تھیں۔

(مُلَخَّص از حُجَّۃُ اللہِ علَی الْعٰلَمِین ج۲ ص۵۲۶)

آنکھ عطا کیجئے اُس میں ضیاء دیجئے
جلوہ قریب آگیا تم پہ کروڑوں دُرود

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

(۲) آقا نے گِلٹیوں کا علاج فرمادیا

حضرتِ سیِّدُنا تَقِیُّ الدّین ابو محمد عبدُ السّلام علیہ رحمۃُ ربِّ الانام فرماتے ہیں، ''میرے بھائی ابراھیم کے گلے میں خَنازِیر (یعنی گِلٹیاں) ہوگئی تھیں، شِدَّتِ دَرد کے سبب بے قرار تھے، خواب میں سرکارِ نامدار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے کرم فرمایا، عرض کیا، یا رسولَ اللہ! عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم بیماری کے سبب سخت تکلیف میں ہوں۔ فرمایا، ''تمہاری فریاد سُن لی گئی ہے'' ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بَرَکت سے میرے بھائی کو شِفاء حاصل ہوگئی۔ (اَیضاً ص ۵۲۶)

سرِ بالیں اُنہیں رَحمت کی ادا لائی ہے
حال بگڑا ہے تو بیمار کی بن آئی ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(۳) آقا کے کرم سے دَمّہ کے مریض کو شِفاء ملی

ایک بُزُرگ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں، میں سخت بیمار تھا اور اپنے مکان کی نچلی منزِل پر صاحِبِ فِراش (یعنی بچھونے پر پڑا) تھا، میرے ضَعِیْفُ العُمر والِدِ گرامی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ ضِیقُ النَّفَس (یعنی دَمّہ) کے مرض کی شِدّت کے باعث اوپر کی منزِل پر بستر میں تھے۔ نہ میں اوپر چڑھ سکتا تھا نہ وہ بے چارے نیچے اُتر پاتے تھے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ خوش قسمتی سے میں ایک رات سرورِ کائنات، شاہِ موجودات،

سراپا بَرَکات، مَنْبعِ عِنایات صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی زِیارت سے مُشرَّف ہوا، میں نے سرکارِ نامدار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خدمت میں تکیہ پیش کیا، سرکار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ٹیک لگا کر تشریف فرما ہوئے، میں نے اپنی اور اپنے ضعیفُ العُمر والِد صاحِب کی بیماری کے بارے میں فریاد کی۔ میری فریاد سُن کر سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اُوپر کی منزِل پر تشریف لے گئے۔ جب نمازِ فجر کا وقت ہوا تو میرے کانوں میں آہ! آہ! کی آواز آئی، دراصل میرے والِدِ مُحترم سیڑھیوں سے نیچے اُتر رہے تھے، میرے پاس آکر فرمانے لگے، بیٹا! کرم بالائے کرم ہوگیا، آج شب رَحمتِ عالَم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے مجھ پر کرم فرمادیا۔ میں نے عرض کیا، ابا جان! سرکار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم مجھ گنہگار کے پاس ہی سے ہو کر آپ کو نوازنے کیلئے اوپر کی منزِل پر جلوہ آراء ہوئے تھے۔ اَلحمدُلِلّٰہِ عَلیٰ اِحسانِہٖ اس کے بعد محبوبِ ربُّ العزّت، تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبُوَّت، مَنْبعِ جُودوسخاوت، سراپا رَحمت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بَرَکت سے ہم دونوں رُو بہ صحت ہوگئے۔ (اَیضاً ص ۵۲۷)

مَریضانِ جہاں کو تم شِفاء دیتے ہو دم بھر میں
عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم
خدارا دَرد کا ہو میرے دَرماں یارسولَ اللہ (قَبالۂ بخشش)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

(٤) آقا نے بَرَص کا علاج فرمایا

حضرتِ سیِّدُنا شیخ ابواسحٰق رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں، میرے کندھے پر بَرَص (کوڑھ) کا داغ پیدا ہو گیا، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ خواب میں جنابِ رسالت مآب صلّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم کا دیدار ہوا تو میں نے اپنے مرض کی شکایت کی۔ سرکارِ نامدار صلّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم نے دستِ شِفاء پھیرا، صُبح جاگا تو اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ بَرَص کا نام و نشان تک نہ تھا۔ (اَیضاً ص ٥٣١)

مرضِ عصیاں کی ترقّی سے ہُوا ہوں جاں بلَب
مجھ کو اچھا کیجئے حالت مِری اچھی نہیں

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب! صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّد

(٥) آقا نے ہاتھ کے آبلے دُرُست کر دیئے

ایک بُزُرگ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ بیان کرتے ہیں، حضرتِ حَمّاد رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے ہاتھوں میں آبلے پڑ کر پھٹ گئے تھے، طبیبوں نے مُتَّفِقہ طور پر رائے دی کہ ہاتھ کاٹ دیا جائے۔ حضرتِ سیِّدُنا حَمّاد رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں، وہ رات میں نے انتہائی کَرب و اِضطِراب کے عالَم میں گھر کی چھت پر گزاری، اور رو رو کر بارگاہِ خُداوندی عَزَّوَجَلَّ میں دعائے شِفاء کی۔ جب سویا اور ظاہری آنکھ بند ہوئی تو دل کی آنکھ کُھل گئی، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تاجدارِ رسالت صلّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم کی خواب میں

زِیارت ہوئی، میں نے عرض کی، **یا رسولَ اللہ** عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم میرے ہاتھ پر چشمِ کرم فرمائیے۔ فرمایا! ہاتھ پھیلاؤ، میں نے پھیلا دیا تو سرکار صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نے اپنا دستِ مُبارَک پھیر دیا اور فرمایا، کھڑے ہو جاؤ! جب کھڑا ہوا تو **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ میٹھے میٹھے مصطفٰے صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کی بَرَکت سے میرے ہاتھ کی بیماری خَتْم ہو چکی تھی۔ (اَیضاً ص ۵۲۸)

یہ مریض مر رہا ہے ترے ہاتھ میں شِفاء ہے
اے طبیب جلد آنا مَدَنی مدینے والے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمّد

وَسوَسہ: صِرف **اللہ** عَزَّوَجَلَّ ہی شِفاء دینے والا ہے مگر ان حِکایات کو سُن کر وَسوَسے آتے ہیں کہ کیا **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے علاوہ بھی کوئی شِفاء دے سکتا ہے؟

علاجِ وَسوَسہ: بے شک ذاتی طور پر صِرف اور صِرف **اللہ** عَزَّوَجَلَّ ہی شِفاء دینے والا ہے مگر **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی عطا سے اُس کے بندے بھی شِفا دے سکتے ہیں۔ ہاں اگر کوئی یہ دعویٰ کرے کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی دی ہوئی طاقت کے بِغیر فُلاں دوسرے کو شِفاء دے سکتا ہے تو یقیناً وہ کافِر ہے۔ کیوں کہ شِفاء ہو یا دواء ایک ذرّہ بھی کوئی کسی کو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی عطا کے بِغیر نہیں دے سکتا۔ ہر مسلمان کا یِہی عقیدہ ہے کہ انبیاء و اَولیاء عَلَیْہِمُ السَّلام وَ رَحِمَہُمُ اللہُ تعالیٰ جو کچھ بھی دیتے ہیں وہ مَحض

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عطا سے دیتے ہیں، معاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اگر کوئی یہ عقیدہ رکھے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے کسی نبی یا ولی کو مرض سے شفا دینے یا کچھ عطا کرنے کا اختیار ہی نہیں دیا۔ تو ایسا شخص حُکمِ قرانی کو جھٹلا رہا ہے۔ پ ۳ سورۂ اٰلِ عمران کی آیت نمبر ۴۹ اور اُس کا ترجمہ پڑھ لیجئے اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ وَسوسہ کی جڑ کٹ جائے گی اور شیطان ناکام ونامُراد ہوگا۔ چُنانچہ حضرتِ سیِّدُنا عیسٰی روحُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے مُبارک قول کی حِکایت کرتے ہوئے قرانِ پاک میں ارشاد ہوتا ہے:۔

وَاُبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَالْاَبْرَصَ وَاُحْيِ الْمَوْتٰى بِاِذْنِ اللّٰهِ ۚ

ترجَمۂ کنزُالایمان: اور میں شِفا دیتا ہوں مادرزاد اندھوں اور سپید داغ والے (یعنی کوڑھی) کو اور میں مُردے جلاتا ہوں اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کے حکم سے۔

(پ ۳ سورۂ اٰلِ عمران آیت نمبر ۴۹)

دیکھا آپ نے؟ حضرتِ سیِّدُنا عیسٰی روحُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام صاف صاف فرما رہے ہیں کہ میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بخشی ہوئی قدرت سے مادرزاد اندھوں کو بینائی اور کوڑھیوں کو شِفا دیتا ہوں۔ حتّٰی کہ مُردوں کو بھی زندہ کر دیا کرتا ہوں۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے انبیاء عَلَیْہِمُ السَّلام کو طرح طرح کے اختیارات عطاء کئے گئے ہیں اور فیضانِ انبیاء سے اَولیاء کو بھی عطا کئے جاتے ہیں لہٰذا وہ بھی شِفا دے سکتے ہیں اور بہت کچھ عطا فرما سکتے ہیں۔ جب حضرتِ سیِّدُنا عیسٰی روحُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی یہ شان ہے تو آقائے عیسٰی، سردارِ انبیاء،

میٹھے میٹھے مصطفےٰ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کی شانِ عظمت نشان کیسی ہوگی! یہ یاد رکھئے کہ سرورِ کائنات صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم جمیع مخلوقات اور جُملہ انبیاء و مُرسلین عَلَیھِمُ السَّلام کے کمالات کے جامع ہیں، بلکہ جس کو جو ملا سرکار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم ہی کے صدقے ملا۔

۔تو معلوم ہوا کہ جب سیِّدُنا عیسیٰ علیہ السلام مریضوں کو شِفاء اندھوں کو آنکھیں اور مُردوں کو زندگی دے سکتے ہیں تو سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم یہ سب بدرجہ اولیٰ عطا فرما سکتے ہیں۔

حُسنِ یوسُف علیہ السلام دمِ عیسیٰ علیہ السلام پہ نہیں کچھ موقوف
جس نے جو پایا ہے، پایا ہے بدولت اُن کی صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم (ذوقِ نعت)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

76 ہزار نیکیاں

حضرتِ سیِّدُنا ابنِ مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینۂ منوّرہ، سردارِ مکّۂ مکرّمہ، سرورِ ہر دوسرا، محبوبِ کبریا عزّوجلّ و صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ فرحت نشان ہے، جو بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم پڑھے گا۔ **اللہ** تبارَکَ وَ تعالیٰ ہر حرف کے بدلے اُس کے نامۂ اعمال میں **چار ہزار** نیکیاں درج فرمائیگا، **چار ہزار** گناہ بخش دیگا اور **چار ہزار** درجات بلند فرمائیگا۔ (فردوسُ الأخبار ج٤ ص٢٦ رقم الحدیث ٥٥٧٣)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جھوم جایئے! اپنے پیارے پیارے **اللہ** عزّوجلّ کی رَحمت پر قربان ہوجایئے!! ذرا حساب تو لگایئے بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم میں **19** حُروف ہیں۔ یوں ایک بار بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم پڑھنے سے **چِھہتّر** ہزار نیکیاں ملیں گی، **چِھہتّر** ہزار گناہ معاف ہونگے اور **چِھہتّر** ہزار دَرَجات بُلند ہونگے۔ وَاللّٰہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْم۔ (یعنی اور اللہ عزّوجلّ صاحِبِ فضل وعظمت ہے)

بوقتِ ذبح الرحمٰن الرحیم نہ پڑھنے کی حکمت

حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ المنّان خدائے رَحمٰن عزّوجلّ کی رَحمتِ بے پایاں کا تذکرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں، "غور تو کرو کہ سورۂ توبہ میں بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم نہیں لکھی گئی اِسی طرح **ذَبح** کے وَقت پوری بسم اللہ نہیں پڑھتے بلکہ یوں کہتے ہیں بسم اللہِ اَللّٰہُ اکبر، اِس میں کیا حکمت ہے؟ **حِکمت** یہ ہے کہ سورۂ توبہ میں اوّل سے آخِر تک جہاد اور قتال کا ذِکر ہے اور یہ کافروں پر قَہر ہے، اِسی طرح ذَبح میں جانور کی جان لی جاتی ہے یہ بھی جَبر وقَہر کا وَقت ہوتا ہے اِس موقع پر رَحمت کا ذِکر نہ کرو۔ سبحٰن اللہ عزّوجلّ تو جو شخص پوری بسمِ اللہ شریف (یعنی بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم) کا وِرد کرے تو اِن شآءَ اللہ عزّوجلّ خدا کے غَضَب سے محفوظ رہے گا۔" (تفسیرِ نعیمی جلد اوّل ص ۴۳)

صلّوا علی الحبیب! صلی اللہ تعالیٰ علٰی محمد

اُنّیس۱۹ حُروف کی حکمتیں

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ کے **19** حُروف ہیں اور دوزخ پر عذاب دینے والے فِرِشتے بھی اُنّیس۱۹ ۔پس اُمّید ہے کہ اس کے ایک ایک حَرف کی بَرَکت سے ایک ایک فِرِشتے کا عذاب دور ہو جائے۔ دوسری خوبی یہ بھی ہے کہ دن رات میں **24** گھنٹے ہیں جن میں سے پانچ گھنٹے پانچ نمازوں نے گھیر لئے اور **19** گھنٹوں کیلئے بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ کے اُنّیس۱۹ حُروف عطا فرمائے گئے۔ پس جو بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ کا وِرد کرتا رہے، اِن شَآءَ اللّٰه عَزَّوَجَلَّ اس کا ہر گھنٹہ عبادت میں شمار ہوگا اور ہر گھنٹے کے گناہ مُعاف ہوں گے۔ (تفسیر کبیر ج اول ص۱۵۶)

قبر سے عذاب اُٹھ گیا

حضرتِ سیِّدُنا عیسٰی رُوحُ اللّٰہ علٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام ایک قَبر کے قریب گزرے تو عذاب ہو رہا تھا۔ کچھ وَقفہ کے بعد پھر گزرے تو مُلاحَظہ فرمایا کہ اُس قَبر میں نُور ہی نُور ہے اور وہاں رَحمتِ اِلٰہی عزوجل کی بارِش ہو رہی ہے۔ آپ علیہ السلام بَہُت حیران ہوئے اور بارگاہِ اِلٰہی عَزَّوَجَلَّ میں عرض کیا، کہ مجھے اِس کا بَھید بتایا جائے۔ ارشاد ہوا، ''اے عیسٰی! (علیہ السلام) یہ شخص سخت گنہگار ہونے کے سبب عذاب میں گرِفتار تھا، لیکن بوقتِ انتقال اِس کی بیوی ''اُمّید'' سے تھی، اُس کے لڑکا پیدا ہوا اور آج اُس کو مکتب بھیجا گیا، اُستاد نے اُس کو بِسم اللّٰہ پڑھائی، **مجھے حیا آئی کہ میں اُس شخص کو**

زمین کے اندر عذاب دوں کہ جس کا بچہ زمین کے اُوپر میرا نام لے رہا ہے۔'' (تفسیرِ کبیر ج اول ص ۱۵۵) **اللہ** عزّوجلّ **کی اُن پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔**

اے خدائے مصطفٰے عزوجل صلی اللہ تعالٰی علیہ والہ وسلم میں، تری رحمتوں پہ قرباں

ہو کرم سے میری بخشش، بطفیلِ شاہِ جیلاں رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ

سبحٰن اللہ عزوجل، **سبحٰن اللہ** عزوجل، **سبحٰن اللہ** عزوجل! ہم سب کو چاہئے کہ اپنے بچّوں کو ''ٹاٹا پاپا'' سکھانے کے بجائے ابتداء ہی سے **اللہ** عزّوجلّ کا نام لینا سکھائیں اور یہ نہیں کہ صرف مرنے والے والِدَین کو ہی اِس کی بَرَکتیں حاصِل ہوتی ہیں، خود سیکھنے اور سکھانے والے کو بھی اِس کی بَرَکتیں نصیب ہوتی ہیں لٰہذا اپنے مَدَنی مُنّے اور مَدَنی مُنّی سے کھیلتے ہوئے سکھانے کی نیّت سے اُن کے سامنے بار بار **اللہ اللہ** کرتے رہیں تو وہ بھی اِن شاءَ اللہ عزّوجلّ زبان کھولتے ہی سب سے پہلا لفظ **اللہ** کہیں گے۔

بچّے کی مَدَنی تربیت کی حکایت!

حضرتِ سیِّدُنا سَہل بن عبداللہ تُستَری علیہ رَحمۃُ اللہِ القَوِی فرماتے ہیں، میں تین (۳) سال کی عمر کا تھا کہ رات کے وَقت اُٹھ کر اپنے ماموں حضرتِ سیِّدُنا **محمّد بن سوار** علیہ رحمۃ الغفار کو نَماز پڑھتے دیکھتا، ایک دن انہوں نے مجھ سے فرمایا، کیا تُو اُس

اللہ تعالٰی کو یاد نہیں کرتا جس نے تجھے پیدا فرمایا؟ میں نے پوچھا، میں اسے کس طرح یاد کروں؟ فرمایا، جب رات سونے لگو تو زبان کو حَرَکت دیئے بِغیر مَحض دل میں **تین مرتبہ** یہ کَلِمات (کَ۔لِ۔مات) کہو:۔

اَللّٰہُ مَعِیَ ، اَللّٰہُ نَاظِرٌ اِلَیَّ ، اَللّٰہُ شَاہِدِی۔

یعنی اللہ تعالٰی میرے ساتھ ہے، اللہ تعالٰی مجھے دیکھتا ہے اللہ تعالٰی میرا گواہ ہے۔[1]

فرماتے ہیں، میں نے چند راتیں یہ کَلِمات پڑھے اور پھر ان کو بتایا۔ انہوں نے فرمایا، اب ہر رات **سات مرتبہ** پڑھو، میں نے ایسا ہی کیا اور پھر ان کو مُطَّلع کیا۔ فرمایا، ہر رات **گیارہ مرتبہ** یہی کَلِمات پڑھو۔ (فرماتے ہیں) میں نے اِسی طرح پڑھا تو میرے دِل میں اس کی لَذّت معلوم ہوئی۔ جب ایک سال گزر گیا تو میرے ماموں جان علیہ رحمۃُ الحنّان نے فرمایا، میں نے جو کچھ تمہیں سکھایا ہے اسے **قبر** میں جانے تک ہمیشہ پڑھتے رَہنا اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ یہ تمہیں دُنیا اور آخِرت میں نَفع دے گا۔ سَیِّدُنا سَہل بن عبداللہ تُستَری علیہ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی فرماتے ہیں، میں نے کئی سال تک ایسا ہی کیا تو میں نے اپنے اندر اِس کا بے انتہا مزہ پایا۔ میں تنہائی میں یہ ذِکر کرتا رہا۔ **پھر** ایک دن میرے ماموں جان علیہ رَحمۃُ الحنّان نے فرمایا، **اے سَہل!** اللہ تعالٰی جس شخص کے ساتھ ہو، اسے دیکھتا ہو اور اس کا گواہ ہو، کیا وہ اُس کی نافرمانی کرتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ لِھٰذا تم اپنے آپ کو گناہ سے بچاؤ۔ پھر ماموں جان علیہ رَحمۃُ الحنّان

[1] ہوسکے تو یہ کَلِمات لکھ کر گھر اور دکان وغیرہ میں ایسی جگہ آویزاں کر دیجئے جہاں آپکی نظر پڑتی رہے۔

نے مجھے **مکتب** میں بھیج دیا۔ میں نے سوچا کہیں میرے ذِکر میں خلل نہ آجائے لہٰذا اُستاذ صاحب سے یہ شَرط مقرّر کرلی کہ میں ان کے پاس جا کر صِرف ایک گھنٹہ پڑھوں گا اور واپَس آجاؤں گا۔ **اَلْحَمْدُلِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ میں نے مکتب میں **چھ** یا **سات برس** کی عمر میں قرانِ پاک **حِفظ** کرلیا۔

اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں روزانہ روزہ رکھتا تھا۔ **بارہ سال** کی عمر تک میں جَو کی روٹی کھاتا رہا۔ **تیرہ سال** کی عمر میں مجھے ایک مسئلہ (مَسْ۔ءَ۔لَہ) پیش آیا۔ اس کے حل کیلئے گھر والوں سے اجازت لیکر میں **بَصرہ** آیا اور وہاں کے علماء سے وہ مسئلہ پوچھا، لیکن ان میں سے کسی نے بھی مجھے شافی جواب نہ دیا۔ پھر میں **عَبّادان** کی طرف چلا گیا۔ وہاں کے مشہور عالِمِ دین حضرتِ سیِّدُنا ابوحبیب حمزہ بن ابی عبداللہ عبّادانی قُدِّسَ سِرُّہُ الرَّبَّانِی سے میں نے مسئلہ پوچھا تو انہوں نے مجھے تسلّی بخش جواب دیا۔ میں ایک عرصہ تک ان کی صُحبت میں رہا، ان کے کلام سے فیض حاصِل کرتا اور ان سے آداب سیکھتا پھر میں **تُستَر** کی طرف آگیا۔ میں نے گزارہ کا انتظام یوں کیا کہ میرے لیے **ایک دِرہَم** کے جَو شریف خرید لئے جاتے اور انہیں پیس کر روٹی پکالی جاتی۔ میں ہر رات سَحَری کے وَقت **ایک اُوقِیَہ** (یعنی تقریباً 70 گرام) جَو کی روٹی کھاتا، جس میں نہ نمک ہوتا اور نہ ہی سالن۔ یہ ایک دِرہَم مجھے سال بھر کیلئے کافی ہوتا۔ پھر میں نے ارادہ کیا کہ **تین دن** مسلسل فاقہ کروں گا

اور اس کے بعد کھاؤں گا۔ پھر پانچ ۵ دن، پھر سات ۷ دن اور پھر **پچیس ۲۵ دنوں** کا مُسلسل فاقہ رکھا۔ (یعنی 25 دن کے بعد ایک بار کھانا کھاتا۔) **بیس ۲۰ سال** تک یہی طریقہ رہا پھر میں نے کئی سال تک سَیر و سیاحت کی، واپَس **تُستَر** آیا تو جب تک اللہ تعالیٰ نے چاہا شب بیداری اِختیار کی۔ حضرتِ سیِّدُنا امام احمد علیہ رحمۃُ الاَحَد فرماتے ہیں، میں نے مرتے دم تک سیِّدُنا سَہل بن عبداللہ تُستَری علیہ رحمۃُ اللہِ البارِی کو کبھی **نمک** استعمال کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔ (اِحیاءُ العُلوم ج ۳ ص ۹۱) **اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری مغفرت ہو۔**

صلّوا علی الحبیب! صلَّی اللہُ تعالیٰ علٰی محمّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! خوش نصیب والِدَین دنیا کے بجائے آخرت کے معاملے میں اپنی اولاد کے لئے زیادہ مُتفکِّر ہوتے ہیں، چُنانچِہ ایک ایسی ہی سمجھدار ماں نے اپنے بیٹے پر **اِنفرادی کوشش** کی جس کے نتیجے میں اِس کی اِصلاح کا سامان ہوا۔ یہ ایمان افروز واقِعہ پڑھیے اور جھومئے:۔

دعوتِ اسلامی کے مَدَنی تربیّتی کورس کی بہار

جھنگ (پنجاب پاکستان) کے ایک عاشقِ رسول صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کے بیان کا اپنے انداز میں خُلاصہ پیش کرتا ہوں، "اَمّی جان طویل عرصہ سے عَلیل تھیں، ان کی شدید خواہش تھی کہ میں کسی طرح گناہوں کے دلدل سے نکل جاؤں اور سُدھر جاؤں۔ اَمّی جان کو **دعوتِ اسلامی** سے بے حد پیار تھا۔ انہوں نے اَخراجات دے کر مجھے

بَاِصرار بابُ المدینہ کراچی بھیجا اور تاکید کی کہ عاشِقانِ رسول صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے عالمی مَدَنی مرکز **فیضانِ مدینہ** میں رَحمتوں کی چھما چھم برسات کے اندر **تربیتی کورس** کرنا اور میری شِفایابی کی دعاء بھی مانگنا۔ اَلحَمدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں نے بابُ المدینہ کراچی آکر تربیّتی کورس کرنے کی سعادت حاصِل کی، مَدَنی قافلوں میں سفر سے مُشرَّف ہوا، امّی جان کے لئے خوب دعائیں بھی کیں۔ فراغت کے بعد جب گھر آیا تو میری خوشی کی انتہا نہ رہی کیوں کہ تربیّتی کورس کے دوران فیضانِ مدینہ میں مانگی ہوئی دُعاؤں کی بَرَکت سے میری امّی جان صحت یاب ہوچکی تھیں، اَلحَمدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تربیّتی کورس کی بَرَکت سے میں نَمازی بن گیا اور مَدَنی ماحول سے وابستگی نصیب ہوئی، سُنّتوں کی خدمت اور مَدَنی قافِلوں میں سفر کا جذبہ ملا۔ میری تمنا ہے کہ ہمارے گھر کا ہر فرد دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں رنگ جائے۔ اور ہماری تمام پریشانیاں دُور ہوں۔

فیضانِ مدینہ میں اللہ عزوجل کی رَحمت ہے ۔ امّی کو میسّر اب صِحّت کی سعادت ہے

فیضانِ مدینہ میں آنے ہی کی بَرَکت ہے ۔ خوب اور بڑھی مجھ کو سنّت سے مَحبّت ہے

صلوا علی الحبیب! صلَّی اللہُ تعالیٰ علیٰ محمّد

جولوگ اپنی اولاد کو صِرف دنیا بنانے کیلئے ہی وقف رکھتے ہیں اور اُس کو اچھی صُحبت سے روکتے ہیں، وہ اپنی آخرت کو سخت خطرہ میں ڈالدیتے ہیں اور بسا اَوقات دنیا میں بھی پچھتانے کے دن آتے ہیں چُنانچہ

مَدَنی قافِلے سے روکنے کا نقصان

مدینۃُ الْاولیاء احمد آباد شریف (الھند) کے ایک عاشقِ رسول صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے ایک نوجوان پر **انفرادی کوشش** کر کے اُس کو مَدَنی قافِلے میں سفر کیلئے آمادہ کر لیا، مگر والِد صاحِب نے دُنیوی تعلیم میں رُکاوٹ کے خوف سے اُخرَوی تعلیم کے سفر سے روک دیا۔ بے چارے کو عاشِقانِ رسول صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کی صُحبت ملتے رہ گئی، نَتیجۃً وہ بُرے دوستوں کے ہَتّھے چڑھ گیا اور شرابی بن گیا۔ اب اس کے والِد صاحِب کو اپنی غَلَطی کا اِحساس ہوا، اُس نے اُسی عاشقِ رسول صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کو درخواست کی، "اِس کو قافِلے میں لے جاؤ کہ کہیں اس کی شراب کی لَت چھوٹے"۔ اُس نوجوان پر دوبارہ اِنفرادی کوشش کی گئی مگر چُونکہ پانی سر سے اونچا ہو چکا تھا یعنی بے چارہ بَہُت زیادہ بگڑ چکا تھا لٰہذا کسی صورت مَدَنی قافِلے میں سفر کیلئے آمادہ نہ ہوا۔

والِدَین کو چاہئے کہ اپنی اولاد کو شروع ہی سے اچھا اور مَدَنی ماحول فراہم کریں، ورنہ بُری صحبت کی وجہ سے بگڑ جانے کی صورت میں بازی ہاتھ سے نکل جاتی ہے۔ سگِ مدینہ عُفِیَ عَنۂ کو اِس کی بڑی بہن نے بتایا، ایک اسلامی بہن نے رو رو کر دعاء کیلئے کہا ہے کہ میرے بیٹے کی اِصلاح کیلئے دعا کریں، ہائے! ہائے! میں نے خود ہی اُس کو برباد کیا ہے، اِس کو دعوتِ اسلامی کے مدرَسَۃُ الْمدینہ میں حِفظ

کیلئے بٹھاتے تو اُٹھا دیا مگر بے چارہ جو سُنّتیں وغیرہ سیکھ کر آتا وہ گھر میں بیان کر دیتا تو اُس کا مذاق اُڑاتے۔ آخِرش اُس کا دل ٹوٹ گیا اور اُس نے **مدرسۃُ المدینہ** میں جانا چھوڑ دیا۔ اب بُرے دوستوں کی صُحبت میں رہ کر آوارہ ہو گیا ہے، اِتِّفاق سے مجھے دعوتِ اسلامی کا مَدَنی ماحول مل گیا ہے اب میں سخت پچھتا رہی ہوں، ہائے میرا کیا بنے گا!

صُحبتِ صالح ترا صالح کُنَد　　　صحبتِ طالح ترا طالح کُنَد

(یعنی اچھوں کی صُحبت تجھے اچھا بنا دے گی)　　　(اور بُرے کی صُحبت تجھے بُرا بنا دے گی)

دِرِندوں کا گھر

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرتِ سیِّدُنا سہل بن عبداللہ تُستَری علیہ رحمۃُ اللہِ القوی **صِدّیق** (یعنی اوّل دَرَجے کے اولیاء میں سے) تھے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نمک اسلئے استعمال نہیں فرماتے تھے کہ نمک کی وجہ سے کھانا لذیذ ہو جاتا ہے۔ اور آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ لذّتوں سے دور رہتے تھے۔ واقِعی قورمہ بِریانی وغیرہ میں چاہے ہزار مَصالَحہ جات ڈالیں، اگر نمک نہیں ڈالیں گے تو کھانے کا سارا مزہ کِرکِرا ہو جائے گا۔ یہ بھی یاد رہے کہ نمک کی ایک مخصوص مقدار بدنِ انسانی کیلئے ضَروری ہے اور یہ آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی کرامت تھی کہ بِغیر نمک استعمال کئے زندہ تھے! تُستَر شریف میں واقِع آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے مکانِ عالیشان کو لوگ "بیتُ السِّباع" یعنی دَرِندوں کا گھر کہتے

تھے کیوں کہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے یہاں **بکثرت دَرِندے** (شیر چیتے) وغیرہ حاضر ہوتے تھے اور آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ گوشت کے ذَرِیعے اُن کی ضِیافت فرماتے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ آخری عمر میں **اپاہج** ہوگئے تھے مگر جب **نماز** کا وَقت آتا تو ہاتھ پاؤں کُھل جاتے اور نَماز سے فارِغ ہوجاتے تو حسبِ سابِق معذور ہوجاتے۔ (الرسالۃ القشیریۃ ص ۳۸۷) **اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفِرت ہو۔**

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بُخار کا عِلاج

منقول ہے، ایک شخص کو بخار آگیا، اُس کے استاذِ محترم حضرتِ شیخ فَقِیہ ولی عمر بن سعید علیہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ المُعِید عِیادت کیلئے تشریف لائے، جاتے ہوئے ایک **تعویذ** عنایت کرکے فرمایا، اِس کو کھول کر دیکھنا مت۔ اُن کے جانے کے بعد اُس نے تعویذ باندھ لیا، فوراً **بُخار** جاتا رہا۔ اُس سے رہا نہ گیا، کھول کر جو دیکھا تو **بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم** لکھا تھا۔ دل میں وَسوَسہ آیا، یہ تو کوئی بھی لکھ سکتا ہے! عقیدت میں کمی آتے ہی فوراً بُخار لوٹ آیا۔ گھبرا کر حضرت کی خدمت میں حاضِر ہوکر غَلَطی کی مُعافی چاہی۔ اُنہوں نے تعویذ بنا کر اپنے دستِ مبارَک سے باندھ دیا، **بُخار** فوراً چلا گیا۔ اب کی بار دیکھنے کی مُمانَعت نہ فرمائی تھی مگر ڈر کے مارے کھول کر نہ دیکھا۔ بِالآخر سال بھر کے بعد جب کھول کر دیکھا تو وُہی **بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم** تحریر تھی۔ **اللہ**

عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقعی بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم کی بڑی بَرَکتیں ہیں اور اِس میں بیماریوں کا علاج بھی۔ اِس حِکایت سے درس ملا کہ بُزُرگانِ دین علیہ رَحمَۃُ اللّٰہِ المُبین اگر کسی مُباح بات سے بھی منع کر دیں تو سمجھ میں نہ آنے کے باوُجُود بھی اُس سے باز رہنا چاہئے۔ یہ بھی درس ملا کہ تعویذ کھول کر نہیں دیکھنا چاہئے کہ اِس سے اِعتِقاد مُتزَلزِل ہونے کا اندیشہ رہتا ہے۔ پھر اس کی تہ کرنے کے مخصوص طریقے کے ساتھ ساتھ لپیٹنے کے دَوران بعض اوقات کچھ پڑھا ہوا بھی ہوتا ہے۔ لِہٰذا کھول کر دیکھنے سے اُس کے فوائد میں کمی آسکتی ہے۔

" یا نبی " کے پانچ حُرُوف کی نسبت سے بُخار کے ۵ مدنی علاج

﴿۱﴾ لَا یَرَوْنَ فِیْهَا شَمْسًا وَّلَا زَمْهَرِیْرًا ﴿۱۳﴾ (ترجَمۂ کنزالایمان: نہ اس میں دھوپ دیکھیں گے نہ ٹھٹھر (یعنی سردی) پ۲۹ الدّھر ۱۳) یہ آیتِ کریمہ سات بار (اوّل آخر ایک بار دُرُود شریف) پڑھ کر دم کیجئے اِنْ شَاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ **بخار** کی شدّت میں نُمایاں کمی محسوس ہوگی اور مریض سکون محسوس کریگا۔ (ترجمہ پڑھنے کی ضرورت نہیں)

۲ حضرتِ سیِّدُنا امام جعفرِ صادِق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، **سورۃُ الفاتحہ** **40** بار (اوّل آخر ایک بار دُرُود شریف) پڑھ کر پانی پر دم کر کے بخار والے کے مُنہ پر چھینٹے مارے اِن شاءَ اللہ عزوجل بُخار چلا جائے گا۔

۳ سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلَّم کو بخار تھا تو حضرتِ سیِّدُنا جبرئیلِ امین علیہ الصّلوٰۃ والسلام نے یہ دعاء پڑھ کر دم کیا تھا:

بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيْكَ مِنْ كُلِّ دَاۤءٍ يُّوْذِيْكَ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ نَفْسٍ اَوْعَيْنٍ حَاسِدٍ اَللّٰهُ يَشْفِيْكَ بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيْكَ.

(ترجمہ: اللہ عزّوجلّ کے نام سے آپ پردم کرتا ہوں ہر اُس بیماری کیلئے جو آپکو ایذا دیتی ہے اور دوسروں کے شَر اور حَسد کرنے والوں کی بُری نظر سے۔ اللہ عزّوجلّ آپ کو شِفا عطا فرمائے۔ میں آپ پر اللہ عزوجل کے نام سے دم کرتا ہوں۔")

(مسلم ص ۱۲۰۲ رقم الحدیث ۲۱۸٦) بخار کے مریض کو صرف عَرَبی میں دعا (اوّل آخر ایک بار دُرُود شریف) پڑھ کر دم کر دیجئے۔

۴ بخار والا بکثرت بِسْمِ اللّٰهِ الْكَبِيْرِ پڑھتا رہے۔

۵ حدیثِ پاک میں ہے، جب تم میں سے کسی کو بخار آجائے تو اُس پر تین[۳] دن تک صبح کے وَقت ٹھنڈے پانی کے چھینٹے مارے جائیں۔

(اَلْمُسْتَدْرَكْ لِلْحَاكِمِ ج ٤ ص ٢٢٣ رقم الحديث ٧٤٣٨)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب ! صلَّی اللہُ تعالیٰ علٰی محمّد

اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی سے وابَستہ اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کو میٹھے میٹھے مصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی غُلامی پر ناز ہے۔ سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی سنّتوں کی تربِیَت کے مَدَنی قافلوں میں عاشِقانِ رسول صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ساتھ سفر کر کے دعاء مانگنے سے بَسا اوقات ڈاکٹروں کی طرف سے لاعلاج قرار دیئے گئے مریضوں کی خوشیاں بھی اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دوبارہ لوٹ آئی ہیں۔ چُنانچِہ

آنکھیں روشن ہوگئیں

لیاقت کالونی حَیدَرآباد (بابُ الاسلام سندھ پاکستان) میں دعوتِ اسلامی کے مُبَلِّغ نے ایک نوجوان کو **مَدَنی قافلے** کی دعوت پیش کی جس پر وہ بَرہَم ہوکر کہنے لگے، آپ لوگ کسی کی پریشانی کا خیال بھی فرمایا کریں، میری والِدہ کی آنکھوں کا آپریشن ڈاکٹروں نے غَلَط کردیا جس کی بِناء پر اُن کی بینائی چلی گئی، ہمارے گھر میں صفِ ماتم بچھی ہے اور آپ کہتے ہیں، **مَدَنی قافلے** میں سفر کرو۔ مُبَلِّغ نے اِنفرادی کوشش کرتے ہوئے ہمدردانہ انداز میں دعاء دیتے ہوئے کہا، اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ آپ کی والِدہ کو شِفاء عطا فرمائے۔ ڈاکٹر کیا کہہ رہے ہیں؟ وہ بولے، ڈاکٹرز کہتے ہیں، اب امریکہ لے جاؤ گے تب بھی عِلاج ممکن نہیں۔ یہ کہتے ہوئے اُس کی آواز بھرّا گئی۔ مُبَلِّغ نے بڑی مَحَبَّت سے اسکی پیٹھ تھپکتے ہوئے تسلّی آمیز لہجے میں کہا، بھائی! ڈاکٹروں نے جواب

دے دیا ہے اِس پر مایوس کیوں ہوتے ہیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ شفاء عطا فرمانے والا ہے، مُسافِر کی دعاء اللہ عَزَّوَجَلَّ قبول فرماتا ہے آپ عاشِقانِ رسول صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم کے ساتھ مَدَنی قافِلے میں سفر کیجئے اور اِس دَوران والِدہ کے لئے دعاء بھی مانگئے،

اُس مُبلّغ کی دِلجوئی بھری اِنفرادی کوشش کے نتیجے میں غمزدہ نوجوان نے سُنّتوں کی تربیّت کے مَدَنی قافِلے میں سفر کیا، دَورانِ سفر والِدہ کیلئے خوب دُعا مانگی۔ **جب گھر لوٹا تو یہ دیکھ کر اُس کی خوشی کی اِنتہا نہ رہی کہ مَدَنی قافِلے کی بَرَکت سے اُس کی والِدہ کی آنکھوں کا نور واپس آچکا تھا۔** اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ علیٰ اِحْسانِہٖ۔

لوٹنے رَحمتیں قافِلے میں چلو سیکھنے سنّتیں قافِلے میں چلو
چشمِ بینا ملے سُکھ سے جینا ملے پاؤ گے راحتیں قافِلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مَدینے کے تاجدار صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم کا فرمانِ خوشگوار ہے، تین قسم کی دُعائیں مَقبول ہیں انکی قَبولیّت میں کوئی شک نہیں۔ (۱) مَظلوم کی دُعا (۲) مُسافِر کی دُعا (۳) اپنے بیٹے کے حق میں باپ کی دُعا۔ (جامِعِ ترمذی ج ۵ ص ۲۸۰ رقم الحدیث ۳۴۵۹) سفر اور وہ بھی مَدَنی قافِلے

فرمانِ مصطفٰی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جو شخص مجھ پر دُرودِ پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنّت کا راستہ بھول گیا۔

میں عاشقانِ رسول صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کیساتھ ہو تو پھر اُس کے کیا کہنے! اس میں دُعائیں کیوں قبول نہ ہونگی! اِس حکایت سے یہ بھی دَرس ملا کہ اِنفرادی کوشش میں نہایت صَبر وتَحَمُّل کی ضَرورت ہے، سامنے والا جھاڑے بلکہ مارے تب بھی مایوس ہوئے بِغیر انفرادی کوشش جاری رکھئے اگر آپ غصّہ میں آگئے یا جِھجُھوڑ پَن پر اُتر آئے تو دین کا بَہُت سارا نقصان کربیٹھیں گے۔ سمجھانا ترک نہ کریں کہ سمجھانا ضَرور رنگ لاتا ہے اور کیوں رنگ نہ لائے کہ پارہ ۲۷ سورۃُ الذّٰرِیٰت کی آیت نمبر ۵۵ میں ہمارے پیارے پیارے اللہ عَزَّوَجَلَّ کا فرمانِ ڈھارس نشان ہے،

وَّذَكِّرْ فَاِنَّ الذِّكْرٰى تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِيْنَ

ترجَمۂ کنزُ الایمان: اور سمجھاؤ کہ سمجھانا مسلمانوں کو فائدہ دیتا ہے۔

دردِ سر کا علاج

قیصرِ رُوم نے امیرُ الْمُؤمِنِین حضرتِ سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خط لکھا کہ **مجھے دائِمی دردِ سر** کی شکایت ہے اگر آپ کے پاس اِس کی دوا ہو تو بھیج دیجئے! حضرتِ سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُس کو ایک ٹوپی بھیج دی قیصرِ رُوم اُس ٹوپی کو پہنتا تو اسکا **دردِ سر** کافُور ہو جاتا اور جب سر سے اُتارتا تو **دردِ سر** پھر لوٹ آتا۔ اسے بڑا تعجُّب ہوا۔ آخِرِ کار اُس نے اس ٹوپی کو اُدھیڑا تو اس میں سے ایک کاغذ بر آمد ہوا جس پر بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ لکھا تھا۔ (اسرار الفاتحہ ص ۱۶۳ تفسیر کبیر ج اول ص ۱۵۵)

بِسْمِ اللہ سے علاج کا طریقہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِس حکایت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ جس کو دردِ سر ہو وہ ایک کاغذ پر بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم لکھ کر یا لکھوا کر اُس کا **تعویذ** سر پر باندھ لے۔ **لکھنے کا طریقہ** یہ ہے کہ اَنْمِٹ سیاہی مَثَلاً بال پوائنٹ سے لکھئے اور بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم کے ہ اور تینوں "م" کے دائرے کُھلے رکھئے، تعویذ لکھنے کا اُصول یہ ہے کہ آیت یا عبارت لکھنے میں ہر دائرے والے حَرف کا دائِرہ کُھلا ہو یعنی اِس طرح مَثَلاً ط، ظ، ہ، ھ، ص ض، و، م، ف، ق وغیرہ۔ اَعراب لگانا ضَروری نہیں، لکھ کر موم جامہ (یعنی موم میں تَر کئے ہوئے کپڑے کا ٹکڑا لپیٹ لیں) یا پلاسٹک کوٹنگ کر لیں پھر کپڑے، رَیگزِین یا چمڑے میں تعویذ بنالیں، اور سر پر باندھ لیں جن کو **عِمامہ شریف** کا تاج سَجانے کی سعادت حاصل ہے وہ چاہیں تو عِمامہ شریف کی ٹوپی میں سی لیں۔ اِسی طرح اسلامی بہنیں دوپٹے یا بُرقع کے اُس حصّے میں سی لیں جو سَر پر رَہتا ہے۔ اگر اِعتِقاد کامل ہوگا تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ دردِ سر جاتا رہے گا۔ سونے یا چاندی یا کسی بھی دھات کی ڈِبیہ میں تعویذ پہننا مرد کو جائز نہیں۔ اِسی طرح کسی بھی دھات کی زَنجیر خواہ اُس میں تعویذ ہو یا نہ ہو مرد کو پہننا **ناجائز** و گناہ ہے۔ اِسی طرح سونے، چاندی اور اسٹیل وغیرہ کسی بھی دھات کی تختی یا کڑا جس پر

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور وہ مجھ پر دُرُود شریف نہ پڑھے تو وہ لوگوں میں سے کنجوس ترین شخص ہے۔

کچھ لکھا ہوا ہو یا نہ لکھا ہوا ہو اگرچہ **اللہ** کا مبارک نام یا **کلمۂ طیبہ** وغیرہ کُھدائی کیا ہوا ہو اُس کا پہننا مرد کیلئے ناجائز ہے۔ **عورت** سونے چاندی کی ڈِبیہ میں تعویذ پہن سکتی ہے۔

یا اللہ کے چھ۶ حُروف کی نسبت سے آدھے سر کے دَرْد کے 6 علاج

1. **اگر** کسی کو آدھے سر کا دَرْد ہو تو ایک بار سُورَۃُ الْاِخلاص (اوّل آخر ایک بار دُرُود شریف) پڑھ کر دم کیجئے، حسبِ ضَرورت تین۳ بار، سات۷ بار یا **گیارہ** بار اِسی طرح دم کیجئے۔ گیارہ کا عدد پورا ہونے سے قبل ہی اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ **آدھے سر** کا دَرْد ٹھیک ہو جائیگا۔
2. **جب** دَرْد ہو رہا ہو اُس وقت سُونٹھ (یعنی سوکھی ہوئی اَدرک جو کہ پَنساری یعنی دیسی دواء والوں سے مل سکتی ہے) کو تھوڑے سے پانی میں گِھس کر سُونٹھ کا گِھسا ہوا حصّہ پیشانی پر ملنے سے اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ **آدھے** سر کا دَرْد جاتا رہے گا۔
3. **خُشک** دَھنیا کے تھوڑے دانے اور تھوڑی سی کِشمِش[1] مٹکے کے ٹھنڈے یا سادہ پانی میں چند گھنٹے بِھگو کر پینے سے اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ فائدہ ہوگا۔
4. **گرم** دودھ میں دیسی گھی ملا کر پینے سے بھی فائدہ ہوتا ہے۔
5. **ناریَل** کا پانی پینے سے آدھا سیسی (یعنی آدھے سر کا دَرْد) اور پورے سر کے

[1] یعنی سوکھے ہوئے چھوٹے انگور، جس کو پنجابی میں "سوگی" کہتے ہیں۔

دَرد میں کمی آتی ہے۔

مدینہ نیم گرم پانی کے بڑے برتن میں نمک ڈال کر دونوں پاؤں ۱۲ مِنَٹ کیلئے اُس میں ڈالے رہیں اِن شاءَ الله عَزَّوَجَلَّ فائِدہ ہو جائیگا۔ (ضَرورتاً وَقت میں کمی بیشی کر لیجئے)

یا مصطفٰے کے سات حُرُوف کی نسبت سے دردِ سر کے سات علاج

مدینہ ۱ لَا یُصَدَّعُوْنَ عَنْهَا وَلَا یُنْزِفُوْنَ ترجَمۂ کنزالایمان: نہ انہیں دردِ سر ہو نہ ہوش میں فَرق آئے۔ پ ۲۷ الواقِعہ ۱۹) یہ آیتِ کریمہ تین بار (اوّل آخِر ایک بار دُرُود شریف) پڑھ کر **دردِ سر والے** پر دم کر دیجئے۔ اِن شاءَ الله عَزَّوَجَلَّ فائِدہ ہو جائیگا۔ (ترجَمہ پڑھنے کی ضَرورت نہیں)

مدینہ ۲ سورۃُ النّاس سات بار (اوّل آخِر ایک بار دُرُود شریف) پڑھ کر سر پر دم کیجئے، اور پوچھئے، اگر ابھی دَرد باقی ہو تو دوسری بار بھی اِسی طرح دم کیجئے۔ اگر اب بھی دَرد ہو تو تیسری بار بھی اِسی طرح دم کیجئے۔ **پورے سر** کا دَرد ہو یا **آدھے سر** کا کیسا ہی شدید دَرد ہو تین بار میں اِن شاءَ الله عَزَّوَجَلَّ جاتا رہے گا۔

مدینہ ۳: پورے سر کا دَرد ہو یا شَقِیقہ (یعنی آدھے سر کا درد) بعد نمازِ عصر سورۃُ التّکاثُر ایک بار (اوّل آخر ایک بار دُرُود شریف) پڑھ کر دم کیجئے اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ دَرد میں اِفاقہ ہوگا۔

مدینہ ۴: زبان پر ایک چُٹکی نمک رکھ کر ۲ امِنَٹ کے بعد ایک گلاس پانی پی لیں سر میں کیسا ہی دَرد ہو اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اِفاقہ ہو جائیگا۔ (ہائی بلڈ پریشر کے مریض کیلئے نمک کا استعمال نقصان دِہ ہوتا ہے۔)

مدینہ ۵: ایک کپ پانی میں ایک چمچ ہلدی ڈال کر جوش دیکر پینے یا بھاپ لینے سے اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ سر کا دَرد دُور ہو جائیگا۔ (سالن وغیرہ میں ہلدی ضرور استعمال کیجئے، روزانہ ایک گرام (یعنی چُٹکی بھر) ہلدی کھانے والا اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ کینسر سے محفوظ رہے گا)

مدینہ ۶: دیسی گھی میں تلی ہوئی، گرما گرم تازہ جلیبیاں طلوعِ آفتاب سے قَبل کھانے سے اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ دردِ سر میں آرام آجائے گا۔

مدینہ ۷: کبھی اِتّفاقیہ دردِ سر ہو جائے تو کھانا کھانے کے بعد ڈسپرین (DISPIRIN) کی ۲ دو ٹکیہ پانی میں گھول کر پی لیجئے اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ٹھیک ہو جائے گا۔ (ہر طرح کے دَرد کی ٹکیہ کھانا کھانے کے بعد ہی استعمال کی جائے ورنہ نقصان کا اندیشہ ہے)

مَدَنی مشورہ: اگر دواؤں سے دردِ سر ٹھیک نہ ہوتا ہو تو آنکھیں ٹیسٹ کروا

لیجئے اگر نظر کمزور ہو تو عینک پہننے سے اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ دردِ سر ٹھیک ہو جائے گا۔ پھر بھی ٹھیک نہ ہو تو دِماغ کے خُصوصی ڈاکٹر سے رُجوع کرنا ضَروری ہے۔ اس میں کوتاہی بعض اوقات سخت نقصان دِہ ثابت ہوتی ہے۔

نکسیر پُھوٹنے کا علاج

اگر کسی کی نکسیر پھوٹ جائے اور خون بہنے لگے تو شہادت کی اُنگلی سے پیشانی پر بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم لکھنا شروع کرکے ناک کے آخر پر ختم کرے اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ خون بند ہو جائے گا۔

دوا کی حکایت

حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں، جو بیمار بِسمِ اللہ کہہ کر دواء پئے اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ دوا فائدہ دیگی۔ ایک بار حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ کلیمُ اللہ علٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلوٰۃُ وَالسَّلام کے پیٹ میں نہایت سخت درد ہوا، حق تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کیا، ارشاد ہوا کہ جنگل کی فُلاں بُوٹی کھاؤ۔ چنانچہ آپ علیہ السلام نے کھائی اور فوراً آرام ہو گیا۔ کچھ دنوں بعد پھر وُہی بیماری ہوئی، حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ کلیمُ اللہ علٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلوٰۃُ وَالسَّلام نے پھر وُہی استِعمال کی مگر درد میں زیادتی ہوگئی! جنابِ باری عَزَّوَجَلَّ میں عرض کیا کہ الٰہی عَزَّوَجَلَّ! یہ کیا بھید ہے کہ دوا ایک تاثیر دو! کہ پہلی بار اِس نے شِفا دی اور اس دَفعہ (دَف۔عَہ) بیماری بڑھائی! ارشادِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ ہوا کہ اے موسیٰ! اُس بار تم میری طرف سے بُوٹی کے پاس گئے تھے اور اِس دَفعہ اپنی طرف سے۔ اے موسیٰ! شِفا تو میرے

نام میں ہے میرے نام کے بغیر دنیا کی ہر چیز زہرِ قاتل ہے اور میرا نام ہی اِس کا تِریاق (یعنی علاج) ہے۔ (تفسیرِ نعیمی ج اوّل ص ٤٢) **اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔**

دوا پر نہیں خُدا عَزَّوَجَلَّ پر بھروسہ رکھئے

معلوم ہوا کہ بھروسہ دواء پر نہیں خدا عَزَّوَجَلَّ پر رکھنا چاہئے۔ اگر **اللہ** عَزَّوَجَلَّ چاہے تو ہی دواء سے شِفا ملے گی وہ نہ چاہے تو یہی دواء بیماری بڑھنے کا سبب بن جائیگی اور عام مُشاھَدہ ہے کہ ایک ہی دواء سے ایک بیمار صحت مَند ہو جاتا ہے اور وُہی دواء جب دوسرا مریض پیتا ہے تو اُس کو منفی اثر (**REACTION**) ہو جاتا اور مزید سخت اَمراض میں مُبتَلا یا معذور ہو جاتا یا موت کے گھاٹ اُتر جاتا ہے۔ جب بھی دواء پئیں تو **بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم** پڑھ لیجئے یا **بسمِ اللّٰہِ شافِی بسمِ اللّٰہِ کافی** کہہ لیجئے۔

رُوح کی سیرابی

اللہ تعالیٰ نے حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ کلیمُ اللہ علٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصّلٰوۃُ وَالسّلام کی طرف وَحْی نازِل فرمائی کہ "دنیا سے ہر رُوح پیاسی جاتی ہے سوائے اُسکے جس نے **بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم** پڑھا ہو گا۔" (اسرار الفاتحہ ص ١٦٢)

عُمدگی سے پڑھنے کی فضیلت

حضرتِ مولائے کائنات علیُّ المُرتَضٰی شیرِ خدا کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْهَهُ الْكَرِيْم سے رِوایت ہے، ''ایک شخص نے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم کو خوب عُمدگی سے پڑھا، اُس کی بخشش ہوگئی۔'' (شُعَبُ الایمان ج۲ ص۵۴۶ رقم الحدیث ۲۶۶۷)

نامِ خُدا عزوجل کی مٹھاس باعثِ نَجات ہے

ایک گناہ گار کو مرنے کے بعد کسی نے خواب میں دیکھ کر پوچھا مَا فَعَلَ اللهُ بِكَ؟ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تیرے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟ اُس نے جواب دیا، ایک بار میں ایک مدرَسے کیطرف سے گزرا اور ایک پڑھنے والے نے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم پڑھی، سُن کر میرے دل میں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے میٹھے میٹھے نام کی مٹھاس نے اثر کیا اور اُسی وقت میں نے یہ غیبی آواز سُنی، ''ہم دو۲ چیزوں کو جمع نہ کریں گے (۱) **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے نام کی لَذّت (۲) موت کی تلخی۔'' (انیس الواعظین ص ۴) **اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔**

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِس حِکایت سے معلوم ہوا کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے نامِ نامی اِسمِ گرامی سے لَذّت اندوز ہونے والا، رَحمتوں کے سائے میں دنیا سے رُخصت ہوتا ہے اور موت اُس کے لئے نَجات و بخشش کا پیام

لاتی ہے، اللہ عزّوجلّ کی رَحمت بہُت بڑی ہے، وہ نکتہ نواز ہے، بظاہِر معمولی نظر آنے والے اعمال کے سبب بڑے سے بڑے گنہگاروں کو بخش دیا جاتا ہے۔

رَحمتِ حق "بہا" نہ می جُوید   رَحمتِ حق "بہانہ" می جُوید

(اللہ عزّوجلّ کی رَحمت "بہا" (یعنی قیمت) طلب نہیں کرتی بلکہ اللہ عزّوجلّ کی رَحمت تو بہانہ تلاش کرتی ہے۔)

قیامت کے لئے نِرالی سَنَد

حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ المنّان فرماتے ہیں، "تفسیرِ عزیزی" میں بسم اللہ کے فوائد میں لکھا ہے کہ ایک ولیُّ اللہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے مرتے وَقت وصیّت کی تھی کہ میرے کفن میں بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم لکھ کر رکھ دینا۔ لوگوں نے اس کی وجہ پوچھی تو انہوں نے جواب دیا کہ قِیامت کے دن یہ میری دستاویز (یعنی تحریری ثُبوت) ہوگی جس کے ذَرِیعہ سے رَحمتِ الٰہی عزّوجلّ کی درخواست کروں گا۔" (تفسیرِ نعیمی پارہ اوّل ص ۴۲)

اللہ عزّوجلّ کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔

ملیگا دونوں عالَم کا خزانہ پڑھ لو بِسمِ اللہ
خدا عزّوجلّ چاھے تو ھو جنّت ٹھکانہ پڑھ لو بِسمِ اللہ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب !   صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمّد

تُوبُوا اِلَی اللہ !   اَسْتَغْفِرُ اللہ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب !   صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمّد

تُو عذاب سے بچ گیا!

فِقہِ حنفی کی مشہور و معروف کتاب ''دُرِّمُختار'' میں ہے، ایک شَخص نے مرنے سے پہلے یہ وصِیّت کی کہ اِنتِقال کے بعد میرے سینے اور پیشانی پر بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم لکھ دینا۔ چُنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔ پھر کِسی نے خواب میں اُس شَخص کو دیکھ کر حال پُوچھا، اُس نے بتایا کہ جب مجھے قَبر میں رکھا گیا، عذاب کے فِرِشتے آئے، جب پیشانی پر بسم اللہ شریف دیکھی تو کہا، تُو عذاب سے بچ گیا! (الدُّرُّالمُختار معہٗ رَدُّالمُحتار ج۳ ص ۱۵۶) اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمّد

کفن پر لکھنے کا طریقہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب بھی کوئی مسلمان فوت ہو جائے تو بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم وغیرہ ضَرور لکھ لیا کریں۔ آپ کی تھوڑی سی توجُّہ بے چارے مرنے والے کی بَخشِش کا ذَرِیعہ بَن سکتی ہے۔ اور مَیِّت کے ساتھ ہمدردی کی نیکی آپ کی بھی نَجات کا باعِث بن سکتی ہے۔ حضرتِ علّامہ شامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، ''یُوں بھی ہوسکتا ہے کہ مَیِّت کی پیشانی پر بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم لکھئے اور سینے پر لَآاِلٰہَ اِلَّا اللہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہِ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم لکھئے۔ مگر نہلانے کے بعد اور کَفَن پہنانے سے پہلے کَلِمہ کی اُنگلی سے لکھئے، روشنائی (INK) سے نہ

لکھے۔ (رَدُّالْمُحْتَار ج ۳ ص ۱۵۷) اِعْراب (اِعْ۔راب) لگانے کی حاجت نہیں۔

''شجرہ یا عہد نامہ قَبْر میں رکھنا جائز ہے اور بہتر یہ ہے کہ مَیِّت کے منہ کے سامنے قبلہ کی جانب طاق کھود کر اس میں رکھیں بلکہ ''دُرِّ مُختار'' میں کفن میں عہد نامہ لکھنے کو جائز کہا ہے اور فرمایا کہ اس سے مغفرت کی امید ہے۔'' (بہارِ شریعت حصّہ ٤ ص ۱۰۸)

جاہم نے تجھے بخش دیا

مدینہ

قِیامَت کے روز عذاب کے فِرِشتے ایک بندے کو پکڑ لیں گے۔ حُکم ہوگا کہ اِس کے اَعضاء کو دیکھو اِس میں کوئی نیکی ہے یا نہیں؟ چُنانچہ فِرِشتے تمام اَعضاء کو دیکھ ڈالیں گے، کوئی نیکی نہیں ملے گی۔ پھر فِرِشتے اُس سے کہیں گے، ''اب ذرا اپنی زَبان باہَر نکالو کہ اُس میں دیکھ لیں کوئی نیکی ہے یا نہیں؟'' جب وہ زَبان نِکالے گا تو اُس پر سفید خط میں بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم لِکھا ہوا پائیں گے۔ اُسی وَقت حُکم ہوگا، ''جاہم نے تجھے بَخْش دیا۔'' (نُزھَۃُ المجالس ج اول ص ۲۵) اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔

گنہگارو نہ گھبراؤ نہ گھبراؤ نہ گھبراؤ

نظرِ رَحمت پہ رکھو جنّتُ الفِردوس میں جاؤ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ کے کرم کی بات ہے

کہ جس کو چاہے بَخش دے۔ یقیناً اُس شخص نے اِخلاص کے ساتھ بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم پڑھی تھی جو کام آگئی کہ اِخلاص کے ساتھ کیا جانے والا بظاہر چھوٹا عمل بھی بہُت بڑا دَرَجہ رکھتا ہے۔ چُنانچِہ امامُ المُخلِصین، سیّدُ المُرسلین، رَحمۃٌ لِّلعٰلمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ قَبولیَّت نشان ہے، اَخْلِصْ دِیْنَكَ یَکْفِكَ الْعَمَلُ الْقَلِیْلُ ''اپنے دین میں مُخلِص ہوجاؤ تھوڑا عمل بھی کافی ہوگا۔'' (اَلْمُستَدرَك لِلحاکِم ج ۵ ص ۴۳۵ رقم الحدیث ۷۹۱۴)

حُجَّۃُ الْاِسلام حضرتِ امام محمد غزالی علیہ رحمۃ الوالی ایک بُزُرگ سے نَقل کرتے ہیں، ''ایک ساعَت کا اِخلاص ہمیشہ کی نَجات کا باعِث ہے مگر اِخلاص بہُت کم پایا جاتا ہے۔'' (اِحیاءُ الْعُلوم ج ۴ ص ۳۹۹)

خالِص عمل کی پہچان

حضرتِ سیِّدُنا عیسٰی روحُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے حواریوں نے آپ علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا، ''کس کا عمل خالِص ہوتا ہے؟'' فرمایا، ''اُسی شخص کا عمل اِخلاص پر مَبنی مانا جائیگا جو صِرف اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کیلئے عمل کرے اور اِس بات کو ناپسند کرے کہ لوگ اِس عمل کے سبب اس کی تعریف کریں۔'' (اَیضاً ص ۴۰۳)

اللہ عزّوجلّ کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

یا اللہ عَزَّوَجَلَّ تیرے مُخلِص نبی سیِّدُ نا عیسیٰ علیہ السلام کا واسِطہ ہمیں بے سبب بخش دے۔ امین۔ ہائے! ہائے! نَفس وشیطان کے ہاتھوں ہم تیزی کے ساتھ تباہی کے گڑھے میں گرتے جارہے ہیں۔ آہ! آہ! آہ! ''حوصلہ افزائی'' کے نام پر جب تک ہمارے اعمال اور دینی اَفعال کی تعریف اور واہ واہ نہیں کی جاتی ہمیں سکون ہی نہیں ملتا۔

مِرا ہر عمل بس ترے واسطے ہو
کر اِخلاص ایسا عطا یا الٰہی عَزَّوَجَلَّ

آفتیں دُور ہونے کا آسان وِرد

مولائے کائنات حضرتِ سیِّدُ نا عَلیُّ الْمُرتَضیٰ شیرِ خُدا کَرَّمَ اللّٰہُ تعالیٰ وَجْہَہُ الْکَرِیْم سے رِوایت ہے کہ سلطانِ مکّۂ مُکرَّمہ، تاجدارِ مدینۂ منوَّرہ، مکینِ گنبدِ خضراء صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا، ''اے علی! (کَرَّمَ اللہُ تعالیٰ وَجْہَہُ الْکَرِیْم) میں تمہیں ایسے کلمات نہ بتادوں جنہیں تم **مُصیبت** کے وَقت پڑھ لو۔'' عرض کیا، ''ضَرور ارشاد فرمایئے! آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم پر میری جان قربان! تمام اچھائیاں میں نے آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم ہی سے سیکھی ہیں۔'' ارشاد فرمایا، ''جب تم کسی مشکل میں پھنس جاؤ تو اِس طرح پڑھو:۔

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَلَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ

پس **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اسکی بَرَکت سے جن بلاؤں کو چاہے گا دُور فرمادے گا۔"

(عَمَلُ الْیَوْمِ وَاللَّیْلَۃِ لابن سُنّی ص ۱۲۰)

مُشکِلیں حل ہوں گی اِن شاءَ اللہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب بھی بیماری، قرضداری، مقدمہ بازی دشمن کی طرف سے ایذارسانی، بے رُوزگاری یا کوئی سی بھی آفتِ ناگہانی آن پڑے۔ کوئی چیز گم ہو جائے، کسی کی بات سُن کر صدمہ پہنچے، کوئی مارے، دل دُکھ جائے، ٹھوکر لگے، گاڑی خراب ہو جائے، ٹریفک جام ہو جائے، کاروبار میں نقصان ہو جائے، چوری ہو جائے اَلْغَرَض چھوٹی یا بڑی کوئی سی بھی پریشانی ہو۔ بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَلَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ پڑھتے رہنے کی عادت بنالیجئے۔ نیّت صاف ہوگی تو اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ منزِل آسان ہوگی۔ **مشکل** کی آسانی کیلئے ایک عمل یہ بھی ہے، قبل از نمازِ جُمعہ غُسل کرکے پاک صاف لباس پہن کر تنہائی میں **یا اللہ** 200 بار (اوّل آخر تین بار دُرُودِ پاک) پڑھ لیجئے کیسی ہی مُصیبت ہو دُور ہوگی یا کیسی ہی حاجت ہو پوری ہوگی اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ **دعوتِ اسلامی** کے سنّتوں کی تربیت

کے **مَدَنی قافلوں** میں عاشِقانِ رسول صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ساتھ سفر کر کے دعائیں مانگنے سے بھی بے شُمار اسلامی بھائیوں کی مُشکلات حل ہونے کے واقِعات ہیں۔ چُنانچہ

نئی زندگی

ایک مزدور کے گُردے فیل ہو گئے۔ عزیزوں نے اَسپتال میں داخل کروادیا۔ اُس کا اَوباش بھانجہ عِیادت کیلئے آیا۔ ماموں جان زندگی کی آخری گھڑیاں گِن رہے تھے۔ اِس کا دل بھر آیا اور آنکھوں سے آنسو چھلک پڑے۔ اُس نے سُن رکھا تھا کہ **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی قافِلے میں سفر کے دَوران دُعا قَبول ہوتی ہے۔ چُنانچِہ وہ مَدَنی قافِلے میں سفر پر چل دیا اور خوب گڑ گڑا کر ماموں جان کی صِحّت یابی کیلئے دُعا کی۔ **جب واپس پلٹا تو ماموں جان صِحّت یاب ہو کر گھر بھی آچکے تھے اور اب نَماز کیلئے گھر سے نکل کر خِراماں خِراماں جانبِ مسجِد رَواں دَواں تھے**۔ یہ رَحمت بھرا منظر دیکھ کر اُس نوجوان نے گناہوں بھری زندگی سے توبہ کی اور اپنے آپ کو مَدَنی رنگ میں رنگ لیا۔

مرض گمبھیر ہو، گرچہ دِلگیر ہو ہوں گی حل مشکلیں قافِلے میں چلو
غم کے بادَل چھٹیں اور خوشیاں ملیں دل کی کلیاں کِھلیں قافِلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمّد

تُوبُوا اِلَی اللہ! اَسْتَغْفِرُ اللہ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دل کی گہرائی سے نکلی ہوئی دعاء کبھی رد نہیں ہو سکتی۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں جو بھی دعاء مانگی جائے وہ لازِماً قبول ہوتی ہے اور کیوں نہ ہو کہ خود ہمارے پیارے پیارے سچے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کا سچا فرمان ہے:۔

وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِیْۤ اَسْتَجِبْ لَكُمْ (پ۲۴ المؤمن ۶۰) ترجمۂ کنزالایمان: اور تمہارے ربّ (عَزَّوَجَلَّ) نے فرمایا، مجھ سے دعا کرو میں قبول کروں گا۔

وَسوسه: خدائے حمید عَزَّوَجَلَّ کلامِ مجید میں جب خود ارشاد فرماتا ہے کہ "مجھ سے دعا کرو، میں قبول کرونگا" مگر بارہا قبولیتِ دُعا کا اظہار نہیں ہوتا۔ مثلاً دعا کی جاتی ہے فُلاں جگہ نوکری مل جائے مگر نہیں ملتی۔

وَسوسه کا علاج: "قبول ہونے کے معنیٰ سمجھنے میں خطا کھانے کی وجہ سے شیطان **وَسوَسے** ڈالتا ہے۔ دُعاء قبول ہی قبول ہے۔ قبولیّت کی صورتیں مختلف ہیں، قبولیّت دُعاء کی **تین صورتیں** مُلاحظہ فرمایئے:۔

(۱) جو اس نے مانگا وہ نہ دیا گیا کہ اس کے حق میں بہتر نہ تھا اور وہ اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْن جَلَّ جَلالُہٗ اپنے بندوں کے حق میں بہتری چاہتا ہے۔

فرمانِ مصطفٰی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جو مجھ پر روزِ جمعہ دُرُود شریف پڑھے گا میں قیامت کے دن اس کی شفاعت کروں گا۔

وَعَسٰۤى اَنْ تَكْرَهُوْا شَيْــٴًـا وَّ هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْۚ وَ عَسٰۤى اَنْ تُحِبُّوْا شَيْــٴًـا وَّ هُوَ شَرٌّ لَّكُمْؕ وَ اللّٰهُ يَعْلَمُ وَ اَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ۠(۲۱۶)

(پ ۲ البقرہ ۲۱۶)

ترجَمۂ کنزالایمان: اور قریب ہے کہ کوئی بات تمہیں بری لگے اور وہ تمہارے حق میں بہتر ہو۔ اور قریب ہے کہ کوئی بات تمہیں پسند آئے اور وہ تمہارے حق میں بُری ہو اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔

(۲) اس دعاء مانگنے والے پر کوئی سخت بلا و مصیبت آنی تھی۔ جسے اس کا پروردگار عَزَّوَجَلَّ اس بظاہر قبول نہ ہونے والی دُعا کے صِلہ میں دُور فرما دیتا ہے۔ مَثَلاً اتوار کو بعدِ نمازِ مغرب اسکوٹر کے حادِثے میں اِس کا پاؤں ٹوٹنے والا تھا اور عصر کی نَماز میں اِس نے دعاء مانگی، یا اللہ! فُلاں پر میرا 1000 روپیہ قرض ہے وہ آج مغرِب کے بعد مل جائے۔ یہ نمازِ مغرب ادا کر کے صحیح سلامت مقروض کے پاس پہنچ گیا۔ اُس نے قرض نہیں لوٹایا، یہ دعا مانگنے والا سمجھا کہ میری دعا قبول نہیں ہوئی۔ مگر اِس بے خبر کو کیا خبر کہ مقروض کے پاس پہنچنے سے قبل حادِثے میں اِس کا جو پاؤں ٹوٹنے والا تھا وہ اِس دعاء کی بَرَکت سے نہیں ٹوٹا!

(۳) یہ کہ جو مانگا وہ نہیں دیا جاتا بلکہ اس دعا کے عِوَض (ع۔وَض) آخرت میں ثواب کا ذَخیرہ عطا کیا جائے گا۔ جیسا کہ حدیثِ پاک میں فرمایا، "جب بندہ آخرت میں اپنی اُن دعاؤں کا ثواب دیکھے گا جو دنیا میں مقبول نہ ہوئی تھیں، تمنّا

کریگا، کاش! دنیا میں میری کوئی دُعا قبول نہ ہوتی اور سب یہیں (یعنی آخرت) کے واسطے جمع ہو جاتیں۔" (اَحسَنُ الوِعاء ص ۳۷ حاشیہ مع توضیح) ایک حدیثِ پاک میں ہے، "جس کو دعا کی توفیق دی جائے دروازے بہشت (یعنی جنّت) کے اس کیلئے کھولے جائیں گے۔" (ایضا ۱۴۱)

بِسمِ اللہ کی دیوانی

ایک مُبلِّغ اجتماع میں بسم اللہ شریف کے فضائل بیان فرما رہے تھے۔ ایک یہودن لڑکی فضائلِ بسمِ اللہ سُن کر بے حد مُتاثِّر (مُتَ۔ ءَث۔ ثِر) ہوئی اور اس نے **اسلام قبول** کرلیا۔ اُس کی زَبان پر بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ کا **وِرْد جاری** ہوگیا۔ ہر وقت اٹھتے، بیٹھتے، سوتے، جاگتے، چلتے، پھرتے، بسم اللہ پڑھتی رَہتی۔ لڑکی کے کافر ماں باپ اس سے سخت ناراض رَہنے اور اس کو طرح طرح کی تکلیفیں دینے لگے نیز اسلام دشمنی کے سبب اِس کوشش میں لگ گئے کہ اپنی بیٹی پر کوئی الزام عائد کر کے مَعاذَاللہ اس کو **قتل** کروا دیں۔ چُنانچہ ایک دن اُس کے باپ نے جو کہ بادشاہِ وقت کا وزیر تھا۔ شاہی مُہر والی **انگوٹھی** بیٹی کو رکھنے کیلئے دی، بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ پڑھ کر اُس نے لی اور بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ پڑھ کر جیب میں ڈال لی۔ رات کو جب وہ سوگئی تو اُس کے باپ نے اُس کی جیب سے **انگوٹھی** نکال کر دریا میں ڈال دی۔ ایک **مچھلی** نے وہ انگوٹھی نگل لی۔ صبح کو ایک ماہی گیر نے جال ڈالا تو

اِتّفاق سے وُہی مچھلی جال میں پھنس گئی، اُس نے لاکر وزیر کو تحفۃً دیدی، وزیر نے پکانے کیلئے لڑکی کے حوالے کی۔ اُس نے بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم کہہ کر مچھلی لی، جب بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم کہہ کر اُس کا پیٹ چاک کیا تو اُس میں سے **انگوٹھی** نکل پڑی، اُس نے بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم پڑھ کر جیب میں ڈال لی اور مچھلی پکا کر باپ کے آگے رکھ دی۔ کھانا کھانے کے بعد جب دربار کا وَقت آیا، باپ نے لڑکی سے **انگوٹھی** طَلَب کی۔ اُس نے بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم پڑھ کر جیب سے نکال کر دیدی۔ باپ یہ دیکھ کر حیران و ششدر رہ گیا اور **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے بِسم اللہ کی **دیوانی** کو قتل سے محفوظ فرمالیا۔ (لَمعانِ صُوفیاء) **اللہ** عَزَّوَجَلَّ **کی اُس پر رَحمت ہو اور اُس کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔**

بِسمِ اللہ لکھنے کی فضیلت

حضرتِ سیِّدُنا اَنَس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رِوایت ہے کہ **اللہ** کے مَحبوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا، "جس نے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی تعظیم کیلئے عُمدہ شکل میں بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم تحریر کیا **اللہ** عزوجل اُسے بَخش دے گا۔" (الدُّرُّ المنثور ج ۱ ص ۲۷)

سرکارِ اعلیٰحضرت، امامِ اہلسنّت مولیٰنا شاہ احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن کے

والدِگرامی تاج العلماء رأس الفضلاء، رئیس المتکلمین حضرت سیدنا شاہ نقی علی خان قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ذُوالقَعدۃُ الحرام ۱۲۹۷ھ جُمعرات بوقتِ ظُہر وِصال فرمایا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی زندگی کی آخری تحریر بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم تھی۔ سرکارِ اعلیٰحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے وِصال شریف کی رِقّت انگیز منظر کشی کرتے ہوئے فرماتے ہیں، ''روزِ وِصال نمازِ صُبح (فجر) پڑھ لی تھی اور ہُنوز (یعنی ابھی) وقتِ ظُہر باقی تھا کہ اِنتِقال فرمایا۔ نَزع میں سب حاضِرین نے دیکھا کہ آنکھیں بند کئے مُتَواتِر سلام فرماتے تھے۔ (یہ اس طرف اِشارہ معلوم ہوتا ہے کہ اولیائے کِرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ تعالیٰ کی ارواحِ مقدسہ استِقبال کیلئے جَمع ہو رہی تھیں) جب چند سانس باقی رہے۔ ہاتھوں کو اَعضائے وُضو پر یوں پھیرا گویا وُضو فرما رہے ہیں۔ یہاں تک کہ اِستِنشاق (یعنی ناک کی صفائی) بھی فرمایا۔ سُبحٰنَ اللہ عزوجل وہ اپنے طور پر حالتِ بیہوشی میں نمازِ ظہر بھی ادا فرما گئے۔ جس وَقت رُوحِ پُرفُتُوح نے جُدائی فرمائی، فقیر سرہانے حاضر تھا۔ وَاللّٰہِ العَظِیْم ایک نورِ مَلیح (یعنی حَسین نور) عَلانیہ نظر آیا (یعنی جو بھی موجود تھا وہ دیکھ سکتا تھا) کہ سینہ سے اُٹھ کر بَرقِ تابندہ (یعنی چمکدار بجلی) کی طرح چہرہ پر چمکا جس طرح لَمعانِ خورشید (یعنی سُورج کی روشنی) آئینہ میں جُنبِش کرتا ہے۔ یہ حالت ہو کر غائب ہو گیا اس کے ساتھ ہی رُوح بدن میں نہ تھی۔ پچھلا (یعنی آخری) کلمہ زبانِ فیض تَرجُمان سے نکلا، لفظ اللہ تھا وَبس۔ اور آخیر تحریر کہ دستِ مبارک سے

فرمانِ مصطفٰے (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم): جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور وہ مجھ پر دُرُود شریف نہ پڑھے تو وہ لوگوں میں سے کنجوس ترین شخص ہے۔

ہُوئی بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم تھی کہ اِنتِقال سے دوروز پہلے ایک کاغذ پر لکھی تھی۔ بعد، فقیر (یعنی سرکارِ اعلیٰحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) نے حُضُور پیرو مُرشدِ برحق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو رُؤیا (یعنی خواب) میں دیکھا کہ حضرت والدِ ماجد قُدِّسَ سِرُّہُ الماجِد کے مَرقد (مزار) پر تشریف لائے۔ غلام نے عرض کیا، "حُضُور! یہاں کہاں؟" فرمایا، آج سے، یا اب سے یہیں رہا کریں گے۔ (حیاتِ اعلیٰحضرت ج ۱ ص ۵۰۱ مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی) اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری مغفرت ہو۔

عرش پر دھومیں مچیں وہ مومنِ صالح مِلا
فرش سے ماتم اُٹھے وہ طیّب وطاہر گیا (حدائقِ بخشش شریف)

صَلُّوا عَلَی الۡحَبِیۡب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم لکھنے کا عظیم ثواب پانے کیلئے ہو سکے تو کبھی کبھی باوضو خوش خطی کے ساتھ کاغذ وغیرہ پر بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم تحریر فرمالیا کریں، لیکن بے اَدَبی کی جگہ ہرگز نہ لکھئے، دیواروں پر بھی آیات ومقدّس کلمات مت لکھئے کہ آہستہ آہستہ لِکھائی کے ذَرّات زمین پر جَھڑ جاتے ہیں۔ (لہٰذا مساجِد میں بھی اِس اَدب کا خیال رکھئے) اور زمین پر لکھنے کے بارے میں تو خود ہمارے میٹھے میٹھے آقا صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے صَرَاحَۃً مَنۡع فرمادیا ہے، چُنانچہ

زمین پر لکھنا

حُضُور پُرنور، شاہِ غَیور، شافِعِ یومُ النُّشُور صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم ایک جگہ سے گُزرے جہاں زمین پر کچھ لکھا ہوا تھا۔ سرکارِ عالی وَقار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نے قریب بیٹھے ہوئے نوجوان سے اِستِفسار فرمایا، ''یہ کیا لکھا ہوا ہے؟'' اُس نے عرض کی، ''بِسمِ اللہ'' فرمایا، ''ایسا کرنے والے پر لعنت ہو بِسمِ اللہ کو اسکی جگہ پر ہی رکھو'' (اَلدُّرُّ الْمَنْثُور ج۱ ص۲۹)

از خدا عزوجل خواہیم توفیقِ ادب
بے ادب محروم گشت از فضلِ ربّ عزوجل

(ہم اللہ عزّوجلّ سے اَدب کی توفیق کے طلبگار ہیں کہ بے اَدب فضلِ ربّ عزّوجلّ سے محروم ہو کر دربدر ذلیل وخوار پھرتا ہے۔)

ہر زبان کے حُرُوف کی تعظیم کیجئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! زمین پر کسی بھی زَبان میں کوئی لَفظ نہیں لکھنا چاہئے بعض اَوقات لوگ سمجھتے ہیں کہ انگریزی زَبان کا اَدب کرنے کی ضَرورت نہیں ہے۔ یہ ان کی سخت غَلَط فَہمی ہے۔ غور تو فرمائیے! اگر انگریزی میں **ALLAH** لکھا ہو گا تو کیا آپ اَدب نہیں کریں گے؟ کریں گے اور یقیناً کریں گے۔ یہاں تک کہ اگر توہین کی نیّت سے مَعاذَاللّٰہ اس پر پاؤں رکھ دے یا پھینک دے تو کافر ہو جائیگا۔ بہر حال اِنگریزی اور دنیا کی ہر زَبان کے حُرُوف کا ادب کرنا چاہئے تفسیرِ کبیر شریف جلد اوّل ص ۳۹۶ کے مطابق دنیا میں بولی

جانے والی تمام زَبانیں اِلْہامی ہیں، ظاہر ہے زمین پر کسی بھی زبان میں لکھنے سے اُس کی بے اَدَبی یقینی ہے، آج کل ٹریفک کے مُحکمہ کی جانب سے رہنمائی کیلئے سڑکوں پر بعض تحریریں ہوتی ہیں یہ غَلَط طریقہ ہے، کاش! صِرْف رنگ برنگے (مگر سبز کے علاوہ) پٹّوں سے کام چلایا جاتا۔ دروازوں پر ایسے **پائیدان** نہ رکھے جائیں جن پر WELL COME لکھا ہوتا ہے۔ افسوس! آج کل حُرُوف کا اَدَب کرنا تقریباً ناممکن ہوگیا ہے۔ عُمُوماً بچھانے کی دری و چادر پر نیز فوم کے گدیلوں کے اَستر اور پلنگ کی چادروں پر کمپنی یا ڈیکوریشن کا نام تحریر ہوتا ہے، W.C پر، چپلوں اور جوتوں کے اندرونی حِصّوں بلکہ تلووں پر اور کپڑے کی کناریوں پر کارخانے کے نام وغیرہ کی لکھائی ہوتی ہے۔ بعض اَوقات سِلائی میں پاجامے کے اندر بیٹھنے کی جگہ پر تحریر آجاتی ہے تو مسلسل بے اَدَبی کا سلسلہ رہتا ہے۔ بلکہ سب سے زیادہ تشویشناک بات یہ ہے کہ عُمُوماً ہر "لال اینٹ" پر اور "فلور ٹائل" کے نیچے لکھائی ہوتی ہے۔ لال اینٹوں اور فلور ٹائلز کی لکھائی گرینڈر سے مٹائی جاسکتی ہے اور زیادہ مقدار میں خریدنے والے کارخانے والوں سے بغیر لکھائی کے بھی بنواسکتے ہیں مگر اتنی ساری زَحمتیں اُٹھانے والا با اَدَب مَدَنی ذِہن کیسے بنے؟ **اللہ** عزَّوَجَلَّ کی عطا کردہ توفیق سے سب ممکن ہے۔ ایکبار (بابُ المدینہ) کراچی میں فَرش پر رکھی ایک لال اینٹ کی لکھائی دیکھ کر سگِ مدینہ عُفِی عنہ کا دل بے قرار ہو گیا اُس پر **عمر** لکھا ہوا تھا۔ لال اینٹیں حمام

میں، بَیتُ الخَلاء میں ہر جگہ کی دیوار وفرش میں استِعمال ہوتی ہیں۔ یہ الفاظ لکھتے ہوئے ماضی کی ایک دلخراش یاد ذِہن پر اُبھر رہی ہے اُس کو بھی عرض کئے دیتا ہوں۔

مدینہ شریف کی ایک دلخراش یاد

مسجِدُ النَّبَوِیِّ الشَّرِیف علٰی صاحِبِہا الصّلوٰۃ والسّلام کی مشرِقی جانب بابِ جبرئیل کے سامنے ایک قدیم گلی تھی جو کہ جنّتُ البقیع کی طرف جاتی تھی اُس مقدّس گلی کو عُشّاق **بہشتی گلی** کہا کرتے تھے، اُس میں کئی یادگاریں مَثَلاً اہلِ بیتِ اَطہار علیہم الرضوان کے مکانات طیِّبات وغیرہ تھے، اب وہ میٹھی میٹھی حقیقی **مدنی گلی** شہید کردی گئی ہے۔ ۱٤٠٠ھ کی ایک سُہانی شام کو (سگِ مدینہ عُفِیَ عَنہ) اُسی **بہشتی گلی** سے گزر رہا تھا کہ **گٹر** کے ایک ڈھکّن کی عَرَبی لکھائی پر نظر پڑی۔ غور سے دیکھا تو اُس پر لوہے کی ڈھلائی سے "**مَجاری المدینۃ**" تحریر تھا میں نے جذبۂ عقیدت میں اس تحریر کو چُوم لیا اور جن بدنصیبوں نے میرے میٹھے میٹھے **مدینہ** (زادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا) کے نام کو **گٹر** کے ڈھکّن پر لکھوایا اُن سے میرے دل میں اِس قَدَر شدید نفرت پیدا ہوئی کہ میں بتا نہیں سکتا۔ چُومتا ہوا دیکھ کر ایک یَمَنی بوڑھے نے مجھے جھڑکا، میں سر نیچا کئے تیزی سے آگے بڑھ گیا۔ ابھی تھوڑا ہی چلا تھا کہ پیچھے سے کسی کے سلام کرنے کی آواز آئی، میں نے مُڑ کر دیکھا تو کوئی پاکستانی تھا، بڑے پُرتپاک طریقے سے ملا اور تعجب کی بات یہ ہے کہ مجھ سے معذِرت کرتے ہوئے کہنے لگا، "اُس یَمَنی

بوڑھے کا بُرا مت منایئے گا۔" مزید اُس نے کہا، "مَسجِدُالنَّبَوِیِّ الشَّرِیف علیٰ صاحِبِہا الصَّلٰوۃُ وَالسّلام میں حاضِری کا انداز دیکھ کر مجھے کَشِش ہوئی اور میں مسلسل آپ کا پیچھا کئے چلا آرہا ہوں اور آپ کی ہر نَقل و حَرَکت کا جائزہ لے رہا ہوں، آپ میرے مکان پر قِیام کر لیجئے۔" میں نے جواب دیا، "اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میرے پاس قِیام کی سَہولت موجود ہے۔" کہا، "کھانا ہی کھا لیجئے۔" میں نے جواب دیا، "اِس کی فی الحال حاجت نہیں،" کہا، "میری طرف سے کچھ رقم قبول کر لیجئے،" میں نے شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا، "میں حاجتمند نہیں، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میرے پاس اَخراجات موجود ہیں۔" بَہَر حال وہ خوش عقیدہ شخص تھا اور اُس نے مجھ سے بَہُت ہی مَحَبَّت کا اظہار کیا، میرے لئے وہ **اجنبی** تھا اور اس کے بعد پھر کبھی اس سے ملاقات نہیں ہوئی۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اُس کو اِس کا اجرِ عظیم عطا فرمائے۔ اور ہر مسلمان کو بے اَدَبی اور بے اَدَبوں کے شر سے محفوظ رکھے۔

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم

محفوظ خدا عَزَّوَجَلَّ رکھنا سدا بے اَدَبوں سے
اور مجھ سے بھی سَرزَد نہ کبھی بے اَدَبی ہو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالیٰ علٰی محمَّد

یَثرِب کہنے کی دلیل **مدینہ** عَرَبی میں **مدینہ** کے معنیٰ "شہر" ہے۔ اِس لئے گنبَد کے ڈھکّن پر **مدینہ** لکھنے میں حَرَج نہیں۔

دیوانے کا جواب مدینہ

عَرَبی میں شہر کیلئے "بَلَد" کالفظ بھی معروف ہے مدینۂ مُنوّرہ کی شہری اِنتِظامیہ کو بھی بَلَدِیَہ ہی کہتے ہیں آخر ایسا پیارا نام **مدینہ** زادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا **گنّو** کے ڈھکّن ہی پر لکھنے کی کیوں سوجھی؟ عَرَبی زَبان کے علاوہ بشمول **اُردو** دنیا کی کسی بھی زَبان میں جب **مدینہ** کہا جائے گا تو ہر ایک اس سے مُراد مدینۃُ النّبی علٰی صاحِبِہا الصَّلوٰۃُ وَالسّلام ہی لے گا۔ بلکہ عُلَمائے کِبار رحمہم اللہُ الغفّار نے **مدینۂ مُنوّرہ** زادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا کے جو مُتَعَدَّد اَسمائے مبارَکہ تحریر فرمائے ہیں اُن میں مُجَرَّد (یعنی تنہا) لفظ **مدینہ** بھی شامل کیا ہے۔ اور اس کو مدینۃُ المنوَّرہ زادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا کی تاریخ پر لکھی ہوئی کتابوں میں دیکھا جاسکتا ہے مَثَلاً علامہ نورالدین علی بن احمد **اَلسَّمہودی** علیہ رحمۃ اللہِ القوی نے **وفاءُ الوفا** ج ۱ ص ۲۲ میں مدینہ شریف کے بَہُت سارے اَسمائے مبارَکہ لکھے ہیں اُن میں ایک نام **مدینہ** بھی لکھا ہے۔ بَہَر حال کسی بھی زاوِیہ سے **گنّو** کے ڈھکّن پر مدینہ بلکہ المدینۃ لکھنے کو عُشّاق کا دل تسلیم کر ہی نہیں سکتا۔ "**المدینۃ**" کیا ہے یہ تو عُشّاق کا دل ہی جانتا ہے۔ عاشِقوں کے امام، امامِ اہلسنّت، مُجَدِّدِ دین وملّت، پروانۂ شمعِ رسالت، عاشِقِ ماہِ نُبُوَّت مولٰینا شاہ احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن کے نزدیک **مدینہ** زادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا کی اَھَمِّیَّت مُلاحَظہ ہو۔ چُنانچہ فرماتے ہیں ؎

نامِ مدینہ لے دیا چلنے لگی نسیمِ خُلد
سوزشِ غم کو ہم نے بھی کیسی ہوا بتائی کیوں (حدائقِ بخشش شریف)

اعلیٰحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے بھائی جان حضرت **مولینا حسن رضا خان** علیہ رحمۃ الحنّان یوں اظہارِ تمنا کرتے ہیں۔ ؎

رہیں اُن کے جلوے بسیں اُن کے جلوے

مِرا دل بنے یادگارِ مدینہ (ذوقِ نعت)

صلّوا علی الحبیب ! صلی اللہ تعالیٰ علیٰ محمد

وَسوسہ: گنّبر پر گنّبر ہوتا ہے اِس کا ڈھکّن چومنا سخت مَعیُوب ہے۔

علاجِ وَسوَسہ: گنّبر کا ڈھکّن اوپر ہوتا ہے مَواد اندر۔ سوکھے ہوئے ڈھکّن کو جس پر نَجاست کا کوئی ظاہری اثر نہ ہو اس کو ناپاک کہنے کی کوئی وجہ نہیں، لٰھذا **المدینۃُ المنوّرہ** زادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا کے المدینہ لکھے ہوئے سُوکھے ہوئے ڈھکّن کو عشق ومستی میں چومنے کو اِن شاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ دنیا کا کوئی بھی مفتیِ اسلام ناجائز نہیں کہے گا۔ سرکارِ والا تبار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کے مقدّس دِیار کے ڈھکّن پر لکھے ہوئے **المدینۃ** کو چُومنا اور مَستی میں جھومنا صِرف **عاشقانِ مدینہ** کَثَّرَھُمُ اللّٰہ تعالیٰ کا حصّہ ہے۔ میٹھے مصطفےٰ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کے دیوانو، مدینے کے مَستانو اور شمعِ بزمِ رِسالت کے پروانو۔ جھوم جھوم کر کہیے ؎

المدینہ سے ہمیں تو پیار ہے

اِن شاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اپنا بیڑا پار ہے

صلّوا علی الحبیب ! صلی اللہ تعالیٰ علیٰ محمد

شرابی کی بخشش ہوگئی

ایک نیک آدمی نے اپنے بھائی کو نشہ کرنے کے باعث اپنے پاس بلا کر سزا دی، واپسی میں وہ پانی میں ڈوب کر فوت ہوگیا۔ جب اُسے دفن کر چکے تو اُسی رات اُس نیک شخص نے خواب دیکھا کہ **اس کا مرحوم بھائی جنّت میں ٹہل رہا ہے**۔ اُس نے پوچھا، تُو تو شرابی تھا اور نشہ ہی کی حالت میں **مرا پھر تجھے جنت** کیسے نصیب ہوئی؟ وہ کہنے لگا، "آپ سے مار کھانے کے بعد جب میں واپس ہوا تو راہ میں ایک کاغذ دیکھا جس پر بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ تحریر تھا، میں نے اسے اٹھایا اور نگل لیا۔ پھر پانی میں گر گیا اور دم نکل گیا۔ جب قبر میں پہنچا تو مُنکر نکیر کے سُوالات پر میں نے عرض کیا، آپ مجھ سے سُوالات فرما رہے ہیں، حالانکہ میرے پیارے پروَرْدگار عَزَّوَجَلَّ کا پاک نام میرے پیٹ میں موجود ہے۔ اِتنے میں غیب سے آواز آئی، صَدَقَ عَبۡدِیۡ قَدۡ غَفَرۡتُ لَہٗ یعنی میرا بندہ سچ کہتا ہے بے شک میں نے اِسے بخش دیا۔ (نزھۃ المجالس ج اوّل ص ۲۷) **اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔**

صَلُّوا عَلَی الۡحَبِیۡب !　صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمّد

تُوبُوا اِلَی اللہ !　اَسۡتَغۡفِرُ اللہ

صَلُّوا عَلَی الۡحَبِیۡب !　صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمّد

فرمانِ مصطفٰی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے کتاب میں مجھ پر دُرُودِ پاک لکھا تو جب تک میرا نام اس میں رہے گا فرشتے اس کے لئے استغفار کرتے رہیں گے۔

کاش! ہر مسلمان تبلیغِ قران وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کے ساتھ وابَستہ ہو کر سنّتیں سیکھنے سکھانے والے عاشِقانِ رسول صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم میں شامل ہو جائے، ہر درس اور ہر سنّتوں بھرے اجتماع میں اوّل تا آخِر حاضری کی سعادت حاصِل کرے اور اِس کیلئے صدقِ دل سے جِدّ وجُہد کرے جیسا کہ

مغفِرت کا انعام

ایک اسلامی بھائی کا بیان ہے، یہ اُن دنوں کی بات ہے جب بابُ المدینہ کراچی میں مُنعَقِد ہونے والے تبلیغِ قران وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کے تین روزہ سنّتوں بھرے اجتماع کی تیاریاں زور وشور سے جاری تھیں۔ مَدَنی قافِلے لانے کیلئے مُتَعَدَّد شہروں سے بابُ المدینہ کراچی کیلئے خُصوصی ٹرینوں کا سلسلہ تھا۔ انہیں دنوں ہمارے ایک عزیز فوت ہو گئے۔ چند روز کے بعد گھر کے کسی فرد نے مرحوم کو خواب میں دیکھ کر جب حال پوچھا تو کہنے لگے، میں نے کراچی میں ہونے والے **دعوتِ اسلامی** کے سنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی نیّت سے خُصوصی ٹرین میں نشست بُک کروائی تھی۔ اور **اللہ** عزَّوَجَلَّ نے اِس سچّی نیّت کے سبب میری مغفِرت فرمادی۔

رَحمتِ حق "بہا" نہ می جوید   رَحمتِ حق "بہانہ" می جوید

(اللہ عزَّوَجَلَّ کی رَحمت "بہا" یعنی قیمت نہیں مانگتی۔ اللہ عزَّوَجَلَّ کی رَحمت تو "بہانہ" ڈھونڈتی ہے)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اچھی نیّت کی برکتیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے؟ اچھی نیّت کا کس قدر بلند رُتبہ ہے کہ عمل کرنے کا موقع نہ ملنے کے باوُجُود اجتماع میں شرکت کی نیّت کرنے والے خوش نصیب کی مغفِرت کر دی گئی۔ حضرتِ سیِّدُنا حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، انسان کو چند روز کے عمل سے نہیں اچّھی نیّت سے جنّت حاصِل ہوگی۔

(کیمیائے سعادت ج ۲ ص ۸۶۱)

یاد رکھئے! نیّت دل کے ارادے کو کہتے ہیں۔ دل میں ارادہ نہ ہونے کی صورت میں خالی ہاں کر دینے سے نیّت کا ثواب نہیں ملتا۔ مَثَلاً کسی سے کہا گیا کہ کل آنا۔ اُس نے ہاں کہہ دیا اور دِل میں یہ ارادہ ہے کہ نہیں جاؤں گا تو یہ جھوٹا وعدہ ہوا اور جھوٹا وعدہ کرنا حرام اور جہنّم میں لے جانے والا کام ہے۔ جب نبیِّ اکرم، نورِ مُجسّم، رَحْمتِ عالَم، شاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم غزوۂ تبوک کے لیے تشریف لے گئے تو فرمایا، مدینۂ طیِّبہ میں کچھ لوگ ہیں کہ ہم جو بھی وادی طے کرتے ہیں یا ایسی جگہ کو پامال کرتے ہیں جس سے کُفّار کو غصہ آئے نیز ہم کوئی مال خرچ کرتے ہیں یا ہم بھوکے ہوتے ہیں تو وہ ان تمام باتوں میں ہمارے ساتھ شریک ہوتے ہیں حالانکہ وہ مدینۂ منوّرہ میں ہیں صَحابۂ کرام علیہم الرضوان نے عرض کیا، **یا رسولَ اللہ!** عزّوجلّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم وہ کیسے؟ وہ تو ہمارے ساتھ نہیں ہیں آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جو مجھ پر ایک دُرود شریف پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے ایک قیراط اجر لکھتا ہے اور قیراط اُحد پہاڑ جتنا ہے۔

نے فرمایا، انہیں عذر (یعنی مجبوری) نے روک رکھا ہے۔ (وہ اِس لئے ثواب کے حقدار قرار پائے کہ شرکت کی پکّی نیّت ہونے کے باوُجُود مجبوراً شریک نہ ہو سکے تھے۔)

(السُنَنُ الکُبریٰ لِلبَیہَقِی ج ۹ ص ۲۴ وغیرہ)

جو شخص اللہ تعالیٰ کی (رضا جوئی) کے لیے خوشبو لگائے تو وہ قیامت کے دن اِس طرح آئے گا کہ اُس کی خوشبو کستوری سے زیادہ مہک رہی ہو گی اور جو آدمی غیرِ خدا کی خاطر خوشبو لگائے وہ قیامت کے دن یوں آئیگا کہ اس کی بُو مُردار سے زیادہ بد بودار ہو گی۔ (مُصَنَّف عبدُ الرَّزّاق ج ٤ ص ۳۱۹ حدیث ۷۹۳۲، اِحیاءُ العُلوم ج ٤ ص ۸۱۳)

حُجَّۃُ الاسلام امام محمد غزالی علیہ رحمۃُ اللہِ الوالی کیمیائے سعادت میں حدیثِ پاک نَقل کرتے ہیں، سرکارِ مدینہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کا فرمانِ عالیشان ہے، ”جو شخص اِس نیّت سے قرض لے کہ واپس نہیں کریگا تو وہ چور ہے۔

(اَلتَّرغِیب وَ التَّرہِیب ج ۲ ص ۶۰۲)

اللہ تعالیٰ کی خُفیہ تدبیر

خدائے رَحمٰن عَزَّوَجَلَّ کی رَحمت پر قُربان! وہ بے نیاز ہے۔ کس بندے کے ساتھ اُس کی کیا **خُفیہ تدبیر** ہے یہ کوئی نہیں جانتا کہ جب وہ نوازنے پر آتا ہے تو بظاہر بہُت ہی چھوٹے سے عمل پر جنّت کی اعلیٰ نعمتوں سے مالا مال فرما دیتا ہے اور جب گرِفت کرنے پر آتا ہے تو کسی ایک صَغیرہ گناہ پر پکڑ لیتا ہے۔ لِھٰذا بندے کو

چاہئے کہ کسی بھی نیکی کو ہرگز ہرگز ترک نہ کرے اور گناہ سے ہر صورت میں اپنے آپ کو بچائے اور ہر حال میں ربِّ ذُوالجلال عَزَّوَجَلَّ کی **بے نیازی** سے ڈرتا رہے۔ حضرتِ علّامہ عبدُالرَّحمٰن ابنِ جوزی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نقل کرتے ہیں،

رونگٹے کھڑے کردینے والی حکایت

حضرت سیِّدُنا حسن بصری رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ اپنے اَحباب کے ساتھ تشریف فرما تھے کہ لوگ ایک مقتول (یعنی قتل کئے ہوئے مُردے) کو گھسیٹتے ہوئے وہاں سے گزرے۔ سیِّدُنا حسن بصری رَحْمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے جب مقتول کی شَکل دیکھی تو ایک دم **بے ہوش** ہو کر زمین پر تشریف لے آئے۔ جب ہوش آیا، کسی نے ماجرا دریافت کیا تو فرمایا، یہ **مقتول** کسی وَقت بہُت بڑا عابِد و زاہِد تھا۔ لوگوں کا تَجَسُّس بڑھا۔ عرض کیا، یا سیِّدی! ہمیں تفصیلی واقِعہ ارشاد فرمایئے! فرمایا، یہ **عابِد** ایک روز نَماز کیلئے گھر سے چلا تو راستے میں ایک عیسائی لڑکی پر نظر پڑ گئی اور ایک دم اُس کے دل میں عِشق کی آگ شُعلہ زَن ہوئی اور اُس کے فِتنے میں پڑ گیا، اُس سے شادی کا مُطالبہ کیا، اُس نے شَرط رکھی کہ عیسائی ہو جاؤ۔ کچھ عرصہ **عابِد** نے ضَبط کیا، مگر آخِرِ کار شہوت کے ہاتھوں لاچار ہو کر اسلام چھوڑ کر نصرانی بن گیا۔ جب اُس نے لڑکی کو آکر خبر دی تو وہ بِگڑ گئی اور نَفرین[1] (نف ۔ ری ۔ ن) کرتے ہوئے کہا، **او بدنصیب!** تیرے اندر کوئی بھلائی

[1] یعنی مَلامت۔

فرمانِ مصطفٰی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم) مجھ پر دُرُود شریف پڑھو اللہ تعالیٰ تم پر رحمت بھیجے گا۔

نہیں، تُو نے اپنے دین سے وَفا نہیں کی تو کسی اور کے ساتھ کیا وفا کریگا **بد بخت !** تُو نے شَہوت سے بدمست ہو کر عمر بھر کی عبادت و ریاضت بلکہ اپنا دین تک داؤ پر لگا دیا! **اے سُن! تو اسلام سے پھر کر مُرتَد ہو چکا ہے اور اَلحَمدُ لِلّٰہ میں عیسائیت کو چھوڑ کر مسلمان ہو چکی ہوں۔** یہ کہہ کر اُس نے سُورَۃُ الْاِخْلَاص کی تِلاوت کی، کسی سننے والے نے حیرت سے پوچھا، یہ تجھے کیسے یاد ہوگئی؟ کہنے لگی، دراَصل بات یہ ہے کہ خواب کے اندر میں جہنَّم میں داخِل ہونے لگی، اچانک ایک صاحِب وہاں آگئے اور مجھے تسلّی دیتے ہوئے کہنے لگے، ڈرومت، تمہاری جگہ اُسی شخص کو فِدیہ بنا دیا گیا ہے۔ اتنے میں یہ عاشِق ناشاد و نامُراد میری جگہ جہنَّم میں جانے کیلئے آگیا۔ پھر وہ صاحِب مجھے جنّت میں لے گئے وہاں میں نے یہ لکھا ہوا دیکھا،

يَمْحُوا اللّٰهُ مَا يَشَآءُ وَيُثْبِتُ ۚۖ وَعِنْدَهٗۤ اُمُّ الْكِتٰبِ ﴿۳۹﴾

ترجَمۂ کنزالایمان: اللہ جو چاہے مٹاتا اور ثابت کرتا ہے اور اصل لکھا ہوا اُسی کے پاس ہے۔

(پ ۱۳ الرّعد ۳۹)

پھر اُنہوں نے مجھے سُورَۃُ الْاِخْلَاص یاد کروائی، جب میں بیدار ہوئی تو یہ مجھے یاد ہو چکی تھی۔

حضرتِ سیِّدُنا حسن بصری رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے فرمایا، وہ خوش نصیب لڑکی تو مسلمان ہو گئی لیکن بدنصیب عابِد شَہوت سے مَغلوب ہو کر مُرتَد ہونے کے بعد آج

قتل کر دیا گیا۔ نَسْاَلُ اللّٰہَ الْعَافِیَۃَ ہم اللہ عَزَّوَجَلَّ سے عافِیَت کا سُوال کرتے ہیں۔

(بَحْرُ الدُّمُوع اَلْفَصْلُ السَّادِس عشرص ۱۰۱)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بے نیازی اور اُس کی **خُفیہ تدبیر** سے ہر ایک کو ہر دم ڈرتے رَہنا چاہئے ہم میں سے کسی کو نہیں معلوم کہ ہمارا خاتِمہ ایمان پر ہوگا بھی یا نہیں۔ آہ! آہ! آہ! خدا عَزَّوَجَلَّ کی قسم! ہم دنیا میں پیدا ہو کر سخت ترین آزمائش میں پڑ گئے، اس مُعامَلہ میں تو جانور اور کیڑے مکوڑے اچھے رہے کہ نہ انہیں سَلْبِ ایمان کا خوف، نہ سَکَرات و قبر و حشر کی ہَولناکیوں کی وَحشت، نہ عذابِ جہنَّم کا ڈر۔

کاش کہ میں دنیا میں پیدا نہ ہُوا ہوتا
قبر و حشر کا سب غم ختم ہوگیا ہوتا

آہ! سَلْبِ ایماں کا خوف کھائے جاتا ہے
کاش! میری ماں نے ہی مجھ کو نہ جنا ہوتا

آہ! کثرتِ عِصیاں ہائے خوف دوزخ کا
کاش! اس جہاں کا میں نہ بَشَر بنا ہوتا

اللہ عَزَّوَجَلَّ بے نیاز ہے، ہمیں اُس سے ہر دم ڈرتے رَہنا چاہئے، ایمان کی حِفاظت کے معاملے میں کبھی بھی غفلت نہیں کرنا چاہئے، بُری صُحبت میں ہلاکت ہی ہلاکت اور اچھی صُحبت اور اچھوں سے مَحَبَّت و نسبت میں ہر طرح سے عافِیت ہے۔ تبلیغِ قرآن و سنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی**

کے مَدَنی ماحول سے مُنسلِک ہو کر جو عمر بھر وابَستہ رَہتا ہے اُس پر وہ رَحمتیں بَرستی ہیں کہ سُننے والے وَرطۂ حیرت میں ڈوب جاتے ہیں۔ چُنانچِہ

مدینے کا مسافر

بابُ المدینہ (کراچی) کے علاقہ نیا آباد کے ایک مُبلّغِ دعوتِ اسلامی کا بیان اپنے انداز و الفاظ میں پیش کرتا ہوں، ان کا کہنا ہے کہ میرے والدِ بُزُرگوار حاجی عبدُ الرَّحیم عطّاری (کچھّی) جن کی عمر کم وبیش **70** سال تھی۔ ابتدائی دَور دُنیا کی رنگینیوں کی نذر رہا مگر پھر اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول کی بَرَکت سے زندگی میں مَدَنی انقلاب برپا ہو گیا۔ **1995**ء میں جب دوسری بار حج کا مُژدۂ جانفزا ملا تو ان کی خوشی قابلِ دید تھی۔ جیسے جیسے روانگی کا وقت قریب آرہا تھا خوشی دو چند ہوتی جارہی تھی۔ آخر ان کی خوشیوں کی مِعراج کا وقت قریب آگیا۔ رات **4:00** بجے ایئر پورٹ کی طرف روانگی تھی۔ پوری رات خوشی خوشی تیاری میں مشغول رہے، مہمانوں سے گھر بھرا ہوا تھا تقریباً **3:00** بجے اِحرام برابر میں رکھ کر اپنے کمرے میں لیٹ گئے۔ میں بھی لیٹ گیا، ابھی بمشکل پندرہ مِنٹ ہوئے ہوں گے کہ میرے کمرے کے دروازے پر دستک پڑی۔ چونک کر دروازہ کھولا تو سامنے والِدہ پریشانی کے عالَم میں کھڑی فرما رہی تھیں، تمھارے والِد صاحِب کی طبیعت خراب ہو گئی ہے۔ میں بَعُجلت تمام پہنچا تو والِد صاحِب بے قراری کے ساتھ سینہ سَہلا

رہے تھے، فوراً اَسپتال لے جایا گیا ڈاکٹر نے بتایا کہ ہارٹ اٹیک ہوا ہے۔ گھر میں کُہرام مچ گیا کہ کچھ ہی دیر بعد سفرِ مدینہ کیلئے روانگی ہے اور والِد صاحب کو یہ کیا ہوگیا! افسوس طیّارہ والِد صاحب کو لئے بغیر ہی سُوئے مدینہ پرواز کرگیا۔ والِدِ محترم 5 دن اَسپتال میں رہے۔ اِس دَوران مزید چار بار دل کا دَورہ پڑا۔ مگر اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کی بَرَکت سے ہوش کے عالَم میں اُن کی ایک بھی نَماز قضاء نہ ہوئی۔ جب بھی نَماز کا وقت آتا تو کان میں عرض کردی جاتی، نَماز پڑھ لیں آپ فوراً آنکھ کھول دیتے۔ تَیَمُّم (تَ۔یَم۔مُم) کرادیا جاتا اور آپ نَقاہت کے باعِث اشارے سے نَماز پڑھ لیتے۔ آخری "اٹیک" پر پھر بے ہوش ہوگئے۔ عِشاء کی اذان پر آنکھیں جھپکیں تو میں نے فوراً عرض کیا، ابّا جان نَماز کیلئے تَیَمُّم کروادوں، اشارے سے فرمایا، ہاں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں نے تَیَمُّم کروایا اور والِد صاحب نے اَللّٰہُ اَکبر کہہ کر ہاتھ باندھ لیے مگر پھر بے ہوش ہوگئے۔ ہم گھبرا کر دَوڑے اور ڈاکٹر کو بلالائے۔ فوراً I.C.U میں لے جایا گیا، چند مِنَٹ بعد ڈاکٹر نے آکر بتایا کہ آپ کے والِد بڑے خوش نصیب تھے کہ اُنہوں نے بُلند آواز سے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم پڑھا اور انکا انتِقال ہوگیا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ ﴿۱۵۶﴾ (پ۲ البقرہ ۱۵۶)

ایک سیِّد زادے نے والِد مرحوم کو غُسل دیا۔ چُونکہ والِد صاحب کو اُنگلیوں پر گن کر

پر گن کر اَذکار پڑھنے کی عادت تھی لہٰذا آپ کی اُنگلی اُسی انداز میں تھی گویا کچھ پڑھ رہے ہیں، بار بار اُنگلیاں سیدھی کی جاتیں ۔ مگر دوبارہ اُسی انداز پر ہوجاتیں، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ کثیر اسلامی بھائی جنازے میں شریک ہوئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میرے بھائی کی بھی والِد صاحِب کے ساتھ حج پر جانے کی ترکیب تھی۔ وہ حج کی سعادت سے بَہرہ مَند ہوئے۔ بڑے بھائی کا کہنا ہے کہ میں نے مدینۂ مُنوَّرہ میں رورو کر **بارگاہِ رسالت** صَلَّی اللہُ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم میں عرض کی کہ میرے مرحوم والِد کا حال مجھ پر مُنکَشِف ہو، جب رات کو سویا تو خواب میں دیکھا کہ والِدِ بُزُرگوار علیہ رحمۃ الغفار اِحرام پہنے تشریف لائے اور فرمارہے ہیں، ''میں عمرہ کی نیّت کرنے (مدینے شریف) آیا ہوں، تم نے یاد کیا تو چلا آیا، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں بَہُت خوش ہوں''۔ دوسرے سال میرے بھتیجے نے مسجِدُ الحرام شریف کے اندر کعبۂ اللہ شریف کے سامنے اپنے دادا جان یعنی میرے والِد مرحوم حاجی عبدالرحیم عطّاری کو عَین بیداری کے عالَم میں اپنے برابر میں نَماز پڑھتے دیکھا۔ نَماز سے فارِغ ہو کر بَہُت تلاش کیا مگر نہ پاسکے۔ **اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔**

مدینے کا مسافِر سِندھ سے پُہنچا مدینے میں
قدم رکھنے کی نوبت بھی نہ آئی تھی سفینے میں

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

اللہ عزّوجلّ اپنے نام کی تعظیم کرنے والوں سے بہت خوش ہوتا اور انعام واکرام کی بارشیں فرمادیتا ہے یہ بھی اُس کی **خفیہ تدبیر** ہے کہ بَخت گنہگار و شراب خور کے بظاہر چھوٹے سے نیک عمل سے خوش ہو کر توبہ کی توفیق دیکر ولی کامل بنا دے۔ چُنانچہ

شرابی ولی بن گیا!

حضرتِ سیّدنا بِشر حافی علیہ رَحْمۃُ اللہِ الکافی توبہ سے قَبل بہت بڑے شرابی تھے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ایک مرتبہ شراب کے نشے میں دُھت کہیں جارہے تھے کہ راستے میں ایک کاغذ پر نظر پڑی جس پر **بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم** لکھا ہوا تھا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے تعظیماً اُٹھالیا اور عِطر خرید کر مُعطّر کیا پھر اُسے ایک بُلند جگہ پر اَدَب کے ساتھ رکھ دیا۔ اُسی رات ایک بُزرگ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے خواب میں سُنا کہ کوئی کہہ رہا ہے، ”جاؤ! **بِشر** سے کہہ دو کہ تم نے میرے نام کو مُعطّر کیا، اُس کی تعظیم کی اور اسے بُلند جگہ رکھا ہم بھی تمہیں پاک کریں گے۔“ اُن بُزرگ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے دِل میں سوچا کہ **بِشر تو شرابی ہے۔** شاید مجھے خواب میں غَلَط فہمی ہوئی ہے۔ چُنانچہ اُنہوں نے وُضو کیا، نَفْل پڑھے اور پھر سو رہے۔ دُوسری اور تیسری بار بھی یہی خواب دیکھا اور یہ بھی سُنا کہ ”ہمارا یہ پیغام **بِشر** ہی کی طرف ہے، جاؤ! اُنہیں ہمارا پیغام پہنچادو!“ چُنانچہ وہ بُزرگ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر دُرُود شریف نہ پڑھے تو وہ لوگوں میں سے کنجوس ترین شخص ہے۔

حضرتِ بِشر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی تلاش میں نکل پڑے۔ ان کو پتا چلا کہ وہ شراب کی مَحفِل میں ہیں تو وہاں پہنچے اور **بِشر** کو آواز دی۔ لوگوں نے بتایا کہ وہ تو نشے میں بدمست ہیں! اُنہوں نے کہا، اُنہیں جا کر کسی طرح بتادو کہ ایک آدمی آپ کے نام کوئی پیغام لایا ہے اور وہ باہَر کھڑا ہے۔ کسی نے جا کر اندر خبر دی۔ حضرت سیِّدُنا بِشر حافی علیہ رحمۃ اللہِ الکافی نے فرمایا، اُس سے پوچھو کہ وہ کس کا پیغام لایا ہے؟ دَریافت کرنے پر وہ بُزُرگ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرمانے لگے، **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کا پیغام لایا ہوں۔ جب آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو یہ بات بتائی گئی تو جھوم اُٹھے اور فوراً ننگے پاؤں باہَر تشریف لے آئے پیغامِ حق عَزَّوَجَلَّ سُن کر سچّے دِل سے تَوبہ کی اور اُس بُلَند مقام پر جا پہنچے کہ مُشاہَدۂ حق عَزَّوَجَلَّ کے غَلَبہ کی شِدَّت سے ننگے پاؤں رَہنے لگے۔ اِسی لئے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ **حافی** (یعنی ننگے پاؤں والا) کے لقب سے مشہور ہوگئے۔ (تذکِرۃُ الاولیاء ص ۶۸) **اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔**

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علٰی محمَّد

باادب بانصیب
بے ادب بے نصیب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کا نام لکھے ہوئے کاغذ کے ٹکڑے کا اَدَب کرنے سے ایک سخت گنہگار اور شرابی **ولیُّ اللہ** بن گیا تو جن کے دِلوں میں **ربُّ الانام** عَزَّوَجَلَّ کا نام کَندہ (کَن ۔ دَہ) ہے اور جن کے قُلُوب **ذِکرُ اللہ** عَزَّوَجَلَّ سے مَعمور ہیں اُن نُفوسِ قُدسِیَّہ کے اَدَب کے سبب ہم گنہگار، **اللہ** عَزَّوَجَلَّ

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اس نے مجھ پر دُرُود شریف نہ پڑھا اس نے جفا کی۔

کے فضل وکرم سے کیوں بہرہ وَر نہ ہوں گے؟ نیز جو تمام اولیاء و انبیاء کے بھی آقا ہیں یعنی سَیِّدُ الْاَنْبِیاء، اَحْمَدِ مُجْتَبٰے مُحَمَّدِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم اِن کا اَدَب ہمارے ربّ عَزَّوَجَلَّ کو کس قدر محبوب ہوگا۔ یقیناً کسی شان والے کے نام کا ادب اَجر وثواب کا مُوجب ہے۔ حضرتِ سیِّدُ نا بِشرِ حافی علیہ رَحْمَۃُ اللہِ الکافی نے اللہ ربُّ العزّت عَزَّوَجَلَّ کے نام کا اَدَب کیا تو عظمت پائی۔ تو آج ہم اگر شہنشاہِ عالی نَسب، سلطانِ عَرَب، محبوبِ ربّ عَزَّوَجَلَّ صَلَّی اللہُ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کے نامِ پاک کا ادب کریں، جہاں سُنیں چُوم کر آنکھوں سے لگالیں تو کیونکر عزّت نہ پائیں گے؟ حضرتِ سیِّدُ نا بِشر حافی علیہ رَحْمَۃُ اللہِ الکافی نے جہاں اللہ عَزَّوَجَلَّ کا نام دیکھا وہاں عِطر لگایا تو پاک ہوگئے، ہم بھی جہاں ذِکرِ رسالت مآب صَلَّی اللہُ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم ہو وہاں عَرَقِ گُلاب چھڑکیں تو کیوں پاک نہ ہوں گے؟

کیا مہکتے ہیں مہکنے والے بُو پہ چلتے ہیں بھٹکنے والے
عاصیو! تھام لو دامن اُن کا وہ نہیں ہاتھ جھٹکنے والے

(حدائقِ بخشش شریف)

صلّوا علی الحبیب ! صلّی اللہ تعالیٰ علٰی محمّد

جانور بھی وَلی کی تعظیم کرتے ہیں

حضرتِ سیِّدُ نا بِشرِ حافی علیہ رحمۃُ اللہِ الکافی ہمیشہ ننگے پاؤں چلتے تھے اور جب تک بغداد شریف میں آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حیات رہے کسی چوپائے نے راستے میں

گوبَر نہ کیا اور وہ صِرف اِس حُرمت واَدَب کے پیشِ نظر کہ حضرتِ سیِّدُنا بِشرِ حافی علیہ رَحمۃُ اللہِ الکافی یہاں ننگے پاؤں چلتے پھرتے ہیں۔ ایک دن ایک چوپائے نے راستے میں گوبَر کر دیا تو اُس کا مالِک یہ بات دیکھ کر گھبرا گیا کہ ہو نہ ہو آج حضرتِ سیِّدُنا بِشرِ حافی علیہ رَحمۃُ اللہِ الکافی کا **انتِقال** ہوگیا ہے ورنہ یہ جانور کبھی راستے میں گوبَر نہ کرتا۔ چُنانچہ تھوڑی دیر کے بعد اُس نے سُن لیا کہ حضرت رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کا **وِصال** ہوگیا ہے۔

(مُلَخَّص از اَحسَنُ الوِعاء ص ۱۳۷) **اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔**

جو کہ اِس دَر کا ہوا خَلقِ خُدا اُس کی ہوئی
جو کہ اِس دَر سے پھرا اللہ عزوجل اُس سے پھر گیا

ٹھوکریں کھاتے پھرو گے اِن کے دَر پر پڑ رہو
قافِلہ تو اے رضا رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ اوّل گیا آخِر گیا

عقیدتمندوں کی بھی مغفِرت

مدینہ

حضرتِ سیِّدُنا بِشرِ حافی علیہ رَحمۃُ اللہِ الکافی کو انتِقال کے بعد قاسم بن مُنَبِّہ نے خواب میں دیکھ کر پوچھا، **مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِکَ؟** یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا مُعامَلہ فرمایا؟ جواب دیا، **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے مجھے بَخش دیا اور ارشاد فرمایا، تم کو بلکہ تمھارے جنازے میں جو جو شریک ہوئے ان کو بھی میں نے بَخش دیا۔ تو میں نے عرض کیا، **یا اللہ** عَزَّوَجَلَّ مجھ سے مَحَبَّت کرنے والوں کو بھی بَخش دے۔ تو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی رَحمت مزید جوش پر آئی، اور فرمایا، **قِیامت تک جو تم سے مَحَبَّت کریں گے اُن سب کو بھی میں نے بَخش دیا۔** (شَرحُ الصُّدور ص ۲۸۹)

صلُّوا علَی الحبیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمّد

اَعمال نہ دیکھے یہ دیکھا ، ہے میرے ولی کے در کا گدا
خالِق نے مجھے یوں بَخش دیا، سبحٰن اللہ سبحٰن اللہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم کی تعظیم کی بَرَکت سے سیِّدُنا بِشرِ حافی علیہ رحمۃ اللہ الکافی کا مقام کتنا بُلند ہو گیا کہ ان کی بَرَکتوں سے ہمیں بھی اس کا حصّہ مل رہا ہے! جی ہاں! بارگاہِ خداوندی عزَّوَجَلَّ میں عرض کرنے پر انہیں ان سے مَحَبَّت کرنے والوں کی مغفرت کی بھی بِشارت مل گئی۔ اِن شاءَ اللہ عزَّوَجَلَّ ہماری بھی بگڑی بن جائے گی، کیوں کہ ہمیں تمام اولیاءُ اللہ سے مَحَبَّت اور ولیِ کامل حضرتِ سیِّدُنا بِشرِ حافی علیہ رحمۃ اللہ الکافی سے بھی پیار ہے۔

بِشرِ حافی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے ہمیں تو پیار ہے — اِن شاءَ اللہ عزَّوَجَلَّ اپنا بیڑا پار ہے
ہم کو سارے اولیاء رحمہم اللہ تعالیٰ سے پیار ہے — اِن شاءَ اللہ عزَّوَجَلَّ اپنا بیڑا پار ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اب زمین سے مقدّس کاغذ اٹھانے کی فضیلت سنئے اور جھومئے:۔

مُتبرّک کاغذ اُٹھانے کی فضیلت

امیرُ المؤمنین حضرتِ مولائے کائنات علیُّ المُرتَضٰی شیرِ خدا کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم سے روایت ہے کہ دو جہاں کے سلطان، سرورِ ذیشان، محبوبِ رحمٰن عزَّوَجَلَّ و صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ فضیلت نشان ہے، "جو کوئی زمین سے ایسا کاغذ

اٹھائے جس میں **اللہ** عزَّوَجَلَّ کے ناموں میں سے کوئی نام ہو تو **اللہ** عزَّوَجَلَّ اس (اٹھانے والے) کا نام (روحوں کے سب سے اعلیٰ مقام) **عِلِّیِّیْن** (عِل ۔لِی ۔یِیْن) میں بُلند فرمائے گا اور اُس کے والِدَین کے عذاب میں **تَخْفِیف** (یعنی کمی) کرے گا اگرچہ اُسکے والِدَین کافِر ہی کیوں نہ ہوں۔'' (مَجْمَعُ الزَّوائِد ج۴ ص۳۰۰)

مفتیِ اعظم ہند رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور کاغذات و حُروف کی تعظیم

عالِم باعمل، فاضِلِ اَجَل، عاشِقِ نبیِ مُرسَل، ولیِ ربِّ لَم یَزَل، آفتابِ وِلایت، ماہتابِ ہِدایت، تاجدارِ اہلسنّت، شہزادۂ اعلیٰ حضرت سیِّدُنا و مولٰینا الحاج محمد مصطفٰے رضا خان علیہ رحمۃ المنّان المعروف ''حُضور مفتیِ اعظم ہند'' **سادہ کاغذات اور حُروفِ مُفْرَدَہ** کی بھی تعظیم بجالاتے تھے کیوں کہ وہ قراٰن و حدیث اور شریعت کی باتوں کو لکھنے میں کام آتے ہیں۔ ۱۳۹۱ھ میں **دارُالعُلوم رَبّانِیہ**، باندہ (الھند) کے سالانہ جلسۂ دستار بندی میں **حُضور مفتیِ اعظم ہند** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تشریف لائے۔ سُواری سے اُتر کر چند ہی قدم چلے تھے کہ آپکی نظر اُردو لکھائی والے کاغذ کے چند بوسیدہ ٹکڑوں پر پڑی، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فوراً ان کو زمین سے اُٹھایا اور فرمایا: **کاغذات اور عَرَبی حُروف** (کہ اُردو کے بھی چند کے علاوہ سبھی حُروف عَرَبی ہیں ان) کا احترام کرنا چاہیے اس لیے کہ ان سے قراٰنِ عظیم واحادیثِ مقدّسہ اور تفاسیر وغیرہ مُرتَّب ہوتی ہیں۔'' (مُلخصاً مفتیِ

اعظم کی استقامت و کرامت ص ۱۲۴) **اللہ** عزّوجلّ **کی اُن پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔**

حُضور مفتیٔ اعظم ہند رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور دُکھیاروں کی غمخواری

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے اُحضور **مفتیٔ اعظم ھند** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا جذبۂ ادب! جو شخص حُروفِ تہجّی (ALPHABETS) بلکہ سادہ کاغذ تک کا اِحترام کرتا ہو گا وہ **اِحترامِ مسلم** کا نہ جانے کتنا خیال رکھتا ہوگا! چُنانچہ **حُضور مفتیٔ اعظم** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مسلمانوں کی غمخواری اور دلجوئی کرنے میں بھی اپنی مِثال آپ تھے، مسلمان کا دل توڑنے سے ہر دم اِجتناب فرماتے، ان کو فائدہ پہنچانے کے بے حد حریص تھے اور حریص کیوں نہ ہوتے کہ جس **مَدَنی آقا میٹھے میٹھے مصطَفےٰ** صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم سے والہانہ عشق تھا اُنہیں کا ارشادِ حقیقت بُنیاد ہے۔ خَیْرُ النَّاسِ اَنْفَعُھُمْ لِلنَّاس یعنی "بہترین شخص وہ ہے جو لوگوں کو فائدہ پہنچائے۔"

(الجامع الصغیر للسیوطی ص۲۴۶ حدیث ۴۰۴۴ دار الکتب العلمیۃ بیروت) اس حدیثِ پاک پر عمل کی مَدَنی جھلک پیش کرتی ہوئی ایک **انوکھی حِکایت** مُلاحظہ فرمایئے چُنانچہ **حُضور مفتیٔ اعظم** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ایک خاص موقع سے مدرسۂ فیض العلوم (دھتکی ڈیہہ جمشید پور، جھارکھنڈ الھند) میں مدعو کیے گئے۔ واپسی پر ریلوے اسٹیشن جانے کیلئے **حضور مفتیٔ اعظم ھند** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ رِکشہ میں تشریف فرما ہوئے ہی تھے کہ اتنے میں

ایک شخص نے حاضِر ہو کر عرض کی: حُضور! فُلاں پریشانی سے دوچار ہوں، تعویذ مرحمت فرما دیجئے۔ مدرَسہ کے مُہتمم رئیسُ الْقَلَم حضرت علّامہ ارشدُ القادِری صاحِب نے اُس شخص سے فرمایا: گاڑی کا ٹائم ہو چکا ہے اور تم ابھی تعویذ کے لیے بول رہے ہو! **حُضور مفتیِ اعظم** علیہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الاکرم نے علّامہ زِیْدَ مَجْدُہٗ[1] کو، اُس شخص کو روکنے سے مَنْع فرمایا۔ علّامہ صاحِب نے عرض کی: حُضور! گاڑی چھوٹ جائیگی۔ اس پر **حُضور مفتیِ اعظم ہند** قُدِّسَ سِرُّہٗ نے خوفِ خدا عزوجل سے سرشار اور دُکھیاری اُمّت کی دِلجوئی میں بے قرار ہو کر جو جواب دیا وہ سُنہری حَرفوں سے لکھنے کے قابل ہے چُنانچِہ فرمایا: ''چھوٹ جانے دو، دوسری ٹرین سے چلا جاؤں گا۔ کل قِیامت کے دن اگر خُداوندِ کریم جَلَّ جَلالُہٗ نے پوچھ لیا کہ تُو نے میرے فُلاں بندے کی پریشانی میں کیوں مدد نہیں کی؟ تو میں کیا جواب دُوں گا!'' یہ فرما کر رِکشہ سے سارا سامان اُترَوا لیا۔ (مفتیِ اعظم کی استِقامت و کرامت ص ۱۲۰، ۱۲۱) **اللہ** عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔**

خیالِ خاطرِ اَحباب چاہیے ہر دم
انیسؔ ٹھیس نہ لگ جائے آبگینے[2] کو

---

[1] یہ مضمون غالباً حضرت علّامہ ارشد القادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی زندگی میں لکھا گیا ہے کیونکہ ''زِیدَ مَجْدُہٗ'' زندوں پر لکھنے کا عُرف ہے۔ [2] آبگینہ یعنی دل

مُقدّس کاغذ کی بَرَکت

حضرتِ سیِّدُ نا منصور بن عَمّار علیہ رحمۃُ اللہِ الغفّار کی توبہ کا سبب یہ ہوا کہ ایک مرتبہ ان کو راہ میں کاغذ کا پُرزہ ملا۔ جس پر بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم لکھا تھا۔ اُنہوں نے اَدَب سے رکھنے کی کوئی مناسِب جگہ نہ پائی تو اُسے نگل لیا۔ رات خواب دیکھا کوئی کہہ رہا ہے، اِس مُقدّس کاغذ کے اِحْتِرام کی بَرَکت سے اللّٰہ رَبُّ العزّت جَلَّ جَلالُہٗ نے تجھ پر حکمت کے دروازے کھول دیئے۔ (الرِّسالۃُ القُشَیریۃ ص ۴۸) اللّٰہ عزّوَجَلّ کی اُن پر رَحْمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم لکھے ہوئے کاغذ کو اٹھا کر اس کی تعظیم کرنے والے کو اللہ عزّوَجَلّ نے توبہ کی توفیق دیکر وِلایت کا رُتبہ عنایت فرما کر اَوتاد کے عظیم منصب سے سرفراز فرمادیا جیسا کہ ''بَہجۃُ الاَسرار شریف'' میں ہے، حضرتِ سیِّدُ نا شیخ ابو بکر بن ہوار علیہ رَحْمۃُ الجبّار فرماتے ہیں، عراق کے اَوتاد سات ہیں، (۱) حضرتِ سیِّدُ نا شیخ مَعروف کَرخی (۲) حضرتِ سیِّدُ نا شیخ امام اَحمد بن حَنْبل (۳) حضرتِ سیِّدُ نا شیخ بِشر حافی (۴) حضرتِ سیِّدُ نا شیخ منصور بن عَمّار (۵) حضرتِ سیِّدُ نا شیخ جُنَید (۶) حضرتِ سیِّدُ نا شیخ سَہل بن عبدُ اللہ تُستَری (۷) حضرتِ سیِّدُ نا شیخ عبدُ القادِر جیلانی رحمہم اللہ تعالیٰ (ہمارے غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس نے کتاب میں مجھ پر دُرُود پاک لکھا تو جب تک میرا نام اس میں رہے گا فرشتے اس کے لئے استغفار کرتے رہیں گے۔

ابھی ولادت بھی نہیں ہوئی تھی اس لئے یہ غیب کی خبر سن کر) عرض کیا گیا، عبدُ القادِر جیلانی کون؟ حضرتِ سیِّدُنا شیخ ہوار علیہ رحمۃ الجبار نے جواباً ارشاد فرمایا، ''ایک **عَجمی** ''شریف'' ہونگے (اہلِ عَرَب کے یہاں ساداتِ کرام کو ''شریف'' اور ''حبیب'' بولتے ہیں جبکہ جناب کی جگہ لفظ ''سیّد'' استعمال کیا جاتا ہے مطلب یہ ہے کہ ایک غیر عَرَبی سیّد صاحِب) جو کہ **بغداد شریف** میں قیام فرمائیں گے، ان کا ظُہور **پانچویں صدی ہجری** میں ہوگا اور وہ صِدّیقین (یعنی اولیائے کرام کی سب سے اعلیٰ قسم) سے ہوں گے۔'' **اَوتاد** وہ افراد ہیں جو دنیا کے سردار اور زمین کے قُطب ہیں۔ (بَہجَۃُ الاَسرار مترجم ۳۸۵ پرو گریسو بکس)

اللہ عزَّوَجلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔

کسی خِطّۂ زمین یعنی شہر وغیرہ کا اِنتِظام جس ولیُّ اللہ کے سپُرد (سِ۔پُرْ۔ دْ3) ہواُس کو **قُطب** کہتے ہیں۔

چار دُعاؤں کی حکایت

بسم اللہ شریف کی تحریر والے کاغذ کی تعظیم کی بَرَکت سے حضرتِ سیِّدُنا **منصور بن عَمّار** علیہ رحمۃ الغفار کا شمار اولیائے کِبار سے ہونے لگا، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نیکی کی دعوت کی دھوم مچاتے تھے، لاتعداد افراد بصد عقیدت آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا بیان سننے آتے تھے۔ ایک بار آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے اجتماع میں کسی حقدار نے چار دِرہم کا سُوال کیا، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اِعلان فرمایا، جو اس کو چار دِرہم دے گا میں اُس کے لئے **چار دعائیں** کروں

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) مجھ پر کثرت سے دُرُودِ پاک پڑھو بے شک تمہارا مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔

گا۔ اُس وَقت وہاں سے ایک غلام گزر رہا تھا ایک ولیِ کامل کی رَحمت بھری آواز سُن کر اُس کے قدم تھم گئے اور اُس کے پاس جو چار دِرْہم تھے وہ اس نے سائل کو پیش کر دیئے۔ حضرتِ سیِّدُنا منصور رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا، بتاؤ کون کون سی چار دعائیں کروانا چاہتے ہو؟ عرض کیا، (۱) میں غلامی سے آزاد کر دیا جاؤں (۲) مجھے ان دَراہِم کا بدلہ مل جائے۔ (۳) مجھے اور میرے آقا کو توبہ نصیب ہو (٤) میری، میرے آقا کی، آپ کی اور تمام حاضرین کی بخشش ہو جائے۔ حضرتِ سیِّدُنا منصور بن عمار علیہ رحمۃ الغفار نے ہاتھ اُٹھا کر دعاء فرما دی۔ غلام اپنے آقا کے پاس دیر سے پہنچا۔ آقا نے سببِ تاخیر دریافت کیا تو اُس نے واقِعہ کہہ سنایا، آقا نے پوچھا، **پہلی دعاء** کون سی تھی؟ غلام بولا، میں نے عرض کیا، دعا کیجئے میں غلامی سے آزاد کر دیا جاؤں۔ یہ سُن کر آقا کی زَبان سے بے ساختہ نکلا، "جا تو غلامی سے آزاد ہے۔" پوچھا، **دوسری دعاء** کون سی کروائی؟ کہا، جو چار دِرْہم میں نے دیدیئے ہیں اُس کا نِعْمَ الْبَدَل مل جائے۔ آقا بول اُٹھا، میں نے تجھے چار دِرْہَم کے بدلے چار ہزار دِرْہم دیئے۔ پوچھا، **تیسری دعاء** کیا تھی؟ بولا، مجھے اور میرے آقا کو گناہوں سے توبہ کی توفیق نصیب ہو جائے۔ یہ سُنتے ہی آقا کی زَبان پر اِستِغفار جاری ہو گیا اور کہنے لگا، میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں۔ **چوتھی دعاء** بھی بتا دو، کہا، میں نے اِلتجاء کی کہ میری، میرے آقا کی، آپ جناب کی اور تمام حاضِرین

اجتماع کی مغفِرت ہو جائے۔ یہ سُن کر آقا نے کہا، **تین** ۳ باتیں جو میرے اختیار میں تھیں وہ کرلی ہیں **چوتھی** ۴ سب کی مغفِرت والی بات میرے اختیار سے باہَر ہے۔ اُسی رات آقا نے خواب میں کسی کہنے والے کو سنا، **جو تمہارے اختیار میں تھا وہ تم نے کر دیا۔ اور میں اَرْحَمُ الرّٰحِمِین ہوں میں نے تمہیں، تمہارے غلام کو، منصور کو اور تمام حاضِرین کو بخش دیا۔** (روضُ الرِّیاحِین ص ۲۲۲، ۲۲۳)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔

دُعائے ولی میں وہ تاثیر دیکھی بدلتی ہزاروں کی تقدیر دیکھی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمّد

مِٹّی کا شکستہ پیالہ

سلسلۂ عالِیہ نَقْشبَندِیَّہ کے عظیم پیشوا حضرتِ سیِّدُنا مُجَدِّدِ اَلفِ ثانی قُدِّسَ سِرُّہُ الرَّبّانی نے ایک دن عام بَیتُ الخَلا میں بھنگی کا صَفائی کیلئے رکھا ہوا گندگی سے آلودہ ٹوٹا ہوا بڑا سا مِٹّی کا پیالہ مُلاحَظہ فرمایا، غور سے دیکھا تو بیتاب ہو گئے کیونکہ اُس پیالے پر لفظ **اللہ** کندہ تھا! لپک کر پیالہ اُٹھالیا اور خادِم سے پانی کا آفتابہ (یعنی ڈھکّن والا دستہ لگا ہوا لوٹا) منگوا کر اپنے دستِ مبارک سے خوب مَل مَل کر اچّھی طرح دھو کر اُس کو پاک کیا، پھر ایک سفید کپڑے میں لپیٹ کر ادَب کے ساتھ اُونچی جگہ رکھدیا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اُسی پیالے میں پانی پیا کرتے۔ ایک دن **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو اِلہام فرمایا گیا، ”جس طرح تم نے میرے نام کی تعظیم کی میں بھی دنیا و آخِرت میں تمہارا

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس نے یہ کہا جَزَی اللّٰہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا ھُوَ اَھْلُہٗ ستر فرشتے ایک ہزار دن تک اس کیلئے نیکیاں لکھتے رہیں گے۔

نام اُونچا کرتا ہوں۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرمایا کرتے تھے، **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے نامِ پاک کا اَدَب کرنے سے مجھے وہ مقام حاصل ہوا جو سو۱۰۰ سال کی عبادت و رِیاضت سے بھی حاصل نہ ہوسکتا تھا!'' (مُلَخَّص از حضراتُ القُدس، دفترِ دُوُم ص ۱۱۳ مکاشفہ نمبر ۳۵)

سادہ کاغذ کا بھی اَدَب

سِلسِلۂ عالیہ نَقشبندیہ کے عظیم پیشوا حضرتِ سیِّدُنا شیخ احمد سَرہِندی اَلْمَعروف مُجَدِّدِ اَلفِ ثانی علیہ رَحْمَۃُ الرَّبّانی سادہ کاغذ کا بھی اِحترام فرماتے تھے چُنانچِہ ایک روز اپنے بچھونے پر تشریف فرما تھے کہ یکا یک بے قرار ہوکر نیچے اُتر آئے اور فرمانے لگے، معلوم ہوتا ہے، اِس بچھونے کے نیچے کوئی کاغذ ہے۔ (زُبدۃُ المَقامات ص ۱۹۲)

راہ چلتے ہوئے کاغذات کو لات مت ماریئے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا، سادہ کاغذ کا بھی اَدَب ہے اور کیوں نہ ہو کہ اِس پر قُراٰن وحدیث اور اسلامی باتیں لکھی جاتی ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ بیان کردہ حِکایت میں حضرتِ سیِّدُنا مُجَدِّدِ اَلفِ ثانی علیہ رَحْمَۃُ الرَّبّانی کی کُھلی کرامت ہے کہ بچھونے کے نیچے کے کاغذ کا ظاہِری طور پر بِن دیکھے پتا چل گیا اور آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ نیچے اُتر آئے تا کہ غلاموں کو بھی کاغذات کے اَدَب کی ترغیب ملے۔ ''بہارِ شریعت'' میں ہے، کاغذ سے اِستِنجا مَنْع ہے اگرچِہ اُس پر کچھ بھی نہ لکھا ہو یا ابوجَہل ایسے کافر کا نام لکھا ہو۔ (حصہ ۲ ص ۱۱٤ مطبوعہ مدینۃ المرشد، بریلی شریف)

چُونکہ لفظِ "ابوجَہل" کے تمام حُرُوفِ تَہَجّی (اب و ج ہ ل) قُرانی ہیں۔ اِس لئے لکھے ہوئے لفظِ "ابوجَہل" کی (نہ کہ شخصِ ابوجہل کی) ان معنوں کر تعظیم ہے کہ اُس کو ناپاک یا گندی جگہوں پر ڈالنے اور جُوتے مارنے وغیرہ کی اجازت نہیں۔ اِس سے وہ لوگ عبرت حاصل کریں جو اخبارات کو بطورِ پُونیا استعمال کرتے اور پھر مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ وہ اخبارات بے اَدبیوں کے مختلف مراحل مَثَلًا مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ گھر کے کچرا ڈالنے کے ڈِبے، گلیوں میں قدموں تلے روندے جانے، گندگیوں اور طرح طرح کی آلودَگیوں سے دوچار ہونے کے بعد بِالآخر کچرا کُونڈی میں جا پہنچتے ہیں، نیز بعض لوگوں کی یہ نامعقول عادت ہوتی ہے کہ چلتے چلتے راہ میں پڑے ہوئے لِکھائی والے خالی ڈِبّوں، اَخبارات اور کاغذات وغیرہ کو مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ لاتیں مارتے ہیں۔ حالانکہ ثواب تو اِس میں ہے کہ تَحریروں والے کاغذات اور گتّے اٹھا کر اَدَب کی جگہ رکھے جائیں یا ٹھنڈے کئے جائیں۔ بہر حال لاتیں مارنے اور اِدھر اُدھر پھینکنے، اخبارات یا لکھے ہوئے کاغذات سے مَیز یا برتن وغیرہ صاف کرنے، ہاتھ پُونچھنے، ان پر پاؤں رکھنے نیز اَخبارات وغیرہ بچھا کر اس کے اوپر بیٹھنے وغیرہ سے بچنا بہُت ضَروری ہے۔

قلم کی چھیلن

"بہارِ شریعت" میں ہے، نئے قَلَم کا تَراشہ (یعنی چھیلَن) اِدھر اُدھر پھینک سکتے ہیں مگر مُستَعمَل (یعنی اِستعمال شُدہ) قلم کا تَراشہ ایسی جگہ نہ پھینکا جائے کہ احتِرام کے خِلاف

ہو۔(جب تَراشہ کا احترام ہے تو خود مُستَعمَل قلَم کا کتنا احترام ہوگا یہ ہر ذی شُعور سمجھ سکتا ہے۔) نیز جس کاغذ پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کا نام لکھا ہو اُس میں کوئی چیز رکھنا مکروہ ہے اور تھیلی پر اسمائے الٰہی عَزَّوَجَلَّ لکھے ہوں اس میں روپیہ پیسہ رکھنا مکروہ نہیں۔ کھانے کے بعد اُنگلیوں کو کاغذ سے پُونچھنا مکروہ ہے۔ (بہارِ شریعت حصہ ۱۶ ص ۱۱۹، مدینۃُ المرشد بریلی شریف، عالمگیری) ٹشو پیپر سے ہاتھ پُونچھنے، جہاں مُفت ڈھیلے وغیرہ دستیاب نہ ہوں وہاں ٹائلیٹ پیپر سے جائے اِستِنجاء خشک کرنے کی عُلَماء اجازت دیتے ہیں کیوں کہ یہ اسی کام کیلئے ہے اس پر کچھ لکھا نہیں جاتا۔ جبکہ کاغذ لکھنے کیلئے بنائے جاتے ہیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

سیاہی کے نُقطے کا ادب

حضرتِ سیِّدُنا محمد ہاشم کِشمی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں، میں سِلسِلۂ عالیہ نَقشبَندِیہ کے عظیم پیشوا حضرتِ سیِّدُنا مُجَدِّدِ اَلفِ ثانی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ علیہ رَحمۃُ الرَّبّانی کی خدمت میں حاضر تھا۔ آپ تحریری کام کر رہے تھے، ضَرورتاً بَیتُ الخَلاء گئے مگر فوراً واپس آکر پانی کا لوٹا منگوا کر بائیں ہاتھ کے انگوٹھے کا ناخن شریف دھویا، پھر بَیتُ الخَلاء تشریف لے گئے۔ بعدِ فراغت جب تشریف لائے تو فرمایا، بَیتُ الخَلاء میں جُوں ہی بیٹھا کہ میری نظر بائیں ہاتھ کے انگوٹھے کے ناخن کی پُشت پر پڑی جس پر قلَم کا اِمتِحان کرتے وَقت کا (یعنی قلَم کو چیک کرنے کیلئے کہ کام کر رہا ہے یا نہیں اُس موقع کا) سیاہی (ink) کا نُقطہ لگا ہوا تھا۔ چُونکہ یہ اُسی

قلم سے تھا جس سے قرانی حُروف (عَرَبی زَبان کے سارے جبکہ فارسی اور اردو کے اکثر حُروف قُرانی ہیں) لکھے جاتے ہیں اس لئے بائیں ہاتھ کے انگوٹھے پر لگے ہوئے اُس نُقطے کے ساتھ وہاں بیٹھنا اَدَب کے خِلاف تھا، حالانکہ بَہُت شدّت سے پَیشاب کی حاجت تھی مگر اُس تکلیف کے مقابلے میں اِس بے اَدَبی کی تکلیف بَہُت زیادہ تھی لٰہذا فوراً باہَر آکر سیاہی کے نُقطے کو دھو کر پھر گیا۔ (زُبدۃُ المقامات ص ۱۸۰)

دیواروں پر اشتہار نہ لگائیے

اللہ !اللہ! سلسلہ عالِیَہ نَقشبَندِیَّہ کے عظیم پیشوا حضرتِ مُجَدِّ دالْفِ ثانی علیہ رَحمۃُ الرَّبّانی قَلَم کی سیاہی (ink) کے نُقطے کا بھی اِس قَدَر اَدَب فرماتے تھے جبکہ ہمارے یہاں حالت یہ ہے کہ لکھنے کے دَوران لگی ہوئی سیاہی کے نشانات دھو کر عُموماً گٹر میں بہا دیا جاتا ہے اور ناقابلِ استعمال ہو جانے پر قلم اور اس کے اَجزاء کو پہلے کچرے کے ڈِبّے میں ڈالتے اور بعد میں کچرا کونڈی کی نَذر کر دیتے ہیں۔ بلیک بورڈ پر چاک (CHALK) کی عام لِکھائی کُجا اکثر احادیثِ مبارَکہ لکھنے والے بھی بلا تکلُّف صافی سے پُونچھ کر چاک کے ذرّات کے اَدَب کا بالکل بھی خیال نہیں کرتے۔ حُقوقُ العِباد کی مُطلَق پرواہ کئے بغیر دیواروں پر "چاکِنگ" کی جاتی اور دُنیوی یا دِینی لِکھائی والے اِشتہارات دوسروں کے سائن بورڈوں اور لوگوں کے گھروں یا دُکانوں وغیرہ کی دیواروں پر بلا اجازتِ مالکان لگا دیئے جاتے ہیں جو کہ مالِک کو ناگوار گزرنے کی صورت میں حرام اور جہنَّم میں لے جانے والے کام ہیں۔

اور بچّہ بچّہ جانتا ہے کہ دیوار پر چسپاں کردہ مذھبی اشتہار انجامِ کار پُرزہ پُرزہ ہوکر زمین پر تشریف لے آتا ہے اور جو کچھ بے اَدَبی ہوتی ہے اُس کا تصوُّر ہی دل ہلا دینے والا ہے۔ کاش! اشتہار چسپاں کرنے کے بجائے گتّوں پر لگا کر مناسِب مقامات پر ٹانگنے کی ترکیب رَواج پا جائے۔ مگر ضَرورت پوری ہو جانے کے بعد گتّوں کو بھی اُتار لینا چاہئے۔ اِسی طرح ضَرورت پوری ہو جانے کے بعد بینرز بھی اتار لئے جائیں ورنہ پھٹ کر لِیرے لِیرے ہو کر بکھر جاتے ہیں۔

اَخبارات رَدّی میں نہ بیچئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آجکل عُمُوماً اَخبارات میں بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم، آیاتِ کریمہ، احادیثِ مبارَکہ اور اسلامی مَضامین ہوتے اور لوگ صِرف چند سِکّوں کی خاطر انہیں رَدّی میں فَروخت کر دیتے ہیں۔ افسوس! صد کروڑ افسوس! اِس قسم کے اَخبارات گندی نالیوں تک میں نظر آتے ہیں۔ کاش! **مقدّس اَوراق** کا ہمیں ادب نصیب ہو جاتا۔ **میرے زندہ دل اسلامی بھائیو!** برائے کرم! حقیر رقم پانے کیلئے رَدّی میں بیچنے کے بجائے اَخبارات کو بیچ سَمُندر میں ٹھنڈا کر دیا کریں، **اِن شآءَ اللہ** عَزَّوَجَلَّ دونوں جہاں میں بیڑا پار ہوگا۔ **میرے تاجِر اسلامی بھائیو!** آپ بھی **ربُّ العزّت** عَزَّوَجَلَّ اور تاجدارِ رسالت صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم کی مَحَبَّت اور عظمت کی خاطر اخبارات کو پُڑیا باندھنے کیلئے استعمال کرنے سے گُریز فرمائیے۔

فرمانِ مصطفٰے (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جو شخص مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنّت کا راستہ بھول گیا۔

بعض لوگ مذہبی مضامین جدا کر کے بقیہ اخبار کو بنڈل وغیرہ بنانے میں استعمال کر کے دل کو یوں منا لیتے ہیں کہ ہم نے کوئی بے اَدَبی نہیں کی۔ ایسوں کی خدمت میں عرض ہے کہ مکمّل اخبار ہی ٹھنڈا کر دیجئے کیوں کہ خبریں ہوں یا فلمی اشتہار جگہ بہ جگہ اسلامی نام ہوتے ہیں اور ان میں عُموماً "اللہ" اور "محمّد" کے الفاظ بھی شامل ہوتے ہیں۔ مثلاً عبداللہ، عبدالرحمٰن، غلام محمد وغیرہ۔ اردو ہو یا سندھی، اِنگریزی ہو یا ہندی دنیا کی ہر زَبان میں شائع ہونے والے ہر اخبار میں مقدّس ناموں کا امکان موجود ہے۔ بلکہ دنیا کی ہر زَبان کے حُروفِ تَہَجِّی (ALPHABETS) کا اَدَب کرنا چاہئے کیوں کہ **صاحبِ تفسیر صاوی شریف کے قول کے مطابق دنیا میں بولی جانے والی تمام زَبانیں اِلہامی ہیں۔** (تفسیر صاوی ج ۱ ص ۳۰) لہٰذا ان کو ٹھنڈا کر دینے ہی میں عافیت ہے۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اِس اَدَب کا آپ کو ضَرور صِلہ عطا فرمائے گا۔

میرے والِد صاحِب ذِہنی مریض ہیں

ایک بار سگِ مدینہ (راقِمُ الحُروف) کے پاس ایک نَوجوان آیا اور کہنے لگا کہ مجھے اپنے والِد صاحِب کیلئے دُعاء کروانی ہے تا کہ ان کا ذِہن ٹھیک ہو جائے، وہ ذِہنی مریض ہیں، ان پر ایک دُھن سُوار رہتی ہے اور وہ **اَخبارات**، لکھے ہوئے **کاغذات** سڑکوں سے چُنتے اور جمع کر کے ٹھنڈے کرتے ہیں، میرے پیسے بھی استعمال نہیں

فرمانِ مصطفٰی (صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم) اس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر دُرُودِ پاک نہ پڑھے۔

کرتے۔ میں مُعامَلہ سمجھ گیا، میں نے اُس نوجوان سے پوچھا، کیا آپ سرکاری ملازِم ہیں؟ اُس نے کہا، ہاں۔ تو میں نے اُن سے کہا، والِد صاحِب کو میرا سلام عرض کر کے اور میرے لئے دُعائے مغفِرت کروایئے، آپ بھی اُن کی خدمت کیجئے وہ اخبار وغیرہ اس لئے چکھتے ہیں کہ اُن میں مقدّس تحریریں ہوتی ہیں اور آپ کے پیسے اس لئے استِعمال نہیں فرماتے کہ آپ سرکاری ملازِم ہیں اور اکثر سرکاری ملازِمین پوری ڈیوٹی نہ کر کے ناجائز تنخواہ لیتے ہیں۔ یہ بات سُن کر اُس نے تسلیم کیا کہ واقعی میں ڈیوٹی میں کوتاہی کرتا ہوں۔ اسلامی بھائیو! اگر اُس نوجوان کے والِد صاحِب کَثَّرَاللّٰہُ تَعَالٰی اَمْثَالَہُمْ (یعنی اللہ عزّوجلّ ایسوں کی کثرت کرے) کی طرح ہر مسلمان ذِہنی مَدَنی مریض ہو جائے تو یقیناً ہر طرف انوار و تجلّیات کی برسات اور بَرَکات کی بُہتات ہو اور ہمارا سارا مُعاشَرہ "مَدَنی مُعاشَرہ" بن جائے۔

اے ہمنشیں اَذِیَّتِ فرزانگی نہ پوچھ

جس میں ذرا سی عقل تھی دیوانہ ہو گیا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! "مَدَنی سوچ" پیدا کرنے کیلئے عاشِقانِ رسول صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ساتھ مَدَنی قافلوں میں سفر فرماتے رہئے، دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلے والوں پر سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم لطف و کرم کا ایمان افروز واقِعہ سنئے اور جھومئے:

فرمانِ مصطفٰی (صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور وہ مجھ پر دُرُود شریف نہ پڑھے تو وہ لوگوں میں سے کنجوس ترین شخص ہے۔

مَدَنی قافلے پر سرکار صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم کی کرم نوازی

ایک عاشقِ رسول کے بیان کا اپنے انداز و اَلفاظ میں خُلاصہ پیشِ خدمت ہے، ہمارا **مَدَنی قافِلہ** سنّتوں کی تربیت لینے کے لئے حَیدرآباد (بابُ الاسلام سندھ) سے صُوبۂ سَرحَد پہنچا۔ ایک مسجد میں تین۳ دن گزار کر دوسرے عَلاقے کی طرف جاتے ہوئے راستہ بھول کر ہم جنگل کی طرف جانکلے، رات کی سیاہی ہر طرف پھیل چکی تھی، دُور دُور تک آبادی کا کوئی نام ونشان نہیں تھا، لمحہ بہ لمحہ تشویش میں اضافہ ہوتا جارہا تھا، اِتنے میں اُمّید کی ایک کرن پھوٹی اور کافی دُور ایک بتّی ٹمٹماتی نظر آئی، خوشی کے مارے ہم اُس سَمت لپکے مگر آہ! چند ہی لمحوں کے بعد وہ رَوشنی غائب ہوگئی، ہم ٹِھٹَھک کر کھڑے رَہ گئے، ہماری گھبراہٹ میں ایک دم اِضافہ ہوگیا! کیا کریں، کیانہ کریں اور کس سَمت کو چلیں کچھ بھی سمجھ میں نہیں آرہا تھا۔ آہ! آہ! آہ!

سُونا جنگل رات اندھیری چھائی بدلی کالی ہے ۔۔۔ سونے والو! جاگتے رہیو چوروں کی رکھوالی ہے

جگنو چمکے پتّا کھڑکے مجھ تنہا کا دِل دھڑکے ۔۔۔ ڈر سمجھائے کوئی پَوَن ہے یا اَگیا بیتالی ہے

بادَل گرجے بجلی تڑپے دَھک سے کلیجا ہو جائے ۔۔۔ بَن میں گھٹا کی بھیانک صورت کیسی کالی کالی ہے

پاؤں اٹھا اور ٹھوکر کھائی کچھ سنبھلا پھر اَوندھے مُنہ ۔۔۔ مِینہ نے پِھسلن کردی ہے اور دُھر تک کھائی نالی ہے

ساتھی ساتھی کہہ کے پکاروں ساتھی ہو تو جواب آئے ۔۔۔ پھر جُھنجھلا کر سر دے پٹکوں چل رے مولیٰ والی ہے

پھر پھر کر ہر جانب دیکھوں کوئی آس نہ پاس کہیں ۔۔۔ ہاں اک ٹوٹی آس نے ہارے جی سے رَفاقت پالی ہے

تم تو چاند عَرَب کے ہو پیارے تم تو عَجَم کے سُورج ہو

دیکھو مجھ بے کس پر شب نے کیسی آفت ڈالی ہے

اس پریشانی میں نہ جانے کتنا وقت گزر گیا، یکا یک اُسی سَمت پھر روشنی نُمودار ہوئی۔ ہم نے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کا نام لیکر ہمّت کی اور ایکبار پھر آبادی کی اُمّید پر روشنی کی جانب تیز تیز قدم چل پڑے۔ جب قریب پہنچے تو ایک شخص روشنی لئے کھڑا تھا، وہ نہایت پُر تپاک طریقے پر ہم سے ملا اور ہمیں اپنے مکان میں لے گیا، عاشقانِ رسول صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے مَدَنی قافِلے کے بارہ[12] مُسافِروں کی تعداد کے مطابق **12** کپ موجود تھے اور چائے بھی تیار۔ اُس نے گرم گرم چائے کے ذَرِیعے ہماری ''خیر خواہی'' کی۔ ہم اِس غیبی امداد اور پورے بارہ[12] کپ چائے کی پہلے سے تیاری پر حیران تھے۔ اِستِفسار پر ہمارے اجنبی میزبان نے اِنکشاف کیا کہ میں سویا ہوا تھا کہ قسمت انگڑائی لیکر جاگ اُٹھی، **جنابِ رسالت مآب** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم **میرے خواب میں تشریف لائے اور کچھ اِس طرح ارشاد فرمایا، "دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلے کے مسافِر راستہ بھول گئے ہیں ان کی رہنمائی کیلئے تم روشنی لیکر باہَر کھڑے ہوجاؤ۔"** میری آنکھ کُھل گئی اور بتّی لیکر باہَر نکل پڑا۔ کچھ دیر تک کھڑا رہا مگر کچھ نظر نہ آیا، وَسوسہ آیا کہ شاید غَلَط فَہمی ہوئی ہے، آنکھوں میں نیند بھری ہوئی تھی، گھر میں داخِل ہو کر پھر سو رہا، سر کی آنکھ بند ہوتے ہی دل کی آنکھ واپَس کُھل گئی اور پھر ایکبار مدینے کے تاجدار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا چہرۂ نور بار نظر آیا، لبہائے مُبارَکہ کو جُنبِش ہوئی اور رَحمت کے

پھول جَھڑنے لگے، اَلفاظ کچھ یوں ترتیب پائے، **دِیوانے! مَدَنی قافِلہ میں بارہ مُسافر ہیں، ان کے لئے چائے کا اِنتِظام کرکے فوراً روشنی لیکر باہَر کھڑے ہوجاؤ۔** میں نے دم زَدن میں خیر خواہی کی ترکیب کی اور روشنی لیکر باہَر نکل آیا کہ اتنے میں عاشِقانِ رسول صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کا مَدَنی قافِلہ بھی آپہنچا۔

آتا ہے فقیروں پہ انہیں پیار کچھ ایسا　خود بھیک دیں اور خود کہیں منگتا کا بھلا ہو

تم کو تو غلاموں سے ہے کچھ ایسی مَحَبَّت　ہے ترکِ اَدب ورنہ کہیں ہم پہ فدا ہو

صلُّوا علَی الحبیب!　صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے کھانا کھلایا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِس واقِعہ سے جہاں علمِ غیبِ ماہِ رِسالت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کا معلوم ہوا وہاں دعوتِ اسلامی کی حقّانیّت اور بارگاہِ رسالت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم میں مقبولیّت کا بھی پتا لگا۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ ہمارے میٹھے میٹھے مَدَنی آقا صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم اپنے غلاموں کو ہر وَقت اپنی نظر میں رکھتے ہیں، مصیبت میں پھنس جانے کی صورت میں امداد فرماتے اور بھوکوں کو کھانا کھلاتے ہیں، چُنانچِہ حضرت امام یوسُف بن اسمٰعیل نبہانی قُدِّسَ سِرُّہُ الرَّبّانی نَقْل کرتے ہیں، حضرتِ شیخ ابوالعبّاس احمد بن نفیس تُونسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، میں ایک بار مدینۂ منوّرہ میں سخت بھوک کے عالَم میں سرکارِ عالی وقار، مکّے مدینے کے تاجدار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کے مزارِ پُر انوار پر حاضِر ہو کر عرض گزار ہوا، **یارسولَ اللہ** !عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم

میں بھوکا ہوں، یکبارگی آنکھ لگ گئی، دَریں اَثنا کسی نے جگا دیا، اور مجھے ساتھ چلنے کی دعوت دی، چُنانچہ میں ان کے ساتھ ان کے گھر آیا، میزبان نے، کھجوریں، گھی اور گندم کی روٹی پیش کر کے کہا، پیٹ بھر کر کھا لیجئے کیوں کہ مجھے میرے جَدِّ امجد، میٹھے مکّی مَدَنی **محمّد** صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم نے آپ کی میزبانی کا حکم دیا ہے۔ آیندہ بھی جب کبھی بھوک محسوس ہو ہمارے پاس تشریف لایا کریں۔

(حُجَّۃُ اللّٰہِ علَی الْعٰلَمِین ج ۲ ص ۵۷۳)

پیتے ہیں ترے در کا کھاتے ہیں ترے در کا
پانی ہے ترا پانی دانہ ہے ترا دانہ (سامانِ بخشش)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمّد

ہرزبان کے حُرُوف کا ادب کیجئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم اور دیگر اَسمائے مقدّسہ کو ایسی جگہ ہرگز مت لکھئے جہاں ان کی بے حُرمتی ہونے کا اندیشہ ہو۔ بلکہ کسی بھی زَبان میں زمین پر کچھ نہ لکھا جائے ہر زَبان کے حُرُوفِ تَہَجّی (تَ، ہَجّ۔ جی) (یعنی ALPHABETS) کی تعظیم کی جائے۔ لکھائی کسی بھی زَبان میں ہو اُس پر پاؤں نہ رکھا جائے۔ مَثَلاً ایسے پائیدان (DOOR MATE) دروازے کے باہَر نہ رکھے جائیں جن پر WELL COME لکھا ہوتا ہے۔

چپّل وغیرہ پر خواہ انگلش زَبان ہی میں کمپنی کا نام لکھا ہو پہننے سے قبل اسے مٹا دینا چاہئے۔ اکثر مُصلّوں کے ساتھ چٹ لگی ہوتی ہے جس پر عَرَبی اُردو یا انگلش میں فیکٹری وغیرہ کا نام لکھا ہوتا ہے اور وہ بھی اکثر پاؤں رکھنے کی جگہ پر۔ نیز پلاسٹک کی چٹائی، لحاف و تولیہ وغیرہ میں بھی اکثر تحریری چٹ ہوتی ہے، لہٰذا ایسی چٹ کو جدا کر کے ٹھنڈی کر دینا چاہئے۔ پلنگ پر بچھے ہوئے فوم کے گدیلوں کے اَستر پر عُموماً MOLTY FOAM وغیرہ لکھا ہوتا ہے کاش! کمپنیوں والے ہمیں اِمتحان میں نہ ڈالیں، یہ فِقہی جُزئِیّہ (جُز۔ءِی۔یَہ) غور سے ملاحظہ فرمائیے، چُنانچِہ بہارِ شریعت حصّہ ۱۶ صَفْحہ ۲۳۷ پر رَدُّالْمُحتار کے حوالے سے لکھا ہے، "بچھونے یا مُصَلّے پر کچھ لکھا ہوا ہو تو اس کو استِعمال کرنا ناجائز ہے یہ عبارت اس کی بناوٹ میں ہو یا کاڑھی گئی ہو یا روشنائی (INK) سے لکھی ہو اگرچہ حُرُوفِ مُفرَدہ (مُفْ۔رَ۔دَہ) (ALPHBETS) لکھے ہوں کیوں کہ حُروفِ مُفرَدَہ (یعنی جدا جدا لکھے ہوئے حُروف) کا بھی احتِرام ہے۔" صاحِبِ بہارِ شریعت رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ مزید فرماتے ہیں، "اکثر دسترخوان پر عبارَت لکھی ہوتی ہے ایسے (کمپنی کا نام یا اَشعار لکھے ہوئے) دسترخوان کو استِعمال میں لانا اور ان پر کھانا نہ کھانا چاہئے۔ بعض لوگوں کے تکیوں پر اَشعار لکھے ہوتے ہیں ان کو بھی استِعمال نہ کیا جائے۔" بہر حال مُصَلّے ہوں یا چادریں، قالین ہوں یا ڈیکوریشن کی دریاں، تکیہ ہو یا گدیلا جس چیز پر بھی بیٹھنے یا پاؤں رکھنے

کی ضَرورت پڑتی ہو اُس پر کسی بھی زَبان میں کچھ بھی نہ لکھا جائے نہ ہی چَھپی ہوئی چٹ سِلائی کی جائے۔ خوبصورت مکمّل قالین (ONE PIECE CARPET) کے پیچھے عام طور پر کمپنی کا نام و پتا لکھا ہوا اسٹیکر چسپاں ہوتا ہے، اُس اسٹیکر پر پانی لگا دیجئے پھر چند منَٹ کے بعد اُتار لیجئے۔ **عَرَبی تحریروں** کا تو خاص طور پر ادب کرنا چاہئے کہ میٹھے میٹھے عَرَبی آقا صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مبارک زَبان عَرَبی ہے، قراٰنِ پاک کی زَبان عَرَبی اور جنّت میں اہلِ جنّت کی زَبان بھی عَرَبی ہے۔ **عَرَبی تحریریں** خواہ کھانے پینے کے پیکٹ پر ہی کیوں نہ ہوں اس کو پھینک دینا یا مَعاذَاللہ عَزَّوَجَلَّ کچرا کونڈی میں ڈال دینا سخت بے اَدَبی و بد نصیبی ہے۔

نمبروں کی نسبتیں

بعض اوقات چپّل پر اگر کچھ نہیں بھی لکھا ہوتا تو نمبر ضَرور نُقُش ہوتا ہے اُس پر پاؤں رکھنے میں بھی اہلِ مَحبّت کا دل نہیں کرتا، کیوں کہ ہر نمبر میں کوئی نہ کوئی نسبت ہوتی ہے۔ مَثَلاً **طاق عدد** (SINGULER) کے بارے میں ''اَحْسَنُ الْوِعاء'' ص ۲۲ پر دعاء کی تکرار کے بارے میں ہے، '' **اللہ** وِتر (اکیلا) اور وِتر (یعنی ایک، تین، پانچ، سات، وغیرہ کو) دوست (محبوب) رکھتا ہے، **پانچ** بہتر ہے اور **سات** کا عدد **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کو نہایت محبوب اور اَقل (یعنی کم از کم) **تین** ہے۔'' (مطلب یہ ہے کہ جب بھی دعاء مانگو تو اُس کو **سات** مرتبہ دوہراؤ، ورنہ **پانچ** مرتبہ یا کم از کم **تین** مرتبہ ہی دوہرا لو۔) **جُفت عدد** (PLULER) میں بھی

نسبتیں ہی نسبتیں ہیں۔ **۲ کی نسبت**: مثلاً ۲ محرّمُ الحرام کو حضرتِ سیِّدُنا معروف کرخی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور ۲ ذِیقعدۃُ الحرام کو صدرُ الشریعہ مصنّفِ بہارِ شریعت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا یومِ عُرس۔ **٤ کی نسبت**: چار یار علیہمُ الرِّضوان سے جس کسی کو پیار ہے، اِن شاءَ اللہ عزَّوَجَلَّ اُس کا بیڑا پار ہے، **٦ کی نسبت**: ٦ رَجَبُ المُرَجَّب کو غریب نواز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی چھٹی شریف۔ **۸ کی نسبت**: جنّتیں آٹھ ہیں اور ۸ محرّمُ الحرام شیرِ بیشۂ اہلِ سنّت حضرتِ مولیٰنا حشمت علی خان علیہ رحمۃُ المنّان کا یومِ عُرس، **10 کی نسبت**: یومِ عاشورا، امامِ عالی مقام سیِّدُ الشُّھَدَاء، سلطانِ کربلا امامِ حُسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یومِ شہادت، بَقرہ عید اور **11، 12 کی نسبتوں کی تو عُشّاق میں ہر طرف دھوم دھام ہے۔**

کیا غور جب گیارھویں بارھویں میں ... معمّہ یہ ہم پر کُھلا غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

تمہیں وصل بے فصل ہے شاہِ دیں سے ... دیا حق نے یہ مرتبہ غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

مُقدّس اَوراق ٹھنڈے کرنے کا طریقہ

جو خوش نصیب مُسلمان تحریروں کا اَدَب کرتے ہوئے اَخبارات و مقدّس کاغذات اور گتّے وغیرہ زمین پر دیکھ کر اُٹھا لیتے اور ان کو بیچ سَمُندر یا گہرے دریا میں ٹھنڈا کر دیتے ہیں وہ قابلِ رَشک ہیں۔ کم گہرے سَمُندر میں **مقدّس اَوراق** نہ ڈالے جائیں کہ عُموماً بہہ کر کَنارے پر آ جاتے ہیں، **ٹھنڈا کرنے کا طریقہ** یہ ہے کہ مقدّس اَوراق کسی تھیلی یا خالی بوری میں بھر کر اُس میں وَزنی پتھر ڈال دیا جائے نیز تھیلی یا بوری

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم): جس نے مجھ پر دس مرتبہ صبح اور دس مرتبہ شام دُرُود پاک پڑھا اُسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

پر چند جگہ **چھیرے** ضَرور لگائے جائیں تا کہ اُس میں فوراً پانی بھر جائے اور وہ تہ میں چلی جائے۔ کہ پانی اندر نہ جانے کی صورت میں بعض اوقات میلوں تک تَیرتی ہوئی کَنارے پہنچ جاتی ہے اور بعض اوقات گنوار یا کُفّار بوری حاصل کرنے کے لالچ میں **مقدّس اَوراق** کَنارے ہی پر ڈھیر کر دیتے ہیں اور پھر اتنی سخت بے ادبیاں ہوتی ہیں کہ سُن کر **عُشّاق** کا کلیجہ کانپ اُٹھے! مقدّس اَوراق کی بوری گہرے پانی تک پہنچانے کیلئے مسلمان **کشتی والے** سے بھی تَعاون حاصل کیا جاسکتا ہے۔ مگر بوری میں چھیرے ہر حال میں ڈالنے ہوں گے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمّد

مُقدّس اَوراق دَفن کرنے کا طریقہ

مقدّس اَوراق کو **دَفن** بھی کرسکتے ہیں اِس کا طریقہ مُلاحَظہ فرمایئے، چُنانچہ **بہارِ شریعت** حصّہ ۱۶ **صفحہ** (ص۔ف۔حہ) نمبر ۱۲۱ پر **عالمگیری** کے حوالے سے لکھا ہے، "اگر **مُصحَف** شریف پُرانا ہوگیا، اس قابل نہ رہا کہ اس میں تلاوت کی جائے اور یہ اَندیشہ ہے کہ اِس کے اَوراق **مُنتَشِر** ہو کر ضائع ہوں گے تو کسی پاک کپڑے میں لَپیٹ کر اِحتیاط کی جگہ **دَفن** کیا جائے اور دَفن کرنے میں اِس کیلئے (گڑھا کھود کر جانبِ قبلہ کی دیوار کو اتنا کھودیں کہ سارے مقدّس اَوراق سما جائیں ایسی) **لَحَد** بنائی جائے تا کہ اس پر مٹّی نہ پڑے یا (گڑھے میں رکھ کر) اُس پر تختہ لگا کر چھت بنا کر مٹّی ڈالیں کہ اس پر مٹّی نہ پڑے، مُصحَف شریف پُرانا ہو جائے تو اُس کو جلایا نہ جائے۔"

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمّد

"لُوٹ لو فیضان بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم" کے اُنتیس حُرُوف کی نِسبت سے 29 مَدَنی پھول

(ابتدائی دس مَدَنی پھول تفسیرِ نعیمی پارہ اول صفحہ نمبر ٤٤ سے لئے گئے ہیں)

مدنی پھول ۱: بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم قرانِ پاک کی پوری آیت ہے مگر کسی سُورت کا جُزو نہیں بلکہ سُورَتوں میں فاصِلہ کرنے کے لئے اُتاری گئی ہے اِسی لئے نَماز میں اِس کو آہستہ ہی پڑھتے ہیں ہاں جو حافِظ تراوِیح میں پورا قرانِ پاک خَتم کرے وہ ضَرور کسی نہ کسی سورت کے ساتھ ایک بار بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم زور سے پڑھے۔

مدنی پھول ۲: سورۂ توبہ کے عِلاوہ باقی ہر سورت بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم سے شُروع کیجئے اگر سورۂ توبہ سے ہی تِلاوت شروع کریں تو تِلاوت کے لئے بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم پڑھ لیجئے۔

مدنی پھول ۳: شامی میں ہے کہ حُقّہ پیتے وَقت اور بدبودار چیزیں (کچّی پیاز و، لہسن وغیرہ) کھاتے وَقت بسم اللہ نہ پڑھنا بہتر ہے۔

مدنی پھول ۴: اِستنجاء خانہ میں پہنچ کر بسم اللہ پڑھنا مَنع ہے۔

مدنی پھول ۵: نَمازی نَماز میں جب کوئی سورت پڑھے تو پہلے آہِستہ سے بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم پڑھنا مُستَحب ہے۔

مدنی ٦ **جو** صاحبِ شان کام بغیر بسم اللہ کے شروع کیا جائے گا اُس میں بَرَکت نہ ہوگی۔

مدنی ٧ **جب** مُردہ کو قبر میں اُتارا جائے تو اُتارنے والے یہ پڑھتے جائیں

بِسْمِ اللّٰهِ وَ عَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ۔ (عزّوجلّ وصلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم)

مدنی ٨ **جُمعہ**، عِیدَین، نِکاح وغیرہ کا خُطبہ اَلْحَمْدُلِلّٰه سے شروع کیا جائے یعنی (ابتداءً) بِسْمِ اللہ آہستہ پڑھی جائے پھر جب قرانِ پاک کی آیت آئے تب خطیب بُلند آواز سے بسم اللہ پڑھے۔

مدنی ٩ **جانور** کو ذَبح کرتے وَقت بسم اللہ پڑھنا (یعنی اللہ کا نام لینا) واجب ہے کہ اگر جان بوجھ کر چھوڑ دیا (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کا نام نہ لیا) تو جانور مُردار ہوگا اگر بھولے سے چُھوٹ گئی تو جانور حلال ہے۔

مدنی ١٠ (ذَبحِ اضطِراری مَثَلاً) شکاری تیر یا بھالا وغیرہ دھاردار چیز سے شِکار کرے اور یہ چیزیں پھینکتے وَقت بسم اللہ پڑھ لے تو اگر جانور اس کے پاس پہنچتے پہنچتے مر بھی گیا تب بھی حلال ہوگا۔ یونہی اگر پالتو جانور قبضے سے نکل گیا مَثَلاً گائے کنوئیں میں گِر گئی یا اونٹ بھاگ گیا تو بسم اللہ کہہ کر تیر یا بھالا یا تلوار ماردی گئی تو جانور حلال ہے۔ (بسم اللہ پڑھ کر ڈنڈا یا پتھر مارنے یا بندوق سے گولی یا چھرّا اچھالنے سے وحشی جانور یا پرندہ مر گیا

تو حرام ہے کیوں کہ یہ خون بہنے کے سبب نہیں بلکہ چوٹ سے مرا ہے۔ ہاں اگر زخمی حالت میں ہاتھ آگیا تو ذبحِ شَرعی سے حلال ہو جائے گا۔ جو وُحشی جانور یا پرندہ قبضے میں ہے اس کے حلال ہونے کیلئے ذبحِ اختیاری ضروری ہے۔ یعنی اللہ کا نام لیکر اُس کو قاعدے کے مطابق ذَبْح کرنا ہوگا)

۱۱ **حضرت** سیِّدُنا شیخ ابوالعبّاس احمد بن علی بونی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، جو بلا ناغہ **سات دن تک** بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم **786** بار (اوّل آخر ایک بار دُرُود شریف) پڑھے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی ہر حاجت پوری ہو۔ اب وہ حاجت خواہ کسی بھلائی کے پانے کی ہو یا بُرائی دور ہونے کی یا کاروبار چلنے کی۔ (شمسُ المَعارِف مُترجَم ص ۷۳)

۱۲ **جو** کوئی سوتے وَقت بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم **21** بار (اوّل آخر ایک بار دُرُود شریف) پڑھ لے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس رات شیطان، چوری، اچانک موت اور ہر طرح کی آفت وبلا سے محفوظ رہے۔

(ایضاً ص ۷۳)

۱۳ **جو** کسی ظالم کے سامنے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم **50** بار (اوّل آخر ایک بار دُرُود شریف) پڑھے اُس ظالم کے دل میں پڑھنے والے کی ہَیبت پیدا ہو اور اس کے شَر سے بچا رہے۔ (ایضاً ص ۷۳)

۱۴ جو شخص طلوعِ آفتاب کے وَقت سورج کیطرف رُخ کر کے بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم 300 بار اور دُرُود شریف 300 بار پڑھے اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کو ایسی جگہ سے رِزْق عطا فرمائیگا جہاں اس کا گمان بھی نہ ہوگا اور (روزانہ پڑھنے سے) اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ایک سال کے اندر اندر امیر وکبیر ہو جائے گا۔ (اَیضاً ص ۷۳)

۱۵ گُند ذِہن اگر بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم 786 بار (اول آخر ایک بار دُرُود شریف) پڑھ کر پانی پر دَم کر کے پی لے تو اِن شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کا حافِظہ مضبوط ہو جائے اور جو بات سنے یاد رہے۔

(اَیضاً ص ۷۳)

۱۶ اگر قحط سالی ہو تو بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم 61 بار (اوّل آخر ایک بار دُرُود شریف) پڑھیں (پھر دعاء کریں) اِن شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ بارِش ہو گی۔

(اَیضاً ۷۳)

۱۷ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم کاغذ پر 35 بار (اول آخر ایک بار دُرُود شریف) لکھ کر گھر میں لٹکا دیں اِن شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ شیطان کا گزر نہ ہو اور خوب بَرَکت ہو۔ اگر دُکان میں لٹکائیں تو اِن شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کاروبار خوب چمکے۔ (اَیضاً ص ۷۳، ۷۴)

مدنی پھول ۱۸ یکُم محرمُ الحرام کو بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم 130 بار لکھ کر (یا لکھوا کر) جو کوئی اپنے پاس رکھے (یا پلاسٹک کوٹنگ کروا کر کپڑے، ریگزین یا چمڑے میں سِلوا کر پہن لے، دھات کی ڈِبیہ میں کسی قسم کا تعویذ نہ پہنیں اِس کا مسئلہ ص ۶۹ پر گزرا) اِنۡ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ عمر بھر اس کو یا اس کے گھر میں کسی کو کوئی بُرائی نہ پہنچے۔ (ایضاً ص ۷۴)

مدنی پھول ۱۹ جس عورت کے بچّے زندہ نہ رہتے ہوں وہ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم 61 بار لکھ کر (یا لکھوا کر) اپنے پاس رکھے (چاہے تو موم جامہ یا پلاسٹک کوٹنگ کر کے کپڑے، رَیگزین یا چمڑے میں سی کر گلے میں پہن لے یا بازو میں باندھ لے۔) اِنۡ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ بچّے زندہ رہیں گے۔ (ایضاً ص ۷۴)

مدنی پھول ۲۰ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم 70 بار لکھ کر میّت کے کفن میں رکھ دیجئے۔ اِنۡ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ مُنکَر نکیر کا مُعامَلہ آسان ہو جائیگا۔ (بہتر یہ ہے کہ میّت کے چہرے کے سامنے دیوارِ قبلہ میں محراب نُما طاق بنا کر اُس میں رکھئے ساتھ ہی عَہد نامہ اور میّت کے پِیر صاحِب کا شجرہ وغیرہ بھی رکھ دیجئے۔)

(ایضاً ص ۸۴)

مدنی پھول ۲۱ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم کسی قاری یا عالِم کو پڑھ کر سنا دیجئے اگر حُروف صحیح مَخارِج سے ادا نہ ہوتے ہوں تو سیکھ لیجئے ورنہ فائدے کے بدلے نقصان کا اندیشہ ہے۔

فرمانِ مصطفٰے (صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم) جب تم مُرسَلین (علیہم السلام) پر دُرُود پاک پڑھو تو مجھ پر بھی پڑھو، بے شک میں تمام جہانوں کے رب کا رسول ہوں۔

مدنی پھول ۲۲ **لکھنے** میں اِعْراب لگانے کی ضَرورت نہیں۔ جب بھی پہننے، پینے یا لٹکانے کیلئے بطورِ تعویذ کوئی آیت یا عبارت لکھیں تو دائرے والے حُروف کے دائرے کُھلے رکھنے ہونگے مَثَلاً ''اللہ'' میں '' ہ '' کا اور رحمٰن، اور رحیم دونوں میں ''م'' کا دائرہ کُھلا ہو۔

مدنی پھول ۲۳ **کپڑے** اُتارتے وَقت بسم اللہ پڑھ لینے سے جِنّات سِتْر نہیں دیکھ سکتے۔ (عَمَلُ الیَوْمِ وَاللَّیْلَۃ لابن سُنّی ص ۸) کمرے کا دروازہ، کِھڑکیاں، الماری کی دَرازیں جتنی بار بھی کھول بند کریں نیز لباس، برتن وغیرہ ہر چیز رکھتے اٹھاتے ہر بار بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم پڑھنے کی عادت بنالیجئے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ سرکش جنّات آپ کے گھر میں داخِلے، چوری اور آپ کی چیزیں استِعمال کرنے سے باز رہیں گے۔

مدنی پھول ۲۴ **سُواری** (گاڑی) پھسلے، یا اس کو جھٹکا لگے تو بسم اللہ کہئے۔

مدنی پھول ۲۵ سر میں تیل ڈالنے سے قَبل بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم پڑھ لیجئے ورنہ 70 شیطان سر میں تیل ڈالنے میں شریک ہوجاتے ہیں۔

مدنی پھول ۲۶ **گھر** کا دروازہ بند کرتے وَقت یاد کرکے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم پڑھ لیجئے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ شیطان اور سرکش جِنّات گھر میں داخِل نہ ہوسکیں گے۔ (صحیح بخاری ج ۶ ص ۳۱۲)

مدنی پھول ۲۷ **رات** کو کھانے پینے کے برتن بِسم اللہ شریف پڑھ کر ڈھک دیجئے، اگر

ڈھکنے کیلئے کوئی چیز نہ ہوتو بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم کہہ کر برتن کے مُنہ پر تنکا وغیرہ رکھ دیجئے۔ (اَیضاً) **مسلم شریف** کی ایک روایت میں ہے، سال میں ایک رات ایسی آتی ہے کہ اس میں وَبا اترتی ہے جو برتن چُھپا ہوا نہیں ہے یا مَشک کا منہ بندھا ہوا نہیں ہے اگر وہاں سے وہ وَبا گزرتی ہے تو اُس میں اُتر جاتی ہے۔ (مسلم ص ۱۱۱۵ رقم الحدیث ۲۱۲٤)

مدنی پھول ۲۸ **سونے** سے قبل بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم پڑھ کر تین[3] بار بستر جھاڑ لیجئے، اِنْ شَاءَ الله عَزَّوَجَلَّ مُوذِیات (یعنی ایذاء دینے والی چیزوں) سے پناہ حاصل ہوگی۔

مدنی پھول ۲۹ **کاروبار** میں جائز لین دین کے وَقْت یعنی جب کسی سے لیں تو بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم پڑھیں اور جب کسی کو دیں تو بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم کہیں اِنْ شَاءَ الله عَزَّوَجَلَّ خوب بَرَکت ہوگی۔

یاربِّ مصطفٰی ! عَزَّوَجَلَّ و صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم ہمیں بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم کی بَرَکتوں سے مالا مال فرما اور ہر نیک و جائز کام کی ابتِداء میں بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم پڑھنے کی توفیق عطا فرما۔

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللهُ تعالیٰ علٰی محمّد

بسمِ اللہ کے سات حُروف کی نِسبت سے سات حکایات

(۱) لکڑہارا کیسے مالدار بنا؟

ایک لکڑہارا روزانہ دریا پار جا کر لکڑیاں کاٹ کر لاتا اور بیچ کر اپنے بال بچّوں کا پیٹ پالتا۔ پُل چُونکہ اُس کے گھر سے کافی دور تھا اس لئے آنے جانے میں کافی وَقت صَرف ہو جاتا اور یوں مالی طور پر وہ مُستَحکَم (مُس۔تَح۔کَم) نہیں ہو پاتا تھا۔ ایک دن اُس نے مسجِد کے اندر **مُبلِّغ** کے بیان میں بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم کے عظیم الشّان فضائل سُنے۔ مبلِّغ کی یہ بات اُس کے ذِہن میں بیٹھ گئی کہ بسمِ اللہ شریف کی بَرَکت سے بڑے سے بڑا مسئلہ (مَس۔ءَ۔لہ) حل ہو سکتا ہے۔'' چُنانچہ جب جنگل میں جانے کا وَقت ہوا تو **پُل** پر جانے کے بجائے بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم پڑھ کر وہ **دریا** میں اُتر گیا اور چلتا ہوا جلد ہی آسانی کے ساتھ دوسرے کنارے پہنچ گیا، لکڑیاں کاٹنے کے بعد اُس نے پھر اِسی طرح کیا۔ بسمِ اللہ کی بَرَکتوں کا ظُہور ہونے لگا اور تھوڑے ہی عرصے میں وہ **مالدار** ہو گیا۔ (مُلَخّص از شمسُ الواعظین)

ہے پاک رُتبہ فِکر سے اُس بے نیاز کا
کچھ دَخل عقل کا ہے نہ کام امتیاز کا (ذوقِ نعت)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمّد

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم) جو شخص مجھ پر دُرُود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنّت کا راستہ بھول گیا۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ سب یقینِ کامل کی بَہاریں ہیں، اگر اعتِقاد مُتزَلزِل ہو تو اِس طرح کے نَتائج بر آمد نہیں ہو سکتے۔ ''یقینِ کامل'' سے متعلِّق حُجَّۃُ الْاِسلام حضرتِ سَیِّدُنا امام محمد غزالی علیہ رحمۃ الوالی نے سورۂ یوسُف کی تفسیر میں ایک انتہائی **سبق آموز حکایت** نَقل کی ہے۔ چنانچہ ایک مرتبہ بغدادِ مُعلّٰی میں ایک شخص نے کھڑے ہو کر لوگوں سے ایک دِرْھَم کا سُوال کیا، مشہور مُحَدِّث حضرت **سیِّدُنا ابنِ سَمّاک** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا، تم کو کون سی سُورۃ اچّھی طرح یاد ہے؟ اُس نے کہا، سورۃُ الْفاتِحہ ۔ فرمایا، ایک بار پڑھ کر اُس کا ثواب میرے ہاتھ بیچ دو، میں اِس کے بدلے اپنی ساری دولت تمھارے حوالے کر دوں گا! سائل کہنے لگا، حضرت! میں مجبور ہو کر ایک دِرْھَم کا سُوال کرنے آیا ہوں، قراٰن بیچنے نہیں آیا۔ یہ کہہ کر وہ سائل قبرِستان کی طرف چلا گیا، **بارِش** شروع ہو گئی حتّٰی کہ اَولے برسنے لگے، وہ ایک **چھجّے** کے نیچے پناہ لینے کیلئے لپکا، وہاں **سبز لباس** میں ملبوس ایک سُوار پہلے ہی سے موجود تھا اُس نے کہا، تم نے ہی سورۃُ الْفاتِحہ کا ثواب بیچنے سے انکار کیا تھا؟ کہا، جی ہاں۔ سُوار نے اُس کو دس ہزار دِرْھَم کی تھیلی دی اور کہا، ان کو خرچ کرو ختم ہونے پر اِن شآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اتنے ہی مزید دوں گا۔ **سائل** نے پوچھا، آپ کون ہیں؟ سُوار نے بتایا، میں تیرا **یقین** ہوں یہ کہہ کر سُوار چلا گیا۔ (مُلَخَّص از تفسیرِ سورۂ یوسف لِلغزالی ص ۱۷، ۱۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمّد

یہاں اُن لوگوں کو عبرت حاصِل کرنی چاہئے جو بھیک مانگنے کیلئے تِلاوت کرتے ، پیسے اور کھانا ملنے کی لالچ میں محافِلِ ختمِ قرآن اور اجتماعِ ذکر و نعت میں شرکت کرتے اور رقم ملنے کے شوق میں تراویح میں قرآنِ پاک سناتے ہیں۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں اِخلاص و یقین کی لازوال دولت سے مالا مال فرمائے۔

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم

مرا ہر عمل بس ترے واسطے ہو کر اِخلاص ایسا عطا یا الٰہی ! عزوجل

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً اِخلاص نہایت ہی عظیم دولت ہے، جس کو مل جائے اُس کا بیڑا پار ہو جائے۔ عاشِقانِ رسول صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کے ساتھ مَدَنی قافِلوں میں سنّتوں بھرا سفر اختیار کیجئے اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اعمال میں اِخلاص پیدا کرنے کی "مَدَنی سوچ" بنے گی اور جب اعمال میں اِخلاص پیدا ہو جائے گا تو اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

ع جلوے خود آئیں طالِبِ دیدار کی طرف۔

کیسیٹ اجتماع میں دیدارِ مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

دعوتِ اسلامی کے تین روزہ بینَ الاقوامی سنّتوں بھرے اجتماع (صحرائے مدینہ، مدینۃ الاولیاء ملتان) کے اختتام پر عاشِقانِ رسول صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کے ڈھیروں

مَدَنی قافِلے سنّتوں کی تربیّت حاصل کرنے کے لئے شہر بہ شہر اور گاؤں بہ گاؤں روانہ ہوتے ہیں، چُنانچِہ ایک عاشِقِ رسول صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کے بیان کا اپنے انداز میں خُلاصہ پیشِ خدمت ہے، ۱۴۲۳ھ کے بینَ الاقوامی تین[۳] روزہ سنّتوں بھرے اجتماع سے عاشِقانِ رسول صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کا ایک مَدَنی قافِلہ **12** دن کیلئے ضِلع لَیَّہ (پنجاب پاکستان) پہنچا، جدوَل کے مطابق ایک دن جب **کیسیٹ اجتماع** ہوا تو کیسیٹ کا سنّتوں بھرا بیان سُن کر ایک عاشِقِ رسول صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم پر رِقّت طاری ہوگئی اور وہ بِلک بِلک کر رونے لگے یہاں تک کہ ہوش جاتا رہا، جب اِفاقہ ہوا تو کافی ہَشّاش بَشّاش تھے، اُنہوں نے بتایا کہ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ مجھ گنہگار پر فیضانِ کرم ہوا اور مجھے مدینے کے تاجدار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کے دیدار کا شربت نصیب ہوگیا۔ دوسرے[۲] دن پھر **کیسیٹ اِجتماع** ہوا، اُن کے ساتھ وُہی کیفیّت ہوئی، اب کی بار خواب میں وہ زیارتِ رسالت مآب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم سے اِسطرح فیضیاب ہوئے کہ مَدَنی قافِلے کے تمام مسافر بھی حاضِرِ خدمت تھے۔

آنکھیں جو بند ہوں تو مقدر کھلیں حسؔن
جلوے خود آئیں طالبِ دیدار کی طرف (ذوقِ نعت)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب ! صَلَّى اللّٰهُ تعالىٰ علىٰ محمّد

وَسوَسہ: بعض لوگ خواب سنا سنا کر لوگوں کو اپنا گرویدہ بنا لیتے ہیں، لِھٰذا جو بھی

خواب میں زیارت کا دعویٰ کرے اُس پر آنکھیں بند کر کے اعتماد نہیں کرنا چاہئے کم از کم اُس سے قسم تو لینی ہی چاہئے۔

علاجِ وَسوسہ: صحیح بخاری شریف کی سب سے پہلی حدیث ہے، اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّات یعنی اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے۔ تو اگر کوئی حُبِّ جاہ کے باعِث لوگوں کو اپنا خواب سناتا، اپنی شہرت اور واہ واہ چاہتا ہے تو واقِعی مجرِم ہے۔ اور اگر اچّھی نیّت سے سناتا ہے، مَثَلاً دعوتِ اسلامی کے سنّتوں کی تربیّت کے مَدَنی قافِلے میں خوش قسمتی سے کسی نے اچھا خواب دیکھا اب وہ اس لئے سنا رہا ہے تاکہ اِس گئے گزرے دور میں لوگوں کو راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں سفر کی ترغیب ملے اور انہیں اطمینان کی دولت نصیب ہو کہ دعوتِ اسلامی اہلِ حق اور عاشِقانِ رسول صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی سنّتوں بھری تحریک ہے اور یوں اِس سے وابَستہ ہو کر اپنے ایمان کی حفاظت کا سامان کریں۔ یہ نیّت محمود ہے اور اس نیّت سے خواب سُنانے والے کو اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ثواب ملیگا۔ نیز تَحَدِیثِ نعمت یعنی نعمت کا چرچا کرنے کی نیّت سے سناتا ہے تب بھی جائز ہے۔ ہاں اگر رِیا کاری کا خوف ہو تو اپنا نام ظاہر نہ کرے کہ اس میں زیادہ عافیت ہے۔ بہر حال دل کی نیّت کا حال اللہ ذُوالجلال عَزَّوَجَلَّ جانتا ہے، مسلمان کے بارے میں بلا وجہ بدگمانی کرنا حرام اور جہنّم میں لے جانے والا کام ہے، بدگمانی کی

قرانِ پاک اور اِحادیثِ مبارکہ میں مذمت وارِد ہوئی ہے۔ چُنانچہ پارہ ۲۶ **سورۃُ الحُجرات** کی بارھویں آیت میں ارشادِ ربانی ہے،

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِیْرًا مِّنَ الظَّنِّ٘ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ

ترجمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو! بہت گمانوں سے بچو بیشک کوئی گمان گناہ ہوجاتا ہے۔

حدیثِ پاک میں ہے، "بدگمانی سے بچو کیوں کہ بدگمانی سب سے زیادہ جھوٹی بات ہے۔" (صحیح بخاری شریف ج ٦ ص ١٦٦ رقم الحدیث ٥١٤٣)

میرے آقا اعلیٰحضرت علیہ رحمۃ ربّ العزت فتاویٰ رضویہ شریف میں نقل کرتے ہیں، حضرتِ سیِّدُنا عیسیٰ روح اللہ علیٰ نبیناوعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک شخص کو چوری کرتے ہوئے دیکھ لیا تو فرمایا، کیا تُو نے چوری نہیں کی؟ اُس نے کہا، خدا عزّوجلّ کی قسم! میں نے چوری نہیں کی، یہ سُن کر آپ علیہ السّلام نے فرمایا، واقعی تو نے چوری نہیں کی میری آنکھوں نے دھوکہ کھایا۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِس حکایت سے **اِحترامِ مسلم** کی اَھمِیَّت کا بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ کہ شرِیعت کے دائرہ میں رہتے ہوئے مسلمان کی پردہ پوشی کی جائے یہ نہ ہو کہ بے سبب اُس پر بدگُمانی کا دروازہ کھول کر اُسے جُھوٹا اور کچّی وغیرہ قرار دیکر اپنی آخرت کو داؤ پر لگاتے ہوئے

خود کو مَعاذَاللہ جہنَّم کا حقدار بنادیا جائے۔

تُوبُوا اِلَی اللہ! اَسْتَغْفِرُاللہ

جھوٹا خواب سنانے کا عذاب

بالفرض کوئی جھوٹا خواب گڑھ کر سناتا بھی ہے تو اِس کا وہ خود ہی ذِمّہ دار، سخت گنہگار اور عذابِ نار کا حقدار ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مَحبوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے، ''جو جھوٹا خواب بیان کرے اُسے بروزِ قِیامت جَو کے دودانوں میں گانٹھ لگانے کی تکلیف دی جائیگی اور وہ ہر گز گانٹھ نہیں لگا پائے گا۔'' (صحیح بخاری ج ۸ ص ۱۰۶ رقم الحدیث ۷۰۴۲)

بے سوچے سمجھے بولنے والو خبردار!

ایک اور حدیثِ پاک میں ہے، ایک شخص ایسا کلام کرتا ہے جس میں وہ غور و فِکر نہیں کرتا (حالانکہ یہ گفتگو جھوٹ، غیبت، عیب جُوئی یا من گھڑت خواب وغیرہ حرام پر مبنی ہوتی ہے) تو وہ اِس بات کے سبب جہنَّم میں اس مقدار سے بھی زیادہ گرے گا جس قدر مشرق و مغرب کے درمیان فاصِلہ ہے۔

(صحیح بخاری ج ۷ ص ۲۳۶ رقم الحدیث ٦٤٧٧)

خواب سنانے والے سے قَسَم کا مطالبہ شرعاً واجِب نہیں اور جو مَعاذَاللہ عَزَّوَجَلَّ جھوٹا ہوگا، ہوسکتا ہے وہ جھوٹی قسم بھی کھالے۔

وَسوَسہ: یہی مناسب لگتا ہے کہ لوگوں میں بیان کرنے کے بجائے خواب کو صِیغۂ راز میں رکھا جائے۔

عِلاجِ وَسوَسہ: کیا مناسِب ہے اور کیا مناسِب نہیں، اِس کو بُزُرگانِ دین رَحِمَھُمُ اللہُ المُبِین ہم سے زِیادہ بہتر سمجھتے تھے۔ اچھے خواب بیان کرنے سے شَرِیْعَت نے مَنْع نہیں فرمایا تو ہم کون ہیں روکنے والے! قراٰنِ کریم، احادیثِ مبارکہ اور بُزُرگانِ دین رَحِمَھُمُ اللہُ المُبِین کی کتابوں میں خوابوں کا بکثرت تذکرہ ہے۔ حضرت سیِّدُنا امام ابو القاسم قُشَیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ''رِسالۂ قُشَیرِیّہ'' میں ''رُؤْیَا الْقَوم'' نامی باب میں صَفْحَہ 368 تا 377 پر اَولیائے کرام کے **66** خواب نَقْل کئے ہیں، **حُجَّۃُ الْاِسلام** حضرتِ سیِّدُنا امام محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی نے **اِحیاءُ الْعُلُوم** کی چوتھی جلد کے صَفْحَہ نمبر 540 تا 543 پر ''مَنَامَاتُ الْمَشَائِخ'' نامی باب میں **49** خواب نَقْل کئے ہیں۔ نیز ''حیاتِ اعلیٰحضرت'' (مطبوعہ مکتبہ نبویہ گنج بخش روڈ لاہور) کے صَفْحَہ نمبر 424 تا 432 پر میرے آقا اعلیحضرت، اِمامِ اَہلسنّت، ولیٔ نِعمت، عظیمُ البَرَکت، عظیمُ المَرتَبت، پروانۂ شَمعِ رِسالت، مُجَدِّدِ دین وملّت، حامیٔ سنّت، ماحِیٔ بِدعت، عالِمِ شَرِیعَت، پیرِ طریقت، باعِثِ خَیر وبَرَکت، حضرتِ علامہ مولیٰنا الحاج الحافظ القاری الشّاہ امام اَحمد رَضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کے **14** خواب

خود آپ ہی کی زَبانی مَروی ہیں۔ ان میں سے ایک خواب کے ضِمن میں عرض ہے،

اعلیٰحضرت رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کا خواب

سرکارِ اعلیٰحضرت رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے دو ہاتھ سے مصافحہ کے جواز میں **40** صَفحات کا رسالہ بنام

"صَفَائِحُ اللُّجَیْن فِی کَوْنِ تَصَافُحِ بِکَفَّیِ الْیَدَیْن"

(یعنی چاندی کے پترے دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیوں سے مُصافَحہ کرنے کے بیان میں) تحریر فرمایا ہے، اُس کے صَفحہ نمبر ۳ پر اپنا وہ خواب مُفصَّل طور پر بیان فرمایا ہے جس میں آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کو حضرتِ سیِّدُنا امام قاضی خان علیہ رحمۃ الحنّان کی زیارت ہوئی ہے۔ نیز مسلمانوں کو وَساوِس سے بچانے اور ان کی معلومات میں اضافہ فرمانے کی خاطر اِسی رِسالہ مُبارَکہ میں لوگوں کے آگے خواب بیان کرنے کے بارے میں دلائل قائم کئے ہیں۔ چُنانچہ مذکورہ رسالے میں فرماتے ہیں،

آج کس نے خواب دیکھا؟

احادیثِ صَحیحہ سے ثابت حضورِ اقدس سیِّد عالم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم اِسے (یعنی خواب کو) اَمرِ عظیم جانتے اور اِس کے سُننے، پُوچھنے، بتانے، بیان فرمانے میں نہایت دَرَجے کا اِہتمام فرماتے۔ صحیح بخاری وغیرہ میں حضرتِ سَمُرہ بن جُندَب رضی اللہ تعالٰی عنہ سے ہے، حضور پُر نور صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نمازِ صُبح پڑھ کر حاضِرین سے دریافت فرماتے، "آج کی شب کسی نے کوئی خواب دیکھا؟" جس کسی نے دیکھا ہوتا عرض

کر دیتا، حضور صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم تعبیر فرماتے۔

(صحیح بخاری ج۲ ص۱۲۷ رقم الحدیث ۱۳۸۶)

سرکارِ اعلیٰحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مزید فرماتے ہیں، احمد و بخاری و ترمذی حضرتِ ابو سعید خُدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، حُضُورِ اقدس صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم فرماتے ہیں، ''جب تم میں سے کوئی ایسا خواب دیکھے جو اسے پیارا معلوم ہو تو وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے، چاہئے کہ اس پر اللہ تعالیٰ کی حَمد بجالائے اور **لوگوں کے سامنے بیان کرے۔** (مُسند امام احمد ج۲ ص۵۰۲ رقم الحدیث ۶۲۲۳)

بشارتیں باقی ہیں

سرکارِ اعلیٰحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مذکورہ رسالے میں نقل فرماتے ہیں، حُضور مُفیضُ النُّور صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم فرماتے ہیں، نبوّت گئی، اب میرے بعد نبوّت نہ ہوگی مگر بشارتیں۔ وہ کیا ہیں؟ نیک خواب کہ آدمی خود دیکھے یا اُس کیلئے دیکھی جائے۔

(طَبَرانی، اَلْمُعْجَمُ الکبیر ج۳ ص۱۷۹ رقم الحدیث ۳۰۵۱)

اپنے بارے میں اچھا خواب دیکھنے والے کو انعام

سرکارِ اعلیٰحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مزید فرماتے ہیں، یہ بھی سنّتِ صَحابہ علیہم الرضوان سے ثابت کہ جو خواب ایسا دیکھا گیا جس میں اُن کے قول کی تائید نکلی اس پر شاد (یعنی خوش) ہوئے اور دیکھنے والے کی توقیر (عزّت و اہمیّت) بڑھادی۔ صحیحین میں ہے،

''ابو جَمْرَہ ضُبَعی رضی اللہ تعالٰی عنہ نے **تَمَتُّع** حج میں خواب دیکھا، جس سے (فِقہی مسائل میں) مذہب ابنِ عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما کی تائید ہوئی۔ ابنِ عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما نے (وہ مبارک خواب سُن کر اپنے مال سے) اُن کا وظیفہ مقرّر کر دیا۔ اور اس روز سے انہیں اپنے ساتھ تخت پر بٹھانا شروع کیا۔ (مُلَخَّصاً از صحیح بُخاری ج۲ ص۱۸۶ رقم الحدیث ۱۵٦۷) **اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدْقے ہماری مغفرت ہو۔**

امام بُخاری کی والِدہ کا خواب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے دوسروں کو خواب سنانے کے ضِمن میں صحیح بخاری شریف کے حوالہ سے بھی دُو روایات مُلاحظہ فرمائیں۔

صحیح بخاری شریف کے مُؤَلِّف حضرتِ سیِّدُنا شیخ ابوعبداللہ محمد بن اسمٰعیل بخاری علیہ رحمۃ اللہ الباری نے نہایت ہی عَرَق رَیزی کے ساتھ احادیثِ مبارکہ کی تدْوِین فرمائی، آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ خود فرماتے ہیں، ''اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں نے ''صحیح بخاری'' میں تقریباً چھ ہزار (۶۰۰۰) احادیثِ شریفہ ذِکر کی ہیں، ہر حدیث کو لکھنے سے قبل غُسل کر کے دُو رَکْعَتیں نماز ادا کر لیا کرتا تھا۔'' آپ رَحْمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے والِدِ ماجد حضرتِ سیِّدُنا شیخ اسمٰعیل رَحْمۃ اللہ تعالٰی علیہ بہُت نیک آدمی تھے اور آپ کی والِدہ ماجدہ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہا صالحہ اور مُجَابَۃُ الدُّعَاء (یعنی وہ خاتون جس کی دُعا قبول ہوتی ہو) تھیں۔ بچپن شریف میں حضرتِ سیِّدُنا امام بُخاری علیہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْبَارِی کی بینائی جاتی رہی۔

والِدۂ ماجِدہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا اِس صَدمہ سے روتی رہتیں اور گِڑگِڑا کر دعاء مانگا کرتیں۔ ایک رات سوتے میں قسمت کا ستارہ چمک اٹھا، دل کی آنکھیں کُھل گئیں، خواب میں دیکھا کہ حضرتِ سیِّدُنا ابراھیم خلیلُ اللہ عَلٰی نَبِیِّناوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام تشریف لائے ہیں اور فرمارہے ہیں، ''آپ اپنے بیٹے کی بینائی کی واپَسی کیلئے دعائیں مانگتی رہی ہیں۔ مبارَک ہو کہ آپ کی دعاء قَبول ہوچکی ہے، **اللہ** تبارَکَ وَ تعالیٰ نے آپ کے بیٹے کی بینائی بحال فرمادی ہے۔'' جب صُبح ہوئی اور دیکھا تو حضرتِ سیِّدُنا امام بُخاری علیہِ رَحْمَۃُ اللہِ البارِی کی آنکھیں روشن ہوچکی تھیں۔'' (مُلَخَّص از تفہیم البُخاری ج اوّل ص ٤ ، مُؤلّف شیخ الحدیث علّامہ غُلام رسول رضوی) **اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری مغفرت ہو۔**

صَلُّو ا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

(۲) یہودی اور یہودن کی دلچسپ حِکایت

ایک یہودی ایک یہودَن پر عاشِق ہوگیا اور اُس کے عشق میں مجنون کی مِثل ہوگیا کہ کھانے پینے تک کا ہوش نہ رہتا۔ آخِرش حضرتِ سیِّدُنا **عصامُ الاکبر** علیہ رحمۃُ اللہِ الْقادِر کی خدمتِ بابَرَکت میں حاضِر ہو کر اپنا حال عرض کیا، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ایک کاغذ کے پُرزہ پر بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم لکھ کردی اور فرمایا، اِس کو نِگل جاؤ اِس اُمید پر کہ اللہ تعالیٰ تمہیں اِس کے مُعاملے میں تسلّی عطا فرمادے یا تمہیں اس سے نَوازدے۔ جب اُس **یہودی** نے اِسے نِگل لیا، (بس نِگلتے ہی اُس کے دل میں

مَدَنی اِنقِلاب آ گیا چُنانچِہ اس نے) عرض کی، ''اے عَطاء! رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ میں نے حَلاوتِ ایمان (یعنی ایمان کی مٹھاس) کو پالیا اور میرے دل میں نُور ظاہِر ہو چکا، میں اس عورت (کے عشق) کو بھول چکا، مجھے **اسلام** کے بارے میں آگاہ فرمایئے۔

سیِّدُنا عطاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اُس پر اسلام پیش کیا۔ اور یہ بسم اللہ کی بَرَکت سے مسلمان ہو گیا۔ اُدھر اُس **یہودَن** نے جب اس کی اسلام آوری کی خبر سُنی تو حضرتِ سیِّدُنا عطاءُ الاَکبر علیہ رحمۃُ اللہِ الاَ کبر کی بارگاہِ عالی میں حاضِر ہو کر عرض گزار ہوئی، ''اے امامُ المُسلمین! میں ہی وہ عورت ہوں جس کا تذکِرہ اسلام قبول کرنے والے یہودی نے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے کیا اور میں نے گُزَشتہ شب خواب دیکھا کہ ایک آنے والا میرے پاس آ کر کہنے لگا، ''اگر تُو جنّت میں اپنا ٹھکانہ دیکھنا چاہتی ہے تو سیِّدُنا عَطاءُ الاَکبر علیہ رحمۃُ اللہِ الاَ کبر کی خدمت میں حاضِر ہو جاوہ تجھے تیرا ٹھکانہ دکھا دینگے۔'' تو میں آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی بارگاہ میں حاضِر ہوئی ہوں ارشاد فرمایئے، ''جنّت کہاں ہے؟'' ارشاد فرمایا، ''اگر جنّت کا ارادہ ہے تو پہلے تجھے اِسکا دروازہ کھولنا ہو گا اِس کے بعد ہی تُو اُس (اپنے ٹھکانے) کی طرف جا سکے گی۔'' عرض کیا، ''میں اس کا دروازہ کس طرح کھول سکوں گی؟'' ارشاد فرمایا، ''بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم پڑھ'' اُس نے بِسمِ اللّٰہ شریف پڑھی۔ (بس پڑھتے ہی اُس کے دل میں مَدَنی اِنقِلاب برپا ہو گیا چُنانچِہ) کہنے لگی، ''اے عطاء (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)! میں نے اپنے

دل میں نُور پالیا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خُدائی کو دیکھ لیا، مجھے **اِسلام** سے آگاہ فرمائیے۔" آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے اُس پر اسلام پیش کیا تو بسم اللہ شریف کی بَرَکت سے وہ بھی مسلمان ہو گئی، پھر اپنے گھر لوٹی۔ اُسی رات جب سوئی تو عالمِ خواب میں **جنّت** میں داخِل ہوئی اور اُس نے جنّت کے مَحَل اور گُنْبد دیکھے اور ان میں سے ایک گُنْبد پر لکھا تھا بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہ وسلم) اُس نے اِسے (یعنی اِس عبارت کو) پڑھا تو ایک مُنادی کہہ رہا تھا، "اے پڑھنے والی! جو تو نے پڑھا، اللہ تعالٰی نے اسی طرح سب کا سب تجھے عطا فرما دیا۔" عورت جاگ اُٹھی اور عرض کیا، "**یاالٰہی** عَزَّوَجَلَّ! میں جنّت میں داخِل ہو چکی تھی پھر تُو نے مجھے اس سے باہَر نکال دیا۔ اے اللہ (عَزَّوَجَلَّ) اپنی قدرتِ کامِلہ کے واسطے مجھے غمِ دنیا سے نَجات عطا فرما۔" جب اپنی دُعا سے فارِغ ہوئی تو گھر کی چھت اُس پر گر پڑی اور یہ شہید ہو گئی۔ تو اللہ تعالٰی نے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم، کی بَرَکت سے اُس پر رَحم فرمایا۔　(قَلیوبی حِکایت ۲۶ ص ۲۲، ۲۳)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب!　صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

تُوبُوا اِلَی اللّٰہ!　اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

بسم اللّٰہ کی بَرَکت ہے عَزَّوَجَلَّ کتنی اچھی قسمت ہے

ہم نے پائی جنّت ہے یہ سب ربّ کی رَحمت ہے عَزَّوَجَلَّ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رَحمت بَہُت بڑی ہے، وہ اپنے فَضل وکرم سے اپنے وَلیوں کے آستانوں پر بھیج کر بڑے سے بڑے بگڑے ہوئے کی بھی بگڑی بنا دیتا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرانِ و سنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** کا بچّہ بچّہ اولیاءُ اللہ رَحِمَہُمُ اللہُ تعالیٰ کی غلامی پر نازاں ہے، اولیائے کرام رَحِمَہُمُ اللہُ تعالیٰ کے غلام بھی جب اِخلاص کے ساتھ عاشِقانِ رسول صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے مَدَنی قافِلوں میں سفر کر کے نیکی کی دعوت دیتے ہیں تو بسا اَوقات کُفّار دامنِ اسلام میں آ جاتے ہیں۔ چُنانچِہ مَدَنی قافلے کی ایک بہار مُلاحَظہ ہو۔

ایک عیسائی کا قبولِ اسلام

خانپور (پنجاب) کے ایک مُبلِّغ دعوتِ اسلامی کا بیان ہے کہ بابُ المدینہ کراچی سے سُنّتوں کی تربیّت حاصِل کرنے کیلئے تشریف لائے ہوئے **مَدَنی قافِلے** کے ساتھ مجھے بھی عَلاقائی دَورہ کرنے کا شَرَف حاصِل ہوا۔ ایک درزی کی دُکان کے باہر لوگوں کو اِکٹھا کر کے ہم **"نیکی کی دعوت"** دے رہے تھے۔ جب بیان خَتم ہوا

تو اُسی دوکان کے ایک ملازِم نوجوان نے کہا، ''میں عیسائی ہوں۔ آپ حضرات کی نیکی کی دعوت نے میرے دل پر گہرا اثر کیا ہے۔ مہربانی فرما کر مجھے اِسلام میں داخل کر لیجئے۔'' اَلحَمدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ وہ مسلمان ہو گیا۔

مقبول جہاں بھر میں ہو ''دعوتِ اسلامی''
صدقہ تجھے اے ربِّ غفّار عَزَّوَجَلَّ مدینے کا

صَلُّوا عَلَی الحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(۳) بُزُرگ پہلوان

ایک کافِر ڈاکو کسی شاندار مَحَل میں داخِل ہوا، وہاں ایک بوڑھے بُزُرگ اور اُن کی ایک نوجوان بیٹی کے سِوا کوئی نہ تھا، اُس نے ارادہ کیا کہ اُن بُزُرگ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو شہید کر کے اِن کی لڑکی پر مَع مال و دولت قابِض ہو جاؤں، چُنانچہ اُس نے حَملہ کر دیا، مگر **وہ بُزُرگ** تو **پہلوان** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نکلے! اُنہوں نے فوراً اُس نوجوان ڈاکو کو چاروں خانے چت گرا دیا! ڈاکو کسی طرح آزاد ہو کر پھر حملہ آوَر ہو گیا مگر **بُزُرگ پہلوان** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ دوبارہ حاوی ہو گئے! اِس طرح کُشتی چلتی رہی، ہر بار وہ ضعیفُ العُمر بُزُرگ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ہی کامیاب ہوتے رہے، ڈاکو نے مَحسوس کیا کہ وہ بُزُرگ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ آہِستہ آہِستہ کچھ پڑھ رہے ہیں، اُس نے پوچھا، کیا پڑھتے ہو؟ انہوں نے اپنی پہلوانی کا راز فاش کرتے ہوئے مُسکرا کر فرمایا، میں

انتہائی کمزور شخص ہوں بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم پڑھتا ہوں تو تم پر اللہ عَزَّوَجَلَّ غَلَبہ عطا فرما دیتا ہے۔ جب اُس کافر ڈاکو نے یہ سنا تو اُس کے دل میں مَدَنی اِنقلاب برپا ہو گیا، اور کہنے لگا، جس دین میں فیضانِ بسم اللہ کی یہ شان ہے تو خود اُس دین کی نہ جانے کیا آن بان ہوگی! لٰہذا وہ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم سُننے کی بَرَکت سے مسلمان ہو گیا۔ اُن کے آپس میں گہرے مَراسِم ہو گئے یہاں تک کہ اُن بُزُرگ رحمۃُ اللہ تعالیٰ علیہ کے اِنتِقال کے بعد وہ شاندار مَحَل اور ساری دولت اُسی نومسلم کو مل گئی اور اُس بُزُرگ رحمۃُ اللہ تعالیٰ علیہ کی بیٹی سے اُس کی شادی ہو گئی۔ (مُلَخَّص از اَسرارُ الفاتِحۃ ص ۱۶۵) اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رحمت ہو اور اُن کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

حمد ہے اُس ذات کو جس نے مسلماں کر دیا

عشقِ سلطانِ جہاں سینے میں پنہاں کر دیا (قبالۂ بخشش)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! وہ بُزُرگ یقیناً وَلِیُّ اللّٰہ تھے اور بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم کی بَرَکت سے وہ کافر پر غَلَبہ پا لیتے تھے جو کہ ان کی کرامت تھی اور بالآخر بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم کی بَرَکت سے کافر ڈاکو کو اِسلام کی عظیم نعمت مُیَسَّر آ گئی۔ اب ایک بِسْمِ اللّٰہ کی دیوانی کی ایمان افروز حِکایت سنئے اور جھومئے:

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(٤) کُنویں سے تھیلی کیسے نکلی؟

ایک نیک خاتون تھیں جو بات بات پر بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم پڑھا کرتی تھیں، اُن کا شوہر جو کہ مُنافِق تھا وہ اُن کی اس عادت سے بہُت چِڑتا تھا، آخِر کار اُس نے یہ طے کیا کہ میں اپنی زَوجہ کو ایسا ذلیل کروں گا کہ یاد کریگی۔ چُنانچہ اِس نے اُس کو ایک تھیلی دیتے ہوئے کہا، سَنبھال کر رکھ لو، خاتُون نے وہ تھیلی بحِفاظت رکھ لی، شوہر نے موقع پا کر وہ تھیلی اُٹھالی اور اپنے گھر کے کُنویں میں پھینک دی تا کہ ملنے کا سُوال ہی نہ رہے۔ اِس کے بعد اِس نے اُن سے تھیلی طلب کی۔ یہ نیک بندی تھیلی کی جگہ آئی اور جُوں ہی بسم اللہ کہا، تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے جبرِیل علیہ السلام کو حکم دیا کہ تیزی کے ساتھ جاؤ اور تھیلی اُسی جگہ رکھ دو۔ چُنانچہ سیِّدُنا جبرئیل علیہ السلام نے آناً فاناً تھیلی کُنویں سے نکال کر اُس کی جگہ رکھ دی۔ جب خاتون نے اٹھانے کے لئے ہاتھ بڑھایا تو تھیلی کو وَیسے ہی پایا کہ جیسے رکھا تھا۔ شوہر تھیلی پا کر سخت مُتَعَجِّب ہوا اور اللہ تعالٰی سے اُس نے سچّے دل سے توبہ کی۔

(قلیوبی حِکایت ۱۱ ص ۱۲،۱۱) **اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صدقے ہماری مغفِرت ہو۔**

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ سب بسم اللہ کی

بہاریں ہیں کہ اُٹھتے بیٹھتے اور ہر جائز و صاحبِ شان چھوٹے بڑے کام سے قبل جو خوش نصیب بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم پڑھتا رہتا ہے مصیبت کے وَقت اُس کی غیب سے مدد کی جاتی ہے۔

مَحبّت میں ایسا گُما یا الٰہی عزوجل نہ پاؤں پھر اپنا پتا یا الٰہی عزوجل

(۵) فِرعون کا محل

فِرعَون نے خُدائی کے دَعوے سے پہلے مَحَل بنایا تھا اور اُس کے باہَری دروازے پر بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم لکھوایا تھا، جب اُس نے خُدائی کا دعوٰی کیا اور **حضرتِ سیِّدُنا موسٰی کلیمُ اللّٰہ** علٰی نَبِیِّنا وَعَلَیۡہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے اُس کو **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ پر ایمان لانے کی دَعوت دی، تو اُس نے سَرکشی کی۔ حضرتِ سیِّدُنا موسٰی کلیم اللّٰہ علٰی نَبِیِّنا وَعَلَیۡہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں عَرض کیا، **یا اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ میں بار بار اسے تیری طرف بُلاتا ہوں لیکن یہ سَرکشی سے باز نہیں آتا، مجھے تو اِس میں بھلائی کے آثار نظر نہیں آتے، اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے فرمایا، "**اے موسٰی** علٰی نَبِیِّنا وَعَلَیۡہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام تم اِسے ہَلاک کر دینا چاہتے ہو، تم اِس کے کُفر کو دیکھ رہے ہو اور میں اَپنا نام دیکھ رہا ہوں جو اُس نے اپنے دروازے پر لِکھ رکھا ہے!

(تفسیرِ کبیر ج اوّل ص ۱۵۲)

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) جو شخص مجھ پر دُرُود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

گھر کی حفاظت کیلئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں چاہئے کہ ہم اپنے گھر کے دروازے پر بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم لکھ لیں اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہر طرح کی دُنیوی آفتوں سے حفاظت ہو گی۔ حضرتِ سیِّدُنا امام فخرُ الدّین رازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں :جس نے اپنے گھر کے باہَری دروازے (MAIN GATE) پر بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم لکھ لیا وہ (صِرف دُنیا میں) ہلاکت سے بے خوف ہو گیا خواہ کافِر ہی کیوں نہ ہو، تو بھلا اُس مُسلمان کا کیا عالَم ہو گا جو زندگی بھر اپنے **دل** کے آبگینے پر اِس کو لکھے ہوئے ہوتا ہے۔" (تفسیر کبیر ج اوّل ص ۱۵۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

(۶) آپ اِنسان ہیں یا جِنّ؟

کتابُ **النَّصَائح** میں ہے، مشہور صَحابی حضرتِ سیِّدُنا **ابوالدَّرداء** رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کنیز نے ایک دن عَرض کیا، حُضور! سچ بتایئے کہ **آپ انسان ہیں یا جنّ**؟ فرمایا، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں اِنسان ہی ہوں۔ کہنے لگی، مجھے تو انسان نہیں لگتے کیوں کہ میں ۴۰ چالیس دن سے لگاتار آپ کو **زَہر** کھلا رہی ہوں مگر آپ کا بال تک بیکا نہیں ہوا! فرمایا، کیا تجھے معلوم نہیں جو لوگ ہر حال میں ذِکْرُ اللہ عَزَّوَجَلَّ کرتے رہتے ہیں اُن کو کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی اور میں اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ

اِسمِ اعظم کے ساتھ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذِکر کرتا ہوں۔ پوچھا، وہ اِسمِ اعظم کون سا ہے؟ فرمایا، (میں ہر بار کھانے پینے سے قبل یہ پڑھ لیا کرتا ہوں):

بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِہٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ وَھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْم ۔ (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نام سے شروع کرتا ہوں جس کے نام کی بَرَکت سے زمین و آسمان کی کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی اور وہ سُننے جاننے والا ہے)

اِس کے بعد آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اِستِفسار فرمایا کہ تو نے کس وجہ سے مجھے زَھر دیا؟ عرض کیا، مجھے آپ سے بُغض تھا۔ یہ جواب سُنتے ہی آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، تُو لِوَجْہِ اللّٰہ (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کیلئے) آزاد ہے۔ اور تُو نے میرے ساتھ جو کچھ کیا وہ بھی میں نے تجھے مُعاف کیا۔ (حَیاۃُ الحَیوانُ الکُبریٰ جلد اوّل ص ۳۹۱) **اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری مغفرت ہو۔**

مانندِ شمع تیری طرف لَو لگی رہے

دے لُطف میری جان کو سوز و گداز کا

سُبحٰنَ اللہ! صَحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی عظمتوں کے کیا کہنے! یہ حضرات حکمِ قراٰنی، اِدْفَعْ بِالَّتِیْ ھِیَ اَحْسَنُ (ترجَمۂ کنزُالایمان: اے سُننے والے! بُرائی کو بھلائی سے ٹال (پ ۲۴ حٰمٓ السجدہ ۳۴) کی صحیح تفسیر تھے، بار بار زَھر پلانے والی کنیز کو سزا دِلوانے کے بجائے آزاد فرما دیا! اِس حِکایت سے مِلتی جُلتی

ایک اور حکایت مُلاحظہ ہو۔

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب ! صَلَّى اللّٰهُ تعالیٰ علیٰ محمّد

(۷) زَھر آلود کھانا

حضرت سیِّدُنا ابو مسلم خولانی قُدِّسَ سِرُّہُ الرَّبّانی کی ایک کنیز ان سے بُغض رکھتی تھی۔ یہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو **زَھر** دیتی تھی مگر اثر نہ کرتا تھا۔ جب عرصہ دراز تک یہ مُعاملہ چلتا رہا تو کہنے لگی، ''ایک دراز مدّت سے میں آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو زَہر دیتی چلی آرہی ہوں مگر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پر اثر انداز ہی نہیں ہورہا! ارشاد فرمایا، ''ایسا کیوں کرنا پڑا؟'' کہا، ''اِس لئے کہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بہت بوڑھے ہو چکے ہیں۔'' ارشاد فرمایا، ''اَلْحَمْدُ لِلّٰه عَزَّوَجَلَّ میں کھانے، پینے سے قبل بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم پڑھ لیا کرتا ہوں۔'' (اس کی بَرَکت سے زَہر سے حفاظت ہوتی رہی) آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے پھر اُسے آزاد فرما دیا۔ (قَلْیُوبی حکایت ٦٤ ص ٥٢)

بے نوا مُفلِس مُحتاج گدا کون؟ کہ میں

صاحِبِ جُود و کرم وَصف ہے کس کا؟ تیرا (ذوقِ نعت)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب ! صَلَّى اللّٰهُ تعالیٰ علیٰ محمّد

سُبْحٰنَ اللّٰه عَزَّوَجَلَّ! بسم اللہ شریف کی کیا خوب بہاریں ہیں۔

وَسوَسہ: رِوایات وحِکایات سے یہی ظاہر ہوتا ہے کہ بسم اللہ شریف پڑھ کر

زَھر بھی کھالیں تو کوئی اثر نہیں ہوتا مگر ہم اتنا بڑا خطرہ کس طرح مول لیں! کیونکہ ہمارا تو تجرِبہ ہے کہ اگرچِہ **بسم اللہ** پڑھ کر بھی کوئی مُرغّن غذا کھالی تو پیٹ ''میں گڑ بڑ'' ہو جاتی ہے!

علاجِ وسوسہ : ''کارتُوس'' شیر کو بھی مار سکتا ہے جبکہ بہترین بندوق سے اچھی طرح فَیر (fire) کیا جائے، اِسی طرح یُوں سمجھیں کہ اَوراد و وظائف اور دعائیں ''کارتوس'' کی طرح ہیں اور پڑھنے والے کی زَبان مِثلِ بندوق۔ تو دُعائیں وُہی ہیں مگر ہماری زَبانیں صحابہ واَولیاء عَلَیہِمُ الرِّضوان کی سی نہیں۔ جس زَبان سے روزانہ جُھوٹ، غیبت، چُغلی، گالی گلوچ، دل آزاری و بداَخلاقی کا صُدُور جاری رہے اُس میں تاثیر کہاں سے آئے؟ ہم **دُعاء** تو مانگتے ہی ہیں مگر جب مشکِل آتی ہے تو **بُزُرگوں** کے پاس حاضِر ہو کر بھی دعاء کی درخواست کرتے ہیں، کیوں؟ اِس لئے کہ ہر ایک کا ذِہن یِہی بنا ہوا ہے کہ **پاک زَبان** سے نکلی ہوئی دُعاء زیادہ کارگر ہوتی ہے۔ یقیناً بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم پڑھ کر **خالِد** بن وَلید رضی اللہ تعالٰی عنہ نے بلاخطر زَھر پی لیا: اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اُن کی زَبان پاک، اُن کا دل پاک، اُن کا سارا وُجُود گناھوں سے پاک لہٰذا اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نامِ پاک کی بَرَکت سے زَہر نے اثر نہ کیا۔ اِسی طرح حضرتِ سیِّدُنا **ابُوالدَّرداء** اور سیِّدُنا **ابُومُسلِم** خولانی رضی اللہ تعالٰی عنہما اپنی پاک زَبان سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کا پاک نام لیتے تو زہر بے اثر ہو کر رہ

جاتا تھا۔ ورنہ زَہر پھر زَہر ہوتا ہے انسان کو کہیں کا نہیں چھوڑتا اِس کو اِس **سَنسنی خیز حِکایت** سے سمجھنے کی کوشش کیجئے، **کتابُ الاَذْکِیاء** میں ہے، ایک حج کا قافِلہ دَورانِ سفر ایک چشمہ پر پہنچا، معلوم ہوا کہ یہاں ماہِر طبیبوں کا گھر ہے، ان کے پاس جانے کا اُنہوں نے یہ حیلہ نکالا کہ جنگل کی ایک لکڑی سے اپنے ایک ساتھی کی پِنڈلی پر **خَراش** لگادی جس سے وہ خون آلود ہو گئی، پھر اُس کو لیکر اُس گھر کے دروازے پر پہنچ کر آواز لگائی، کیا **سانپ** کے کاٹے کا یہاں عِلاج مُمکن ہے؟ آواز سن کر ایک چھوٹی لڑکی باہَر نکل پڑی، اُس نے پنڈلی کے زَخم کو غور سے دیکھتے ہوئے کہا، "اِس کو سانپ نے نہیں کاٹا بلکہ جس چیز سے اِس کو خَراش لگی ہے اُس پر کوئی **نر سانپ** پیشاب کر گیا ہوگا، اب یہ شخص بچے گا نہیں، جب آفتاب طلوع ہوگا تو اِنتِقال کر جائے گا!" چُنانچہ ایسا ہی ہوا سُورج نکلتے ہی اُس نے دم توڑ دیا۔

(مُلَخّص از حیاۃُ الحیوان الکبریٰ جلد اوّل ص ۳۹۱)

ہر شے سے عیاں مرے صانع کی صنعتیں
عالم سب آئینوں میں ہے آئینہ ساز کا (ذوقِ نعت)

یا ربِّ مصطفٰے! عَزَّوَجَلَّ وصلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم ہمیں بار بار **بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم** پڑھنے کی سعادت دے، گناھوں سے نجات عطا کر کے ہماری مغفِرت فرما۔ یا اللہ! عَزَّوَجَلَّ ہمیں **مدینۂ منوّرہ** میں زیرِ گُنبدِ خضرا جلوۂ

محبوب صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم میں شہادت اور جنّتُ البقیع میں مدفن اور جنّتُ الفردوس میں اپنے مَدَنی حبیب صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم کا پڑوس عطا فرما۔ اپنے محبوب صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم کی ساری اُمّت کی مغفِرت فرما۔

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

تُوبُوا اِلَی اللّٰہ ! اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

غمخواری کا ثواب

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم: جو شخص اپنے کسی (مسلمان) بھائی کی مُصیبت میں تعزِیَت کرتا (یعنی تسلّی دیتا) ہے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ بروزِ قیامت اُسے عزّت کا لباس پہنائے گا۔

(اَلتّرغیب وَالتّرہیب ج ٤ ص ٣٤٤)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

محمود غزنوی کی بارگاہِ رسالت میں مقبولیّت

حضرتِ سلطان محمود غزنوی علیہ رحمۃ اللہِ القوی [1] کی خدمت میں ایک شخص حاضِر ہوا اور عرض کی کہ میں مُدّتِ مَدید سے حبیبِ ربِّ مجید عزَّوَجَلَّ و صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کی دید کی عیدِ سعید کا آرزو مند تھا قسمت سے گزشتہ رات سرورِ کائنات، شاہِ موجودات صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کی **زِیارت** کی سعادت مِلی۔ حُضور مُفِیْضُ النُّور، شاہِ غَیُور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کو مَسرور پا کر عرض کی، **یا رسولَ اللّٰہ** عزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم! میں ایک ہزار دِرْہم کا مقروض ہوں، اِس کی ادائیگی سے عاجِز ہوں اور ڈرتا ہوں کہ اگر اسی حالت میں مر گیا تو بارِ قرض میری گردن پر ہوگا۔ رَحمتِ عالَم، نورِ مُجسَّم، شاہِ بنی آدم، رسولِ مُحتَشَم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم نے فرمایا: محمود سُبُکْتگِین کے پاس جاؤ وہ تمہارا قرض اُتار دے گا۔ میں نے عرض کی، وہ کیسے اعتِماد کریں گے؟ اگر اُن کیلئے کوئی نِشانی عنایت فرمادی جائے تو کرم بالائے کرم ہوگا۔ آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نے فرمایا، جا کر اس سے کہو، **اے محمود! تم رات کے**

[1] محمود غزنوی علیہ رحمۃ اللہ القوی دسْویں صدی عیسوی میں غزنی کے بَہُت بہادُر اور عاشقِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم بادشاہ گزرے ہیں ان کا نام سلطان ناصِر الدّین ابنِ سُبُکْتگِین تھا، انہوں نے کافی فتوحات کیں اور زبردست کامیابیاں حاصل کیں۔

اوّل حصّے میں تیس (۳۰۰۰۰) ہزار بار دُرُود پڑھتے ہو اور پھر بیدار ہو کر رات کے آخری حصّے میں مزید تیس (۳۰۰۰۰) ہزار بار پڑھتے ہو۔ اِس نشانی کے بتانے سے (اِن شاءَ اللہ عزّوجلّ) وہ تمہارا قرض اُتار دے گا۔ سلطان محمود علیہِ رَحمۃُ اللہِ الوَدُود نے جب **شاہِ خیرُ الْاَنام** صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کا رحمتوں بھرا پیغام سنا تو رونے لگے اور تصدیق کرتے ہوئے اُس کا قرض اُتار دیا اور ایک ہزار دِرْہَم مزید پیش کئے۔ وُزَراء وغیرہ مُتَعَجِّب ہو کر عرض گزار ہوئے! عالیجاہ! اِس شخص نے ایک ناممکن سی بات بتائی ہے اور آپ نے بھی اس کی تصدیق فرمادی حالانکہ ہم آپ کی خدمت میں حاضر ہوتے ہیں آپ نے کبھی اتنی تعداد میں دُرُود شریف پڑھا ہی نہیں اور نہ ہی کوئی آدمی رات بھر میں ساٹھ (۶۰۰۰۰) ہزار بار دُرُود شریف پڑھ سکتا ہے۔ سلطان محمود علیہِ رَحمۃُ اللہِ الوَدُود نے فرمایا! تم سچ کہتے ہو لیکن میں نے عُلَمائے کِرام سے سنا ہے کہ جو شخص **دس ہزاری دُرُود شریف** ایک بار پڑھ لے اُس نے گویا دس ہزار بار دُرُود شریف پڑھے۔ میں تین (۳) بار اوّل شب میں اور تین (۳) بار آخرِ شب میں **دس ہزاری دُرُود شریف** پڑھ لیتا ہوں۔ اِس طرح سے میرا گمان تھا کہ میں ہر رات ساٹھ (۶۰۰۰۰) ہزار بار دُرُود شریف پڑھتا ہوں۔ جب اس خوش نصیب عاشقِ رسول صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نے

فرمانِ مصطفٰی (صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم) جب تم مُرسَلین (علیہم السلام) پر دُرود پاک پڑھو تو مجھ پر بھی پڑھو بے شک میں تمام جہانوں کے رب کا رسول ہوں۔

شاہِ خیر الانام صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا رَحمتوں بھرا پیام پہنچایا، مجھے اس دس ہزاری دُرُودشریف کی تصدیق ہوگئی، اور گریہ کرنا (یعنی رونا) اس خوشی سے تھا کہ علمائے کرام کا فرمان صحیح ثابت ہوا کہ رسولِ غیب دان، رحمتِ عالمیان صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اِس پر گواہی دی ہے۔ (مُلخص از: تفسیرِ روحُ البیان ج ۷ صفحہ ۲۳۴ مکتبۂ عثمانیہ کوئٹہ) اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفِرت ہو۔

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب! صَلَّى اللهُ تَعَالىٰ علىٰ محمَّد

دس ہزاری دُرُودشریف

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مَّا اخْتَلَفَ الْمَلَوَانِ وَتَعَاقَبَ الْعَصْرَانِ وَكَرَّ الْجَدِيْدَانِ وَاسْتَقَلَّ الْفَرْقَدَانِ وَبَلِّغْ رُوْحَهٗ وَاَرْوَاحَ اَهْلِ بَيْتِهٖ مِنَّا التَّحِيَّةَ وَالسَّلَامَ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ عَلَيْهِ كَثِيْرًا۔

ترجمہ: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمارے سردار محمد (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) پر دُرود بھیج جب تک کہ دن گردش میں رہیں اور باری باری آئیں صبح وشام، اور باری باری آئیں رات دن، اور جب تک کہ ۲ دوستارے بُلند ہیں۔ اور ہماری طرف سے آپ (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کی اور اہلبیت (رضوان اللہ تعالٰی علیہم اجمعین) کی ارواح کو سلام پہنچا اور برکت دے اوران پر بہُت سلام بھیج۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

چالیس رُوحانی علاج

دُرُود شریف کی فضیلت

حضرت سیِّدُنا شیخ احمد بن منصور علیہ رَحمۃُ الغفور جب فوت ہوئے تو اہلِ شیراز میں سے کسی نے خواب میں دیکھا کہ وہ شیراز کی جامع مسجد کی مِحراب میں کھڑے ہیں اور اُنہوں نے بہترین حُلَّہ (جنّتی لباس) زیبِ تن کیا ہوا ہے اور سَر پر موتیوں والا تاج سجا ہوا ہے۔ خواب دیکھنے والے نے حال دریافت کیا تو فرمایا: ''**اللّٰہ** تعالٰی نے مجھے بخشا، کرم فرمایا اور تاج پہنا کر جنّت میں داخِل کیا۔'' پوچھا، کس سبب سے؟ فرمایا: ''میں تاجدارِ مدینہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم پر کثرت سے دُرُودِ پاک پڑھا کرتا تھا یہی عمل کام آگیا۔'' اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْن۔

(القولُ البدِیع ص ۲۵٤)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

ہر وِرد کے اوّل وآخِر ایک بار دُرُود شریف پڑھ لیجئے، فائدہ ظاہِر نہ ہونے کی صورت میں شکوہ کرنے کے بجائے اپنی کوتاہیوں کی شامت تصوُّر کیجئے، **اللّٰہ**

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم): جو شخص مجھ پر درودِ پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

عَزَّوَجَلَّ کی حکمت پر نظر رکھے۔

(۱) **ھُوَاللہُ الرَّحِیم** جو ہر نماز کے بعد سات ۷ بار پڑھ لیا کرے گا، اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ شیطان کے شَر سے بچا رہے گا اور اُس کا ایمان پر خاتمہ ہو گا۔

(۲) **یَا مَلِکُ 90** بار جو غریب و نادار روزانہ پڑھا کرے اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ غُربت سے نَجات پا کر مالدار ہو۔

(۳) **یَاقُدُّوسُ** کا جو کوئی دَورانِ سفر وِرد کرتا رہے اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ تھکن سے محفوظ رہیگا۔

(۴) **یَا سَلَامُ** ۱۱۱ بار پڑھ کر بیمار پر دم کرنے سے اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ شِفاء حاصِل ہو گی۔

(۵) **یَا مُھَیْمِنُ 29** بار جو کوئی غمزدہ روزانہ پڑھ لے، اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کا غم دُور ہو۔

(۶) **یَا مُھَیْمِنُ 29** بار روزانہ پڑھنے والا اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہر آفت و بلا سے محفوظ رہے گا۔

(۷) **یَا عَزِیْزُ 41** بار حاکم یا افسر وغیرہ کے پاس جانے سے قبل پڑھ

لیجئے، اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ وہ حاکم یا افسر مہربان ہو جائیگا۔

۸ **یا مُتَکَبِّرُ** 21 بار (روزانہ) پڑھ لیجئے، ڈراؤنے خواب آتے ہوں گے تو اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ خواب میں نہیں ڈریں گے۔ (مُدّتِ علاج: تاحُصولِ شِفاء)

۹ زَوجہ سے "مِلاپ" سے قبل **یا مُتَکَبِّر** 10 بار پڑھ لینے والا اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ نیک بیٹے کا باپ بنے گا۔

۱۰ **یابارِئُ** دس بار جو کوئی ہر جُمُعہ کو پڑھ لیا کرے اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کو بیٹا عطا ہو گا۔

۱۱ **یا قَهَّارُ** 100 بار اگر کوئی مُصیبت آپڑے تو پڑھے، اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ مُشکل آسان ہو گی۔

۱۲ **یا وَهَّابُ** سات (۷) بار جو روزانہ پڑھا کرے گا اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ مُستَجابُ الدَّعْوات ہو گا (یعنی ہر دُعاء قبول ہُوا کریگی)

۱۳ **یا فَتَّاحُ** 70 بار جو روزانہ بعد نمازِ فَجر دونوں ہاتھ سینے پر رکھ کر پڑھا کرے گا اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کے دل کا زنگ و مَیل دُور ہو گا۔

۱۴ **یا فَتَّاحُ** سات (۷) بار جو روزانہ (کسی بھی وقت دن میں ایک مرتبہ) پڑھا کرے گا، اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کا دل روشن ہو گا۔

۱۵ **یَاقَابِضُ، یَابَاسِطُ** 30 بار جو ہر روز پڑھا کرے، اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ وہ دشمن پر فتح پائے گا۔

۱٦ **یا رَافِعُ** 20 بار جو روزانہ پڑھا کرے گا، اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کی مُراد پوری ہوگی۔

۱۷ **یا بَصِیرُ** سات ۷ بار جو کوئی روزانہ بوقتِ عَصْر (یعنی ابتدائے وقتِ عَصْر تا غروبِ آفتاب کسی بھی وقت) پڑھ لیا کریگا اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اچانک موت سے محفوظ رہیگا۔

۱۸ **یا سَمِیعُ** 100 بار جو روزانہ پڑھے اوراس دَوران گفتگو نہ کرے اور پڑھ کر دُعاء مانگے اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ جو مانگے گا پائیگا۔

۱۹ **یا حَکِیمُ** 80 بار جو روزانہ پانچوں ۵ نمازوں کے بعد پڑھ لیا کرے اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ کسی کا مُحتاج نہ ہو۔

۲۰ **یا جَلِیلُ** دس ۱۰ بار پڑھ کر جو اپنے مال واَسباب اور رقم وغیرہ پردم کردے، اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ چوری سے محفوظ رہے۔

۲۱ **یا شَهِیدُ** 21 بار صُبح (طلوعِ آفتاب سے پہلے پہلے) نافرمان بچّے یا بچّی کی پیشانی پر ہاتھ رکھ کر آسمان کی طرف منہ کر کے جو پڑھے اِن شاءَ اللہ

عَزَّوَجَلَّ اُس کا وہ بچّہ یا بچّی نیک بنے۔

۲۲ **یاوَکِیلُ** سات ۷ بار جو روزانہ عَصْر کے وقت پڑھ لیا کرے اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ آفت سے پناہ پائے۔

۲۳ **یا حَمِیدُ** 90 بار جس کی گندی باتوں کی عادت نہ جاتی ہو وہ پڑھ کر کسی خالی پیالے یا گلاس میں دم کر دے۔ حسبِ ضَرورت اُسی میں پانی پیا کرے اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ فُحش گوئی کی عادت نکل جائے گی۔ (ایک بار کا دم کیا ہوا گلاس برسوں تک چلا سکتے ہیں)

۲۴ **یا مُحْصِی** ایک ہزار بار جو کوئی ہر شبِ جُمعہ (یعنی جُمعرات وجُمعہ کی درمیانی شب) پڑھ لیا کرے اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ قبرُ وقِیامت کے عذاب سے محفوظ ہو۔

۲۵ **یامُحْیِی** سات ۷ بار پڑھ کر اپنے اوپر دم کر لیجئے، گیس ہو یا پیٹ یا کسی بھی جگہ درد ہو یا کسی عُضو کے ضائع ہو جانے کا خوف ہو، اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ فائدہ ہوگا۔ (مدتِ علاج: تاحُصولِ شِفاء روزانہ کم از کم ایک بار)

۲۶ **یَامُحْیِی، یَامُمِیتُ** سات ۷ بار روزانہ پڑھ کر اپنے اوپر دم کر لیا کیجئے اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ جادو اثر نہیں کرے گا۔

۲۷ **یا واجِدُ** جو کوئی کھانا کھاتے وقت ہر نوالہ پر پڑھا کریگا اِن شاءَ اللہ عزّوجلّ وہ کھانا اُس کے پیٹ میں نُور ہوگا اور بیماری دُور ہوگی۔

۲۸ **یا ماجِدُ** دس بار پڑھ کر شربت پر دم کر کے جو پی لیا کرے اِن شاءَ اللہ عزّوجلّ بیمار نہ ہوگا۔

۲۹ **یا واحِدُ** 1001 ایک ہزار ایک بار، جس کو اکیلے میں ڈر لگتا ہو، تنہائی میں پڑھ لے اِن شاءَ اللہ عزّوجلّ اُس کے دل سے خوف جاتا رہے گا۔

۳۰ **یا قادِرُ** جو وُضو کے دَوران ہر عُضْو دھوتے ہوئے پڑھنے کا معمول بنا لے اِن شاءَ اللہ عزّوجلّ دشمن اِس کو اِغوا نہیں کر سکے گا۔

۳۱ **یا قادِرُ** 41 بار مُشکِل آپڑے تو پڑھ لیجئے اِن شاءَ اللہ عزّوجلّ آسانی ہو جائیگی۔

۳۲ **یا مُقْتَدِرُ** 20 بار جو روزانہ پڑھ لیا کرے گا اِن شاءَ اللہ عزّوجلّ رَحمتوں کے سائے میں رہے گا۔

۳۳ **یا مُقْتَدِرُ** 20 بار جو نیند سے بیدار ہو کر پڑھ لیا کرے گا اُس کے ہر کام میں مددِ الٰہی شامل رہے گی۔

۳۴ **یا اَوَّلُ** 100 بار روزانہ پڑھ لیا کرے گا اِن شاءَ اللہ عزّوجلّ اُس کی

زوجہ اُس سے مَحَبَّت کریگی۔

۳۵ **یَامَانِعُ،یَامُعْطِی** 20 بار بیوی ناراض ہوتو شوہر اور اگر شوہر ناراض ہوتو بیوی سونے سے قبل بچھونے پر بیٹھ کر پڑھے اِن شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ صُلْح ہوجائے گی۔(مدّت: تاحُصولِ مُراد)

۳۶ **یا ظَاھِرُ** گھر کی دیوار پر لکھ لیجئے اِن شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ، دیوار سلامت رہیگی۔

۳۷ **یا رَءُوفُ** 10 بار جو کسی مظلوم کا کسی ظالم سے پیچھا چھُڑانا چاہے، پڑھے پھر اُس ظالم سے بات کرے اِن شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ وہ ظالم اُس کی سِفارش قبول کرلے گا۔

۳۸ **یا غَنِیُّ**، ریڑھ کی ہڈّی، گھٹنوں، جوڑوں یا جسم میں کہیں بھی درد ہو، چلتے پھرتے اُٹھتے بیٹھتے پڑھتے رہئے اِن شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ درد جاتا رہے گا۔

۳۹ **یا مُغْنِی** ایک بار پڑھ کر ہاتھوں پر دم کر کے دَرْد کی جگہ پر ملنے سے اِن شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ سُکون ملیگا۔

۴۰ **یا نَافِعُ** 20 بار جو کسی کام کو شُروع کرنے سے قبل پڑھ لے، اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ وہ کام اُس کی مرضی کے مطابِق پورا ہوگا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

کفن کیلئے تین انمول تُحفے

(۱) جو ہر نماز (یعنی فرض و سنتیں وغیرہ پڑھنے) کے بعد عہد نامہ پڑھے، فِرِشتہ اسے لکھ کر مُہر لگا کر قیامت کے لئے اُٹھا رکھے، جب اللہ تعالیٰ اُس بندے کو قبر سے اٹھائے، فِرِشتہ وہ نوِشتہ (یعنی دستاویز) ساتھ لائے اور ندا کی جائے عہد والے کہاں ہیں، انھیں وہ عہد نامہ دیا جائے۔ امام حکیم ترمذی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اسے رِوایت کر کے فرمایا، امام طاؤس رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی وصیت سے یہ عہد نامہ اُن کے کفن میں لکھا گیا۔ (الدّرالمنثور ج ۵ ص ۵۴۲ دارُ الفکر بیروت) امام فقیہ ابنِ عُجَیل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اسی دُعائے عہد نامہ کی نسبت فرمایا، جب یہ عہد نامہ لکھ کر میت کے ساتھ قبر میں رکھ دیں تو اللہ تعالیٰ اُسے سُوالِ نکیرَین و عذابِ قبر سے اَمان دے، عہد نامہ یہ ہے:۔

اَللّٰھُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ عَالِمَ الْغَیْبِ وَ الشَّھَادَۃِ الرَّحْمٰنَ الرَّحِیْمَ اِنِّیْ اَعْھَدُ اِلَیْکَ فِیْ ھٰذِہِ الْحَیَاۃِ الدُّنْیَا بِاَنَّکَ اَنْتَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَحْدَکَ لَاشَرِیْکَ لَکَ وَ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُکَ وَ رَسُوْلُکَ فَلَا تَکِلْنِیْ اِلٰی نَفْسِیْ فَاِنَّکَ اِنْ تَکِلْنِیْ اِلٰی نَفْسِیْ تُقَرِّبْنِیْ مِنَ الشَّرِّ وَتُبَاعِدْنِیْ مِنَ الْخَیْرِ وَاِنِّیْ لَا اَثِقُ اِلَّا بِرَحْمَتِکَ فَاجْعَلْ رَحْمَتَکَ لِیْ عَھْدًا عِنْدَکَ تُؤَدِّیْهِ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ اِنَّکَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ ۔

(الدّرالمنثور ج ۵ ص ۵۴۲ دارُ الفکر بیروت)

(۲) جو یہ دُعا میّت کے کفن پر لکھے اللہ تعالیٰ قیامت تک اُس سے عذاب اُٹھالے۔ وہ دُعا یہ ہے:۔

" اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ یَا عَالِمَ السِّرِّ یَا عَظِیْمَ الْخَطَرِ یَاخَالِقَ الْبَشَرِ یَامُوْقِعَ الظَّفَرِ یَامَعْرُوْفَ الْاَ ثَرِ یَاذَاالطَّوْلِ وَالْمَنِّ یَاکَاشِفَ الضُّرِّ وَالْمِحَنِ یَا اِلٰہَ الْاَوَّلِیْنَ وَ الْاٰ خِرِیْنَ فَرِّجْ عَنِّیْ ھُمُوْمِیْ وَاکْشِفْ عَنِّیْ غُمُوْمِیْ وَ صَلِّ اللّٰھُمَّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَ سَلِّمْ

(فتاوٰی رضویہ جدید بحوالہ فتاوٰی کُبریٰ ج۹ ص ۱۱۰ مرکز الاولیاء لاھور)

(۳) جو یہ دُعا کسی پرچہ پر لکھ کر سینہ پر کفن کے نیچے رکھ دے اُسے عذابِ قبر نہ ہو نہ منکر نکیر نظر آئیں اور وہ دُعا یہ ہے: لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَا اِلٰہَ اِلَّااللّٰہُ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَلَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ۔ (فتاوٰی رضویہ جدید بحوالہ فتاوٰی کُبریٰ ج۹ ص۱۰۸ مرکز الاولیاء لاھور)

مَدَنی پھول: بہتر یہ ہے کہ عہد نامہ (بلکہ یہ پرچہ اور شجرہ وغیرہ) میّت کے منہ کے سامنے قبلہ کی جانب (قبر کی اندرونی دیوار میں) طاق کھود کر اُس میں رکھیں۔ (بہارِ شریعت حصہ ٤ ص ١٦٤ مکتبہ رضویہ باب المدینہ کراچی)

مَدَنی مشورہ: کچھ پرچے اپنے پاس رکھ لیجئے اور مسلمانوں کی فوتگی کے مواقع پر پیش کرکے ثواب کمائیے نیز کفن فروشوں اور تجہیز و تکفین کرنے والے سماجی اداروں کو بھی پیش کیجئے کہ وہ ہر مسلمان کیلئے کفن کے ساتھ ایک پرچہ فی سبیلِ اللہ دے دیا کریں۔

(دعوتِ اسلامی کے ادارے مکتبۃُ المدینہ اور اس کی تمام شاخوں سے ھدِیۃً طلب کیجئے)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

مجلس سے اُٹھتے وقت کی دعاء کی فضیلت

حضرتِ سیِّدُنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ، باعثِ نزُولِ سکینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشادفرمایا: جوکسی مجلس میں بیٹھا پس اس نے کثیر گفتگو کی تو اس مجلس سے اُٹھنے سے پہلے کہے

سُبْحٰنَكَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ
اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَیْكَ○

تو بخش دیا جائے گا جو اس مجلس میں ہوا۔ (جامع الترمذی کتاب الدعواۃ ص ٦٥٥)

بھلائی کی مُہر اور گناہ مُعاف

حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن عَمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، جو یہ دعا کسی مجلس سے اُٹھتے وقت تین مرتبہ پڑھے تو اس کی خطائیں مٹا دی جاتی ہیں۔ اور جو مجلسِ خیر ومجلسِ ذِکر میں پڑھے تو اس کیلئے خیر (یعنی بھلائی) پر مُہر لگا دی جائے گی۔ وہ دُعا یہ ہے:

سُبْحٰنَكَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِكَ لَآ اِلٰہَ
اِلَّآ اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَیْكَ○

(ابو داوٗد شریف کتاب الادب ص٦٦٧ ج٣)

ترجمہ: تیری ذات پاک ہے اور اے اللہ عزَّوَجَلَّ تیرے ہی لئے تمام خوبیاں ہیں، تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تجھ سے بخشش چاہتا ہوں اور تیری طرف توبہ کرتا ہوں۔

دعائے عطار یاربِّ مصطفےٰ عزَّوَجَلَّ و صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم جو کوئی اجتماع، درس، مدنی قافلوں کے حلقے اور دینی و دُنیوی بیٹھک کے اختتام پر حسبِ حال یہ دعاء پڑھے اور موقع پا کر پڑھوانے کی عادت بنائے اُس کو جنّتُ الفردوس میں اپنے مَدَنی حبیب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا پڑوس عنایت کر اور مجھ پاپی و بدکار گنہگاروں کے سردار کے حق میں بھی یہ دعاء قبول فرما۔ اٰمین بجاہِ النَّبی الامین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

(دعوت اسلامی کے ادارے مکتبۃُ المدینہ اور اس کی تمام شاخوں سے ھدیۃً طلب کیجئے)

آدابِ طعام

اس باب میں ---

ورق الٹئے ---

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

آدابِ طعام*

شیطان لاکھ روکے یہ باب مکمّل پڑھ لیجئے۔شاید آپ کواحساس ہو کہ آج تک مجھے "کھانا" ہی نہیں آتا تھا!

باکمال فرشتہ

سرکارِ مدینہ راحتِ قلب وسینہ، فیض گنجینہ، صاحِبِ مُعطّر پسینہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ شفاعت نشان ہے، **بے شک** اللہ تعالٰی نے ایک فِرِشتہ میری قَبْر پر مُقرَّر فرمایا ہے جسے تمام مخلوق کی آوازیں سُننے کی طاقت عطا فرمائی ہے، پس قِیامت تک جوکوئی مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو وہ مجھے اُس کا اور اُسکے باپ کا نام پیش کرتا ہے۔ کہتا ہے، فُلاں بن فُلاں نے آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم پر دُرُودِ پاک پڑھا ہے۔"

(مجمع الزوائد ج ۱۰ ص ۲۵۱ حدیث ۱۷۲۹۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صلَّی اللّٰهُ تعالٰی علٰی محمَّد

سبحٰنَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ! دُرُودشریف پڑھنے والا کس قَدَر بَخْتوَر ہے کہ

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) جو شخص مجھ پر دُرودِ پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنّت کا راستہ بھول گیا۔

اُس کا نام مَعَ وَلدِیَّت بارگاہِ رِسالت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم میں پیش کیا جاتا ہے۔ یہاں یہ **نُکتہ** بھی انتہائی ایمان افروز ہے کہ قبرِ مُنوّر علیٰ صاحِبِہا الصَّلوٰۃُ وَالسّلام پر حاضِر فِرِشتے کو اِس قدر زِیادہ **قوّتِ سَماعَت** دی گئی ہے کہ وہ دنیا کے کونے کونے میں ایک ہی وَقت کے اندر دُرُود شریف پڑھنے والے لاکھوں مسلمانوں کی انتہائی دھیمی آواز بھی سُن لیتا ہے اور اسے **علمِ غیب** بھی عطا کیا گیا ہے کہ وہ دُرُودِ پاک پڑھنے والوں کے نام بلکہ ان کے والِد صاحِبان تک کے نام جان لیتا ہے۔ جب خادِمِ دربارِ رسالت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کی قوّتِ سَماعت اور **علمِ غیب** کا یہ حال ہے تو سرکارِ والا تبار، مکّے مدینے کے تاجدار، محبوبِ پروَرْدگار عزَّوَجلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کے اختیارات و**علمِ غیب** کی کیا شان ہوگی! وہ کیوں نہ اپنے غلاموں کو پہچانیں گے اور کیوں نہ اُن کی فریاد سُن کر بِاِذنِ **اللہ** تعالیٰ اِمداد فرمائیں گے!

میں قرباں اِس ادائے دَستْ گیری پر مِرے آقا
مدد کو آگئے جب بھی پُکارا یارسولَ اللہ (عزّوجلّ وصلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

کھانا بھی عبادت ہے

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! کھانا اللہ عزَّوَجلَّ کی بُہت ہی پیاری نِعمت ہے، اِس میں ہمارے لئے طرح طرح کی لذّت بھی رکھی گئی ہے۔ اچّھی اچھی نیتوں کے ساتھ

شریعت وسنّت کے مطابق حلال کھانا کارِ ثواب ہے، **مُفسّرِ** شہیر حکیمُ الاُمّت حضرتِ مفتی **احمد یار خان** علیہِ رَحْمَۃُ الحنّان فرماتے ہیں، ''کھانا بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت ہے مومن کیلئے۔'' مزید فرماتے ہیں، ''دیکھو **نکاح** سنّتِ اَنبیاء علیہم السلام ہے مگر حضرتِ سیِّدُنا **یحییٰ** عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام اور حضرتِ سیِّدُنا **عیسیٰ** روحُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے نکاح نہیں کیا مگر **کھانا** وہ سنّت ہے کہ از حضرتِ سیِّدُنا آدم صفیُّ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام تا حضرتِ سیِّدُنا **محمدٌ رَّسولُ اللہ** عَزَّوَجَلَّ و صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم سب ہی نبیوں نے ضَرور کھایا۔ جو شخص **بھوک ہڑتال** کر کے بھوک سے جان دیدے وہ حرام موت مریگا۔ (تفسیر نعیمی ج ۸ ص ۵۱) سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کا ارشادِ حقیقت بُنیاد ہے، **''کھانے والا شکر گزار ویسا ہی ہے جیسا صَبْر کرنے والا روزہ دار۔''** (ترمذی ج ٤ ص ٢١٩ حدیث ٢٤٩٤)

لقمۂ حلال کی فضیلت

ہم اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کی سُنّت کے مطابق کھانا کھائیں تو اِس میں ہمارے لئے بَرَکتیں ہی بَرَکتیں ہیں۔ حضرتِ سیِّدُنا اِمام محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی اِحْیَاءُ الْعُلُوم کی دوسری جلد میں ایک بُزُرگ رَحْمَۃُ اللہِ تعالیٰ علیہ کا قول نَقْل کرتے ہیں کہ **مسلمان جب حلال کھانے کا پہلا لُقمہ کھاتا ہے، اُس کے پہلے کے گناہ مُعاف کر دیئے جاتے ہیں۔** اور جو شخص طَلَبِ حلال کیلئے رُسوائی

کے مقام پر جاتا ہے اُس کے گناہ درخت کے پتّوں کی طرح جھڑتے ہیں۔

(احیاءُ علوم الدّین، ج ۲ ص ۱۱٦)

کھانے کی نیّت کس طرح کریں

کھاتے وَقت بھوک لگی ہونا سُنّت ہے۔ کھانے میں یہ نِیّت کیجئے کہ **اللہ ربُّ العزّت** عَزَّوَجَلَّ کی **عِبادت پر قُوّت حاصِل کرنے کیلئے کھا رہا ہوں۔** کھانے سے فَقَط لذّت مقصود نہ ہو۔ حضرتِ سَیِّدُنا ابراہیم بن شیبان علیہ رحمۃ المنّان فرماتے ہیں، "میں نے اَسّی (۸۰) برس سے کوئی بھی چیز فَقَط لذّتِ نَفْس کی غَرَض سے نہیں کھائی۔" (احیاءُ العُلوم ج۲ ص ۵) کم کھانے کی نِیّت بھی کرے کہ عِبادت پر قُوّت حاصِل کرنے کی نِیّت جبھی سچّی ہوگی کیونکہ پیٹ بھر کے کھانے سے عِبادت میں اُلٹا رُکاوٹ پیدا ہوتی ہے! کم کھانا صحّت کیلئے مُفید ہے ایسے شخص کو ڈاکٹر کی ضَرورت کم ہی پیش آتی ہے۔

کھانا کتنا کھانا چاہئے

اللہ کے مَحبوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب عَزَّوَجَلَّ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ صحّت نِشان ہے، "آدَمی اپنے پیٹ سے زیادہ بُرا برتن نہیں بھرتا، انسان کیلئے **چند لقمے** کافی ہیں جو اس کی پیٹھ کو سیدھا رکھیں اگر ایسا نہ کر سکے تو تِہائی (۱/۳) کھانے کیلئے تہائی پانی کیلئے اور ایک تِہائی سانس کیلئے ہو۔"

(سنن ابن ماجہ ج ٤ ص ٤٨ حدیث ۳۳٤۹)

نیّت کی اہمیّت

بخاری شریف کی سب سے پہلی حدیثِ پاک **اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّات** یعنی اعمال کا دارومدار نیّتوں پر ہے۔ (صحیح البخاری ج۱ ص۵ الحدیث ۱) جو عمل اللہ عزّوجلّ کی رِضا کیلئے کیا جائے اُس میں ثواب ملتا ہے، رِیاء یعنی اگر دِکھاوے کیلئے کیا جائے تو وُہی عمل گناہ کا باعِث بن جاتا ہے اور اگر کچھ بھی نیّت نہ ہو تو نہ ثواب ملے نہ گناہ جبکہ وہ عمل فی نَفْسِہٖ مُباح (یعنی جائز) ہو۔ مَثَلاً کوئی حلال چیز جیسا کہ آئسکریم یا مِٹھائی یا روٹی کھائی اور اس میں کچھ بھی نیّت نہ کی تو نہ ثواب ہوگا نہ گناہ۔ البتّہ قِیامت میں حساب کا مُعامَلہ درپیش ہوگا جیسا کہ سرکارِ نامدار، دو عالم کے مالِک و مختار، شَہَنشاہِ اَبرار صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کا ارشادِ حقیقت بنیاد ہے، **حَلَالُهَا حِسَابٌ وَّ حَرَامُهَا عَذَابٌ**۔ یعنی اس کے حلال میں حساب ہے اور حرام میں عذاب۔ (فردوس بماثور الخطاب ج ۵ ص ۲۸۳ حدیث ۸۱۹۲)

سُرمہ کیوں ڈالا؟

رسولِ پاک، صاحِبِ لَولاک، سَیّاحِ اَفلاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کا فرمانِ عبرت نشان ہے، بے شک قِیامت کے دن آدمی سے اس کے ہر ہر کام حتّٰی کہ آنکھ کے سُرمے کے بارے میں بھی پوچھا جائے گا (حِلیۃُ الاولیاء ج ۱۰ ص ۳۱ حدیث ۱۴۴۰۴) لہٰذا عافیت اِسی میں ہے کہ اپنے ہر مُباح کام میں اچھی اچھی نیّتیں شامل کر لی جائیں۔ چُنانچہ

ایک بُزُرگ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں میں ہر کام میں نیّت پسند کرتا ہوں حتّٰی کہ کھانے، پینے، سونے اور بیت الخَلاء میں داخل ہونے کیلئے بھی۔ (اِحیاءُ العُلوم ج ٤ ص ١٢٦) نبیوں کے سلطان، رَحمتِ عالمیان، سردارِ دو جہان محبوبِ رَحمٰن عزَّوَجلَّ و صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ عظیم الشّان ہے، **"مسلمان کی نیّت اسکے عمل سے بہتر ہے۔"** (طبرانی مُعجم کبیر ج ٦ ص ١٨٥ حدیث ٥٩٤٢) **نیّت** دل کے ارادے کو کہتے ہیں، زَبان سے کہنا شَرط نہیں بلکہ زَبان سے نیّت کے اَلفاظ کہے مگر دل میں نیّت موجود نہ ہوئی تو نیّت ہی نہیں کہلائے گی اور ثواب نہیں ملیگا۔ **کھانے کی 43 نیّتیں** پیشِ خدمت ہیں ان میں سے جو جو حسبِ حال ہوں اور ممکن ہوں کرلینی چاہئیں۔ یہ بھی عرض کرتا چلوں کہ یہ نیّتیں مکمّل نہیں، علمِ نیّت رکھنے والا اس کے ذَرِیعے اور بہُت ساری نیّتیں نکال سکتا ہے۔ جتنی نیّتیں زِیادہ ہونگی اُتنا ہی ثواب بھی زیادہ ملیگا۔ اِن شاءَ اللہ عزَّوَجلَّ

کھانے کی 43 نیّتیں

﴿١،٢﴾ کھانے سے قبل اور بعد کا وُضو کروں گا (یعنی ہاتھ مُنہ کا اگلا حصّہ دھوؤں گا اور کُلّیاں کروں گا) ﴿٣﴾ کھانا کھا کر عبادت ﴿٤﴾ تِلاوت ﴿٥﴾ والِدَین کی خدمت ﴿٦﴾ تحصیلِ علمِ دین ﴿٧﴾ سنّتوں کی تربیّت کی خاطِر مَدَنی قافِلے میں سفر ﴿٨﴾ عَلاقائی دَورہ برائے نیکی کی دعوت میں شرکت ﴿٩﴾ اُمورِ آخرت اور ﴿١٠﴾

حسبِ ضَرورت کسبِ حلال کیلئے بھاگ دوڑ پر قوّت حاصِل کروں گا (یہ نِیّتیں اُسی صورت میں مُفید ہوں گی جبکہ بھوک سے کم کھائے۔ خوب ڈٹ کر کھانے سے اُلٹا عبادت میں سُستی پیدا ہوتی، گناہوں کی طرف رُجحان بڑھتا اور پیٹ کی خرابیاں جَنم لیتی ہیں) ﴿۱۱﴾ زمین پر ﴿۱۲﴾ اِتِّباعِ سنّت میں دستر خوان پر ﴿۱۳﴾ (چادر یا کُرتے کے دامن کے ذَریعے) پردے میں پردہ کر کے ﴿۱۴﴾ سنّت کے مطابِق بیٹھ کر ﴿۱۵﴾ کھانے سے قبل بسم اللہ اور ﴿۱۶﴾ دیگر دُعائیں پڑھ کر ﴿۱۷﴾ تین اُنگلیوں سے ﴿۱۸﴾ چھوٹے چھوٹے نِوالے بنا کر ﴿۱۹﴾ اچّھی طرح چبا کر کھاؤں گا ﴿۲۰﴾ ہر لقمہ پر یا واجِدُ پڑھوں گا (یا ہر لقمہ کے خَتْم پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اور ہر لُقمہ کے آغاز پر یا واجِدُ اور بِسْمِ اللّٰہ) ﴿۲۱﴾ جو دانہ وغیرہ گر گیا اُٹھا کر کھالوں گا ﴿۲۲﴾ روٹی کا ہر نوالہ سالن کے برتن کے اُوپر کر کے توڑوں گا (تاکہ روٹی کے ذَرّات برتن ہی میں گریں) ﴿۲۳﴾ ہڈّی اور گرم مَصالَحہ وغیرہ اچّھی طرح صاف کرنے اور چاٹنے کے بعد پھینکوں گا ﴿۲۴﴾ بھوک سے کم کھاؤں گا ﴿۲۵﴾ آخِر میں سنّت کی ادائیگی کی نیّت سے برتن اور ﴿۲۶﴾ تین بار اُنگلیاں چاٹوں گا ﴿۲۷﴾ کھانے کے برتن دھو پی کر ایک غلام آزاد کرنے کے ثواب کا حقدار بنوں گا ﴿۲۸﴾ جب تک دستر خوان نہ اُٹھالیا جائے اُس وَقت تک بلا ضَرورت نہیں اُٹھوں گا (کہ یہ بھی سنّت ہے) ﴿۲۹﴾ کھانے کے بعد بَمع اوّل آخِر دُرُود شریف مسنون دُعائیں پڑھوں گا ﴿۳۰﴾ خِلال کروں گا۔

مل کر کھانے کی مزید نیّتیں

﴿۳۱﴾ دستر خوان پر اگر کوئی عالم یا بُزُرگ موجود ہوئے تو اُن سے پہلے کھانا شُروع نہیں کروں گا ﴿۳۲﴾ مسلمانوں کے قُرب کی بَرَکتیں حاصِل کروں گا ﴿۳۳﴾ ان کو بوٹی، کدو شریف، کھرچَن اور پانی وغیرہ کی پیش کش کر کے اُن کا دل خوش کروں گا (کسی کی پلیٹ میں اپنے ہاتھ سے اُٹھا کر ڈال دینا آداب کے خِلاف ہے۔ جو چیز ہم نے ڈالی ہوسکتا ہے اُس وَقت اُسے اس کی خواہش نہ ہو) ﴿۳۴﴾ اُن کے سامنے مسکرا کر صَدَقہ کا ثواب کماؤں گا ﴿۳۵﴾ کسی کو مسکراتا دیکھ کر اس کی مسنون دُعا پڑھوں گا (مسکراتا دیکھ کر پڑھنے کی دُعا: **اَضْحَکَ اللّٰہُ سِنَّکَ** یعنی اللہ عزوجل تجھے سدا ہنستا رکھے۔ (صحیح البخاری ج ٤ ص ٤٠٣ حدیث ٣٢٩٤) ﴿۳۶﴾ کھانے کی نیّتیں اور ﴿۳۷﴾ سنّتیں بتاؤں گا ﴿۳۸﴾ موقع ملا تو کھانے سے قبل اور ﴿۳۹﴾ بعد کی دعائیں پڑھاؤں گا ﴿۴۰﴾ غذا کا عمدہ حصہ مَثَلاً بوٹی وغیرہ حِرْص سے بچتے ہوئے دوسروں کی خاطِر ایثار کروں گا (تاجدارِ مدینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ بَخشِش نشان ہے، ''جو شخص اُس چیز کو جس کی خود اسے حاجت ہو دوسرے کو دے دے اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے بخش دیتا ہے۔'') (اتحاف السادۃ المتقین ج ۹ ص ۷۷۹) ﴿۴۱﴾ ان کو خِلال اور ﴿۴۲﴾ تین اُنگلیوں سے کھانے کی مَشْق کرنے کیلئے ربڑ بینڈ کا تُحفہ پیش کروں گا ﴿۴۳﴾ کھانے کے ہر لقمہ پر ہو سکا تو اس نیّت کے ساتھ بلند آواز سے **یا واجِدُ** کہوں گا کہ دوسروں کو بھی یاد آجائے۔

فرمانِ مصطفٰی صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم: مجھ پر کثرت سے دُرُود پاک پڑھو بے شک تمہارا مجھ پر دُرُود پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔

کھانے کا وُضو مُحتاجی دُور کرتا ہے

حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ ابنِ عبّاس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے رِوایت ہے کہ سرکارِ مدینہ، سلطانِ باقرینہ، قرارِ قلب وسینہ، فیض گنجینہ صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم کا اِرشادِ رحمت بُنیاد ہے، ”کھانے سے پہلے اور بعد میں **وُضو** کرنا مُحتاجی کو دُور کرتا ہے اور یہ مُرسَلین (علیہم السّلام) کی سُنّتوں میں سے ہے۔“ (المعجمُ الاَوْسط ج ۵ ص ۲۳۱ حدیث ۷۱۶۶)

کھانے کا وُضو گھر میں بھلائی بڑھاتا ہے

حضرت سیِّدُنا اَنَس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے رِوایت ہے کہ **اللّٰہ** کے مَحبوب، دانائے غُیُوب، **مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب** عزَّوَجلَّ وصلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم نے فرمایا، ”جو یہ پسند کرے کہ اللہ تعالٰی اُس کے گھر میں خیر (یعنی بھلائی) زِیادہ کرے تو جب کھانا حاضِر کیا جائے، وُضو کرے اور جب اُٹھایا جائے اُس وقت بھی وُضو کرے۔“ (ابنِ ماجہ شریف ج ٤ ص ٩ حدیث ٣٢٦٠)

کھانے کے وُضو کی نیکیاں

اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے رِوایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم نے اِرشاد فرمایا، ”کھانے سے پہلے **وُضو** کرنا **ایک نیکی** اور کھانے کے بعد کرنا **دو نیکیاں** ہیں۔“ (جامع صغیر ص ۵۷۴ حدیث ۹۶۸۲)

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! کھانے کے اوّل آخر ہاتھ وغیرہ دھونے

میں سُستی نہیں کرنی چاہئے۔ خُدا کی قسم! ''ایک نیکی'' کی اصل حقیقت بروزِ قیامت ہی پتا چلے گی کہ جب کسی کی صِرف ایک ہی نیکی کم پڑ رہی ہوگی اور وہ اپنے عزیزوں سے صِرف ایک نیکی کا سُوال کریگا مگر دینے کیلئے کوئی تیار نہ ہوگا۔

شیطان سے حفاظت

سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کا فرمانِ بَرَکت نشان ہے، کھانے سے پہلے اور بعد وُضُو (یعنی ہاتھ منہ دھونا) رِزق میں کُشادگی کرتا اور شیطان کو دُور کرتا ہے۔

(کنزُالعُمّال ج ۱۰ ص ۱۰۶ حدیث ۴۰۷۵۵)

بیماریوں سے حفاظت کے نسخے

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! کھانے کے وُضو سے مُراد نَماز والا وُضو نہیں بلکہ اِس میں دونوں ہاتھ گٹّوں تک اور مُنہ کا اگلا حصہ دھونا اور کُلّی کرنا ہے۔ **مُفَسّرِ** شَہیر حکیمُ الْاُمّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں، ''توریت شریف میں دُوبار ہاتھ دھونے کُلّی کرنے کا حُکم تھا، کھانے سے پہلے اور کھانے کے بعد مگر یَہود نے صِرف بعد والا باقی رکھا، پہلے کا ذِکر مٹا دیا۔ کھانے سے پہلے ہاتھ دھونے کُلّی کرنے کی ترغیب اِس لئے ہے کہ عُمُوماً کام کاج کی وجہ سے ہاتھ مَیلے، دانت مَیلے ہو جاتے ہیں، اور کھانے سے ہاتھ مُنہ چِکنے ہو جاتے ہیں لہٰذا دونوں وَقت صَفائی کی جائے۔ کھانا کھا کر کُلّی کرنے والا شخص اِن شاءَ اللہ عزّوجلّ دانتوں

کے مُوذی مرض پائیریا (PHYORRHEA) سے محفوظ رہے گا، وُضو میں مِسواک کا عادی دانتوں اور مِعدہ کے اَمراض سے بچا رہتا ہے۔ **کھانا کھانے کے فوراً بعد پیشاب کرنے کی عادت ڈالو اِس سے گردہ ومَثانہ کے اَمراض سے حفاظت ہوتی ہے۔** بَہُت مُجرَّب (یعنی آزمایا ہوا) ہے۔"

(مرآۃ شرح مشکوٰۃ ج ٦ ص ٣٢)

ڈرائیور کی پُراَسرار موت

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! یقیناً سُنّت میں عظمت ہے، جہاں سُنّت پر عمل کرنے میں ثواب ملتا ہے وَہیں اِس کے دُنیوی فوائد بھی ہوتے ہیں۔ کھانے سے پہلے دونوں ہاتھ پہنچوں تک دھو لینا سنّت ہے۔ مُنہ کا اگلا حصّہ دھونا اور کُلّی بھی کر لینا چاہئے۔ چُونکہ ہاتھوں سے جُدا جُدا کام کئے جاتے ہیں اور وہ مختلف چیزوں سے مَس ہوتے ہیں لہٰذا ان پر مَیل کُچیل اور کئی طرح کے جراثیم لگ جاتے ہیں۔ کھانے سے پہلے ہاتھ دھو لینے سے ان کی صَفائی ہو جاتی اور اس سنّت کی بَرَکت کے سَبَب ہمیں کئی بیماریوں سے تحَفُّظ (تَ۔حَف۔فُظ) حاصِل ہو جاتا ہے۔ کھانے سے پہلے دھوئے ہوئے ہاتھ نہ پُونچھے جائیں کہ تولیہ وغیرہ کے جَراثیم ہاتھوں میں لگ سکتے ہیں۔ کہا جاتا ہے، ایک **ٹرک ڈرائیور** نے ہوٹل میں کھانا کھایا اور کھانے کے فوراً بعد تڑپ تڑپ کر مر گیا۔ دوسرے کئی لوگوں نے بھی اُس ہوٹل میں کھانا کھایا مگر انہیں کچھ بھی

فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم: جب تم مُرسَلین (علیہم السلام) پر درود پاک پڑھو تو مجھ پر بھی پڑھو، بے شک میں تمام جہانوں کے رب کا رسول ہوں۔

نہ ہوا۔ تحقیق شُروع ہوئی، کسی نے بتایا کہ ڈرائیور نے کھانے سے قبل ہوٹل کے قریب ٹرک کے ٹائر چیک کئے تھے، پھر ہاتھ دھوئے بغیر اُس نے کھانا کھایا تھا۔ چُنانچہ ٹرک کے ٹائروں کو چیک کیا گیا تو اِنکشاف ہوا کہ پہیّے کے نیچے ایک زہریلا سانپ کُچلا گیا تھا جس کا زہر ٹائر پر پھیل گیا اور وہ ڈرائیور کے ہاتھوں پر لگ گیا، **ہاتھ نہ دھونے کے سَبَب کھانے کے ساتھ وہ زہر پیٹ میں چلا گیا جو کہ ڈرائیور کی فوری موت کا سَبَب بنا۔**

اللہ عزوجل کی رَحمت سے سُنّت میں شَرافت ہے
سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کی سنّت میں ہم سب کی حفاظت ہے

بازار میں کھانا

حضرتِ سیِّدُنا ابو اُمامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رِوایَت ہے کہ نبیِ کریم، رسولِ عظیم، رء ُوف رَّحیم علیہِ افضلُ الصَّلٰوۃِ وَ التَّسلیم نے اِرشاد فرمایا، ''بازار میں کھانا بُرا ہے۔''

(جامع صغیر ص ۱۸٤ حدیث ۳۰۷۳)

صَدْرُ الشَّرِیعہ بَدْرُ الطَّرِیقہ علّامہ مولٰینا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہِ القوی فرماتے ہیں، ''راستے اور بازار میں کھانا مکروہ ہے۔'' (بہارِ شریعت حصہ ۱٦ ص ۱۹)

بازار کی روٹی

حضرتِ سیِّدُنا امام بُرہانُ الدِّین ابراھیم زَرنُوجی علیہ رحمۃ اللہِ القوی فرماتے ہیں، امامِ جلیل حضرتِ سیِّدُنا محمد بن

فَضل رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے دَورانِ تعلیم کبھی بھی بازار سے کھانا نہیں کھایا ان کے والِد صاحِب ہر جُمعہ کو اپنے گاؤں سے ان کیلئے کھانا لے آتے تھے۔ ایک مرتبہ جب وہ کھانا دینے آئے تو ان کے کمرے میں **بازار کی روٹی** رکھی دیکھ کر سخت ناراض ہوئے اور اپنے بیٹے سے بات تک نہیں کی۔ صاحِبزادے نے معذِرت کرتے ہوئے عَرض کی، ابّا جان! یہ روٹی بازار سے میں نہیں لایا میرا رفیق میری رِضامندی کے بِغیر خرید کر لایا تھا۔ والِد صاحِب نے یہ سُن کر ڈانٹتے ہوئے فرمایا، اگر تمہارے اندر تقویٰ ہوتا تو تمہارے دوست کو کبھی بھی یہ جُرأت نہ ہوتی۔

(تعلیمُ المُتعلِّم طریقُ التَّعلُّم ص ٦٧ بابُ المدینہ کراچی)

بازاری کھانا بے برکت ہوتا ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! ہمارے بُزرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللّٰہُ المُبِین تقوے کا کس قَدَر خیال رکھتے تھے اور اپنی اولاد کی کیسی زبردست تربیَت فرماتے تھے کہ ہوٹل کی اور بازاری غِذائیں انہیں نہیں کھانے دیتے تھے۔ حضرتِ امام زَرنُوجی علیہ رحمۃ القوی فرماتے ہیں، ”اگر ممکِن ہو تو غیر مُفید اور بازاری کھانے سے پرہیز کرنا چاہئے کیونکہ بازاری کھانا انسان کو خِیانت و گندَگی کے قریب اور ذِکرِ خُداوندی عَزَّوَجَلَّ سے دُور کر دیتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ بازار کے کھانوں پر غُرَباء اور فُقَراء کی نظریں بھی پڑتی ہیں اور وہ اپنی غُربت و اِفلاس کی بنا پر جب اس

کھانے کو نہیں خرید سکتے تو دل برداشتہ ہو جاتے ہیں اور یوں اس کھانے سے بَرَکت اُٹھ جاتی ہے۔" (ایضاً ص ۸۸)

ہوٹل میں کھانا کیسا؟

بازاروں میں ٹھیلوں اور بَستوں وغیرہ پر طرح طرح کی چٹپٹی غذاؤں کے چٹخارے لینے والے اس سے درسِ عبرت حاصل کریں۔ جب بازار میں کھانا بُرا ہے تو فلمی گیتوں کی دُھنوں میں ہوٹلوں کے اندر وَقْت بے وَقْت کھانا، چائے کی چُسکیاں لینا اور ٹھنڈے مَشروبات پینا کس قدر مَعیوب ہوگا! اگر گانے نہ بھی بج رہے ہوں تب بھی ہوٹلوں کا ماحَول اکثر غَفلتوں بھرا ہوتا ہے، ان میں جا کر بیٹھنا شُرَفاء اور باشَرْع حضرات کے شایانِ شان نہیں۔ لہٰذا ضَرورت ہو تب بھی خرید کر کسی محفوظ جگہ پر کھانے پینے ہی میں بھلائی ہے۔ ہاں جو مجبور ہے وہ مَعذور ہے۔ مگر جب ہوٹل میں فلمیں ڈِرامے یا گانے باجے کا سلسلہ ہو تو وہاں نہ جائے کہ جان بوجھ کر مُوسیقی کی آواز سننا گناہ ہے۔ چُنانچہ

مُوسیقی کی آواز سے بچنا واجب ہے

حضرت سیِّدُنا علّامہ شامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، "(لچکے توڑے کے ساتھ) ناچنا، مذاق اُڑانا، تالی بجانا، سِتار کے تار بجانا، بَربَط، سارنگی، رَباب، بانسری، قانون (ایک ساز کا نام)، جھانجھن، بِگل بجانا، مکروہِ تحریمی (یعنی قریب بحرام) ہے

کیونکہ یہ سب کُفّار کے شِعار ہیں، نیز بانسری اور (موسیقی کے) دیگر سازوں کا سننا بھی حرام ہے اگر اچانک سُن لیا تو معذور ہے اور اس پر واجب ہے کہ نہ سُننے کی پوری کوشش کرے"۔ (رَدُّالْمُحتار ج۹ص ۵۶۶)

کانوں میں اُنگلیاں ڈالنا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! خوش نصیب ہیں وہ مسلمان جو کلامِ ربِّ کائنات عَزَّوَجَلَّ، نعتِ شاہِ موجودات صَلَّی اللہُ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم اور سنّتوں بھرے بیانات تو سنتے ہیں مگر فلمی گانوں اور موسیقی کی آواز آنے پر بسبب خوفِ خداوندی نہ سُننے کی پوری کوشش کرتے ہوئے کانوں میں اُنگلیاں داخل کر کے وہاں سے فوراً دُور ہٹ جاتے ہیں۔ چُنانچہ حضرتِ سیِّدُنا نافع رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں، میں بچپن میں حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ ابنِ عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما کے ساتھ کہیں جا رہا تھا کہ راستے میں مِزمار (یعنی باجہ) بجانے کی آواز آنے لگی، ابنِ عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما نے **اپنے کانوں میں اُنگلیاں ڈال دیں** اور راستے سے دوسری طرف ہَٹ گئے اور دُور جانے کے بعد پوچھا، **نافع!** آواز آرہی ہے؟ میں نے عرض کی، اب نہیں آرہی۔ تو کانوں سے اُنگلیاں نکالیں اور ارشاد فرمایا، "ایک بار میں **سرکارِ** مدینۂ منوّرہ، سردارِ مکّۂ مُکرّمہ صَلَّی اللہُ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ساتھ کہیں جا رہا تھا، سرکار صَلَّی اللہُ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اسی طرح کیا جو میں نے کیا۔" (ابوداؤد ج۴ص ۳۰۷ الحدیث ۴۹۲۴)

مُوسیقی کی آواز آتی ہو تو ہٹ جائیے

معلوم ہوا کہ جوں ہی مُوسیقی کی آواز آئے فوراً کانوں میں اُنگلیاں داخِل کر کے وہاں سے دُور ہٹ جائے کیوں کہ اگر اُنگلیاں تو کانوں میں ڈال دیں مگر وہیں کھڑے یا بیٹھے رہے یا معمولی سا پرے ہٹ گئے تو مُوسیقی کی آواز سے بچ نہیں سکیں گے۔ اُنگلیاں کانوں میں ڈال کر نہ سہی مگر کسی طرح بھی مُوسیقی کی آواز سے بچنے کی بھرپور کوشش کرنا واجِب ہے۔ آہ! آہ! آہ! اب تو سیّاروں، طیّاروں، مکانوں، دُکانوں، گلیوں بازاروں میں جس طرف بھی چلے جایئے مُوسیقی کی دُھنیں اور گانوں کی آوازیں سُنائی دیتی ہیں اور جو عاشقِ رسول کانوں میں اُنگلیاں ڈال کر دُور ہٹ جائے، اُس کا مذاق اُڑے۔

وہ دَور آیا کہ دیوانۂ نبی کیلئے
ہر ایک ہاتھ میں پتّھر دکھائی دیتا ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول کے ساتھ وابستگی سے زندگی میں وہ وہ حیرت انگیز تبدیلیاں آتی ہیں کہ کئی بار اسلامی بھائیوں کو کہتے سنا گیا ہے کہ کاش! ہمیں بہت پہلے دعوتِ اسلامی کا **مَدَنی ماحول** مُیسّر آگیا ہوتا! دعوتِ اسلامی کے **مَدَنی ماحول** کی بَرَکتوں سے مالا مال ایک **مَدَنی بہار** مُلاحَظہ فرمایئے چُنانچہ

گھر درس کی برکت کی حکایت

آگولہ (مہاراشٹر، الھند) کے ایک اسلامی بھائی نے کچھ اِس طرح کا بیان دیا کہ بدمذہبوں کیساتھ تعلُّقات کے باعِث ہمارا گھرانہ بدعملی کے ساتھ ساتھ بدعقیدگی کی طرف بھی گامزن تھا، ایک دن ہم سب گھر والے مِلکر T.V. دیکھنے میں مشغول تھے کہ میرا سترہ سالہ چھوٹا بھائی جوکہ **دعوتِ اسلامی** کے سنّتوں بھرے اِجتماع میں آنے جانے لگا تھا،وہ T.V. کی طرف پیٹھ کئے اُلٹا چلتا ہوا کمرہ میں داخل ہوا اور اپنی کوئی چیز الماری سے نکال کر اسی انداز پر واپس پلٹا۔ اِس کی یہ عجیب وغریب حَرکت دیکھ کر میں غصّے میں چیخا، "کیا تیرا دماغ خراب ہوگیا ہے، جو آج یہ عجیب بچکانہ حَرکت کر رہا ہے!" وہ جوابی کاروائی کئے بغیر دوسرے کمرے میں چلا گیا۔ والِدہ صاحِبہ نے خُلاصہ کیا، کہ اِس نے مجھے بتایا تھا کہ میں نے قَسَم کھائی ہے کہ آئندہ T.V. کی طرف دیکھوں گا بھی نہیں! میں نے غُصّہ کی وجہ سے چھوٹے بھائی سے بات چیت بند کردی۔ اُس نے گھر میں سب کو اِکٹھا کرکے **فیضانِ سنّت** کا دَرس جاری کردیا۔ میں اِس میں نہیں بیٹھتا تھا، ایک دن میں قریب ہوکر بیٹھ گیا کہ سُنوں توسہی یہ دَرس میں کیا بتاتا ہے، سنا تو بہُت اچھا لگا، لہٰذا میں روزانہ **گھر درس** میں شریک ہونے لگا۔ رفتہ رفتہ میرے دل کی سیاہی دُور ہونے لگی، حتّٰی کہ دعوتِ اسلامی کے **ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع** میں حاضری دینے لگا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ

عَزَّوَجَلَّ عقل ٹھکانے آئی، بدمذہبوں کی صحبت سے جان چھڑوائی اور چہرے پر داڑھی سجائی نیز بدعقیدہ مقرِّر کی گمراہ کُن کیسیٹیں جو کہ شوق سے سنا کرتا تھا اب اِس کی جگہ مکتبۃُ المدینہ کی طرف سے جاری ہونے والے سنّتوں بھرے بیانات کی کیسیٹیں سننے لگا۔ ہمارے چاروں کمروں میں .T.V رکھے ہوئے تھے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ باہمی مشورہ سے چاروں .T.V گھر سے نکال دیئے ہیں۔

بُری صحبتوں سے کَنارہ کشی کر اور اچھوں کے پاس آکے پا مدنی ماحول
تمہیں لُطف آ جائیگا زندگی کا قریب آ کے دیکھو ذرا مدنی ماحول

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہ تعالیٰ علٰی محمَّد

ایمان کی حفاظت کا ذریعہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے ! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ **گھر درس** میں اہلِ خانہ کے ایمان کے تحفُّظ اور اصلاحِ اعمال کے اَسباب موجود ہیں۔ اِسی طرح اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کی اَخلاقی تربیَت کیلئے **فکرِ مدینہ** کے ذَرِیعے روزانہ **مَدَنی اِنعامات** کا کارڈ پُر کرنے کی بھی ترکیب ہے اور اِس کارڈ میں دَرج شُدہ گیارہویں مَدَنی اِنعام کے مطابق ہر ایک کو روزانہ **فیضانِ سنّت** سے **دو دَرس** دینے یا سننے کی ترغیب بھی موجود ہے۔ ان دو دَرسوں میں ایک ''گھر دَرس'' بھی ہے۔ آپ سب کی خدمت میں گھر دَرس جاری کرنے کی **مَدَنی اِلتجاء** ہے۔

فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جس نے مجھ پر دس مرتبہ صبح اور دس مرتبہ شام درود پاک پڑھا اسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

عمل کا ہو جذبہ عطا یا الٰہی گناہوں سے مجھ کو بچا یا الٰہی

سعادت ملے درسِ فیضانِ سنّت کی روزانہ دو مرتبہ یا الٰہی

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم

قَبر کی روشنی

درس و بیان کے ثواب کا بھی کیا کہنا! حضرتِ علّامہ جلالُ الدّین سُیوطی الشّافِعی علیہ رحمۃ اللہ القوی ''شَرحُ الصُّدور'' میں نَقل کرتے ہیں، اللہ تبارَکَ وَ تعالیٰ نے حضرتِ سَیِّدُنا موسیٰ کلیمُ اللہ علیٰ نَبِیِّناوَعلَیہِ الصّلوٰۃُ وَالسّلام کی طرف وَحْی فرمائی، ''**بھلائی کی باتیں خود بھی سیکھو اور دوسروں کو بھی سکھاؤ، میں بھلائی سیکھنے اور سکھانے والوں کی قبروں کو روشن فرماؤں گا تاکہ ان کو کسی قسم کی وَحشت نہ ہو۔**''

(حِلیۃ الاولیاء ج٦ ص٥ حدیث٧٦٢٢)

قبریں جگمگا رہی ہوں گی

اِس روایت سے نیکی کی بات سیکھنے سکھانے کا اَجرو ثواب معلوم ہوا۔ سنّتوں بھرا بیان کرنے یا دَرس دینے اور سننے والوں کے تو وارے ہی نیارے ہوجائیں گے، اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اُن کی قبریں اندر سے جگمگ جگمگ کررہی ہوں گی اور انہیں کسی قسم کا خوف محسوس نہیں ہوگا۔ **اِنفرادی کوشش** کرتے ہوئے نیکی کی دعوت دینے والوں، **مَدَنی قافِلے** میں سفر اور فکرِ مدینہ کر کے **مَدَنی اِنعامات** کا کارڈ روزانہ پُر کرنے کی

ترغیب دلانے والوں اور سنّتوں بھرے اجتماع کی دعوت پیش کرنے والوں نیز مُبلّغین کی نیکی کی دعوت کو سننے والوں کی قُبور بھی اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ حُضور مُفِیضُ النُّور صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کے نور کے صدقے نورٌ علیٰ نور ہوں گی۔

قبر میں لہرائیں گے تاحشر چشمے نور کے
جلوہ فرما ہوگی جب طَلعت رسول اللہ کی (عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم)
(حدائق بخشش)

گھر والوں کی اصلاح ضروری ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اپنی اور اپنے اہلِ خانہ کی اِصلاح ہم پر ضروری ہے چُنانچہ پارہ ۲۸ سُورۃُ التَّحرِیم کی آیت نمبر ۶ میں ارشادِ خُداوندی عزوجل ہے،

يَآيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا وَّقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ

ترجَمۂ کنزُ الایمان: اے ایمان والو! اپنی جانوں اور اپنے گھر والوں کو آگ سے بچاؤ جس کے ایندھن آدمی اور پتھر ہیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ "گھر دَرس" کے ذَرِیعے بھی اِس آیتِ کریمہ میں دیئے گئے حکم پر عمل ممکن ہو جائے گا۔ نیز اِس ضِمن میں مکتبۃُ المدینہ سے جاری کردہ سنّتوں بھرے رسائل پڑھنا پڑھانا اور سنّتوں بھرے بیانات اور مَدَنی مذاکرہ کی کیسٹیں گھر میں چلانا بھی مُفید ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ سنّتوں بھرے رسائل و کیسٹوں کے ذَرِیعے بھی کئی لوگوں کی اِصلاح کے واقِعات ملتے ہیں، چُنانچہ

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) جس نے مجھ پر ایک بار دُرُود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

مکتبۃُ المدینہ کے رِسالے کی بہار

ضِلع بَہاوَلپور (پنجاب، پاکستان) کے ایک اسلامی بھائی کا بیان ہے کہ اسکول میں بُرے ماحول کے سبب فلموں کا جُنون کی حد تک شوقین ہو گیا تھا، صرف فلمیں دیکھنے دوسرے شہروں مَثَلاً لاہور، اوکاڑہ وغیرہ حتّٰی کہ کراچی تک پہنچ جاتا۔ فلموں کے SEX APEAL مناظِر کی نُحُوست کے باعِث **مَعَاذَ اللہ** عَزَّوَجَلَّ بے پردہ لڑکیوں کا کالج تک پیچھا کرنا اور روزانہ داڑھی مُنڈانا میری عادت تھی۔ نُحُوست بالائے نُحُوست یہ کہ مجھ پر تِھیٹر میں، سرکس اور موت کے کُنویں کے اندر کام کرنے کا بھوت سُوار ہو گیا۔ گھر والے انتہائی پریشان تھے۔ ایک دن والِد صاحِب نے **دعوتِ اسلامی** کے ذِمّہ داران سے بات کر کے علاقے کے **عاشِقانِ رسول** صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کے ہمراہ **مَدَنی قافِلے** میں سفر پر بھیج دیا۔ آخِری دن امیرِ قافِلہ نے مجھے **کالے بچھو** (مطبوعہ مکتبۃ المدینہ) نامی رِسالہ پڑھنے کو دیا، میں نے پڑھا تو کانپ اُٹھا۔ فوراً گناہوں سے توبہ کی اور چہرے پر ایک مُٹھی داڑھی سجانے کی نیّت کر لی۔ واپسی پر دعوتِ اسلامی کے ہونے والے ہفتہ وار **سنّتوں بھرے اجتماع** میں شرکت کی اور **مکتبۃُ المدینہ** کی جانب سے جاری ہونے والے بیان کی کیسیٹ جس کا نام "**ڈھل جائے گی یہ جوانی**" تھا خریدی اور جب گھر آ کر بیان سنا تو اُس نے میرے دل کی دُنیا ہی بدل کر رکھ دی! **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ**

عزّوجلّ میں پابندی سے نمازیں پڑھنے لگا اور دعوتِ اسلامی کا مَدَنی کام شروع کردیا۔ اَلحمدُ لِلّٰہ عزّوجلّ اِسوقت (یہ بیان دیتے وقت) میں اپنے شہر میں **مَدَنی قافِلہ ذمّہ دار** کی حیثیت سے **دعوتِ اسلامی** کا مَدَنی کام کررہا ہوں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

مِل کر کھانے میں بَرَکت ہے

خلیفۂ ثانی، امیرُ المُؤمِنین حضرتِ سیِّدُنا عُمَر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ رِوایَت کرتے ہیں کہ سرکارِ مدینۂ منوّرہ، سردارِ مکّۂ مکرّمہ صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم کا فرمانِ بَرَکت نشان ہے، کہ اِکٹھے ہو کر کھاؤ الگ الگ نہ کھاؤ کہ بَرَکت جماعت کیساتھ ہے۔ (ابن ماجہ شریف ج٤ ص٢١ حدیث ٣٢٨٧)

سَیر ہونے کا نُسخہ

حضرت سیِّدُنا وَحشی بن حَرب رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ اپنے دادا جان رضی اللہ تعالٰی عنہ سے رِوایَت کرتے ہیں کہ صَحابۂ کرام رضی اللہ تعالٰی عنہم نے بارگاہِ رِسالت میں عرض کی، ''یارسولَ اللّٰہ عزّوجلّ وصلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم ہم کھانا تو کھاتے ہیں مگر **سیر** نہیں ہوتے؟'' سرکارِ دوعالَم صلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا، ''تم الگ الگ کھاتے ہوگے؟'' عَرض کی، ''جی ہاں۔'' فرمایا، ''مل بیٹھ کر کھانا کھایا کرو اور بسمِ اللّٰہ پڑھ لیا کرو تمہارے لئے کھانے میں بَرَکت دی جائیگی۔ (ابو داؤد شریف ج٣ ص٤٨٦ حدیث ٣٧٦٤)

مِل کر کھانے کی فضیلت

ایک ہی دستر خوان پر مِل کر کھانے والوں کو مُبارَک ہو کہ حضرتِ سیِّدُنا اَنَس بن مالِک رضی اللہ تعالٰی عنہ سے رِوایت ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کو یہ بات سب سے زیادہ پسند ہے کہ وہ بندۂ مؤمن کو بیوی بچّوں کے ساتھ دستر خوان پر بیٹھ کر کھاتا دیکھے۔ کیوں کہ جب سب دستر خوان پر جمع ہوتے ہیں تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اُن کو **رحمت** کی نِگاہ سے دیکھتا ہے اور جدا ہونے سے پہلے پہلے اُن سب کو **بخش** دیتا ہے۔

(تنبیہ الغافلین ص ۳۴۳)

مِل کر کھانے میں معدے کا علاج

پتھالوجی کے ایک پروفیسر نے اِنکشاف کیا ہے جب مِل کر کھانا کھایا جاتا ہے تو سب کھانے والوں کے جراثیم کھانے میں مِل جاتے ہیں اور وہ دوسرے اَمراض کے جَراثیم کو مارڈالتے ہیں نیز بعض اوقات کھانے میں **شِفاء** کے جراثیم شامِل ہوجاتے ہیں جو **معدہ کے اَمراض** کیلئے مفید ہوتے ہیں۔

ایک کا کھانا دو کو کافی ہے

حضرت سیِّدُنا جابر رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبیِّ کریم، رءُوفٌ رَّحیم علیہ افضلُ الصَّلٰوۃِ وَالتَّسلیم کو فرماتے سُنا، ''ایک کا کھانا دو کو کافی ہے اور دو کا کھانا چار کو اور چار کا کھانا آٹھ کو کِفایت کرتا ہے۔ (صحیح مسلم ص ۱۱۴۰ حدیث ۲۰۵۹)

میٹھے میٹھے آقا مدینے والے مصطفےٰ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کا فرمانِ کفایت نشان ہے، دو۲ کا کھانا تین۳ کو اور تین۳ کا کھانا چار۴ کو کافی ہے۔ (بخاری شریف ج ٦ ص ٣٤٦ حدیث ٥٣٩٢)

قناعت کی تعلیم

مُفسّرِ شہیر حکیمُ الاُمّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ المنّان اِس حدیثِ مبارک کے تحت فرماتے ہیں، ''اگر کھانا تھوڑا ہو اور کھانے والے زِیادہ، تو انہیں چاہئے کہ دو۲ آدمیوں کے کھانے پر تین۳ آدمی اور تین۳ کے کھانے پر چار۴ آدمی گزارہ کرلیں اگرچہ پیٹ تو نہ بھرے گا مگر اتنا کھالینے سے ضُعف (یعنی کمزوری) بھی نہ ہوگا، عبادات بخوبی ادا ہو سکیں گی۔ اِس فرمانِ عالی شان میں قناعت و مُرُوّت کی اعلیٰ تعلیم ہے۔'' (مِراٰۃ ج ٦ ص ١٦)

تنخواہ کم کروادی

خلیفۃُ الرّسول حضرتِ سیِّدُنا صدیقِ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دَورِ خلافت کا واقِعہ ہے، ایک بار حضرتِ سیِّدُنا ابوبکر صِدّیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اُہلیہ محترمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو حَلْوا کھانے کی خواہش ہوئی تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا: ''ہمارے پاس اتنی رقم نہیں کہ ہم حَلْوا خرید سکیں۔'' عَرض کی: ''میں اپنے گھریلو اَخراجات میں سے چند دنوں میں تھوڑے تھوڑے پیسے بچا کر کچھ رقم جَمع کرلوں گی اسی سے حَلْوا خرید لیں گے۔'' فرمایا: ''ایسا کرلینا۔'' چُنانچہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زوجہ محترمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے رقم جمع کرنا شروع کی۔ چند دنوں میں تھوڑی سی رقم جمع ہوگئی۔ جب انہوں نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بتایا تا کہ

آپ حلوا خرید لیں تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وہ رقم لی اور بیتُ المال میں لوٹا دی اور فرمایا کہ یہ ہمارے اَخراجات سے زائد ہے۔ اس کے بعد آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آئندہ کے لیے بیتُ المال سے ملنے والے وظیفے میں اتنی رقم کم کروادی۔ (الکامل فی التاریخ، ج۲،ص ۲۷۱)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس حِکایت کوسُن کر فَقَط نعرۂ دادو تحسین بُلند کر کے دل کوخوش کر لینے کے بجائے ہمیں بھی تقویٰ اور قَناعت کا دَرس حاصل کرنا چاہیے۔ بِالخُصوص اَربابِ اقتِدار و حکومَتی افسران نیز آئمۂ مساجد، دینی مدارِس کے مُدرِّسین اور مختلف اسلامی شُعبہ جات سے وابَستہ اسلامی بھائیوں کیلئے اِس حِکایت میں قَناعت وخُودداری اپنانے، حِرص وطَمَع سے خود کو بچانے اور اپنی آخِرت کو بہتر بنانے کیلئے خوب خوب سامانِ عبرت ہے۔ کاش! ہم سب مَحض نَفس کی تحریک پر تنخواہ کی کمی بیشی یعنی "اُس کی تنخواہ تو اتنی زیادہ اور میری اِتنی کم" کہہ کہہ کر اس طرح کے مُعامَلات میں اُلجھنے کے بجائے قلیل آمدنی پر قَناعت کرتے ہوئے نیکیوں میں کثرت کے تمنائی بن جائیں۔ **سیِّدُنا صِدّیقِ اکبر** رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پرہیز گاری اور دولتِ دُنیوی سے بے رغبتی کے مُتعلِّق ایک اور حِکایت سماعت فرمایئے چُنانچہ

وَقف کی چیزوں کے بارے میں احتیاط

امامِ عالی مقام، امامِ عرش مقام، امامُ الہُمام حضرتِ سیِّدُنا امامِ حسن مُجتبیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، خلیفۃُ الرَّسول حضرتِ سیِّدُنا صِدّیقِ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی وفات کے وَقت اُمُّ الْمُؤمِنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

سے فرمایا، دیکھو! یہ اُونٹنی جس کا ہم دودھ پیتے ہیں اور یہ بڑا پیالہ جس میں کھاتے پیتے ہیں اور یہ چادر جو میں اوڑھے ہوئے ہوں یہ سب بیتُ المال سے لیا گیا ہے۔ ہم ان سے اُسی وَقت تک نَفع اندوز ہو سکتے تھے جب تک میں مسلمانوں کے اُمورِ خِلافت انجام دیتا تھا۔ جس وَقْت میں وفات پا جاؤں تو یہ تمام سامان حضرتِ سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دے دینا۔ چُنانچہ جب حضرتِ سیِّدُنا صِدّیقِ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اِنتِقال ہو گیا تو اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرتِ سیِّدَتُنا عائِشہ صِدّیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے یہ تمام چیزیں حسبِ وَصیَّت واپس کر دیں۔ حضرتِ سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے (چیزیں واپس پا کر) فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اُن پر رَحم فرمائے کہ انھوں نے تو اپنے بعد میں آنے والوں کو تھکا دیا ہے۔ (تاریخ الخلفاء ص ٦٠)

کھانے والے کی مغفرت کی ایک صورت

جو بھی صاحِبِ شان کام شُروع کیا جائے اُس سے قَبل بِسْمِ اللّٰہ شریف ضَرور پڑھنی چاہئے کہ سنّت ہے۔ اِسی طرح کھانے یا پینے سے قَبل بھی بِسْمِ اللّٰہ پڑھنا سُنّت ہے اور اس کی بڑی بَرَکتیں ہیں۔ چُنانچہ حضرتِ سیِّدُنا اَنَس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مکّی مَدَنی سرکار، دوعالَم کے مالِک و مختار، صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم نے اِرشاد فرمایا، ''آدمی کے سامنے کھانا رکھا جاتا ہے اور اٹھانے سے پہلے ہی اُس کی مغفِرت ہو جاتی ہے، اِس کی صورت یہ ہے کہ جب رکھا جائے بسم اللہ،

کہے اور جب اُٹھایا جانے لگے ،اَلحمدُ لِلّٰہ کہے۔'' (الجامع الصغیر ص۱۲۴ حدیث ۱۹۷۴)

ٹیبل کُرسی پر کھانا سنّت نہیں

صحیح بخاری میں حضرتِ سیِّدُنا اَنَس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، نبیِ آخِرُ الزَّمان، رَحْمتِ عالمیان، دوعالم کے سلطان، سرورِ ذیشان صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے خُوان (یعنی میز) پر کھانا کھایا نہ ہی چھوٹی چھوٹی پیالیوں میں کھایا اور نہ آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کیلئے پتلی چپاتیاں پکائی گئیں۔ حضرتِ سیِّدُنا قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جب پوچھا گیا؟ وہ حضرات کس چیز پر کھاتے تھے؟ فرمایا، دسترخوان پر۔

(صحیح البخاری ج۳ ص۵۳۲ حدیث ۵۴۱۵)

صدرُ الشّریعہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ٹیبل کُرسی پر کھانا اگرچہ گناہ نہیں مگر سنّت بھی نہیں۔ صَدْرُ الشَّریعہ بَدْرُ الطَّریقہ علّامہ مولیٰنا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃُ القوی بہارِ شریعت حصہ ۱۶ میں فرماتے ہیں،'' خوان، تپائی (یا میز) کی طرح اُونچی چیز ہوتی ہے جس پر اُمَراء کے یہاں کھانا چُنا جاتا ہے۔ تاکہ کھاتے وَقت جُھکنا نہ پڑے اُس پر کھانا کھانا مُتَکَبِّرِین کا طریقہ تھا جس طرح بعض لوگ اس زمانہ میں میز یعنی (ٹیبل) پر کھاتے ہیں، چھوٹی چھوٹی پیالیوں میں کھانا اُمَراء کا طریقہ ہے ان کے یہاں مختلف قسم کے کھانے چھوٹے چھوٹے برتنوں میں رکھے جاتے ہیں۔ (بہارِ شریعت حصہ ۱۶ ص ۱۲)

کون سا دسترخوان سنّت ہے؟

مُفسّرِ شہیر حکیم الامّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ المنّان فرماتے ہیں، ''سنّت یہ ہے کہ کھانے کے آگے قدرے جھک کر بیٹھے۔ **دسترخوان کپڑے کا، چمڑے کا اور کھجور کے پتوں کا ہوتا تھا** ان تین قسم کے دسترخوانوں پر کھانا حُضور صلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم نے کھایا ہے، دسترخوان بھی نیچے زمین پر بچھتا تھا اور خود سرکار صلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم بھی زمین پر تشریف فرما ہوتے تھے۔'' (مراۃ ج ۶ ص ۱۳) **میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** ٹیبل کرسی پر کھانا اگرچہ گُناہ نہیں مگر زمین پر دسترخوان بچھا کر کھانا سُنّت ہے اور سنّت ہی میں عظمت ہے۔ افسوس! آج کل یہ سنّت مسلمانوں نے کافی حد تک ترک کر رکھی ہے، مذہبی گھرانوں میں بھی اب **ٹیبل کرسی** پر کھانے کا رَواج ہو گیا ہے۔ شادیوں میں بھی ٹیبل کرسی بلکہ اب تو کرسی بھی ہٹالی گئی ہے لوگ ٹیبل کے ارد گرد پھر کر کھانا کھاتے ہیں۔ آہ! سنّتوں بھرا دور پھر کب آئے گا!

سنّتیں عام کریں دین کا ہم کام کریں
نیک ہو جائیں مسلمان مدینے والے

ہر لقمہ پر ذکرُ اللہ عزّوجلّ

حضرت سیِّدُنا اَنس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے، ''اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس بندے سے راضی ہوتا ہے کہ جب لقمہ کھاتا ہے تو اُس پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حَمْد کرتا

ہے اور پانی پیتا ہے تو اِس پر اُس کی حَمد کرتا ہے۔

(صحیح مسلم ص ۱٤٦٣ الحدیث ۲۷۳٤)

ہر لقمہ پر پڑھنے کا طریقہ

سبحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ! رِضائے الٰہی عَزَّوَجَلَّ پانے کا کتنا آسان نُسخہ ہے۔ خدا عَزَّوَجَلَّ کی قسم! اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا سے بڑھ کر کوئی سعادت ہی نہیں۔ جس سے وہ راضی ہوگا اُسی کو اپنا دیدار بخشے گا، اُسی کو جنّتُ الفردوس میں داخِل فرمائے گا۔ ہر لقمہ کھانے اور ہر گھونٹ پینے پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کا نام لینے اور لقمہ کھا چکنے اور گھونٹ پی چکنے کے بعد اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہنے کی عادت بنانے کی کوشش کیجئے۔ تاکہ کھانے پینے کا وَقت بھی غفلت میں نہ گزرے۔ ہو سکے تو ہر دو لقمے کے درمیان اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ، یا واجِدُ اور بِسمِ اللہ کہنے کی عادت بنائیے کہ یوں ہر لقمہ کی ابتدا بِسمِ اللہ اور یا واجِدُ کے ذِکر پر اور ہر لقمہ کا اِختِتام حَمد پر ہوگا۔ اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ نیکیوں کا اَنبار اور ثواب کے انوار ہی انوار ہوں گے۔ مکتبۃُ المدینہ کے مطبوعہ جیبی سائز کے رسالے **40 روحانی علاج** [1] کے ص ۱۱ پر ہے، یا واجِدُ جو کوئی کھانا کھاتے وقت ہر نوالہ پر پڑھا کریگا اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ وہ کھانا اُس کے پیٹ میں نُور ہوگا اور مرض دُور ہوگا۔

---

[1] یہ صرف 16 صَفَحات کا رحمتوں اور برکتوں بھرا رسالہ مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ سے ھدیۃً طلب فرمائیے۔
- مجلس مکتبۃ المدینہ

کر اُلفت میں اپنی فنا یا الٰہی
عطا کر دے اپنی رِضا یا الٰہی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سنّتوں کی تربیت کیلئے **عاشقانِ رسول** کے ساتھ **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی قافلوں میں سفر کی ترکیب بناتے رہئے اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ عملی طور پر کھانے کی سنّتوں بھری تربیّت ہوتی رہے گی اور اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ کبھی تو ایسا کھانا مل جائے گا کہ آپ کے وارے نیارے ہو جائیں گے چُنانچہ اسلامی بھائیوں کے ساتھ پیش آنیوالا **مَدَنی واقِعہ** اپنے انداز میں پیش کرنے کی سَعْی کرتا ہوں۔

داتا صاحب رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی طرف سے مَدَنی قافلے کی خیر خواہی

ہمارا مَدَنی قافِلہ مرکزُ الاولیاء لاہور **داتا دربار** رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی مسجد کے اندر تین دن کے لئے قِیام پذیر تھا۔ ہم مَدَنی قافِلے کے جَدوَل کے مطابِق سنّتوں کی تربیّت حاصِل کر رہے تھے، دورانِ حلقہ ایک صاحِب تشریف لائے انہوں نے عاشقانِ رسول کے ساتھ بڑی مَحَبَّت کے ساتھ ملاقات کی پھر کہنے لگے، اَلحمدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ آج رات میری قسمت کا ستارہ چمکا اور **حُضور داتا گنج بخش علی ہجویری** رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ مجھ گنہگار کے خواب میں تشریف لائے اور کچھ اس طرح فرمایا، "**دعوتِ اسلامی** کے **مَدَنی قافلے** والے **عاشِقانِ**

رسول تین دن کے لئے میری مسجد میں ٹھہرے ہوئے ہیں لہٰذا تم ان کے کھانے کا انتِظام کرو۔'' لہٰذا میں مَدَنی قافلے والوں کی خیر خواہی کیلئے کھانا لایا ہوں آپ حضرات قَبول فرمائیے۔

کیا غَرَض دَر دَر پھروں میں بھیک لینے کیلئے ہے سلامت آستانہ آپکا داتا پیا

جھولیاں بھر بھر کے لے جاتے ہیں منگتے رات دن ہو مِری اُمّید کا گلشن ہرا داتا پیا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

صاحبِ مزار نے مدد فرمائی

سبحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! اولیائے کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ تعالیٰ **مزارات میں رہتے ہوئے بھی** اپنے مہمانوں کی خاطِر مدارات فرماتے ہیں چُنانچِہ **حُجَّۃُ الْاِسلام** حضرتِ سیِّدُنا امام محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی کچھ اس طرح نَقْل کرتے ہیں، مکۂ مکرَّمہ کے **ایک شافعی مُجاوِر** کا کہنا ہے، مِصْر میں ایک غریب شخص کے یہاں بچّے کی **وِلادت** ہوئی اُس نے ایک سماجی کارکن سے رابِطہ کیا، وہ نومولود کے والِد کولیکر کئی لوگوں سے ملا مگر کسی نے مالی امداد نہ کی، آخِر کار ایک **مزار** پر حاضِری دی، اُس سماجی کارکن نے کچھ اِس طرح **فریاد** کی، ''یاسیّدی! اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ پر رحم فرمائے، آپ اپنی **ظاہِری زندگی** میں بَہُت کچھ دیا کرتے تھے، آج کئی لوگوں سے **نومولود** کیلئے مانگا مگر کسی نے کچھ نہ دیا۔'' یہ کہنے کے بعد اُس سماجی کارکن نے ذاتی طور پر آدھا دِینار نومولود کے والِد کو اُدھار

پیش کرتے ہوئے کہا، ''جب کبھی آپ کے پاس پیسوں کی ترکیب بن جائے مجھے لوٹا دینا۔'' دونوں اپنے اپنے راستے ہو لئے۔ سماجی کارکُن کو رات خواب میں **صاحِبِ مزار کا دیدار** ہوا، فرمایا، آپ نے مجھ سے جو کہا وہ میں نے سُن لیا تھا مگر اُس وقت جواب دینے کی اجازت نہ تھی، میرے گھر والوں سے جا کر کہئے کہ وہ **انگیٹھی** (اَن۔گی۔ٹھی) کے نیچے کی جگہ کھودیں، ایک مَشکیزہ نکلے گا اُس میں 500 دِینار ہوں گے وہ ساری رقم اُس نَومولود کے والِد کو پیش کر دیجئے۔'' چُنانچہ وہ **صاحِبِ مزار** کے گھر والوں کے پاس پہنچا اور سارا ماجرا کہہ سنایا۔ ان لوگوں نے نِشاندہی کے مطابق جگہ کھودی اور 500 دِینار نکال کر حاضِر کر دیئے۔ سماجی کارکُن نے کہا، یہ سب دینار آپ ہی کے ہیں، میرے خواب کا کیا اِعتِبار! وہ بولے، **جب ہمارے بُزُرگ دنیا سے پردہ فرمانے کے بعد بھی سخاوت کرتے ہیں تو ہم کیوں پیچھے ہٹیں!** چُنانچہ ان لوگوں نے بَاِصرار وہ دِینار اُس سماجی کارکُن کو دیئے اور اس نے جا کر اُس نَومولود کے والِد کو پیش کر دیئے اور سارا واقِعہ سنایا۔ اُس غریب شخص نے **آدھے دِینار** سے قرضہ اُتارا اور **آدھا دِینار** اپنے پاس رکھتے ہوئے کہا، ''مجھے یہی کافی ہے۔'' باقی سب اُسی سماجی کارکُن کو دیتے ہوئے کہا، بقیہ تمام دینار غریب و نادار لوگوں میں تقسیم فرما دیجئے۔ راوی کا بیان ہے، **مجھے سمجھ نہیں آتی کہ ان سب میں کون زیادہ سخی ہے!** (اِحیاءُ علوم الدین ج۳ ص۳۰۹) **اللہ**

عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔**

خالی کبھی پھیرا ہی نہیں اپنے گدا کو اے سائلو مانگو تو ذرا ہاتھ بڑھا کر

خود اپنے بھکاری کی بھرا کرتے ہیں جھولی خود کہتے ہیں یا ربّ! مرے منگتا کا بھلا کر

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اَولیاء بعدِ وفات بھی نفع پہنچاتے ہیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! پہلے کے لوگ بُزرگوں کے بارے میں کس قدر اچھا عقیدہ رکھتے تھے اور بوقتِ ضَرورت اُن سے اپنی حاجتیں طلب کرتے تھے۔ ان کا یہ ذِہن بنا ہوا ہوتا تھا کہ اللہ والے بعطائے الٰہی عَزَّوَجَلَّ مدد کیا کرتے ہیں۔ بہر حال اولیاءُ اللہ رَحِمَہُمُ اللّٰہُ تعالٰی اپنے ربِّ کائنات عَزَّوَجَلَّ کی عنایات سے مَزارات میں حیات ہوتے ہیں، آنے جانے والوں کی بات سنتے ہیں، ہدایت و استِعانت کرتے ہیں اور اپنے گھروں کے معاملات کی بھی خبر رکھتے ہیں، جبھی تو صاحِبِ مزار بُزُرگ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے خواب میں جا کر اُس سماجی کارکُن کی رہنمائی فرمائی اور اُس نومولود کے غریب باپ کی دستگیری (دَسْت۔گیری) اور مالی امداد کی۔

حضرت علّامہ ابنِ عابِدین شامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، "اولیاءُ اللہ رَحِمَہُمُ اللّٰہ تعالٰی ربِّ کائنات عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں مختلف دَرَجات رکھتے ہیں اور زائرین کو اپنے مُعارِف واَسرار کے لحاظ سے نَفْع پہنچاتے ہیں۔ (رَدُّالمُحتار ج ۱ ص ۶۰۴)

ہم کو سارے اولیا رَحِمَہُمُ اللہُ تعالٰی سے پیار ہے

اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنا بیڑا پار ہے

کونسا کھانا بیماری ہے؟

حضرت سیِّدُنا عُقبہ بن عامِر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے نبی، مکّی مَدَنی، عَرَبی قُرَشی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ صحت نشان ہے، ''جس کھانے پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کا نام نہ لیا گیا ہو وہ **بیماری** ہے اور اس میں بَرَکت نہیں ہے اور اس کا کَفّارہ یہ ہے کہ اگر ابھی دسترخوان نہ اُٹھایا گیا ہو تو بِسْمِ اللہ پڑھ کر کچھ کھالے اور دسترخوان اُٹھالیا گیا ہو تو بِسْمِ اللہ پڑھ کر اُنگلیاں چاٹ لے۔''

(اَلْجامِعُ الصَّغِیر ص ۳۹۴ حدیث ۶۳۲۷)

شیطان کیلئے کھانا حلال

حضرت سیِّدُنا حُذَیفہ رضی اللہ تعالٰی عنہ روایت کرتے ہیں کہ تاجدارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ باقرینہ ہے، ''جس کھانے پر بِسْمِ اللہ نہ پڑھی جائے وہ کھانا شیطان کیلئے حَلال ہو جاتا ہے۔'' (یعنی بِسْمِ اللہ نہ پڑھنے کی صُورت میں شیطان اُس کھانے میں شریک ہو جاتا ہے) (صحیح مسلم ص ۱۱۱۶ حدیث ۲۰۱۷)

کھانے کو شیطان سے بچاؤ

کھانے سے پہلے بِسْمِ اللہ نہ پڑھنے سے کھانے میں بے بَرَکتی ہوتی ہے۔

حضرتِ سَیِّدُنا اَبُو اَیُّوب اَنصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، ''ہم تاجدارِ رِسالت، ماہِ نُبُوَّت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کی خدمتِ بابَرَکت میں حاضِر تھے۔کھانا پیش کیا گیا، اِبتِداء میں اِتنی بَرَکت ہم نے کِسی کھانے میں نہیں پائی، مگر آخِر میں بڑی بے بَرَکتی دیکھی۔ہم نے عَرض کی، ''یارسولَ اللہ! عَزَّوَجَلَّ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم ایسا کیوں ہُوا؟'' اِرشاد فرمایا، ''ہم سب نے کھانا کھاتے وَقت بِسْمِ اللّٰہ پڑھی تھی۔پھر ایک شَخص بغیر بِسْمِ اللّٰہ پڑھے کھانے کو بیٹھ گیا، اُس کے ساتھ شیطان نے کھانا کھالیا۔''

(شرحُ السُّنّۃ ج۶ ص ۶۲ حدیث ۲۸۱۸)

شیطان سے حفاظت

حضرت سَیِّدُنا سَلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ رِوایت کرتے ہیں، رَحمتِ عالَم، نُورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم، رسولِ مُحتَشَم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا، ''جسے یہ بات پسند ہو کہ شیطان اسکے پاس سے نہ تو کھانا پائے اور نہ قَیلولہ کرنے پائے اور نہ ہی رات گزار سکے تو اسے چاہئے کہ جب گھر میں داخِل ہو تو سلام کرلے اور کھانے کیلئے بِسْمِ اللّٰہ پڑھ لے۔''

(مجمع الزوائد ج ۸ ص ۷۷ حدیث ۱۲۷۷۳)

گھریلو جھگڑوں کا علاج

مُفَسِّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں، ''گھر میں داخِل ہوتے وَقت بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط پڑھ کر پہلے سیدھا قدم دروازہ میں داخل

کرنا چاہئے پھر گھر والوں کو سلام کرتے ہوئے گھر کے اندر آئیں۔ اگر گھر میں کوئی نہ ہو تو اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهٗ کہئے۔ بعض بُزرگوں کو دیکھا گیا ہے کہ دن کی ابتِداء میں گھر میں داخل ہوتے وَقت بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اور قُلْ هُوَ اللّٰهُ شریف پڑھ لیتے ہیں کہ اس سے گھر میں اِتّفاق بھی رَہتا ہے (یعنی جھگڑا نہیں ہوتا) اور روزی میں بَرَکت بھی۔‘‘

(مِراۃ ج ٦ ص ٩)

بسمِ اللہ پڑھنا بھول جائے تو کیا کرے

اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرتِ سَیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ تاجدارِ مدینہ مُنوَّرہ، سلطانِ مکّہ مکرَّمہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے اِرشاد فرمایا، ’’جب کوئی شخص کھانا کھائے تو اللہ عزَّوجلَّ کا نام لے۔ یعنی بِسْمِ اللّٰه پڑھے اور اگر شُروع میں بِسْمِ اللّٰه پڑھنا بھول جائے تو یُوں کہے، ’’بِسْمِ اللّٰهِ اَوَّلَهٗ وَاٰخِرَهٗ۔‘‘

(ابو داوٗد شریف ج ٣ ص ٤٨٧ حدیث ٣٧٦٧)

شیطان نے کھانا اُگل دیا!

حضرتِ سیِّدُنا اُمیّہ بن مَخشِی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، ایک شخص بغیر بِسْمِ اللّٰه پڑھے کھانا کھا رہا تھا، جب کھا چکا، صِرف ایک ہی لُقمہ باقی رہ گیا، وہ لُقمہ اُٹھایا اور اُس نے یہ کہا، بِسْمِ اللّٰهِ اَوَّلَهٗ وَاٰخِرَهٗ۔ تاجدارِ مدینہ صلَّی اللہ

تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم مسکرانے لگے اور یہ ارشاد فرمایا، ''شیطان اِس کے ساتھ کھانا کھا رہا تھا جب اِس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کا نام ذِکر کیا تو جو کچھ اُس کے پیٹ میں تھا اُگل دیا۔'' (ابوداؤد شریف ج۳ ص۳۵۶ حدیث ۳۷۶۸)

نگاہِ مصطفٰے صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم سے کچھ پوشیدہ نہیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب بھی کھانا کھائیں یاد کر کے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم پڑھ لینا چاہیے۔ جو نہیں پڑھتا اس کا ''قَرِین'' نامی شیطان بھی کھانے میں ساتھ شریک ہو جاتا ہے۔ سیِّدُنا **اُمیّہ بن مَخْشِی** رضی اللہ تعالٰی عنہ والی رِوایت سے صاف ظاہر ہو رہا ہے کہ ہمارے **میٹھے میٹھے آقا** مدینے والے مصطفٰے صلّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم کی نگاہیں سب کچھ دیکھ لیا کرتی تھیں جبھی تو شیطان کو بدحواسی کے عالم میں قے کرتا ہوا مُلاحظہ فرما کر مُسکرا دیئے۔ چُنانچہ **مُفسّر** شہیر حکیم الاُمّت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ المنّان فرماتے ہیں، ''رَحمتِ عالَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم کی مقدّس نظریں حقیقت میں چُھپی ہوئی مخلوق کو بھی مُلاحظہ فرماتی ہیں، اور حدیثِ مبارک بالکل اپنے ظاہری معنٰی پر ہے کسی تاویل کی ضَرورت نہیں، جیسے ہمارا پیٹ مکّھی والا کھانا (جبکہ مکّھی اُس میں موجود ہو) قَبول نہیں کرتا۔ ایسے ہی شیطان کا مِعدہ بِسْمِ اللّٰہ والا کھانا ہضم نہیں کر پاتا۔ اگرچہ اُس کا قے کیا ہوا کھانا ہمارے کام نہیں آتا، مگر مردود بیمار پڑ جاتا ہے اور بھوکا بھی رہ جاتا ہے اور ہمارے کھانے کی فوت

شُدہ بَرَکت لَوٹ آتی ہے۔ غرضیکہ اس میں ہمارا فائدہ ہے اور شیطان کے دُو نقصان، اور ممکن ہے کہ وہ مردود آئندہ ہمارے ساتھ بِغیر بسم اللہ والا کھانا بھی اِس ڈر سے نہ کھائے کہ شاید یہ بیچ میں بسمِ اللّٰہ پڑھ لے اور مجھے قے کرنی پڑ جائے۔ حدیثِ پاک میں جس آدمی کا ذِکر ہے غالِباً وہ اکیلا کھا رہا تھا اگر حُضُورِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کے ساتھ کھاتا ہوتا تو بسم اللّٰہ نہ بھولتا کیوں کہ وہاں تو حاضِرین بسم اللہ بُلند آواز سے کہتے تھے اور ساتھ والوں کو بسم اللّٰہ کہنے کا حُکم کرتے تھے۔ (مراٰۃ شرح مشکوٰۃ ج ۶ ص ۳۰)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! الحمدُ للہ عَزَّوَجَلَّ **دعوتِ اسلامی** کے **مَدَنی ماحول** اور بالخصوص **مَدَنی قافلوں** میں خوب دُعائیں پڑھنے اور سیکھنے کا موقع ملتا ہے، دعوتِ اسلامی کی بہاروں کے تو کیا کہنے! بابُ المدینہ کراچی کے ایک اسلامی بھائی کا بیان اپنے انداز میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں۔

ماں چارپائی سے اُٹھ کھڑی ہوئی!

میری امّی جان سخت بیماری کے سبب چارپائی سے اُٹھنے تک سے معذور ہو گئی تھیں اور ڈاکٹروں نے بھی جواب دیدیا تھا۔ میں سنا کرتا تھا کہ **عاشِقانِ رسول** کے ساتھ سنّتوں کی تربیت کے **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی قافلوں میں سفر کرنے سے دُعائیں قبول ہوتیں اور بیماریاں دُور ہو جاتی ہیں۔ چُنانچہ میں نے بھی

دل باندھا اور **دعوتِ اسلامی** کے نور برساتے عالمی مَدَنی مرکز **فیضانِ مدینہ** میں "مَدَنی تربیت گاہ" حاضر ہو کر تین دن کیلئے **مَدَنی قافلے** میں سفر کا ارادہ ظاہر کیا، اسلامی بھائیوں نے نہایت شفقت کے ساتھ ہاتھوں ہاتھ لیا، عاشقانِ رسول کی مَعِیَّت میں ہمارا **مَدَنی قافِلہ** بابُ الاسلام سندھ کے **صحرائے مدینہ** کے قریب ایک گوٹھ میں پہنچا، دورانِ سفر **عاشقانِ رسول** کی خدمات میں دعاء کی درخواست کرتے ہوئے میں نے امّی جان کی تشویشناک حالت بیان کی، اس پر اُنہوں نے امّی جان کیلئے خوب دعائیں کرتے ہوئے مجھے کافی دِلاسہ دیا، امیرِ قافِلہ نے بڑی نرمی کے ساتھ **اِنفرادی کوشِش** کرتے ہوئے مجھے مزید 30 دن کے **مَدَنی قافلے** میں سفر کیلئے آمادہ کیا، میں نے بھی نیّت کرلی۔ میں نے امّی جان کی صحّت یابی کیلئے خوب گڑگڑا کر دُعائیں کیں، تین دن کے اِس مَدَنی قافِلے کی **تیسری** رات مجھے ایک روشن چہرے والے **بُزُرگ** کی زِیارت ہوئی، اُنہوں نے فرمایا، "اپنی امّی جان کی فِکر مت کرو اِن شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ وہ صحّت یاب ہو جائیں گی۔" تین دن کے **مَدَنی قافِلہ** سے فارِغ ہو کر میں نے گھر آ کر دروازے پر دستک دی، دروازہ **کُھلا** **تو میں حیرت سے کھڑے کا کھڑا رہ گیا، کیوں کہ میری وہ بیمار امّی جان جو کہ چارپائی سے اُٹھ تک نہیں سکتی تھیں اُنہوں نے اپنے پاؤں پر چل کر دروازہ کھولا تھا!** میں نے فَرطِ مُسرَّت سے ماں کے قدم چومے اور مَدَنی قافلے

میں دیکھا ہوا خواب سنایا۔ پھر ماں سے اجازت لیکر مزید 30 دن کیلئے **عاشِقانِ رسول** کے ساتھ **مَدَنی قافِلے** میں سفر پر روانہ ہوگیا۔

ماں جو بیمار ہو قرض کا بار ہو رنج وغم مت کریں قافِلے میں چلو

ربّ عزوجل کے در پر جُھکیں اِلتجائیں کریں بابِ رَحمت کُھلیں قافِلے میں چلو

دل کی کالک دُھلے مرضِ عصیاں ٹلے آؤ سب چل پڑیں قافِلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! مَدَنی قافِلے میں سفر کر کے دُعاء کرنے کی بَرَکت سے اسلامی بھائی کی مایوسُ العِلاج ماں شِفایاب ہوگئی۔ دعا پھر دُعا ہوتی ہے۔ امیرُ الْمُؤمِنِین حضرتِ مولائے کائنات، علیُّ الْمُرتَضٰی شیرِ خُدا کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم سے روایت ہے کہ **مکّی مَدَنی سرکار**، دوعالَم کے مالِک و مُختار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے اِرشاد فرمایا: **اَلدُّعَاءُ سِلَاحُ الْمُؤْمِنِ، وَ عِمَادُ الدِّیْنِ، وَنُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ** (مُسندِ اَبِی یَعلٰی ج ۱ ص ۲۱۵ حدیث ۴۳۵) **یعنی** ''دُعاء مومن کا ہتھیار ہے اور دین کا سُتون ہے اور زمین و آسمان کا نُور ہے۔'' آیئے ضِمناً دعاء کے مَدَنی پھولوں سے اپنے دلوں کے مَدَنی گلدستوں کو مہکاتے ہیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

”دُعا مؤمن کا ہتھیار ہے“ کے سترہ حُرُوف کی نسبت سے دُعا مانگنے کے 17 مَدَنی پھول

(تقریباً تمام مدنی پھول اَحسَنُ الوِعاء لِآدابِ الدُّعاءِ مع شرح ذَیلُ المُدَّعا لِاَحسَنِ الوِعاء مطبوعہ مکتبۃ المدینہ باب المدینہ سے ماخوذ ہیں)

﴿1﴾ ہر روز کم از کم بیس ۲۰ بار دُعا کرنا واجب ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ نمازیوں کا یہ واجِب، نَماز میں سُوْرَۃُ الْفَاتِحَہ سے ادا ہو جاتا ہے کہ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ (ترجَمۂ کنزالایمان: ہم کو سیدھا راستہ چلا) بھی دُعاء اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ (ترجَمۂ کنزالایمان: سب خُوبیاں اللہ کو جو مالِک سارے جہان والوں کا) کہنا بھی دُعاء ہے (ص ۱۲۳، ۱۲۴) ﴿2﴾ دُعاء میں حد سے نہ بڑھے۔ مَثَلاً اَنْبِیاءِ کِرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا مرتبہ مانگنا یا آسمان پر چڑھنے کی تمنّا کرنا۔ نیز دونوں ۲ جہان کی ساری بھلائیاں اور سب کی سب خوبیاں مانگنا بھی مَنع ہے کہ ان خوبیوں میں مَراتِبِ اَنْبِیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام بھی ہیں جو نہیں مل سکتے (ص ۸۰، ۸۱) ﴿3﴾ جو مُحال (یعنی نا ممکن) یا قریب بہ مُحال ہو اُس کی دُعا نہ مانگے۔ لِہٰذا ہمیشہ کے لئے تندُرُستی عافیت مانگنا کہ آدمی عمر بھر کبھی کسی طرح کی تکلیف میں نہ پڑے یہ مُحالِ عادی کی دُعا مانگنا ہے۔ یُونہی لمبے قد کے آدمی کا چھوٹا قد ہونے یا چھوٹی آنکھ والے کا بڑی آنکھ کی دُعا کرنا ممنوع ہے کہ یہ ایسے اَمْر کی دُعا ہے جس پر قلم جاری ہو چکا ہے (ص ۸۱) ﴿4﴾ گناہ کی دعا نہ کرے کہ مجھے پرایا مال مل جائے کہ گناہ کی طلب کرنا بھی گناہ ہے۔ (ص ۸۲) ﴿5﴾ قَطْعِ رِحْم

(مَثَلًا فُلاں رشتے داروں میں لڑائی ہو جائے) کی دُعاء نہ کرے (ص ۸۲) ﴿۶﴾ اللہ عَزَّوَجَلَّ سے صِرْف حقیر چیز نہ مانگے کہ پروَرْدگار عَزَّوَجَلَّ غنی ہے بلکہ اپنی تمام توجہ اسی کی طرف رکھے اور ہر چیز کا اُسی سے سُوال کرے (ص ۸۴) ﴿۷﴾ رنج و مصیبت سے گھبرا کر اپنے مرنے کی دُعاء نہ کرے۔ خیال رہے کہ دُنیوی نقصان سے بچنے کے لئے موت کی تمنّا ناجائز ہے اور دینی مُضَرَّت (یعنی دینی نقصان) کے خوف سے جائز (ص ۸۵،۸۷)

﴿۸﴾ بلاضَرورتِ شَرْعی کسی کے مرنے اور خرابی (بربادی) کی دُعاء نہ کرے، البتّہ اگر کسی کافر کے ایمان نہ لانے پر یقین یا ظنِّ غالِب ہو اور (اس کے) جینے سے دین کا نقصان ہو یا کسی ظالم سے توبہ اور ظُلم چھوڑنے کی اُمّید نہ ہو اور اُس کا مرنا، تباہ ہونا مخلوق کے حق میں مُفید ہو تو ایسے شخص پر بددُعا کرنا دُرُست ہے (ص ۸۶،۸۹) ﴿۹﴾ کسی مسلمان کو یہ بددُعا نہ دے کہ "تُو کافر ہو جائے" کہ بعض عُلَماء کے نزدیک (ایسی دُعاء مانگنا) کُفر ہے اور تحقیق یہ ہے کہ اگر کُفر کو اچّھا یا اسلام کو بُرا جان کر کہے تو بے شک کُفر ہے ورنہ بڑا گناہ ہے کہ مسلمان کی بدخواہی (یعنی بُرا چاہنا) حرام ہے، خُصُوصاً یہ بدخواہی (کہ فُلاں کا ایمان برباد ہو جائے) تو سب بدخواہیوں سے بدتر ہے (ص ۹۰)

﴿۱۰﴾ کسی مسلمان پر لعنت نہ کرے اور اسے مَردود و مَلعُون نہ کہے اور جس کافر کا کُفر پر مرنا یقینی نہیں اُس پر بھی نام لے کر لعنت نہ کرے۔ یُونہی مچّھر اور ہوا اور جَمادات (یعنی بے جان چیزوں مَثَلًا پتّھر، لوہا وغیرہ) و حَیوانات پر لعنت ممنوع ہے۔ البتّہ بچّھو وغیرہ

بعض جانوروں پر حدیثِ پاک میں لعنت آئی ہے(ص ۹۰) ﴿۱۱﴾ کسی مسلمان کو یہ بدُعاء نہ دے کہ "تجھ پر خدا عَزَّوَجَلَّ کا غَضَب نازِل ہو اور تُو (بھاڑ اور) آگ یا دوزخ میں داخِل ہو،" کہ حدیث شریف میں اس کی مُمانَعت وارِد ہے(ص ۱۰۰) ﴿۱۲﴾ جو کافِر مرا اُس کے لئے دعائے مغفِرت حرام و کُفر ہے(ص ۱۰۱) ﴿۱۳﴾ یہ دُعاء کرنا، "خدایا! سب مسلمانوں کے سب گُناہ بخش دے۔" جائز نہیں کہ اس میں اُن احادیثِ مبارَکہ کی تکذیب (یعنی جُھٹلانا) ہوتی ہے جن میں بعض مسلمان کا دوزخ میں جانا وارِد ہوا (ص ۱۰۶) البتہ یوں دُعاء کرنا "ساری اُمّتِ محمد صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی مغفِرت (یعنی بخشش) ہو یا سارے مسلمانوں کی مغفِرت ہو" جائز ہے(ص ۱۰۲) ﴿۱۴﴾ اپنے لئے اور اپنے دوست اَحباب، اَہل و مال اور اولاد کے لئے بددُعا نہ کرے، کیا معلوم کہ قبولیّت کا وَقْت ہو اور بددُعا کا اثر ظاہِر ہونے پر نَدامت ہو(ص ۱۰۷) ﴿۱۵﴾ جو چیز حاصِل ہو (یعنی اپنے پاس موجود ہو) اُس کی دُعا نہ کرے مَثَلاً مَرد یوں نہ کہے "یااللہ عَزَّوَجَلَّ مجھے مَرد کر دے" کہ اِستِہزاء (مذاق بنانا) ہے۔ البتہ ایسی دُعا جس میں شَرِیْعت کے حُکْم کی تعمیل یا عاجِزی و بندگی کا اظہار یا پروَرْدگار عَزَّوَجَلَّ اور مدینے کے تاجدار صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم سے مَحَبَّت یا دین یا اَہلِ دین کی طرف رغبت یا کُفر و کافِرین سے نفرت وغیرہ کے فوائد نکلتے ہوں وہ جائز ہے اگرچہ اس اَمر کا حُصول یقینی ہو۔ جیسے دُرُود شریف پڑھنا، وسیلے کی، صِراطِ مُستَقیم کی اللہ و رسول

عَزَّوَجَلَّ وصلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کے دشمنوں پر غضب ولعنت کی دُعاء کرنا (ص ۱۰۸، ۱۰۹)

﴿۱۶﴾ دُعا میں تنگی نہ کرے مثلاً یوں نہ مانگے یا اللہ تنہا مجھ پر رَحم فرما یا صِرف مجھے اور میرے فُلاں فُلاں دوست کو نعمت بَخش (ص ۱۰۹) بہتر یہ ہے کہ سب مسلمانوں کو دُعاء میں شامل کرلے اِس کا ایک فائدہ یہ بھی ہوگا کہ اگر خود اُس نیک بات کا حقدار نہ بھی ہوا تو اچھے مسلمانوں کے طُفیل پالے گا ﴿۱۷﴾ حُجَّۃُ الْاِسلام حضرت سیّدُنا امام محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی فرماتے ہیں، مضبوط عقیدے کے ساتھ دُعاء مانگے اور قبولیّت کا یقین رکھے۔ (اِحیاءُ العُلوم ج ٤ ص ٧٧٠)

بیٹھنے کی ایک سُنّت

کھانا کھانے کیلئے بیٹھنے کی ایک سُنّت یہ ہے کہ سیدھا گھٹنا کھڑا کریں اور اُلٹا پاؤں بچھا کر اُس پر بیٹھ جائیں۔ جبکہ ایک اور بھی سُنّت بیٹھنے کی ہے۔ چُنانچہ حضرتِ سیّدُنا اَنَس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حُضُورِ سراپا نور، شاہِ غَیُور صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کو چھوہارے تناوُل فرماتے دیکھا اور حُضُور صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم زمین سے لگ کر اسطرح بیٹھے تھے کہ دونوں گُھٹنے کھڑے تھے۔ (صحیح مسلم ص ۱۱۳۰ الحدیث ۲۰۴٤)

گُھٹنے کھڑے کرکے کھانے کے فوائد

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! دونوں گھٹنے کھڑے کر کے زمین سے سُرین لگا کر کھانے سے بقدرِ ضرورت ہی کھانا مِعدے میں جاتا ہے جس کے سَبَب

اُمراض سے حِفاظت ہوتی ہے۔ ایک پاؤں کھڑا کرکے اور دوسرا بچھا کر کھانے کی سنّت کی بَرَکت سے **تلّی کی بیماریوں** سے بچاؤ ہوتا ہے اور رانوں کے پٹھے مضبوط ہوتے ہیں۔ کہتے ہیں، چار زانو یعنی چوکڑی مار کر کھانے کے عادی کا **موٹاپا** بڑھتا اور **توند** نکل آتی ہے۔ نیز چار زانو کھانے سے دردِ قُولَنج (بڑی آنت کا درد) ہو جانے کا بھی خطرہ رَہتا ہے۔ ایک آدَمی کا کہنا ہے، ''میں نے ایک **انگریز** کو دیکھا کہ دونوں گُھٹنے کھڑے کرکے زَمین پر سُرین لگا کر کھا رہا تھا، میں نے حیرت سے اس کا سَبَب پوچھا، تو فوراً اپنے نکلے ہوئے پیٹ پر ہاتھ مار کر کہنے لگا، ''اِس کو اندر کرنے کیلئے۔''

کھانا اور پردے میں پردہ

کھانے میں سُنّت کے مطابق بیٹھنے والے اِسلامی بھائی اور اسلامی بہن کو چاہئے کہ گھٹنوں سے لیکر پاؤں کے پنجوں تک چادر سے اچّھی طرح **پردے میں پردہ** کرلے۔ اگر کُرتے کا دامن بڑا ہو تو اُسی کو اچّھی طرح پھیلا کر پردے میں پردہ کرلیجئے۔ پردے میں پردہ نہ کرنے سے سامنے بیٹھے ہوئے لوگوں کیلئے بعض اوقات آنکھوں کی حفاظت بہُت مشکل ہو جاتی ہے۔ اکیلے میں بھی **پردے میں پردہ** کرنا چاہئے کہ **اللہ** عزّوجلّ سے **حیاء** کرنے کا سب سے زیادہ حق ہے۔ اللہ عزّوجلّ سے حیا کر رہا ہوں یہ نیّت کرلیں گے تو اِن شاءَ اللہ عزّوجلّ اِس کا کثیر ثواب پائیں گے اور

دوسروں کی موجودگی میں پردے میں پردہ کرتے وَقت یہ نیّت بھی کی جا سکتی ہے کہ مسلمانوں کے لئے بدنِگاہی کا سبب دُور کر رہا ہوں۔" ہر کام میں جس قَدر ہو سکے اچھی اچھی نیّتیں کر لینی چاہئیں، جتنی اچھی نیّتیں زیادہ ہوں گی اُسی قَدر ثواب بھی زیادہ ملیگا۔ اللہ عزَّوَجَلَّ کے پیارے محبوب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عظیم الشّان ہے، "**مسلمان کی نیّت اسکے عمل سے بہتر ہے۔**"

(طبرانی معجم کبیر ج٦ص١٨٥حدیث ٥٩٤٢)

ٹیبل کرسی پر کھانا

اعلیٰ حضرت مولٰینا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فرماتے ہیں، "جُوتا پہنے کھانا اگر اِس عذر سے ہو کہ زمین پر بیٹھا ہے اور فَرش (یعنی دَری وغیرہ) نہیں جب تو صِرف ایک سُنّتِ مُستَحَبَّہ (مُس۔تَ۔حَبّہ) کا ترک ہے۔ اِس کیلئے بہتر یہی تھا کہ جُوتا اُتار لیتا اور میز پر کھانا (رکھا ہوا) ہے اور یہ کُرسی پر جُوتا پہنے تو وَضعِ خاص نصاریٰ کی ہے۔ اِس سے دُور بھاگے اور سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم فرماتے ہیں،

مَنۡ تَشَبَّہَ بِقَوۡمٍ فَھُوَ مِنۡھُمۡ

جو کسی قوم سے مُشابَہت پیدا کرے وہ انہیں میں سے ہے۔

(ابو داؤد ج٤ص٦٢حدیث ٤٠٣١)

شادی خانہ بربادی کے اسباب

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! افسوس صد کروڑ افسوس! آج کل ہمارے یہاں

تقریباً ہر مُعامَلہ میں یَہود ونصاریٰ کی نَقل کی جاتی ہے۔ شادی یقیناً میٹھی میٹھی سُنَّت ہے مگر افسوس کہ اِس عظیم سُنَّت کی اَدائیگی میں دِیگر مقدس سُنَّتوں بلکہ مُتعدِّد (مُ۔تَ۔عَدْ۔دِدْ) فرائض تک کا خُون کر دیا جاتا ہے! گانے باجے، فلمیں، ڈرامے، ورائٹی پروگرام اور نہ جانے کیا کیا دَھما چوکڑیاں ہوتی ہیں، کہ گھر کی عورتیں خُوب ڈھول پیٹتی ہیں مَعاذَاللہ ثُمَّ مَعاذَاللہ عَزَّوَجَلَّ رَقص بھی کرتی ہیں آخِر کون سا حرام کام ایسا ہے، جو آجکل ہمارے یہاں شادِیوں میں نہیں کیا جاتا؟ مَعاذَاللہ عَزَّوَجَلَّ دُولہا شادی سے قَبل ہی اپنی منگیتر کو اپنے ہاتھ سے انگوٹھی پہناتا ہے، ساتھ سَیر وتَفریح ہوتی ہے، شادی میں بے حیائی سے بھرپور تَقاریب مُنعَقِد ہوتی ہیں۔ عورتوں میں اَجنبی مَرد مُووِیز بناتے ہیں۔ کھانے کی دعوت بھی تو میز کرسی پر، بلکہ اب تو زیادہ ''ترقّی'' ہونے لگی ہے کہ کرسیاں بھی ہٹالی گئی ہیں صِرف میز پر انواع واَقسام کے کھانے چُن دیئے جاتے ہیں اور لوگ چلتے پھرتے مَیز کے گِرد گھومتے ہوئے کھاتے پیتے ہیں، حالانکہ ایسا کرنا ہرگز سنّت نہیں۔ آپ غور تو فرمایئے کہ آج ''شادی خانہ آبادی'' ہوتی کس کی ہے؟ شادی کے بعد عُموماً ہر کوئی ''خانہ بربادی'' کا شِکار نظر آرہا ہے! کہیں ایسا تو نہیں کہ شادی جیسی پاکیزہ اور میٹھی میٹھی سُنَّت میں غیر شَرعی رُسُومات کی دُنیا ہی میں سزا دی جارہی ہو! اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ غَضَب ناک ہُوا تو آخِرت کی سزا کس قدر ہولناک ہوگی!! اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں فرنگی تہذیب وفیشن

سے نَجات عطا فرما کر سُنّتوں کا آئینہ دار بنائے۔

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! سنّتوں بھری تحریک، دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہیے، اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ بَرَکتیں اور سَعادتیں ہی سَعادتیں پائیں گے۔ ایک مبلِّغ دعوتِ اسلامی نے دعوتِ اسلامی میں اپنی شُمولیت کے جو اسباب بیان کیے وہ سُننے سے تعلُّق رکھتے ہیں، چُنانچہ ان کے جذبات اپنے الفاظ میں بیان کرنے کی کوشش کرتا ہوں،

میں دعوتِ اسلامی میں کیسے آیا؟!

مَنڈن گڑھ ضِلع رتنا گری مہاراشٹر (ہند) کے ایک اسلامی بھائی نے بتایا کہ 2002ء کی بات ہے میں بُرے دوستوں کی صُحبت کے باعِث غُنڈہ گینگ میں شامِل ہوگیا۔ لوگوں کو مارنا پیٹنا اور گالیاں بکنا میرا معمول تھا، جان بوجھ کر جھگڑے مول لیتا، جو نیا فیشن آتا سب سے پہلے میں اپناتا، دن میں کئی بار کپڑے تبدیل کرتا سوائے جینز (jeans) کے دوسری پینٹ نہ پہنتا، آوارہ دوستوں کے ساتھ گھوم پھر کر رات گئے گھر لوٹتا اور دن چڑھے تک سوتا رہتا۔ والِد صاحِب کا انتِقال ہوچکا تھا، بیوہ ماں سمجھاتی تو مَعاذَ اللہ (عَزَّوَجَلَّ) زَبان درازی کرتا تھا۔ ایک مرتبہ دعوتِ اسلامی کے کسی باعمامہ اسلامی بھائی نے ملاقات پر ایک رِسالہ جنّات کا

بادشاہ (مطبوعہ مکتبۃ المدینہ) تُحفے میں دیا، پڑھا تو اچھا لگا۔ رَمَضانُ الْمبارَک میں ایک دن کسی مسجد میں جانے کی سعادت ملی تو اتِّفاق سے ایک سبز سبز عمامے اور سفید لباس میں ملبوس سنجیدہ نوجوان پر نظر پڑی معلوم ہوا یہ یہاں **مُعتَکِف** ہیں۔ اُنہوں نے **درسِ فیضانِ سنّت** دیا تو میں بیٹھ گیا۔ بعدِ درس اُنہوں نے مجھ پر اِنفرادی کوشش کرتے ہوئے **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول کی بَرَکتیں بتائیں۔ ان اسلامی بھائی کا لباس اس قَدَر سادہ تھا کہ بعض جگہ پیوند تک لگے ہوئے تھے، جب اُن کیلئے گھر سے کھانا آیا تو وہ بھی بالکل سادہ تھا! میں ان کی **سادگی** سے بَہُت زیادہ مُتأثِّر ہوا مجھے ان سے مَحَبَّت ہوگئی، میں ان سے ملاقات کیلئے آنے جانے لگا۔ اِتّفاق سے عیدُ الفِطْر کے بعد ان اسلامی بھائی کا نِکاح تھا۔ یہ بے چارے غریب وتنگدست تھے مگر حیرت کی بات یہ تھی کہ اُنہوں نے اس بات کا مجھے ذرا بھی اِحساس نہیں ہونے دیا اور نہ ہی کسی قسم کی مالی امداد کیلئے سُوال کیا۔ میں اور زِیادہ مُتأثِر ہوا کہ **ما شَآءَ اللہ** عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کا **مَدَنی ماحول** کتنا پیارا ہے اور اس کے وابَستگان کس قَدَر سادہ اور خود دار ہیں۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کی مَحَبَّت میرے دل میں گھر کرتی چلی گئی حتّٰی کہ میں نے **عاشِقانِ رسول** صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم کے ہمراہ 8 دن کے **مَدَنی قافِلے** میں سفر کیا۔ میرے دل کی دنیا زیروزَبَر ہوگئی، قلب میں مَدَنی انقِلاب برپا ہو گیا اور میں نے گناہوں سے سچّی توبہ کرکے

اپنی ذات کو **دعوتِ اسلامی** کے حوالے کر دیا۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ مجھ پر وہ مَدَنی رنگ چڑھا کہ آج کل میں علاقائی مُشاوَرَت کے **خادِم** (نگران) کی حیثیت سے اپنے علاقے میں **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی کاموں کی دھوم مچا رہا ہوں۔

سادَگی چاہئے عاجِزی چاہئے آپ کو گر چلیں قافِلے میں چلو
خوب خود داریاں اورخوش اَخلاقیاں آیئے سیکھ لیں قافلوں میں چلو
عاشِقانِ رسول لائے سنّت کے پھول آؤ لینے چلیں قافِلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے، دین کی تبلیغ کیلئے اِستری کیا ہوا، بھڑکیلا لباس اور کَلَف دار خوبصورت عمامہ ہی ضَروری نہیں، پیوند دار لباس، سادہ عمامہ شریف سے بھی کام چلتا ہے۔۔۔ چلتا ہی نہیں دوڑتا ہے۔۔۔ بلکہ دوڑتا ہی نہیں اس کو تو مَدَنی پر لگ جاتے ہیں اور سُوئے **مدینۂ منوّرہ** اُڑنے لگتا ہے! سادہ لباس کے تو کیا کہنے!

سادہ لباس کی فضیلت

کُفّار کی نَقّالی میں فیشن کرنے والے، ہر وقت بنے سنورے رہنے والے، نِت نئے ڈیزائن اور طرح طرح کی تَراش خَراش والے لباس پہننے والے اگر سادَگی اپنالیں تو دونوں جہاں میں بیڑا پار ہو۔ چُنانچہ **سادہ لباس** پہننے کی فضیلت

پڑھیے اور جھومئے۔

تاجدارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا، جو باوُجُودِ قُدرت اچھے کپڑے پہننا، تواضُع (عاجزی) کے طور پر چھوڑ دے گا اللہ عزّوجلّ اُس کو کرامت کا حُلّہ (یعنی جنّتی لباس) پہنائے گا۔ (ابو داؤد ج٤ ص٣٢٦، حدیث ٤٧٧٨)

فیشن پرستو! خبردار!!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جھوم جاؤ! پاس دولت ہے، عُمدہ لباس پہننے کی طاقت ہے پھر بھی اللہ ربُّ العزّت عزّوجلّ کی رِضا کی خاطر عاجزی اِختیار کرتے ہوئے سادہ لباس پہننے والا جنّتی لباس پائے گا اور ظاہر ہے جو جنّتی لباس پائیگا وہ یقینی طور پر جنّت میں بھی جائیگا۔ لوگوں پر رُعب ڈالنے، اَمیرانہ ٹھاٹھ پالنے اور مَحض اپنے نَفْس کیلئے لوگوں کو مُتأثِّر کرنے کی خاطِر نُمایاں، فینسی اور بھڑکیلے لباس پہننے والے پڑھیں اور گھومیں:۔

حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللہ ابنِ عُمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا، "دُنیا میں جس نے شُہرت کا لِباس پہنا، قِیامت کے دن اللہ عزّوجلّ اُس کو ذِلّت کا لِباس پہنائیگا۔" (سنن ابن ماجه ج٤ ص١٦٣ حديث ٣٦٠٦)

لباسِ شُہرت کسے کہتے ہیں؟

مُفسّرِ شہیر حکیمُ الاُمّت حضرتِ مُفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ المنّان اِس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں، یعنی ایسا لباس پہنے کہ لوگ اُمیر (یعنی مالدار) جانیں یا ایسا لباس

پہنے کہ جس سے لوگ نیک پرہیزگار سمجھیں یہ ۲دونوں قسم کے لباس، **شُہرت کے لباس** ہیں۔ **اَلْغَرَض جس لباس میں نیت یہ ہو کہ لوگ اُس کی عزت کریں یہ اُس کا لباسِ شُہرت ہے**۔ صاحِبِ مِرقاۃ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا، مَسخرہ پن کا لباس پہننا جس سے لوگ ہنسیں یہ بھی لباسِ شُہرت ہے۔ (مُلَخَّص اَز مراۃ ج ۶ ص ۱۰۹)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقِعی سَخْت امتحان ہے، لباس پہننے میں بَہُت غور کرنے اور دکھاوے سے بچنے کی سَخْت ضَرورت ہے نیز جو لوگوں کو اپنی سادَگی کا مُعْتَقِد بنانے کیلئے سادہ لباس و عمامہ و چادر وغیرہ اپناتا ہے وہ رِیاکار اور جہنّم کا حقدار ہے۔ ہم اللہ عَزَّوَجَلَّ سے اِخلاص کی بھیک مانگتے ہیں۔

مِرا ہر عمل بس ترے واسطے ہو کر اِخلاص ایسا عطا یا الٰہی
رِیاکاریوں سے سیاہ کاریوں سے بچا یاالٰہی بچا یا الٰہی

ٹِپ ٹاپ کرنے والوں کیلئے لمحۂ فکریہ

فیشن کی خاطِر روز روز نئے لباس پہننے والے، ذرا فیشن تبدیل ہوا یا لباس تھوڑا پُرانا ہوا یا کہیں سے معمولی سا پھٹا تو **پیوندکاری** کرکے اُس کو پہننے میں عار (یعنی عَیب) محسوس کرنے والے اِس روایت کو بار بار پڑھیں:

ابواُمامہ اِیاس بن ثَعْلَبَہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے تاجدارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا، کیا تم سُنتے نہیں؟ کیا تم سُنتے نہیں؟ کہ کپڑے کا پرانا

ہونا ایمان سے ہے، بے شک کپڑے کا پُرانا ہونا ایمان سے ہے۔

(سنن ابی داود حدیث ٤١٦١ ج ٤ ص ١٠٢)

اِس روایت کے تحت حضرتِ سیِّدُنا شاہ عبدُ الحق مُحَدِّث دِہلوی علیہ رحمۃ اللہِ القوی فرماتے ہیں: ''**زینت** کا ترک کرنا اہلِ ایمان کے اَخلاق (یعنی عمدہ عادات) سے ہے''۔ (اَشِعَّةُ اللَّمعات ج ٣ ص ٥٨٥)

پیوند دار لباس کی فضیلت

حضرت سیِّدُنا عَمرو بن قَیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، امیرُ المُؤمِنین حضرتِ مولائے کائنات، علیُّ المُرتَضیٰ شیرِ خُدا کَرَّمَ اللہُ تعالیٰ وَجْہَہُ الْکریم کی خدمتِ بابَرَکت میں عَرض کی گئی، آپ اپنی قمیص میں **پیوند** کیوں لگاتے ہیں؟ فرمایا، اس سے دل نرم رَہتا ہے اور مومِن اِس کی پَیروی کرتا ہے (یعنی مومن کا دل نرم ہی ہونا چاہئے) (حلیة الاولیاء ج ١ ص ١٢٤ حدیث ٢٥٤)

کھڑے ہو کر کھانا کیسا؟

حضرت سیِّدُنا اَنَس بن مالِک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، ''نبیِّ کریم، رء ُوفٌ رَّحیم علیہِ اَفضَلُ الصَّلٰوۃِ وَ التَّسلیم نے **کھڑے** ہو کر پینے اور **کھڑے** ہو کر کھانے سے مَنع فرمایا ہے۔'' (مجمع الزوائد ج ٥ ص ٢٣ حدیث ٧٩٢١)

کھڑے ہو کر کھانے کے طِبّی نُقصانات

اِٹلی کے ایک ماہِر اَغذِیہ ڈاکٹر کا کہنا ہے، ''کھڑے ہو کر کھانا کھانے سے **تِلّی** اور **دل** کی بیماریاں نیز **نفسیاتی اَمراض** پیدا ہوتے ہیں یہاں تک کہ بعض اوقات انسان ایسا **پاگل** ہو جاتا ہے کہ اپنوں تک کو پہچان نہیں پاتا۔''

سیدھے ہاتھ سے کھائیں پئیں

سیدھے ہاتھ سے کھانا پینا سُنَّت ہے۔ حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللہ ابنِ عُمَر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ اللہ کے حبیب، حبیبِ لبیب عَزَّوَجَلَّ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے اِرشاد فرمایا، ''جب کوئی کھانا کھائے تو سیدھے ہاتھ سے کھائے اور پانی پئے تو سیدھے ہاتھ سے پئے۔'' (صحیح مسلم ص ۱۱۱۷ حدیث ۲۱۷۴)

شیطان کا طریقہ

حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ ابنِ عُمَر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے اِرشاد فرمایا، ''کوئی شخص نہ **اُلٹے ہاتھ** سے کھانا کھائے نہ پئے کہ **اُلٹے ہاتھ** سے کھانا پینا شیطان کا طریقہ ہے۔'' (ایضاً)

سیدھے ہی ہاتھ سے لیں اور دیں

حضرت سیِّدُنا ابوہُریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رِوایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، صاحبِ مُعَطَّر پسینہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے اِرشاد فرمایا، ''تم

میں سے ہر ایک **سیدھے ہاتھ** سے کھائے اور **سیدھے ہاتھ** سے پئے اور **سیدھے ہاتھ** سے لے اور سیدھے ہاتھ سے دے کیونکہ شیطان اُلٹے ہاتھ سے کھاتا اور اُلٹے ہاتھ سے پیتا اُلٹے ہاتھ سے دیتا اور اُلٹے ہاتھ سے لیتا ہے۔''

(ابن ماجہ شریف ج ٤ ص ١٢ حدیث ٣٢٦٦)

ہر کام میں اُلٹا ہاتھ کیوں؟

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! اَفسوس! آج کل ہم دُنیا کے چکّر میں اِس قدر گھر چکے ہیں کہ محبوبِ باری عَزَّوَجَلَّ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم کی پیاری پیاری سُنّتوں کی طرف ہماری توجُّہ ہی نہیں رَہتی۔ **یاد رکھئے!** حدیثِ مبارَک میں ہے کہ آدمی کی رَگوں میں شیطان خُون کے ساتھ تَیرتا ہے۔ (صحیح مسلم ص ١١٩٧ حدیث ٢١٧٤) ظاہِر ہے کہ یہ ہمیں سُنّتوں کی طرف کہاں جانے دے گا؟ اگرچہ سیدھے ہاتھ سے ہی کھانا کھاتے ہیں لیکن پھر بھی **اُلٹے ہاتھ** سے کچھ دانے پھانک ہی لئے جاتے ہیں، کھاتے ہوئے چُونکہ سیدھا ہاتھ آلُودہ ہوتا ہے لٰہذا پانی **اُلٹے** ہی ہاتھ سے پی ڈالتے ہیں، چائے پیتے وَقت کپ سیدھے ہاتھ میں اور رِکابی **اُلٹے** ہاتھ میں لئے چائے پیتے ہیں، کسی کو پانی پلاتے وَقت جگ سیدھے ہاتھ میں ہوتا ہے جبکہ گلاس **اُلٹے** میں اور **اُلٹے** ہاتھ سے گلاس دوسروں کو دیتے ہیں۔

''حیاتِ مُحَدِّثِ اعظم'' ص 374 پر ہے، مُحَدِّثِ اعظم پاکستان حضرت مولٰنا محمد سردار احمد قادِری چشتی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں، لینے اور دینے میں دائیں (یعنی

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالٰی علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ صبح اور دس مرتبہ شام درود پاک پڑھا اسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

سیدھے) ہاتھ کو استعمال کرو، یہ عادت ایسی پُختہ ہو جائے کہ کل قیامت میں نامۂ اعمال پیش ہو تو اِسی عادت کے مُوافِق دایاں (یعنی سیدھا) ہاتھ آگے بڑھ جائے تب تو کام بن جائے گا۔" **پیارے اِسلامی بھائیو!** ہوش کیجئے اور دیکھئے ہمارے میٹھے میٹھے آقا مکّی مدینے والے مصطفےٰ صلّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم کو اُلٹے ہاتھ سے کھانا پینا کس قدر ناپسند ہے۔ چُنانچہ

تیرا سیدھا ہاتھ کبھی نہ اُٹھے!

حضرت سَیِّدُنا سَلَمَہ بِن اَکْوَع رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مَروی ہے کہ ایک آدمی نے اللّٰہ کے محبوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب عَزَّوَجَلَّ و صلّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم کے سامنے اُلٹے ہاتھ سے کھانا کھایا تو آپ صلّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم نے فرمایا، "سِیدھے ہاتھ سے کھاؤ۔" اُس نے کہا، میں سِیدھے ہاتھ سے نہیں کھا سکتا۔ (غیب جاننے والے آقا صلّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم سمجھ گئے کہ یہ تکبُّر سے بول رہا ہے چُنانچہ) آپ صلّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم نے فرمایا، "**لَا اسْتَطَعْتَ** یعنی تجھے اِستِطاعت نہ ہو!" (مطلب یہ کہ تیرا سیدھا ہاتھ کبھی نہ اُٹھے) اُس نے تکبُّر کی وجہ سے سِیدھے ہاتھ سے کھانا کھانے سے اِنکار کیا تھا لہٰذا پھر اُس کا سِیدھا ہاتھ کبھی مُنہ کی طرف نہ اُٹھ سکا۔ (یعنی اِس کا سِیدھا ہاتھ بیکار ہو گیا) (صحیح مسلم ص۱۱۱۸ حدیث ۲۰۲۱)

وہ زَباں جس کو سب کُن کی کُنجی کہیں
اُس کی نافِذ حُکومت پہ لاکھوں سلام (حدائقِ بخشش شریف)

تیرا چہرہ بگڑ جائے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سرکارِ نامدار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی زَبانِ صداقت نشان کی یہ شان ہے کہ جو کچھ فرماتے وہ ہو جاتا۔ آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا رُتبہ تو بَہُت عظیم ہے، غلاموں کا حال مُلاحظہ ہو، چُنانچہ ایک عورت مشہور صحابی حضرت سیِّدُنا سَعد بن ابی وقّاص رضی اللہ تعالٰی عنہ کو جھانکا کرتی تھی، آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے بارہا اُس کو منع کیا مگر وہ باز نہ آئی۔ ایک دن اُس نے جب حسبِ معمول جھانکا تو آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کی زَبانِ کرامت نشان سے یہ الفاظ نکلے، شَاهَ وَجْهُكِ یعنی **"تیرا چہرہ بگڑ جائے"**۔ پس اُسی وقت اُس کا چہرہ گُدّی کی طرف پھر گیا۔ (جامع کراماتِ اولیاء ج۱ ص۱۱۲)

محفوظ شہا رکھنا سدا بے ادبوں سے
اور مجھ سے بھی سرزد نہ کبھی بے ادبی ہو

حضرت سیِّدُنا سعد بن ابی وَقّاص رضی اللہ تعالٰی عنہ کی زَبانِ قَبولیت نشان کی یہ تاثیر دراصل مہرِ مُنیر، بشیر ونذیر، رسولِ شَہیر محبوبِ ربِّ قدیر عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی دعاء کا ثمرہ تھا۔ جیسا کہ جامعِ ترمذی وغیرہ میں ہے، **میٹھے میٹھے مصطَفٰے** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے بارگاہِ ربُّ العُلیٰ میں دُعاء کی، **اَللّٰھُمَّ اسْتَجِبْ لِسَعْدٍ اِذَا دَعَاكَ** یعنی "یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! جب بھی سَعد تجھ سے دُعا کرے تو قبول فرمالیا کر۔" (ترمذی شریف ج ۵ ص ۴۱۸ حدیث ۳۷۷۲) **مُحَدِّثینِ کِرام** رَحِمَھُمُ اللہ تعالٰی فرماتے

ہیں، ''سیِّدُنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب بھی دُعاء کرتے قبول ہو جاتی۔''

(جامع کراماتِ اولیاء ج۱ ص ۱۱۳)

اجابت کا سہرا عنایت کا جوڑا دلہن بن کے نکلی دعائے محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم)

اجابت نے جھک کر گلے سے لگایا بڑھی ناز سے جب دعائے محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! صَحابۂ کرام علیہم الرضوان کی بھی بڑی شان ہے، غلامانِ صَحابہ یعنی اولیاءِ رَحِمَہُمُ اللہُ تعالیٰ بھی بڑی عظمتوں کے مالِک ہوتے ہیں چُنانچِہ

یااللہ! صباحی کو اندھا کر دے!

زبردست عالم و مُحدِّث حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن وَھب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ایک لاکھ حدیثوں کے حافِظ تھے، مِصر کے حاکِم عُبّاد بن محمد نے انہیں قاضی بنانا چاہا تو عُہدۂ قضا سے بچنے کیلئے کہیں رُوپوش ہو گئے۔ ایک حاسِد ''صباحی'' نے جھوٹی چُغلی کھاتے ہوئے حاکِم سے کہا، ''عبداللہ بن وَھب نے خود مجھ سے قاضی بننے کی حِرص ظاہر کی تھی مگر اب آپ کی قصداً نافرمانی کرتے ہوئے غائب ہو گئے ہیں۔'' حاکم نے غصہ میں آکر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مکانِ عالی شان کو مُنْہَدِم (مُن۔ہَ۔دِم) کروا دیا۔ حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن وَھب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے جلال میں آکر بارگاہِ ربِّ ذوالجلال عَزَّوَجَلَّ میں عرض کردی، **یاالٰہی!** عَزَّوَجَلَّ ''صباحی'' کو

اندھا کر دے۔ چُنانچہ آٹھویں دن وہ ''صَباحی'' اندھا ہو گیا۔ حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن وَھب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پر خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ کا غَلَبہ رَہتا تھا۔ ایک بار ذِکرِ قیامت سُن کر دَہشت طاری ہو گئی اور بے ہوش ہو گئے۔ ہوش میں آنے کے بعد صِرف چند روز زندہ رہے اور اِس دَوران کچھ بھی نہ بولے۔ ۱۹۷ھ میں وفات پائی۔ (تذکرۃ الحُفّاظ ج ۱ ص ۲۲۳) **اللہ** عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔**

اَولیاء کا جو کوئی ہو بے اَدب
نازِل اُس پہ ہوتا ہے قہر و غضب

یارَبِّ مصطَفٰے! عَزَّوَجَلَّ وَصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم ہمیں اپنے پیارے حبیب شاہِ خیرُ الْاَنام صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم، صَحابہ کرام علیہم الرضوان اور اولیائے عِظام رَحِمَھُمُ اللہُ تعالیٰ کا سچّا اَدَب نصیب فرما، ان کی بے اَدَبی اور ان کے بے اَدَبوں کے شَر سے سدا محفوظ رکھ۔ اور اپنے پیارے حبیب کا سچّا دیوانہ بنا۔

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

یارَبّ میں ترے خوف سے روتا رہوں ہر دم
دیوانہ شَہَنشاہِ مدینہ کا بنا دے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمّد

صاحبِ مزار کی انفرادی کوشش

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! الحمدُ للہ عزّوجلّ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں بُزرگوں کا بَہُت ادب کیا جاتا ہے، بلکہ سچّی بات یہ ہے کہ اللہ ربُّ العزّت عزّوجلّ کی عنایت سے دعوتِ اسلامی **فیضانِ اَولیاء** ہی کی بدولت چل رہی ہے۔ چُنانچہ ایک اسلامی بھائی کا بیان کردہ ایک **صاحِبِ مزار** ولیُّ اللہ علیہ رحمۃ اللہ کی مَدَنی قافِلے کے لئے **انفرادی کوشش** کا ایمان افروز واقِعہ اپنے انداز میں پیش کرتا ہوں، الحمدُ لِلّٰہ عزّوجلّ **عاشِقانِ رسول** کا ایک مَدَنی قافِلہ **چکوال** (پنجاب پاکستان) سے مُظفَّر آباد اور اَطراف کے دیہاتوں میں سنّتوں کی بہاریں لٹاتا ہوا ایک مقام ''انوار شریف'' وارِد ہوا، وہاں سے **ہاتھوں ہاتھ** چار اسلامی بھائی تین دن کیلئے **مَدَنی قافلے** میں سفر کیلئے عاشِقانِ رسول کے ساتھ شریک ہوئے، ان چاروں میں ''انوار شریف'' کے صاحِبِ مزار بُزرگ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے خانوادے کے ایک فرزند بھی تھے۔ **مَدَنی قافِلہ** نیکی کی دعوت کی دھومیں مچاتا ہوا ''گڑھی دوپٹہ'' پہنچا۔ جب انوار شریف والوں کے تین دن مکمّل ہوگئے تو **صاحِبِ مزار** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے رِشتے دار نے کہا، میں تو واپس نہیں جاؤں گا کیوں کہ آج رات میں نے اپنے ''حضرت'' رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو خواب میں دیکھا، فرما رہے تھے، ''بیٹا! پلٹ کر گھر نہ جانا مَدَنی قافِلے والوں کے ساتھ مزید آگے سفر جاری رکھنا۔'' **صاحِبِ مزار**

رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی **انفرادی کوشش** کا یہ واقِعہ سُن کر مَدَنی قافِلے میں خوشی کی لہر دوڑ گئی، سب کے حوصلوں کو مدینے کے ۱۲ چاند لگ گئے اور **انوار شریف** سے آئے ہوئے چاروں اِسلامی بھائی ہاتھوں ہاتھ مَدَنی قافِلے میں مزید آگے سفر پر چل پڑے۔

دیتے ہیں فیضِ عام اَولیائے کرام (رَحِمَہُمُ اللہُ تعالٰی) لوٹنے سب چلیں قافِلے میں چلو
اولیا (رَحِمَہُمُ اللہُ تعالٰی) کا کرم تم پہ ہو لاجرم مل کے سب چل پڑیں قافِلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

خوابؔ کے ذَریعے گھوڑی کا تحفہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کسی ولیُّ اللہ کا بعدِ وفات خواب میں رہنمائی کرنا کوئی **اَچَنبھے** کی بات نہیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندے بعَطائے ربُّ العُلٰی عَزَّوَجَلَّ بَہُت کچھ کر سکتے ہیں چُنانچِہ خواجہ امیر خرد کرمانی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ لکھتے ہیں، سلطانُ الْمَشائِخ حضرت سیِّدُنا محبوبِ الٰہی نِظامُ الدِّین اولیا رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں، کہ، غِیاث پُور کے قِیام سے پہلے میں ایک کوس (یعنی تقریباً تین کلومیٹر دُور) کیلوکھری کی مسجد میں نَمازِ جُمُعہ پڑھنے جایا کرتا تھا۔ ایک بار اسی طرح نَمازِ جُمُعہ کیلئے پیدل جا رہا تھا گرم ہوائیں چل رہی تھیں اور میں روزے سے تھا، مجھے چکّر آنے لگے اور میں ایک دوکان پر بیٹھ گیا۔ میرے دل میں خیال گزرا کہ اگر میرے پاس سُواری ہوتی تو سُہولت رہتی۔ بعد میں شیخ سعدی کا یہ شِعر میری زَبان پر آیا۔

مَا قَدَم اَز سَر کُنِیم دَر طَلَبِ دوستاں
رَاہ بَجَائے بُرد ہر کہ بَا قَدَام رَفت

(ہم دوستوں کی طلب میں سر کو پاؤں بنا کر چلتے ہیں، کیونکہ جو کوئی اس راہ میں قدموں سے چلتا ہے وہ آگے نہیں بڑھ پاتا)

میں نے دِل میں آنے والے سُواری کے خیال سے توبہ کی۔ اِس واقِعہ کو ۳ تین روز گزرے تھے کہ ''خلیفہ مَلِک یار پَراں'' میرے لئے ایک **گھوڑی** لے کر آئے اور کہنے لگے، میں مسلسل ۳ تین راتوں سے خواب میں دیکھ رہا ہوں کہ میرے شیخ مجھ سے فرمارہے ہیں، ''فُلاں صاحِب کو **گھوڑی** دے آؤ۔'' لہٰذا **گھوڑی** حاضِر ہے قَبول فرمالیجئے۔ میں نے کہا، بے شک آپ کے شیخ نے آپ سے فرمایا ہوگا لیکن جب تک میرے شیخ مجھ سے نہیں فرمائیں گے میں یہ **گھوڑی** نہیں لوں گا۔ اُسی رات میں نے خواب میں دیکھا کہ میرے پیر و مرشِد حضرتِ سیِّدُنا شیخ فریدُ الدّین گنجِ شکر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مجھ سے فرماتے ہیں کہ مَلِک یار پَراں کی دل جوئی کے لئے وہ **گھوڑی** قَبول کرلو۔ دوسرے روز وہ **گھوڑی** لے کر آیا تو میں نے اسے عَطِیّۂ خُداوندی سمجھتے ہوئے قَبول کرلیا۔ (سِیَرُ الْاَولیاء ص ۲۴۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعالٰی علٰی محمّد

صِرف اپنی جانب سے کھائیے

ایک برتن میں جب ایک ہی طرح کا کھانا ہو، تو اپنی طرف سے کھانا سُنّت ہے۔ چُنانچِہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن ابی سَلَمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں بچّہ تھا اور

تاجدارِ مدینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کی پَرْوَرِش میں تھا۔(یہ اُمُّ المؤمنین سیِّدَتُنا اُمِّ سَلَمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے وہ فرزند تھے جو سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کے نِکاح میں آنے سے پہلے سابِقہ شوہر سے تھے) کھاتے وَقْت برتن میں ہر طَرَف ہاتھ ڈال دیتا۔ تاجدارِ مدینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نے اِرشاد فرمایا، ''**بِسْمِ اللّٰہ** پڑھو اور سیدھے ہاتھ سے کھاؤ اور برتن کی اُس جانِب سے کھاؤ جو تمہارے قریب ہے۔''

(صحیح بُخاری ج۳ ص۵۲۱ حدیث ۵۳۷۶)

بیچ میں سے مت کھائیے

حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے رِوایَت ہے، رسولِ عظیم، نبیِّ کریم، رءُوفٌ رَّحیم علیہ اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ وَالتَّسلیم نے اِرشاد فرمایا، ''بے شک بَرَکت کھانے کے **درمیانی** حصّہ میں اُترتی ہے پس تم کناروں سے کھانا کھاؤ اور درمیان سے نہ کھاؤ۔''

(ترمذی شریف ج۳ ص۳۱۶ حدیث ۱۸۱۲)

آپ کہیں بیچ سے تو کھانا نہیں کھاتے!

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! غور فرمائیے کہ اس سُنَّت پر آپ عمل کرتے ہیں یا نہیں؟ میرا بارہا کا مُشاہدہ ہے کہ باعمل نظر آنے والوں کی بھی اکثریت اِس سُنَّت پر عمل کرنے سے محروم ہے! جس کو دیکھو وہ کھانے کی رکابی یا سالن کے برتن وغیرہ کے بیچ ہی سے آغاز کرتا ہے، نہ جانے کیوں؟ کہیں ایسا تو نہیں کہ بَرَکت سے

محروم کرنے کیلئے شیطان ہاتھ پکڑ کر بیچ میں ڈال دیتا ہو! حقیقت یہی ہے کہ شیطان اس بات کی کوشش میں لگا رہتا ہے کہ مسلمان بھلائیوں سے محروم رہیں۔ **مُفسّرِ شہیر حکیمُ الْاُمّت** حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ المنّان فرماتے ہیں، "کھانے کے برتن کے بیچ میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رَحمت نازِل ہوتی ہے، بیچ سے کھانا حِرص کی علامت ہے، حَریص رَحْمتِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ سے محروم ہے۔" اِس حدیثِ مبارَک سے معلوم ہوتا ہے کہ مسلمانوں کے کھانے کے وَقْت بھی رَحْمتِ باری عَزَّوَجَلَّ کا نُزُول ہوتا ہے خاص کر جب کہ سنّت کی نیّت سے کھایا جائے۔

(مِراٰۃ شرحِ مشکوٰۃ ج ۶ ص ۳۳، ۳۴)

دوسروں کو شرمندگی سے بچایئے

حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ ابنِ عُمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے رِوایَت ہے کہ نبیوں کے سلطان، رَحْمتِ عالمیان، سردارِ دو جہان، محبوبِ رَحْمٰن عَزَّوَجَلَّ و صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ بَرَکت نشان ہے، "جب دستر خوان لگے تو ہر شَخْص اپنے قریب سے کھائے اور اپنے ساتھ کھانے والوں کے آگے سے نہ کھائے اور رِکابی کے درمِیان سے نہ کھائے (کیونکہ بَرَکت اُسی طرف سے آتی ہے) اور کوئی بھی دستر خوان اُٹھائے جانے سے پہلے نہ اُٹھے اور نہ ہی اپنا ہاتھ روکے جب تک سب لوگ اپنا ہاتھ نہ روک لیں اگرچہ سَیر ہو چکا ہو اور لوگوں کے ساتھ لگا رہے کیونکہ اِسکا رُک جانا باقی لوگوں

کی شرمندگی کا باعِث ہوگا اور وہ اپنا ہاتھ روک لیں گے حالانکہ شاید انہیں ابھی اور کھانے کی حاجت ہو۔ (شُعَبُ الْاِیمان ج۵ ص۸۳ حدیث ۵۸۶۴)

بیچ میں بَرَکت کی وُضاحت

مُفَسِّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ المنّان فرماتے ہیں، برتن کے کناروں سے اپنے اپنے آگے سے کھاؤ، بیچ میں سے مت کھاؤ کہ برتن کے بیچ میں بَرَکت اُترتی ہے وہاں سے کناروں تک پہنچتی ہے۔ اگر تم نے بیچ میں سے کھانا شُروع کر دیا تو کہیں ایسا نہ ہو کہ وہاں بَرَکت آنا بند ہو جائے۔ غرضیکہ بَرَکت اُترنے کی جگہ اور ہے اور بَرَکت لینے کی جگہ کچھ اور۔ (مراۃ ج۶ ص۶۳)

کھانے کی پانچ سنّتیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! پیش کردہ حدیثِ مُبارَک میں کھانے کی پانچ سُنّتیں بیان کی گئی ہیں:۔

﴿۱﴾ اپنے آگے سے کھائے ﴿۲﴾ کوئی ساتھ کھا رہا ہو اُس کے آگے سے نہ کھائے ﴿۳﴾ رِکابی کے درمیان سے نہ کھائے ﴿۴﴾ پہلے دسترخوان اُٹھایا جائے اِس کے بعد کھانے والے اُٹھیں۔ (افسوس! آج کل عُموماً اُلٹا انداز ہے یعنی پہلے کھانے والے اُٹھتے ہیں اِس کے بعد دسترخوان اُٹھایا جاتا ہے) ﴿۵﴾ دوسرے بھی کھانے میں شامل ہوں تو اُس وَقت تک ہاتھ نہ روکے جب تک سارے فارِغ نہ ہو جائیں۔ افسوس! کہ کھانے کی بیان کردہ ان سُنّتوں پر عمل کرنے والے اب نظر ہی

نہیں آتے۔ سنّتیں سیکھنے اور عوامُ النّاس کی موجودگی میں سنّتوں پر عمل کی جھجک اُڑانے کیلئے دعوتِ اسلامی کے سنّتوں کی تربیت کے مَدَنی قافِلوں میں سفر کیجئے اور وہاں ان سنّتوں کی باقاعدہ مَشق کیجئے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ مَدَنی قافِلوں میں سفر کی بَرَکت سے سنّتوں پر عمل کرنا بَہُت آسان ہو جائے گا۔

ڈراؤنے خوابوں سے نجات

مَدَنی قافِلوں کی بَرَکتوں کے تو کیا کہنے! ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خلاصہ ہے کہ مجھے بے حد ڈراؤنے خواب آیا کرتے تھے۔ میں نے عاشِقانِ رسول کے ساتھ دعوتِ اسلامی کے سنّتوں کی تربیت کے 30 دن کے مَدَنی قافِلے میں سفر کی سعادت حاصِل کی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مَدَنی قافِلے کی بَرَکت سے ڈراؤنے خواب آنے بند ہو گئے، مجھے خواب میں میٹھے مدینے کی زیارت ہوئی اور اب خوابوں میں کبھی اپنے آپ کو نَماز میں مشغول پاتا ہوں تو کبھی تلاوت میں۔

خواب میں ڈر لگے بوجھ دل پر لگے خوب جلوے ملیں قافِلے میں چلو
ہوں گی حل مشکلیں قافِلے میں چلو پاؤ گے راحتیں قافِلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! یا مُتَکَبِّرُ 21 بار اوّل آخِر ایک بار دُرُود شریف سوتے وقت پڑھ لیں گے تو اِن شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ڈراؤنے خواب نہیں آئیں گے۔

اگر مُختلِف قِسم کے کھانے مَثَلاً زَردہ، پُلاؤ اور آچار وغیرہ ایک ہی تھال میں ہوں تو اِس صُورت میں دوسری جانِب سے لینے کی بھی اجازت ہے چُنانچہ

مختلف کھجوروں کا تھال[1]

حضرت سَیِّدُنا عِکراش رضی اللہ تعالیٰ عنہ رِوایَت کرتے ہیں کہ اللہ کے پیارے رسول، رسولِ مقبول، سیِّدہ آمِنہ کے گلشن کے مہکتے پھول عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ورضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بارگاہ میں ایک برتن پیش کیا گیا جسمیں بہُت سا **ثَرِید** تھا۔ ہم اسمیں سے کھانے لگے پس میں اپنا ہاتھ اسکے کَناروں میں اِدھر اُدھر چلانے لگا تو سرکارِ عالی وقار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا، ''اے عِکراش! ایک ہی جگہ سے کھاؤ کیونکہ یہ ایک ہی (طرح کا) کھانا ہے۔'' پھر ہمارے پاس ایک طَبَق لایا گیا جسمیں کئی اَقسام کی تازہ کھجوریں تھیں۔ حُضُور سراپا نور صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا ہاتھ مُبارَک برتن میں ہرطَرَف تشریف لے جانے لگا اور ارشاد فرمایا، ''اے عِکراش! جہاں سے چاہو کھاؤ کیونکہ یہ (کھجوریں) مُختلف اَقسام کی ہیں۔'' (ابن ماجہ شریف ج ٤ ص ١٥ حدیث ٣٢٧٤)

پانچ انگلیوں سے کھانا گنواروں کا طریقہ ہے[5]

حضرت سَیِّدُنا عبدُ اللہ ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے رِوایَت ہے کہ نبیِّ آخِرُ الزَّماں، سرورِ ذی شاں، دو[2] جہاں کے سُلطاں صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے انگوٹھے اور شہادت کی اُنگلی کیطرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا، ''ان دو[2] اُنگلیوں سے مت

کھاؤ (بلکہ ان کے ساتھ بیچ والی مِلا کر) تین[۳] اُنگلیوں سے کھاؤ کہ یہ سُنّت ہے اور پانچ سے مت کھاؤ کہ یہ گنواروں کا طریقہ ہے۔" (کنز العمّال ج ۵ ص ۱۱۵ حدیث ۴۰۸۷۲)

شیطان کے کھانے کا طریقہ

حضرت سیِّدُنا ابوہُریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رِوایت ہے کہ سرکارِ دوعالَم، نُورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم، رسولِ مُحتَشَم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ مُعظَّم ہے، "ایک اُنگلی سے کھانا شیطان کا اور دو[۲] اُنگلیوں سے کھانا مُتکبِّرین (یعنی مغرور لوگوں) کا اور تین[۳] اُنگلیوں سے کھانا اَنبیاء (علیہم السلام) کا طریقہ ہے۔

(جامع صغیر ص ۱۸۴ حدیث ۳۰۷۴)

سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ، فیض گنجینہ، صاحبِ مُعطّر پسینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم **بعض اوقات چار مبارَک اُنگلیوں سے بھی کھانا تناوُل فرماتے تھے۔**

(مُلخصاً الجامع الصّغیر ص ۲۵۰ حدیث ۶۹۴۲)

تین[۳] اُنگلیوں سے کھانے کا طریقہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! تین[۳] اُنگلیوں سے کھانے سے نوالہ چھوٹا بنے گا، چھوٹا نوالہ چبانا آسان رہے گا۔ جتنا بہتر طریقے پر چبائیں گے اُتنا ہی منہ سے نکلنے والا ہاضِم لُعاب اُس میں شامل ہو گا اور اِس طرح کھانا جلدی ہَضْم ہو گا۔

حضرتِ سیِّدُنا مُلّا علی قاری علیہ رحمۃُ الباری فرماتے ہیں، ''پانچ اُنگلیوں سے کھانا حَریصوں کی علامت ہے۔'' (مِرقاۃ ج۸ ص ۹) روٹی تین ۳ اُنگلیوں سے کھانا زیادہ دُشوار بھی نہیں فَقَط تھوڑی توجُّہ کی ضَرورت ہے۔ البتہ چاوَل تین اُنگلیوں سے کھانا تھوڑا سا دُشوار ہوتا ہے مگر مَدَنی ذِہن رکھنے والے **عاشقانِ سنّت** کیلئے یہ بھی کوئی مشکِل بات نہیں یقیناً سنّت ہی میں عظمت ہے۔ بڑے نِوالوں کی حِرص میں پانچ اُنگلیوں سے کھانے کے بجائے تربیّت کی خاطِر سیدھے ہاتھ کی بِنْصَر (چُھنگلیا کے برابر والی اُنگلی) کو خَم کر کے اس میں ربڑ بینڈ پہن لیجئے یا روٹی کا ایک ٹکڑا چھوٹی انگلی اور بِنْصَر سے ہتھیلی کی طرف دبائے رکھئے۔ اگر جذبہ صادِق ہوا تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ تین ۳ انگلیوں سے کھانے کی عادت بن جائے گی۔ جب تین ۳ اُنگلیوں سے کھانے کی عادت ہو جائے تو اب ربڑ بینڈ اور روٹی کا ٹکڑا ہتھیلی کی طرف دبانے کی حاجت نہیں۔ اگر چاوَل کے دانے جُدا جُدا ہوں اور تین ۳ اُنگلیوں میں اُن کا نوالہ بن ہی نہ پاتا ہو تو اب چار ۴ یا پانچ ۵ اُنگلیوں سے کھا لیجئے۔ مگر یہ اِحتِیاط ضَروری ہے کہ ہتھیلیاں آلودہ نہ ہوں بلکہ اُنگلیاں بھی جڑ تک آلودہ نہ ہوں۔

چمچہ کے ساتھ کھانے کی حکایت

چُھری کانٹوں اور چمچوں کے ساتھ کھانا خِلافِ سُنّت ہے۔ ہمارے اَسلاف چمچہ کے ساتھ کھانے سے پرہیز کرتے تھے کیونکہ سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ تعالیٰ

علیہ والہٖ وسلّم سے تین انگلیوں کے ساتھ کھانا ثابت ہے۔ حضرتِ سیّدُنا امام ابراہیم باجُوری علیہ رَحْمۃُ اللہِ القوی فرماتے ہیں، "ایک بار عباسی خلیفہ مامونُ الرشید کے سامنے چمچوں کے ساتھ کھانا پیش کیا گیا، اُس وقت کے قاضِیُ الْقُضاۃ حضرتِ سیّدُنا امام اَبُو یُوسُف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کہا، "اللہ عزوجل پارہ ۱۵ سورۂ بنی اسرائیل کی آیت نمبر ۷۰ میں ارشاد فرماتا ہے،

وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيْٓ اٰدَمَ

ترجَمۂ کنز الایمان: اور بے شک ہم نے اولادِ آدم کو عزّت دی۔ (پ ۱۵ بنی اسرائیل ۷۰)

اے خلیفہ! اس آیتِ کریمہ کی تفسیر میں آپ کے دادا جان حضرتِ سیّدُنا عبداللہ ابنِ عبّاس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں، "ہم نے اُن کے لئے اُنگلیاں بنائیں جن سے وہ کھانا کھاتے ہیں" تو اُس نے ان چمچوں کو ترک کر کے اُنگلیوں سے کھایا۔ (اَلْمَواھِبُ اللَّدُنِّیَّہ لِلْباجُورِی ص ۱۱۴)

چمچ سے کب کھا سکتے ہیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر غِذا ہی ایسی ہے مَثَلاً فِرنی یا رَقیق (یعنی پتلی) دَہی وغیرہ کہ اُنگلیوں سے کھائی نہیں جاسکتی اور پی بھی نہیں سکتے یا ہاتھ میں زخم ہے یا ہاتھ مَیلے ہیں اور دھونے کیلئے پانی مُیَسَّر نہیں۔ تو پھر ضَرورتاً چمچ کی اِجازت ہے۔ اسی طرح گوشت کا پکا ہوا بڑا ٹکڑا یا ران وغیرہ کو چُھری سے کاٹ کر کھانے کی بھی اجازت ہے۔

ہاتھ سے کھانے کے طِبّی فوائد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ڈاکٹروں نے اِعتِراف کیا ہے کہ جو لوگ ہاتھ سے کھاتے ہیں ان کی اُنگلیوں سے ایک خاص قسم کی "ہاضِم رُطوبت" نِکل کر کھانے میں شامِل ہوجاتی ہے جو جسم میں اِنسولین (INSULIN) کم نہیں ہونے دیتی اور اِس سے شُوگر کے مریضوں کو فائِدہ ہوتا ہے، پھر کھانے کے بعد اُنگلیاں چاٹنے سے مزید ہاضِم رُطوبَت پیٹ میں داخِل ہوتی ہے جو آنکھوں، دِماغ اور معِدہ کیلئے بے حد مفید ہے اور یہ دِل، معِدہ اور دِماغی اَمراض کا زبردست عِلاج ہے۔

APENDIX کا علاج ہوگیا

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! کھانے کی سنّتیں اپنی زندگی میں نافِذ کرنے کیلئے مَدَنی قافِلے میں سفر کو اپنا معمول بنا لیجئے۔ مُعاشرہ کے کئی بگڑے ہوئے افراد دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلے میں سفر کی بَرَکت سے اَلحمدُ للہ عزّوجلّ راہِ راست پر آچکے ہیں۔ اِس ضِمْن میں مَتھرا (ھند) کے ایک اسلامی بھائی کا کچھ یوں بیان ہے، میں ایک ماڈَرن نوجوان تھا، فِلمیں ڈرامے دیکھنا میرا مشغلہ تھا، مکتبۃُ المدینہ سے جاری ہونے والے بیان کی کیسٹ "T.V. کی تباہ کاریاں" سننے کا شَرَف حاصِل ہوا جس نے میری کایا پلٹ دی، میں **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول سے مُنسلِک ہوگیا۔ مجھے APENDIX کی بیماری ہوگئی اور ڈاکٹر نے آپریشن کا

مشورہ دیا۔ میں گھبرا گیا، ایسے میں دعوتِ اسلامی کے ایک مبلِّغ کی **انفرادی کوشش** کے نتیجے میں زندگی میں پہلی بار عاشِقانِ رسول کے ساتھ دعوتِ اسلامی کے سنّتوں کی تربیت کے تین ۳ دن کے **مَدَنی قافِلے** کا مسافر بن گیا۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ مَدَنی قافِلے کی بَرَکت سے بغیر آپریشن کے میرا مرض جاتا رہا **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ میرے جذبے کو مدینے کے 12 چاند لگ گئے، اب ہر ماہ تین ۳ دن کے **مَدَنی قافِلے** میں سفر کی سعادت حاصل کرتا ہوں، ہر ماہ **مَدَنی اِنعامات** کا کارڈ جمع کرواتا ہوں اور مسلمانوں کو نمازِ فجر کیلئے جگانے کی خاطر گھوم پھر کر **صدائے مدینہ** لگاتا ہوں۔

بے عمل باعمل بنتے ہیں سر بسر تُو بھی اے بھائی کر قافِلے میں سفر
اچھی صُحبت سے ٹھنڈا ہو تیرا جگر کاش! کرلے اگر قافِلے میں سفر

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

بغیر بے ہوشی کے آپریشن

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! مَدَنی قافِلوں میں سفر کی کیسی بَرَکتیں ہیں۔ یہ یاد رکھئے! بیماری اور مُصیبت مسلمان کیلئے عام طور پر باعِثِ رَحمت ہوتی ہے، ابھی آپ نے سنا کہ اسلامی بھائی کو **اپنڈِکس** کی تکلیف ہوئی پھر شِفاء کا سبب مَدَنی قافِلے کا سفر بنا اِس طرح وہ **مَدَنی ماحول** میں رَچ بس گئے اور ان کا مَدَنی ماحول میں خوب پکّا ہو جانا یقیناً باعِثِ اِستحقاقِ رحمت ہے۔ تکلیف

آئے تو صَبْر کی کوشش کر کے خوب اَجر و ثواب کمانا چاہئے۔ ہمارے بُزرگانِ دین رَحِمَھُمُ اللّٰہُ الْمُبِین کے صَبْر فرمانے کا انداز اور اُس پر ثواب واَجر کمانے کا جذبہ بھی کیا خوب تھا! چُنانچِہ شارِحِ بُخاری فَقِیہُ الْھِند حضرتِ علّامہ مولٰینا **مفتی محمد شریفُ الحق امجدی** علیہ رحمۃُ القوی ''نُزھَۃُ القاری شرحِ صحیحُ البُخاری'' جلد ثانی ص ۲۱۳ تا ۲۱۵ پر نَقل کرتے ہیں، حضرتِ سیِّدُنا **عُروہ** رضی اللہ تعالٰی عنہ جن کے والِدِ گرامی مشہور صَحابی حَواری رسولُ اللہ عزوجل و صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم حضرتِ سیِّدُنا زُبیر بن عوام رضی اللہ تعالٰی عنہ تھے اور والِدہ مُحترمہ حضرتِ سیِّدَتُنا اَسماء بنتِ ابوبکر صِدّیق رضی اللہ تعالٰی عنہما تھیں۔ آپ اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرتِ سیِّدَتُنا عائِشہ صِدّیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کے بھانجے اور حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن زُبیر رضی اللہ تعالٰی عنہما کے سگے بھائی اور **مدینۂ منوَّرہ زادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعظِیْمًا** کے مشہور ''فُقَہائے سَبْعہ'' (یعنی سات جیِّد عُلَمائے کرام) میں سے ایک تھے، عابِد و زاہِد اور شَب زندہ دار بُزُرگ تھے روزانہ بِلا ناغہ **چوتھائی قراٰن پاک** مُصْحَف شریف سے دیکھ کر تِلاوت فرماتے اور **چوتھائی قراٰن شریف** رات **تہجُّد** میں پڑھتے۔ خلیفہ ولید بن عبدالملک کہا کرتا تھا کہ جسے **جنّتی** کو دیکھنا ہو وہ حضرتِ سیِّدُنا **عُروہ** رضی اللہ تعالٰی عنہ کو دیکھے۔ ایک بار سفر کر کے ولید بن عبدالملِک کے یہاں تشریف لے گئے تھے۔ آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کے قدم مبارَک میں **آکِلہ** ہوگیا۔ یہ وہ بیماری

ہے جو عُضو کو سڑا دیتی ہے چُنانچہ وُلید نے مشورہ دیا کہ عملِ جَراحت (آپریشن) کروا لیجئے۔ آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ راضی نہ ہوئے، مگر مرض پنڈلی تک بڑھ گیا۔ ولید نے عرض کی، عالی جاہ! اب تو پاؤں کٹوانا ضروری ہے ورنہ یہ مرض سارے جسم میں سرایت کر جائیگا۔ آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ راضی ہو گئے۔ چُنانچہ طبیب آیا، اُس نے کہا، شراب پی لیجئے تاکہ کٹنے میں تکلیف کا احساس نہ ہو۔ فرمایا، **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی حرام کردہ چیز کے ذَرِیعے مجھے عافیت نہیں چاہئے۔ عرض کی، اِجازت ہو تو کوئی خواب آور دواء دیدوں۔ فرمایا، میں نہیں چاہتا کہ کوئی عُضْو کاٹا جائے اور مجھے تکلیف کا احساس نہ ہو اور تکلیف اور صَبْر کے ذَرِیعے ملنے والے اَجْر سے میں محروم رہ جاؤں۔ عرض کی گئی، اچّھا، کچھ لوگوں کو اجازت دیجئے کہ آپ کو پکڑے رہیں۔ فرمایا، اِس کی بھی ضَرورت نہیں۔ بالآخِر **پہلے پاؤں کا گوشت چُھری سے اور پھر ہڈّی آری سے کاٹی گئی مگر آپ کا صَبْر و تحمُّل** (ت۔حَم۔مُل) **مرحبا! زَبان سے آہ! تک نہ کی، مسلسل ذِکرُ اللہ عَزَّوَجَلَّ میں مصروف رہے، حتّٰی کہ جب لوہے کے چمچوں کے ذَرِیعے زیتون شریف کے کھولتے ہوئے تیل سے زَخْم کو داغا گیا تو شدّت** دَرد کے سبب **بے ہوش ہو گئے**، جب ہوش میں آئے تو چِہرۂ مبارَکہ سے پسینہ پُونچھنے لگے اور کٹا ہوا پاؤں مبارک ہاتھ میں لیکر اُلٹ پلٹ کرتے ہوئے فرمایا، اُس

ذات کی قسم! جس نے مجھے تجھ پر سُوار فرمایا، میں تیرے ذَرِیعے کبھی کسی گناہ کی طرف نہیں گیا۔ جَراحت (آپریشن) کی تمام کاروائی اِس طرح ہوئی کہ وَلید باتوں میں مصروف تھا اُسے خبر تک نہ ہوئی جب داغنے کی بُو پھیلی تب معلوم ہوا۔

شہزادے کی شہادت

اِس سفر میں حضرتِ سیِّدُنا عُروہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا دوسرا امتحان یہ ہوا کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے شہزادے حضرتِ سیِّدُنا محمد بن عُروہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما ولید کے اِصْطَبَل میں تشریف لے گئے تو کسی چوپائے نے مار کر شہید کر دیا۔ جب مدینۂ منوَّرہ زادَھَا اللّٰہُ شَرَفاً وَّ تَعظِیماً واپسی ہوئی تو پارہ ۱۵ سُورَۃُ الکَہْف کی آیت نمبر ۶۲ کا یہ حصہ تِلاوت کیا،

لَقَدۡ لَقِیۡنَا مِنۡ سَفَرِنَا ھٰذَا نَصَبًا ﴿۶۲﴾ ترجَمۂ کنزُالایمان: بیشک ہمیں اپنے اِس سفر میں بڑی مَشَقَّت کا سامنا ہوا۔ (پ ۱۵ الکہف ۶۲)

حضرتِ عُروہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سخاوت

حضرت سیِّدُنا عُروہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے جُود وسخاوت کا یہ عالَم تھا کہ جب باغ میں پھل پک کر تیّار ہو جاتے تو احاطے کی دیوار میں شِگاف فرما دیتے لوگ آ کر کھاتے اور باندھ کر لے بھی جاتے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب اپنے باغ میں تشریف لے جاتے تو پارہ ۱۵ سُوْرَۃُ الکَہْف کی آیت نمبر ۳۹ کا یہ حصّہ وِردِ زَبان ہوتا:۔

فرمانِ مصطفٰے (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ صبح اور دس مرتبہ شام درود پاک پڑھا اسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

وَلَوْلَاۤ اِذْ دَخَلْتَ جَنَّتَكَ قُلْتَ مَا شَآءَ اللّٰهُ ۙ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ۚ

ترجمۂ کنزالایمان: اور کیوں نہ ہوا کہ جب تو اپنے باغ میں گیا تو کہا ہوتا جو چاہے اللہ ہمیں کچھ زور نہیں مگر اللہ کی مدد کا۔ (پ ۱۵ الکہف ۳۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ٹیک لگا کر کھانا سنّت نہیں ہے

سرکارِ نامدار، دو۲ عالَم کے مالِک ومختار، شَہَنْشاہِ اَبرار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کا فرمانِ خوشگوار ہے، ''میں تکیہ (یعنی ٹیک) لگا کر نہیں کھاتا۔''

(کنزالعُمّال ج ۱۵ ص ۱۰۲ حدیث ۴۰۷۰٤)

ٹیک لگا کر مت کھاؤ

حضرت سَیِّدُنا ابو الدَّرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رِوایَت ہے کہ حُضُورِ اکرم، نورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا، ''تم ٹیک لگا کر کھانا مت کھاؤ۔''

(مجمع الزوائد ج ۵ ص ۲۲ حدیث ۷۹۱۸)

ٹیک لگا کر کھانے کی چار صورتیں

کھاتے وَقت تکیہ (یعنی ٹیک) لگانے کی ٤چار صُورَتیں ہیں:۔ ﴿۱﴾ ایک پہلو زمین کی طرف کر کے (یعنی دائیں یا بائیں جھکے ہوئے) بیٹھنا ﴿۲﴾ چار زانو (یعنی چوکڑی مار کر) بیٹھنا ﴿۳﴾ ایک ہاتھ زمین پر رکھ کر (اُس پر) ٹیک لگا کر

بیٹھنا ﴿۴﴾ دیوار (یا کرسی کی پُشت) وغیرہ سے ٹیک لگا کر بیٹھنا۔ یہ چاروں صورتیں مناسِب نہیں۔ دو زانو یا اُکڑوں (یعنی دونوں گھٹنے کھڑے کرکے) بیٹھ کر کھانا اچھا ہے، طِبّی لحاظ سے بھی مفید ہے۔ کھڑے ہو کر کھانا اچھا نہیں۔

(مِرْاۃ شرح مِشکوٰۃ ج ٦ ص ١٢)

ٹیک لگا کر کھانے کے طِبّی نقصانات

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ٹیک لگا کر کھانا سنّت نہیں۔ اِس سنّت پر عمل نہ کرنے میں تین طِبّی نقصانات بھی ہیں:۔ ﴿۱﴾ کھانا اچّھی طرح چبایا نہیں جا سکے گا اور اس میں لُعاب جس مقدار میں ملنا چاہئے اُتنا نہیں ملے گا جو کہ مِعْدے میں جا کر نشاستہ دار غذاؤں کو ہَضْم کر سکے اور یوں نِظامِ اِنہضام (یعنی ہاضمہ) مُتأَثِّر ہو گا ﴿۲﴾ ٹیک لگا کر بیٹھنے سے مِعْدہ پھیل جاتا ہے لہٰذا اس طرح غیر ضروری خُوراک مِعْدے میں چلی جائے گی اور ہاضمہ خراب ہو گا ﴿۳﴾ ٹیک لگا کر کھانے سے آنتوں اور جگر کو نقصان پہنچتا ہے۔

حُجّۃُ الاسلام حضرتِ سیِّدُنا امام محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی فرماتے ہیں، "ٹیک لگا کر پانی پینا بھی مِعدے کیلئے نقصان دِہ ہے۔" (اِحیاءُ العُلوم ج ۲ ص ۵)

روٹی کا احترام کرو

گِری ہوئی روٹی اُٹھا کر کھا لینا سُنّت ہے چُنانچہ اُمُّ المُؤمِنِین سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

فرماتی ہیں، ''سلطانِ دو جہان، شہنشاہِ کون و مکان، رحمتِ عالمیان صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم مکانِ عالی شان میں تشریف لائے، روٹی کا ٹکڑا پڑا ہوا دیکھا تو اُس کو لے کر پُونچھا پھر کھالیا اور فرمایا، ''عائشہ! (رضی اللہ تعالیٰ عنہا)! اچھی چیز کا احترام کرو کہ یہ چیز (یعنی روٹی) جب کسی قوم سے بھاگی ہے تو لوٹ کر نہیں آئی۔''

(ابن ماجہ ج ٤ ص ٥٠ حدیث ٣٣٥٣)

کھانے کے اسراف سے توبہ کیجئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کل ہر ایک بے بَرَکتی اور تنگدستی کا رونا رو رہا ہے۔ کیا بعید کہ روٹی کا احترام نہ کرنے کی یہ سزا ہو۔ آج شاید ہی کوئی مسلمان ایسا ہو، جو روٹی ضائع نہ کرتا ہو۔ ہر طرف کھانے کی بے حُرمتی کے دِلسوز نظارے ہیں، شادی کی تقریبات ہوں یا بُزرگانِ دین رحمہم اللہ تعالیٰ کی نیاز کے تبرُّکات۔ افسوس صد کروڑ افسوس! دستر خوانوں اور دریوں پر بے دردی کے ساتھ کھانا گرایا جاتا ہے، کھانے کے دوران ہڈیوں کے ساتھ بوٹی اور مَصالحہ برابر صاف نہیں کیا جاتا، گرم مصالحے کے ساتھ بھی کھانے کے کثیر اجزاء ضائع کر دیئے جاتے ہیں، تھالوں میں بچا ہوا تھوڑا سا کھانا اور پیالوں، پتیلوں میں بچا ہوا شوربا دوبارہ استعمال کرنے کا اکثر لوگوں کا ذہن نہیں، اِس طرح کا بہت سارا بچا ہوا کھانا عموماً کچرا کونڈی کی نذر کر دیا جاتا ہے۔ اب تک جتنا بھی اِسراف کیا ہے برائے مہربانی!

اُس سے توبہ کرلیجئے۔ آیندہ کھانے کے ایک بھی دانے اور شوربے کے ایک بھی قطرے کا اِسراف نہ ہو اِس کا عہد کرلیجئے۔ وَاللّٰہِ الْعَظِیم! قیامت میں ذَرّہ ذَرّہ کا حساب ہونا ہے، یقیناً کوئی بھی قیامت کے حساب کی تاب نہیں رکھتا، توبہ سچّی توبہ کرلیجئے۔ دُرُود پاک پڑھ کر عرض کیجئے۔ یا اللہ عزوجل! آج تک میں نے جتنا بھی اِسراف کیا اُس سے اور تمام صغیرہ وکبیرہ گناہوں سے توبہ کرتا ہوں اور تیری عطا کردہ توفیق سے آئندہ گناہوں سے بچنے کی بھرپور کوشش کروں گا، یارَبِّ مصطفٰے عزوجل صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم میری توبہ قبول فرما اور مجھے بے حساب بخش دے۔

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم

صَدقہ پیارے کی حیا کا کہ نہ لے مجھ سے حساب
بخش بے پوچھے لَجائے کو لَجانا کیا ہے

(حدائقِ بخشش شریف)

پارہ ۸ سورۃُ الْاَعْراف آیت نمبر ۳۱ میں اللہُ رَبُّ الْعٰلَمین کا فرمانِ عالیشان ہے:۔

كُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا ۚ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ ﴿۳۱﴾

(پ ۸ الاعراف ۳۱)

ترجَمۂ کنزالایمان: اور کھاؤ اور پیو اور حد سے نہ بڑھو، بے شک حد سے بڑھنے والے اسے پسند نہیں۔

اِسراف کسے کہتے ہیں؟

مُفسّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان تفسیرِ نعیمی ج ۸ ص ۳۹۰ پر فرماتے ہیں، اِسراف کی بَہُت تفسیریں ہیں ﴿۱﴾ حلال چیزوں کو حرام جاننا ﴿۲﴾ حرام چیزوں کو استِعمال کرنا ﴿۳﴾ ضَرورت سے زیادہ کھانا پینا یا پہننا ﴿۴﴾ جو دل چاہے وہ کھا پی لینا پہن لینا ﴿۵﴾ دن رات میں بار بار کھاتے پیتے رَہنا جس سے مِعدہ خراب ہو جائے، بیمار پڑ جائے ﴿۶﴾ مُضِر اور نقصان دِہ چیزیں کھانا پینا ﴿۷﴾ ہر وَقت کھانے پینے پہننے کے خیال میں رَہنا کہ اب کیا کھاؤں گا آئندہ کیا پیوں گا (رُوحُ البیان ج ۳ ص ۱۵٤) ﴿۸﴾ غفلت کیلئے کھانا ﴿۹﴾ گناہ کرنے کیلئے کھانا ﴿۱۰﴾ اچّھے کھانے پینے، اعلٰی پہننے کا عادی بن جانا کہ کبھی معمولی چیز کھا پی نہ سکے ﴿۱۱﴾ اعلٰی غذاؤں کو اپنے کمال کا نتیجہ جاننا۔ غرضیکہ اس ایک لفظ میں بَہُت سے اَحکام داخِل ہیں۔ حضرتِ سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ ہر دَم شکم سَیر رَہنے سے بچو کہ یہ بَدَن کو بیمار، مِعْدہ کو خراب اور نَماز سے سُست کرتا ہے، کھانے پینے میں مِیانہ روی اختیار کرو کہ یہ صد ہا بیماریوں کا عِلاج ہے۔ اللہ تعالٰی موٹے[1] شخص کو ناپسند کرتا ہے، (کشفُ الخِفاء ج ۱ ص ۲۲۱ حدیث ۷٦۰) جو شَخص شَہوت (یعنی خواہش) کو اپنے دین پر غالِب کرے وہ ہلاک ہو جائے گا۔

(رُوحُ المَعانی ج ٤ ص ۱٦۳ ملتان، تفسیر نعیمی ج ۸ ص ۳۹۰ مرکز الاولیاء لاہور)

[1] موٹاپے کی وجہ سے کسی مسلمان پر ہنس کر تحقیر کر دل دکھانا گناہ ہے۔

دُبلے آدمی کی فضیلت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کھانا کم کھانے کے ساتھ ساتھ بالخصوص مَیدہ، مٹھاس و چکناہٹ اور اِس کی بناوٹوں کے استعمال میں (طبیب کے مشورہ کے مطابق) کمی رکھنے سے بَدَن کے وَزْن میں کمی آتی، اُبھرا ہوا پیٹ اصلی حالت پر آتا اور آدمی خوش اَندام (یعنی SMART) رَہتا ہے۔[1] کم کھانے والے ہلکے بدن والے **مسلمان** کو خدائے رَحْمٰن عَزَّوَجَلَّ پسند فرماتا ہے چُنانچہ حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، نبیِّ کریم، رءُوفٌ رَّحیم علیہ اَفضَلُ الصَّلٰوۃِ وَ التَّسلیم نے ارشاد فرمایا، "**اللہ** عَزَّوَجَلَّ **کو تم میں سب سے زیادہ وہ بندہ پسند ہے جو کم کھانے والا اور خفیف (یعنی ہلکے) بدن والا ہے۔**" (الجامع الصّغیر ص ۲۰ حدیث ۲۲۱)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عمل کا جذبہ بڑھانے کیلئے **مَدَنی ماحول** ضَروری ہے، ورنہ عارِضی طور پر جذبہ پیدا ہوتا بھی ہے تو اچّھی صُحبت کے فُقدان (یعنی کمی) کے سبب استِقامت نہیں مل پاتی۔ لہٰذا **عاشِقانِ رسول** کی صُحبت حاصِل کرنے کیلئے **مَدَنی قافلوں** میں سفر کو اپنا معمول بنالیجئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ **دعوتِ اسلامی** کی بَرَکت سے ہر طرف سنّتوں کی دُھوم دھام ہے۔ آیئے دعوتِ

[1] بدن کا وزن کم کرنے کا طریقہ معلوم کرنے کیلئے فیضانِ سنّت کے باب "پیٹ کا قفلِ مدینہ" ص ۷۶ تا ۷۹

اسلامی کی ایک ایمان افروز ''بہار'' سے اپنے قلب وجگر کو گلِ گلزار کیجئے۔ چُنانچہ

ایک غیر مسلم کا قبولِ اسلام

تحصیل ٹانڈا ضلع آمبیڈکرنگر (یو پی ہند) کے ایک اسلامی بھائی کا کچھ اس طرح بیان ہے، میں کُفر کی تاریک وادیوں میں بھٹک رہا تھا، ایک دن کسی نے مکتبۃ المدینہ کا ایک رسالہ **احترامِ مسلم** تحفے میں دیا میں نے پڑھا تو حیرت زدہ رَہ گیا کہ جن مسلمانوں کو میں نے ہمیشہ نفرت کی نگاہ سے دیکھا ہے ان کا مذہب ''اسلام'' آپس میں اِس قدر اَمن و آشتی کا پیام دیتا ہے! رسالے کی تحریر تاثیر کا تیر بن کر میرے جگر میں پیوست ہوگئی اور میرے دل میں اسلام کی مَحَبَّت کا چشمہ موجیں مارنے لگا۔ **ایک** دن میں بس میں سفر کر رہا تھا کہ چند داڑھی اور عمامہ والے اِسلامی بھائیوں کا قافِلہ بھی بس میں سُوار ہوا، میں دیکھتے ہی سمجھ گیا کہ یہ مسلمان ہیں، میرے دل میں اسلام کی مَحَبَّت تو پیدا ہو ہی چکی تھی لہٰذا میں اِحترام کی نظر سے ان کو دیکھنے لگا، اِتنے میں ان میں سے ایک اسلامی بھائی نے نبیِّ پاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کی شان میں نعت شریف پڑھنی شروع کردی، مجھے اُس کا انداز بے حد بھلا لگا، میری دلچسپی دیکھ کر ان میں سے ایک نے مجھ سے **گفتگو** شُروع کردی وہ تاڑ گیا کہ میں مسلمان نہیں ہوں، اُس نے مسکراتے ہوئے بڑے دلنشین انداز میں مجھ سے کہا، میں آپ کو اسلام قَبول کرنے کی درخواست کرتا ہوں، رسالہ **احترامِ مسلم**

پڑھ کر میں چُونکہ پہلے ہی دِلی طور پر اسلام کا گرویدہ ہو چکا تھا۔ اس کے عاجزانہ انداز نے دل پر مزید اثر ڈالا، مجھ سے اِنکار نہ بن پڑا، الحمدُ لله عَزَّوَجَلَّ میں نے سچے دل سے اِسلام قبول کرلیا۔ الحمدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ یہ بیان دیتے وَقت مسلمان ہوئے مجھے چار ماہ ہو چکے ہیں، میں پابندی سے نَماز پڑھ رہا ہوں، داڑھی سجانے کی نیّت کرلی ہے، دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابَستہ ہو کر مَدَنی قافِلوں میں سفر کی سعادت بھی پا رہا ہوں۔

کافِروں کو چلیں مُشرکوں کو چلیں دعوتِ دین دیں قافلے میں چلو
دین پھیلائیے سب چلے آیئے مل کے سارے چلیں قافلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمّد

لوگوں سے شرما کر سُنَّت تَرک نہیں کی جاتی!

ہمارے صَحابہٴ کرام علیہم الرضوان، آقائے نامدار، مدینے کے تاجدار، رسولوں کے سالار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کی مَحَبَّت میں گُم رہا کرتے تھے۔ دُنیا کی کوئی کَشِش اور بے وَفا مُعاشَرے کی کوئی جھوٹی ”مُرُوَّت“ اُن سے سُنَّت نہ چُھڑا سکتی تھی۔ چُنانچِہ حضرتِ سیِّدُنا حَسَن بَصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا مَعْقِل بن یَسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ (جو کہ وَہاں مسلمانوں کے سردار تھے) کھانا کھا رہے تھے کہ اُن کے ہاتھ سے لُقمہ گر گیا، اُنہوں نے اُٹھالیا اور

صاف کر کے کھالیا۔ یہ دیکھ کر گنواروں نے آنکھوں سے ایک دوسرے کو اِشارہ کیا (کہ کتنی عجیب بات ہے، کہ گرے ہوئے لُقمہ کو انہوں نے کھالیا) کسی نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا، "اللہ عَزَّوَجَلَّ امیر کا بَھلا کرے، اے ہمارے سردار! یہ گنوار ترچھی نگاہوں سے اِشارہ کرتے ہیں کہ امیر صاحِب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے گرا ہوا لُقمہ کھالیا حالانکہ اِن کے سامنے یہ کھانا موجود ہے۔" اُنہوں نے فرمایا، "اِن عَجَمِیّوں کی وجہ سے میں اُس چیز کو نہیں چھوڑ سکتا جسے میں نے **سرکارِ مدینہ**، راحتِ قلب وسینہ، فیض گنجینہ، صاحِبِ مُعَطَّر پسینہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم سے سُنا ہے۔ ہم ایک دوسرے کو حُکم دیتے تھے کہ لُقمہ گر جائے تو اُسے صاف کر کے کھالیا جائے شیطان کیلئے نہ چھوڑا جائے۔" (ابنِ ماجہ شریف ج ٤ ص ١٧ حدیث ٣٢٧٨)

رُوحِ ایماں مَغزِ قرآں جانِ دیں
ہَست حُبِّ رَحْمَةٌ لِّلْعٰلَمِیْن

خوب انفرادی کوشش کیجئے

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے؟ جلیلُ القدر صحابی اور مسلمانوں کے سردار سیِّدُنا مَعْقِل بن یَسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سنّتوں سے کس قدر پیار کرتے تھے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عَجَمِیّوں کے اشاروں کی ذرّہ برابر پرواہ نہ کی اور بے دھڑک سُنّتوں پر عمل جاری رکھا۔ اور آج بعض نادان مسلمان ایسے بھی ہیں کہ "

ماڈَرن ماحول'' میں داڑھی مبارک جیسی عظیمُ الشّان سنّت کے تَرک کو مَعاذَاللہ عَزَّوَجَلَّ ''حکمتِ عملی'' تصوُّر کرتے ہیں۔ حقیقی حکمتِ عملی یہی ہے کہ لاکھ بُرا ماحول ہو، اَغیار کا زور ہو، بدمذہبوں کا شور ہو، کچھ ہی ہو آپ داڑھی شریف، عمامہ پاک اور سنّتوں بھرے سادہ لباس میں ملبوس رہئے، کھانے پینے اور روز مرّہ کے معمولات میں سنّتوں کا دامن تھامے رہئے، لوگوں کی اصلاح کیلئے **انفرادی کوشش** جاری رکھئے، اِن شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ چَراغ سے چَراغ جلتا چلا جائے گا، حق کا بول بالا ہوگا، شیطان کا منہ کالا ہوگا، ہر طرف سنّتوں کا اُجالا ہوگا۔ دولتِ دنیا کا ہر عاشق، میٹھے مصطفےٰ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کا متوالا ہوگا۔ اِن شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ گھر گھر نورِ حبیب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کا اُجالا ہوگا۔

خاک سورج سے اندھیروں کا اِزالہ ہوگا — آپ آئیں تو مِرے گھر میں اُجالا ہوگا

ہوگا سَیراب سرِ کوثر و تسنیم وُہی — جس کے ہاتھوں میں مدینے کا پیالہ ہوگا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعالٰی عَلٰی مُحَمَّد

انفرادی کوشش کی ایک **مَدَنی بہار** ملاحظہ فرمائیے چُنانچہ

کافِر کا قبولِ اسلام

دعوتِ اسلامی کے عالمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ (بابُ المدینہ کراچی) سے عاشقانِ رسول کا ایک 92 دن کا مَدَنی قافلہ کولمبو کے سفر پر تھا۔ جس دن ضلع ''ایرو'' 30 دن کیلئے

مَدَنی قافِلے کی سفر پر روانگی تھی۔ اِس دوران ایک اسلامی بھائی ایک غیر مسلم نوجوان کو امیرِ **قافِلہ** کی خدمت میں لائے۔ امیرِ قافِلہ نے سرکارِ نامدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کے اعلیٰ کردار سے مُتَعَلِّق چند خوشبودار مَدَنی پھول پیش کر کے اُس کو اسلام کی دعوت پیش کی۔ اِس پر اُس نے بعض سُوالات کئے جس کے جوابات دیئے گئے۔ **اَلحمدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ کم و بیش ایک گھنٹے کی انفرادی کوشش کے بعد وہ غیر مسلم مُشرَّف بہ اسلام ہوگیا۔**

کافِر آ جائیں گے راہِ حق پائیں گے اِن شاءَ اللہ، چلیں قافِلے میں چلو
کُفر کا سر جُھکے دیں کا ڈنکا بجے اِن شاءَ اللہ، چلیں قافِلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

اولاد کو کم عقلی سے بچانے کا نُسخہ

اللہ کے مَحْبوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب عَزَّوَجَلَّ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کا فرمانِ خیریت نشان ہے، ”جو شخص دستر خوان سے کھانے کے گِرے ہوئے **ٹکڑوں** کو اُٹھا کر کھائے وہ فَراخی کی زندگی گزارتا ہے اوراس کی اولاد اور اولاد کی اولاد کم عقلی سے محفوظ رہتی ہے۔“

(کنزالعُمّال ج ۱۵ ص ۱۱۱ حدیث ۴۰۸۱۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم): جب تم مُرسَلین علیہم السلام پر دُرُود پاک پڑھو تو مجھ پر بھی پڑھو، بے شک میں تمام جہانوں کے رب کا رسول ہوں۔

تنگدستی کا علاج

زبردست مُحَدِّث حضرتِ سیِّدُنا ہُدبہ بن خالِد علیہ رحمۃ الماجد کو خلیفۂ بغداد مامون رشید نے اپنے ہاں مدعو کیا، طَعام کے آخِر میں کھانے کے جو دانے وغیرہ گر گئے تھے، مُحَدِّثِ موصوف چُن چُن کر تناوُل فرمانے لگے۔ مامون نے حیران ہو کر کہا، اے شیخ! کیا آپ کا ابھی تک پیٹ نہیں بھرا؟ فرمایا، کیوں نہیں! دراصل بات یہ ہے کہ مجھ سے حضرتِ سیِّدُنا حَمّاد بن سَلَمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک حدیث بیان فرمائی ہے، "جو شخص دسترخوان کے نیچے گرے ہوئے ٹکڑوں کو چُن چُن کر کھائے گا وہ تنگدستی سے بے خوف ہو جائے گا۔" میں اِسی حدیثِ مبارک پر عمل کر رہا ہوں۔ یہ سُن کر مامون بے حد مُتَاَثِّر ہوا اور اپنے ایک خادِم کی طرف اِشارہ کیا تو وہ ایک ہزار دینار رومال میں باندھ کر لایا۔ مامون نے اس کو حضرتِ سیِّدُنا ہُدبہ بن خالِد علیہ رحمۃ الماجد کی خدمت میں بطورِ نذرانہ پیش کر دیا۔ حضرتِ سیِّدُنا ہُدبہ بن خالِد علیہ رحمۃ الماجد نے فرمایا اَلْحَمْدُ لِلّٰہ حدیثِ مبارکہ پر عمل کی ہاتھوں ہاتھ بَرَکت ظاہِر ہو گئی۔ (ثمراتُ الاوراق ج ۱ ص ۸)

شرما کر سنّتیں مت چھوڑیئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا ہمارے بُزُرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللّٰہُ تعالیٰ سنّتوں پر عمل کے معاملے میں دنیا کے بڑے سے بڑے رئیس بلکہ بادشاہ کی بھی پرواہ نہیں کرتے۔ اِس حِکایت سے ہمارے اُن اسلامی بھائیوں کو درس حاصِل کرنا

چاہئے جو لوگوں کی مُرَوّت کی وجہ سے کھانے پینے کی سنّتیں تَرک کر دیا کرتے ہیں، نیز داڑھی شریف اور عمامہ مُبارَکہ کے تاجِ عزّت کو سر پر سجانے سے کتراجاتے ہیں۔ یقیناً سنّت پر عمل کرنا دونوں جہاں میں باعثِ سعادت ہے، کبھی کبھی دنیا میں ہاتھوں ہاتھ بھی اس کی بَرَکتیں ظاہر ہو جاتیں ہیں جیسا کہ حضرتِ سیِّدُنا یزید بن خالِد علیہ رحمۃ الماجد کو شاہی دربار میں سنّت پر عمل کرنے کی بَرَکت سے ایک ہزار دینار مل گئے اور آپ مالدار ہو گئے۔

جو اپنے دل کے گلدستے میں سنّت کو سجاتے ہیں
وہ بے شک رَحمتیں دونوں جہاں میں حق عزوجل سے پاتے ہیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جس طرح روزی میں بَرَکت کی وجوہات ہیں اِسی طرح روزی میں تنگی کے بھی اسباب ہیں اگر ان سے بچا جائے تو اِن شاءَ اللہ عزَّوَجَلَّ روزی میں بَرَکت ہی بَرَکت دیکھیں گے۔ آپ کی معلومات کیلئے تنگدستی کے 44 اَسباب عرض کرتا ہوں:۔

تنگدستی کے 44 اسباب

﴿۱﴾ بغیر ہاتھ دھوئے کھانا ﴿۲﴾ ننگے سر کھانا ﴿۳﴾ اندھیرے میں کھانا ﴿۴﴾ دروازے پر بیٹھ کر کھانا پینا ﴿۵﴾ میّت کے قریب بیٹھ کر کھانا ﴿۶﴾ جَنابت (یعنی جماع یا احتلام کے بعد غُسل سے قَبل) کھانا کھانا ﴿۷﴾ نکلا ہوا کھانا کھانے میں دیر

کرنا ﴿۸﴾ چارپائی پر بغیر دسترخوان بچھائے کھانا ﴿۹﴾ چارپائی پر خود سرہانے بیٹھنا اور کھانا پائِنتی (یعنی جس طرف پاؤں کیئے جاتے ہیں اُس حصّے) کی جانب رکھنا ﴿۱۰﴾ دانتوں سے روٹی کترنا (برگر وغیرہ کھانے والے بھی احتیاط فرمائیں) ﴿۱۱﴾ چینی یا مٹّی کے ٹوٹے ہوئے برتن استعمال میں رکھنا خواہ اِس میں پانی پینا (برتن یا کپ کے ٹوٹے ہوئے حصّے کی طرف سے پانی، چائے وغیرہ پینا مکروہ ہے، مٹّی کے دراڑ والے یا ایسے برتن جن کے اندرونی حصّہ سے تھوڑی سی بھی مٹّی اُکھڑی ہوئی ہو اُس میں کھانا نہ کھایئے کہ مَیل کچیل اور جراثیم پیٹ میں جا کر بیماریوں کا سبب بن سکتے ہیں) ﴿۱۲﴾ کھائے ہوئے برتن صاف نہ کرنا ﴿۱۳﴾ جس برتن میں کھانا کھایا ہے اُسی میں ہاتھ دھونا ﴿۱۴﴾ خِلال کرتے وَقت جو رَیشہ نکلے اسے پھر منہ میں رکھ لینا ﴿۱۵﴾ کھانے پینے کے برتن کُھلے چھوڑ دینا۔ کھانے پینے کے برتن بسم اللہ کہہ کر ڈھانک دینے چاہئیں کہ بلائیں اُترتی ہیں اور خراب کر دیتی ہیں پھر وہ کھانا اور مشروب بیماریاں لاتا ہے ﴿۱۶﴾ روٹی کو خوار رکھنا کہ بے اَدَبی ہو اور پاؤں میں آئے۔ (مُلَخَّصاً سُنّی بہشتی زیور ص ۵۹۵ تا ۶۰۱) حضرتِ سیِّدُنا امام بُرہانُ الدّین زَرنُوجی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے تنگدستی کے جو اَسباب بیان فرمائے ہیں اُن میں یہ بھی ہیں ﴿۱۷﴾ زیادہ سونے کی عادت (اس سے جہالت بھی پیدا ہوتی ہے) ﴿۱۸﴾ ننگے سونا ﴿۱۹﴾ بے حیائی کے ساتھ پیشاب کرنا (لوگوں کے سامنے عام راستوں پر بلا تکلّف پیشاب کرنے والے غور

فرمائیں) ﴿۲۰﴾ دستر خوان پر گرے ہوئے دانے اور کھانے کے ذرّے وغیرہ اٹھانے میں سُستی کرنا ﴿۲۱﴾ پیاز اور لہسن کے چھلکے جلانا ﴿۲۲﴾ گھر میں کپڑے سے جھاڑو نکالنا ﴿۲۳﴾ رات کو جھاڑو دینا ﴿۲۴﴾ کُوڑا گھر ہی میں چھوڑ دینا ﴿۲۵﴾ مَشائخ کے آگے چلنا ﴿۲۶﴾ والِدَین کو انکے نام سے پکارنا ﴿۲۷﴾ ہاتھوں کو گارے یا مٹّی سے دھونا ﴿۲۸﴾ دروازے کے ایک حصّے سے ٹیک لگا کر کھڑے ہونا ﴿۲۹﴾ بیتُ الخَلاء میں وُضو کرنا ﴿۳۰﴾ بدن ہی پر کپڑا وغیرہ سی لینا ﴿۳۱﴾ چہرہ لباس سے خشک کر لینا ﴿۳۲﴾ گھر میں مکڑی کے جالے لگے رہنے دینا ﴿۳۳﴾ نماز میں سُستی کرنا ﴿۳۴﴾ نمازِ فَجر کے بعد مسجِد سے جلدی نکل جانا ﴿۳۵﴾ صبح سویرے بازار جانا ﴿۳۶﴾ دیر گئے بازار سے آنا ﴿۳۷﴾ اپنی اولاد کو ''کوسنیں'' (یعنی بددعائیں) دینا (اکثر عورتیں بات بات پر اپنے بچّوں کو بددعائیں دیتی ہیں اور پھر تنگدستی کے رونے بھی روتی ہیں!) ﴿۳۸﴾ گناہ کرنا خُصُوصاً جھوٹ بولنا ﴿۳۹﴾ چَراغ پھونک مار کر بجھا دینا ﴿۴۰﴾ ٹُوٹی ہوئی کنگھی استِعمال کرنا ﴿۴۱﴾ ماں باپ کیلئے دعائے خیر نہ کرنا ﴿۴۲﴾ عمامہ بیٹھ کر باندھنا اور ﴿۴۳﴾ پاجامہ یا شلوار کھڑے کھڑے پہننا ﴿۴۴﴾ نیک اعمال میں ٹالَم ٹول (ٹالَم۔ٹول) کرنا۔ (تَعلِیمُ المُتَعَلِّم طَرِیقُ التَّعَلُّم ۷۳تا۷۶ بابُ المدینہ کراچی)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

گِری ہوئی روٹی کھانے کی فضیلت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رَحمت بَہُت بڑی ہے بعض اوقات بظاہر عَمَل بَہُت چھوٹا ہوتا ہے مگر اُس کی فضیلت بَہُت زیادہ ہوتی ہے۔

جیسا کہ حضرتِ سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن اُمِّ حَرام رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں، دُو جہاں کے سلطان، سرورِ ذیشان، محبوبِ رحمٰن عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم کا فرمانِ مغفِرت نشان ہے، ”روٹی کا اِحتِرام کرو کہ وہ آسمان و زمین کی بَرَکات سے ہے۔ جو شخص دسترخوان سے گِری ہوئی روٹی کو کھالے گا اُس کی مغفِرت ہوجائے گی۔“

(الجامعُ الصَّغیر ص ۸۸ حدیث ۱۴۲۶)

سُبْحٰنَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! پیارے اِسلامی بھائیو! کاش! ہم تھوڑی سی جِھجھک اُڑادیں اور دسترخوان پر گِری ہوئی روٹی اور چاوَل کے دانے وغیرہ اُٹھا کر کھالیا کریں اور مغفِرت کے حقدار ٹھہریں۔

طالبِ مغفِرت ہوں یا اللہ
بخش دے بہرِ مصطفٰے یا ربّ!

روٹی کے ٹکڑے کی حکایت

ایک مرتبہ سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن عُمَر رضی اللہ تعالٰی عنہما نے زمین پر روٹی کا ٹکڑا پڑا دیکھا تو غُلام سے فرمایا، ”اسے صاف کر کے رکھ دو۔ جب غلام سے شام

کو اِفطار کے وَقت وہ ٹکڑا مانگا، اُس نے عرض کی، ''وہ تو میں نے کھالیا۔'' فرمایا، ''جا تُو آزاد ہے کیوں کہ میں نے تاجدارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ، فیض گنجینہ، صاحبِ مُعطَّر پسینہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم سے سُنا ہے، **''جو روٹی کا پڑا ہوا ٹکڑا اُٹھا کر کھالیتا ہے تو اُس کے پیٹ میں پہنچنے سے پہلے ہی اللہ** عَزَّوَجَلَّ **اُس کی مَغفِرت فرمادیتا ہے۔''** اب جو مَغفِرت کا حقدار ہوگیا میں اُس کو غُلام کس طرح بنائے رکھوں؟ (تنبیہ الغافلین ص۳۴۸ حدیث ۵۱٤)

مَدَنی سوچ

سُبحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! ہمارے بُزرگوں کی بھی کیسی **مَدَنی سوچ** ہوا کرتی تھی کہ گری ہوئی روٹی کھا کر غُلام مغفرت کا حقدار ہوگیا تو آقا نے بھی اپنی غلامی سے آزاد کردیا۔ یا ربِّ مصطفٰے عَزَّوَجَلَّ وَ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم بطفیلِ مصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم ہمیں بھی مَدَنی سوچ اور سنّتوں سے حقیقی مَحبّت عطا فرما اور ہمیں بھی توفیق دے کہ جب زمین پر روٹی کا ٹکڑا پڑا دیکھیں، اَدب سے اُٹھا کر چوم کر صاف کر کے کھالینے کی سعادت حاصل کرلیا کریں۔ یاالٰہی عَزَّوَجَلَّ! سنّتوں پر عمل کے مُعاملے میں ہماری جھجک اُڑ جائے اور ہماری مغفرت فرما۔ **اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم

سُنّتوں سے مجھے مَحبّت دے

میرے مرشد کا واسِطہ یا رب!

دسترخوان بڑھاؤ!

بُزرگوں کا معمول یہ ہے کہ کھانے سے فارِغ ہونے کے بعد یہ نہیں کہتے کہ ''دسترخوان اُٹھاؤ'' بلکہ کہتے ہیں، ''دسترخوان بڑھاؤ'' یا کھانا بڑھاؤ۔'' یہ کہنے میں دسترخوان بڑھنے اور کھانا بڑھنے اور بَرَکت، فراخی اور وُسعت کی ضِمناً دعا ہوتی ہے۔

(مُلَخَّصاً سُنّی بہشتی زیور ص ۵۶۶)

جب میں نے رسالہ "بھیانک اونٹ" پڑھا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دونوں جہاں کی بَرَکتیں پانے کیلئے تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہئے۔ دعوتِ اسلامی کی بَرَکتوں کے کیا کہنے! کلکتہ (ھند) کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خُلاصہ عرض کرتا ہوں، ان کا کہنا ہے، میں سنّتوں بھری زندگی سے بہُت دُور ایک فیشن ایبل نوجوان تھا، ایک رات گھر کی طرف آتے ہوئے اَثنائے راہ سبز سبز عماموں کی بہاریں نظر آئیں، قریب گیا تو پتا چلا کہ بمبئی سے دعوتِ اسلامی والے عاشِقانِ رسول کا مَدَنی قافِلہ آیا ہوا ہے جس کے سبب یہاں سنّتوں بھرا اجتماع ہو رہا ہے۔ میرے دل میں آیا کہ یہ لوگ طویل سفر کر کے ہمارے شہر کلکتہ آئے ہیں، ان کو سننا چاہئے لٰہذا میں اجتماع میں شریک ہو گیا۔ اختِتام پر ان حضرات نے مکتبۃ المدینہ کے مطبوعہ رسالے بانٹنے شُروع کئے، خوش قسمتی سے ایک رسالہ

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم): جس نے مجھ پر دس مرتبہ صبح اور دس مرتبہ شام درودِ پاک پڑھا اُسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

میرے ہاتھ میں بھی آ گیا، اُس پر لکھا تھا، **بھیانک اُونٹ**۔ میں گھر آ گیا کل پڑھوں گا یہ ذِہن بنا کر رسالہ رکھ دیا اور سونے کی تیاری کرنے لگا، سونے سے قَبل یونہی رِسالہ بھیانک اُونٹ کا جب وَرَق پلٹا تو میری نظر اِس عبارت پر پڑی، **شیطان لاکھ سُستی دلائے مگر یہ رسالہ ضَرور پڑھ لیجئے** اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ **آپ کے اندر مَدَنی انقِلاب برپا ہو جائیگا۔**" اِس جُملہ نے میری زبردست رہنمائی کی میں نے سوچا، واقِعی شیطان مجھے یہ رسالہ کہاں پڑھنے دے گا، کل کس نے دیکھی ہے! نیکی میں دیر نہیں کرنی چاہیے، اِس کو ابھی پڑھ لینا چاہیے، یہ سوچ کر میں نے پڑھنا شُروع کیا، اُس پاک پروردگار عَزَّوَجَلَّ کی قسم جس کے دربارِ عالی میں حاضِر ہو کر بروزِ قِیامت حساب دینا پڑے گا! **جب میں نے رسالہ بھیانک اُونٹ پڑھا** تو اُس میں کُفّارِ نابَکار کی جانِب سے سرکارِ مدینہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم پر توڑنے جانے والے مظالم کا پُر سوز بیان پڑھ کر میں اشکبار ہو گیا، میری نیند اُچٹ گئی، کافی دیر تک میں روتا رہا۔ راتوں رات میں نے عَزْم کیا کہ صُبح ہاتھوں ہاتھ مَدَنی قافِلے میں سفر کروں گا۔ جب صُبح والِدین کی خدمت میں عَرض کی تو انہوں نے بخوشی اجازت مَرحمت فرما دی اور میں تین (۳) دن کیلئے **عاشِقانِ رسول** کے ساتھ مَدَنی قافِلے کا مسافِر بن گیا، قافِلے والوں نے مجھے بدل کر کیا سے کیا بنا دیا! **اَلحمدُ للہ** عَزَّوَجَلَّ میں نَمازی بن کر پلٹا، سبز عمامہ شریف کے تاج سے سر سبز ہو گیا، تن مَدَنی لباس سے آ

راستہ ہوگیا۔ میری ماں نے جب مجھے تبدیل ہوتا دیکھا تو بے حد خوش ہوئیں اور خوب دعاؤں سے نوازا، عزیز و رشتہ دار سب مجھ سے خوش ہوگئے۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ آج کل **دعوتِ اسلامی** کی ایک تحصیل مُشاوَرت کے **خادِم** (نگران) کی حیثیت سے حسبِ توفیق سنّتوں کی دھومیں مچانے کی سعادت پار ہا ہوں۔

عاشِقانِ رسول لائے جنّت کے پھول آؤ لینے چلیں قافِلے میں چلو
بھاگتے ہیں کہاں آ بھی جائیں یہاں پائیں گے جنّتیں قافِلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علیٰ محمَّد

رسالے تقسیم فرمایئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! دعوتِ اسلامی کے **مَدَنی ماحول** نے ایک بے نمازی ماڈرن نوجوان کو کہاں سے کہاں پہنچا دیا! یہ بھی معلوم ہوا کہ مکتبۃ المدینہ کی جانب سے شائع ہونے والے **سنّتوں بھرے رسائل** بانٹنے کے بَہُت فوائد ہیں، اُس ماڈرن نوجوان نے **بھیانک اونٹ** نامی رِسالہ پڑھا تو تڑپ کر ہاتھوں ہاتھ **مَدَنی قافلے** کا مسافر بنا اور سرسبز و ہرا بھرا ہوگیا۔ لہٰذا اپنے عزیزوں کے ایصالِ ثواب کیلئے، عُرسوں اور اجتماعات، شادی غمی کی تقریبات، جنازہ و بارات اور جُلوسِ میلاد میں سنّتوں بھرے رسائل اور رنگ برنگے مَدَنی پھولوں کے جُدا جُدا پمفلٹ مکتبۃ المدینہ سے ھدِیّۃً حاصِل کر کے خوب خوب تقسیم کیجئے، شادی کارڈز

میں بھی ایک ایک رسالہ تھمی کر دیجئے۔ اگر آپ کا دیا ہوا رسالہ یا پمفلٹ پڑھ کر کسی کا دل چوٹ کھا گیا اور وہ نمازی اور سنّتوں کا عادی بن گیا تو اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کا بھی دونوں جہاں میں بیڑا پار ہوگا۔

ہر مہینے جو کوئی بارہ رِسالے بانٹ دے
ان شاءَ اللہ دو جہاں میں اُس کا بیڑا پار ہے

اُنگلیاں چاٹنا سُنّت ہے

حضرت سیِّدُنا عامر بن رَبیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رِوایَت ہے کہ نبیِ پاک، صاحِبِ لولاک، سیّاحِ اَفلاک صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم تین اُنگلیوں سے کھانا تناوُل فرماتے اور جب فارِغ ہو جاتے تو انہیں چاٹ لیا کرتے تھے۔

(مجمع الزوائد ج ۵ ص ۲۳ حدیث ۷۹۲۳)

نہ معلوم کھانے کے کس حصے میں برکت ہے

حضرت سیِّدُنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، ''تاجدارِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ، فیض گنجینہ، صاحِبِ مُعَطَّر پسینہ، باعِثِ نُزُولِ سکینہ، سلطانِ باقرینہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم نے اُنگلیوں اور برتن کے چاٹنے کا حُکم دیا اور فرمایا، ''تمہیں معلوم نہیں کہ کھانے کے کِس حصّے میں بَرَکت ہے۔''

(صحیح مسلم ص ۱۱۲۲ الحدیث ۲۰۲۳)

کھانے کی بَرَکتیں حاصل کرنے کا طریقہ

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! افسوس صد کروڑ افسوس! آج کل مسلمانوں کے کھانے کا انداز دیکھ کر ایسا لگتا ہے کہ بہُت کم ہی خوش نصیب ایسے ہوں گے جو سُنّت کے مطابق کھانا کھاتے اور اس کی بَرَکتیں پاتے ہوں۔ بیان کردہ حدیثِ مبارَک میں فرمایا گیا، "تمہیں معلوم نہیں کہ کھانے کے کِس حصّے میں بَرَکت ہے۔" لہٰذا ہمیں کوشش کرنی چاہئے کہ کھانے کا ایک ذرّہ بھی ضائع نہ ہو، ہڈّی وغیرہ کو اس قَدَر چُوس چاٹ لینا چاہئے کہ اِس پر بوٹی کا کوئی جُز اور کسی قسم کے غذائی اَثرات باقی نہ رہیں، ضَرورتاً رکابی میں ہڈّی کو جھاڑ لیجئے تاکہ کوئی دانہ وغیرہ اَٹکا ہو تو باہَر آجائے اور کھایا جاسکے، اگر ہوسکے تو کھانے میں پکے ہوئے گرم مصالحے مَثَلاً اِلائچی، کالی مِرچ، لونگ، دارچینی، وغیرہ بھی کھالیجئے اِنْ شَآءَ اللہ عزَّوَجَلَّ فائدہ ہی ہوگا۔ اگر نہ کھاسکیں تب بھی کوئی گُناہ نہیں۔ بِریانی وغیرہ سے ثابِت ہَری مرچیں نکال کر پھینک دینے کے بجائے ممکِن ہو تو کھانا شُروع کرنے سے پہلے ہی انہیں چُن کر محفوظ کرلیجئے اور آیندہ کسی کھانے میں پیس کر ڈالدیجئے۔ اکثر لوگ مچھلی کی کھال بھی پھینک دیتے ہیں اِس کو بھی کھالینا چاہئے۔ اَلغَرَض کھانے کے تمام اَجزاء پر غور کرلیا جائے اور اس کی ہر بے ضَرر چیز کھالی جائے۔ نیز اُنگلیاں اور برتن اِس قَدَر چاٹیں کہ ان میں کھانے کے اَجزاء باقی نہ رہیں۔

انگلیاں چاٹنے کی ترتیب

حضرت سیِّدُنا کعب بن عُجرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے سرورِ کائنات، شاہِ موجودات صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم کو انگوٹھا، شہادت والی اور درمیانی انگلی ملا کر تین اُنگلیوں سے کھاتے دیکھا۔ پھر میں نے دیکھا کہ سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم نے انہیں پُونچھنے سے پہلے چاٹ لیا سب سے پہلے درمیانی پھر شہادت والی اور پھر انگوٹھا شریف چاٹا۔ (مجمع الزوائد ج ۵ ص ۲۹ حدیث ۷۹۴۱)

اُنگلیاں تین مرتبہ چاٹنا سنّت ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اُنگلیاں تین تین بار چاٹنا سنّت ہے اگر تین بار کے باوُجود انگلیوں پر غذا چپکی ہوئی نظر آئے تو زیادہ بار چاٹ لیجئے یہاں تک کہ غذا کا اثر نظر نہ آئے۔ شمائلِ ترمذی میں ہے، سلطانِ دوجہان، شہنشاہِ کون و مکان صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم (کھانے کے بعد) اپنی انگلیاں تین تین مرتبہ چاٹتے تھے۔'' (شمائل ترمذی ص ۶۱ حدیث ۱۳۸)

برتن چاٹنا سنّت ہے

سردارِ مکّۂ مکرّمہ، سلطانِ مدینۂ منوّرہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم کا فرمانِ بَرَکت نشان ہے، ''جو رکابی اور اپنی اُنگلیوں کو چاٹ لیتا ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کو دُنیا و آخِرت میں آسُودہ (سیر) رکھتا ہے۔'' (طبرانی کبیر ج ۱۸ ص ۲۶۱ حدیث ۶۵۳)

آخر میں برکت زیادہ ہوتی ہے

سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم نے فرمایا، ”کھانے کے برتن کو نہ اُٹھایا جائے یہاں تک کہ کھانے والا اس کو چاٹ لے یا کسی اور کو چٹوا دے کہ، ”کھانے کے آخر میں بَرَکت (زیادہ) ہوتی ہے۔ (کنزُ العُمّال ج ۱۵ ص ۱۱۱)

برتن دعائے مغفرت کرتا ہے

حضرتِ نُبَیْشَہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ بِاِذْنِ پروردگارِ دو عالم کے مالِک ومختار، مکّی مَدَنی سرکار، محبوبِ غفّار عَزَّوَجَلَّ وصلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم نے اِرشاد فرمایا، ”جو کھانے کے بعد برتن کو چاٹ لے گا وہ برتن اُس کیلئے اِستِغفار کرے گا۔“ (ابنِ ماجه ج ٤ ص ١٤ حدیث ٣٢٧١) **ایک رِوایت میں یہ بھی ہے کہ** وہ برتن کہتا ہے ”اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! اِس کو جہنَّم سے آزاد کر جس طرح اس نے مجھے شیطان سے نَجات دی۔“ (کنزُ العُمّال ج ۱۵ ص ۱۱۱ حدیث ٤٠٨٢٢)

مُفَسِّرِ شہیر حکیم الاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں، ”سَنا ہوا (یعنی آلودہ) برتن بِغیر صاف کئے پڑا رہے تو اس سے شیطان چاٹتا ہے۔“ (مراٰۃ ج ٦ ص ٥٢)

برتن چاٹنے کی حکمتیں

مُفَسِّرِ شَہیر حکیم الاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں، ”برتن چاٹنے میں کھانے کا

ادب ہے، اِس کو بربادی سے بچاتا ہے، برتن یوں ہی چھوڑ دینے سے اِس پر مکھیاں بِھنبِھناتی ہیں، برتن میں لگے ہوئے کھانے کے اَجزا مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ نالیوں، گندگیوں میں پھینک دیئے جاتے ہیں، جس سے اُس کی سخت بے اَدَبی ہوتی ہے۔ اگر ایک وقت میں ہر فرد چند دانے بھی برتن میں چھوڑ کر ضائع کر دے تو روزانہ کئی مَن کھانا برباد ہوگا۔ غرضیکہ برتن چاٹنے میں کئی حکمتیں ہیں۔''

(مُلَخَّص از مِراٰۃ ج ٦ ص ٣٨)

ایمان افروز ارشاد!

سرکارِ مدینہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم نے فرمایا، ''پیالہ چاٹ لینا مجھے اِس سے زِیادہ محبوب ہے کہ پیالہ بھر کھانا تصدُّق کروں۔'' (یعنی چاٹنے میں چُونکہ اِنکساری ہے لہٰذا اس کا ثواب اُس صَدَقہ کے ثواب سے زیادہ ہے) (کنزالعُمّال ج ١٥ ص ١١١ حدیث ٤٠٨٢١)

میٹھے میٹھے مَدَنی آقا صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم نے فرمایا، ''جو رکابی اور اپنی اُنگلیاں چاٹے اللہ عَزَّوَجَلَّ دُنیا وآخرت میں اُس کا پیٹ بھرے۔'' (یعنی دُنیا میں فَقر وفاقہ سے بچے، قِیامت کی بھوک سے محفوظ رہے، دوزخ سے پناہ دیا جائے کہ دوزخ میں کسی کا پیٹ نہ بھرے گا)

(طبرانی کبیر ج ١٨ ص ٢٦١ حدیث ٦٥٣)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب

حُجَّۃُ الْاِسلام حضرتِ سیِّدُنا امام محمد غزالی علیہ رحمۃ الوالی فرماتے ہیں، ''جو کھانے کا برتن، چاٹے اور دھو کر اس کا پانی پی لے اُس کو ایک غُلام آزاد کرنے کا ثواب مِلتا ہے۔''

(اِحیاءُ عُلُوم الدین ج۲ ص۷)

دھو کر پینے کا طریقہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! صِرف کھانے کی رکابی ہی کو چاٹنا کافی نہیں، جب بھی کسی پیالے یا گلاس وغیرہ میں چائے، دودھ، لسّی، پھلوں کا رس (JUICE) وغیرہ استعمال فرمائیں ان کو بھی چاٹئے اور دھو کر پی لیجئے۔ اِسی طرح سالن یا کسی اور غذا کا اجتماعی کٹورا، کڑاہی یا پتیلا خالی ہو چکا ہے یا اُس میں معمولی سی غِذا باقی رہ گئی ہے تو اس کو اور نکالنے کے چمّچ کو بھی ممکن ہو تو صاف کر لیجئے عُمُوماً دیگوں، پتیلوں اور بڑے برتنوں کے اندر کچھ نہ کچھ غذا باقی رہ جاتی ہے جو ضائع کر دی جاتی ہے، ایسا نہیں ہونا چاہئے جتنا ممکن ہو اُس سے غذائی اَجزاء نکال لیجئے ایک دانہ بھی ضائع نہ ہونے دیجئے۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اُس کو دھو کر پانی جمع کر کے فِرِج میں رکھ لیا جائے اور پکانے میں استعمال کر لیا جائے، مگر یہ سب توفیقِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ سے ہی ممکن ہے۔ یہ بھی یاد رہے کہ برتن یا گلاس وغیرہ کو چاٹنے یا دھونے میں یہ احتیاط ضروری ہے کہ اس سے کھانے کے اَجزاء خَتم ہو جائیں۔ اگر برتن میں کھانے کے اَجزاء لگے

رہے تو یہ دھونا نہیں کہلائے گا۔ تجرِبہ (تَج۔ رِ۔ بہ) یہ ہے کہ ایک بار دھو کر پینے سے عُموماً برتن صاف نہیں ہوتا لہٰذا دو یا تین بار پانی ڈالکر اچّھی طرح اُوپری کناروں سمیت ہر طرف اُنگلی پھرا کر دھو کر پئیں تو بہتر ہے۔

دھو کر پینے کے بعد بچے ہوئے قطرے

دھو کر پینے کے بعد بھی رِکابی یا پیالے وغیرہ میں چند قطرے بچ جاتے ہیں لہٰذا اُنگلی سے جَمع کر کے پی لیجئے، پانی یا مشروب پی کر گلاس یا بوتل بظاہِر خالی ہو جانے کے باوُجُود چند لمحوں کے بعد دیکھیں گے تو اُس کی دیواروں سے اُتر کر پَیندے میں چند قطرے جمع ہو چکے ہونگے، ان کو بھی پی لیجئے کہ حدیثِ پاک میں ہے، ''تم نہیں جانتے کہ کھانے کے کس حصّے میں بَرَکت ہے'' کاش! اِس طرح دھو کر پینا نصیب ہو کہ کھانے کا وہ برتن، لسّی کا گلاس یا چائے کا پیالہ وغیرہ ایسا ہو جائے کہ شناخت نہ ہو سکے کہ اِس میں ابھی کچھ کھایا یا شربت وغیرہ پیا گیا ہے!

برتن دھو کر پینے کے طبّی فوائد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ کوئی سُنّت خالی از حکمت نہیں۔ جدید سائنس بھی اب اعتراف کرتی ہے کہ حَیاتیات یعنی وٹامنز خُصُوصاً ''وٹامن بی کمپلیکس'' کھانے کے اُوپری حصّے میں کم اور برتن کے پَیندے میں زیادہ ہوتے ہیں نیز غذا میں موجود مَعدَنی نمکیات صِرف پَیندے ہی میں ہوتے ہیں جو کہ برتن کو چاٹنے یا دھو کر پی لینے

سے کئی اَمراض کے اِنْسِداد (اِن ۔سِ ۔داد) یعنی روک تھام کا باعِث بنتے ہیں۔

گُردہ کی پتھری کیسے نکلی!؟

دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں سفر کی بَرَکت سے کئی مسائل حل ہوجاتے ہیں اور مُتَعَدّد اَمراض کا علاج ہوجاتا ہے چُنانچِہ ایک اسلامی بھائی کا کچھ اس طرح بیان ہے کہ ہمارا 12 دن کا **مَدَنی قافِلہ** بلوچستان سے واپسی پر کسی اسٹیشن پر اُترا، قافِلے والے **انفرادی کوشش** میں مشغول ہوئے، اِس دَوران وہاں ایک اسلامی بھائی سے ملاقات ہوئی، وہ مَدَنی قافلوں کی بَرَکتیں لُوٹنے کا اپنا ذاتی تجرِبہ بیان کرتے ہوئے فرمانے لگے، میں **گُردے کی پتھری** کے سبب سَخْت اَذِیَّت میں تھا، ڈاکٹر نے آپریشن کا کہا تھا، دَریں اَثنا ایک اسلامی بھائی نے مجھ پر **انفرادی کوشش** کرتے ہوئے دِلاسہ دیا کہ گھبرایئے نہیں مَدَنی قافِلے میں سفر کرلیجئے، سَفر میں دُعاء قَبول ہوتی ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کا مسئلہ حل فرمادے گا۔ ان کے مَحَبَّت بھرے انداز نے دل جیت لیا اور میں **تین ۳ دن کے مَدَنی قافلے** کا مسافر بن گیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تین ۳ روز کے اندر اندر میری پتھری نکل گئی۔ میں نے جب ڈاکٹر کو بتایا تو وہ حیران رَہ گیا کیوں کہ شاید میری پتھری اِس قسم کی تھی کہ بغیر آپریشن کے اِس کا ڈاکٹروں کے پاس علاج نہیں تھا۔

گرچہ بیماریاں تنگ کریں پتھریاں پاؤ گے صحتیں قافلے میں چلو

گھر میں ناچاقیاں ہوں یا تنگدستیاں پائیں گے بَرَکتیں قافلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

گرم کھانا منع ہے

حضرت سیِّدُنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، "نبیِّ کریم، رسولِ عظیم، رء ُوفٌ رَّحیم علیہ افضلُ الصَّلٰوۃِ والتَّسلیم نے اِرشاد فرمایا: "گرم (گَ۔رْم) کھانا ٹھنڈا کرلیا کرو کیونکہ گرم کھانے میں بَرَکت نہیں ہوتی۔" (مُسْتَدْرَک لِلْحاکِم ج ۴ ص ۱۳۲ حدیث ۷۱۲۵)

کھانا کتنا ٹھنڈا کیا جائے!

حضرت سیِّدَتُنا جُوَیرِیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایَت ہے کہ نبیِّ اکرم، نُورِ مُجَسَّم، سروَرِ دو عالَم، رسولِ مُحتَشَم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کھانے کی بھاپ خَتم ہونے سے پہلے اُسے کھانے کو ناپسند فرماتے۔ (مجمع الزوائد ج ۵ ص ۱۳ حدیث ۷۸۸۳)

گرم کھانے کے نقصانات

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! کھانا ٹھنڈا کرکے کھانا چاہئے مگر یہ ضَروری نہیں کہ اتنا ٹھنڈا کر دیں کہ جَم کر بدمزہ ہوجائے بلکہ کچھ ٹھنڈا ہو لینے دیں کہ بھاپ اُٹھنا بند ہوجائے۔ مُفَسِّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ المنّان فرماتے ہیں، "کھانے کا قدرے (یعنی کچھ) ٹھنڈا ہوجانا اور پھونکوں سے

ٹھنڈا نہ کرنا باعثِ بَرَکت ہے اور اِس طرح کھانے میں تکلیف بھی نہیں ہوتی۔" (مِراٰۃ ج ٦ ص ٥٢) تیز گرم کھانے یا خوب گرما گرم چائے یا کافی وغیرہ پینے سے مُنہ اور گلے کے چھالے، مِعْدے میں وَرَم وغیرہ ہو جانے کا خطرہ ہے۔ نیز اس پر فوراً ٹھنڈا پانی پینا مسُوڑھوں اور مِعْدے کو نقصان پہنچاتا ہے۔

کھانے میں مکّھی

کھانے یا پینے کی کسی چیز میں مکّھی گر جائے تو اُس غذا کو پھینک دینا اِسراف و گناہ ہے مکّھی کو غوطہ دے کر نکال دیجئے اور وہ غذا بِلا تکلّف استعمال کیجئے۔ چُنانچہ طبیبوں کے طبیب، اللہ کے حبیب، حبیبِ لبیب عَزَّوَجَلَّ وَ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم فرماتے ہیں، " جب کھانے میں مکّھی گر جائے تو اِسے غوطہ دے دو (اور پھینک دو) کیوں کہ اِس کے ایک بازو میں شِفا ہے اور دُوسرے میں بیماری، کھانے میں گرتے وقت پہلے بیماری والا بازو ڈالتی ہے لہٰذا پوری ہی کو غوطہ دے دو۔"

(ابو داوٗد شریف ج ۳ ص ٥١١ حدیث ٣٨٤٤)

سائنس کا اعتراف

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! نگاہِ مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم پر قربان! ہمارے میٹھے میٹھے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم نے جو کچھ مُلاحظہ فرمالیا تھا اب سائنس بھی اِس کو تسلیم کرنے پر مجبور ہو گئی ہے۔ چُنانچہ سائنسدان اعتراف کرتے ہیں کہ مکّھی کے ایک پَر میں خطرناک

وائرس **(VIRUS)** اور دوسرے میں دافِعِ وائرس **(ANTI VIRUS)** جراثیم ہوتے ہیں۔ مکّھی جب کبھی کسی کھانے یا مشروب یعنی چائے، دودھ یا پانی وغیرہ پر گرتی ہے تو وائرس والا پر پہلے ڈالتی ہے جس سے غذا میں وائرس پھیل جاتے ہیں اور کھانے والا بیماری کا شکار ہوسکتا ہے اب اگر مکّھی کو غوطہ دے دیں تو دوسرے پَر کے دافِعِ وائرس جَراثیم ان خطرناک جَراثیم کو ہلاک کر دیتے ہیں اور غذا بے ضَرر ہو جاتی ہے۔

گوشت نوچ کر کھاؤ

اُمّ المُؤمِنِین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا رِوایَت فرماتی ہیں کہ نبیِّ رَحمت، شفیعِ اُمّت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، تاجدارِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کا فرمانِ عالیشان ہے، ''گوشت کو (کھاتے وَقت) چُھری سے مت کاٹو کیونکہ یہ عَجَمِیوں کا طریقہ ہے اور گوشت دانتوں سے نَوچ کر کھاؤ کیونکہ یہ زیادہ لذیذ اور خوشگوار ہے۔''

(ابوداؤد شریف ج۳ ص۵۱۱ حدیث ۳۸۴۴) اگر گوشت کا بڑا ٹکڑا مَثَلاً بُھنی ہوئی ران وغیرہ ہو تو حسبِ ضَرورت چُھری سے کاٹنے میں مُضایَقہ نہیں۔

مُرغی کی ٹانگ کی کالی ڈوریاں نکال دیجئے

سرکارِ اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تحقیق کے مطابق ذَبیحہ میں **22** چیزیں ایسی ہیں جن کا کھانا حرام یا ممنوع مکروہ ہے انہیں میں سے **حرام مَغز** ہے جو کہ سفید ڈوری

کی طرح کا ہوتا ہے اور وہ بھیجے سے شروع ہو کر گردن سے گزرتا ہوا پوری ریڑھ کی ہڈّی میں آخر تک ہوتا ہے نیز گردن کی دونوں طرف پیلے رنگ کے دو مضبوط پٹھے کندھے تک کِھچے ہوتے ہیں یہ کافی سخت ہوتے ہیں آسانی سے گلتے نہیں ان کا اور غُدُود کا کھانا بھی حرام ہے۔ ذَبیحہ کے گوشْت کے اندر جو **خون** رَہ گیا وہ اگرچِہ پاک ہے مگر اُس خون کا کھانا حرام ہے۔ لہٰذا گوشْت کے وہ حصّے جن میں عُمُوماً خون رہ جاتا ہے اُن کو اچّھی طرح دیکھ لیجئے۔ مَثَلاً مرغی کے پکے ہوئے گوشْت میں سے گردن، پَر اور ٹانگ وغیرہ کے اندر سے **کالی ڈوریاں** نکال لیا کریں کہ یہ خون کی نَسیں ہوتی ہیں، خون پکنے کے بعد کالا ہو جاتا ہے۔ مرغی کی گردن کے پٹّھے اور حرام مغز بھی نہ کھائیں۔

۱۲ سال کا گمشُدہ بھائی مل گیا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سنّتوں کی تربیت کے لئے **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی قافِلوں میں **عاشقانِ رسول** کے ساتھ سفر فرماتے رہئے، علمِ دین حاصل ہونے کے ساتھ ساتھ اِن شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ دُنیا کے مسائل بھی حل ہوتے رہیں گے جیسا کہ دعوتِ اسلامی کا ایک **مَدَنی قافِلہ** سبز پور (ہری پور، سرحد، پاکستان) میں سنّتوں بھرے سفر پر تھا، اس میں ایک اسلامی بھائی نے بتایا کہ میرے بڑے بھائی جان رُوزگار کے سلسلے میں بیرونِ ملک گئے ہوئے تھے، آج 12 برس ہو گئے اُن کا

کوئی اَتا پتا نہیں۔ ان کے تین ۳ بچّوں اور اُن بچّوں کی والِدہ کے اَخراجات ہمارے ذِمّے ہیں اور تنگدستی کا عالَم ہے، میں **عاشقانِ رسول** کے ساتھ سفر میں دعاء کی نیّت سے مَدَنی قافِلہ کا مسافر بنا ہوں۔ **مَدَنی قافلے** کے اِختِتام کے تقریباً ایک ہفتہ کے بعد ایک **مَدَنی مشورہ** میں وہ اسلامی بھائی شریک ہوئے اُن کے جذبات قابلِ دید تھے، رو رو کر فرما رہے تھے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ **مَدَنی قافِلہ میں سفر کی بَرَکت سے کرم ہو گیا، 12 سال سے مَفقُودُ الخَبَر (گم شُدہ) بھائی جان کا فون آ گیا اور اُنہوں نے ہمیں ایک لاکھ 25 ہزار روپے بھی روانہ کئے ہیں۔**

جو کہ مَفقُود ہو وہ بھی موجود ہو اِن شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ، چلیں قافِلے میں چلو
دُور ہوں سارے غم ہو گا ربّ کا کرم غم کے مارے سُنیں قافلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمّد

دُعاء قبول نہ ہونے میں بھی حکمتیں

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اِس طرح کے کئی واقِعات ہیں جن میں قافِلوں میں سفر کر کے دعاء کرنے والوں کی مُرادیں پوری ہوئی ہیں، بَہُت سے ایسے بھی ملیں گے جن کی مُرادیں پوری نہیں ہوئیں۔ اگر کبھی آپ کی دُعاء کی قَبولیت کے آثار نظر نہ بھی آئیں تب بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا پر راضی رہئے۔ کہ بارہا ایسا بھی ہوتا ہے کہ ہم جو کچھ مانگ رہے ہیں اُس کے نہ ملنے ہی میں ہمارے لئے بہتری ہوتی ہے جیسا کہ

میرے آقا اعلیٰحضرت کے والدِ گرامی رئیسُ المُتکلِّمین حضرتِ علّامہ مولیٰنا نقی علی خان علیہ رحمۃ المنّان "اَحسنُ الوِعاء" میں فرماتے ہیں، حکمتِ الٰہی عزوجل ہے کہ کبھی تُو براہِ نادانی کوئی چیز اس سے طَلَب کرتا ہے اور وہ براہِ مہربانی تیری دُعا کو اِس سبب سے کہ تیرے حق میں مُضِر (نقصان دہ) ہے، رَدّ فرماتا ہے۔ مَثَلاً تُو جُویائے سیم وزَر (یعنی دولت کا طلبگار) ہے اور اِس (کے مل جانے) میں تیرے ایمان کا خطرہ ہے یا تُو خواہانِ تندرُستی وعافیت (یعنی صحت طلب کرتا) ہے اور وہ علمِ خدا عزّوجلّ میں (تیرے لئے) مُوجِب نقصانِ عاقِبت (یعنی آخِرت کے نقصان کا سبب) ہے۔ ایسا رَدّ قبول سے بہتر (یعنی ایسی دعا قبول نہ ہونا ہی تیرے لئے مُفید ہے، تو اِس آیتِ مبارَکہ،) عَسٰٓی اَنۡ تُحِبُّوۡا شَیۡئًا وَّہُوَ شَرٌّ لَّکُمۡ ترجَمۂ کنزالایمان: قریب ہے کہ کوئی بات تمہیں پسند آئے اور وہ تمہارے حق میں بُری ہو۔(پ ۲ البقرۃ ۲۱٦) پر نظر کر اور اِس رَدّ (یعنی دُعا قبول نہ ہونے) کا شُکر بجالا۔ کبھی دُعا کے بدلے ثوابِ آخِرت دینا منظور ہوتا ہے۔ تُو حُطامِ دُنیا (یعنی دنیا کی ذلیل دولت) طلب کرتا ہے اور پروَرْدگار عزّوجلّ نَفائسِ آخِرت (آخِرت کی عُمدہ نعمتیں) تیرے لئے ذخیرہ فرماتا ہے۔ یہ جائے شُکر ہے نہ کہ مقامِ شکایت۔

خِلال

کھانا کھانے کے بعد کسی لکڑی یا تنکے سے خِلال کرنا سُنّت ہے۔ بعض اسلامی بھائی خِلال کیلئے ماچس کی تیلی کا بارُود اُکھیڑ

کر پھینک دیتے ہیں ایسا نہیں کرنا چاہئے کہ اِس طرح بارُود ضائع ہوتا ہے کسی اور تنکے سے خِلال کرلیا جائے، خِلال کی اَہَمِیَّت سے احادیثِ کریمہ مالا مال ہیں۔ چُنانچہ حضرتِ سیِّدُنا ابُو ہُریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، ''سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا، ''جو شخص کھانا کھائے (اور دانتوں میں کچھ رہ جائے) اُسے اگر خِلال سے نِکالے تو تھوک دے اور زَبان سے نِکالے تو نِگل جائے۔ جس نے ایسا کیا اچّھا کیا اور نہ کیا تو بھی حَرَج نہیں۔'' (ابو داوٗد شریف ج۱ ص۴٦ حدیث ۳۵)

کِراماً کاتبین اور خلال نہ کرنے والے

حضرت سیِّدُنا ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حُضُور سیِّدُ دو عالَم، نُورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا، ''خِلال کرنے والے کتنے عُمدہ ہیں۔'' صَحابۂ کرام علیہم الرضوان نے عَرض کی، ''یارسول اللہ عزَّوَجَلَّ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم! کس چیز سے خِلال کرنے والے؟'' فرمایا، ''وُضو میں خِلال کرنے والے اور **کھانے** کے بعد خِلال کرنے والے۔ وُضو کا خِلال کُلّی کرنا، ناک میں پانی چڑھانا اور اُنگلیوں کے درمیان (خِلال کرنا) ہے جبکہ کھانے کا خِلال کھانے کے بعد ہے اور **کِراماً کاتِبِین** (یعنی اعمال لکھنے والے دونوں بُزُرگ فِرِشتوں) پر اس سے زِیادہ کوئی بات شدید نہیں کہ وہ جس شخص پر مقرَّر ہیں اُسے اِس حال میں نَماز پڑھتا دیکھیں کہ اسکے دانتوں کے درمیان کوئی چیز ہو۔'' (طبرانی کبیر ج۴ ص۱۷۷ حدیث ۴۰٦۱)

پان کھانے والے متوجّہ ہوں!

میرے آقا اعلیٰحضرت، اِمامِ اَہلسنّت، ولیِ نِعمت، عظیمُ البَرَکت، عظیمُ المَرتَبت، پروانۂ شمعِ رِسالت، مُجَدِّدِ دین ومِلّت، حامیِٔ سنّت، ماحِیِٔ بِدعت، عالِمِ شَرِیْعَت، پیرِ طریقت، باعثِ خَیر وبَرَکت، حضرتِ علّامہ مولیٰنا الحاج الحافِظ القاری الشّاہ امام اَحمد رَضا خان علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن فرماتے ہیں، پانوں کے کثرت سے عادی خُصُوصاً جبکہ دانتوں میں فضا (گیپ) ہو تجرِبہ سے جانتے ہیں چھالیہ کے باریک رَیزے اور پان کے بہُت چھوٹے چھوٹے ٹکڑے اِس طرح منہ کے اَطراف واَکناف میں جاگیر ہوتے ہیں (یعنی منہ کے کونوں اور دانتوں کے کھانچوں میں گھُس جاتے ہیں) کہ تین بلکہ کبھی دس بارہ کُلّیاں بھی اُن کے تَصفِیَۂ تام (یعنی مکمّل صفائی) کو کافی نہیں ہوتیں، نہ خِلال اُنہیں نکال سکتا ہے نہ مسواک، سوا کُلّیوں کے کہ پانی مَنافِذ (یعنی سُوراخوں) میں داخِل ہوتا اور جُنبِش دینے (یعنی ہلانے) سے جمے ہوئے باریک ذرّوں کو بِتَدرِیج چُھڑا چُھڑا کر لاتا ہے، اس کی بھی کوئی تَحدِید (حد بندی) نہیں ہوسکتی اور یہ کامل تَصفِیہ (یعنی مکمّل صفائی) بھی بہُت مُؤَکَّد (یعنی اِس کی سخت تاکید) ہے مُتَعَدَّد احادیث میں ارشاد ہوا ہے کہ جب بندہ نَماز کو کھڑا ہوتا ہے فِرِشتہ اُس کے مُنہ پر اپنا مُنہ رکھتا ہے یہ جو پڑھتا ہے اِس کے منہ سے نکل کر فِرِشتے

کے منہ میں جاتا ہے اُس وقت اگر کھانے کی کوئی شے اُس کے دانتوں میں ہوتی ہے ملائکہ کو اُس سے ایسی سخت ایذا ہوتی ہے کہ اور شے سے نہیں ہوتی۔

حُضُورِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم، رسولِ مُحتَشَم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نے فرمایا، جب تم میں سے کوئی رات کو نَماز کیلئے کھڑا ہو تو چاہئے، کہ مسواک کرلے کیونکہ جب وہ اپنی نَماز میں قِراءَت (قِرا ءَت) کرتا ہے تو فِرِشتہ اپنا منہ اِس کے منہ پر رکھ لیتا ہے اور جو چیز اِس کے منہ سے نکلتی ہے وہ فِرِشتہ کے منہ میں داخِل ہوجاتی ہے۔ (کنزُ العُمّال ج ۹ ص ۳۱۹) اور طَبَرانی نے کَبِیر میں حضرتِ سیِّدُنا ابواَیُّوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ دونوں[2] فِرِشتوں پر اس سے زِیادہ کوئی چیز گراں نہیں کہ وُہ اپنے ساتھی کو نَماز پڑھتا دیکھیں اور اس کے دانتوں میں کھانے کے رَیزے پھنسے ہوں۔ (مُعجَمُ الکبیر ج ٤ ص ١٧٧۔ فتاوٰی رضویہ ج اوّل ص ٦٢٤ تا ٦٢٥ رضا فاؤنڈیشن مرکز الاولیاء لاہور۔)

دانتوں میں کمزوری

حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں، "جو کھانا (بوٹی کے ریشے وغیرہ) داڑھوں میں رہ جاتا ہے وہ داڑھوں کو کمزور کردیتا ہے۔" (مجمع الزوائد ج ٥ ص ٣٢ حدیث ٧٩٥٢)

خِلال کیسا ہو؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب بھی کھانا یا کوئی غذا کھائیں **خِلال** کی عادت بنانی چاہئے۔ بہتر یہ

ہے کہ **خِلال** نیم کی لکڑی کا ہو کہ اس کی تلخی سے مُنہ کی صفائی ہوتی ہے اور یہ مَسُوڑھوں کیلئے مفید ہوتی ہے۔ بازاری TOOTH PICKS عُمُوماً موٹی اور کمزور ہوتی ہیں۔ ناریل کی تیلیوں کی غیر مُسْتَعْمَل جھاڑو کی ایک تیلی یا کھجور کی چٹائی کی ایک پٹی سے بلیڈ کے ذَرِیعے کئی مضبوط **خِلال** تیار ہو سکتے ہیں۔ بعض اوقات منہ کے کونے کے دانتوں میں خَلا ہوتا ہے اور اُس میں بوٹی وغیرہ کا ریشہ پھنس جاتا ہے جو کہ تنکے وغیرہ سے نہیں نکل پاتا۔ اِس طرح کے ریشے نکالنے کیلئے میڈیکل اسٹور پر مخصوص طرح کے دھاگے (flossers) ملتے ہیں نیز آپریشن کے آلات کی دُکان پر دانتوں کی اِسٹیل کی کُریدنی ((curved sickle scaler) بھی ملتی ہے مگر ان چیزوں کے استعمال کا طریقہ سیکھنا بَہُت ضَروری ہے ورنہ مَسُوڑھے زخمی ہو سکتے ہیں۔

خِلال کی سات نیّات

حدیثِ پاک میں ہے، اللہ عزوجل کے پیارے محبوب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ عظیمُ الشّان ہے، "**مسلمان کی نیّت اسکے عمل سے بہتر ہے**" (طبرانی معجم کبیر ج ۶ ص ۱۸۵ حدیث ۵۹۴۲) **خِلال** شُروع کرنے سے قَبل بلکہ کھانا شُروع کرنے سے پہلے ہی یہ نیّتیں کر کے ثواب کا خزانہ حاصِل کر لیجئے۔ ﴿۱﴾ کھانے کے بعد **خِلال** کی سنّت ادا کروں گا ﴿۲﴾ **خِلال** شروع کرنے سے قَبل بِسمِ اللہ پڑھوں گا ﴿۳﴾ مسواک کرنے کے لئے مدد حاصِل کروں گا (کیوں کہ دانتوں کے خَلا میں اٹکے ہوئے غذائی اَجزاء جب

سڑتے ہیں تو مسوڑھے کمزور اور بیمار پڑ جاتے اور ان سے خون بہنے لگتا ہے لہٰذا مسواک کرنا دشوار ہو جاتا ہے) ﴿4﴾ وُضو میں کامل طور پر کلّیاں کرنے پر مدد حاصل کروں گا (اندرونِ منہ ہر ہر پُرزے پر اور دانتوں کی درمیانی خلاؤں میں پانی بہ جائے اِس طرح تین بار کلّیاں کرنا وضو میں سُنّتِ مُؤَکَّدہ ہے اور مذکورہ طریقے پر غسل میں ایک بار کلّی کرنا فرض اور تین بار سنّت ہے) ﴿5﴾ دانتوں کو اَمراض سے بچانے کی کوشش کر کے عبادت پر قُوّت حاصل کروں گا (کیوں کہ خلال کرنے کی وجہ سے غذا کے اجزاء نکل جائیں گے اور یوں مسوڑھوں کی بیماریوں سے تحفّظ حاصل ہوگا اور اچھی صحت سے عبادت پر قوت حاصل ہوتی ہے) ﴿6﴾ منہ کو بدبو سے بچا کر مسجد کے اندر داخِلہ بحال رکھنے پر مدد حاصل کروں گا (ظاہر ہے کھانے کے اجزاء دانتوں میں اٹکے رہیں گے تو سڑ کر بدبو کا باعث ہوں گے اور جب مُنہ میں بدبو ہو تو مسجد میں داخل ہونا حرام ہے) ﴿7﴾ فِرِشتوں کو اِیذاء دینے سے بچوں گا (منہ میں غذائی رَیشہ ہوتے ہوئے نماز میں قرانِ پاک پڑھنے سے فِرِشتوں کو ایذاء ہوتی ہے)

کُلّی کا طریقہ

وُضو میں اس طرح کُلّی کرنی ضَروری ہے کہ مُنہ کے ہر کُل پُرزے اور دانتوں کی تمام کھڑکیوں وغیرہ میں پانی پہنچ جائے۔ وُضو میں تین۳ مرتبہ اس طرح کُلّیاں کرنا سنّتِ مؤکَّدہ (م۔ؤ۔کَ۔کَدَہ) ہے اور غُسل میں ایک بار فَرض اور تین۳ بار سنّت۔ اگر روزہ نہ ہو تو غرغرہ بھی کیجئے۔ گوشت کے رَیشے وغیرہ نکالنے ضَروری ہیں۔ ہاں اگر کوئی رَیشہ یا چھالیہ

وغیرہ کا ذرّہ نکل ہی نہیں رہا تو اب اِتنی بھی سختی نہ فرمائیں کہ مَسُوڑھے زخمی ہوجائیں کہ جو مجبور ہے وہ مَعذور ہے۔

خِلال کی طِبّی حکمتیں

ہمارے میٹھے میٹھے آقا صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے آج سے ۱۴۰۰ سال سے بھی زائد عرصہ پہلے ہی کئی اَمراض سے تحفُّظ کیلئے خِلال کی اَھَمِیَّت (اَھم ۔ مِی ۔ یَت) سمجھادی۔ اب صَدِیوں بعد سائنس دانوں کی سمجھ میں بھی آگیا۔ چُنانچِہ خِلال کی حکمتیں بیان کرتے ہوئے اَطِبّاء کہتے ہیں، ''کھانے کے بعد غِذائی اَجزاء دانتوں اور مَسُوڑھوں کے درمیان پھنس جاتے ہیں، اگر ان کو خِلال کے ذَرِیعے نکالا نہ جائے تو یہ سڑتے ہیں جس سے ایک خاص قسم کا پلاسمہ (PLASMA) بن کر مَسُوڑھوں کو مُتَوَرِّم کرتا (یعنی سُجاتا) اور اس کے بعد دانتوں اور مَسُوڑھوں کے تعلُّق کو ختم کردیتا ہے، نتیجۃً دانت آہستہ آہستہ گر جاتے ہیں، خِلال نہ کرنے سے دانتوں میں پائیریا (PHYORRHEA) کی بیماری بھی ہوتی ہے۔ جس میں مَسُوڑھوں میں پیپ ہوجاتی ہے جو کھانے کے ساتھ پیٹ میں جاتی اور پھر مُہلِک (مُہ ۔ لِک) امراض جنم لیتے ہیں۔

دانتوں کا کینسر

چائے پان کے عادی غذا کی کمی کے ساتھ ساتھ چائے اور پان میں بھی کمی کا ذہن بنائیں یہ نہ ہو کہ آپ غِذا میں

کمی کرنے جائیں اور نفسِ مکّار آپ کو بھوک مِٹانے کا جھانسا دیکر چائے اور پان کی کثرت کی آفت میں پھنسا دے۔ چائے گُردوں کیلئے مُضِر (یعنی نقصان دِہ) ہے۔ پان، گُٹکا، مَین پوڑی اور خوشبو دار سونف سُپاری وغیرہ کی عادت نکالدینے میں ہی عافیت ہے۔ جو لوگ ان کا کثرت سے استِعمال کرتے ہیں ان کو **مَسُوڑھوں، مُنہ اور گلے کے کینسر کا اندیشہ رَہتا ہے۔** زِیادہ پان کھانے والوں کا مُنہ اندر سے لال ہو جاتا ہے، اگر مسُوڑھوں میں خون یا پیپ ہو گیا تو ان کو نظر نہیں آئے گا اور پیٹ میں جاتا رہے گا۔ چُونکہ ایک عرصہ تک پیپ نکلتا رہتا ہے مگر درد بالکل نہیں ہوتا لٰہذا ان کو شاید معلوم بھی اُس وقت ہو گا جب خدانخواستہ کسی **خطرناک بیماری** نے جڑ پکڑلی ہوگی!

نَقلی کتھے کی تباہ کاریاں

پاکستان میں غالِباً کتھے کی پیداوار نہیں ہوتی، لٰہذا دولت کے حَرِیص اَفراد جنہیں کسی کی دنیا اور اپنی آخِرت کے **برباد** ہونے کی کوئی فِکر نہیں ہوتی وہ **مِٹّی** میں چمڑا رنگنے کا **رنگ** ملا کر اُسی مِٹّی کو **کتھا** کہہ کر بیچتے ہیں! اور یوں بے چارے **پاکستانی پان خور** گندی مِٹّی کھا کر طرح طرح کے اَمراض کا شکار اور سخت بیمار ہو کر تباہی کے غار میں جا پڑتے ہیں۔ جان بوجھ کر **نقلی کتھا** ہرگز استعمال نہ فرمائیں۔ نقلی کتھے کے تاجر اور نقلی کتھے والا پان بیچنے والے اِس فعل سے سچّی توبہ

کریں نیز جان بوجھ کر مٹی کھانے والے بھی باز آئیں۔ مٹی کے بارے میں شرعی مسئلہ (مَس۔ءَ۔لہ) یہ ہے، **"معمولی مقدار میں مٹی کھانے میں حَرَج نہیں مگر حدِّ ضَرر تک یعنی نقصان دِہ مقدار میں کھانا حرام ہے۔"**

(ردالمحتارج ۱ ص ۳۶٤، بہارِ شریعت حصہ ۲ ص ٦٣)

دانتوں میں خون آنے کے اسباب

بعض لوگوں کو مسواک کرنے سے خون آتا ہے بلکہ ایسوں کا خون کھانے کے ساتھ پیٹ میں بھی جاتا ہوگا۔ اس کا ایک سبب پیٹ کی خرابی بھی ہوتا ہے۔ ایسے مریض کو قبض وغیرہ کا علاج کرنا ضروری ہے۔ وزنی اور بادی غذاؤں سے پرہیز کرے اور کھانا بھوک سے کم کھائے، بے وقت کوئی چیز نہ کھائے۔ دوسرا سبب یہ ہے کہ دانتوں کی صفائی میں لاپرواہی کی وجہ سے غذائی اَجزاء دانتوں اور مَسُوڑھوں کے درمیان جمع ہو کر چُونے کی طرح سخت ہو کر جم جاتے ہیں، ڈاکٹری زبان میں اس کو ٹارٹر TATAR بولتے ہیں، اس لئے دانتوں کے ڈاکٹر سے رُجوع کیجئے اگر نیک طبیعت ڈاکٹر ہوگا اور کوئی مانع نہ ہوا تو ایک ہی وَقت میں تمام دانتوں کی صفائی (SCALING) کر دے گا۔ ورنہ چند بار دھکّے کھلا کر تھوڑا تھوڑا کام کر کے زِیادہ پیسے نکلوائے گا!

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

فرمانِ مصطفٰے

دانتوں کا بہترین علاج مسواک

صحیح طریقے پر مسواک کی جائے تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ کبھی بھی دانتوں کی بیماری نہ ہوگی۔ آپ کے دل میں ہوسکتا ہے یہ خیال آئے کہ میں تو برسوں سے مِسواک استعمال کرتا ہوں مگر میرے تو دانت اور پیٹ دونوں ہی خراب ہیں۔ میرے بھولے بھالے اِسلامی بھائی! اس میں مِسواک کا نہیں آپ کا اپنا ہی قُصور ہے، میں سگِ مدینہ عُفِیَ عنہ اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ آج شاید لاکھوں میں سے کوئی ایک آدھ ہی ایسا ہو جو صحیح اُصولوں کے مطابق مِسواک استعمال کرتا ہو! ہم لوگ اکثر جلدی جلدی دانتوں پر مِسواک مل کر وُضو کرکے چل پڑتے ہیں۔ یعنی یوں کہئے کہ ہم مسواک نہیں بلکہ "رسمِ مِسواک" ادا کرتے ہیں!

"مسواک کرنا سنّت ھے" کے ۱۴ حُروف کی نسبت سے مِسواک کے 14 مَدَنی پھول

﴿۱﴾ مسواک کی مَوٹائی چُھنگلیا یعنی چھوٹی اُنگلی کے برابر ہو ﴿۲﴾ مسواک ایک بالشت سے زیادہ لمبی نہ ہو ورنہ اُس پر شیطان بیٹھتا ہے ﴿۳﴾ اس کے رَیشے نرم ہوں کہ سخت رَیشے دانتوں اور مَسُوڑھوں کے درمیان خَلاء (GAP) کا باعِث بنتے ہیں ﴿۴﴾ مسواک تازہ ہو تو خوب ورنہ کچھ دیر پانی کے گلاس میں بھگو کر نَرم کرلیجئے ﴿۵﴾ اس کے رَیشے روزانہ کاٹتے رہیے کہ رَیشے اُس وقت تک کارآمد

رہتے ہیں جب تک ان میں تلخی باقی رہے ﴿۶﴾ دانتوں کی چوڑائی میں مِسواک کیجئے ﴿۷﴾ جب بھی مِسواک کرنا ہو کم از کم تین بار کیجئے ﴿۸﴾ ہر بار دھو لیجئے ﴿۹﴾ مِسواک سیدھے ہاتھ میں اِس طرح لیجئے کہ چھنگلیا اس کے نیچے اور بیچ کی تین اُنگلیاں اُوپر اور انگوٹھا سِرے پر ہو ﴿۱۰﴾ پہلے سیدھی طرف کے اوپر کے دانتوں پر پھر اُلٹی طرف کے اوپر کے دانتوں پر پھر سیدھی طرف نیچے پھر اُلٹی طرف نیچے مِسواک کیجئے ﴿۱۱﴾ چت لیٹ کر مِسواک کرنے سے تِلّی بڑھ جانے اور ﴿۱۲﴾ مُٹھی باندھ کر کرنے سے بواسیر ہو جانے کا اندیشہ ہے ﴿۱۳﴾ مِسواک وُضو کی سنّتِ قَبلیہ ہے البتّہ سنّتِ مُؤَکَّدہ اُسی وقت ہے جبکہ منہ میں بدبو ہو۔ (ماخوذ از فتاوی رضویہ ج ۱ ص ۲۲۳) ﴿۱۴﴾ مُسْتَعْمَل (یعنی استعمال شُدہ) مِسواک کے رَیشے نیز جب یہ ناقابلِ استِعمال ہو جائے تو پھینک مت دیجئے کہ یہ آلۂ ادائے سنّت ہے، کسی جگہ اِحتیاط سے رکھ دیجئے یا دَفن کر دیجئے یا سَمُندر میں ڈال دیجئے۔

(تفصیلی معلومات کیلئے بہارِ شریعت حصہ ۲ ص 17 تا 18 کا مطالعہ فرمائیے)

دانتوں کی حفاظت کے لئے چار مَدَنی پھول

﴿۱﴾ کوئی بھی چیز کھانے یا چائے وغیرہ پینے کے بعد تین بار اِس طرح کُلّی کریں کہ ہر بار پانی کو مُنہ میں ایک آدھ مِنَٹ تک اچھی طرح جُنبشیں دیجئے یعنی ہلانے کے بعد اُگلیں ﴿۲﴾ جب بھی موقع ملے منہ میں کُلّی بھر لیں اور چند

مِنَٹ تک ہلاتے رہیں پھر اُگل دیں۔ یہ عمل روزانہ مختلف اوقات میں چند بار کیجئے ﴿۳﴾ اگر مذکورہ انداز پر کُلّیوں کیلئے سادہ پانی کے بجائے نمک والا نیم گرم پانی استِعمال کیا جائے تو مزید مُفید ہے۔ اگر پابندی سے کریں گے تو اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ دانتوں کے درمیان اٹکے ہوئے غذاء کے اُجزاء دُھل دُھل کر نکلتے رہیں گے، نہ وہ مَسُوڑھوں میں ٹھہریں گے کہ سڑیں، اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اِس طرح کرنے سے **مَسُوڑھوں میں خون** کی شکایت بھی نہ ہوگی۔ ﴿٤﴾ زیتون شریف کا تیل دانتوں پر ملنے سے مَسُوڑھے اور ہلتے ہوئے دانت مضبوط ہوتے ہیں۔

مُنہ کی بدبو کا علاج

اگر مُنہ میں بدبو آتی ہو تو ہرا دھنیہ چبا کر کھایئے نیز گلاب کے تازہ یا سوکھے ہوئے پھولوں سے دانت مانجھنے سے بھی اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ دور ہو جائے گی۔ ہاں اگر پیٹ کی خرابی کی وجہ سے بدبو آتی ہو تو ''کم خوری'' کی سعادت حاصل کر کے بھوک کی بَرَکتیں لوٹنے سے اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ٹانگوں اور بدن کے مختلف حصّوں کے درد، قبض، سینے کی جلن'' مُنہ کے چھالے، بار بار ہونے والے نزلے کھانسی اور گلے کے درد مَسُوڑھوں میں خون آنا وغیرہ بہت سارے اَمراض کے ساتھ ساتھ **مُنہ کی بدبو** سے بھی جان چھوٹ جائے گی۔ بھوک سے کم کھانے میں 80 فیصد امراض سے بچت ہوسکتی ہے۔ (تفصیلی معلومات کیلئے فیضانِ سنّت کے باب ''پیٹ کا قفلِ مدینہ'' کا مطالعہ

فرمائیے) اگر نفس کی حِرص کا علاج ہو جائے تو کئی امراض خود ہی خَتْم ہو جائیں۔

رضاؔ نفس دشمن ہے دم میں نہ آنا

کہاں تم نے دیکھے ہیں چَندرانے والے (حدائقِ بخشش شریف)

مُنہ کی بدبو کا مَدَنی عِلاج

یہ دُرُود شریف موقع بہ موقع ایک ہی سانس میں گیارہ مرتبہ پڑھ لیجئے اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ مُنہ کی بدبو زائل ہو جائیگی:۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَی النَّبِیِّ الطَّاھِرِ.

ایک سانس میں پڑھنے کا طریقہ

ایک ہی سانس میں پڑھنے کا بہتر طریقہ یہ ہے کہ مُنہ بند کر کے آہستہ آہستہ ناک سے سانس لینا شُروع کیجئے اور جتنا ممکن ہو اُتنی ہوا پھیپھڑوں میں بھر لیجئے۔ اب دُرُود شریف پڑھنا شُروع کیجئے۔ چند بار اس طرح مَشْق کریں گے تو سانس ٹوٹنے سے قَبل اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ مکمّل گیارہ بار دُرُود شریف پڑھنے کی ترکیب بن جائے گی۔ مذکورہ طریقے پر ناک سے گہرا سانس لیکر ممکن حد تک روک رکھنے کے بعد مُنہ سے خارِج کرنا صحّت کیلئے انتہائی مفید ہے۔ دن بھر میں جب موقع ملے بالخُصُوص کُھلی فَضاء میں روزانہ چند بار تو ایسا کر ہی لینا چاہئے۔ مجھے (سگِ مدینہ عُفِیَ عَنْہُ کو) ایک سِن رَسیدہ حکیم صاحِب نے بتایا تھا کہ میں سانس

فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم: مجھ پر کثرت سے دُرُودِ پاک پڑھو بے شک تمہارا مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔

لینے کے بعد (آدھے گھنٹے تک یا کہا) دو گھنٹے تک ہوا کو اندر روک لیتا ہوں اور اس دوران اپنے وِرْد وَظائف بھی پڑھ سکتا ہوں۔ بقول اُن حکیم صاحِب کے سانس روکنے کے ایسے ایسے مَشّاق (یعنی مَشق کر کے ماہر ہو جانے والے لوگ) بھی دنیا میں ہوتے ہیں کہ صبح سانس لیتے ہیں تو شام کو نکالتے ہیں!

پانچ خوشبودار مُنہ

سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کا ایک عظیم مُعجِزہ مُلاحَظہ فرمایئے جس کی بَرَکت سے پانچ خوش نصیب صَحابِیّات رضی اللہ تعالیٰ عَنھُنّ کے مُنہ ہمیشہ کیلئے خوشبودار ہو گئے۔ چُنانچِہ حضرتِ سیِّدَتُنا عُمَیرہ بِنتِ مسعود انصارِیّہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ہم پانچ بہنیں حُضُورِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم، رسولِ مُحْتَشَم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کی خدمتِ معظّم میں بیعت کرنے کیلئے حاضِر ہوئیں۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم اُس وقت **قَدِید** (خُشک کیا ہوا گوشت) تناوُل فرما رہے تھے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ایک پارہ قَدِید (یعنی قَدید کا ٹکڑا) **چبا** کر کرم کر کے ہم کو عطا فرمایا تو ہم میں سے ہر ایک نے تھوڑا تھوڑا کر کے کھا لیا (اس کی بَرَکت سے) مرتے دم تک ہمارے مونھوں سے ہمیشہ **خوشبو** ہی آئی۔ (الخصائص الکبریٰ ج۱ ص ۱۰۶)

حضرت سیِّدُنا ابو اُمامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مدینۂ منوّرہ زادَھَا اللہُ شَرَفاً وَّ تَکرِیماً میں ایک بے شَرم اور بدزَبان عورت تھی۔ ایک دَفعہ وہ حُضُور

سراپا نور، فیض گنجور، شاہِ غَیُور صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کے پاس سے گزری، آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم اُس وَقت **قَدِید** یعنی خشک گوشت کے ٹکڑے تناوُل فرمارہے تھے، اُس نے بھی اِس میں سے مانگا۔ آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نے اُس کو اپنے آگے کے حصّے سے کچھ دے دیا، وہ بولی، نہیں، اپنے **مُنہ شریف** میں جو ہے وہ عطا فرمایئے۔ آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نے دَہَن مبارک سے نکال کر عنایت فرمایا، تو اُس نے اپنے منہ میں ڈالا اور کھالیا اس واقِعہ کے بعد اُس عورت سے کبھی بدزَبانی یا فُحش کلامی نہیں سُنی گئی۔ (اَلخصائِصُ الکُبریٰ ج۱ ص ۱۰۵)

موسلا دھار بارش

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دعوتِ اسلامی کے **مَدَنی ماحول** سے ہر دم وابَستہ رہئے، سنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت فرمایا کیجئے۔ اِن شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ آخِرت کی بے شُمار بھلائیاں ہاتھ آئیں گی بلکہ دُنیوی پریشانیاں بھی دُور ہوں گی، عاشِقانِ رسول کے قُرب میں اِن شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ دعائیں بھی قَبول ہوں گی۔ امیرُ الْمُؤمِنین حضرتِ مولائے کائنات، علیُّ الْمُرتَضیٰ شیرِ خدا کَرَّمَ اللہُ تَعالیٰ وَجْهَهُ الْکَرِیم سے روایت ہے کہ مَکّی مَدَنی سرکار، دو۲ عالَم کے مالِک و مُختار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نے اِرشاد فرمایا، اَلدُّعَاءُ سِلَاحُ الْمُؤْمِنِ وَعِمَادُ الدِّيْنِ، وَنُورُ

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ (مُسنَد اَبی یَعلیٰ ج۱ ص ۲۱۵ حدیث ۴۳۵) یعنی ''دعاء مومن کا ہتھیار ہے اور دین کا ستون ہے اور زمین و آسمان کا نُور ہے۔'' بالخصوص سفر میں دُعاء رد نہیں کی جاتی اور اگر عاشقانِ رسول کا **مَدَنی قافِلہ** ہو پھر تو کیا ہی بات ہے! چنانچہ دعوتِ اسلامی کے **عاشِقانِ رسول** کا سُنّتوں کی تربیت کا ایک مَدَنی قافِلہ **نِکیال** (کشمیر، پاکستان) میں سفر پر تھا۔ مقامی لوگوں نے دُعا کی درخواست کرتے ہوئے بتایا کہ نِکیال کے مسلمان عرصہ دراز سے برسات کی نعمت سے محروم ہیں۔ چُنانچہ مَدَنی قافِلے والوں نے **اِجتماعی دُعاء** کی ترکیب کی۔ نِکیال کے کافی مسلمان شریک ہوئے، دن کا وَقت تھا، دھوپ نکلی ہوئی تھی، عاشِقانِ رسول نے گڑگڑا کر **رِقّت انگیز دعاء** شروع کردی، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ **دیکھتے ہی دیکھتے ابرِ رَحمت چھا گیا، گھنگھور گھٹائیں اُمنڈ آئیں اور مُوسلا دھار بارِش برسنے لگی!** خوشی کے نعرے بُلند ہونے لگے، لوگ بارِش میں شرابور ہوگئے، **دعوتِ اسلامی** کی مَحبَّت اور مَدَنی قافِلے والے **عاشِقانِ رسول** کی عقیدت سے حاضِرین کے قُلوب مالا مال ہوگئے، دعوتِ اسلامی والوں پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کے اس عظیم کرم کا کُھلی آنکھوں سے مُشاہدہ کرنے کے سبب کافی اسلامی بھائی **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہوگئے اور **نِکیال** میں دعوتِ اسلامی کے مَدَنی کام کی دھوم دھام ہوگئی۔

قافِلہ میں ذرا، مانگو آکر دعاء ہوں گی خوب بارِشیں قافِلے میں چلو

عاشِقانِ رسول لے لو جو کچھ بھی پھول تم کو سنّت کے دیں قافِلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

ہاتھوں کی چکنائی

حضرت سیِّدُنا عبداللہ ابنِ عبّاس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ خَلْق کے رَہبر، شافعِ محشر، محبوبِ داوَر عَزَّوَجَلَّ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کا فرمانِ عبرت نشان ہے، ''جو اِس حال میں رات گزارے کہ اسکے ہاتھ پر (کھانے کی) چکنائی کا اثر ہو اور اسے کوئی مصیبت پہنچ جائے تو سوائے اپنی جان کے کسی اور کو ملامت نہ کرے۔''

(مجمع الزوائد ج۵ ص۳۳ حدیث ۷۹۵٤)

سانپ کا خطرہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کھانے کے بعد ہاتھوں کو صابُون وغیرہ سے اچھی طرح دھو کر تولیہ سے پُونچھ لینا چاہئے تا کہ کھانے کی بُو اور چکناہٹ جاتی رہے، ورنہ آپ کسی سے مُصافَحہ کریں گے تو بُو کی وجہ سے اُس کو گھن آسکتی ہے۔ مُفَسِّر شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں، ''اِس حدیثِ پاک میں مصیبت سے مُراد سانپ یا چوہے کا کاٹ جانا ہے۔ یہ دونوں جانور کھانے کی خوشبو پر دوڑتے ہیں یا اِس سے مُراد بَرَص کی بیماری ہے کہ کھانے سے سَنے ہوئے ہاتھ جسم

کے پسینے سے لگ کر جہاں چُھو جائیں وہاں کوڑھ کے سفید داغ پیدا ہونے کا خطرہ ہوتا ہے۔" (مراۃ شرح مشکوۃ ج ٦ ص ٣٨)

خلیلِ ملّت مفتی محمد خلیل خان برکاتی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، "کھانے سے فارغ ہو کر بغیر ہاتھ دھوئے سو جائے تو شیطان ہاتھ چاٹتا ہے اور مَعاذَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ بَرَص کا باعِث ہوتا ہے۔ (سُنّی بہشتی زیور ص ٦٠٧)

دوسروں کے برتن استعمال کرنا کیسا؟

کسی کے گھر سے ھدِیَّۃً کھانا آئے تو برتن فوراً خالی کر کے فوراً لوٹا دیجئے۔ اگر اُس وَقت نہ دے سکے تو امانتاً رکھ لیجئے اور بعد میں واپَس کر دیجئے، مگر یاد رہے دوسروں کے وہ برتن اپنے استِعمال میں لانا جائز نہیں۔ (اَیضاً ص ٥٦٩) اگر زندگی میں کبھی یہ گناہ سرزد ہوا ہے تو برتن کے مالِک سے مُعافی مانگ لیجئے اور بارگاہِ خُداوندی عَزَّوَجَلَّ میں بھی توبہ کر لیجئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب !　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سرکار کی سنّت میں عظمت ہی عظمت ہے کھیے پچیس حُرُوف کی نسبت سے کھانے کی 25 سنّتیں

﴿١﴾ سرکارِ نامدار صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم تکیہ (یعنی ٹیک) لگا کر نہیں کھاتے تھے۔ (مُلَخَّصاً سُنَن ابی داوٗد ج ٣ ص ٤٨٨ حدیث ٣٧٦٩) ﴿٢﴾ میز پر رکھ کر کھانا تناوُل

نہ فرماتے (مُلَخَّصاً صحیح بخاری ج ۳ ص ۲٤ حدیث ۵۳۸٦ ۵) ﴿۳﴾ جو کچھ مل جاتا تناوُل فرمالیتے (مُلَخَّصاً صحیح مسلم ص ۱۱۳٤ حدیث ۲۰۵۲) ﴿٤﴾ نہ تو گھر والوں سے کھانا مانگتے اور نہ ان کے سامنے خواہش (یعنی فرمائش) ظاہر کرتے، اگر وہ پیش کرتے تناوُل فرمالیتے اور وہ جو کچھ سامنے رکھتے وہ قَبول فرمالیتے اور جو کچھ پلاتے وہ نوش فرمالیتے (مُلَخَّصاً اتحاف السادۃ المتقین ج ۸ ص ۲٤۸) ﴿۵﴾ بعض اوقات خود اُٹھ کر کھانے پینے کی چیز لے لیتے (مُلَخَّصاً سنن ابی داوٗد ج ٤ ص ۵ حدیث ۳۸۵٦) ﴿٦﴾ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم اپنے سامنے سے (مُلَخَّصاً شُعَب الایمان ج ۵ ص ۷۹ حدیث ۵۸٤٦) ﴿۷﴾ اور تین انگلیوں سے تناوُل فرماتے تھے (مُلَخَّصاً المصنف ابن ابی شیبۃ ج ۵ ص ۵۵۹ حدیث ۲) ﴿۸﴾ اور بعض اوقات چار اُنگلیوں سے بھی کھالیتے (مُلَخَّصاً الجامع الصغیر ص ۲۵۰ حدیث ٦۹٤۲) مگر دو اُنگلیوں سے تناوُل نہ کرتے تھے، ارشاد فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم یہ شیطان کے کھانے کا طریقہ ہے (مُلَخَّصاً فیض القدیر مع جامع الصغیر ج ۵ ص ۲٤۹ حدیث ٦۹٤۰) ﴿۹﴾ جَو کے بغیر چھنے آٹے کی روٹی تناوُل فرماتے (مُلَخَّصاً صحیح بخاری ج ۳ ص ۵۲۱ حدیث ۵٤۱۰) ﴿۱۰﴾ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کا کھانا اکثر کھجور اور پانی پر مبنی ہوتا (مُلَخَّصاً صحیح بخاری ج ۳ ص ۵۲۳ حدیث ۵۳۸۳) ﴿۱۱﴾ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم دُودھ اور کھجور اکٹھے استعمال فرماتے اور ان کو دو عمدہ کھانے قرار دیتے (مُلَخَّصاً مُسند امام احمد ج ۵ ص ۳۸۵

حدیث ۱۵۸۹۳) ﴿۱۲﴾ سرکار صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کا پسندیدہ کھانا گوشت تھا (مُلَخَّصاً جامع ترمذی ج۵ ص۵۳۳ حدیث ۱۷۸) ﴿۱۳﴾ آپ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم ارشاد فرماتے، گوشت کانوں کی سَماعت بڑھاتا ہے اور دنیا وآخرت میں کھانوں کا سردار ہے۔ اگر میں اللہ عزوجل سے سُوال کرتا کہ مجھے روزانہ گوشت عطا کرے تو عنایت فرماتا (مُلَخَّصاً اتحاف السادۃ المتقین ج۸ ص۲۳۸) ﴿۱۴﴾ سرکار صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم گوشت اور کدّو سے ثرید بنا کر کھاتے (یعنی گوشت اور کدّو شریف کے سالن میں روٹی کے ٹکڑے اچھی طرح بھگو کر تناوُل فرماتے) (مُلَخَّصاً اتحاف السادۃ المتقین ج ۸ ص ۲۳۹) ﴿۱۵﴾ سرکار صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم جب گوشت تناوُل فرماتے تو اُس کی طرف سرِ اقدس کو نہ جھکاتے (مُلَخَّصاً اتحاف السادۃ المتقین ج ۸ ص ۲۳۹) بلکہ اُس کو اپنے دَہَن (منہ) مبارک کیطرف اُٹھاتے اور پھر دندانِ مبارک سے کاٹتے (ملخصاً جامع ترمذی ج۳ ص۳۲۹ حدیث ۱۸٤۲) ﴿۱۶﴾ سرکار صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کو بکری (اور بکرے) کے گوشت میں دَسْت (یعنی بازو) اور شانہ (یعنی کندھا) پسند تھا (مُلَخَّصاً جامع ترمذی ج۳ ص۳۳۰ حدیث ۱۸٤۲، ۱۸٤٤) ﴿۱۷﴾ سرکار صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم گُردے (کھانا) ناپسند فرماتے تھے کیوں کہ وہ پیشاب کے قریب ہوتے ہیں (مُلَخَّصاً کنز العمال ج۷ ص٤۱ حدیث ۱۸۲۱۲) ﴿۱۸﴾ سرکار صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کو تِلّی (کھانے سے) نفرت تھی مگر اِس کو حرام قرار نہیں دیا (مُلَخَّصاً اتحاف السادۃ المتقین

﴿۱۹﴾ سرکار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اپنی مبارَک اُنگلیوں سے رِکابی چاٹتے اور فرماتے، کھانے کے آخِر میں بَرَکت زِیادہ ہوتی ہے (شُعَبُ الایمان ج ۵ ص ۸۱ حدیث ۵۸۵٤) ﴿۲۰﴾ سرکار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو تازہ پھلوں میں خربوزہ اور انگور زِیادہ پسند تھے (مُلَخَّصاً کنزالعمال ج۷ ص ٤۱ حدیث ۱۸۲۰۰) ﴿۲۱﴾ خربوزہ روٹی اور شَکَر کے ساتھ تناوُل فرماتے تھے (مُلَخَّصاً اتحاف السادۃ المتقین ج ۸ ص ۲۳۶) ﴿۲۲﴾ بعض اوقات تر کھجور کے ساتھ (خربوزہ) کھاتے (مُلَخَّصاً جامع ترمذی ج ۳ ص ۳۳۲ حدیث ۱۸۵۰) ﴿۲۳﴾ دونوں ہاتھوں سے مدد لیتے ایک بار تر کھجوریں دائیں ہاتھ سے تناوُل فرمارہے تھے اور گٹھلیاں بائیں ہاتھ میں رکھ رہے تھے ایک بکری گزری آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اُس کو گٹھلی کے ساتھ اشارہ فرمایا وہ آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے بائیں ہاتھ سے (گٹھلیاں) کھانے لگی اور آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم دائیں ہاتھ سے کھا رہے تھے حتّٰی کہ آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم فارِغ ہوئے تو وہ بھی چلی گئی (مُلَخَّصاً اتحاف السادۃ المتقین ج۸ ص ۲۳۷) ﴿۲٤﴾ سرکار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کچا لہسن، کچی پیاز و گندنا (ایک بدبودار سبزی) نہیں کھاتے تھے (مُلَخَّصاً تاریخِ بغداد ج۲ ص ۲۶۲) ﴿۲۵﴾ آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے کبھی کسی کھانے کو بُرا نہیں کہا اگر اچّھا لگا تو تناوُل فرمایا اور ناپسند ہوا تو ہاتھ مبارَک روک لیا۔

(مُلَخَّصاً صحیح مسلم ص ۱۱٤۱ حدیث ۲۰٦٤)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

کھانے کے 92 مَدَنی پھول

کھانے کی نیّت کر لیجئے

(۱) کھانے سے مقصود حُصولِ لذّت اور خواہش کی تکمیل نہ ہو بلکہ کھاتے وقت یہ نیّت کر لیجئے، ''میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عِبادت پر قوّت حاصِل کرنے کیلئے کھا رہا ہوں'' یاد رہے! کھانے میں عبادت پر قوت حاصِل کرنے کی نیّت اُسی صورت میں سچّی ہوگی جبکہ بھوک سے کم کھانے کا بھی ارادہ ہو ورنہ سِرے سے نیّت ہی جھوٹی ہو جائے گی کیوں کہ خوب ڈٹ کر کھانے سے عبادت کیلئے قُوّت حاصل ہونے کے بجائے مزید سُستی پیدا ہوتی ہے۔ کھانے کی عظیم سُنّت یہ ہے کہ بھوک لگی ہوئی ہو کہ بغیر بھوک کے کھانے سے طاقت تو کیا آئے گی اُلٹا صحت خراب اور دِل بھی سخت ہو جاتا ہے۔ حضرتِ سیِّدُنا شیخ ابو طالب مکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، ایک روایت میں ہے، '' سَیر ہونے کی حالت میں کھانا برص پیدا کرتا ہے۔

(قُوت القلوب ج۲ ص ۳۲۶ مرکزِ اہلسنت برکاتِ رضا ھند)

(۲) ایسا دستر خوان بچھایئے جس پر کوئی حَرف، لفظ، عِبارت، شِعر یا کمپنی وغیرہ کا نام اُردو، انگریزی کسی بھی زَبان میں نہ لکھا ہوا ہو۔

فرمانِ مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم: جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اس نے مجھ پر دُرود پاک نہ پڑھا تحقیق وہ بدبخت ہوگیا۔

۳ **کھانا** کھانے سے پہلے اور بعد دونوں ہاتھ پہنچوں تک دھونا سنّت ہے، کُلّیاں کر کے مُنہ کا اگلا حصّہ بھی دھو لیجئے مگر کھانے سے قَبل دھوئے ہوئے ہاتھ مت پُونچھئے۔ سرکارِ مدینہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا: "کھانے سے پہلے اور بعد میں وُضو کرنا (یعنی ہاتھ مُنہ دھونا) رِزْق میں کُشادگی کرتا اور شیطٰن کو دُور کرتا ہے۔" (کنزالعُمّال ج۱۵ ص۱۰۶ حدیث ۴۰۷۵۵)

۴ **اگر** کھانے کیلئے کسی نے مُنہ نہ دھویا تو یہ نہیں کہیں گے کہ اِس نے سنّت ترک کردی۔ (مُلَخّص از بہارِ شریعت حصہ ۱۶ ص ۱۸ مدینۃ المرشد بریلی شریف)

۵ **کھاتے** وَقت اُلٹا پاؤں بچھا دیجئے اور سیدھا گھٹنہ کھڑا رکھئے یا سُرِین پر بیٹھ جایئے اور دونوں گھٹنے کھڑے رکھئے یا دوزانو بیٹھئے، تینوں میں سے جس طرح بھی بیٹھیں گے **سُنّت** ادا ہو جائے گی۔

پردے میں پردہ کی عادت بنایئے

۶ **اسلامی** بھائی ہو یا اسلامی بہن سبھی چادر یا کُرتے کے دامن کے ذَرِیعے **پردے میں پردہ** ضَرور کریں ورنہ کپڑے تنگ ہوئے یا کُرتے کا دامن اٹھا ہو گا تو گھر کے افراد وغیرہ بدنِگاہی کے گُناہ میں پڑ سکتے ہیں۔ **اگر** "پردے میں پردہ" ممکن نہ ہو تو دوزانو بیٹھئے کہ سنّت بھی ادا ہو جائے گی اور خود بخود **پردہ** بھی ہو جائے گا۔ کھانے کے علاوہ بھی بیٹھنے میں پردے میں پردہ کی عادت بنایئے۔

۷ **چار زانو** یعنی چوکڑی مار کر بیٹھے ہوئے کھانا سنّت نہیں، اس سے **پیٹ** باہر نکلتا ہے۔

۸ **پہلے** لقمہ پر بِسْمِ اللّٰه دوسرے سے قبل بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰن اور تیسرے سے پہلے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم پڑھیے۔ (احیاء العلوم ج ۳ ص ۶)

۹ بِسْمِ اللّٰه زور سے پڑھیے تاکہ دوسروں کو بھی یاد آ جائے۔

۱۰ شروع کرنے سے قبل یہ دُعاء پڑھ لی جائے، اگر کھانے پینے میں **زہر** بھی ہوگا تو اِنْ شَآءَ اللّٰه عَزَّوَجَلَّ اثر نہیں کرے گا۔ دُعا یہ ہے:۔

بِسْمِ اللّٰهِ وَ بِاللّٰهِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْم۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرتا ہوں جسکے نام کی بَرَکت سے زمین و آسمان کی کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی، اے ہمیشہ زندہ و قائم رہنے والے۔ (کنز العمال ج ۱۵ ص ۱۰۹ حدیث ۴۰۷۹۲)

۱۱ **اگر** شروع میں بِسْمِ اللّٰه پڑھنا بھول گئے تو دورانِ طعام یاد آنے پر اِس طرح کہہ لیجئے:۔

بِسْمِ اللّٰهِ اَوَّلَهٗ وَاٰخِرَهٗ ترجمہ: اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نام سے کھانے کی ابتداء اور انتہاء۔

کھاتے ہوئے بھی ذِکرُ اللہ جاری رکھئے

۱۲ **یا واجِدُ** جو کوئی کھانا کھاتے وَقْت ہر نوالہ پر پڑھا کریگا اِنْ شَآءَ اللّٰه

عَزَّوَجَلَّ وہ کھانا اُس کے پیٹ میں نُور ہوگا اور بیماری دور ہوگی۔ یا

۱۳ ہر لقمے سے قَبل "اللہ" یا "بِسمِ اللہ" کہتے جایئے تاکہ کھانے کی حِرص ذِکرُ اللہ عَزَّوَجَلَّ سے غافِل نہ کردے۔ ہر دو لقمہ کے درمیان اَلحَمدُ لِلّٰہ یا واجِدُ اور بِسمِ اللہ کہتے جایئے، اِس طرح ہر لقمہ کا آغاز بِسمِ اللہ سے، بیچ میں یا واجِدُ اور خَتمِ لقمہ حَمد کی ترکیب ہو جائے گی۔

۱۴ مٹّی کے برتن میں کھانا اَفضل ہے کہ "جو اپنے گھر میں مٹّی کے برتن بنواتا ہے فِرِشتے اُس گھر کی زیارت کرنے آتے ہیں۔"

(رَدُّالمُحتار ج ۹ ص ۴۹۵)

۱۵ سالن یا چٹنی کی پیالی روٹی پر مت رکھئے۔ (ایضاً ص ۴۹۰)

۱۶ ہاتھ یا چُھری کو روٹی سے نہ پُونچھئے۔ (ایضاً)

۱۷ زمین پر دَستر خوان بچھا کر کھانا سُنّت ہے۔ ٹیک لگا کر، ننگے سَر یا ایک ہاتھ زمین پر ٹیک کر، جُوتے پہن کر، لیٹے لیٹے یا چار زانو (یعنی چوکڑی مار کر) مت کھایئے۔

۱۸ روٹی اگر دَستر خوان پر آگئی تو سالن کا اِنتِظار کئے بغیر کھانا شُروع فرما دیجئے۔ (رَدُّالمُحتار ج ۹ ص ۴۹۰)

۱۹ اوّل آخر نمک یا نمکین کھایئے کہ اِس سے ستّر بیماریاں دُور ہوتی ہیں۔

(ایضاً ص ۴۹۱)

۲۰ **روٹی** ایک ہاتھ سے نہ توڑیئے کہ مغروروں کا طریقہ ہے۔

۲۱ **روٹی** اُلٹے ہاتھ میں پکڑ کر سیدھے ہاتھ سے توڑیئے کہ یہ سُنّت ہے۔ ہاتھ بڑھا کر تھال یا سالن کے برتن کے عَین بیچ میں اوپر کرکے روٹی اور ڈبل روٹی وغیرہ توڑنے کی عادت بنایئے۔ اِس طرح اَجزاء کھانے ہی میں گریں گے ورنہ دسترخوان پر گر کر **ضائع** ہو سکتے ہیں۔

۲۲ **سیدھے** ہاتھ سے کھایئے، اُلٹے ہاتھ سے کھانا، پینا، لینا، دینا، **شیطان** کا طریقہ ہے۔

تین انگلیوں سے کھانے کی عادت ڈالئے

۲۳ **تین** اُنگلیوں یعنی بیچ والی، شہادت کی اور انگوٹھے سے کھانا کھایئے کہ یہ سنّتِ انبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام ہے۔ عادت بنانے کیلئے اگر چاہیں تو ابتِداءً سیدھے ہاتھ کی بِنْصَر (چھوٹی اُنگلی کے برابر والی کو بِنْصَر کہتے ہیں) کو خم کرکے اس میں ربڑ بینڈ پہن لیجئے یا روٹی کا ٹکڑا ان دونوں اُنگلیوں سے ہتھیلی کی طرف دبائے رکھئے یا دونوں عمل ایک ساتھ کرلیجئے، جب عادت ہو جائے گی تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ربڑ وغیرہ کی حاجت نہ رہے گی۔ حضرتِ سیِّدُنا مُلّا علی قاری علیہ رحمۃ الباری فرماتے ہیں، "پانچ اُنگلیوں سے کھانا **حریصوں** کی نشانی ہے۔" (مرقاۃ ج ۸ ص ۹) اگر چاول کے دانے جدا

جُدا ہوں اور تین اُنگلیوں سے نِوالہ بننا ممکن نہ ہو تو چار یا پانچ اُنگلیوں سے کھا سکتے ہیں۔

روٹی کا کَنارا توڑنا

۲۴ **روٹی** کا کَنارا توڑ کر ڈال دینا اور بیچ کا حصّہ کھا لینا اسراف ہے۔ ہاں اگر کَنارے کچّے رہ گئے ہیں اِس کے کھانے سے نقصان ہوگا تو توڑ سکتا ہے، اِسی طرح یہ معلوم ہے کہ روٹی کے کَنارے دوسرے لوگ کھالیں گے ضائع نہ ہوں گے تو توڑنے میں حرج نہیں، یہی حکم اس کا بھی ہے کہ روٹی میں جو حصّہ پھولا ہوا ہے اُسے کھالیتا ہے باقی کو چھوڑ دیتا ہے۔

(مُلَخَّص از بہارِ شریعت حصہ ۱۶ ص ۱۸، ۱۹)

دانت کا کام آنت سے مت لیجئے

۲۵ **لقمہ** چھوٹا لیجئے اور اس اِحتیاط کے ساتھ کہ چَپڑ چَپڑ کی آواز پیدا نہ ہو اور اچھی طرح چبا کر کھایئے۔ اگر اچھی طرح چبائے بغیر نگل جائیں گے تو ہَضم کرنے کیلئے مِعدہ کو سخت زَحمت کرنی پڑے گی لہٰذا دانتوں کا کام آنتوں سے مت لیجئے۔

۲۶ **جب تک حَلق** سے نیچے نہ اُتر جائے دوسرے لقمے کی طرف ہاتھ بڑھانا یا لقمہ اُٹھالینا کھانے کی **حرص** کی علامت ہے۔

۳۷ روٹی کو دانت سے کاٹ کر کھانا حد درجہ معیوب اور بے برکتی کا باعِث ہے، یوں ہی کھڑے کھڑے کھانا سنّتِ نصاریٰ ہے۔ (سنّی بہشتی زیور ص ۵۶۵)

کھانا کھانے میں پھل پہلے کھانے چاہئیں

۳۸ ہمارے یہاں پھل آخر میں کھانے کا رَواج ہے جبکہ حُجَّۃُ الْاِسلام حضرتِ سیِّدُنا امام محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی فرماتے ہیں، "اگر پھل ہوں تو پہلے وہ پیش کئے جائیں کہ طبّی لحاظ سے ان کا پہلے کھانا زیادہ مُوافق ہے، یہ جلد ہضم ہوتے ہیں لہٰذا ان کو مِعْدے کے نچلے حصّے میں ہونا چاہئے اور قرانِ پاک سے بھی پھل کے مُقدَّم (یعنی پہلے) ہونے پر آگاہی حاصل ہوتی ہے چُنانچہ پارہ ۲۷ سورۃُ الْواقعہ کی آیت نمبر ۲۰، ۲۱ میں ارشاد ہوتا ہے:۔

وَفَاكِهَةٍ مِّمَّا يَتَخَيَّرُونَ ﴿٢٠﴾ وَلَحْمِ طَيْرٍ مِّمَّا يَشْتَهُونَ ﴿٢١﴾

ترجَمۂ کنزالایمان: اور میوے جو پسند کریں اور پرندوں کا گوشت جو چاہیں۔" (پ ۲۷ الواقعه ۲۰، ۲۱)

(اِحیاءُ العُلوم ج۲ ص ۲۱)

میرے آقا اعلیٰحضرت، مولٰینا شاہ امام اَحمد رَضا خان علیہ رحمۃُ الرّحمٰن روایت نَقل کرتے ہیں، "کھانے سے پہلے تربوز کھانا پیٹ کو خوب دھو دیتا ہے اور بیماری کو جڑ سے ختم کر دیتا ہے۔" (فتاوٰی رضویه جدید ج ۵ ص ٤٤٢)

کھانے کو عیب مت لگائیے

۲۹ **کھانے** میں کسی قسم کا عیب نہ لگائیے مَثَلاً یہ مت کہئے کہ ٹیسٹی (لذیذ) نہیں، کچّا رہ گیا ہے، نمک کم ہے، تیکھا بہُت ہے یا پھیکا پھیکا ہے وغیرہ وغیرہ۔ پسند ہے تو کھا لیجئے، ورنہ ہاتھ روک لیجئے۔ ہاں پکانے والے کو مرچ مَصالَحہ کی کمی بیشی کیلئے ہِدایت دینا مقصود ہو تو تنہائی میں رہنمائی میں مُضایقہ نہیں۔

پھلوں کو عیب لگانا زِیادہ بُرا ہے

۳۰ **پھلوں** کو عیب لگانا انسان کے پکائے ہوئے کھانے کے مقابلے میں زِیادہ بُرا ہے کہ کھانا پکانے میں انسانی ہاتھوں کا زِیادہ دخل ہے جبکہ پھلوں کے مُعاملے میں ایسا نہیں۔

۳۱ **کھانے** یا سالن وغیرہ کے بیچ میں سے مت لیجئے کہ بیچ میں بَرَکت نازِل ہوتی ہے۔

۳۲ **اپنی** طرف کے کَنارے سے کھائیے، ہر طرف ہاتھ مت ماریئے۔

۳۳ **اگر** ایک تھال میں مختلف قسم کی چیزیں ہیں تو دوسری طرف سے بھی اُٹھا سکتے ہیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

کھانے کے دَوران اچھی باتیں کیجئے

۳۴ **کھانا** کھاتے ہوئے اچھا سمجھ کر چپ رہنا آتَش پرستوں کا طریقہ ہے، ہاں بولنے کو جی نہیں چاہ رہا تو حَرَج نہیں، یوں ہی فُضول گوئی ہر حال میں نامناسِب ہی ہے، لہٰذا کھانے کے دَوران اچھی اچھی باتیں کرتے جایئے مَثَلاً جب بھی گھر میں مِل جُل کر یا مہمانوں وغیرہ کے ساتھ کھا رہے ہوں تو کھانے پینے کی سُنَّتیں بیان کیجئے۔ زہے نصیب! کھانے کے ان مَدَنی پھولوں کی فوٹو کاپیاں فریم کروا کر یا گتّے پر چسپاں کر کے کھانے کی جگہ پر آویزاں کر دی جائیں اور کھانے کے اوقات میں وقتاً فوقتاً پڑھ کر سنائی جائیں۔

۳۵ **کھانے** کے دَوران اِس قسم کی گفتگو نہ کیجئے جس سے لوگوں کو گھن آئے مَثَلاً دست، پیچش، قے وغیرہ کا تذکرہ۔

۳۶ **کھانا** کھانے والے کے لقمے مت تاڑیئے۔

اچھی اچھی بوٹیاں ایثار کیجئے

۳۷ **کھانے** میں سے اچھی اچھی بوٹیاں چھانٹ لینا یا مل کر کھا رہے ہوں تو اِس لئے بڑے بڑے نِوالے اُٹھا کر جلدی جلدی نِگلنا کہ کہیں میں رَہ نہ جاؤں یا اپنی طرف زِیادہ کھانا سمیٹ لینا اَلْغَرَض کسی بھی طریقے سے

دوسروں کو محروم کر دینا دیکھنے والوں کو بدظن کرتا ہے اور یہ بے مُرُوَّتوں اور حریصوں کا شیوہ ہے۔ اچھی اَشیاء اپنے اسلامی بھائیوں یا اہلِ خانہ کیلئے ایثار کی نیّت سے تَرک کریں گے تو اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ثواب پائیں گے۔ جیسا کہ سلطانِ دوجہان صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کا فرمانِ بخشش نشان ہے، ''جو شخص کسی چیز کی خواہش رکھتا ہو، پھر اُس خواہش کو روک کر (دوسروں کو) اپنے اوپر تَرجیح دے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے بخش دیتا ہے۔'' (اتحاف السادۃ المتقین ج ۹ ص ۷۷۹)

گرے ہوئے دانے کھالینے کے فضائل

۳۸ **کھانے** کے دَوران اگر کوئی دانہ یا لقمہ وغیرہ گر جائے تو اُٹھا کر پُونچھ کر کھا لیجئے کہ **مغفِرت** کی بِشارت ہے۔

۳۹ **حدیثِ** پاک میں ہے، جو کھانے کے گِرے ہوئے ٹکڑے اُٹھا کر کھائے وہ فَراخی (یعنی خوش حالی) کی زندگی گزارتا ہے اور اس کی اولاد اور اولاد کی اولاد میں کم عقلی سے حفاظت رہتی ہے۔

(کنز العُمّال ج۱۵ ص ۱۱۱ حدیث ۴۰۸۱۵)

۴۰ **حُجّۃُ الاِسلام** حضرت سیِّدُنا امام محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی نَقل فرماتے ہیں، ''روٹی کے ٹکڑوں اور ریزوں کو چُن لیجئے اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ خوش حالی نصیب ہوگی۔ بچّے صحیح وسلامت اور بے **عَیب** ہوں گے اور وہ

فرمانِ مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم: جس نے مجھ پر روزِ جمعہ دو سو بار دُرُود پاک پڑھا اس کے دو سو سال کے گناہ معاف ہوں گے۔

ٹکڑے حُوروں کا مہر بنیں گے۔" (اِحیاءُ العُلوم ج۲ ص۷)

(۴۱) **گِری** ہوئی روٹی کو اُٹھا کر چُومنا جائز ہے۔

(۴۲) **دسترخوان** پر جو دانے وغیرہ گِر گئے اُنہیں مُرغیوں، چڑیوں، گائے یا بکری وغیرہ کو کھلا دینا جائز ہے۔ یا ایسی جگہ احتیاط سے رکھ دیں کہ چیُونٹیاں کھالیں۔

کھانے میں پھونک مارنا منع ہے

(۴۳) **کھانے** اور چائے وغیرہ کو ٹھنڈا کرنے کیلئے پھونک مت ماریئے کہ بے بَرَکتی ہوگی۔ زیادہ گرم کھانا مت کھایئے کھانے کے قابل ہوجانے کا اِنتظار فرمالیجئے۔ (مُلَخصاً رَدُّالمُحتار ج۹ ص ۴۹۱)

(۴۴) **کھانے** کے دَوران بھی سیدھے ہاتھ سے پانی نوش کیجئے۔ یہ نہ ہو کہ ہاتھ آلُودہونے کے سبب اُلٹے ہاتھ میں گلاس تھام کر سیدھے ہاتھ کی اُنگلی مَس کر کے دل کو منالیا کہ سیدھے ہاتھ سے پی رہا ہوں!

پانی چوس کر پینا سیکھئے

(۴۵) **پانی** ہو یا کوئی سا مشروب ہمیشہ بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم پڑھ کر چھوٹے چھوٹے گھونٹ پینا چاہئے مگر چُوسنے میں آواز پیدا نہ ہو، پانی ہو یا کوئی اور مشروب، بڑے بڑے گھونٹ پینے سے **جگر کی بیماری** پیدا ہوتی

ہے۔ آخر میں اَلحمدُ لِلّٰہ کہیے۔ افسوس! ٹُھوس ٹُھوس کر پینے والی سنّت پر اب شاید ہی کوئی عمل کرتا ہو، برائے کرم! اِس کیلئے مَشق فرمائیے اور اِس سنّت کو اپنائیے۔

۴۶ جب کچھ بھوک باقی رہ جائے کھانا تَرک کر دیجئے۔

لذّت صِرف زَبان کی جڑ تک ہے

۴۷ ڈَٹ کر کھانا سُنّت نہیں، زیادہ کھانے کو جی چاہے تو اپنے آپ کو اِس طرح سمجھائیے کہ صِرف زَبان کی نوک سے جڑ تک لذّت رہتی ہے حلق میں پہنچتے ہی لذّت خَتم ہو جاتی ہے تو لمحہ بھر کے ذائقے کی خاطِر سنّت کا ثواب چھوڑنا دانشمندی نہیں۔ نیز زیادہ کھانے سے طبیعت بوجھل ہو جاتی، عبادت میں سستی آتی، مِعْدہ خراب ہوتا اور بعضوں کو موٹاپا آتا ہے۔ قَبض، گیس شوگر اور دل وغیرہ کی بیماریوں کا اِمکان بڑھتا ہے۔

۴۸ فراغت کے بعد پہلے بیچ کی پھر شہادت کی اُنگلی اور آخر میں انگوٹھا تین ۳ تین ۳ بار چاٹئے۔ "سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کھانے کے بعد مبارک اُنگلیوں کو تین مرتبہ چاٹتے۔" (شمائل ترمذی ص ٦١ حدیث ١٣٨)

برتن چاٹ لیجئے

۴۹ برتن بھی چاٹ لیجئے۔ حدیثِ پاک میں ہے، "کھانے کے بعد جو شخص

برتن چاٹتا ہے تو وہ برتن اُس کیلئے دُعاء کرتا ہے اور کہتا ہے، اللہ تعالیٰ تجھے جہنَّم کی آگ سے **آزاد** کرے جس طرح تُو نے مجھے **شیطان** سے آزاد کیا۔" (کنزالعُمّال ج۱۵ ص ۱۱۱ حدیث ۴۰۸۲۲) اور ایک رِوایَت میں ہے کہ برتن اُس کیلئے **اِستِغفار** کرتا ہے۔

(ابنِ ماجہ ج۴ ص۱۴ حدیث ۳۲۷۱)

سنت ۵۰: **جس** برتن میں کھایا اِس کو چاٹنے کے بعد دھو کر پی لیجئے اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب ملیگا۔ (اِحیاءُ العُلوم ج۲ ص ۷)

دھو کر پینے کا طریقہ

سنت ۵۱: **چاٹنا** اور دھونا اُسی وَقت کہلائے گا جب کہ غذا کا کوئی جُز اور شوربے کا اثر وغیرہ باقی نہ رہے۔ لہٰذا تھوڑا سا پانی ڈالکر برتن کے اُوپری کَنارے سے لیکر نیچے تک ہر طرف اُنگلی وغیرہ سے اچھّی طرح دھو کر پینا چاہئے۔ دو یا تین بار اسی طرح دھو کر پی لیں گے تو اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ برتن خوب صاف ہو جائیگا۔

سنت ۵۲: **پینے** کے بعد رِکابی یا تھال میں معمولی سا بچا ہوا پانی بھی اُنگلی سے جمع کر کے پی لینا چاہئے، ایسا نہ ہو کہ مصالحہ کا کوئی ذرّہ ہی کہیں چپکا رہ جائے اور اسی میں بَرَکت بھی چلی جائے! کہ حدیثِ پاک میں یہ بھی ہے، "تم

نہیں جانتے کہ کھانے کے کس حصّے میں بَرَکت ہے۔"

(صحیح مسلم ص ۱۱۲۳ حدیث ۲۰۳۳)

۵۳ **سالن** کے شوربے سے آلودہ کٹورے، چمچ نیز چائے، لسی، پھلوں کے رس (JUICES) شربت اور دیگر مشروبات کے آلودہ، پیالے، گلاس اور جگ وغیرہ کو دھو پی کر اِسی طرح صاف کر لیجئے۔ کہ غذا کا کوئی ذرّہ یا اثر باقی نہ رہے اور یوں خوب بَرَکتیں لوٹئے۔

۵۴ **گلاس** میں بچے ہوئے مسلمان کے صاف سُتھرے جھوٹے پانی کو قابلِ استِعمال ہونے کے باوُجود خواہ مخواہ پھینک کر ضائع کر دینا اسراف ہے اور اِسراف حرام۔ (مُلخصاً سُنّی بہشتی زیور ص ۵۶۷)

۵۵ **آخِر** میں اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہئے۔ اوّل آخِر ماثُور (یعنی قراٰن وحدیث کی) دُعائیں بھی یاد ہوں تو پڑھئے۔

۵۶ **صابون** سے اچھی طرح ہاتھ دھو لیجئے تاکہ بُو اور چکناہٹ جاتی رہے۔

کھانے کے بعد مَسح کرنا سنّت ہے

۵۷ **حدیثِ** پاک میں یہ بھی ہے، (کھانے سے فَراغت کے بعد) "سرکارِ مدینہ صلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم نے ہاتھ دھوئے اور ہاتھوں کی تَری سے منہ اور کلائیوں اور سرِ اقدس پر مَسح کر لیا اور اپنے پیارے صَحابی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے

فرمایا، "عِکراش! جس چیز کو آگ نے چُھوا (جو آگ سے پکائی گئی ہو) اُس کے کھانے کے بعد یہ **وُضو** ہے۔"

(ترمذی شریف ج ۳ ص ۳۳۵ حدیث ۱۸۵۵)

۵۸ **کھانے** کے بعد دانتوں کا **خِلال** کرنا سُنّت ہے۔

پچھلے گناہ مُعاف

۵۹ **حُضور** صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا، جو شخص کھانا کھائے اور یہ کلِمات کہے تو اس کے گزشتہ تمام **گناہ مُعاف** کر دیئے جاتے ہیں:۔

دعا کے وہ کلِمات یہ ہیں:۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَطْعَمَنِیْ ھٰذَا وَ رَزَقَنِیْہِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّۃٍ ."

ترجَمہ: تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جس نے مجھے یہ کھانا کھلایا اور میری کسی بَہارت وقُوت کے بغیر مجھے یہ رِزْق عطا فرمایا۔"

(ترمذی شریف ج ۵ ص ۲۸۴)

۶۰ **کھانے** کے بعد یہ دُعا بھی پڑھیے:۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَ جَعَلَنَا مُسْلِمِیْنَ۔

ترجَمہ: اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شُکر ہے جس نے ہمیں **کِھلایا** ، پلایا اور ہمیں مسلمان بنایا۔

(ابو داوٗد شریف ج ۳ ص ۵۱۳ حدیث ۳۸۵۰)

٦١ **اگر** کسی نے **کِھلایا** ہو تو یہ دُعا بھی پڑھے:۔

اَللّٰھُمَّ اَطْعِمْ مَنْ اَطْعَمَنِیْ وَ اسْقِ مَنْ سَقَانِیْ ۔

(صحیح مسلم ص ١١٣٦ حدیث ٢٠٥٥)

ترجمہ: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کو **کِھلا** جس نے مجھے **کِھلایا** اور اُس کو پلا جس نے مجھے پلایا۔

٦٢ **کھانا** کھانے کے بعد یہ دُعا بھی پڑھے:۔

اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْہِ وَاَطْعِمْنَا خَیْرًا مِّنْہُ ۔

ترجمہ: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! ہمارے لئے اِس کھانے میں بَرَکت عطا فرما اور اِس سے بہتر کھانا ہمیں **کِھلا**۔ (ابوداؤد شریف ج۳ ص ٤٧٥ حدیث ٣٧٣٠)

٦٣ **دُودھ** پینے کے بعد یہ دُعا پڑھے:۔

اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْہِ وَزِدْنَا مِنْہُ ۔ ترجمہ: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! ہمارے لئے اِس میں بَرَکت دے اور ہمیں اِس سے زیادہ عِنایت فرما۔ (ایضاً)

٦٤ **سرکارِ** مدینہ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کو حلوا، شہد، سِرکہ، کَھجور، تربُوز، ککڑی اور لوکی (کدّو شریف) بَہُت پسند تھے۔

٦٥ **گوشت** میں دَست (بازو) گردن اور کمر کا گوشت مَرغوب تھا۔

٦٦ **آقائے** مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کبھی کبھی کَھجور اور تَربُوز یا کَھجور

اور ککڑی یا کھجور اور روٹی مِلا کر تناوُل فرماتے تھے۔

۶۷ **کھرچن** سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کو پسند تھی۔

۶۸ **ثَرِید** یعنی سالن کے شوربے میں بھگوئی ہوئی روٹی کے ٹکڑے سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کو بَہُت پسند تھے۔

۶۹ **ایک اُنگلی** سے کھانا شیطان کا اور دو اُنگلیوں سے کھانا مغرُوروں کا طریقہ ہے تین انگلیوں سے کھانا سُنَّتِ اَنْبِیاء علیہم السلام ہے۔

کتنا کھائے؟

۷۰ **بُھوک** کے تین۳ حصّے کرنا بہتر ہے۔ ایک حصّہ **کھانا**، ایک حِصّہ **پانی** اور ایک حِصّہ **ہوا**۔ مَثَلاً تین۳ روٹی میں سَیر ہو جاتے ہیں تو ایک روٹی کھایئے ایک روٹی جتنا پانی اور باقی ہوا کیلئے خالی چھوڑ دیجئے۔ اگر پیٹ بھر کر بھی کھالیا تو مُباح ہے کوئی گُناہ نہیں۔ مگر کم کھانے کی دینی و دُنیوی بَرَکتیں مرحبا! تجرِبہ (تَج۔رِ۔بَہ) کر کے دیکھ لیجئے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ پیٹ ایسا دُرُست ہو جائے گا کہ آپ حیران رَہ جائیں گے۔ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہم سب کو **پیٹ کا قفلِ مدینہ** نصیب فرمائے۔ یعنی حرام سے بچنے اور حلال کھانا بھی ضَرورت سے زیادہ کھانے سے بچائے۔

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم

قَیلُولہ سنّت ہے

(۷۱) **دوپہر** کے کھانے کے بعد قَیلُولہ کیجئے کہ دوپہر کے وقت لیٹنے کو **قَیلُولہ** کہتے ہیں اور یہ خُصُوصاً رات کو عبادت کرنے والوں کے لئے سنّت ہے کہ اس سے رات کی عبادت میں آسانی ہو جاتی ہے۔ شام کو کھانے کے بعد کم از کم **150** قدم چلئے۔ شام کے کھانے کے بعد مُطلَقاً ٹہلنا بہتر ہے اور یہ ڈیڑھ سو قدم چلنے کا قول اَطِبّاء کا ہے۔

(۷۲) **کھانے** کے بعد اَلحمدُلِلّٰہ ضَرور کہئے۔

(۷۳) **دسترخوان** اٹھائے جانے سے پہلے مت اُٹھئے۔

(۷۴) **کھانے** کے بعد ہاتھ اچّھی طرح دھو کر پُونچھ لیجئے۔ صابون بھی استِعمال کر سکتے ہیں۔

(۷۵) **کاغذ** سے ہاتھ پُونچھنا منْع ہے۔

(۷۶) **تولیہ** سے ہاتھ پُونچھ سکتے ہیں، پہنے ہوئے کپڑے سے ہاتھ مت پُونچھئے۔

بَرَکت اُڑانے والے اَفعال

(۷۷) **خلیلُ العُلَماء** مفتی محمد خلیل خان برکاتی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، ''جس برتن میں کھانا کھایا ہے اُس میں ہاتھ دھونا یا ہاتھ دھو کر گرتے یا تہبند کے

دامن یا آنچل سے پُونچھنا بَرَکت کو اُڑا دیتا ہے۔

(مُلَخَّصاً سُنّی بہشتی زیور ص ۵۷۸)

۷۸ **کھانا** کھانے کے فوراً بعد سَخت ورزِش کرنا یا زِیادہ وَزنی چیز اُٹھانا، گھسیٹنا وغیرہ سَخت محنت کے کام سے آنت اُتر جانے، اپنڈکس ہو جانے یا پیٹ بڑھنے کے امراض پیدا ہو سکتے ہیں۔

۷۹ **کھانے** کے بعد اَلْحَمْدُ لِلّٰہ بُلند آواز سے اُس وَقت کہیے جب سب کھانے سے فارِغ ہو چکے ہوں ورنہ آہستہ کہیے۔ (رَدُّالْمُحتار ج۹ ص ۴۹۰) کھانے کے بعد دُعائیں بھی اُسی وَقت پڑھائی جائیں جب ہر فرد فارِغ ہو چکا ہو ورنہ جو کھا رہا ہے وہ شرمِندہ ہو گا۔

کسی کے دَرَخْت کا پھل کھانا کیسا؟

۸۰ **باغ** میں پہنچا وہاں پھل گِرے ہوئے ہیں تو جب تک مالِکِ باغ کی اجازت نہ ہو، پھل نہیں کھا سکتا اور اجازت دونوں طرح ہو سکتی ہے۔ یا صَراحۃً اجازت ہو مَثَلاً مالِک نے کہہ دیا کہ گِرے ہوئے پھلوں کو کھا سکتے ہو یا دَلالۃً اجازت ہو یعنی وہاں ایسا عُرف وعادت ہے کہ باغ والے گِرے ہوئے پھلوں سے لوگوں کو مَنْع نہیں کرتے۔ دَرَخْتوں سے پھل توڑ کر کھانے کی اجازت نہیں مگر جب کہ پھلوں کی کثرت ہو اور معلوم ہو کہ توڑ

کر کھانے میں مالِک کو ناگواری نہیں ہوگی تو توڑ کر بھی کھا سکتا ہے۔ مگر کسی صورت میں یہ اجازت نہیں کہ وہاں سے پھل اُٹھا لائے (مُلَخَّصاً عالمگیری ج ۵ ص ۳۳۹) ان سب صورتوں میں عُرف وعادت کا لحاظ ہے اور اگر عُرف وعادت نہ ہو یا معلوم ہو کہ مالِک کو ناگواری ہوگی تو گرے ہوئے پھل بھی کھانا جائز نہیں۔

بغیر پوچھے کھانا کیسا؟

۸۱ **دوست** کے گھر گیا کوئی چیز پکی ہوئی ملی خود لیکر کھالی یا اُس کے باغ میں گیا اور پھل توڑ کر کھالیے اگر معلوم ہے کہ اُسے ناگوار نہ ہوگا تو کھانا جائز ہے مگر یہاں اچّھی طرح غور کر لینے کی ضَرورت ہے، بسا اَوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ یہ سمجھتا ہے کہ اُسے ناگوار نہ ہوگا حالانکہ اُسے ناگوار ہے۔

(مُلَخَّصاً عالمگیری ج ۵ ص ۳۳۹)

۸۲ **ذَبیحہ** کا "حرام مَغز" کھانا ممنوع ہے لہٰذا پکاتے وَقت گردن، چانپ اور پیٹھ کی رِیڑھ کی ہڈّی کے گوشت کو اچّھی طرح دیکھ کر حرام مَغز الگ کر لیجئے۔

۸۳ **مُرغی** کا حرام مَغز باریک ہوتا ہے اور اس کے نکالنے میں حَرج ہے لہٰذا پکانے میں رَہ گیا تو مُضایَقہ نہیں۔ مگر کھایا نہ جائے، اِسی طرح مُرغی کی

گردن کے پٹھے اور کالی ڈوری نُما خون کی رگیں بھی نہ کھائیں۔

۸۴ **ذَبیحہ** کا ''غُدُود'' (یعنی گانٹھ، گلٹی) کھانا مکروہِ تحریمی ہے لہٰذا پکانے سے قبل ہی اس کو نکال دیجئے۔

مُرغی کا دل

۸۵ **مرغی** کا دِل پھینکنا نہیں چاہئے، لمبائی میں چار چیرے ڈال کر یا جس طرح بھی ممکن ہو چیر کر اس میں سے خون اچّھی طرح صاف کر کے پھر سالن میں ڈال دیجئے۔

پکی ہوئی خُون کی رگیں مت کھائیے

۸۶ **ذَبیحہ** کے گوشت کے اندر جو خون رہ گیا وہ پاک ہے مگر اُس خون کا کھانا ممنوع ہے۔ لہٰذا گوشت کے وہ حصّے جن میں عُموماً خون رہ جاتا ہے اُن کو اچّھی طرح دیکھ لیجئے۔ مثلاً مُرغی کی گردن، پَر اور ٹانگ وغیرہ کے اندر سے کالی ڈوریاں نکال لیا کریں کہ یہ خون کی نَسیں ہوتی ہیں، خون پکنے کے بعد کالا ہو جاتا ہے۔

''بسم اللہ کرو'' کہنا سخت ممنوع ہے

۸۷ **ایک** کھانا کھا رہا ہے دوسرا آیا پہلے نے اُس سے کہا: ''آؤ کھانا کھالو'' دوسرے نے کہا: ''بِسْمِ اللّٰہ کرو!'' یہ بَہُت سخت ممنوع ہے ایسے

مَوقَع پر دُعائیہ الفاظ کہنے چاہئیں مَثَلاً کہے، "اللہ عَزَّوَجَلَّ بَرَکت دے۔

(مُلَخَّص از بہارِ شریعت حصہ ۱۶ ص ۳۲)

سڑا ہوا گوشت کھانا حرام ہے

۸۸ **گوشت** سڑ گیا تو اس کا کھانا حرام ہے۔ اِسی طرح جو کھانا خراب ہو جاتا ہے وہ بھی نہیں کھا سکتے۔ خراب ہونے کی علامت یہ ہے کہ اُس میں پھپھوندی، بدبُو یا کھٹّی بُو پیدا ہو جاتی ہے۔ اگر شوربہ ہو تو اُس پر جھاگ بھی آ جاتا ہے۔ دالیں، کچھڑا اور کھٹائی والا سالن جلد خراب ہوتا ہے۔

ثابت ہری مِرچیں

۸۹ **کھانے** کے اندر پکی ہوئی ثابت ہری یا سُرخ مرچیں کھاتے وَقت پھینک دینے کے بجائے ممکِن ہو تو پہلے سے چُن کر الگ کر لیجئے اور پیس کر دوبارہ کام میں لائیے۔ اِسی طرح پکے ہوئے گرم مسالے بھی اگر قابلِ استِعمال ہوں تو ضائع نہ کیجئے۔

بچی ہوئی روٹیوں کا کیا کریں؟

۹۰ **بچی** ہوئی روٹی اور شوربہ وغیرہ پھینکنا اِسراف ہے۔ مُرغی، بکری یا گائے وغیرہ کو کھلا دیں۔ چند روز کی بچی ہوئی روٹیوں کے ٹکڑے کر کے شوربے میں پکا لیجئے۔ اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ بہترین کھانا بن جائیگا۔

کیکڑا اور جھینگا کھانا کیسا؟

۶۱ **مچھلی** کے سوا دریا کا ہر جانور حرام ہے۔ جو مچھلی بغیر مارے خود ہی مر کر پانی میں اُلٹی تیر گئی وہ حرام ہے، کیکڑا کھانا بھی حرام ہے، جھینگے میں اختِلاف ہے کھانا جائز ہے مگر بچنا افضل۔

۶۲ **ٹِڈّی** مری ہوئی بھی حلال ہے ٹِڈّی اور مچھلی دونوں بغیر ذَبح کے حلال ہیں۔

یاربِّ مصطفےٰ عَزَّوَجَلَّ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم! ہماری مغفرت فرما، ہمیں اِتنی بار "آدابِ طعام" کا مُطالَعہ کرنے کی توفیق عطا فرما کہ کھانے کی سُنّتیں اور آداب یاد ہو جائیں اور ہمیں ان پر عمل کرنے کی بھی توفیق عنایت فرما۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمّد

تُوبُوا اِلَی اللّٰہ! اَسْتَغْفِرُاللّٰہ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمّد

خاموشی بغیر سلطنت کی بادشاہی ہے

طالبِ غمِ مدینہ و بقیع و مغفرت

۱۷ محرّم الحرام ۱۴۲۷ھ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

جنّات کی غِذاؤں کا بیان

دُرُود شریف کی فضیلت

سلطانِ دوجہان، مدینے کے سلطان، رَحمتِ عالمیان، سَروَرِ ذیشان صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے، جو مجھ پر **جُمُعہ** کے دن اور رات ۱۰۰ سو مرتبہ دُرُود شریف پڑھے اللہ تعالیٰ اسکی ۱۰۰ سو حاجتیں پوری فرمائے گا۔ ۷۰ ستّر آخِرت کی اور ۳۰ تیس دنیا کی۔ (کَنْزُ الْعُمّال ج۱ ص۲۵٦ الحدیث ۲۲۳۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

جنّات کا وَفد بارگاہِ رسالت میں

حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رِوایت ہے، نبیِّ رَحمت، شفیعِ اُمّت، شَہَنشاہِ نُبُوَّت، تاجدارِ رسالت صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کی خدمتِ سراپا عظمت میں **جنّات** کا ایک وَفد حاضِر ہو کر عَرض گزار ہوا، "آپ کی اُمّت ہڈّی، گوبر اور کوئلہ سے اِستِنجاء نہ کرے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس میں ہمارا رِزق مقرَّر فرما دیا ہے تو نبیِّ کریم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم نے (اُمّت کو) اس سے منع فرما دیا۔"

(ابوداؤد ج۱ ص۴۸ حدیث ۳۹)

جنّات انسانوں سے نو گُنا ہیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جِنّات بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ایک مخلوق ہے جسے آگ سے پیدا کیا گیا ہے، یہ کھاتے پیتے ہیں اور نِکاح بھی کرتے ہیں۔ انسانوں کے مقابلے میں ان کی تعداد نو گنا ہے۔ حضرتِ سیِّدُنا عَمرو بِکالی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، جب انسان کا ایک بچہ پیدا ہوتا ہے تو جنّات کے یہاں نو بچے پیدا ہوتے ہیں۔ (جامعُ البیان ج۹ ص۸۵ حدیث ۲۴۸۰۳)

مسلمان کے دسترخوان پر جنّات

حضرت علّامہ جلالُ الدّین سُیُوطی الشّافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ایک تابعی بُزُرگ سے نَقل فرماتے ہیں، "تمام مسلمانوں کے گھروں کی چھتوں پر مسلمان جنّات رَہتے ہیں۔ جب دوپہر اور رات کو دسترخوان لگایا جاتا ہے یعنی گھر کے افراد کھانا کھاتے ہیں تو جنّات بھی چھتوں سے اُتر آتے اور ساتھ ہی بیٹھ کر کھانے لگ جاتے ہیں! ان کے ذَرِیعے اللہ عَزَّوَجَلَّ شریر جنّات کو بھگا دیتا ہے۔

(لَقطُ المَرجان فی احکام الجان للسیوطی ص ۴۴)

سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم سے سانپ کی سرگوشی

حضرت سیِّدُنا جابِر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، میں رسولُ اللہ عَزَّوَجَلَّ وصلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی خدمتِ بابَرَکت میں حاضِر تھا کہ اچانک ایک

سانپ آیا اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کے پہلوئے مبارک میں کھڑا ہو گیا پھر اُس نے اپنا مُنہ حُضورِ اکرم، **نُورِ مُجَسَّم**، شاہِ بنی آدم، **رسولِ مُحتَشَم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کے کان مبارک کے قریب کرلیا گویا آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم سے سرگوشی کرنے لگا تو نبیِّ کریم، رء ُوف رَّحیم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم نے ارشاد فرمایا، ''ہاں ٹھیک ہے۔'' پھر وہ **سانپ** واپس چلا گیا۔ میں نے حُضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم سے دریافت کیا؟ تو سرورِ کائنات، شاہِ موجودات صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم نے مجھے خبر دی کہ وہ **جنّات** کا ایک فرد تھا اور وہ یہ کہہ گیا ہے کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم اپنی اُمّت کو حُکم فرما دیجئے کہ وہ **گوبر** اور **بوسیدہ ہڈّی** سے اِستنجاء نہ کیا کریں اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے اس میں ہمارا رزق بنا دیا ہے۔

(لقط المرجان فی احکام الجان ص ٤٦)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا ہمارے میٹھے میٹھے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کی بارگاہِ بے کس پناہ میں جنّات بھی فریاد لاتے ہیں اور یہ بھی پتا چلا کہ ہڈّی اور گوبر جنّات کی غذا ہے۔ ہمارے لئے ہڈّی، گوبر اور کوئلے سے اِستنجاء کرنا مکروہ ہے۔ اِس ضِمن میں ایک اور **حکایت** ملاحظہ ہو چُنانچہ

کالے آدمی

حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، ہجرت سے پہلے ایک مرتبہ سرکارِ نامدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم

مکّۂ مکرّمہ زادھا اللّٰہ شرفاً و تعظیماً کے قُرب و جوار میں تشریف لے گئے وہاں پر حُضُورِ پُرنور صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم نے میرے لئے ایک لکیر کھینچ دی اور فرمایا، جب تک میں تمہارے پاس نہ آجاؤں تم کسی سے کوئی گفتگو نہ کرنا پھر فرمایا، کوئی چیز دیکھ کر گھبرانا بھی مت۔ پھر تھوڑا سا آگے بڑھ کر بیٹھ گئے۔ اچانک آپ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کے پاس **کالے آدمی** آگئے گویا وہ لوگ زَنگی (حَبشی) ہیں اور وہ لوگ اس شکل کے ساتھ جیسا کہ **اللہ** تبارَکَ وَ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:۔ كَادُوْا یَكُوْنُوْنَ عَلَیْهِ لِبَدًا ؕ (پ۲۹ جن ۱۹) ترجَمۂ کنزالایمان: تو قریب تھا کہ وہ جن اس پر گُروہ کے گُروہ ہو جائیں۔ ”پھر وہ حُضُورِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم، رسولِ مُحتَشَم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کے پاس سے جانے لگے تو میں نے ان سے سنا وہ عَرض کر رہے تھے، **یا رسولَ اللہ** !عَزَّوَجَلَّ وصلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم ہمارا گھر بہُت دُور ہے، اب ہم جارہے ہیں، آپ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم ہمیں زادِ سفر عنایت فرما دیجئے۔ سُلطانِ اِنس و جان، رَحمتِ عالمیان، سرورِ ذِیشان صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا، ”**گوبر** تمہاری غذا ہے اور تم جس **ہڈّی** کے پاس جاؤ گے اُس پر تمہارے لئے گوشت ہو گا اور جس **گوبر** کے پاس جاؤ گے وہ تمہارے لئے کھجور بن جائے گی۔“ جب وہ لوگ واپس چلے گئے تو میں نے حُضُورِ اقدس صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کی خدمت میں عَرض کی، یہ کون لوگ تھے؟ حضورِ رحمۃٌ للعٰلمین صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم نے

ارشاد فرمایا، یہ نُصَیبِین شہر کے جنّات تھے۔ (لقط المرجان فی احکام الجان ص ۴۷)

شہنشاہ و گدا جن و بشر اور اولیاءُ اللہ
ہے سب کا تیرے ٹکڑوں پر گزارا یارسولَ اللہ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمّد

جنّات لیموں سے گھبراتے ہیں

قاضی علی بن حَسَن خلعی کی "سوانح حیات" میں ہے کہ جنّات ان کے پاس آتے رہتے تھے۔ ایک مرتبہ عرصہ دراز تک نہیں آئے تو قاضی صاحب نے ان سے اس کی وجہ پوچھی تو جنّوں نے بتایا کہ **آپ کے گھر میں لیموں تھا اور ہم ایسے گھر میں نہیں آتے جس میں لیموں ہوتا ہے۔** (اَیضاً ص ۱۰۳)

جِنّات سفید مُرغ سے ڈرتے ہیں

دُو فرامین مصطفٰی صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم:

﴿۱﴾ **سفید مُرغ** رکھا کرو اس لئے کہ جس گھر میں **سفید مرغ** ہوگا تو نہ شیطان اس گھر کے قریب ہوگا اور نہ جادوگر ان گھروں کے قریب ہوگا جو اس گھر کے اردگرد ہیں۔ (المعجم الاوسط ج ۱ ص ۲۰۱ الحدیث ۶۷۷)

﴿۲﴾ **سفید مرغ** کو بُرا بھلا مت کہو اس لئے کہ یہ میرا دوست ہے اور میں اس کا دوست ہوں اور اس کا دشمن میرا دشمن ہے جہاں تک اس کی آواز پہنچتی ہے یہ **جنّات** کو دَفع کرتا ہے۔

(لقط المرجان فی احکام الجان ص ۱۶۵)

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہٖ وسلم): جس نے مجھ پر دس مرتبہ صبح اور دس مرتبہ شام درودِ پاک پڑھا اُسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

جنّات کے جانوروں کا چارا!

قومِ جِنّ کے وَفْد جو حُضُورِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم، رسولِ مُحْتَشَم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہِ محترم میں حاضر ہوئے اور اپنے لئے اور اپنے جانوروں کے لئے خوراک طلب کی۔ اُن سے ارشاد ہوا، تمہارے لیے **ہڈّی** ہے جس پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کا نامِ پاک لیا جائے یعنی حلال مُزَکّٰی (پاک) جانور کی ہڈّی ہو وہ تمہارے ہاتھ میں اُس حال پر ہوگی جیسی اُس وقت تھی جب اُس پر گوشت پورا اور کامل تھا (یعنی گوشت بھرائی ہوئی ہڈّی تمہیں مع گوشت ملے گی) اور ہر **مینگنی** تمہارے چوپایوں کے لیے چارا ہے۔ اور پھر انسانوں سے ارشاد فرمایا، **ہڈّی** اور **مینگنی** سے اِستنجاء نہ کرو کہ وہ تمہارے بھائیوں (مسلمان جنّات) کی خوراک ہے۔

(صحیح مسلم ص ۲۳۶ حدیث ۴۵۰)

جنّات اغواء بھی کرتے ہیں!

ایک انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ عشاء کی نماز کے لئے گھر سے **نکلے** تو اُن کو **جنّات** نے **اِغواء** کرلیا اور کئی سال تک غائب رکھا۔ پھر وہ مدینۂ منوّرہ زَادَھَا اللہُ شَرَفًا وَّ تَعْظِیْمًا تشریف لائے تو امیرُ الْمُؤمِنِین حضرتِ سیّدُنا عُمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے اِس سلسلے میں دریافْت کیا تو اُنہوں نے بتایا کہ مجھے جنّات پکڑ کر لے گئے تھے اور میں ایک زمانہ تک ان کے پاس رہا۔ اس کے

بعد **مسلمان جِنّات** نے (اُن جِنّات سے) جہاد کیا اور ان میں سے بہُت سے افراد کے ساتھ مجھے بھی قید کرلیا۔ **مسلمان جِنّات** آپس میں کہنے لگے کہ یہ انسان مسلمان ہے اِس کو قید کرنا مناسِب نہیں۔ پھر اُنہوں نے مجھے اختیار دیا کہ چاہے میں ان کے پاس قِیام کروں یا اپنے اہل وعِیال کے پاس چلا جاؤں۔ میں نے گھر آنے کو اختیار کرلیا تو وہ **جِنّات** مجھے مدینۂ منوّرہ زادَھَا اللّٰہُ شَرَفاً وَّ تَعظِیماً لے آئے۔ امیرُ الْمُؤمِنِین حضرتِ سیِّدُنا عُمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُن کی غذاؤں کے بارے میں دریافت کیا تواس انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی، وہ **لَوبِیا** (نامی سبزی) کھاتے ہیں اور وہ چیزیں جن میں اللہ عزّوَجلّ کا نام نہیں لیا جاتا۔ (مَثَلاً بغیر بسم اللہ پڑھے کھانے والے کی غذا) پھر حضرتِ سیِّدُنا عُمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُن کے پینے کے بارے میں پُوچھا توبتایا **جَدَف**۔ (حیاۃ الحیوان الکبریٰ ج ۱ ص ۲۹۵) **جدف** سے مراد یا تووہ یمنی گھاس ہے جسے کھانے والے کو پانی پینے کی حاجت نہیں رہتی، یا اس سے مراد پانی وغیرہ کا وہ برتن ہے جسے ڈھانپ کر نہ رکھا جائے۔ (النھایۃ فی غریب الحدیث والاثر، ج ۱ ص ۲۴۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

جِنّات اور جادو سے حفاظت کیلئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس حکایت سے **کافر جِنّات** کی مختلف غذائیں سامنے آئیں یعنی وہ لوبیا بھی کھاتے ہیں اور جن کھانوں پر بسم اللہ نہیں پڑھی

جاتی اُن کو بھی استعمال کرتے ہیں نیز کھانے پینے کی چیز موجود ہونے کے باوُجُود جو برتن کُھلا چھوڑ دیا جاتا ہے اُس میں سے بھی کھاتے ہیں۔ نیز یہ بھی معلوم ہوا کہ **جنّات** انسانوں کو **اِغواء** بھی کر جاتے ہیں اور یہ انتہائی تشویش کی بات ہے ان سے حفاظت کیلئے دُنیوی اسلحہ بلکہ اِنسانی فوج بھی کار آمد نہیں۔ اِس کیلئے ''مَدَنی ہتھیار'' درکار ہیں۔ دعوتِ اسلامی کے اِدارے ''**مکتبۃ المدینہ**'' کی طرف سے شائع کردہ ۱۶ صَفحات پر مشتمل جیبی سائز کے رسالے **40 رُوحانی علاج** میں سے چار ''مَدَنی ہتھیار'' حاضِر ہیں ﴿۱﴾ **یا مُھَیْمِنُ** 29 بار (دن میں کسی بھی وَقت) روزانہ پڑھنے والا اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہر آفت و بلا سے محفوظ رہے گا ﴿۲﴾ **یاوَکِیلُ** سات بار جو روزانہ عصر کے وَقْت پڑھ لیا کرے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہر آفت سے پناہ پائے ﴿۳﴾ **یا مُمِیتُ** سات بار روزانہ پڑھ کر جو اپنے اُوپر دم کر لیا کرے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس پر جادو اثر نہیں کرے گا ﴿۴﴾ **یاقادِرُ** جو وُضُو کے دَوران ہر عُضْوْ دھوتے ہوئے پڑھنے کا معمول بنالے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ دُشمن (جِن اور انسان) اِس کو **اِغوا** نہیں کرسکے گا۔ (وُضو میں ہر عُضْوْ دھوتے وَقْت دُرُود شریف بھی پڑھے کہ مُستحب ہے اور یا قادِرُ بھی پڑھتے رہئے) اپنے اپنے پیر و مرشِد کی اجازت سے حفاظت کے اَوراد بھی پڑھتے رہئے![1]

مدینہ

[1] امیرِ اہلسنّت مدظلہ العالی نے اردو زَبان میں شجرۂ قادریہ رضویہ عطّاریہ مُرتّب کیا ہے اِس میں حفاظت کے مختلف اَوراد شامل ہیں اِس شجرہ کا دُنیا کی مختلف زَبانوں مثلاً تادمِ تحریر عَرَبی، سندھی، ہندی، گجراتی، انگلش اور ہمروکن فرنچ میں ترجمہ کیا جاچکا ہے، امیرِ اہلسنّت مدظلہ العالی نے اپنے مُریدین و طالبین کو اس کے پڑھنے کی عام اجازت دی ہوئی ہے۔ یہ پاکٹ سائز شجرہ مکتبۃ المدینہ کی ہر شاخ سے ھدیۃً طلب کیا جاسکتا ہے۔

جنّات قتل بھی کرتے ہیں

بعض اوقات مسلمان جنّات بدکار انسانوں کو سزائیں بھی دیتے ہیں چُنانچہ ابنِ عقیل ''کتابُ الفُنون'' میں فرماتے ہیں، ہمارا ایک مکان تھا جو بھی اس میں رہتا اور رات قِیام کرتا تو صُبح کو اُس کی **لاش** ہی ملتی! ایک مرتبہ ایک مغرِبی مسلمان آیا اور اُس نے اِس مکان کو پسند کر کے خرید لیا۔ وہاں رات بسر کی اور صُبح کو بالکل صحیح وسلامت رہا۔ اِس بات سے پڑوسیوں کو تعجُّب ہوا۔ وہ شَخص اس گھر میں کافی عرصہ تک مقیم رہا پھر کہیں چلا گیا۔ جب اس سے (اس گھر میں سلامت رہنے کا سبب) پوچھا گیا تو اُس نے جواب دیا، جب میں اس گھر میں رات گزارتا تو عشاء کی نَماز کے بعد قراٰنِ کریم کی تِلاوت کیا کرتا۔ ایک بار ایک **پُر اَسرار نوجوان** نے کُنوئیں سے باہَر نکل کر مجھے سلام کیا۔ میں ڈر گیا۔ وہ کہنے لگا، ڈریئے مت مجھے بھی کچھ قراٰنِ کریم سکھایئے۔ چُنانچہ میں اُسے قراٰنِ کریم سکھانے لگا۔ میں نے اُس سے پوچھا، اِس گھر کا کیا قِصّہ ہے؟ اُس نے بتایا، ہم **مسلمان جنّات** ہیں ہم قراٰنِ پاک کی تِلاوت بھی کرتے ہیں اور نَماز بھی پڑھتے ہیں۔ **اِس گھر میں اکثر و بیشتر شرابی اور بدکار لوگ رہنے کیلئے آئے اِس لئے ہم نے گلا گھونٹ کر اُن کو مار ڈالا**۔ میں نے اس سے کہا، رات میں آپ سے ڈر لگتا ہے، برائے کرم! دن میں تشریف لایا کریں، اُس نے کہا، ٹھیک ہے۔ چُنانچہ وہ دن میں کُنوئیں سے باہَر آتا اور میں اُسے پڑھاتا۔ ایک

مرتبہ ایسا ہوا کہ وہ جنّ مجھ سے قران سیکھ رہا تھا کہ ایک عَمَلِیات کرنے والا محلّے میں آیا اور صدائیں لگانے لگا، ''میں سانپ کے ڈسنے، نظرِ بد اور آسیب کا دم کرتا ہوں'' اُس جنّ نے کہا، یہ کون ہے؟ میں نے کہا، یہ جھاڑ پھونک کرنے والا ہے۔ جنّ بولا، اسے میرے پاس بُلاؤ، لہٰذا میں گیا اور اُسے بُلا لایا۔ **یکا یک وہ جنّ چھت پر ایک بَہُت بڑا اَژدھا بن گیا!** اُس عامل نے دَم کیا تو وہ اَژدھا تڑپنے لگا یہاں تک کہ گھر کے درمیانی حصّے میں گر پڑا۔ اُس **عامل نے** (سانپ سمجھ کر) اسے پکڑ کر اپنی زُنبیل (ٹوکری) میں بند کر دیا میں نے اُسے منع کیا تو کہنے لگا، یہ میرا شکار ہے میں اس کو لے جاؤں گا۔ میں نے اسے ایک اشرفی دی تو وہ چھوڑ کر چلا گیا۔ اس کے جانے کے بعد اُس اَژدھے نے حَرَکت کی اور پہلی والی شکل میں ظاہِر ہوا لیکن وہ کمزور ہو کر پیلا پڑ گیا تھا! میں نے اس سے پوچھا، تمہیں کیا ہو گیا؟ **جنّ** نے جواب دیا **عامل** نے اَسمائے مبارَکہ پڑھ کر دم کیا جس سے میری یہ حالت ہوئی، مجھے زندہ بچنے کی اُمّید نہ تھی۔ جب تم کُنویں میں چیخ کی آواز سنو تو یہاں سے چلے جانا۔ مغربی مسلمان کا کہنا ہے، میں نے رات میں **چیخ** کی آواز سنی تو میں گھر چھوڑ کر دُور چلا گیا۔

(لقط المرجان فی احکام الجان ص ١٠٥)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِس سنسنی خیز حکایت سے یہ سیکھنے کو ملا کہ بسا اَوقات مذاق مہنگا پڑ جاتا ہے۔ غالباً اُس جنّ نے اَژدھا بن کر اُس عامل کو چھیڑنے

کی کوشش کی تھی کہ دیکھو یہ کیا کرتا ہے مگر وہ عامل اپنے فن میں کامل نکلا اور اُس نے اسمائے مبارکہ پڑھ کر ایسا دم کیا کہ اس بے چارے جن کو جان کے لالے پڑ گئے لہٰذا کسی کو کمزور سمجھ کر چھیڑنا نہیں چاہیے نیز پتا چلا کہ گناہوں کی نُحوست کے سبب دنیا میں بھی بلائیں اور آفتیں آسکتی ہیں جیسا کہ اُس آسیب زدہ مکان میں آنے والے شرابیوں اور بدکاروں کو جنّات گلا گھونٹ کر مار دیتے تھے اِس سے گھروں میں فلمیں ڈرامے دیکھنے والوں اور طرح طرح کے گناہوں میں مشغول رہنے والوں کو عبرت حاصل کرنی چاہئے کہ کہیں دُنیا میں بھی گناہوں کی پاداش میں کوئی جن مُسلّط نہ ہو جائے! نیز یہ بھی معلوم ہوا کہ عبادت و تِلاوت سے بلائیں ٹلتی ہیں۔ جیسا کہ اُس پُر اَسرار مکان کے جن نے نمازی و تِلاوت کرنے والے مسلمان کی شاگردی اختیار کر لی۔ لہٰذا اپنے گھر کو نمازوں، تلاوتوں اور نعتوں سے آباد رکھئے اور فلموں ڈراموں، گانے باجوں کی نُحوستوں سے دور رہیے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ بَرَکتیں ہی بَرَکتیں ہوں گی۔ گناہوں کی عادتوں سے نَجات اور عبادت کی ترغیب کیلئے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سفر کو اپنا معمول بنا لیجئے۔ آخِرت کے عظیم ثوابات کے ساتھ ساتھ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ دُنیوی آفات و بلیّات سے نَجات کا بھی سامان ہو گا چُنانچہ

میرے حرام مغز کا بَل ختم ہو گیا

بابُ المدینہ کراچی کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خُلاصہ ہے، 2001ء میں میرے حرام مَغز میں بَل آ گیا تھا جس کی وجہ سے میں سَخت اذِیَّت میں تھا، عرصہ تک علاج کروایا مگر فائدہ نہ ہوا، ڈاکٹر کا کہنا تھا کہ آپریشن کے علاوہ اِس تکلیف کا کوئی حل نہیں مگر یہ بھی اِمکان ہے کہ آپریشن ناکام ہو جائے۔ ایک اسلامی بھائی کی **انفرادی کوشش** کے سبب ہمّت کر کے 30 دن کے **مَدَنی قافلے** کا مسافر بن گیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ **مَدَنی قافلے کی بَرَکت سے بغیر کسی آپریشن کے حرام مَغز کا بَل خَتْم ہو گیا اور میں صحّت مَند ہو گیا۔**

گر کوئی مرض ہے تو بری عرض ہے پاؤ گے راحتیں قافِلے میں چلو
دردِ سر ہو اگر یا ہو دردِ کمر پاؤ گے صحّتیں قافِلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! مَدَنی قافِلوں میں کتنی بَرَکتیں ہیں! یہاں یہ عَرض کرتا چلوں کہ ضَروری نہیں کہ **مَدَنی قافلے کے مسافر** کی بیماریاں اور پریشانیاں دُور ہو ہی جائیں۔ یہ سب اللہ عَزَّوَجَلَّ کی مرضی پر مَوقُوف ہوتا ہے، آپ بھی جانتے ہیں کہ صحّت کی ضَمانت نہ ہونے کے باوُجُود لوگ علاج پر لاکھوں روپے خَرچ کرتے ہیں اور شِفا نہ ملنے کے باوُجُود کوئی علاج ترک نہیں کرتا

ہے بلکہ بہتر سے بہترین علاج کروانے کے باوُجُود مریض دم توڑ دیتے ہیں پھر بھی علاج مُعالَجَہ کی کوئی مخالفت نہیں کرتا ہے۔ تو اگر مَدَنی قافِلے میں بھی مرض دور نہ ہو تو شیطان کے وَسوَسوں کا شِکار نہیں ہونا چاہئے۔ صِرْف دُنیاوی مسائل کے حل کی نیّت کرنے کے بجائے مَدَنی قافِلے میں علمِ دین سیکھنے اور ثوابِ آخِرت کمانے کی نیّتیں بھی کرنی چاہئیں۔ اور یہ بھی ذِہن میں رکھئے کہ شِفاء بھی رَحمت ہے اور مرض بھی سببِ نُزُولِ رَحمت۔ ہمیں ہر حال میں **صَبْر و تَحَمُّل** (تَ۔حَم۔مُل) سے کام لینا چاہئے۔ بیماری اور مصیبت کے بَہُت فَضائل ہیں اور خوش نصیب مسلمان صَبْر کر کے خوب اَجْر کماتے ہیں چُنانچہ

مجھے نابینا رہنا منظور ہے!

حضرت سیِّدُنا ابوبَصیر علیہ رَحْمَۃُ اللہِ القدیر نابینا تھے۔ فرماتے ہیں، میں ایکبار حضرتِ سیِّدُنا امام باقِر علیہ رَحْمَۃُ اللہِ القادِر کی خدمتِ سراپا عظمت میں حاضِر ہوا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے میرے چہرے پر ہاتھ پھیرا تو **آنکھیں روشن ہو گئیں**، جب دوبارہ ہاتھ پھیرا تو پھر نابینا ہو گیا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے مجھ سے فرمایا، آپ ان ۲ دونوں باتوں میں سے کون سی بات اختیار کرنا چاہتے ہیں؟ ﴿۱﴾ آپ کی آنکھیں روشن ہو جائیں اور قِیامت کے روز آپ سے **بینائی کی نِعمت** کا اور دیگر اَعمال کا حِساب لیا جائے ﴿۲﴾ آپ نابینا ہی رہیں اور بِغیر حساب وکتاب جنّت

کا داخِلہ نصیب ہو جائے۔ حضرتِ سیِّدُنا ابو بصیر علیہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ القدیر فرماتے ہیں، میں نے عَرض کی جنّت میں بے حساب داخِلہ چاہئے، مجھے نابینا رہنا منظور ہے۔

(مُلَخصاً شواھِدُالنُّبُوَّۃ ص ۲۴۱ مکتبۃُ الحَقیقۃ استنبول تُرکی)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے مقبول بندوں کو کس قدر عُروج وکمال بخشا ہے کہ اندھوں کو آنکھیں بھی دے سکتے ہیں اور بے حساب جنّت میں داخِلہ کی بشارت بھی۔ اور یہ بھی معلوم ہوا کہ مصیبت پر صَبْر کرنے سے زبردست اَجْر ملتا ہے۔ آنکھیں چلی جانے پر صَبْر کرنے والے کیلئے تو خود حدیثِ قُدسی میں جنّت کی بشارت موجود ہے۔ چُنانچہ رَحْمتِ عالَم، نُورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم، رسولِ مُحْتَشَم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے، "جب میں اپنے بندے کی آنکھیں لے لوں اور وہ صَبْر کرے تو آنکھوں کے بدلے اُسے جنّت دوں گا۔" (صحیحُ البخاری ج ٤ ص ٦ حدیث ٥٦٥٣)

ٹُوٹے گو سر پہ کوہِ بلا صَبْر کر، اے مسلماں! نہ تُو ڈگمگا صَبْر کر
لب پہ حرفِ شکایت نہ لا صَبْر کر کہ یہی سنّتِ شاہِ ابرار ہے صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

تُوبُوا اِلَی اللّٰہ ! اَسْتَغْفِرُاللّٰہ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مشہور ننانوے ناموں کی نسبت سے 99 حِکایات

دُرُود شریف کی فضیلت

خاتَمُ الْمُرسَلین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلمین ،شفیعُ الْمُذْنِبِیْن، انیسُ الْغَرِیبِین، سِراجُ السَّالِکین، محبوبِ ربُّ الْعٰلَمین، جنابِ صادِق واَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ مغفِرت نشان ہے، جب جُمعرات کا دِن آتا ہے اللہ تعالٰی فِرِشتوں کو بھیجتا ہے جن کے پاس **چاندی** کے کاغذ اور **سونے** کے قلم ہوتے ہیں وہ لکھتے ہیں، کون **یومِ جُمعرات** اور **شبِ جُمُعہ** مجھ پر کثرت سے دُرُود پاک پڑھتا ہے۔ (کنزُ العُمّال ج ۱ ص ۲۵۰ حدیث ۲۱۷٤)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿1﴾ تین پرندے

حضرتِ سیِّدُنا اَنَس بن مالِک رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں، امامُ الْمُتَوَکِّلِین ،سیِّدُ الْقانِعِین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں تین[3] پرندے

ھدِیئۃً پیش کئے گئے تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے ایک پرندہ اپنی کنیز کو کھانے کے لئے عطا فرمادیا، دوسرے روز کنیز وہ پرندہ لے آئی تو رسولُ اللہ عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے اُس سے فرمایا کہ میں نے تجھے مَنْع نہ کیا تھا کہ کل کے لئے کچھ بچا کر نہ رکھا کر، بے شک اللہ تعالیٰ ہر دوسرے دن کا رِزْق عطا فرماتا ہے۔ (شُعَبُ الایمان ج۲ص۱۱۸ حدیث۱۳۴۷) **اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفرت ہو۔**

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعالٰی عَلٰی محمّد

دوسرے دن کیلئے جمع رکھنا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے میٹھے میٹھے آقا، مکّی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کا مقامِ تَوَکُّل یقیناً سب سے بُلند تر تھا، آپ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم اپنے واسطے دوسرے دن کے لئے کبھی بھی کھانا بچا کر نہیں رکھتے تھے۔ آپ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے اپنے مال کی کبھی زکوٰۃ نہیں دی، اِس لئے کہ کبھی مال جَمْع ہی نہیں فرمایا جو زکوٰۃ فرض ہوتی۔ مُفَسِّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں، حضرتِ سیِّدُنا ابراھیم خلیلُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے فرزند کے گلے پر چُھری چلادی، حضرتِ اَدھم (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) نے اپنے بیٹے ابراھیم کیلئے دُعاء کی، خُدایا اِس کو موت دیدے کہ اسے چومنے کی وجہ سے میں ایک آن تجھ سے

غافِل ہو گیا۔ یہ ان حضرات کا جذبہ تھا گویا ''جو چیز یار سے آڑ بنے اُس کو پھاڑ دو۔'' حضرتِ سیِّدُنا ابوذَر غِفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ زاہد ترین صَحابی تھے ان کے جذبات اِس شِعر کے مِصداق تھے ۔

کوڑی نہ رکھ کفن کو، تج ڈال مال و دھن کو
جس نے دیا ہے تن کو، دیگا وُہی کفن کو

یہ یاد رہے! مالِ حلال جَمْع کرنا حرام نہیں، چُنانچِہ مفتی صاحِب مزید فرماتے ہیں، مال جَمْع رکھنا بعدِ وفات چھوڑ جانا حلال ہے جبکہ اِس سے زکوٰۃ، فِطرہ، قُربانی اور حُقوقُ الْعِباد ادا کئے جاتے رہے ہوں۔ (مُلخصاً مراٰۃ ج ۳ ص ۸۸،۸۹)

﴿۲﴾ مُردہ بکری کان جھاڑتی اُٹھ کھڑی ہوئی

حضرت سیِّدُنا کعب بن مالِک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، حضرتِ سیِّدُنا جابِر بن عبدُاللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حُضُورِ پُرنور، شافِعِ یومُ النُّشور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی بارگاہ بے کس پناہ میں حاضِر ہوئے تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے چہرۂ انور کو مُتَغَیَّر پایا۔ یہ دیکھ کر اُسی وَقْت وہ اپنے گھر پہنچے اور اپنی زوجۂ مُحتَرَمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہا، میں نے رسولُ اللہ عَزَّوَجَلَّ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا چہرۂ زیبا بدلا ہوا دیکھا ہے، میرا گُمان ہے کہ بھوک کے سبب سے ایسا ہے۔ کیا تیرے پاس کچھ موجود ہے؟ جواب دیا، وَاللہ عَزَّوَجَلَّ اِس **بکری** اور تھوڑے سے بچے کُھچے آٹے کے سِوا اور کچھ نہیں۔ اُسی وَقْت بکری کو

ذَبْح کر دیا اور فرمایا کہ جلدی جلدی گوشْت اور روٹیاں تیار کرو۔ جب کھانا تیار ہو گیا تو ایک بڑے پِیالے میں رکھ کر سرکارِ نامدار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کے دَربارِ دُربار میں حاضِر ہو گئے اور کھانا پیش کر دیا۔ رَحْمتِ عالَم، نُورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم، شافِعِ اُمَم، رسولِ مُحْتَشَم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نے اِرشاد فرمایا، اے جابِر! اپنی قوم کو جَمْع کر لو۔ میں لوگوں کو لے کر حاضِرِ خدمتِ بابَرَکت ہوا، فرمایا، ان کو جُدا جُدا ٹولیاں بنا کر میرے پاس بھیجتے رہو۔ اِس طرح وہ کھانے لگے۔ جب ایک ٹولی سَیر ہو جاتی تو وہ نِکل جاتی اور دوسری آ جاتی یہاں تک کہ سب کھا چکے اور برتن میں جتنا کھانا پہلے تھا اُتنا ہی سب کے کھانے کے بعد بھی موجود تھا۔ سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم فرماتے تھے کھاؤ اور ہڈّی نہ توڑو۔ پھر آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نے برتن کے بیچ میں ہڈّیوں کو جَمْع کیا اور ان پر اپنا ہاتھ مبارَک رکھا اور کچھ کلام پڑھا جسے میں نے نہیں سُنا۔ **ابھی جس کا گوشت کھایا تھا وُہی بکری یکا یک کان جھاڑتے ہوئے اُٹھ کھڑی ہوئی!** آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نے مجھ سے فرمایا، اپنی بکری لے جاؤ! میں بکری اپنی زوجۂ مُحْتَرَمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس لے آیا۔ وہ (حیرت سے) بولیں، یہ کیا؟ میں نے کہا، وَاللہ! عَزَّوَجَلَّ یہ ہماری وُہی **بکری** ہے، جس کو ہم نے ذَبْح کیا تھا۔ دُعائے مصطَفٰے صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم سے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اسے زندہ کر دیا ہے! یہ سُن کر ان کی زوجۂ مُحْتَرَمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بے ساختہ پکار اُٹھیں، میں گواہی

دیتی ہوں کہ بے شک وہ اللہ عزوجل کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم ہیں (الخصائص الکبریٰ ج ۲ ص ۱۱۲) **اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔**

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿۳﴾ فوت شُدہ مَدنی مُنّے زِندہ ہو گئے!

مشہور عاشقِ رسول حضرتِ علّامہ عبدُ الرَّحمٰن جامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ روایت فرماتے ہیں، حضرتِ سیِّدُ نا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے حقیقی مَدَنی مُنّوں کی موجودَگی میں بکری ذَبح کی تھی ۔ جب فارِغ ہو کر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لے گئے تو وہ دونوں مَدَنی مُنّے چُھری لے کر چھت پر جا پہنچے، بڑے نے اپنے چھوٹے بھائی سے کہا، آؤ میں بھی تمہارے ساتھ ایسا ہی کروں جیسا کہ ہمارے والِد صاحِب نے اس بکری کے ساتھ کیا ہے۔ چُنانچہ بڑے نے چھوٹے کو باندھا اور حَلق پر چُھری چلا دی اور سر جُدا کر کے ہاتھوں میں اُٹھالیا! جُونہی ان کی اَمّی جان رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے یہ منظر دیکھا تو اُس کے پیچھے دوڑیں وہ ڈر کر بھاگا اور چھت سے گرا اور فوت ہو گیا۔ اُس صابِرہ خاتون نے چیخ و پکار اور کسی قسم کا واویلا نہ کیا کہ کہیں عظیمُ الشّان مہمان سلطانِ دوجہان، رَحمتِ عالمیان صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم پریشان نہ ہو جائیں، نہایت صَبر و اِستِقلال

سے ۲ دونوں کی ننّھی لاشوں کو اندر لا کر ان پر کپڑا اُڑھا دیا اور کسی کو خبر نہ دی یہاں تک کہ حضرتِ جابر رضی اللہ تعالٰی عنہ کو بھی نہ بتایا۔ دل اگرچہ صدمہ سے خون کے آنسو رو رہا تھا مگر چہرے کو تر و تازہ و شگفتہ رکھا اور کھانا وغیرہ پکایا۔ سرکارِ نامدار صلّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم تشریف لائے اور کھانا آپ صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم کے آگے رکھا گیا۔ اِسی وقت جبرئیلِ امین علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حاضر ہو کر عرض کی، **یا رسولَ اللہ !** عزّوجلّ وصلّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم **اللہ** تعالٰی فرماتا ہے کہ جابر سے فرماؤ، اپنے فرزندوں کو لائے تاکہ وہ آپ صلّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم کے ساتھ کھانا کھانے کا شرف حاصل کرلیں۔ سرکارِ عالی وقار صلّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم نے حضرتِ سیِّدُنا جابر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے فرمایا، اپنے فرزندوں کو لاؤ! وہ فوراً باہَر آئے اور زوجہ سے پوچھا، فرزند کہاں ہیں؟ اُس نے کہا کہ حُضورِ پُرنور صلّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم کی خدمت میں عُرض کیجئے کہ وہ موجود نہیں ہیں۔ سرکارِ نامدار صلّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم نے فرمایا، اللہ تعالٰی کا فرمان آیا ہے کہ ان کو جلدی بلاؤ! غم کی ماری زوجہ رو پڑی اور بولی، اے جابر! اب میں ان کو نہیں لاسکتی۔ حضرتِ سیِّدُنا جابر رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا، آخر بات کیا ہے؟ روتی کیوں ہو؟ زوجہ نے اندر لے جا کر سارا ماجرا سُنایا اور کپڑا اُٹھا کر مدَنی مُنّوں کو دکھایا، تو وہ بھی رونے لگے کیونکہ وہ ان کے حال سے بے خبر تھے۔ پس حضرتِ سیِّدُنا جابر رضی اللہ تعالٰی عنہ نے ۲ دونوں کی ننّھی ننّھی لاشوں کو لا کر

حُضُورِ انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کے قدموں میں رکھ دیا۔ اُس وقت گھر سے رونے کی آوازیں آنے لگیں۔ اللہ تعالیٰ نے جبرئیلِ امین علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھیجا اور فرمایا، اے جبرئیل! میرے محبوب علیہ الصلوٰۃ والسلام سے فرماؤ، اللہ ربُّ الْعِزّت فرماتا ہے، اے پیارے حبیب! تم دُعا کرو ہم ان کو زِندہ کردیں گے۔ **حُضُورِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم، رسولِ مُحتَشَم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم **نے دُعا فرمائی اور اللہ** عَزَّوَجَلَّ **کے حُکم سے دونوں مَدَنی منّے اُسی وَقت زِندہ ہوگئے۔** (شواھدُ النّبُوّۃ ص ۱۰۵ مدارجُ النّبوّت حصّہ ۱ ص ۱۹۹) **اللہ** عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔**

صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم
قلبِ مُردہ کو مرے اب تو جلا دو آقا
صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم
جامِ اُلفت کا مجھے اپنی پِلا دو آقا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! میرے پیارے پیارے آقا مدینے والے مصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی بھی کیا خوب شان ہے کہ مختصر سا کھانا بَہُت سارے لوگوں نے کھالیا پھر بھی اُس میں کسی قسم کی کمی واقع نہ ہوئی اور پھر بکری کے گوشت کی بچی ہوئی ہڈیوں پر کلام پڑھا تو گوشت پوشت پہن کر بعَینِہٖ وُہی بکری

کان جھاڑتی ہوئی اُٹھ کھڑی ہوئی۔ نیز حضرتِ سیِّدُنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فوت شدہ دونوں[2] حقیقی مَدَنی مُنّوں کو بِاِذنِ اللہ عَزَّوَجَلَّ زندہ کر دیا۔

مُردوں کو جِلاتے ہیں رَوتوں کو ہنساتے ہیں　　آلام مٹاتے ہیں بگڑی کو بناتے ہیں

سرکار کھلاتے ہیں سرکار پلاتے ہیں　　سلطان و گدا سب کو سرکار نبھاتے ہیں

﴿4﴾ سات کھجوریں

حضرت سیِّدُنا عِرباض بن ساریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، غَزوۂ تبوک میں ایک رات **سرورِ کائنات**، شاہِ موجودات، دافِعِ آفات و بَلیّات صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے حضرتِ سیِّدُنا بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا، **اے بلال!** تمہارے پاس کچھ کھانے کو ہے؟ حضرتِ سیِّدُنا بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عَرض کی، **یا رسولَ اللہ** **حُضُور!** آپ کے ربّ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! ہم تو اپنے تَوشہ دان خالی کئے بیٹھے ہیں۔ رَحمتِ عالَم، نُورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم، رسولِ مُحتَشَم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا، اچھی طرح دیکھو اور اپنے **توشہ دان** جھاڑو شاید کچھ نکل آئے۔ (اُس وَقت ہم تین افراد تھے) سب نے اپنے اپنے **توشہ دان** جھاڑے تو کُل **سات کھجوریں** برآمد ہوئیں۔ آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ان کو ایک **صَفحہ** پر رکھ کر ان پر اپنا دستِ مبارَک رکھ دیا، اور فرمایا، بِسمِ اللہ پڑھ کر کھاؤ، ہم تینوں نے محبوبِ داوَر عَزَّوَجَلَّ و صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے **دستِ انور** کے نیچے سے اُٹھا کر خوب کھائیں، حضرتِ سیِّدُنا بلال

رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں گُٹھلیاں اُلٹے ہاتھ میں رکھتا جاتا تھا، جب میں نے سیر ہو کر ان کو شُمار کیا تو 54 تھیں! اِسی طرح ان دونوں[2] صَحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بھی سیر ہو کر کھائیں۔ جب ہم نے کھانے سے ہاتھ روک لیا تو سرکارِ نامدار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے بھی اپنا دستِ پُر انوار اُٹھا لیا۔ **وہ ساتوں کھجوریں اِسی طرح موجود تھیں!** شَہَنشاہِ خوش خِصال، سلطانِ شیریں مَقال، پیکرِ حُسنِ و جمال، بے مِثل و بے مثال، اپنی ہر صِفَت میں باکمال، محبوبِ ربِّ ذُوالجَلال عزوجل وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا، **اے بلال!** ان کو سنبھال کر رکھو اور ان میں سے کوئی نہ کھائے، پھر کام آئیں گی۔ حضرتِ سیِّدُنا بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، ہم نے ان کو نہ کھایا، جب دوسرا دن آیا اور کھانے کا وَقت ہُوا تو سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے وُہی **سات کھجوریں** لانے کا حُکم دیا، آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے پھر اِسی طرح ان پر اپنا **دستِ مبارک** رکھا اور فرمایا، بسم اللہ پڑھ کر کھاؤ! اب ہم **دَس آدمی تھے** سب سَیر ہو گئے۔ حُضُور تاجدارِ رسالت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اپنا دستِ رَحمت اُٹھایا تو **سات کھجوریں** بدستُور موجود تھیں۔ آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا، **اے بلال!** اگر مجھے حقّ تعالیٰ سے حَیا نہ آ رہی ہوتی تو واپَس مدینہ پہنچنے تک ان ہی سات کھجوروں سے کھاتے۔ پھر سرکار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے وہ کھجوریں ایک لڑکے کو عطا فرما دیں۔ وہ انھیں کھا کر جاتا رہا۔ (الخصائص الکبریٰ

ج ۲ ص ۴۰۰) **اللہ** عزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔**

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! ربِّ کائنات عزَّوَجَلَّ نے، شَہَنشاہِ موجودات صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کو کس قَدَر وسیع اِختیارات سے نوازا تھا۔ سات کھجوروں میں کس قَدَر بَرَکت ہوئی کہ کئی صَحابہ کرام علیہم الرضوان نے شکم سیر ہو کر تناوُل کیا۔

مالِکِ کونین ہیں گو پاس کچھ رکھتے نہیں
دو جہاں کی نعمتیں ہیں ان کے خالی ہاتھ میں

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿۵﴾ میں روزانہ دو فلمیں دیکھتا تھا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عزَّوَجَلَّ **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول نے بے شمار افراد کی تقدیر میں مَدَنی انقلاب برپا کر دیا۔ چُنانچہ **عطّار آباد** (جیکب آباد) بابُ الاسلام سندھ کے ایک اسلامی بھائی نے اپنے **مَدَنی ماحول** میں آنے کا واقِعہ کچھ اِس طرح تحریر فرمایا ہے، میں بَہُت زیادہ گناہوں میں ڈوبا رہتا، عُموماً روزانہ دو **فلمیں دیکھتا**، ہر وَقت اپنے ساتھ **ریڈیو**

رکھتا، ایک بیچتا اور دوسرا خریدتا، رات کو سوتے وَقْت بھی سرہانے ریڈیو چلا کر رکھتا، ریڈیو سنتے سنتے رات دو۲ بجے جب مجھے نیند گھیر لیتی تو اُٹھ کر امّی جان ریڈیو بند کرتیں۔ غالِباً ۱۴۱۶ھ کے رَمَضانُ المبارَک کی کسی جُمعرات کا واقِعہ ہے کہ میں اپنے ایک دوست سے ملنے حیدر آباد گیا، وہ مجھے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں فیضانِ مدینہ لے گئے۔ بابُ المدینہ کراچی سے آپ (یعنی سگِ مدینہ عُفِیَ عَنْہُ) کا ٹیلیفونِک بیان سنا، سُنتے ہی میری زندگی میں مَدَنی انقِلاب برپا ہو گیا، خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ کے سبب میں نے رو رو کر گناہوں سے توبہ کی اور دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے مُنسلِک ہو گیا۔ عطّار آباد میں دعوتِ اسلامی کے ایک عاشقِ رسول نے انفِرادی کوشش کے ذَرِیعے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مجھے ایک مٹھی داڑھی رکھوائی۔

میں تو نادان تھا دانِستہ بھی کیا کیا نہ کیا
لاج رکھ لی مِرے لجپال نے رُسوا نہ کیا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

﴿۶﴾ تھوڑے کھانے میں بَرَکت

حضرتِ سیِّدُنا صُہَیب رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے تاجدارِ مدینہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کے لئے تھوڑا سا کھانا پکایا اور دعوت عرض کرنے کے لئے

حاضِر ہُوا تو آپ صلی اللہ تعالٰی علیہ والہ وسلم صَحابۂ کرام علیہم الرضوان کے ساتھ تشریف فرما تھے۔ مارے شَرْم کے کچھ عَرض نہ کرسکا اور خاموش کھڑا رہا۔ سرکارِ نامدار صلی اللہ تعالٰی علیہ والہ وسلم نے میری طرف دیکھا میں نے اِشارہ سے کھانے کے لئے چلنے کی اِلتِجاء کی، فرمایا، اور یہ لوگ؟ میں نے عَرض کی، نہیں۔ سرکار صلی اللہ تعالٰی علیہ والہ وسلم خاموش ہو گئے اور میں اِسی مقام پر کھڑا رہا۔ حُضُورِ انور صلی اللہ تعالٰی علیہ والہ وسلم نے پھر میری طرف نظر فرمائی۔ میں نے اِسی طرح پھر اشارۃً عَرض کی۔ فرمایا، یہ لوگ؟ میں نے عَرض کی، نہیں۔ دُوسری یا تیسری مرتبہ کے جواب میں میں نے عَرض کی، ''بہُت اچھا'' یعنی ان کو بھی لے چلئے اور ساتھ یہ بھی عَرض کر دی کہ صِرْف تھوڑا سا کھانا آپ صلی اللہ تعالٰی علیہ والہ وسلم ہی کے لئے پکایا ہے۔ شاہِ خَیرُ الاَنام صلی اللہ تعالٰی علیہ والہ وسلم ان تمام صَحابۂ کرام علیہم الرضوان کے ساتھ تشریف لائے، سب نے اچّھی طرح کھایا اور کھانا پھر بھی بچ رہا۔ (الخصائصُ الکُبریٰ ج ۲ ص ۸۲) **اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ان پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔**

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سرورِ کائنات، شَہَنشاہِ موجودات صلی اللہ تعالٰی علیہ والہ وسلم کی ذاتِ ستُودہ صِفات یقیناً باعِثِ نُزُولِ بَرَکات ہے۔ اور آپ صلی اللہ تعالٰی علیہ والہ وسلم کے صَدْقے ہم پر ہر دم رَحمت کی برسات ہے۔ کھانے کی قِلّت کے سبب

فقط تنہا جانِ رَحمت صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم کی دعوت تھی مگر مالکِ جنّت، قاسِمِ نعمت، سراپا جُود و سخاوت، محبوبِ ربُّ العزّت عزوجل و صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم کی بَرَکت سے قلیل طَعام کثیر صَحابہ کرام علیہم الرضوان کو نہ صِرف کافی ہوگیا بلکہ بچ رہا۔

یہ سُن کر تخی آپ صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم کا آستانہ، ہے دامن پسارے ہوئے سب زمانہ
نواسوں رضی اللہ تعالٰی عنہما کا صدقہ نگاہِ کرم ہو، ترے در پہ تیرے گدا آگئے ہیں

اَلحَمدُ لِلّٰہ عزّوجلّ سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم کی شانِ عظمت نشان اور آپ سے ظاہِر ہونے والے مُعجِزات کی تو بات ہی کیا ہے! آپ صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم کے غلاموں سے بھی عظیم الشّان کرامات کا ظُہور رہتا ہے چُنانچہ

﴿7﴾ جشنِ وِلادت کے لڈّوؤں میں بَرَکت

مُرادآباد (الھند) میں ایک عاشِقِ رسول ہر سال ربیعُ النُّور شریف میں دھوم دھام سے میٹھے میٹھے آقا مکّی مَدَنی مصطَفٰے صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم کا جشنِ ولادت مناتے اور زبردست محفلِ میلاد مُنعقِد فرماتے، سرکارِ اعلیٰحضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن کے خلیفہ صاحِبِ خزائنُ العِرفان حضرت صدرُ الافاضِل علّامہ مولٰینا سیّد محمد نعیمُ الدّین مُرادآبادی علیہ رحمۃ اللہ الھادی اُس میں خُصوصی شرکت فرماتے تھے۔ ایک بار محفلِ میلاد میں معمول سے بَہُت زِیادہ افراد آگئے۔ اِختِتام پر حسبِ معمول پاؤ پاؤ بھر (تقریباً 250 گرام) کے لڈّو کی تقسیم شُروع ہوئی مگر وہ آدھوں

فرمانِ مصطفیٰ ﷺ

آدھ کم پڑنے لگے۔ بانیٔ محفل نے گھبرا کر حضرتِ **صدرُ الْاَفاضِل** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمتِ باکرامت میں ماجرا عرض کیا، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنا رُومال نکال کر دیا اور فرمایا، لڈو کے برتن پر ڈال دیجئے، اور تاکید فرمائی کہ تبرُّک رومال کے نیچے سے نکال نکال کر تقسیم کیا جائے مگر برتن کھول کر نہ دیکھا جائے۔ چُنانچہ خوب لڈو تقسیم ہوئے اور ہر ہر فرد کو لڈو مل گیا۔ **آخِر میں جب برتن کھولا گیا تو رُومال اُٹھاتے وَقت برتن میں جتنے لڈو تھے اُتنے ہی اب بھی موجود تھے!** (مُلخصاً، تاریخ اسلام کی عظیم شخصیت صدر الا فاضل ص ۳۴۳) **اللہ** عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔**

چاہیں تو اِشاروں سے اپنے کایا ہی پلٹ دیں دنیا کی
یہ شان ہے خِدمتگاروں کی سردار کا عالَم کیا ہوگا ﷺ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿۸﴾ والد صاحب سے عذاب اُٹھ گیا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ **دعوتِ اسلامی** کے **مَدَنی ماحول** میں شامل ہونے والے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دونوں جہاں کی بھلائیاں پانے کے حقدار قرار پاتے ہیں، **ایک** اسلامی بھائی کے بیان کا خُلاصہ ہے، میں نے عید کے دوسرے روز عاشقانِ رسول کے ساتھ **مَدَنی قافلے** میں سفر

کی سعادت حاصِل کی اِسی دَوران **والدِ مرحوم** جن کو فوت ہوئے **دو برس** گزر چکے تھے، میرے **خواب** میں بہُت اچّھی حالت میں تشریف لائے، میں نے پوچھا، ابّو! انتِقال کے بعد کیا ہوا؟ فرمایا، کچھ عرصہ گناہوں کی سزا ملی مگر اب عذاب اُٹھ گیا ہے، تم **دعوتِ اسلامی** کے **مَدَنی ماحول** کو ہرگز مت چھوڑنا کہ اِسی کی بَرَکت سے مجھ پر کرم ہوا ہے۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رَحْمت ہو اور ان کے صَدْقے ہماری مغفِرت ہو۔**

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقِعی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رَحمت بہُت بڑی ہے، نیک اولاد صَدَقۂ جارِیہ ہوتی ہے اور ان کی دُعاؤں کے طُفیل فوت شُدہ والِدین کیلئے آسانیاں ہو جاتی ہیں۔ اولاد کو نیک بنانے کیلئے دعوتِ اسلامی کا **مَدَنی ماحول** ایک بہترین ذَرِیعہ ہے۔

ہیں اسلامی بھائی سبھی بھائی بھائی ہے بے حد مَحَبَّت بھرا مَدَنی ماحول

یہاں سُنّتیں سیکھنے کو ملیں گی دِلائے گا خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ مَدَنی ماحول

نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کی مَحَبَّت میں رونے کا انداز

تم آجاؤ سِکھلائے گا مَدَنی ماحول

﴿۹﴾ 300 آدمی سُوَّر بن گئے!

حضرت سیِّدُنا عیسیٰ روحُ اللہ علیٰ نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی خدمت سراپا عظمت میں حَوارِیّوں نے عَرض کی، کہ (کیا) آپ کا ربّ عَزَّوَجَلَّ آپ کی دُعا سے یہ کرم نوازی فرمادیگا کہ ہم پر آسمان سے **غیبی دسترخوان** نعمتوں سے بھرا ہوا اُتارے؟ اِس پر حضرتِ سیِّدُنا عیسیٰ روحُ اللہ علیٰ نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے فرمایا، ایسے سُوالات نہ کرو، اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرو، منہ مانگے مُعْجِزات نہ مانگو اگر تم مومِن ہو تو اِس سے باز آجاؤ۔ اُنہوں نے جواباً عُرض کی، حُضُور والا! ہمارا یہ مَعْرُوضہ آپ کی نُبُوَّت علیہ الصلوٰۃ والسلام یا ربِّ تعالیٰ کی قُدرتِ کامِلہ میں کسی شک وشُبہ کی بِنا پر نہیں بلکہ اس کے چار مقصد ہیں: ﴿۱﴾ **ایک** یہ کہ ہم وہ غیبی کھانا کھائیں، بَرَکت حاصِل کریں، اس سے ہمارے دل منوّر ہوجائیں، ہم کو قُربِ خدا عَزَّوَجَلَّ اور زیادہ حاصِل ہوجائے ﴿۲﴾ **دوسرے** یہ کہ آپ علیہ السلام نے جو ہم سے وعدہ فرمایا ہے کہ تم لوگ مقبولُ الدُّعا ہو، ربِّ تعالیٰ تمہاری مانتا ہے اِس کا ہم کو عَینُ الْیقین حاصِل ہوجائے دل ہمارے مطمئن ہوجائیں ہم کو اپنے کامِلُ الْایمان ہونے پر اطمینان ہوجائے ﴿۳﴾ **تیسرے** یہ کہ ہم کو آپ علیہ السلام کی صداقت عَینُ الْیقین سے معلوم ہوجائے ﴿۴﴾ **چوتھے** یہ کہ ہم اِس آسمانی مُعْجِزے کا مُشاہَدہ کرلیں اور دُوسروں کے لیے ہم عَینی گواہ بن جائیں نیز تاقِیامت لوگوں کے لیے ہمارا یہ واقِعہ کمالِ ایمان کا

باعِث بنے ہم آپ کے زندہ جاوِید گواہ بن جاویں۔ **حضرت** سیّدُنا سلمان فارسی و عبداللہ ابنِ عباس و جمہور مُفسِّرین رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم اَجْمَعِیْن کا قول یہ ہے کہ جب حَواریوں نے حضرتِ سیّدُنا عیسٰی روحُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کو ہر طرح کا اطمینان دلایا کہ ہم یہ خوان مَحض شوق یا تفریح کیلئے نہیں مانگتے بلکہ اس میں ہمارے دینی مقاصِد ہیں۔ تب حضرتِ سیّدُنا عیسٰی روحُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃ وَالسَّلام نے ٹاٹ کا لباس پہنا اور رو رو کر **دُعا** کی:۔

اَللّٰھُمَّ رَبَّنَاۤ اَنْزِلْ عَلَیْنَا مَآئِدَۃً مِّنَ السَّمَآءِ تَكُوْنُ لَنَا عِیْدًا لِّاَوَّلِنَا وَ اٰخِرِنَا وَ اٰیَةً مِّنْكَۚ وَ ارْزُقْنَا وَ اَنْتَ خَیْرُ الرّٰزِقِیْنَ(۱۱۴)

(پ ۷ المائدہ ۱۱٤)

ترجَمۂ کنزلایمان: اے اللہ! اے رب ہمارے! ہم پر آسمان سے ایک خوان اُتار کہ وہ ہمارے لیے عید ہو ہمارے اگلوں پچھلوں کی اور تیری طرف سے نشانی اور ہمیں رِزق دے اور تُو سب سے بہتر روزی دینے والا ہے۔

چُنانچہ سُرخ رنگ کا دسترخوان بادلوں میں ڈھکا ہوا آیا، یہ تمام لوگ اسے اُترتے ہوئے دیکھ رہے تھے۔ یہ دسترخوان مَع بادلوں کے آہستہ آہستہ نیچے اترا یہاں تک کہ لوگوں کے درمیان رکھ دیا گیا۔ حضرتِ سیّدُنا عیسٰی روحُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام اِس دسترخوان کو دیکھ کر بہُت روئے اور دُعا کی، **مولیٰ!**

مجھے شاکِرین سے بنا، **الٰہی!** اسے اِن حَوارِیّوں کے لئے رَحمت بنا، عذاب نہ بنا۔ حَوارِیّوں نے اس سے ایسی خوشبو محسوس کی جو اس سے پہلے کبھی نہ کی تھی۔ حضرتِ سیِّدُنا عیسیٰ روحُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام اور حَواری **سَجدۂ شُکر** میں گِر گئے۔ حضرتِ سیِّدُنا عیسیٰ روحُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے فرمایا، کہ اسے کون کھولے گا؟ یہ خوان سُرخ غلاف سے ڈھکا ہوا تھا۔ تمام نے عَرض کی، حُضُور! آپ ہی کھولیں۔ چُنانچہ حضرتِ سیِّدُنا عیسیٰ روحُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے تازہ وُضو کیا نوافِل پڑھے، دیر تک دُعائیں مانگیں، پھر دسترخوان سے غِلاف ہٹایا، اس میں یہ چیزیں تھیں:۔ **سات مچھلیاں، سات روٹیاں**، ان مچھلیوں پر سِنّے نہ تھے، اندر کانٹا نہ تھا۔ اس سے روغن ٹپک رہا تھا ان کے سروں کے آگے سِرکہ دُم کی طرف نمک آس پاس سبزیاں۔ بعض روایات میں ہے کہ **پانچ روٹیاں** تھیں۔ ایک روٹی پر زیتون دوسری پر شہد تیسری پر گھی چوتھی پر پنیر۔ پانچویں پر بُھنا ہوا گوشت۔ **شمعون** حَواری نے پوچھا کہ اے روحَ اللہ! یہ کھانا جنّت کا ہے یا زمین کا؟ فرمایا، نہ زمین کا نہ جنّت کا، یہ مَحض قُدرَتی ہے۔ اوّلاً بیمار وفُقَراء، فاقہ مست، بَرص وجُذام والے اور اپاہج بلائے گئے۔ آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے فرمایا **بِسمِ اللّٰہ** پڑھ کر کھاؤ تمہارے لئے **مبارَک** ہے اور منکِرین کے لئے **بلا**۔ پھر دوسرے لوگوں سے بھی یہی فرمایا، چُنانچہ پہلے دن **سات ہزار تین سو آدمیوں** نے کھایا، پھر وہ خوان اُٹھا، لوگ

دیکھتے رہے، اُڑتا ہوا ان کی نگاہوں سے غائب ہو گیا۔ **تمام بیمار مصیبت زدہ اچھے تندُرست ہو گئے فُقَراء غنی** (یعنی غریب مالدار) **ہو گئے** پھر یہ خوان چالیس دن مسلسل یا ایک دن کے بعد ایک دن آتا رہا، لوگ کھاتے رہے۔ پھر حضرتِ سیّدُنا عیسیٰ روحُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام پر وحی آئی کہ اب اِس سے صِرف **فُقَراء** کھائیں کوئی غنی نہ کھائے۔ جب یہ اعلان ہوا تو اَغنیاء (یعنی مالدار لوگ) ناراض ہو گئے اور بولے کہ یہ مَحض جادو ہے! **یہ مُنکِرِین** (یعنی انکار کرنے والے) **تین سو آدمی تھے یہ لوگ شب کو اپنے بال بچّوں میں بخیریت سوئے مگر صبح کو اُٹھے تو سُؤر تھے راستوں میں بھاگتے پھرتے تھے گندگی پاخانہ کھاتے تھے۔**

جب لوگوں نے ان کا حال یہ دیکھا تو حضرتِ سیّدُنا عیسیٰ روحُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے پاس بھاگے آئے، بہُت روئے، یہ سُؤر بھی آپ کے گرد جمع ہو گئے اور روتے تھے۔ حضرتِ سیّدُنا عیسیٰ روحُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام انہیں نام بنام پکارتے تھے یہ جواب میں سر ہلاتے تھے مگر بول نہ سکتے تھے۔ تین دن نہایت ذِلّت وخواری سے جیئے، چوتھے دن سب کے سب ہلاک ہو گئے ان میں کوئی عورت یا بچّہ نہ تھا سب مرد تھے۔ جتنی قومیں دُنیا میں مَسخ کی گئیں وہ ہلاک کر دی گئیں ان کی نسل نہ چلی یہ قانونِ قدرت ہے۔ (مُلَخَّصاً التفسیر الکبیر ج٤ ص٤٢٣ وغیرہ)

ترمذی شریف کی حدیث میں ہے، نبیِّ کریم رء ُوف رَّحیم، محبوبِ ربِّ عظیم عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ

تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کا ارشادِ عبرت بُنیاد ہے، آسمان سے روٹی اور گوشت کا خوان نازِل کیا گیا اور حکم دیا گیا کہ نہ خیانت کریں نہ دوسرے دن کے لیے بچا کر رکھیں، پس اُنہوں نے خیانت کی اور دوسرے دن کیلئے جمع بھی کیا تو انہیں بندر اور خنزیر کی شکل کر دیا گیا (جامِع ترمذی ج ۵ ص ٤٤ حدیث ۳۰۷۲) اُن لوگوں کو تاکید کی گئی تھی کہ اِس خوان میں سے کل کے لیے بچا کر چُھپا کر نہ رکھیں بعض لوگوں نے کل کے لیے بچایا وہ **سُوّر** بنا دیئے گئے۔ حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن عَمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا فرمانِ عبرت نشان ہے، قیامت میں سخت عذاب، دستر خوان والے عیسائیوں، فِرعونی لوگوں اور مُنافقوں کو ہو گا۔ (الدرُّ المنثور ج ۳ ص ۲۳۷)

کیا سُوّر کا نام لینے سے وُضو ٹوٹ جاتا ہے؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرت سیِّدُنا عیسیٰ روحُ اللہ علیٰ نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی شانِ عظمت نشان آپ نے دیکھی! آپ کی دُعا سے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے نعمتوں بھرا مائِدہ (یعنی دستر خوان) نازِل فرمادیا۔ دنیا میں جو بھی **نعمت** ملتی ہے عُموماً اُس میں **زَحمت** بھی ہوتی ہے۔ شُکرانِ نعمت کرنے والے کامیاب اور کُفرانِ نعمت کرنے والے ناکام ہو جاتے ہیں۔ نعمتوں کی فراوانیوں کو دیکھ کر نافرمانیوں پر اُتر آنے والے انجام کار ذلیل و خوار ہوتے ہیں جیسا کہ اِس قرآنی حکایت سے معلوم ہوا کہ 300 نافرمان **سُوّر** (خنزیر) کی شکل میں مُتَشَکِّل ہو

گئے اور تین دن تک دربدر کی ٹھوکریں کھاتے پھرے اور چوتھے دن ذِلّت کے ساتھ موت کے گھاٹ اُتر گئے۔ ہم اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُس کے قہر وغضب سے پناہ مانگتے ہیں۔ بعض لوگوں کو یہ وَہم ہوتا ہے کہ ''سُوَر'' یا خِنزیر کا نام لینے سے زَبان ناپاک ہو جاتی اور وُضُو ٹوٹ جاتا ہے! یہ سراسر غَلَط فہمی ہے۔ خِنزیر کا لَفظ قرانِ کریم میں بھی موجود ہے۔ لہٰذا یہ لفظ بولنے سے نہ زَبان ناپاک ہوتی ہے اور نہ ہی وُضُو ٹوٹتا ہے۔

﴿۱۰﴾ تیسری روٹی کہاں گئی؟

حضرت سیِّدُنا عیسیٰ روحُ اللہ علیٰ نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی خدمت میں ایک آدمی نے عرض کی، ''یاروحَ اللہ! میں آپ کی صُحبتِ بابَرَکت میں رَہ کر خدمت کرنا اورعلمِ شریعت حاصِل کرنا چاہتا ہوں۔ آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے اُس کو اجازت دے دی۔ چلتے چلتے جب دونوں ایک نَہر کے کَنارے پہنچے تو آپ علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا، ''آؤ کھانا کھالیں۔'' آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے پاس تین روٹیاں تھیں، جب ایک ایک روٹی دونوں کھا چکے تو حضرتِ سیِّدُنا عیسیٰ روحُ اللہ علیٰ نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نَہر سے پانی نوش فرمانے لگے، اُس شخص نے تیسری روٹی چُھپالی۔ جب آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام پانی پی کر واپَس تشریف لائے تو روٹی موجود نہ پا کر اِستِفسار فرمایا، ''**تیسری روٹی کہاں گئی؟**'' اُس نے جھوٹ بولتے ہوئے کہا، مجھے نہیں معلوم۔ آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام خاموش ہورہے۔

تھوڑی دیر بعد فرمایا، ''آؤ آگے چلیں۔'' راستہ میں ایک ہرنی **ملی** جس کے ساتھ دو بچّے تھے، آپ علَیہِ الصّلوٰۃُ وَالسّلام نے **ہِرنی** کے ایک بچّے کو اپنے پاس بلایا، وہ آگیا، آپ علَیہِ الصّلوٰۃُ وَالسّلام نے اُسے ذَبْح کیا، بُھونا اور دونوں[2] نے مل کر کھایا۔ گوشْت کھا چکنے کے بعد آپ علیہِ الصلوٰۃ والسلام نے ہڈِّیوں کو جَمع کیا اور فرمایا، ''قُمْ بِاِذْنِ اللّٰه (اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حُکم سے زندہ ہو کر کھڑا ہو جا) ہرنی کا بچّہ **زندہ** ہو کر اپنی ماں کے ساتھ چلا گیا۔ آپ علَیہِ الصّلوٰۃُ وَالسّلام نے اُس شَخْص سے فرمایا، ''تجھے اُس اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم جس نے مجھے یہ مُعْجِزہ دِکھانے کی قُدرت عطا کی۔ سچ بتا، **وہ تیسری روٹی کہاں گئی؟**'' وہ بولا، ''مجھے نہیں معلوم۔'' فرمایا، ''آؤ آگے چلیں۔'' چلتے چلتے ایک دریا پر پہنچے، اور بیٹھ گئے، آپ علَیہِ الصّلوٰۃُ وَالسّلام نے اُس شَخْص کا ہاتھ پکڑا اور پانی کے اُوپر چلتے ہوئے دریا کے دوسرے کَنارے پُہنچ گئے۔ آپ علَیہِ الصّلوٰۃُ وَالسّلام نے اُس شَخْص سے فرمایا، ''تجھے اُس خُدا عَزَّوَجَلَّ کی قسم! جس نے مجھے یہ مُعْجِزہ دکھانے کی قُدرت عطا کی، سچ بتا کہ **وہ تیسری روٹی کہاں گئی؟**'' وہ بولا، ''مجھے نہیں معلوم!'' آپ علَیہِ الصّلوٰۃُ وَالسّلام نے فرمایا، ''آؤ آگے چلیں۔'' چلتے چلتے ایک ریگستان میں پہنچے، آپ علَیہِ الصّلوٰۃُ وَالسّلام نے رَیت کی ایک ڈھیری بنائی اور فرمایا، ''اے رَیت کی ڈھیری! اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حُکم سے **سونا** بن جا۔'' وہ **فوراً سونا** بن گئی، آپ علَیہِ الصّلوٰۃُ وَالسّلام نے اُس کے **تین[3] حصّے** کئے پھر فرمایا، ''یہ ایک حصّہ میرا ہے اور

ایک حصّہ تیرا اور ایک اُس کا جس نے **وہ تیسری روٹی لی**۔'' یہ سُنتے ہی وہ شخص جھٹ بول اُٹھا! یاروحَ اللہ! وہ تیسری روٹی میں نے ہی لی تھی۔ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا، ''یہ سارا **سونا** تُو ہی لے لے۔ پھر اس کو چھوڑ کر آگے تشریف لے گئے۔ یہ شخص **سونا** چادر میں لپیٹ کر اکیلا ہی روانہ ہوا، راستے میں اسے ۲ دو شخص ملے، اُنہوں نے جب دیکھا کہ اس کے پاس **سونا** ہے تو اس کو قتل کر دینے کے لئے تیار ہو گئے تاکہ **سونا** لے لیں۔ وہ شخص جان بچانے کی خاطر بولا، ''تم مجھے قتل کیوں کرتے ہو! ہم اس سونے کے ۳ تین حصّے کر لیتے ہیں اور ایک ایک حصّہ بانٹ لیتے ہیں۔ وہ ۲ دونوں شخص اس پر راضی ہو گئے۔ وہ شخص بولا، ''بہتر یہ ہے کہ ہم میں سے ایک آدمی تھوڑا سا سونا لے کر قریب کے شہر میں جائے اور **کھانا** خرید کر لے آئے تاکہ کھا، پی، کر **سونا** تقسیم کر لیں۔ چُنانچہ ان میں سے ایک آدمی شہر پہنچا، کھانا خرید کر واپَس ہونے لگا تو اس نے سوچا، بہتر یہ ہے کہ کھانے میں **زَہر** ملادوں تاکہ وہ ۲ دونوں کھا کر مر جائیں اور سارا **سونا** میں ہی لے لوں۔ یہ سوچ کر اس نے زَہر خرید کر کھانے میں ملا دیا۔ اُدھر اُن ۲ دونوں نے یہ سازِش کی کہ جیسے ہی وہ کھانا لیکر آئے گا ہم ۲ دونوں ملکر اُس کو مار ڈالیں گے اور پھر **سارا سونا** آدھا آدھا بانٹ لیں گے۔ چُنانچہ جب وہ شخص کھانا لیکر آیا تو **۲ دونوں اُس پر پل پڑے اور اُس کو قتل کر دیا**۔ اس کے بعد خوشی خوشی کھانا کھانے کیلئے بیٹھے تو **زَہر** نے اپنا کام کر دکھایا اور **یہ دونوں بھی**

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم): جس نے مجھ پر دس مرتبہ صبح اور دس مرتبہ شام درود پاک پڑھا اسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

تڑپ تڑپ کر ٹھنڈے ہو گئے اور سونا جُوں کا تُوں پڑا رہا۔ پھر حضرتِ سیِّدُنا عیسیٰ روح اللہ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام واپس لوٹے تو چند آدمی آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہمراہ تھے آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے **سونے اور تینوں لاشوں** کی طرف اشارہ کر کے ہمراہیوں سے فرمایا، "**دیکھ لو دُنیا کا یہ حال ہے پس تم کو لازِم ہے کہ اس سے بچتے رہو۔**" (اِتحافُ السّادۃِ المُتقین ج۹ص۸۳۵)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! دولت کی مَحَبَّت کیسے کیسے گُل **کھلاتی**، گناہوں پر اُکساتی، دربدر پھراتی، لوٹ مار کرواتی حتّٰی کہ لاشیں گرواتی ہے مگر کسی کے ہاتھ نہیں آتی اور اگر آتی ہے تو بے حد ستاتی اور خوب رُلاتی ہے۔ لہٰذا ہمارے بُزُرگانِ دین رحمھم اللہ المبین مال و دولت کے مُعاملے میں نہایت ہی محتاط تھے چُنانچہ

مال کی مذمت میں بزرگوں کے ارشادات

حُجۃُ الاسلام حضرتِ سیِّدُنا امام محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی فرماتے ہیں، ﴿۱﴾ حضرتِ سیِّدُنا **حسن بصری** علیہ رحمۃ اللہ القوی **فرماتے ہیں**، خدا عزوجل کی قسم! جو دِرہم (یعنی دولت) کی عزّت کرتا ہے، اللہ ربُّ العزّت اُسے ذِلّت دیتا ہے ﴿۲﴾ منقول ہے، سب سے پہلے دِرہم و دینار بنے تو شیطان نے ان کو اُٹھا کر اپنی پیشانی پر رکھا پھر ان کو چوما اور بولا، جس نے ان سے مَحَبَّت کی وہ میرا غلام ہے (**العِیاذُ باللہ**)

﴿۳﴾ حضرتِ سیِّدُنا **سمیط بن عجلان** علیہ رحمۃ المنّان نے فرمایا، دِرْہَم و دِینار (مال و دولت) مُنافقوں کی لگامیں ہیں وہ ان کے ذَرِیعے دوزخ کی طرف کھینچے جائیں گے ﴿۴﴾ حضرتِ سیِّدُنا **یحییٰ بن مُعاذ** رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، دِرْہَم (یا روپے) **بچھو** ہیں اگر تم اِس کے زَہر کا اُتار نہیں جانتے تو اسے مت پکڑو کیوں کہ اگر اس نے ڈس لیا تو اس کا زَہر تمہیں ہلاک کر دے گا۔ عَرْض کی، اِس کا اُتار کیا ہے؟ فرمایا، حلال طریقے سے حاصِل کرنا اور اس کے حُقُوقِ واجِبہ ادا کرنا ﴿۵﴾ حضرتِ سیِّدُنا **علاء بن زیاد** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، دنیا خوب بناؤ سنگھار کر کے میرے سامنے مِثالی صورت میں آئی۔ میں نے کہا، میں تیرے شَر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہتا ہوں۔ وہ بولی، اگر آپ مجھ سے محفوظ رہنا چاہتے ہیں تو دِرْہَم و دینار (روپے پیسوں) سے نفرت کیجئے کیوں کہ دِرْہَم و دینار وہ چیزیں ہیں جن کے ذَرِیعہ آدمی ہر قسم کی **دنیا** حاصِل کرتا ہے لہٰذا جو ان دونوں (یعنی درہم و دینار) سے صَبْر کرے گا یعنی دُور رہے گا وہ **دنیا** سے بھی صَبْر کر لے گا۔ مزید **سیِّدُنا امام محمد غزالی** علیہ رحمۃ اللہ الوالی نے **عَرَبی اَشعار** نَقْل کئے ہیں، ان کا ترجَمہ ہے: "میں نے تو (یہ راز) پا لیا ہے پس تم بھی اِس کے علاوہ کچھ اور گُمان مت کرو اور یہ نہ سمجھو کہ تقویٰ اس دِرْہَم کے پاس ہے۔ تو جب تم اس (مال) پر قادِر ہونے کے باوُجود اسے ترک کر دو تو جان لو کہ تمہارا تقویٰ ایک مسلمان کا تقویٰ ہے۔ کسی آدمی کی قمیص پر لگے ہوئے پیوند یا پنڈلی سے اُوپر کی ہوئی شلوار یا اس

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم): جس نے کتاب میں مجھ پر دُرُودِ پاک لکھا تو جب تک میرا نام اُس میں رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

کی پیشانی جس میں (سجدے کے) نشانات ہوں، کو دیکھ کر دھوکہ نہ کھانا یہ دیکھو کہ وہ درہم (مال دولت) سے مَحَبَّت کرتا ہے یا اس سے دُور رہتا ہے۔" (احیاءُ العُلوم ج۳ ص۲۸۸)

حُبِّ دنیا سے تُو بچا یا ربّ! عزوجل
اپنا شیدا مجھے بنا یا ربّ! عزوجل

﴿۱۱﴾ مَدَنی محبوب کی زُلفوں کا اسیر

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول کی بَرَکت سے بڑے بڑے چور ڈاکوؤں کے راہِ راست پر آجانے کے واقِعات سُننے کو ملتے ہیں۔ دعوتِ اسلامی کے وسیع دائرہ کار کو بحُسنِ خوبی چلانے کیلئے مختلف ملکوں اور شہروں میں مُتَعَدَّد مجالس بنائی جاتی ہیں۔ مِنْجُملہ **مجلسِ رابِطہ بِالْعُلَماءِ وَالْمَشائخ** بھی ہے جو کہ اکثر عُلَمائے کِرام پر مُشتمل ہے۔ اِس مجلس کے اسلامی بھائی مشہور دینی دَرْسگاہ جامِعہ راشِدیہ (پیر جو گوٹھ بابُ الاسلام سندھ) تشریف لے گئے۔ بَرسبیلِ تذکرہ **جَیل خانوں** میں دعوتِ اسلامی کے مَدَنی کام کی بات چلی تو وہاں کے شیخُ الحدیث صاحِب کچھ اِس طرح فرمانے لگے، جَیل خانوں کے مَدَنی کام کی تابناک مَدَنی کارکردگی میں خود آپ کو سُناتا ہوں، پیر جو گوٹھ کے نَواح میں **ایک ڈاکو** نے تباہی مچا رکھی تھی، میں اُس کو جانتا تھا، آئے دن پولیس کے ساتھ اُس کی آنکھ مچولی جاری رہتی

، کئی بار گرفتار بھی ہوا مگر اثر و رُسوخ استعمال کر کے چھوٹ گیا۔ آخِرش کسی جُرم کی پاداش میں بابُ المدینہ کراچی کی پولیس کے ہتّھے چڑھ گیا، سزا ہوئی اور جیل میں چلا گیا۔ سزا کاٹ لینے کے بعد رِہائی ملنے پر مجھ سے ملنے آیا۔ میں پہلی نظر میں اُس کو پہچان نہ سکا کیوں کہ میں نے اِس کو داڑھی مُنڈا اور سر برَہنہ دیکھا تھا مگر اب اِس کے چہرے پر میٹھے میٹھے آقا مَدَینے والے مصطفٰے صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم کی مَحَبَّت کی نشانی **نورانی داڑھی** جگمگا رہی تھی، سر پر **سبز سبز عمامہ شریف** کا تاج اپنی بہاریں لُٹا رہا تھا، پیشانی پر نَمازوں کا **نور** نُمایاں نظر آ رہا تھا۔ میری حیرت کا طِلِسْم (طِ۔لِسم) توڑتے ہوئے وہ بولا، قید کے دَوران جیل کے اندر اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مجھے **دعوتِ اسلامی** کا مَدَنی ماحول مُیَسَّر آ گیا اور عاشِقانِ رسول کی **انفِرادی کوشِش** کی بَرَکت سے میں نے گناہوں کی بیڑیاں کاٹ کر اپنے آپ کو **مَدَنی محبوب** صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم کی **زُلفوں کا اسیر** بنالیا۔

رَحمتوں والے نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم کے گیت جب گاتا ہوں میں
گنبدِ خضرا کے نظاروں میں کھو جاتا ہوں میں
جاؤں تو جاؤں کہاں میں کس کا ڈھونڈوں آسرا
لاج والے لاج رکھنا تیرا کہلاتا ہوں میں

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿۱۲﴾ ہاتھوں میں چھالے پڑ گئے

حضرت سیّدُنا سُوَید بن غفلہ رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ میں

فرمانِ مصطفٰے صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم: جو مجھ پر ایک مرتبہ دُرُود شریف پڑھتا ہے اللہ تعالٰی اس کیلئے ایک قیراط اجر لکھتا ہے اور قیراط اُحد پہاڑ جتنا ہے۔

امیرُ الْمُؤمِنِین حضرتِ مولائے کائنات، علیُّ الْمُرتَضٰی شیرِ خدا کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم کی خدمتِ سراپا عظمت میں دارُ الْاَمارۃ کوفہ میں حاضِر ہُوا۔ آپ کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم کے سامنے **جو شریف** کی روٹی اور دودھ کا ایک پیالہ رکھا ہُوا تھا، روٹی خشک اور اِس قدر سخت تھی کہ کبھی اپنے ہاتھوں سے اور کبھی گھٹنے پر رکھ کر توڑتے تھے۔ یہ دیکھ کر میں نے آپ کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم کی کنیز **فِضّہ** رضی اللہ تعالٰی عنہا سے کہا، آپ کو اِن پر ترس نہیں آتا؟ دیکھئے تو سہی روٹی پر بھوسی لگی ہوئی ہے اِن کیلئے **جو شریف** چھان کر نرم روٹی پکایا کریں۔ تاکہ توڑنے میں مَشَقَّت نہ ہو۔ **فِضّہ** رضی اللہ تعالٰی عنہا نے جواب دیا، امیرُ الْمُؤمِنِین کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم نے ہم سے عہد لیا ہے کہ ان کے لئے کبھی بھی **جو شریف** چھان کر نہ پکایا جائے۔ اتنے میں امیرُ الْمُؤمِنِین کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم میری طرف مُتَوَجِّہ ہوئے اور فرمایا، اے ابنِ غفلہ! آپ اِس کنیز سے کیا فرما رہے ہیں؟ میں نے جو کچھ کہا تھا عَرض کر دیا اور التجاء کی، یا امیرَ الْمُؤْمِنِین! آپ اپنی جان پر رَحم فرمایئے اور اِتنی مَشَقَّت نہ اُٹھایئے۔ تو آپ کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم نے فرمایا، اے ابنِ غفلہ! دو عالَم کے مالِک و مختار، مکّی مَدَنی سرکار، محبوبِ پروَرْدگار عزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم اور آپ کے اَہل وعِیال نے کبھی تین دن برابر گیہوں کی روٹی شکم سیر ہو کر نہیں کھائی اور نہ ہی کبھی آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کے لئے آٹا چھان کر پکایا گیا۔ ایک دَفْعہ

مدینۃ منوّرہ زادَھَا اللّٰہُ شرفاً وَّ تعظِیماً میں بھوک نے بہُت ستایا تو میں مزدوری کے لئے نکلا، دیکھا کہ ایک عورت مٹّی کے ڈھیلوں کو جمع کر کے ان کو بھگونا چاہتی تھی میں نے اُس سے فی ڈول ایک کھجور اُجرت طے کی اور سولہ ڈول ڈال کر اُس مٹّی کو بھگو دیا یہاں تک کہ میرے **ہاتھوں میں چھالے پڑ گئے** پھر وہ کھجوریں لے کر میں حُضُورِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم، رسولِ مُحتَشَم، شافعِ اُمَم صلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم کے حُضُور حاضِر ہُوا اور سارا واقِعہ بیان کیا تو آپ صلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم نے بھی ان میں سے کچھ کھجوریں تناوُل فرمائیں۔ (سفینۂ نوح حصہ اوّل ص ۹۹)

اللّٰہ عزّوجلّ **کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدْقے ہماری مغفِرت ہو۔**

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمّد

﴿۱۳﴾ دل کو نَرْم کرنے کا نُسخہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! امیرُ الْمُؤمِنین حضرتِ مولائے کائنات، علیُّ الْمُرتضٰی شیرِ خدا کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم کی سادگی پر ہماری جان قربان ہو۔ اتنی اتنی مَشَقَّتیں برداشت کرنے کے باوُجُود زَبان پر کبھی حَرفِ شکایت نہ لاتے۔ غذا کے ساتھ ساتھ آپ کا لباس بھی انتہائی سادہ ہوا کرتا تھا۔ ایکبار آپ کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم کی خدمت میں عرض کی گئی، آپ اپنی قمیص میں پیوند کیوں لگاتے ہیں؟

فرمایا، یَخْشَعُ الْقَلْبُ و یَقْتَدِی بِهِ الْمُؤْمِنُ یعنی اس سے دل نرم رہتا ہے اور مومن اس کی پیروی کرتا ہے (یعنی مومن کا دل نرم ہی ہونا چاہئے) (حلیۃ الاولیاء ج ۱ ص ۱۲۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمّد

﴿۱۴﴾ جوتی سی رہے تھے

حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں، میں ایک دن امیرُ الْمُؤمِنِین حضرتِ مولائے کائنات، علیُّ الْمُرتَضیٰ شیرِ خدا کَرَّمَ اللہُ تعالیٰ وَجْهَهُ الْکَرِیم کی خدمتِ بابرکت میں حاضِر ہوا، دیکھا کہ آپ کَرَّمَ اللہُ تعالیٰ وَجْهَهُ الْکَرِیم اپنے مبارک جوتے کو پیوند لگارہے ہیں۔ میں نے تعجب کیا تو فرمایا، رسولُ اللہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اپنی **نَعلَینِ شَریفَین** اور **لباس مبارک** کو پیوند لگالیا کرتے اور اپنے پیچھے دوسرے کو بھی بٹھالیا کرتے تھے۔ (سفینۂ نوح حصہ اوّل ص ۹۸) **اللہ** عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔**

کبھی کوئی گھیرا ہے بلاؤں نے حسن کو
اے شیرِ خدا ببر مدد تیغ بکف جا

﴿۱۵﴾ خوش ذائقہ فالودہ

امیرُ الْمُؤمِنِین حضرتِ مولائے کائنات، علیُّ الْمُرتَضیٰ شیرِ خدا

کَرَّمَ اللہُ تعالیٰ وَجْہَہُ الْکَرِیْم کی خدمتِ بابَرَکت میں ایکبار **خوش ذائقہ فالودہ** پیش کیا گیا۔ فرمایا، اِس کی خوشبو، رنگ اور ذائقہ کتنا اچّھا ہے! میں اِس بات کو پسند نہیں کرتا کہ اپنے نَفس کو ایسی چیز کا عادی بناؤں جس کی اسے عادت نہیں (حلیۃ الاولیاء ج ۱ ص ۱۲۳ حدیث ۲۴۷) **اللہ** عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدْقے ہماری مغفِرت ہو۔**

جیسی نعمت ویسا حساب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! امیرُ الْمُؤمِنِین حضرتِ مولائے کائنات، علیُّ الْمُرتَضیٰ شیرِ خدا کَرَّمَ اللہُ تعالیٰ وَجْہَہُ الْکَرِیْم کی نَفْس کُشی مرحبا! کاش! ہم بھی سَخت گرمی میں نَفس کے مطالبہ پر آئسکریم یا فالودہ کھاتے اور ٹھنڈے مَشروبات غٹ غٹا تے وَقت امیرُ الْمُؤمِنِین حضرتِ مولائے کائنات، علیُّ الْمُرتَضیٰ شیرِ خدا کَرَّمَ اللہُ تعالیٰ وَجْہَہُ الْکَرِیْم کی اِس ایمان افروز حکایت کو بھی کبھی کبھی یاد کرلیا کریں۔ **یاد رکھئے!** نَفس کو جس قَدَر آسائشوں کی عادت ڈالی جائے وہ اُسی قَدَر ڈِھیٹ اور عیش پرست ہو جاتا ہے۔ دیکھئے! جب پنکھا ایجاد نہیں ہوا تھا اُس وَقت بھی لوگ گزارہ کر ہی لیتے تھے اور آج بَہُت سوں کی ایئر کنڈیشنڈ روم میں سونے کی عادت پڑ گئی ہے ان کو اب گرمیوں میں .A.C کے بغیر نیند آنا دشوار ہوتا ہوگا۔ اِسی طرح جو عُمدہ و لذیذ اور گرما گرم کھانوں کے عادی ہیں، سادہ کھانا دیکھ کر اُن کا ''مُوڈ آف'' ہو جاتا ہو

گا۔ بلکہ کبھی اِتّفاق سے گھر میں اِن کی مرضی کے خلاف کھانا پیش کیا جاتا ہوگا تو بک بک کرتے، لڑتے جھگڑتے، اپنے بچّوں کی امّی جان بلکہ خود اپنی ماں سے مَعَاذَاللہ اُلجھ پڑتے اور یوں دل آزاریوں وغیرہ کے کبیرہ گناہوں میں جاپڑتے ہوں گے۔ اگر کبھی آپ نے اِس طرح کی خطا کی ہے تو میرا مشورہ ہے کہ توبہ بھی کیجئے اور جس جس کی دل آزاری کی ہے اُس سے مُعافی تلافی بھی فرمالیجئے۔ ورنہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ناراضگی کی صورت میں مرنے کے بعد سخت پچھتاوا ہوگا۔ **یاد رکھئے!** دنیا میں نعمت جتنی عُمدہ ہوگی بروزِ قیامت اُس کا حساب بھی اُتنا ہی زِیادہ ہوگا۔ حسابِ آخرت کے مُعاملے میں عُمدَگی کا معیار اپنی اپنی پسند کے اعتبار سے ہوگا۔ مَثَلاً جو چاول کے بجائے روٹی زِیادہ پسند کرتا ہے اُس کیلئے چاوَل کے مقابلے میں روٹی بڑی نعمت ہے اور اِسی مُناسَبَت سے اُس سے روٹی کا حساب زیادہ اور جو چاول کا شوقین ہوگا اُس کیلئے روٹی کے مقابلے میں چاول کا حساب زیادہ۔ وَ عَلٰی ھٰذَا الْقِیاس (یعنی اوراسی پر ہر چیز کو قیاس کرلیجئے)

اللہ تبارَکَ وَ تعالیٰ پارہ ۳۰ سورۃُ التَّکاثُر کی آخری آیتِ کریمہ میں ارشاد فرماتا ہے:۔

ثُمَّ لَتُسْـَٔلُنَّ یَوْمَىٕذٍ عَنِ النَّعِیْمِ۠(۸) (پ ۳۰ التکاثر ۸)

ترجَمۂ کنزالایمان: پھر بے شک ضرور اُس دن تم سے نعمتوں سے پُرسِش ہوگی۔

نعمت کی اقسام اور ان کے بارے میں قیامت کے سوالات

مُفسّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان اس آیتِ مبارکہ کے تحت یہ بھی فرماتے ہیں، یہ سُوال ہر نعمت کے مُتعلِّق ہو گا، جسمانی یا رُوحانی، ضرورت کی ہو یا عیش وراحت کی، ٹھنڈے پانی، دَرَخت کے سائے، راحت کی نیند کا بھی۔ جیسے کہ حدیث شریف میں ہے اور ''نَعِیم'' کے اِطلاق سے (بھی) معلوم ہوتا ہے۔ بغیر اِستحقاق جو عطا ہو وہ ''نعمت'' ہے، ربّ عَزَّوَجَلَّ کا ہر عطیّہ نعمت ہے خواہ جسمانی ہو یا رُوحانی۔ اس کی دُو قسمیں ہیں: ﴿۱﴾ **کسبی** ﴿۲﴾ وَہبی۔ جو نعمتیں ہماری کمائی سے ملیں وہ **کسبی** ہیں، جیسے دولت سلطنت وغیرہ۔ جو محض ربّ عَزَّوَجَلَّ کی عطا سے ہوں، وہ **وَہبی** جیسے ہمارے اَعضاء، چاند سورج، وغیرہ۔ **کسبی** نعمت کے مُتَعَلِّق تین سُوال ہوں گے ﴿۱﴾ کہاں سے حاصل کیں؟ ﴿۲﴾ کہاں خرچ کیں؟ (۳) ان کا شکریہ کیا ادا کیا؟ **وَہبی** نعمتوں کے مُتعلِّق آخری دُو سُوال ہوں گے۔ (نورالعرفان ص ۹۵۶)

لاج رکھ لے گنہگاروں کی نام رَحمٰن عَزَّوَجَلَّ ہے ترا یاربّ عَزَّوَجَلَّ
عیب میرے نہ کھول محشر میں نام سَتّار عَزَّوَجَلَّ ہے ترا یا ربّ عَزَّوَجَلَّ
بے سبب بخش دے نہ پوچھ عمل نام غفّار عَزَّوَجَلَّ ہے ترا یا ربّ عَزَّوَجَلَّ

مُباح کب عبادت بنتا ہے؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مُباح (یعنی ایسا عمل جس پر ثواب ملے نہ گناہ) میں اگر اچھی نیّت شامل کر لی جائے تو وہ کارِ ثواب بن جاتا ہے اب جس قَدَر اچھی نیّتیں زیادہ ہونگی اُسی قَدَر ثواب میں بھی اضافہ ہوتا چلا جائیگا مگر اُس اچھی نیّت کا تعلّق عملِ آخِرت سے ہونا ضَروری ہے۔ فِقہ کی مشہور کتاب **اَلْاَشْباہُ وَ النَّظائِر** میں ہے، ''مُباحات کا مُعامَلہ نِیّات کے اِعتبار سے مختلف ہوتا ہے اگر ان سے طاعات پر تقوٰی (یعنی عبادات پر قُوّت حاصِل کرنا) یا ان تک پہنچنا مقصود ہو تو پھر یہ (مُباح بھی) **عبادت** ہے۔ (اَلْاَشْباہُ وَ النَّظائِر ج ۱ ص ۲۸ بابُ المدینہ کراتشی)

لُطف اندوزی کیلئے مُباح کا استعمال

کوشِش کرنی چاہئے کہ جو بھی مُباح (یعنی جس کا کرنا صِرف جائز ہو، ثواب یا گناہ نہ ہو) کام کیا جائے یا مُباح غذا استِعمال کی جائے اُس میں زِیادہ سے زِیادہ اچھی نیتیں شامل کر لی جائیں تا کہ خوب خوب ثواب ملے۔ اگرچہ اچھی نیّت کے بِغیر صِرف لُطف اندوز ہونے کیلئے مُباح چیزیں استِعمال کرنے والا گنہگار نہیں تاہم **حُجّۃُ الْاِسلام** حضرتِ سیِّدُنا امام محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی کا ارشادِ عالی ہے، ''اس سے سُوال ضَرور ہو گا اور جس سے حساب میں جھگڑا ہوا اسے عذاب دیا گیا اور جو آدمی دُنیا میں **مُباح چیزوں کو استِعمال کرتا ہے اگرچِہ اِسے قِیامت**

میں عذاب نہیں ہوگا لیکن اِسی مقدار میں آخِرت کی نعمتیں کم ہوجائیں گی، غور تو کیجئے! کتنے بڑے نقصان کی بات ہے کہ انسان فانی نعمتوں کے حُصول میں بَہُت جلدی کرے اور اِس کے بدلے اُخْروی نعمتوں میں کمی کے ذَرِیعے نقصان اُٹھائے۔'' (احیاءُ العُلوم ج ۵ ص ۹۸)

آخِرت میں سَو حصّے کمی

پیزوں، پراٹھوں، کبابوں، سَموسوں، گرما گرم پکوڑوں، آئسکریموں، ٹھنڈی ٹھنڈی بوتلوں، خوش ذائقہ فالودوں، میٹھے میٹھے مزیدار شربتوں وغیرہ عمدہ غذاؤں کے شوقینوں، نیز عالیشان کوٹھیوں، وسیع مکانوں، نت نئے بیش قیمت لباسوں، ہر طرح کی آسائشوں اور سَہولتوں کے طلبگاروں، مالداروں، سرمایہ داروں، دُنیا میں خوب خوشیاں پانے والوں، اچّھی صحّت والوں، اِقتِدار کی ہوس میں بدمست رہنے والوں کیلئے بِالخُصوص غور و فکر کا مقام ہے، آہ! آہ! آہ! ''تذکِرۃُ الاولیاء'' میں ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا فُضَیل بن عِیاض رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، جب دُنیا میں کسی کو نعمتوں سے نوازا جاتا ہے تو آخِرت میں اُس کے ۱۰۰ سَو حصّے کم کردیئے جاتے ہیں، کیوں کہ وہاں تو صِرف وُہی ملیگا جو دُنیا میں کمایا ہے، لِہٰذا انسان کے اختیار میں ہے کہ وہ حصّۂ آخِرت میں کمی کرے یا زیادَتی۔ مزید فرمایا، دُنیا میں عُمدہ لباس اور اچّھا کھانے کی عادت مت ڈالو کہ مَحشر میں ان چیزوں سے محروم کردیئے جاؤ گے۔ (تذکرۃُ الاولیاء ج ۱ ص ۱۷۵)

صَدَقہ پیارے (صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم) کی حیا کا کہ نہ لے مجھ سے حساب
بخش بے پوچھے لَجائے کو لَجانا کیا ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دُنیا کی ساری لذّتیں بالآخِر ختم ہو جائیں گی کاش! مرنے سے پہلے پہلے ہماری حِرص کا خاتمہ ہو جائے۔ ہائے! ہائے! دنیا کی نَیرنگیاں! اور اِس بے وفا دنیا پر فَریفتہ ہونے والوں کی بے نور زندگیاں! آیئے! میں آپ کو ایک عبرتناک واقِعہ سناتا ہوں، ہے کوئی عبرت حاصِل کرنے والا!

﴿۱۶﴾ ناچ رنگ کی مَحفِل جاری تھی کہ۔۔۔

کہتے ہیں، ۳ رَمَضانُ المبارَک ۱۴۲۶ھ (بمطابق 8.10.05) کو اسلام آباد کی پُرشکوہ عمارت "**مارگلہ ٹاور**" میں کچھ مغرِبی تہذیب کے دِلدادہ مسلمانوں نے یہود و نصاریٰ کے ساتھ مل کر مَعاذَاللہ عَزَّوَجَلَّ اِحتِرامِ رَمَضانُ المبارَک کو بالائے طاق رکھ کر **شراب** پی کر خوب **ناچ رنگ** کی مَحفِل برپا کی۔ یہ لوگ اپنی عاقِبت کے انجام سے بالکل بے خبر گناہوں کے اِن گھنَونے کاموں میں ابھی مشغول تھے کہ اچانک **خوفناک زلزلہ** آیا اور اس نے عیش پرستوں کی تمام تر شاد کامیوں اور سَرمستیوں کو **خاک** میں ملا کر رکھ دیا!

یاد رکھو! موت اچانک آئیگی
ساری مستی خاک میں مل جائیگی

زلزلہ گناہوں کی وجہ سے آتا ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سرکارِ اعلیٰحضرت، اِمامِ اَہلسنّت، ولیٔ نِعمت، عظیمُ البَرَکت، عظیمُ الْمَرْتَبت، پروانۂ شَمْعِ رِسالت، مُجَدِّدِ دین ومِلَّت، حامیٔ سُنَّت، ماحیٔ بِدعت، عالِمِ شَرِیْعَت، پیرِ طریقت، باعِثِ خَیر وبَرَکت، حضرتِ علّامہ مولیٰنا الحاج الحافِظ القاری الشّاہ امام اَحمد رَضا خان علیہ رَحْمۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں، "(زلزلہ کا) اصلی باعِث آدمیوں کے گناہ ہیں۔" (فتاوٰی رضویہ ج ۲۷ ص ۹۳) آہ! آج کل گناہوں کا زوردار **سیلاب** ہے، خود بُرائیوں سے بچنا تو ایک طرف رہا، نیکیاں کرنے اور سنّتوں پر عمل کرنے والوں کیلئے بھی گویا زمین تنگ کر دی گئی ہے! آہ! آہ! آہ! بروز ہفتہ ۳ رَمَضانُ الْمبارَک ۱٤۲٦ھ 8.10.05 کو کچھ لوگ طرح طرح کے گناہوں میں مشغول تھے کہ یکا یک **خوفناک زلزلہ** آیا اور اُس نے ہمارے وطنِ عزیز پاکستان کے مشرِقی حصّے کو اُجاڑ کر رکھ دیا! زلزلے کے ضِمن میں **دعوتِ اسلامی** کے **مَدَنی قافِلوں** کے مسافِر عاشِقانِ رسول کے عبرتناک تجرِبات ومُشاہَدات پڑھیے اور خوب توبہ واستِغفار کیجئے۔

﴿۱۷﴾ زندہ بچّی پریشر کُکَر میں اُبال دی!

کہتے ہیں، کشمیر کے کسی علاقہ میں ایک شخص جس کی 5 بچیاں تھیں، **چھٹی**

بار وِلادت ہونے والی تھی۔ اُس نے ایک دن اپنی **بیوی** سے کہا کہ اگر اب کی بار بھی تُو نے **بچّی کو جَنا** تو میں تجھے نومولود بچّی سمیت **قتل** کر دوں گا۔ رَمَضانُ المبارَک کی **تیسری** شب ایک بار پھر بچّی ہی کی وِلادت ہوئی۔ صُبح کے وَقت بچّی کی ماں کی چیخ و پکار کی پرواہ کئے بغیر اُس **بے رَحم** باپ نے مَعاذَ اللّٰہ عزوجل **اپنی پھول جیسی زِندہ بچّی کو اُٹھا کر پریشر کُکر میں ڈال کر چولہے پر چڑھا دیا**۔ یکا یک پریشر کُکر پھٹا اور ساتھ ہی **خوفناک زَلزلہ** آگیا! دیکھتے ہی دیکھتے وہ ظالم شَخص زمین کے اندر زندہ **دھنس** گیا۔ بچّی کی ماں کو زخمی حالت میں بچا لیا گیا اور غالباً اُسی کے ذَرِیعے اِس دردناک قصّے کا انکشاف ہوا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

تُوبُوا اِلَی اللّٰہ ! اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿۱۸﴾ کٹا ہوا سر

اسلام آباد کے زَلزلہ زَدہ مارگلہ ٹاور کے مَلبہ میں سے ایک شَخص کا کٹا ہوا سر ملا، دھڑ نہ مل سکا، بعض افراد نے سر کو پہچان کر بتایا کہ یہ بدنصیب شخص جب اذان شُروع ہوتی تو گانوں کی آواز مزید اُونچی کر لیتا تھا۔"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِس خوفناک زلزلے نے پاکستان کے مشرِقی

حصے میں یعنی پنجاب کے بعض مقامات کے علاوہ کشمیر اور صوبہ سرحد میں بے حد تباہی مچائی، لاکھوں افراد مارے گئے اور زخمیوں کا تو کوئی شمار ہی نہیں۔ تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** کے عاشقانِ رسول کے سنّتوں کی تربیت کے کچھ مَدَنی قافلے بھی زَلزلہ زدہ علاقوں میں لاپتا ہوگئے مگر **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ وہ جلد ہی زندہ سلامت مل گئے ان میں سے ایک مَدَنی قافِلے کی مَدَنی بہار مُلاحَظہ ہو چُنانچہ

﴿۱۹﴾ ''یا رسولَ اللہ'' لکھنے کی بَرَکت

لانڈھی بابُ المدینہ کراچی کے 7 اسلامی بھائیوں پر مُشتمِل ایک 30 دن کے **مَدَنی قافلے** کا کچھ اِس طرح بیان ہے، ہمارا مَدَنی قافِلہ **عباس پور** تحصیل نکر بالا کشمیر کی **جامع مسجد غوثیہ** میں ٹھہرا ہوا تھا، ۳ رَمَضانُ المبارَک ۱۴۲۶ھ (بمطابق 8.10.05) کو نمازِ **فجر** و اِشراق وغیرہ کے بعد جدوَل کے مطابق عاشِقانِ رسول آرام کر رہے تھے کہ یکایک زوردار جھٹکے سے سب ہڑبڑا کر جاگ اُٹھے، حواس قائم ہوں اس سے پہلے ہی مسجِد کے در و دیوار کڑاکے دھڑاکے کے ساتھ ٹوٹنے لگے، مگر **یارسولَ اللہ** کے نعرے پر ہماری جان قربان! مسجِد کی جُنوبی دیوار کا وہ حصّہ جس پر **یا رسولَ اللہ** عَزَّوَجَلَّ و صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم **لکھا ہوا تھا** وہ گرنے سے **بچ گیا** اور چھت اُس پر گر کر ترچھی کھڑی ہوگئی۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ**

عَزَّوَجَلَّ ہم یوں بال بال بچ کر زندہ سلامت باہَر نکلنے میں کامیاب ہو گئے۔ چاروں طرف مکانات مِسمار ہو چکے تھے، زخمیوں کی چیخ و پکار سے فَضا کا سینہ دہل رہا تھا، جگہ جگہ لوگ ملبے تلے دبے پڑے تھے، کئی دم توڑ چکے تھے اور کچھ آخری ہچکیاں لے رہے تھے۔ ہم نے لوگوں کے ساتھ مل کر امدادی کام کیا، مسجد کے سامنے واقع ایک مکان کے ملبے سے **ایک ڈیڑھ سالہ بچّی** کو زندہ نکالنے میں کامیابی ملی۔ جس طرح بن پڑا کئی **شُہَداء** کے جنازے پڑھے اور ان کی تدفین میں حصّہ لیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہماری ان کوششوں کے سبب تباہ حالی کے باوُجود وہاں کے مسلمانوں کی **دعوتِ اسلامی** سے مَحَبَّت قابلِ دید تھی۔

یا رسول اللہ کے نعرے سے ہم کو پیار ہے
جس نے یہ نعرہ لگایا اُس کا بیڑا پار ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

﴿۲۰﴾ دُشوار گزار گھاٹی

حضرتِ سیِّدُنا ابو الدَّرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک روز اپنے اَحباب میں تشریف فرما تھے، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زوجۂ محترمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آئیں اور کہنے لگیں، آپ یہاں ان لوگوں میں تشریف فرما ہیں اور بخدا گھر میں مُٹھی بھر بھی آٹا نہیں۔ اُنہوں نے جواب دیا، یہ کیوں بھولتی ہو کہ ہمارے سامنے ایک نہایت **دُشوار گزار**

گھاٹی ہے جس سے ہلکے سامان والوں کے سِوا کوئی نَجات نہیں پائے گا۔ یہ سُن کر وہ خوشی کے ساتھ واپَس چلی گئیں۔ (رَوضُ الرِّیاحِین ص ۱۰۰ المیمنیۃ مصر) **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔

شکوہ نہیں کرنا چاہئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! صَحابیِ رسول **حضرت** سیِّدُنا ابوالدَّرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کس قَدَر قَناعت پسند تھے اور آپ کی اَہلیۂ مُحتَرَمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بھی کیسی اِطاعت گزار تھیں کہ گھر میں کھانے کیلئے کچھ نہ ہونے کے باوُجُود حضرت کا خوفِ خدا سے مملو جُملہ سُن کر بِطیبِ خاطِر واپَس لوٹ گئیں۔ تنگدستیوں اور گھریلو پریشانیوں سے گھبرا کر شکوہ شکایت کرنے کے بجائے ہمیشہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں رُجوع کرنا چاہئے اور اُس کی رِضا پر راضی رَہنا چاہئے۔

زباں پر شکوۂ رنج و اَلَم لایا نہیں کرتے
نبی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) کے نام لیوا غم سے گھبرایا نہیں کرتے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

﴿۲۱﴾ پریشان حال کی دُعا

ایک بُزُرگ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں ایک شَخص نے عَرض کی، حُضُور! اَہل وعِیال کی فکر نے مجھے پریشان کر رکھا ہے۔ میرے حق میں دعا فرمائیے۔

جواب دیا، تیرے اَہل وعِیال جب تجھ سے آٹا اور روٹی نہ ہونے کی شِکایت کریں اُس وَقت اللہ تبارَکَ وَ تعالیٰ سے دُعا کیا کر کہ تیری اُس وَقت کی دُعا قَبولیت کے زیادہ قریب ہے۔ (ملخصاً روض الریاحین ص ۱۰۱)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ظاہِر ہے کہ جس کی تنگدستی عُروج بام پر ہوگی وہ شخص بے حد دُکھی اور غمگین ہوگا اور دُکھیاروں کی دُعاء قبول ہوتی ہے جیسا کہ رئیسُ الْمُتَکَلِّمِین حضرتِ علّامہ مولٰینا نقی علی خان علیہ رحمۃ المنان نے اپنی کتابِ مستطاب ''اَحْسَنُ الْوِعَاءِ لِاٰدابِ الدُّعاء'' میں ص ۱۱۱ پر جن لوگوں کی دعائیں قَبول ہوتی ہیں اُن میں سب سے پہلے نمبر پر لکھا ہے، ''اوّل: **مُضطر** (یعنی دُکھیارا) اس کے حاشیہ میں سرکارِ اعلیٰحضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولٰینا شاہ امام اَحمد رَضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فرماتے ہیں، ''اس کی طرف یعنی دُکھیارے اور لاچار وناشاد کی دعاء کی قَبولیت کی طرف تو خود قراٰنِ کریم میں ارشاد موجود ہے:

اَمَّنْ یُّجِیْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَیَكْشِفُ السُّوْٓءَ ترجَمۂ کنزالایمان: یا وہ جو لاچار کی سنتا ہے، جب اسے پکارے اور دُور کردیتا ہے بُرائی۔ (پ ۲۰ النمل ۶۲)

﴿۲۲﴾ مرحبا! اے فاقہ مستی!

کسی مردِ صالح سے جب ان کے بال بچّوں نے کہا، آج کی رات

کھانے کے لئے کچھ بھی نہیں۔ فرمایا، ہمارا ایسا مقام نہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں بھوکا رکھے! یہ دَرَجہ تو وہ اپنے وَلیوں کو عطا فرماتا ہے۔ مشائخ میں سے بعض کا یہ حال تھا کہ انہیں جب تنگدستی پیش آتی تو فرماتے، **مرحبا! اے شعارِ صالحین!** (یعنی اے غُربت وفاقہ مستی! تُو تو اہلُ اللہ کی نشانی ہے تجھے خوش آمدید کہ ہمارے پاس تیری تشریف آوَری ہوگئی) (رَوضُ الرِّیاحین ص ۱۱)

وہ عشقِ حقیقی کی لَذّت نہیں پا سکتا
جو رنج ومصیبت سے دوچار نہیں ہوتا

فُضُول فکریں چھوڑ دیجئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِس حِکایت میں اُن بے صبروں کیلئے کافی دَرس ہے جو دُنیوی مُستقبل کی بے جا فکروں میں پڑتے، کُڑھتے اور خوامخواہ دل مَسُوستے رہتے ہیں، ان کی بچیاں ابھی تو کم سِن ہوتی ہیں پھر بھی ان کی شادیوں کیلئے سوچ سوچ کر پاگل ہوئے جاتے ہیں۔ فَرض ہوجانے کے باوُجُود حج کی سعادت سے خود کو محروم رکھتے ہیں اور عُذر یہی ہوتا ہے کہ پہلے بچیوں کی شادی کے "فرض" سے سُبکدوش ہوجائیں! حالانکہ زندَگی کا کوئی بھروسہ نہیں، بچیوں کی جوانی تک خود زندہ رہیں گے یا نہیں اس کی کسی کے پاس کوئی گارنٹی نہیں یا بچیاں جوانی کی دِہلیز پر قدم رکھنے سے قبل ہی موت کے دروازے سے قَبْر کی سیڑھیاں اُتر جائیں گی اِس کا کسی کو بھی پتا نہیں۔

آہ! کئی لوگ ہائے دُنیا! ہائے دُنیا! کرتے ہوئے دُنیا سے رخصت ہو جاتے ہیں، مگر جیتے جی آخِرت کی طرف ان کی کوئی توجُّہ نہیں ہوتی۔ مسلمان کو ہمّت اور خوش عقیدگی سے کام لینا چاہئے۔ ہمیں خواہ مخواہ ''دوٗ جان'' کی فِکر کھائے جاتی ہے حالانکہ دوٗ جہان کو پالنے والا ہمارا حامی و ناصِر ہے۔

مَصائِب میں کبھی حَرفِ شکایت لب پہ مت لانا
مصیبت میں خدا عزوجل بندوں کو اپنے آزماتا ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ایسے ایسے صابِر بندے گُزرے ہیں جنہوں نے مصیبتوں کو اِس طرح گلے لگایا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ان کے ٹلنے کی دعا کرنے کو بھی مقامِ تسلیم ورِضا کے مُنافی جانا چُنانچہ

﴿۲۳﴾ عجیب و غریب مریض

حضرت سیِّدُنا یُونُس عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے حضرتِ سیِّدُنا جبرئیلِ امین عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام سے فرمایا، میں رُوئے زمین کے سب سے بڑے **عابِد** (یعنی عبادت گزار) کو دیکھنا چاہتا ہوں۔ حضرتِ سیِّدُنا جبرئیلِ امین علیہ السّلام آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ایک ایسے شخص کے پاس لے گئے جس کے ہاتھ پاؤں جُذام کی وجہ سے گل گٹ کر جُدا ہو چکے تھے اور وہ زبان سے کہہ رہا تھا، ''**یا اللہ!** عزوجل تُو نے جب تک چاہا ان اَعْضاء سے مجھے فائدہ بخشا اور جب چاہا لے لیا اور

میری اُمّید صِرف اپنی ذات میں باقی رکھی، اے میرے پیدا کرنے والے! میرا تو مقصود بس تُو ہی تُو ہے۔" حضرتِ سیِّدُنا یُونُس علٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے فرمایا، اے جبرئیلِ امین! میں نے آپ کو نمازی روزہ دار شخص دکھانے کا کہا تھا۔ حضرتِ سیِّدُنا جبرئیلِ امین علٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے جواب دیا، اِس مصیبت میں مُبتَلا ہونے سے قَبل یہ اَیسا ہی تھا، اب مجھے یہ حُکم ملا ہے کہ اس کی **آنکھیں** بھی لے لوں۔ چُنانچِہ حضرتِ سیِّدُنا جبرئیلِ امین علٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے اشارہ کیا اور اُس کی **آنکھیں** نکل پڑیں! مگر عابِد نے زَبان سے وُہی بات کہی، "یااللہ عَزَّوَجَلَّ! جب تک تُو نے چاہا اِن آنکھوں سے مجھے فائدہ بخشا اور جب چاہا انھیں واپَس لے لیا۔ اے خالِق! عَزَّوَجَلَّ میری اُمّید گاہ صِرف اپنی ذات کو رکھا، میرا تو مقصود بس تُو ہی تُو ہے۔" حضرتِ سیِّدُنا جبرئیلِ امین عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے **عابِد** سے فرمایا، آؤ ہم تم باہَم مل کر دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ تم کو پھر آنکھیں اور ہاتھ پاؤں لوٹا دے اور تم پہلے ہی کی طرح عبادت کرنے لگو۔ عابِد نے کہا، ہرگز نہیں۔ حضرتِ سیِّدُنا جبرئیلِ امین عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے فرمایا، آخِر کیوں نہیں؟ عابِد نے جواب دیا، "جب میرے ربّ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا اِسی میں ہے تو مجھے صِحّت نہیں چاہیے۔" حضرتِ سیِّدُنا یُونُس عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے فرمایا، واقِعی میں نے کسی اور کو اِس سے بڑھ کر عابِد نہیں دیکھا۔ حضرتِ سیِّدُنا جبرئیلِ امین عَلٰی

نبیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے کہا، یہ وہ راستہ ہے کہ رِضائے الٰہی عَزَّوَجَلَّ تک رسائی کیلئے اِس سے بہتر کوئی راہ نہیں۔ (رَوضُ الرِّیاحین ص ۱۵۵) **اللہ** عَزَّوَجَلَّ **کی ان پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔**

جے سوہنا مرے دُکھ وِچ راضی

میں سکھ نوں چُلھے پاواں

مُصیبت چُھپانے کی فضیلت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! صابِر ہو تو اَیسا! آخر کون سی مصیبت ایسی تھی جو اُن بُزُرگ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے وُجُود میں نہ تھی حتّٰی کہ بالآخِر آنکھوں کے چَراغ بھی بجھا دیئے گئے مگر اُن کے صبرو اِستِقلال میں ذرّہ برابر فرق نہ آیا، وہ ''راضی بَرِضائے الٰہی عَزَّوَجَلَّ'' کی اُس عظیم منزِل پر فائز تھے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ سے شِفا طَلَب کرنے کے لئے بھی تیار نہیں تھے کہ جب اللہ عَزَّوَجَلَّ نے بیمار کرنا منظور فرمایا ہے تو میں تندُرُست ہونا نہیں چاہتا۔ سُبْحٰنَ اللّٰہ ! یہ انہیں کا حِصّہ تھا۔ ایسے ہی اہلُ اللہ کا مَقُولہ ہے، نَحْنُ نَفْرَحُ بِالْبَلَاءِ کَمَا یَفْرَحُ اَھْلُ الدُّنْیَا بِالنِّعَمِ۔ یعنی ''ہم بلاؤں اور مصیبتوں کے ملنے پر ایسے ہی خوش ہوتے ہیں جیسے اہلِ دنیا دُنیوی نعمتیں ہاتھ آنے پر خوش ہوتے ہیں۔'' یاد رہے! مصیبت بسا اوقات مومن کے حق میں رَحمت ہوا کرتی ہے اور صَبْر کر کے عظیم اَجر کمانے اور بے حساب جنّت میں جانے کا موقع فراہم کرتی

ہے۔ چُنانچہ حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عباس رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ رسولِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم، رسولِ مُحتَشَم، شافعِ اُمَم صلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا، "**جس کے مال یا جان میں مُصیبت آئی پھر اُس نے اسے پوشیدہ رکھا اور لوگوں پر ظاہِر نہ کیا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ پر حق ہے کہ اس کی مغفِرت فرما دے۔**" (مجمع الزوائد ج ۱۰ ص ۴۵۰ حدیث ۱۷۸۷۲) ایک اور روایت میں ہے، "مسلمان کو مرض، پریشانی، رنج، اَذیّت اور غم میں سے جو مصیبت پہنچتی ہے یہاں تک کہ کانٹا بھی چُبھتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے اس کے گناہوں کا کفّارہ بنا دیتا ہے۔"

(صحیح البخاری ج ٤ ص ٣ حدیث ١ ٥٦٤)

چُپ کر سیں تاں موتی مِلسن، صَبر کرے تاں ہیرے

پاگلاں وانگوں رَولا پاویں تاں موتی نا ہیرے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿۲٤﴾ بی بی عائشہ کے ایصالِ ثواب کی حِکایت

امامِ رَبّانی حضرتِ مجدِّدِ الفِ ثانی قُدِّسَ سرُّہُ النّورانی فرماتے ہیں، پہلے اگر میں کبھی کھانا پکاتا تو اُس کا ثواب حُضُور سرورِ عالم صلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم وحضرتِ امیرُ الْمُؤمِنِین حضرت مولائے کائنات، علیُّ الْمُرتَضٰی شیرِ خدا کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجہَهُ الْکَرِیم وحضرت خاتونِ جنّت فاطمۃُ الزَّہراء وحضراتِ حَسَنَینِ کریمین رضی اللہ تعالٰی

عنہم کی اَرواحِ مقدسہ کے لئے ہی خاص ایصالِ ثواب کرتا تھا اور اُمَّہاتُ الْمُؤمِنین رضی اللہ تعالیٰ عنہن کا نام شامل نہ کرتا تھا۔ ایک رات خواب میں دیکھا کہ جنابِ رسالت مآب، محبوبِ خدائے توّاب عَزَّوَجَلَّ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم تشریف فرما ہیں۔ میں نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کی خدمتِ بابَرَکت میں سلام عرض کیا تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم میری جانب مُتَوَجِّہ نہ ہوئے اور چہرۂ انور دوسری جانب پھیر لیا اور مجھ سے فرمایا، ''میں **عائِشہ** (صِدّیقہ) کے گھر کھانا کھاتا ہوں، جس کسی نے مجھے کھانا بھیجنا ہو وہ (حضرت) **عائِشہ** کے گھر بھیجا کرے۔'' اِس وقت مجھے معلوم ہوا کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کے توجُّہ نہ فرمانے کا سبب یہ تھا کہ میں اُمُّ الْمُؤمِنین حضرتِ سَیِّدَتُنا عائِشہ صِدّیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو شریکِ طعام (یعنی ایصالِ ثواب) نہ کرتا تھا۔ اس کے بعد سے میں حضرتِ **سَیِّدَتُنا عائِشہ صِدّیقہ** رضی اللہ تعالیٰ عنہا بلکہ تمام اُمَّہاتُ الْمُؤمِنین رضی اللہ تعالیٰ عنہن کو بلکہ سب اہلِ بَیت کو شریک کیا کرتا ہوں اور تمام اہلِ بَیت کو اپنے لئے وسیلہ بناتا ہوں۔ (مکتوباتِ امامِ ربّانی ج ۲ ص ۸۵) **اللہ** عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔**

سبھی کو ایصالِ ثواب کرنا چاہئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِس حِکایت سے معلوم ہوا کہ جن کو ایصالِ ثواب کیا جاتا ہے اُن کو پہنچ جاتا ہے یہ بھی پتا چلا کہ ایصالِ ثواب محدود بُزرگوں

کو کرنے کے بجائے سبھی کو کر دینا چاہئے۔ ہم جتنوں کو بھی ایصالِ ثواب کریں گے سبھی کو برابر برابر ہی پہنچے گا اور ہمارے ثواب میں بھی کوئی کمی نہ ہوگی۔[1] یہ بھی پتا چلا کہ ہمارے میٹھے میٹھے آقا صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے **بے حد** اُنسیَّت رکھتے ہیں۔ حضرتِ سیِّدُنا عَمرو بنُ الْعاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب "غَزوہ سَلاسِل" سے واپس لوٹے تو اُنہوں نے عَرض کی ، یارسولَ اللہ! عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم آپ کو تمام لوگوں میں سب سے زِیادہ محبوب کون ہے؟ فرمایا، عائشہ۔ اُنہوں نے پھر عَرض کی، مردوں میں؟ فرمایا، ان کے والِد (یعنی حضرتِ سیِّدُنا ابوبکر صِدّیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

(صحیح البخاری ج۲ص۵۱۹ حدیث۳۶۶۲)

بِنتِ صِدّیق آرامِ جانِ نبی اُس حَریمِ بَراءَت پہ لاکھوں سلام
یعنی ہے سورۂ نور جن کی گواہ اُن کی پُرنور صورت پہ لاکھوں سلام

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

﴿۲۵﴾ بڑی بی کا ایمان اَفروز خواب

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ **دعوتِ اسلامی** والوں پر جھوم جھوم کر بارانِ رَحمت برستی ہے، عَلاقائی دورہ برائے **نیکی کی دعوت** کی بھی کیا خوب بہاریں ہیں۔ چُنانچہ بِرمِنگھم (u.k.) کے ایک اسلامی بھائی کا بیان اپنے انداز و الفاظ میں پیشِ خدمت

[1] مزید معلومات کیلئے مکتبۃ المدینہ کا رسالہ **فاتحہ کا طریقہ** ھدیَّۃً حاصل کرکے پڑھئے۔

ہے، ''ہم ایک بار مسلمانوں کی گنجان آبادی والے عَلاقے small health جس کو ہم اپنے **مَدَنی ماحول** میں ''مکّی حلقہ'' کہتے ہیں میں عَلاقائی دورہ کرتے ہوئے **نیکی کی دعوت** دینے کیلئے گھر گھر جارہے تھے۔ اس دَوران ایک گھر پر دستک دی تو ایک عُمر رسیدہ خاتون نکلیں جن کا میرپور (کشمیر) سے تعلُّق تھا، اُردو اور انگلش سے نابلد تھیں۔ ہم نے سر جُھکا کر پنجابی میں **نیکی کی دعوت** پیش کی اور عرض کی کہ گھر کے مَردوں کو فُلاں وَقت مسجد میں بھیج دیجئے۔ ہم جب جانے لگے تو وہ کہنے لگیں، اب میری بھی سُنو، ہمارے پاس وَقت کم تھا اِس لئے آگے بڑھ گئے مگر ہمارے ایک اسلامی بھائی ٹُھہر گئے۔ بڑی بی فرمانے لگیں، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں نے چند ہی روز پہلے یہ مبارک خواب دیکھا تھا کہ **سرکارِ مدینہ** صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم **سبز سبز عمامہ شریف والوں کے جُھرمَٹ میں مسجِدُ النَّبَوِیِّ الشَّرِیف** علٰی صاحبِھا الصّلوٰۃ وَالسّلام **سے باہَر کی طرف تشریف لارہے ہیں۔''** اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قُدرت کہ آج وُہی سبز عمامے والے میرے گھر نیکی کی دعوت دینے آگئے! اُن کو اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار اجتماع کی دعوت دی گئی۔ اب وہ اپنے خاندان کی اسلامی بہنوں سمیت باقاعِدگی کے ساتھ ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت فرماتی ہیں۔

ہیں غلاموں کے جُھرمَٹ میں بَدرُالدُّجےٰ
نورہی نور ہر سُو مدینے میں ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمّد

اِسلامی بہنوں میں مَدَنی انقلاب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! دعوتِ اسلامی والوں پر سرکارِ نامدار، دوعالم کے مالِک و مختار، شہنشاہِ اَبرار صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم کا کتنا بڑا اکرم ہے! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اسلامی بھائیوں کے ساتھ ساتھ اسلامی بہنوں میں بھی دعوتِ اسلامی کے مَدَنی کاموں کی دھومیں ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ لاکھوں لاکھ اسلامی بہنوں نے بھی دعوتِ اسلامی کے مَدَنی پیغام کو قَبول کیا، فیشن پرستی سے سرشار مُعاشَرہ میں پروان چڑھنے والی بے شمار اسلامی بہنیں گناہوں کے دلدل سے نکل کر اُمّہاتُ الْمُؤمِنِین اور شہزادیٔ کونَین بی بی فاطمہ رضی اللہ تعالٰی عنھن کی دیوانیاں بن گئیں۔ گلے میں دُوپٹا لٹکا کر شاپنگ سینٹروں اور مخلوط تفریح گاہوں میں بھٹکنے والیوں، نائٹ کلبوں اور سینما گھروں کی زینت بننے والیوں کو کربلا والی عِفّت مآب شہزادیوں رضی اللہ تعالٰی عنھن کی شرم وحیا کی وہ بَرَکتیں نصیب ہوئیں کہ **مَدَنی بُرقع** اُن کے لباس کا جُزوِ لاینفک[1] بن گیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مَدَنی مُنّیوں اور اسلامی بہنوں کو قرآنِ کریم حِفظ وناظِرہ کی مُفت تعلیم دینے کیلئے کئی مَدارِسُ الْمدینہ اور عالِمہ بنانے کیلئے متعدد جامِعاتُ المدینہ قائم ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ **دعوتِ اسلامی** میں ''حافِظات'' اور ''مَدَنِیّہ عالِمات'' کی تعداد بڑھتی جارہی ہے۔

مری جس قدر ہیں بہنیں، سبھی مَدَنی بُرقع پہنیں

انہیں نیک تم بنانا مَدَنی مدینے والے صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

[1] یعنی وہ حِصّہ جو جُدا نہ ہو سکے۔

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) اُس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر دُرُود پاک نہ پڑھے۔

﴿۲۶﴾ باکمال رُومال

حضرت سیِّدُنا عُبادبن عبدُ الصَّمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، ہم ایک روز حضرتِ سیِّدُنا أنس بن مالِک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دولت خانہ پر حاضر ہوئے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا حکم پاکر کنیز نے دستر خوان بچھایا۔ فرمایا، رومال بھی لاؤ۔ وہ ایک رومال لے آئی جسے دھونے کی ضَرورت تھی۔ حکم دیا، اِس کو **تَنُّور** میں ڈال دو! اُس نے بھڑکتے **تَنُّور** میں ڈال دیا! تھوڑی دیر کے بعد جب اُسے آگ سے نکالا گیا تو وہ ایسا **سفید** تھا جیسا کہ **دودھ**۔ ہم نے حیران ہوکر عَرض کی، اِس میں کیا راز ہے؟ حضرتِ سیِّدُنا أنس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، یہ وہ رُومال ہے جس سے حُضُور سراپا نور، فیض گنجور، شاہِ غَیُور، صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم اپنا **رُخِ پُرنور** صاف فرمایا کرتے تھے۔ جب دھونے کی ضَرورت پڑتی ہے ہم اِس کو اِسی طرح آگ میں دھو لیتے ہیں! کیونکہ جو چیز اَنْبِیَائے کِرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے مبارک چہروں پر گزرے آگ اُسے نہیں جلاتی (الخصائصُ الکُبریٰ ج۲ ص ۱۳٤) **اللہ** عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفِرت ہو۔**

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عارِفِ کامِل حضرتِ سیِّدُنا مولانا رُوم علیہ رحمۃ القیوم ''مثنوی شریف'' میں اِس واقِعہ مُبارَک کو لکھنے کے بعد فرماتے ہیں۔

اے دلِ ترسندہ از نار و عذاب   با چناں دست و لبے کن اقتراب

چوں جمادے را چناں تشریف داد   جانِ عاشق را چہا خواہد گشاد

(یعنی اے وہ دل جس کو عذابِ نار کا ڈر ہے، ان پیارے پیارے ہونٹوں اور مقدس ہاتھوں سے نزدیکی کیوں نہیں حاصل کر لیتا جنہوں نے بے جان چیز رومال تک کو ایسی فضیلت و بزرگی عطا فرمائی کہ وہ آگ میں نہ جلے، تو ان کے جو عاشق زار ہیں ان پر عذابِ نار کیوں نہ حرام ہو!)

آقا کا گدا ہوں اے جہنم! تُو بھی سن لے! (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم)

وہ کیسے جلے جو کہ غلامِ مدنی ہو

﴿۲۷﴾ ابوہُریرہ کا توشہ دان

حضرت سیّدُنا ابوہُریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، ایک غَزوہ میں لشکرِ اسلام کے پاس کھانے کو کچھ نہ رہا۔ اللہ کے پیارے رسول، رسولِ مقبول، سیِّدہ آمِنہ کے گلشن کے مہکتے پھول عَزَّوَجَلَّ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم ورضی اللہ تعالیٰ عنہا نے مجھ سے فرمایا، تمہارے پاس کچھ ہے؟ میں نے عَرض کی، **توشہ دان** میں تھوڑی سی کھجوریں ہیں۔ فرمایا، لے آؤ۔ میں نے حاضر کر دیں جو کُل 21 تھیں۔ سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم نے ان پر **دستِ مبارَک** رکھ کر دُعا مانگی پھر فرمایا، **دَس افراد** کو بُلاؤ! میں نے بُلایا، وہ آئے اور سیر ہو کر کھایا اور چلے گئے۔ پھر **دَس افراد** کو بلانے کا حکم دیا، وہ بھی کھا کر چلے گئے۔ اِسی طرح دس دس آدمی آتے اور سیر ہو کر کھاتے اور تشریف

لے جاتے، یہاں تک کہ تمام لشکر نے کھائیں اور جو باقی رہ گئیں ان کے بارے میں فرمایا، اے ابوہُریرہ! ان کو اپنے **توشہ دان میں رکھ لو اور جب چاہو ہاتھ ڈال کر ان میں سے نِکال لیا کرو لیکن توشہ دان نہ اُنڈیلنا**! حضرتِ سیِّدُنا ابوہُریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حُضور سرورِ کائنات، شاہِ موجودات صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کی ظاہری حیاتِ مبارکہ کے زمانے میں اور حضرتِ سیِّدُنا ابوبکر صِدّیق اور حضرتِ سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم اور حضرتِ سیِّدُنا عثمانِ غنی علیہم الرضوان کے عَہدِ خِلافت تک ان ہی کھجوروں سے کھاتا رہا۔ اور خَرچ کرتا رہا تخمیناً (یعنی اندازاً) پچاس ۵۰ وَسق تو فی سبیلِ اللہ دیں اور دو سو ۲۰۰ وَسق سے زِیادہ میں نے کھائیں۔ جب حضرتِ سیِّدُنا عثمانِ غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ شہید ہو گئے تو وہ **توشہ دان** میرے گھر سے چوری ہو گیا۔ (الخصائص الکبریٰ ج۲ ص ۸۵)

اللہ عزوجل کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔

کون دیتا ہے دینے کو مُنہ چاہیے
دینے والا ہے سچّا ہمارا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم

(حدائقِ بخشش شریف)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! وَسق ساٹھ صاع کا اور ایک صاع 270 تولہ (یعنی تین سیر چھ چھٹانک) کا ہوتا ہے۔ اِس حساب سے ان 21 کھجوروں میں سے

ہزار من سے زائد کھجوریں کھائی گئیں۔ یہ سب اللہ عزّوجلّ کی شانِ کرم ہے کہ اُس نے اپنے پیارے حبیب مکرّم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کو بے شمار اختیارات اور عظیم الشان معجزات سے نوازا۔ یقیناً سرکارِ دو جہان صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کی شانِ عظمت نشان تو بہت بڑی ہے۔ آپ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کے صدقے میں آپ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کے غلاموں کو بھی بڑے بڑے کمالات عطا ہوئے ہیں۔ چنانچہ میرے آقا اعلیٰحضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولٰینا شاہ امام اَحمد رضا خان علیہ رحمۃ الرّحمٰن کے خلیفہ مجاز حضرتِ **صدرُ الافاضل** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی کرامت مُلاحظہ فرمایئے۔

﴿۲۸﴾ صدرُ الافاضِل کی کرامت

حضرت مولانا منظور احمد صاحِب گھوسوی علیہ رحمۃ اللہ القوی اپنا مُشاہَدہ بیان فرماتے ہیں کہ صاحِبِ خزائنُ العِرفان **صدرُ** الافاضِل علّامہ مولٰینا سیِّد محمد نعیم الدّین مُرادآبادی علیہ رحمۃ اللہ الھادی کا روزانہ کا معمول تھا کہ نمازِ صُبح محلّہ کی مسجد میں باجماعت ادا فرماتے، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مسجد جانے سے قبل ہی ایک چارفٹ کے **سماوَر** (سماوَر تانبے یا پیتل کے اس دوہرے برتن کو بولتے ہیں جس کے اندر آگ جلتی ہے اور باہر پانی گرم ہوتا یا چائے پکتی ہے) میں چائے کا سامان ڈال دیا جاتا اور آگ جلا دیجاتی۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جب نماز پڑھ کر واپَس تشریف لاتے، چائے تیّار ہو جاتی۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بیٹھک میں تشریف فرما ہوجاتے اور دیکھتے ہی دیکھتے

عقیدتمندوں کی اچھی خاصی بِھیڑ جمع ہوجاتی۔ عام طور سے پچاس سے دوسو آدمیوں تک کا ہجوم ہوتا اور کبھی کبھی تو آنے والوں کی اتنی کثرت ہوتی کہ بیٹھک اور باہری دالان دونوں میں بالکل جگہ نہ رہتی۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے تشریف رکھتے ہی خُدّام چائے سے بھرا ہوا ایک کپ، پِرِچ (یعنی چھوٹی طشتری) میں لگا کر چائے کی پیالی پر ایک پاؤ (یعنی بسکٹ) رکھ کر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں پیش کرتے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ وہ پیالی اپنے دستِ مبارک سے اُٹھا کر اپنے دائیں بیٹھنے والے کو دیدیتے، اِسی طرح چار چھ پیالیاں خود تقسیم فرماتے، بقیّہ پورے مجمع کو خُدّام اِسی طرح ایک ایک پاؤ (یعنی بسکٹ) اور ایک ایک پیالی چائے تقسیم کرتے۔ ایک پیالی چائے اور ایک پاؤ (یعنی بسکٹ) کے ساتھ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بھی تناوُل فرماتے۔ گویا یہ صُبح کا ناشتہ ہوتا تھا۔

حضرت مولانا سیِّد منظور احمد صاحِب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ وُثوق کے ساتھ فرماتے ہیں کہ حاضِرین کم ہوں یا زِیادہ میں نے یہ بات خاص طور سے نوٹ کی وُہی ایک **سَماوَر** کی چائے روزانہ آنے والے تمام آدمیوں کے لئے کافی ہوتی کبھی ایسا نہیں ہوا کہ حاضِرین کی تعداد زیادہ ہوگئی تو مزید انتِظام کرنے کی ضَرورت محسوس کی ہو۔ حضرت مولانا سیِّد منظور احمد صاحِب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مذکورہ بالا بیان اِس بات کیطرف واضِح اشارہ دے رہا ہے کہ یہ **حضرتِ صدرُ الافاضل** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے معمولاتِ یومیہ کی کرامتوں میں سے ایک انتہائی کریمانہ کرامت ہے۔ (ملخصاً)

تاریخِ اسلام کی عظیم شخصیت صدرالافاضل ص ۳۳۳ تا ۳۳۴، تنظیم افکار صدر الافاضل بمبئی) **اللہ** عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفرت ہو۔**

ہم کو اے عطارؔ سُنّی عالموں سے پیار ہے
اِن شَآءَ اللہ عزوجل دو جہاں میں اپنا بیڑا پار ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمّد

﴿۲۹﴾ لنگڑے لُولوں کو بھی حصّہ ملے

حکیم محمد اَشرف قادری چشتی انارکلی سردار آباد (فیصل آباد) لکھتے ہیں، ''میری شادی ہونے کے طویل عرصہ بعد تک اولاد نہ ہوئی۔ **حُصُولِ اولاد** کے لئے دوائیں استعمال کیں، دُعائیں مانگیں اور وَظائف پڑھے مگر گوہرِ مُراد ہاتھ نہ آیا۔ بالآخِر حضرتِ **مُحَدِّث اعظم پاکستان** حضرتِ مولٰینا سردار احمد قُدِّسَ سِرُّہُ الْعزیز کی خدمتِ بابَرَکت میں محرومیٔ اولاد کا تذکرہ کر کے دُعا کا طالِب ہوا۔ انہی دنوں میرے ہمسائے چودھری عبدالغفور نے مجھے بتایا، تین دن سے مجھے خواب میں ایک بُزُرگ نظر آتے ہیں، ان کے سامنے آپ کھڑے ہیں اور آپ کی گود میں چاند سا خوبصورت **بیٹا** ہے۔ اُن بُزُرگ نے فرمایا، '' حکیم صاحِب! ایک بکرا صدَقہ دیں جس میں سے **لنگڑے لُولوں کو بھی حصّہ ملے** '' چُنانچہ میں نے حضرتِ **مُحَدِّث اعظم پاکستان** علیہ رحمۃ المنّان کی جناب میں اس خواب کا ذکر کیا اور عرض کی، میرا

خیال ہے کہ ایک بکرا ذبح کر کے جامِعہ رضویہ کے لنگر میں پیش کر دوں۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا، ''حکیم صاحِب! یہاں تو اللہ تعالیٰ کا کرم ہے، بکرے آتے ہی رَہتے ہیں، بہتر یہ ہے کہ جُمعہ کو گھر میں گوشت اور روٹیاں پکائی جائیں اور جُمعہ کی نَماز کے بعد ختم شریف پڑھا جائے، پکا ہوا گوشت روٹیوں سمیت وَہیں غُرَباء میں تقسیم کیا جائے۔ تم میاں بیوی بھی کھاؤ اور اس میں سے وہاں کے **لنگڑے لُولوں کو بھی حصّہ ملے۔**'' یہ یاد رہے کہ خواب کا ذِکر کرتے وَقت میں نے لنگڑے لُولوں کے مُتَعلِّق بُزُرگ کا ارشاد قبلہ مُحَدِّث اعظم علیہ رحمۃ اللہ الاکرم سے عرض نہیں کیا تھا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے خود ہی ارشاد فرمایا اور یہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی زندہ کرامت تھی کہ غیب کی بات بتادی! آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ارشاد کے مطابِق عمل کیا گیا۔ اِس کے بعد اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم اور **حضرتِ مُحَدِّثِ اعظم** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ **کی دعاؤں کے صدقے بیٹا عنایت فرمایا۔** (مُلخصاً حیاتِ مُحدِّثِ اعظم ص ۲۶۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿۳۰﴾ عقیدت ہو تو نام بھی کام کر جاتا ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اُستاذُ العلماء، مَسنَدُ العُرفا، نائبِ اعلیٰ حضرت، پیرِ طریقت، حضرتِ مُحَدِّث اعظم پاکستان مولٰینا محمد سردار احمد قادِری چشتی علیہ رحمۃ اللہ القوی بَہُت بڑے عالِمِ دین تھے، آپ کے شاگردوں میں بڑے بڑے عُلَمائے کرام

کے نام ہیں، آپ ایک با کرامت بُزُرگ تھے چُنانچہ مولانا کرم دین (خطیب جامع مسجد چک نمبر ۳۵۶ گ ب) بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں ڈھانہ گھوگھرانوالہ نزد شَرَقپور شریف بھینس لینے گیا۔ لیکن اِس سفر میں مجھے **دردِ شَقِیقہ** (یعنی آدھے سر کے درد) نے بَہُت پریشان کیا۔ شَرَقپور شریف قریب ہی تھا، وَہاں حاضِر ہوا مگر پتا چلا کہ دونوں[2] صاحِبزادگان حج کے لئے گئے تھے۔ واپَس جاتے ہوئے راستہ میں دَرْد نے بَہُت پریشان کیا، کوئی تدبیر سمجھ میں نہ آرہی تھی، نَہَر کے کنارے چلتے چلتے سامنے کاغذ کا ایک سادہ ٹکڑا نظر آیا، میں نے اُسے اٹھایا اور اس پر ولیِ کامِل **حضرتِ مُحَدِّث اعظم پاکستان** علیہ رحمۃ المنّان **کا مبارَک نام لکھ کر دردْ کی جگہ باندھا، آپ کے نام کا تعویذ باندھنا تھا کہ** اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ **دَرْد فوراً جاتا رہا اور طبیعت بالکل دُرُست ہوگئی۔** (ایضاً ۲۶۱)

﴿۳۱﴾ ٹیوب لائٹ نے اطاعت کی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جس کے "نام" کی یہ شان ہے اُس کے "کلام" کا عالم کیا ہوگا! لہٰذا کلام سے مُتَعَلِّق بھی ایک کرامت مُلاحَظہ ہو چُنانچہ حضرتِ مُحَدِّث اعظم پاکستان علیہ رحمۃ المنّان جھنگ بازار گھنٹہ گھر میں مُنعقِد ہونے والی **مَحفلِ میلاد** میں بیان فرمارہے تھے۔ بیان کا موضوع **نورانیتِ مصطَفٰے** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم تھا۔ بیان جاری تھا کہ تقریباً آدھ گھنٹہ بعد آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی توجُّہ دائیں طرف لگی

ہوئی ایک **ٹیوب لائٹ** کی طرف گئی، یہ ٹیوب کسی فَنّی خرابی کی وجہ سے کبھی جلتی تھی، کبھی بجھتی تھی، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے **ٹیوب** سے مخاطب ہو کر فرمایا، ''اری **ٹیوب**! تُو کبھی جلتی ہے، کبھی بجھتی ہے، **حُضُورِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم **کے نورِ مبارک سے تمام جہان روشن ہو گیا** اور تو کیوں ناشکری بنتی ہے۔ خبردار! خبردار! تُو بجھی تو۔۔۔۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے اس ارشاد سے نعرۂ رسالت کی گونج پڑ گئی، تمام حاضرین نے ملاحظہ فرمایا کہ وہ **ٹیوب لائٹ اختتامِ** جلسہ تک مُتَواتِر روشن رہی۔ (اَیضاً ۲۶۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰهُ تَعالیٰ علیٰ محمَّد

گیہوں گُھن سے بچیں مٹیں سروں کے درد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! باعمل عُلَماء کی بھی کیا شان ہوتی ہے! ہمیں ہر دم عُلَمائے اہلسنّت کے دامن سے وابستہ رہنا چاہئے۔

عُلَمائے حق کی رِفعتوں کا اس سے اندازہ لگائیے جیسا کہ **حضرتِ** سیِّدُنا کمالُ الدّین الدَّمیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، بعض اہلِ عِلْم حضرات کے ذَرِیعے مجھے معلوم ہوا ہے، اگر مدینۂ منوَّرہ زادھا اللّٰہ شرفاً و تعظیماً کے مشہور ''فُقَہائے سَبْعَہ'' یعنی سات عُلَمائے کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہ تعالیٰ کے اسمائے گرامی کسی پرچے میں لکھ کر گیہوں میں رکھ دیئے جائیں تو اِن شاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ گُھن (یعنی اناج کا کیڑا) نہیں لگے گا، اگر دردِ

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ صبح اور دس مرتبہ شام دُرُود پاک پڑھا اُسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

سر والے کے سر پر لٹکائیں (یا باندھیں) یا یہی سات نام پڑھ کر سر پر دم کریں تو اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ دردِ سر جاتا رہے گا۔ وہ سات اَسمائے مبارکہ یہ ہیں: **عُبَیْدُاللہ ، عُرْوَہ، قَاسِم ، سَعِید، ابُو بَکْر ،سُلَیْمَان، خَارِجَہ** رَحِمَہُمُ اللہُ تعالیٰ

(حیاۃُ الحَیوانُ الکُبریٰ ج ۲ ص ۵۳)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا، عُلَمائے حق اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندوں کے ناموں میں بھی عجیب بَرَکتیں ہوتی ہیں، جن کے ناموں کی یہ شان ہے، ان کی کتابوں، بیانوں، صُحبتوں اور ایسوں کے مزاروں کی حاضِریوں اور ان کے ایصالِ ثواب کے لنگروں کی عظمتوں کا کیا پوچھنا!

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالیٰ علیٰ محمّد

﴿۳۲﴾ گُندھا ہوا آٹا دیدیا

حضرتِ سیِّدُنا حبیب عَجَمی علیہ رحمۃ اللہ القوی کے دروازے پر ایک سائل نے صدا لگائی۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی زوجہ مُحتَرَمہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا **گُندھا ہوا آٹا** رکھ کر پڑوس سے آگ لینے گئی تھیں تاکہ روٹی پکائیں۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے وُہی آٹا اٹھا کر سائل کو دے دیا۔ جب وہ آگ لے کر آئیں تو آٹا نَدارَد (یعنی غائب)۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا، اسے روٹی پکانے کے لئے لے گئے ہیں۔ بہُت پوچھا تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے خیرات کر دینے کا واقِعہ بتایا۔ وہ بولیں،

سبحٰنَ اللہ ! یہ تو اچھی بات ہے مگر ہمیں بھی تو کچھ کھانے کیلئے درکار ہے! اِتنے میں ایک شخص ایک بڑی لگن میں بھر کر گوشت اور روٹی لے آیا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا، دیکھو تمہیں کِس قدر جلد لوٹا دیا گیا، گویا روٹی بھی پکا دی اور گوشت کا سالن مزید بھیج دیا! (روضُ الریاحین ص ۱۵۲) **اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفرت ہو۔**

صَدَقہ کرنے سے مال کم نہیں ہوگا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں دی جانے والی چیز ہرگز ضائع نہیں ہوتی آخِرت میں اجر و ثواب کی حقداری تو ہے ہی، بعض اَوقات دنیا میں بھی اضافے کے ساتھ ہاتھوں ہاتھ اس کا نعمُ البدل عطا کیا جاتا ہے۔ اور یہ یقینی بات ہے کہ راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں دینے سے بڑھتا ہے گھٹتا نہیں جیسا کہ حضرتِ سیِّدُنا ابوہُریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، دوعالم کے مالِک و مختار، مکّی مَدَنی سرکار، محبوبِ پروردگار عَزَّوَجَلَّ و صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نے اِرشاد فرمایا، صَدَقہ مال میں کمی نہیں کرتا اور اللہ تعالیٰ مُعاف کرنے کی وجہ سے بندے کی عزّت ہی بڑھاتا ہے اور جو اللہ تعالیٰ کی رِضا کی خاطر اِنکِساری کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُسے بُلندی عطا فرماتا ہے۔ (صحیح مسلم ص ۱۳۹۷ حدیث ۲۵۸۸)

فرمانِ مصطفےٰ: [illegible] فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

کنویں سے بھرنے سے پانی بڑھتا ہے

مُفسّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں، زکوٰۃ دینے والے کی زکوٰۃ ہر سال بڑھتی ہی رہتی ہے یہ تجربہ ہے۔ جو کسان کھیت میں بیج پھینک آتا ہے وہ بظاہر بوریاں خالی کر لیتا ہے لیکن حقیقت میں مع اضافہ کے بھر لیتا ہے۔ گھر کی بوریاں چوہے، سُرسُری وغیرہ کی آفات سے ہلاک ہو جاتی ہیں یا یہ مطلب ہے کہ جس مال میں سے صَدَقہ نکلتا رہے اُس میں سے خَرچ کرتے رہو، اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ بڑھتا ہی رہے گا، کُنویں کا پانی بھرے جاؤ، تو بڑھے ہی جائے گا۔ (مراٰۃ المناجیح شرح مشکوٰۃ المصابیح ج ۳ ص ۹۳)

زکوٰۃ نہ دینے کے عذابات

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے! زکوٰۃ ادا کرنے کے جہاں بے شُمار ثَوابات ہیں نہ دینے والے کیلئے وہاں خوفناک عذابات بھی ہیں، چُنانچہ میرے آقا اعلیٰحضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولیٰنا شاہ امام اَحمد رَضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن قران وحدیث میں بیان کردہ عذابات کا نقشہ کھینچتے ہوئے فرماتے ہیں، "خُلاصہ یہ ہے کہ جس سونے چاندی کی زکوٰۃ نہ دی جائے، روزِ قیامت جہنّم کی آگ میں تپا کر اُس سے اُن کی پیشانیاں، کروٹیں، پیٹھیں داغی جائیں گی۔ اُن کے سر، پِستان پر جہنّم کا گرم پتھر رکھیں گے کہ چھاتی توڑ کر شانے سے نکل جائیگا اور شانے کی ہڈّی پر رکھیں گے

کہ ہڈیاں توڑتا سینے سے نکل آئے گا، پیٹھ توڑ کر کروٹ سے نکلے گا، گُدّی توڑ کر پیشانی سے اُبھرے گا۔ جس **مال** کی زکوٰۃ نہ دی جائے گی روزِ قیامت پُرانا خبیث **خونخوار اژدہا** بن کر اُس کے پیچھے دوڑے گا، یہ ہاتھ سے روکے گا، وہ ہاتھ چبالے گا، پھر گلے میں طوق بن کر پڑے گا، اس کا مُنہ اپنے مُنہ میں لے کر چبائے گا کہ میں ہوں تیرا مال، میں ہُوں تیرا خزانہ۔ پھر اسکا سارا بدن چباڈالے گا۔ والعِیاذ بِاللّٰہ ربِّ العٰلمین (فتاوی رضویہ جدید ج۱۰ ص ۱۵۳) میرے آقا اعلیٰحضرت رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ زکوٰۃ نہ دینے والے کو قِیامت کے عذاب سے ڈرا کر سمجھاتے ہوئے فرماتے ہیں، **اے عزیز!** کیا خدا اور رسول عزّوجلّ وصلّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم کے فرمان کو یُونہی ہنسی ٹھٹھا سمجھتا ہے یا (قِیامت کے ایک دن یعنی) پچاس ہزار برس کی مدّت میں یہ جانکاہ مُصیبتیں جھیلنی سَہل جانتا ہے، ذرا یہیں کی آگ میں ایک آدھ روپیہ (چھوٹا سا سکّہ) گرم کر کے بدن پر رکھ کر دیکھ، پھر کہاں یہ خَفیف (ہلکی سی) گرمی، کہاں وہ قہر آگ، کہاں یہ **ایک ہی روپیہ** کہاں وہ ساری عُمر کا جوڑا ہوا مال، کہاں یہ مِنٹ بھر کی دیر کہاں وہ ہزار دن برس کی آفت، کہاں یہ ہلکا سا چہکا (یعنی معمولی سا داغ) کہاں وہ ہڈّیاں توڑ کر پار ہونے والا غَضَب۔ اللہ تعالٰی مسلمان کو ہدایت بخشے۔ (ایضاً ص ۱۷۵)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہئے اِن شَآءَ اللہ عزّوجلّ زکوٰۃ وخیرات کے ضَروری اَحکامات کی معلومات

ہوتی رہیں گی اور عمل کے جذبے میں بھی اضافہ ہوتا چلا جائے گا۔ دعوتِ اسلامی سے مَحَبَّت بڑھانے کیلئے ایک ''مَدَنی بہار'' پیشِ خدمت ہے چُنانچِہ

﴿۳۳﴾ ایک کورِیَن کا قَبولِ اسلام

سنّتوں کی تربیَت کا **عاشِقانِ رسول** کا ایک مَدَنی قافِلہ ''کورِیا'' کے ایک علاقے میں گیا، وہاں پر **ایک غیر مسلم کورِیَن** نے مَدَنی قافِلے کو دیکھ کر پوچھا، کیا آپ لوگ مسلمان ہیں؟ **مَدَنی قافِلے** والوں نے کہا، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہم مسلمان ہیں۔ اُس نے پوچھا، یہ سر پر کیا باندھا ہوا ہے؟ جواب دیا، یہ عمامہ شریف ہے جو کہ ہمارے پیارے پیارے **نبی** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی پیاری پیاری سنّت ہے۔ اِسی طرح اُس نے داڑھی شریف کے بارے میں سُوال کیا، جواب ملا، یہ بھی ہمارے **میٹھے میٹھے نبی** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی میٹھی میٹھی سنّت ہے۔ وہ کہنے لگا، میں نے اِسلام کو کتابوں میں پڑھا تھا مگر نِگاہوں سے نہیں دیکھا تھا۔ **آج پہلی بار اسلام کی عملی تصویر نظروں کے سامنے آئی، جو دل کو بے حد بھائی ہے، مہربانی فرما کر مجھے کلِمہ پڑھا کر مسلمان کر لیجئے۔** اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مَدَنی قافِلے والے **عاشِقانِ رسول** کے نورانی داڑھیوں اور پُر نور عماموں سے جگمگاتے نُور برساتے دلربا چہروں کی زِیارت کی بَرَکت سے وہ کورِین کافِر مُشرَّف بہ اسلام ہو گیا۔

اُن کا دیوانہ عمامہ اور زُلف و ریش میں

واہ! دیکھو تو سہی لگتا ہے کتنا شاندار

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مَعاذَاللہ عَزَّوَجَلَّ آج مسلمان کے جینے کا انداز بے حد خراب ہوتا جا رہا ہے۔ افسوس صد کروڑ افسوس! اکثر مسلمانوں کے لباس کی تَراش خَراش، سر اور چہرے کا انداز وغیرہ سب کافِروں کی سڑی ہوئی تہذیب کا عکّاس ہے۔ شیطان کے اس وَسوَسے میں نہیں آنا چاہئے کہ ہم اگر داڑھی اور عمامہ شریف میں رہیں گے تو لوگ ہم سے دُور بھاگیں گے۔ ہرگز ایسا نہیں، لوگ مَدَنی حُلیوں سے نہیں بُری حَرکتوں، چَرب زَبانیوں اور بداَخلاقیوں سے دُور بھاگتے ہیں۔ آپ بقَصدِ اِخلاص سنّتوں کی چلتی پھرتی تصویر بن جائیے، اپنے اَخلاق سنوار لیجئے، زَبان کو قابو میں رکھنے کی مشق کیجئے، میٹھے بول بولئے پھر دیکھئے کس طرح لوگوں کے دل آپ کی طرف مائل ہوتے ہیں! ابھی آپ نے **عاشِقانِ رسول** کے بارے میں سنا کہ کس طرح سنّتوں بھرے حُلیوں اور مسکراتے پھول برساتے میٹھے بولوں نے شیطان کے پجاری کو مَدَنی مصطَفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کا بھکاری بنا دیا! داڑھی شریف اور سبز سبز عمامہ شریف سے جگمگاتے، پھول برساتے **عاشِقانِ رسول** کے مَدَنی حُلیوں اور "اللہ اللہ اللہ اللہ" کی پُرکیف صداؤں کی بَرَکتوں سے مالا مال ایک اور

باکمال حکایت سنئے اور جھومئے۔ چُنانچہ

﴿۳۴﴾ نورانی چِہرے دیکھ کر مسلمان ہو گیا

۱۴۲۵ھ (جنوری 2005ء) میں دعوتِ اسلامی کی **مرکزی مجلسِ شوریٰ** کے نگران اور مجلسِ بینَ الاقوامی اُمُور کے بعض اراکین وغیرہ کا **مَدَنی قافِلہ** بابُ المدینہ (کراچی پاکستان) سے سفر کر کے **ساؤتھ افریقہ** پہنچا، اِسی دوران دعوتِ اسلامی کا مَدَنی مرکز **فیضانِ مدینہ** بنانے کیلئے جگہ دیکھنے کے لئے یہ قافِلہ ایک مقام پر پہنچا، وہاں پہلے سے موجود اسلامی بھائیوں نے مَدَنی قافِلے کا پُر تپاک طریقے پر خیر مقدم کیا۔ اُس جگہ کا مالِک جو کہ عیسائی تھا، باعمامہ و باریش چمکدار و نور بار چہرے والے عاشِقانِ رسول کے جلووں اور **اللّٰہ اللّٰہ** کے پُر کیف نغموں میں مست ہوگیا، بے قرار ہو کر آگے بڑھا اور **نگرانِ شوریٰ** سے کہنے لگا، ''مجھے مسلمان کر لیجئے۔'' اُسے فوراً نصرانی مذہب سے توبہ کروا کر کلمہ شریف پڑھا کر مسلمان کر لیا گیا، اسلامی بھائیوں کی خوشی کی اِنتہا نہ رہی، **اللّٰہ اللّٰہ** کی زوردار صداؤں سے فَضا کا سینہ دہل اُٹھا۔

تُو داڑھی بڑھا لے عمامہ سجا لے ہے اچّھا نہیں ہے بُرا مَدَنی ماحول
یقیناً مقدّر کا وہ ہے سکندر جسے خیر سے مل گیا مَدَنی ماحول

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿۳۵﴾ قاضی صاحِب کا خَمیر

کروڑوں حنبلیوں کے عظیمُ المرتبت پیشوا حضرتِ سیِّدُنا امام احمد بن حُنبل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے شہزادے حضرتِ صالِح رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اِصْفَہان کے قاضی تھے۔ایک مرتبہ حضرتِ سیِّدُنا امام احمد بن حُنبل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے خادِم نے حضرتِ صالح رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مَطبَخ (یعنی باورچی خانہ) سے **خمیر** لے کر روٹی تیار کر کے امام صاحِب کی خدمت میں پیش کی، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اِسْتِفْسار فرمایا، یہ اس قدر نرم کیوں ہے؟ خادِم نے خَمیر لینے کی کیفیّت بتادی۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا، میرا بیٹا جو کہ اصْفَہان کا قاضی ہے اُس کے یہاں سے **خمیر** کیوں لیا! اب یہ روٹی میں نہیں کھاؤں گا یہ کسی سائل کو دیدو مگر اُس کو بتا دینا کہ اس روٹی میں **قاضی کا خمیر** شامل ہے۔ اِتّفاق سے چالیس روز تک کوئی سائل نہیں آیا یہاں تک کہ روٹی میں بُو پیدا ہو گئی۔ خادِم نے وہ روٹی دریائے دِجلہ میں ڈال دی۔ حضرتِ سیِّدُنا امام احمد بن حُنبل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا تقویٰ مرحبا! آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اُس دن کے بعد دریائے دِجلہ کی مچھلی کبھی نہیں کھائی۔ (تذکرۃ الاولیاء ص ۱۹۷) **اللہ** عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔**

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! حضرتِ سیِّدُنا امام احمد بن حُنبل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کس قدر مُتّقی اور پرہیز گار تھے کہ اپنے قاضی بیٹے کے مال سے

بھی پرہیز کرتے تھے۔ قاضی (یعنی جج) کی آمدنی اگرچہ حرام کی نہیں ہوتی تاہم ان کا مکمّل طور پر انصاف کرنا دُشوار ہوتا ہے اگر وہ انصاف سے کام لیں تب بھی چُونکہ وہ گورنمنٹ کے ملازم ہوتے ہیں اور ان کی تنخواہ حکومت ادا کرتی ہے اور حکمران عُموماً ظلم وعُدوان سے بچ نہیں پاتے نیز ان کے خزانے میں رقم کا سُتھرا ہونا بھی مشکل ہوتا ہے کہ یہ لوگ اکثر ظلم کے ذَریعے مال حاصل کرتے ہیں' لِہٰذا محض تقویٰ اور احتیاط کے سبب حضرتِ سیِّدُنا امام احمد بن حَنۢبل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے قاضی کے خمیر والی روٹی نہیں کھائی اور جب وُہی روٹی دریائے دِجلہ میں ڈالی گئی تو وہاں کی مچھلی کھانی بھی ترک فرمادی کہ کہیں ایسی مچھلی پیٹ میں نہ چلی جائے جس نے وہ روٹی کھائی ہو!

﴿۳۶﴾ امام احمد بن حَنۢبل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی کرامت

حضرتِ سیِّدُنا امام احمد بن حَنۢبل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بڑی شان کے مالِک تھے منقول ہے کہ کسی خاتون کے ہاتھ پاؤں شَل ہوگئے، اُس نے اپنے بیٹے کو دُعا کیلئے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے پاس بھیجا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اَحوال سُننے کے بعد وُضو کرکے نَماز شُروع کردی، جب وہ نوجوان گھر پہنچا تو ماں صِحّت یاب ہوچکی تھی اور اُس نے خود آکر دروازہ کھولا۔ (تذکرۃ الاولیاء ص ۱۹۶)

اللہ عزّوجلّ کے نیک بندوں کی تعظیم کرنا بڑے ثواب کا کام ہے چُنانچہ

﴿۳۷﴾ تعظیم کا صلہ

ایک شخص کو انتِقال کے بعد کسی نے خواب میں دیکھ کر پوچھا، **مَا فَعَلَ اللّٰهُ بِكَ؟** یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا سُلوک فرمایا؟ جواب دیا، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے میری مغفِرت فرمادی۔ پوچھا، کون سا عمل کام آگیا؟ جواب دیا، ایک بار حضرتِ سیِّدُنا امام احمد بن حَنْبَل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ دریا کے کَنارے وُضو فرمارہے تھے اور وَہیں میں بُلندی کی طرف وُضو کرنے بیٹھ گیا، جب میری نظر امام صاحِب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پر پڑی تو تعظیماً نیچے کی جانِب آگیا۔ بس یِہی ''تعظیمِ وَلی'' والا عمل کام آگیا اور میں بخشا گیا۔ (تذکرۃ الاولیاء ص ۱۹۶) **اللہ** عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔**

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب ! صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّد

﴿۳۸﴾ سونے کی جُوتیاں

مشہور مُحدِّث حضرتِ سیِّدُنا محمد بن خُزَیمہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، جب حضرتِ سیِّدُنا امام ابو عبدُ اللہ **احمد بن حَنْبَل** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی وفات ہوئی میں سَخت غمگین ہوا۔ ایک رات خواب میں دیکھا کہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ناز و ادا سے چل رہے ہیں۔ میں نے عَرض کی، اے ابوعبدُ اللہ! یہ کیسی چال ہے؟ فرمایا، یہ جنّت میں خُدّام کی چال ہے۔ عَرض کی **مَا فَعَلَ اللّٰهُ بِكَ** یعنی اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ

کیا سُلوک فرمایا؟ جواب دیا، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے میری مغفِرت فرمادی، میرے سر پر تاج سجایا اور پاؤں میں **سونے کی جوتیاں** پہنائیں اور فرمایا، **اَے احمد!** یہ سب کچھ اِس وجہ سے ہے کہ تُو نے قراٰن کو میرا (یعنی اللہ کا) کلام کہا۔ **اللہ** تبارَکَ وَ تعالٰی نے مزید فرمایا، **اَے احمد!** مجھ سے وہ دُعاء کر جو تُو دُنیا میں کیا کرتا تھا۔ میں نے عرض کی، اَے میرے ربّ عزوجل! ہر چیز۔۔۔۔۔'' میں ابھی اِتنا ہی کہنے پایا تھا کہ ارشاد ہوا، ہر چیز تیرے لئے موجود ہے۔ اِس پر میں نے عَرْض کی، ہر چیز پر تیری قدرت کے سبب۔ فرمایا، تُو نے سچ کہا۔ میں نے عَرْض کی، **یا اللہ!** عزوجل مجھ سے حساب نہ لے بس میری مغفِرت فرمادے۔ فرمایا، جا ایسا ہی کر دیا۔ پھر ارشاد ہوا، **اَے احمد!** یہ جنّت ہے اِس میں داخِل ہوجا۔ جب میں داخِل ہوا تو **حضرت سیِّدُنا سُفیان ثَوری** رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ وہاں پہلے سے موجود تھے، ان کے دو پر تھے جن سے وہاں ایک کھجور کے دَرَخت سے دوسرے دَرَخت پر اُڑتے پھر رہے تھے اور ان کی زَبان پر جاری تھا، ''سب خوبیاں اُس اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے ہیں جس نے ہم سے کئے ہوئے وعدے کو سچ کر دکھایا اور سرزمینِ جنّت کا ہم کو وارِث بنایا، جنّت میں ہم جہاں چاہتے ہیں ٹھکانہ بناتے ہیں تو عمل کرنے والوں کا اَجْر بہت ہی بہتر ہے۔ '' میں نے پوچھا، **حضرت سیِّدُنا عبدالوہّاب ورّاق** علیہ رَحْمۃُ الرَّزّاق کا کیا حال ہے؟ تو کہا، میں ان کو **نور کے سَمُندر** میں چھوڑ آیا ہوں۔ میں نے **حضرت سیِّدُنا**

بِشر حافی علیہ رحمۃ اللہ الکافی کا حال دریافت کیا تو فرمایا، وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں حاضِر ہیں، ان کے سامنے ایک خوان ہے اور ربِّ کریم جَلَّ جَلالُہٗ ان پر مُتَوَجِّہ ہے، فرمارہا ہے کہ **اَے دُنیا میں نہ کھانے اور نہ پینے والے! اِس جہان میں کھا اور لُطف اُٹھا۔** (شرح الصدور ص ۲۸۹) **اللہ** عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔**

﴿۳۹﴾ کوڑے کی ہر ضَرب پر مُعافی کا اِعلان

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے؟ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندے دین کی خاطِر تکالیف اُٹھا کر دُنیا سے جب رُخصت ہوجاتے ہیں تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اُن کا کس قدر اِعزاز فرماتا ہے۔ جی ہاں کروڑوں حَنبلیوں کے عظیم پیشوا حضرتِ سیِّدُنا ابوعبدُ اللہ **امام احمد بن حَنبل** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے حق کی خاطِر بَہُت زِیادہ مَشَقَّتیں جھیلی ہیں چُنانچِہ ایک موقع پر عبّاسی خلیفہ مُعْتَصِمْ بِاللّٰہ کے حکم پر جلاّد سیِّدُنا امام **احمد بن حَنبل** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی بَرَہنہ پیٹھ پر باری باری **کوڑے** برسانے لگے جس سے مُقدّس پُشت لَہو لُہان ہوگئی اور کھال مبارَک اُدھڑ گئی، اِسی دوران آپ کا پاجامہ شریف سَرَکنے لگا تو بارگاہِ خداوندی عَزَّوَجَلَّ میں دعاء کی، ''یااللہ! عَزَّوَجَلَّ تُو جانتا ہے کہ میں حق پر ہوں، مجھے بے پردگی سے بچالے۔'' اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ پاجامہ شریف مزید سَرَکنے سے رُک گیا اور پھر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بے ہوش ہوگئے۔

جب تک ہوش قائم تھا کوڑے کی ہر ضَرب پر فرماتے، ''میں نے مُعْتَصِم کا قُصور مُعاف کیا۔'' بعد میں لوگوں نے جب آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے اِس کی وجہ دریافْت کی تو فرمایا، مُعْتَصِم بِاللّٰہ، سلطانِ دوجہان صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کے چچا جان حضرتِ سیِّدُنا عبّاس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولاد میں سے ہے۔ مجھے اس بات سے شَرم آتی ہے کہ بروزِ قیامت کہیں یہ نہ کہہ دیا جائے کہ احمد بن حَنْبَل نے سلطانِ دوجہان صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کے چچا جان کی آل کو مُعاف نہیں کیا! (مُلَخَّصاً مَعدنِ اَخلاق حصہ ۳ ص ۳۷ تا ۳۹، دارلکتب حنفیہ باب المدینہ کراچی) حضرتِ سیِّدُنا فُضَیل بن عیاض رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، حضرتِ سیِّدُنا امام احمد بن حَنْبَل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو مسلسل اٹھائیس ماہ (سوا دو سال) قید میں رکھا گیا، اِس دَوران آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ پر ہر رات کوڑے برسائے جاتے یہاں تک کہ آپ پر غَشی طاری ہو جاتی، تلوار کے چَرکے (زَخْم) لگائے گئے، پاؤں تلے رَوندا گیا۔ مگر مرحبا! اِستِقامت! اتنی اتنی مصیبتیں ٹوٹنے کے باوُجود آپ ثابت قدم رہے (اَلطَّبقاتُ الکُبریٰ ج ۱ ص ۷۹) حضرتِ سیِّدُنا علّامہ حافِظ ابنِ جوزی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ محمد بن اسمٰعیل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے نَقل کرتے ہیں، حضرتِ سیِّدُنا امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو 80 کوڑے ایسے مارے گئے کہ اگر ہاتھی کو مارے جاتے تو وہ بھی چیخ اٹھتا! مگر واہ رے صبرِ امام!

(مُلَخَّصاً معدنِ اَخلاق حصہ ۳ ص ۱۰۶ دارلکتب حنفیہ باب المدینہ کراچی)

تڑپنا اس طرح بُلبُل کہ بال و پر نہ ہلیں
ادب ہے لازِمی شاہوں کے آستانے کا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿۴۰﴾ چور نے صبْر کی تلقین کی

جب مصیبت کے ایّام میں آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کو کوڑے مارنے والے کے روبرو پیش کیا گیا تو اللہ تعالٰی نے ''ابو الھَیثَم عیاّر'' نامی ایک شخص کے ذَرِیعے آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی مدد فرمائی وہ آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے پاس آیا اور کہنے لگا، ''اے احمد! میں فُلاں چور ہوں مجھے **اٹھارہ ہزار** کوڑے مارے گئے تا کہ چوری کا اقرار کرلوں مگر میں نے اقرار نہ کیا حالانکہ جانتا تھا کہ جھوٹا ہوں۔ آپ کہیں کوڑے کی مار سے گھبرا نہ جائیں، آپ تو حق پر ہیں۔ پس جب آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کو کوڑے مارنے سے درد ہوتا تو چور کی بات ذِہن میں لے آتے بعد ازاں آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ ہمیشہ اس کے لئے دُعائے رَحمت فرماتے۔'' (الطّبقاتُ الکُبریٰ ج۱ ص۷۸،۷۹)

حضرت سیِّدُنا بشر بن الحارث رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: ''آپ کو (آگ کی) بھٹی (یعنی جیل) میں ڈال کر آزمایا گیا اور آپ (استقامت کی وجہ سے) سُرخ سونا بن کر نکلے۔'' (ایضاً ج۱ ص۸۰)

ولیوں پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی کرم نوازیاں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں پیش آنیوالی تکالیف کو خندہ پیشانی سے برداشت کرنے والوں کا بارگاہِ خداوندی عَزَّوَجَلَّ

میں کس قدر اعزاز کیا جاتا ہے۔ نیز آپ نے یہ بھی مُلاحظہ فرمایا کہ حضرتِ سیِّدُنا بِشر حافی علیہ رحمۃ اللہ الکافی کو بھی دُنیا میں رِضائے الٰہی عَزَّوَجَلَّ کی خاطِر بھوک و پیاس کی سختیاں برداشت کرنے اور نَفس کو مارنے کے باعِث اللہ عَزَّوَجَلَّ کس قَدَر لُطف وکرم سے نوازرہا تھا۔ نیز ہمارے غوثِ اعظم علیہ رحمۃُ الاکرم بھی دُنیا میں نَفس کُشی فرماتے اور کھانے پینے سے بے رغبت رہتے تھے۔ سرکارِ بغداد حُضُور غوثِ پاک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رَحمتوں کا تذکِرہ کرتے ہوئے عاشقِ رسول اور ولیِ کامل، امامِ اہلسنّت مولٰینا شاہ احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن بارگاہِ غَوثیّت مآب میں عَرض کرتے ہیں ۔

قسمیں دیدے کے کِھلاتا ہے پلاتا ہے تجھے
پیارا اللہ عزوجل ترا چاہنے والا تیرا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ایسی پیاری پیاری معلومات حاصِل کرنے کیلئے **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہئے۔ اِن شاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ دین و دُنیا کی بے شُمار بَرَکتیں حاصِل ہوں گی۔ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول کی بَرَکتوں سے مالا مال ایک ایمان افروز واقِعہ سُنئے اور جھومئے:۔

﴿۴۱﴾ دماغ کی رسولی غائب ہوگئی

بلکہار ضِلَع چندر پُور مہاراشٹر (ہند) کے ایک اسلامی بھائی نے **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول میں اپنی شُمولیّت کا واقِعہ کچھ اِس طرح بیان کیا، 7 سال

کی عمر میں پتّھر لگنے کی وجہ سے میری بائیں آنکھ زخمی ہوگئی۔ علاج کروانے پر کافی آرام ملا لیکن آنکھ کی روشنی کم ہوگئی۔ اِس سے درسِ عبرت حاصِل کرنے کے بجائے مزید غفلت کا شکار ہو کر میں ناچ گانوں کی مَحفِلوں کا رَسیا ہوگیا، ناچ کلب کی چکاچوند روشنیوں کے سبب میری اُسی آنکھ میں سخت دَرد شروع ہوگیا۔ تشخیص کروانے پر پتا چلا کہ **دِماغ میں رَسولی** (BRAIN TUMER) ہے۔ بڑے بڑے اَسپتالوں میں علاج کروایا فائدہ ہونا تو کُجا، ''مرض بڑھتا گیا جُوں جُوں دواء کی'' کے مِصداق گردن بھی ٹیڑھی ہوگئی اور غِذا کھانا بھی مشکل ہوگیا! میری تکلیف کے سبب گھر والے بے حد پریشان تھے۔ انہیں دِنوں **دعوتِ اسلامی** والے **عاشِقانِ رسول** صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کا ایک **مَدَنی قافلہ** ہمارے گاؤں میں تشریف لے آیا۔ انہوں نے **نیکی کی دعوت** دیتے ہوئے گھر کے تمام افراد کو بیان میں شرکت کی دعوت دی لیکن ہم نے پریشانی کا اِظہار کر کے مَعذِرت کرلی۔ مَحَلّہ کی مسجد میں سے مبلّغ کے بیان کی آواز ہمارے گھر میں بھی آرہی تھی، اُس بیان کو سُن کر ہمارے اہلِ خانہ بے حد مُتَاَثِّر (مُ۔تَ۔اَث۔ثِر) ہوئے۔ اور ''دُرگ'' میں ہونے والے **سنّتوں بھرے اجتماع** میں چلنے کو تیار ہوگئے۔ اُس اجتماع میں سنّتوں بھرے بیان کے بعد **رقّت انگیز دُعا** ہوئی۔ جب اجتماع سے واپسی پر میں نے C.T. scan کروایا تو یہ دیکھ کر ڈاکٹرز حیران رہ گئے کہ پچھلی سب رپورٹس

میں دِماغ کی رَسَولی (BRAIN TUMER) موجود تھی لیکن اب کی بار C.T.scan میں رَسَولی غائب تھی! اس حیرت انگیز واقِعہ سے مُتأثِر ہوکر خود گھر والوں نے میرے سر پر عمامہ شریف کا تاج سجادیا۔

عطائے حبیب خدا مَدَنی ماحول ہے فیضانِ غوث ورضا مَدَنی ماحول

اے بیمارِ عصیاں تُو آجا یہاں پر گناہوں کی دیگا دوا مَدَنی ماحول

سنور جائے گی آخرت ان شآءَ اللہ

تم اپنائے رکھو سدا مَدَنی ماحول

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

﴿۴۲﴾ دِلوں کی بات جان لی

حُضُور داتا گنج بخش حضرتِ سیِّدُنا علی ہجویری رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں، ہم تین[۳] اَحْباب حضرتِ سیِّدُنا **شیخ ابنِ علا** رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی زِیارت کے لئے ''رملہ'' نامی گاؤں کی طرف چلے۔ راستہ میں یہ طے کیا کہ ہم میں سے ہر شَخْص کوئی نہ کوئی مُراد اپنے دل میں رکھ لے۔ میں نے یہ مُراد رکھی، مجھے حضرتِ سیِّدُنا شیخ ابنِ علا رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ سے حُسین بن منصور حَلّاج رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی مُناجات اور اَشعار دَرکار ہیں۔ دُوسرے نے یہ مُراد طے کی کہ مجھے تلّی کی بیماری سے شِفا حاصل ہوجائے۔ تیسرے نے کہا، مجھے حلوہ صابُونی (یعنی برفی) کھانے کی خواہش ہے۔ جب ہم لوگ حاضِرِ

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم): جس نے مجھ پر دس مرتبہ درودِ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے۔

خدمت ہوئے تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے حضرتِ **سیِّدُنا حُسین بن منصور حلّاج** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے اَشعار اور مُناجات لکھوا کر میرے لئے تیّار رکھے تھے جو مجھے عطا فرما دیئے۔ **دوسرے** دَرویش کے پیٹ پر ہاتھ پھیرا اُس کی **تِلّی** کی تکلیف دُور ہوگئی۔ **تیسرے** سے فرمایا، **صابُونی حلوہ** (برفی) شاہی درباروں کی غذا ہے مگر آپ نے لباسِ صُوفیا پہن رکھا ہے! دو[۲] میں سے ایک چیز اختیار کیجئے۔ (کشف المحجوب ص ۳۸۴)

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔**

﴿۴۳﴾ کیا حُسین بن مَنصور رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اَنَا الْحَق کہا تھا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عطا سے اولیاءُ اللہ لوگوں **کے دلوں کے اَحوال** جان لیتے ہیں، جبھی تو حضرتِ سیِّدُنا شیخ ابنِ علا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بغیر پوچھے حُضُور داتا گنج بَخش حضرتِ سیِّدُنا علی ہجویری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اوران کے اَحباب کی **دِلی مُرادیں** بیان کر دیں اور دو[۲] کی مُرادیں پوری فرما کر تیسرے[۳] کو اِصلاح کا **مَدَنی پھول** عنایت فرمایا۔ اِس حکایت میں حضرتِ سیِّدُنا حُسین بن منصور حلّاج رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا ذِکرِ خیر بھی موجود ہے۔ ان کے بارے میں مشہور ہے کہ انہوں نے **اَنَا الْحَق** یعنی "میں حق (خدا) ہوں" کہا تھا۔ اِس غَلَط فَہمی کا رَدّ کرتے ہوئے میرے آقا اعلیٰحضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولیٰنا شاہ امام

اَحمد رَضا خان علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن فرماتے ہیں، ''حضرتِ سیِّدُنا حُسین بن منصور حلّاج رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جن کو عوام 'منصور' کہتے ہیں، منصور ان کے والِد کا نام تھا، اور ان کا اسمِ گرامی **حُسین** ۔ (آپ) اکابرِ اہلِ حال سے تھے۔ ان کی ایک بہن ان سے بدَرَجہا مرتبہ ولایت و معرِفت میں زائد تھیں۔ وہ آخرِ شب کو جنگل تشریف لے جاتیں اور یادِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ میں مصروف ہوتیں۔ ایک دن ان کی آنکھ کھلی بہن کو نہ پایا، گھر میں ہر جگہ تلاش کیا، پتا نہ چلا، ان کو وَسوَسہ گزرا۔ دوسری شب میں قصداً سوتے میں جان ڈال کر جاگتے رہے، وہ اپنے وَقت پر اُٹھ کر چلیں، یہ آہستہ آہستہ پیچھے ہو لئے، دیکھتے رہے، **آسمان سے سونے کی زنجیر میں یاقوت کا جام اُترا اور اُن کے دہَنِ مبارَک** (یعنی مُنہ شریف) **کے برابر آ لگا، انھوں نے پینا شُروع کیا**، ان سے صَبر نہ ہو سکا کہ یہ جنّت کی نعمت (مجھے) نہ ملے، بے اختیار کہہ اُٹھے کہ بہن! تمھیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم کہ تھوڑا میرے لئے چھوڑ دو، اُنھوں نے ایک جُرْعہ (یعنی ایک گھونٹ) چھوڑ دیا، انھوں نے پیا، اس کے پیتے ہی ہر جڑی بُوٹی ہر دَر و دیوار سے ان کو یہ آواز آنے لگی کہ کون اس کا زِیادہ مُستَحِق ہے کہ ہماری راہ میں قَتْل کیا جائے؟ اُنھوں نے کہنا شُروع کیا، ''اَنَا لَاَحَقّ'' (اَنا لَ. اَحَق) یعنی بیشک میں سب سے زِیادہ اس کا سزا وار (یعنی حقدار) ہوں۔ لوگوں کے سُننے میں آیا'' اَنَا الْحَقّ '' (یعنی میں حق ہوں) وہ (لوگ) دعویٰ خُدائی سمجھے، اور یہ (یعنی خدائی کا دعویٰ) کُفر ہے اور مسلمان ہو کر جو کُفر

کرے مُرتَد ہے اور مُرتَد کی سزا قتل ہے۔ (صحیح البخاری ج ۲ ص ۳۱۵، حدیث ۲۰۱۷ میں ہے کہ) نبیوں کے سلطان، رحمتِ عالمیان، سردارِ دو جہان محبوبِ رحمٰن عزّوجلّ وصلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کا فرمانِ عالیشان ہے، ''جو اپنا دین بدل دے اسے قتل کرو۔'' (فتاوٰی رضویہ ج ۲۶ ص ۴۰۰)

اَلحمدُ لِلّٰہ عزّوجلّ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستگی اور مَدَنی قافلوں میں سفر اصلاحِ عقائد و اعمال کے بہترین ذرائع ہیں چُنانچہ

﴿۴۴﴾ میں شرابی اور چور تھا

بمبئ (الھند) کے اسلامی بھائی کا بیان کچھ اس طرح ہے کہ مجھے غلط صُحبت کے سبب کم عُمری ہی میں شراب اور جوآ (جو۔آ) کی لت پڑ گئی تھی، ہیرے اور سونے کی اسمگلنگ میں مہارت کے باعث میں اِس میدان میں ''کنگ'' مشہور تھا۔ ہمارے گھر کے قریب **دعوتِ اسلامی** والے ہر جُمعہ کو جمع ہو کر درس و بیان کا سلسلہ کیا کرتے تھے، میری ماں مجھ سے شرکت کا کہا کرتی مگر میں ٹال دیا کرتا۔ آخر کار ماں کی **اِنفرادی کوشش** کی بَرَکت سے ایک بار شریک ہو ہی گیا، مجھے مُبلِّغ کا اندازِ بیان تو پسند آیا مگر پلّے کچھ نہ پڑا، اِختتام پر مجھ پر مُبلِّغ نے **اِنفرادی کوشش** کرتے ہوئے، بمبئ کے علاقہ **گوونڈی** (گ۔وَنڈی) میں ہونے والے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع کی دعوت پیش کی، میں نے حامی بھرلی۔

فرمانِ مصطفےٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) مجھ پر دُرُود پاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

اجتماع والی شب دوستوں کے ساتھ شراب خانہ پہنچا مگر آج دل کچھ اُچاٹ سا تھا سب نے شراب منگوائی مگر میں نے کولڈ ڈرنک کا آرڈر دیا۔ اس پر دوستوں نے میری طرف **مُتعجبانہ** انداز میں دیکھا۔ میں نے کہا، مجھے کسی نے اجتماع کی دعوت دی ہے مجھے وہاں وعظ سننے جانا ہے۔ یہ سنتے ہی دوستوں میں ہنسی کا فوارہ اُبل پڑا اور کہنے لگے، یار! کیا یہ **مُحرَّم** کا مہینہ ہے! وَعظ تو **مُحرَّم** میں ہوتے ہیں، تمہارے ساتھ کسی نے مذاق کیا ہوگا۔ میں بھی سوچ میں پڑ گیا کہ واقعی وَعظ تو مُحرَّم شریف میں ہوتے ہیں مگر پھر میں نے دل باندھا اور یہ کہتے ہوئے اُٹھا کہ اگر وَعظ نہیں ہوگا تو واپس آجاؤں گا۔ باہر نکل کر رِکشہ پکڑ کر سیدھا **اجتماع گاہ** میں جا پہنچا۔ وہاں مانگی جانیوالی رِقّت انگیز دُعاء نے مجھے خوب رُلایا، رو رو کر میں نے اپنے گناہوں سے توبہ کی۔ اجتماع خَتْم ہونے کے بعد مبلِّغ نے **اِنفرادی کوشش** کرتے ہوئے مجھے مَدَنی قافِلے میں سفر کی دعوت پیش کی۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ میں **عاشِقانِ رسول** صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کے ساتھ **مَدَنی قافِلے** کا مُسافر بنا، وَہیں میں نے داڑھی شریف اور عِمامہ مبارَکہ کی نیّت کی۔ جُوآری اور شرابی دوستوں سے پیچھا چُھڑوایا اور **دعوتِ اسلامی** کا مَدَنی ماحول اپنایا۔ مجھے "وات" نامی ایک تشویشناک بیماری تھی جس کے سبب ایسا لگا کرتا تھا جیسے آنکھ میں کنکری سی پڑی ہے۔ ڈاکٹر بھی اس کے علاج سے عاجِز تھے۔ **اَلحمدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی

ماحول کی بَرَکت سے مجھے اُس مُوذی مرض سے بھی چھٹکارا نصیب ہوگیا۔

چھوڑ دے مے نوشیاں مت بکو گالیاں ۔۔۔ آؤ توبہ کریں قافِلے میں چلو

اے شرابی تُو آ آ جُوآری تُو آ ۔۔۔ چھوٹیں بد عادتیں قافِلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! ۔۔۔ صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

قافلوں کی دعوت دیتے رہئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! مبلِّغِ دعوتِ اسلامی کے سُنّتوں بھرے بیان اور **انفرادی کوشش** کے نتیجے میں ایک جُوآری اور شرابی تائب ہوا اور مَدَنی قافلے کا مسافر بن کر دعوتِ اسلامی کے **مَدَنی ماحول** سے وابَستہ ہوگیا۔ **آپ بھی لوگوں کو مَدَنی قافِلوں میں سفر کی دعوت دیتے رہئے۔** اِس حکایت میں آپ نے ایک شرابی کا تذکِرہ سنا۔ افسوس صد کروڑ افسوس! آج کل مسلمانوں کی ایک تعداد مَعاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ شراب نوشی کی نُحوست میں گرِفتار ہے لہٰذا ضمناً شراب کے بارے میں کچھ عَرض کرتا چلوں۔

شراب کے ایک گھونٹ کا عذاب

تاجدارِ نُبُوَّت، ماہِ رسالت، دریائے رَحمت، محبوبِ ربِّ العزّت عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے، "اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھے تمام جہان والوں کیلئے رَحمت اور ہِدایت بنا کر بھیجا ہے، مجھے اِسلئے مَبعُوث فرمایا ہے کہ میں

گانے بجانے کے آلات اور جاہلیّت کے کاموں کو مٹا دوں، میرے پروَرْدگار عَزَّوَجَلَّ نے اپنی عزّت کی قسم یاد کر کے فرمایا ہے، "میرا جو بندہ **شراب** کا ایک گھونٹ بھی پئے گا میں اُسے اس کی مِثْل **جہنّم کا کھولتا ہوا پانی** پِلاؤں گا اور میرا جو بندہ میرے خوف سے **شراب پینا** چھوڑ دے گا میں اُسے جنّت میں اچھے رُفقاء کے ساتھ (پاکیزہ شراب) پلاؤں گا۔

(المعجم الکبیر للطبرانی ج ۸ ص ۱۹۷ حدیث ۷۸۰۳، ۷۸۰۴)

کلمہ نصیب نہ ہوا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اندیشہ ہے کہ شرابیوں اور شطرنج کھیلنے والوں وغیرہ کو مرتے وَقْت کلمہ نصیب نہ ہو۔ اِس ضِمْن میں **دو حکایات** مُلاحظہ ہوں:-

﴿۴۵﴾ حضرت علّامہ محمد بن احمد ذَہبی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں، ایک شَخْص شرابیوں کی صُحبت میں بیٹھتا تھا جب اُس کی موت کا وقت قریب آیا تو کسی نے کَلِمہ شریف کی تلقین کی تو کہنے لگا، "تم بھی پیو اور مجھے بھی پلاؤ۔" مَعاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ بغیر کلمہ پڑھے مرگیا (جب شرابیوں کی صُحبت کا یہ حال ہے تو شراب پینے کا کیا وَبال ہوگا!)

﴿۴۶﴾ ایک شطرنج کھیلنے والے کو مرتے وقت کَلِمہ شریف کی تلقین کی گئی تو کہنے لگا، "شاھُکَ (یعنی تیرا بادشاہ) یہ کہنے کے بعد اُس کا دم نکل گیا۔

(مُلَخصاً کتابُ الکبائر ص ۱۰۳)

شراب کے طبّی نقصانات

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اسلام نے شراب نوشی کو جو حرام قرار دیا ہے اِس میں بے شُمار حکمتیں ہیں، اب کُفّار بھی اِس کے نقصانات کو تسلیم کرنے لگے ہیں، چُنانچہ ایک غیر مسلم مُحقِّق کے تاثُّرات کے مطابِق شروع شروع میں تو بدنِ انسانی شراب کے نقصانات کا مقابلہ کر لیتا ہے اور شرابی کو خوشگوار کیفیت مل جاتی ہے مگر جلد ہی داخلی (یعنی جسم کی اندرونی) قوّتِ برداشت ختم ہو جاتی اور مُستقِل مُضِر اثرات مُرتَّب ہونے لگتے ہیں۔ شراب کا سب سے زیادہ اثر **جگر** (کلیجی) پر پڑتا ہے اور وہ سکڑنے لگتا ہے، **گُردوں** پر اِضافی بوجھ پڑتا ہے جو بالآخر نِڈھال ہو کر انجامِ کار ناکارہ (FAIL) ہو جاتے ہیں، عِلاوہ ازیں شراب کے استِعمال کی کثرت **دِماغ** کو مُتَوَرِّم (یعنی سُوجن میں مبتلا) کرتی ہے، **اَعصاب** میں سوزِش ہو جاتی ہے نتیجۃً اَعصاب کمزور اور پھر تباہ ہو جاتے ہیں، شرابی کے **مِعدہ** میں سُوجَن ہو جاتی ہے **ہڈّیاں** نرم اور خستہ (یعنی بَہُت ہی کمزور) ہو جاتی ہیں، شراب جسم میں موجود **وِٹامنز** کے ذَخائر کو تباہ کرتی ہے وِٹامن **B** اور **C** اِس کی غارتگری کا بالخصوص نشانہ بنتے ہیں۔ شراب کے ساتھ ساتھ تمباکو نوشی کی جائے تو اِس کے نقصان دہ اثرات کئی گُنا بڑھ جاتے ہیں اور **ہائی بلڈ پریشر**، **سٹروک** اور **ہارٹ اٹیک** کا شدید خطرہ رہتا ہے۔ بکثرت شراب پینے والا **تھکن**، **سر درد**، **متلی** اور **شدّتِ پیاس** میں مبتلا

رہتا ہے۔ بے تحاشہ شراب پی جانے سے دل اور عملِ تَنَفُّس (سانس لینے کا عمل) رُک جاتا اور شرابی فوری طور پر موت کے گھاٹ اُتر جاتا ہے۔

گر آئے شرابی مٹے ہر خرابی چڑھائے گا ایسا نشہ مدَنی ماحول
اگر چور ڈاکو بھی آجائیں گے تو سُدھر جائیں گے گر ملا مدَنی ماحول
نمازیں جو پڑھتے نہیں ان کو لاریب
نمازی ہے دیتا بنا مدَنی ماحول

﴿۴۷﴾ اندھا شرابی

مجھے (یعنی سگِ مدینہ عُفِیَ عَنْہُ کو) اچھی طرح یاد ہے کہ ایک شوخ مزاج تنومند نوجوان جوڑیا بازار (بابُ المدینہ کراچی) میں مزدوری کیا کرتا تھا وہ خوب جاندار ہونے اور تڑاق پڑاق بولنے کے سبب کافی نُمایاں تھا۔ پھر اُس کا ایک دور آیا کہ وہ **اندھا** ہو گیا اور نہایت ہی افسُردگی کے ساتھ بھیک مانگتا پھرتا تھا۔ معلوم کرنے پر پتا چلا کہ یہ **شرابی** تھا اور ایک بار **ناقص شراب** پی لینے کے سبب اس کی آنکھوں کے دِیے (یعنی چراغ) بجھ گئے!

کرلے توبہ اور تُو مت پی شراب ہوں گے ورنہ دو[۲] جہاں تیرے خراب
جو جُوا کھیلے، پیے ناداں شراب قبر و حشر و نار میں پائے عذاب

صَلُّوا عَلَى الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمّد

﴿۴۸﴾ کپڑا خود بخود بُنتا رہا

حضرت سیِّدُنا شیخ احمد نہروانی قُدِّسَ سِرُّہُ الرَّبّانی حضرتِ سیِّدُنا قاضی حمیدُ الدّین ناگوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مُرید تھے۔ بَہُت ہی باکمال اور صاحِبِ حال بُزُرگ تھے۔ حضرتِ سیِّدُنا شیخ بہاءُ الدّین زَکَرِیّا مُلتانی قُدِّسَ سِرُّہُ الرَّبّانی بَہُت کم کسی کو پسند فرماتے تھے لیکن حضرت سیِّدُنا شیخ احمد نہروانی قُدِّسَ سِرُّہُ الرَّبّانی کے بارے میں فرمایا کرتے تھے اگر شیخ احمد نہروانی قُدِّسَ سِرُّہُ الرَّبّانی کی اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ کے ساتھ مشغولیّت کو وَزن کیا جائے تو دس صُوفیوں (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم) کی مشغولیّت کے برابر ہوگی۔ آپ کا پیشہ کپڑے کی بُنائی تھی۔ حضرتِ سیِّدُنا شیخ نصیرُ الدّین محمود علیہ رحمۃ المعبود فرماتے ہیں کہ گھر پر کپڑے کی بُنائی کرتے ہوئے کبھی کبھی **شیخ احمد نہروانی** قُدِّسَ سِرُّہُ الرَّبّانی پر ایسا حال طاری ہوجاتا کہ آپے سے باہَر ہوجاتے **مگر کپڑا خود بخود بُنا چلا جاتا۔** ایک دن آپ کے **پیرو مُرشِد** حضرتِ سیِّدُنا قاضی حمیدُ الدّین ناگوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ملاقات کے لئے تشریف لائے۔ بوقتِ رخصت **مُرشِد** نے فرمایا، اے **احمد!** آخر کب تک یہ کام کرتے رہوگے؟ یہ کہہ کر وہ تشریف لے گئے۔ شیخ احمد نہروانی قُدِّسَ سِرُّہُ الرَّبّانی اُسی وَقت (چرخے کی) میخ کسنے کے لئے اُٹھے کہ یکایک آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا ہاتھ مبارک چرخے میں اُلجھ کر ٹوٹ گیا۔ اِس واقِعہ کے بعد شیخ احمد نہروانی قُدِّسَ سِرُّہُ الرَّبّانی نے ''بافندگی (کپڑے کی بُنائی)'' کا پیشہ

بالکل ترک کر دیا اور ہمہ تن اللہ عزوجل سے لَو لگالی۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزارِ فائضُ الْاَنوار بدایون شریف (ھند) میں ہے۔ (اخبار الاخیار مع مکتوبات ص ۴۷) **اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحْمت ہو اور ان کے صَدْقے ہماری مغفِرت ہو۔**

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمّد

﴿۴۹﴾ خَربوزے والا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عُلَماء اور اولیاء مسلمانوں کی ہر قوم اور ہر پیشہ کرنے والوں میں ہوتے رہے اور قیامت تک ہوتے رہیں گے۔ فضلِ خُداوندی کسی نسل یا قوم ہی کے ساتھ مخصوص نہیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ جس کو چاہتا ہے اپنی رَحْمت سے نواز دیتا ہے۔ رُوئے زمین پر مُتَعَدَّد اولیاءُ اللہ رَحِمَہُمُ اللہُ تعالیٰ ہر وَقْت موجود رہتے ہیں اور انہیں کی بَرَکت سے دنیا کا نِظام چلتا ہے۔ چُنانچِہ

حضرت سیِّدُنا شاہ عبدُ العزیز مُحَدِّث دِہلوی علیہ رحمۃُ القوی سے کسی شخص نے شِکایت کی کہ حُضُور! کیا وجہ ہے کہ آج کل دِہلی کا اِنتِظام "بہت سُست" ہے؟ فرمایا، آج کل یہاں کے صاحِبِ خدمت (یعنی ابدالِ دہلی) سُست ہیں۔ پوچھا، کون صاحِب ہیں؟ فرمایا، فُلاں پھل فَروش جو فُلاں بازار میں **خَربوزے** فروخت کرتے ہیں۔ پوچھنے والے صاحِب اُن کے پاس پہنچے اور **خَربوزے** کاٹ کاٹ کر اور چکھ چکھ کر سب ناپسند کر کے ٹوکرے میں رکھ دیئے۔ اِس قَدَر نقصان کر دینے

والے کو بھی وہ کچھ نہیں بولے۔ کچھ عرصے کے بعد دیکھا کہ انتظام بالکل دُرُست ہے اور حالات بدل گئے ہیں تو اُسی شخص نے پھر پوچھا، کہ آج کل کون ہیں؟ شاہ صاحِب نے فرمایا، ایک **سقّا** ہیں جو چاندنی چوک میں پانی پلاتے ہیں مگر ایک گلاس کی ایک چھدام (چھدام اُن دِنوں سب سے چھوٹا سکّہ تھا یعنی ایک پیسے کا چوتھائی حصّہ) لیتے ہیں۔ یہ ایک چھدام لے گئے اور ان کو دیکر ان سے پانی مانگا۔ اُنہوں نے پانی دیا انہوں نے پانی گرادیا اور دوسرا گلاس مانگا۔ اُنہوں نے پوچھا، اور چھدام ہے؟ کہا، نہیں۔ اُنہوں نے ایک دَھول (چانٹا) رَسید کیا اور کہا، **خربوزہ والا سمجھا ہے؟** (سنی حکایات حصہ سوم ص ۹۷ مکتبۂ جام نور، دہلی) **اللہ** عَزَّوَجَلَّ **کی ان پر رَحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔**

رُوحانی حاکم

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ والے روحانی حاکم ہوتے ہیں اور یہ بھی معلوم ہوا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عطا سے غیب کی باتیں ان اللہ والوں کے عِلم میں ہوتی ہیں۔ ہر ولی کی وِلایت کا شُہرہ اور دُھوم دَھام ہونا کوئی ضَروری نہیں۔ یہ حضرات مُعاشَرے کے ہر طبقے میں ہوتے ہیں۔ کبھی مزدور کے بھیس میں، کبھی سبزی اور پھل فَروش کی صورت میں، کبھی تاجر یا ملازِم کی شکل میں، کبھی چوکیدار یا معمار کے روپ میں بڑے بڑے اولیاء ہوتے ہیں۔ ہر کوئی ان کی شناخت نہیں کرسکتا۔ ہمیں کسی بھی مسلمان کو حقیر نہیں جاننا

چاہئے۔ بعض اولیائے کرام با قاعدہ ''رُوحانی نِظام'' سے مَربُوط (یعنی جُڑے ہوئے) ہوتے ہیں چُنانچہ

356 اولیائے کرام

حضرتِ سیِّدُنا ابنِ مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، سرکارِ مدینۂ منوّرہ سردارِ مکّۂ مکرّمہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا، ''اللہ تعالیٰ کے **تین سو** (۳۰۰) بندے رُوئے زمین پر ایسے ہیں کہ ان کے دل حضرتِ سیِّدُنا آدم **صَفِیُّ اللہ** عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے قلبِ اَطہر پر ہیں۔ اور **چالیس** (۴۰) کے دل حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ کلیمُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے قلبِ اَطہر پر ہیں۔ اور **سات** (۷) کے دل حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم خلیلُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے قلبِ اطہر پر ہیں اور **پانچ** (۵) کے دل حضرتِ سیِّدُنا جبرائیل عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے قلبِ اطہر پر ہیں۔ اور **تین** (۳) کے دل حضرتِ سیِّدُنا میکائیل عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے قلبِ اَطہر پر ہیں۔ **ایک** (۱) ان میں ایسا ہے جس کا دل حضرتِ سیِّدُنا اِسرافیل عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے قلبِ اطہر پر ہے۔ جب ان میں ''ایک'' (۱) وفات پاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی جگہ ''تین'' (۳) میں سے ایک کو مقرّر فرماتا ہے اور اگر ''تین'' (۳) میں سے کوئی ایک وفات پاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی جگہ ''پانچ'' (۵) میں سے ایک کو اور اگر ''پانچ'' (۵) میں سے کوئی ایک وفات پاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی جگہ ''سات'' (۷) میں سے ایک کو اور اگر ان ''سات'' (۷) میں کا کوئی

ایک وفات پاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی جگہ ''چالیس'' میں سے ایک کو اور اگر ان ''چالیس'' حضرات میں سے کوئی ایک وفات پاتا ہے تو اللہ تعالیٰ ان کی جگہ ''تین سو'' میں سے ایک کو اور اگر ان ''تین سو'' میں سے کوئی ایک وفات پاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی جگہ عام لوگوں میں سے کسی کو مقرّر فرماتا ہے۔ ان کے ذَرِیعے (وسیلے) سے زندگی اور موت ملتی، بارِش برستی، کھیتی اُگتی اور بلائیں دُور ہوتی ہیں حضرتِ سیِّدُنا ابنِ مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اِسْتِفْسار کیا گیا، ''ان کے ذَرِیعے کیسے زندگی اور موت ملتی ہے؟'' فرمایا، ''وہ اللہ تعالیٰ سے اُمّت کی کثرت کا سُوال کرتے ہیں تو اُمّت کثیر ہو جاتی ہے اور ظالموں کے لیے بددُعا کرتے ہیں تو اُن کی طاقت توڑ دی جاتی ہے، وہ دعا کرتے ہیں تو بارِش برسائی جاتی، زمین لوگوں کے لیے کھیتی اُگاتی ہے، لوگوں سے مختلف قسم کی بلائیں ٹال دی جاتی ہیں۔'' (حلیۃ الاولیاء ج۱ ص ۴۰ حدیث ۱۶) **اللہ** عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔**

اَبدال

حضرتِ سیِّدُنا امام محمد بن علی حکیم ترمذی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، حضرتِ سیِّدُنا ابو دَرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مَروی ہے، بے شک اَنْبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلوٰۃُ وَالسَّلام زمین کے اَوتاد تھے جب سلسلۂ نُبُوَّت ختم ہوا تو اللہ تعالیٰ نے اُمّتِ احمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم میں سے ایک قوم کو اُن کا نائب بنایا جنہیں **اَبدال** کہتے ہیں، وہ حضرات (فَقَط) روزہ و نَماز اور تسبیح و تقدیس میں کثرت

کی وجہ سے لوگوں سے اَفضل نہیں ہوئے بلکہ اپنے حُسنِ اَخلاق، وَرَع وتقویٰ کی سچائی، نیت کی اچھائی، تمام مسلمانوں سے اپنے سینے کی سلامتی، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کے لیے حِلْم، صَبْر اور دانشمندی، بغیر کمزوری کے عاجزی اور تمام مسلمانوں کی خیر خواہی کی وجہ سے اَفضل ہوئے ہیں۔ پس وہ اَنبیاء عَلَیْھِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے نائب ہیں۔ وہ ایسی قوم ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنی ذاتِ پاک کے لئے مُنتخب اور اپنے عِلْم اور رِضا کے لئے خاص کرلیا ہے۔ وہ **40 صِدّیق** ہیں، جن میں سے **30** رَحْمٰن عَزَّوَجَلَّ کے خلیل حضرتِ سیِّدُنا ابراھیم عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے یقین کی مِثْل ہیں۔ ان کے ذَرِیْعے (وسیلے) سے اہلِ زمین سے بلائیں اور لوگوں سے مصیبتیں دُور ہوتی ہیں ان کے ذَرِیعے سے ہی بارِش ہوتی اور رِزْق دیا جاتا ہے ان میں سے کوئی اُسی وَقْت فوت ہوتا ہے جب اللہ تعالیٰ اس کی جانشینی کیلئے کسی کو پروانہ دے چکا ہوتا ہے۔ وہ کسی پر لعنت نہیں بھیجتے، اپنے ماتحتوں کو اَذِیَّت نہیں دیتے، اُن پر دسْت درازی نہیں کرتے، اُنہیں حقیر نہیں جانتے، خود پر فوقیت رکھنے والوں سے حسد نہیں کرتے، دنیا کی حِرْص نہیں کرتے، دِکھاوے کی خاموشی اختیار نہیں کرتے، تکبُّر نہیں کرتے اور دِکھاوے کی عاجزی بھی نہیں کرتے۔

وہ بات کرنے میں تمام لوگوں سے اچّھے اور نَفْس کے اعْتِبار سے زیادہ پرہیزگار ہیں، سخاوت ان کی فِطرت میں شامِل ہے، اَسلاف نے جن (نامناسِب)

چیزوں کو چھوڑا اُن سے محفوظ رہنا ان کی صِفَت ہے اُن کی یہ صِفَت جدا نہیں ہوتی کہ آج خَشِیَّت کی حالت میں ہوں اور کل غفلت میں پڑے ہوں بلکہ وہ اپنے حال پر ہمیشگی اِختیار کرتے ہیں، وہ اپنے اور اپنے ربّ عزوجل کے درمیان ایک خاص تعلُّق رکھتے ہیں، انھیں آندھی والی ہوا اور بے باک گھوڑے نہیں پہنچ سکتے، اُن کے دل اللہ عزوجل کی خوشی (رِضا) اور شوق میں آسمان کی طرف بُلند ہوتے ہیں پھر (پارہ اٹھائیسواں سُورۃُ المُجادَلۃ کی) یہ آیت (نمبر۲۲) تِلاوت فرمائی

أُولَٰئِكَ حِزْبُ اللَّهِ ۚ أَلَا إِنَّ حِزْبَ اللَّهِ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ﴿٢٢﴾

﴿ترجمۂ کنزالایمان: ''یہ اللہ عزوجل کی جماعت ہے، سُنتا ہے اللہ ہی کی جماعت کامیاب ہے۔''﴾

راوی کہتے ہیں کہ میں نے عرض کی: ''اے **ابو دَرداء** رضی اللہ تعالیٰ عنہ! جو کچھ آپ نے بیان فرمایا اس میں کون سی بات مجھ پر بھاری ہے؟ مجھے کیسے معلوم ہوگا کہ میں نے اُسے پالیا؟'' فرمایا: ''آپ اِس کے درمیانے دَرَجے میں اُس وَقت پہنچیں گے جب دُنیا سے بُغض رکھیں گے اور جب دنیا سے بُغض رکھیں گے تو آخِرت کی مَحَبَّت اپنے قریب پائیں گے اور آپ جتنا دُنیا سے زُہد (بے رغبتی) اِختیار کریں گے اُتنا ہی آپ کو آخِرت سے مَحَبَّت ہوگی اور جتنا آپ آخِرت سے مَحَبَّت کریں گے اُتنا ہی اپنے نَفْع اور نقصان والی چیزوں کو دیکھیں گے۔ (مزید فرمایا) جس بندے کی سچی طلب علمِ الٰہی عزوجل میں ہوتی ہے اس کو قول وفعل کی دُرُستی عطا فرمادیتا اور

اپنی حفاظت میں لے لیتا ہے۔ اس کی تصدیق اللہ عزوجل کی کتاب (قرآنِ مجید)

میں موجود ہے پھر (پارہ چودھواں سورۃ النحل کی) یہ آیت (نمبر ۱۲۸) تلاوت فرمائی:۔

إِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِينَ اتَّقَوْا وَّالَّذِينَ هُمْ مُّحْسِنُونَ ﴿۱۲۸﴾

﴿ترجمۂ کنزالایمان: "بے شک اللہ عزوجل ان کے ساتھ ہے جو ڈرتے ہیں اور جو نیکیاں کرتے ہیں۔"

(پ ۱٤ النحل ۱۲۸)﴾ (مزید فرمایا) جب ہم نے اس (قرآنِ مجید) میں دیکھا تو یہ پایا

کہ اللہ تعالیٰ کی مَحبّت اور اس کی رِضا کی طلب سے زیادہ لذّت کسی شے میں

حاصل نہیں ہوتی (نوادر الاصول للحکیم الترمذی ص ۱٦۸) **اللہ عزوجل کی ان پر**

رَحمت ہو اور ان کے صَدْقے ہماری مغفِرت ہو۔

نہ پوچھ ان خِرقہ پوشوں کی عقیدت ہے تو دیکھ ان کو

یدِ بیضاء لئے ہیں اپنی اپنی آستینوں میں

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمّد

﴿۵۰﴾ بھوکے طلبہ کی فریاد

مشہور مُحَدِّثینِ کرام حضرتِ سیِّدُنا امام طَبَرانی، حضرتِ سیِّدُنا علّامہ

ابنُ المقری اور حضرتِ سیِّدُنا ابوالشَّیخ رَحِمَہُمُ اللہُ تعالیٰ تینوں مدینۂ منوَّرہ زادَھَا اللہُ

شَرَفاً وَّ تَعظِیماً میں علمِ دین حاصل کرتے تھے۔ ایک مرتبہ ان پر فاقہ مستی کا دور آیا۔

روزہ پر روزہ رکھتے رہے مگر جب بھوک کی شدّت نے بالکل ہی نڈھال کر دیا تو

تینوں نے رَحْمتِ عالم، نُورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کے **روضۂ انور** پر حاضِر ہو کر فریاد کی، **یارسولَ اللہ** ! عَزَّوَجَلَّ وَ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم "اَلْجُوع!" آقا! بھوک! یہ عرض کر کے سیِّدُنا امام طَبَرانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تو آستانۂ مُبارکہ ہی پر بیٹھے رہے اور کہا کہ اس در پر یا **موت** آئے گی یا روزی، اب یہاں سے نہیں اُٹھوں گا۔

میں ان کے در پر پڑا رہوں گا پڑے ہی رہنے سے کام ہو گا
نگاہِ رَحمت ضَرور ہو گی طَعام کا اِنتِظام ہو گا

حضرت سیِّدُنا ابنُ المقری اور حضرت سیِّدُنا **ابو الشَّیخ** رَحِمَہُمَا اللہ تعالیٰ اپنی قِیام گاہ پر تشریف لے آئے۔ تھوڑی دیر کے بعد کسی نے دروازہ کھٹکھٹایا، دروازہ کھولا تو کیا دیکھتے ہیں کہ **ایک عَلَوی بُزُرگ** دو غلاموں کے ساتھ کھانا لئے کھڑے ہیں اور فرما رہے ہیں کہ آپ حضرات نے دربارِ رسول میں **بھوک** کی شکایت کی تو اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ابھی ابھی **خواب** میں نبیِّ رَحْمت، قاسِمِ نعمت صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے اپنی زِیارت سے مُشرَّف فرما کر مجھے حکم فرمایا کہ میں آپ لوگوں کے پاس کھانا پہنچا دوں۔ چُنانچہ جو کچھ بروقت مجھ سے ہو سکا حاضِر کر دیا ہے آپ حضرات قَبول فرمالیجئے۔ (تذکرۃُ الحُفّاظ ج ۳ ص ۱۲۱) **اللہ** عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفرت ہو۔**

ہر طرف مدینے میں بِھیڑ ہے فقیروں کی
ایک دینے والا ہے کُل جہاں سُوالی ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

بارگاہِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں فریاد سنی جاتی ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! ہمارے اَسلاف رَحِمَہُمُ اللّٰہُ تعالیٰ حُصولِ عِلم کی خاطِر کس قَدَر تکلیفیں برداشْت کرتے تھے۔ فاقوں پر فاقے کر کے اُنہوں نے عِلمِ دین حاصِل کیا، انتِہائی جانِفشانی اور خوب عَرَق ریزی کے ساتھ تصنیفات وتالیفات کے مُشکبار مَدَنی گُلدَستے تیّار کر کے ہماری طرف بڑھائے۔ مگر افسوس! اب اکثر مسلمان ان کی طرف بالکل بھی اِلتِفات نہیں کرتے۔ ان بُزُرگوں کو سرمایۂ آخِرت کی طلب اور لگن تھی اور آج کے مسلمانوں کی اکثریت کو صِرف دُنیا کا دَھن کمانے کی دُھن ہے۔ اِس حِکایت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ ہمارے بُزُرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللّٰہُ الْمُبِین پر جب کڑا وَقْت آتا تو نہایت ہی دِل جَمْعی کے ساتھ بارگاہِ رسالت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم میں حاجت روائی کیلئے فریاد کرتے۔ سرکارِ نامدار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کے دربار میں دل کی گہرائیوں سے نکلی ہوئی صدا ضَرور مَسمُوع ہوتی (یعنی سنی جاتی) ہے۔ میرے آقا اعلیٰحضرت، عاشِقِ ماہِ رسالت مولیٰنا شاہ احمد رضا خان علیہ رحمۃُ الرحمٰن حدائقِ بخشش شریف میں فرماتے ہیں۔

واللہ عزّوجل وہ سُن لیں گے فریاد کو پہنچیں گے
اِتنا بھی تو ہو کوئی جو "آہ" کرے دل سے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عزّوجلّ بارگاہِ رِسالت میں کی ہوئی فریاد فوراً سُنی گئی اور سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار، شہنشاہِ اَبرار، جنابِ احمدِ مُختار صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فوراً حاجت روائی فرمائی اور اپنے بھوکے دیوانوں کیلئے کھانا بھیج دیا۔

درِ رسول صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم سے اے رازؔ کیا نہیں ملتا ؟
کوئی پلٹ کے نہ خالی گیا مدینے سے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! علمِ دین حاصل کرنے کا ایک ذَرِیعہ **دعوتِ اسلامی** کے سنّتوں کی تربیت کے **مَدَنی قافلوں** میں **عاشِقانِ رسول** صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کے ساتھ سفر بھی ہے۔ اِس سے عِلْم حاصِل ہونے کے ساتھ ساتھ بارہا دُنیوی تکالیف بھی دُور ہو جاتی ہیں چُنانچہ

﴿51﴾ ہیپاٹائٹس C سے نجات

ایک صاحِب کو ہیپاٹائٹس C کا مَرَض بگڑ چکا تھا، صاحِبِ فِراش تھے، چل پھر بھی نہیں سکتے تھے، ڈاکٹروں نے لاعلاج قرار دیدیا تھا۔ اُن کے صاحبزادے نے **دعوتِ اسلامی** کے **مَدَنی قافلے** میں سنّتوں کی تربیت کیلئے **عاشِقانِ رسول** صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کے ساتھ سفر کیا اور دَورانِ سفر خوب گڑ گڑا کر اپنے **والِد**

صاحِب کی صحتیابی کیلئے دعا مانگی۔ جب مَدَنی قافِلے کے سفر سے واپَس آئے تو ان کی خوشی کی انتہا نہ رہی کہ ان کے **والِد صاحِب** رُوبہ صحت ہو کر خوش خِرامی کے ساتھ ٹہل رہے تھے۔

باپ بیمار ہو، سخت بیزار ہو پائے گا صحّتیں، قافِلے میں چلو
وا ہو بابِ کرم، دُور ہوں سارے غم پھر سے خوشیاں ملیں، قافِلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿۵۲﴾ روشن ضمیر نانبائی

حضرت سیِّدُنا سَہل بن عبدُاللّٰہ تُستَری علیہ رحمۃ اللہ القوی نے ایک موقع پر فرمایا کہ بصرہ کا فُلاں نانبائی (یعنی روٹیاں پکانے والا) ولیُّ اللّٰہ ہے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا ایک مُرید شوقِ دیدار میں بصرہ پہنچا اور ڈھونڈتا ہوا اُس **نانبائی** کی خدمت میں حاضِر ہو گیا، وہ اُس وقت روٹیاں پکا رہے تھے (پہلے عُموماً سبھی مسلمان داڑھی رکھتے تھے لہٰذا اُس دور کے نان بائیوں کے دستور کے مطابِق) داڑھی کے بالوں کی جلنے سے حفاظت کی خاطِر مُنہ کے نچلے حصّے پر نِقاب پہن رکھا تھا۔ اُس مُرید نے دل میں کہا، اگر یہ وَلی ہوتا تو نِقاب نہ بھی پہنتا تو اس کے بال نہ جلتے۔ اِس کے بعد اُس نے نانبائی کو سلام کیا اور **گفتگو** کرنا چاہی تو اُس **روشن ضمیر نانبائی** نے سلام کا جواب دیکر فرمایا "تُو نے مجھے حقیر تصوُّر کیا اِس لئے میری باتوں سے نَفع نہیں اُٹھا سکتا۔" یہ کہنے کے

بعد انہوں نے گفتگو کرنے سے انکار فرما دیا۔ (الرِّسالۃُ القُشیریہ ص ۳۶۳) اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿۵۳﴾ گُدڑی کا لَعْل

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کے ولی ہونے کیلئے تَشہیر و اشتہار، نُمایاں جُبّہ و دَستار اور عقیدتمندوں کی لمبی قِطار ہونا ضَروری نہیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ جسے چاہے نواز دے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے اولیاء رَحِمَھُمُ اللّٰہُ تعالٰی کو بندوں کے اندر پوشیدہ رکھا ہے لہٰذا ہمیں ہر نیک بندے کا اِحترام کرنا چاہئے، ہمیں کیا معلوم کہ کون گُدڑی کا لعل (یعنی چُھپا ولی) ہے! ایک بار میں (سگِ مدینہ عُفِیَ عَنْہُ) دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلے میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سفر پر تھا، ہمارے ڈِبّے میں ایک دُبلا پتلا بے رِیش و بے کَشِش لڑکا انتہائی سادہ لباس میں ملبوس سب سے جُدا کھویا کھویا سا بیٹھا تھا۔ کسی اسٹیشن پر ٹرین رُکی، صِرف دو مِنٹ کا وقفہ تھا، وہ لڑکا پلیٹ فارم پر اتر کر ایک بینچ پر بیٹھ گیا۔ ہم سب نے نَمازِ عَصر کی جماعت قائم کر لی، ابھی بمشکِل ایک رَکعت ہوئی تھی کہ سیٹی بج گئی لوگوں نے شور مچایا کہ گاڑی جا رہی ہے۔ سب نَماز توڑ کر ٹرین کی طرف لپکے تو وہ لڑکا کھڑا ہو گیا اور اُس نے مجھے اشارہ سے ڈانٹتے ہوئے نَماز قائم کرنے کا حُکم صادِر کیا! ہم نے پھر جماعت قائم کر

لی، حیرت انگیز طور پر ٹرین ٹھہری رہی، نَماز سے فارغ ہو کر ہم جُوں ہی سُوار ہوئے، ٹرین چل پڑی اور وہ لڑکا اُسی بینچ پر بیٹھا لاپرواہی سے اِدھر اُدھر دیکھتا رہا۔ اِس سے مجھے اندازہ ہوا کہ وہ کوئی ''**مجذوب**'' ہو گا جس نے ہمیں نَماز پڑھانے کیلئے اپنی روحانی طاقت سے ٹرین کو روک رکھا تھا! **اللہ** عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔**

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمّد

تین چیزیں تین چیزوں میں پوشیدہ ہیں

خلیفہ اعلیٰ حضرت، فَقیہِ اعظم، مولٰینا ابو یوسف محمد شریف کوٹلوی علیہ رحمۃ اللہ القوی نَقل فرماتے ہیں، ''اللہ تعالیٰ نے تین چیزوں کو **تین** چیزوں میں پوشیدہ رکھا ہے ﴿۱﴾ اپنی **رضا** کو اپنی **اطاعت** میں اور ﴿۲﴾ اپنی **ناراضگی** کو نافرمانی میں اور ﴿۳﴾ اپنے **اولیا** کو اپنے بندوں میں پوشیدہ رکھا ہے۔'' لِہٰذا ہر اطاعت اور ہر نیکی کو عمل میں لانا چاہیے کہ معلوم نہیں کس نیکی پر وہ راضی ہو جائے اور ہر چھوٹی سے چھوٹی بدی سے بچنا چاہیے، کیونکہ پتا نہیں کہ وہ کس بدی پر ناراض ہو جائے مَثَلاً کسی کی لکڑی کا خِلال کرنا ایک معمولی سی بات ہے یا کسی ہمسایہ کی مٹی سے اس کی اجازت کے بِغیر ہاتھ دھونا گویا ایک چھوٹی سی بات ہے مگر چُونکہ ہمیں معلوم نہیں۔ اس لئے ممکِن ہے کہ اس برائی میں حق تعالیٰ کی ناراضگی مَخفی ہو تو ایسی

چھوٹی چھوٹی باتوں سے بھی بچنا چاہئے۔

(اَخلاقُ الصالحین ص ٥٦ مکتبۃ المدینہ بابُ المدینہ کراچی)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اپنے دل میں اولیائے کرام رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تعالٰی کا احترام پیدا کرنے کیلئے فیضانِ اولیاء سے مالا مال **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہئے۔ اپنے شہر میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں پابندی سے شرکت فرمائیے پھر دیکھئے آپ پر کیسا مَدَنی رنگ آتا ہے! ترغیب کیلئے دعوتِ اسلامی کی ایک ''بہار'' پیشِ خدمت ہے، چُنانچہ

﴿٥٤﴾ میری بدمعاشی کی عادت کیسے خَتْم ہوئی ؟

بابُ المدینہ کراچی کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خُلاصہ ہے، اٹھتی جوانی اور اچھی صحت نے مجھے مغرور بنا دیا تھا، نت نئے فینسی ملبوسات سِلوانا، کالج آتے جاتے بس کا ٹکٹ بُھلانا، کنڈیکٹر مانگے تو بدمعاشی پر اتر آنا، رات گئے تک آوارہ گردی میں وقت گنوانا، جُوا میں پیسے اُڑانا وغیرہ ہر طرح کی مَعصِیَت مجھ میں سرایت کئے ہوئے تھی۔ والِدَین سمجھا سمجھا کر تھک چکے تھے، مجھ بدکار کی اصلاح کیلئے دعاء کرتے کرتے امّی جان کی پلکیں بھیگ جاتیں۔ ہمارے علاقے کے ایک اسلامی بھائی کبھی کبھی سرسری طور پر **دعوتِ اسلامی** کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع کی دعوت پیش کر دیتے، میں بھی سُنی اَن سُنی کر دیتا۔ ایک بار اِجتماع والی

شام وُہی اسلامی بھائی مَحَبَّت بھرے انداز میں ایک دم اِصرار پر اُتر آئے کہ آج تو تم کو چلنا ہی پڑے گا، میں ٹالتا رہا مگر وہ نہ مانے اور دیکھتے ہی دیکھتے اُنہوں نے رِکشہ روک لیا اور بڑی مِنَّت کیساتھ کچھ اس انداز میں بیٹھنے کیلئے درخواست کی کہ اب مجھ سے اِنکار نہ ہو سکا، میں بیٹھ گیا اور ہم **دعوتِ اسلامی** کے اوّلین مَدَنی مرکز جامع مسجد **گلزارِ حبیب** آپہنچے۔ جب دعاء کیلئے بتّیاں بجھائی گئیں تو یہ سمجھ کر کہ اجتماع ختم ہو گیا، میں اُٹھ گیا، مجھے کیا معلوم کہ اب آنے والے لمحات میں میری تقدیر میں مَدَنی انقِلاب برپا ہونے والا ہے۔ خیر میرے اُس مُحسِن اسلامی بھائی نے مَحَبَّت بھرے انداز میں سمجھا بجھا کر مجھے جانے سے روکا، میں دوبارہ بیٹھ گیا۔ اندھیرے میں بآوازِ بلند ذِکْرُ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی دھوم نے میرا دل ہلا دیا! خدا کی قسم! میں نے زندگی میں کبھی ایسی رُوحانیت دیکھی تھی نہ سُنی تھی۔ پھر جب **رِقّت انگیز دعاء** شُروع ہوئی تو شُرکائے اجتماع کی ہچکیوں کی آواز بلند ہونے لگی حتّٰی کہ میرے جیسا پتھر دل آدمی بھی پھوٹ کر رونے لگا، میں نے اپنے گناہوں سے توبہ کی اور **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول کا ہو کر رہ گیا۔

تمہیں لُطف آجائے گا زندگی کا قریب آ کے دیکھو ذرا مَدَنی ماحول
تنزُّل کے گہرے گڑھے میں تھے اُن کی ترقّی کا باعث بنا مَدَنی ماحول
یقیناً مقدّر کا وہ ہے سکندر
جسے خیر سے مل گیا مَدَنی ماحول

دعوتِ اسلامی کا اوّلین مدنی مرکز

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ واقِعہ **دعوتِ اسلامی** کے اَوائل (یعنی شروع کے دنوں) کا ہے۔ جب ۱٤٠۱ھ میں بابُ المدینہ کراچی میں **دعوتِ اسلامی** کے نام سے مَدَنی کام کا آغاز کیا، اُس وَقت بابُ المدینہ میں موزوں جگہ پر کسی بڑی مسجِد کی ترکیب نہیں تھی جہاں ہفتہ وار سُنّتوں بھرا اجتماع کیا جا سکے۔ ان دنوں میں (سگِ مدینہ عُفِیَ عَنْہُ) عُلَماء و مَشائخِ اَہلسنّت کی خدمت میں حاضِر ہو کر **دعوتِ اسلامی** کے ساتھ تعاوُن کی درخواستیں پیش کیا کرتا تھا۔ کیوں کہ میرا دَرد تھا اور مجھ پر ایک دُھن سُوار تھی کہ مسلمانوں کے عَقائد کے تحفُّظ اور اصلاحِ احوال و اعمال کا وسیع پیمانے پر مَدَنی کام کیا جائے۔ میرے درد کو الفاظ کے قالِب میں کچھ اس طرح ڈھالا جاسکتا ہے،

مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے (اِن شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ)

بَہَر حال اِسی ضِمن میں دعوتِ اسلامی کیلئے تعاوُن کی مَدَنی اِلتجاء لئے خطیبِ پاکستان، واعِظِ شیریں بیان، عاشِقِ سلطانِ دو جہان، مُحِبِّ اہلبیت وصَحابہ ذیشان، جان نثارِ اولیاءُ الرَّحمٰن حضرتِ علّامہ مولٰینا الحافظ الشاہ **محمد شفیع اوکاڑوی** علیہ رحمۃ اللہ القوی کے مکانِ عالی شان پر حاضِر ہوا، میں نے اُن کی خدمت میں **دعوتِ اسلامی** کے بارے میں عَرض کی تو بَہُت خوش ہوئے اور اپنے دستخط (دَسْت۔خط)

کیساتھ **دعوتِ اسلامی** کیلئے تائیدی مکتوب مَرحمت فرمایا۔ آپ کی مسلکِ اہلسنّت سے مَحَبّت صد کروڑ مرحبا! بے مانگے بابُ المدینہ کے قلب میں واقع اپنی زیرِ تولیت **جامع مسجد گلزارِ حبیب** (واقع گلستانِ اوکاڑوی بابُ المدینہ کراچی) میں ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع کی اجازت کی سعادت عنایت فرمائی۔ چُنانچِہ **دعوتِ اسلامی کا اوّلین مَدَنی مرکز جامع مسجد گلزارِ حبیب بنا**۔ اُن کی **حیاتِ حیات** اور بعدِ وَفات ہم نے برسوں تک وہاں ہفتہ وار سُنّتوں بھرا اجتماع کیا۔ عاشِقانِ رسول کی تعداد میں روز افزوں اضافہ ہوتا رہا یہاں تک کہ جامع مسجد گلزارِ حبیب اجتماع کے لئے ناکافی ہوگئی۔ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے اسباب مُہَیّا کئے، سب اسلامی بھائیوں نے مل کر خوب بھاگ دوڑ کی، کم وبیش سوا دو کروڑ پاکستانی روپے کا چندہ اکٹھا کیا اور (پُرانی) سبزی منڈی کے پاس بابُ المدینہ کراچی میں تقریباً 10 ہزار گز کا پلاٹ خریدا اور پھر مزید کروڑوں روپے کے چندے سے عظیم الشّان **عالمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ** قائم کیا گیا جس میں شاندار مسجد، مَدَنی کاموں کیلئے مُتَعَدَّد مَکاتِب اور جامِعَۃُ المدینہ کی عالی شان عمارت کے ذَرِیعے لاکھوں مسلمان فیضانِ مدینہ لوٹ رہے ہیں۔

سنّت کی بہار آئی فیضانِ مدینہ میں
رَحمت کی گھٹا چھائی فیضانِ مدینہ میں

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

﴿۵۵﴾ خطیبِ پاکستان کی ایک حکایت

خطیبِ پاکستان حضرت مولٰینا **محمد شفیع اوکاڑوی** علیہ رحمۃ اللہ القوی زبردست عاشقِ رسول تھے۔ مدینۂ منوّرہ میں سگِ مدینہ عُفِیَ عَنۂ کو ۱۴۱۷ھ میں ساکنِ مدینۂ منوّرہ حاجی غلام شبّیر صاحِب نے یہ ایمان افروز واقِعہ سُنایا، ''ایکبار حضرتِ قبلہ سیّد خورشید احمد شاہ صاحِب نے مجھ سے فرمایا، ایک دن مدینۂ منوّرہ میں حضرت خطیبِ پاکستان مولٰینا **محمد شفیع اوکاڑوی** علیہ رحمۃ اللہ القوی میرے پاس روتے ہوئے تشریف لائے اور کہنے لگے، ''آپ میرے ساتھ مُواجَہہ شریف پر چلئے میں نے سرکارِ نامدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم سے مُعافی مانگنی ہے۔'' اِستفسار پر بتایا، کل **مسجدُ النّبویِّ الشّریف** علٰی صاحِبِہا الصلوٰۃ والسلام میں ایک بے ادب مقرِّر نے اللہ کے مَحبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب عزّوَجلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کی شانِ عظمت نشان میں توہین کی، تو میں نے اُس کو ٹوکا، اِس پر بات بڑھ گئی اور اُس کے حمایتی آگئے، ان لوگوں نے مجھ پر سختیاں کیں جس سے میں بَہُت دلبرداشتہ ہوا۔ رات خواب میں جنابِ **رسالت مآب** صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم تشریف لائے اور فرمایا، ''بس میری خاطِر تھوڑی سی سختی بھی برداشت نہ کرسکے!'' حضرت قبلہ اوکاڑوی صاحِب کا کہنا تھا، بات دَراصل یہ ہے کہ دل میں ذرا بڑائی آگئی اور تذلیل کو میں نے اپنی کسرِ شان تصوُّر کیا، اسی لئے حُضُورِ پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم نے

مجھے تَنْبِیہ فرمائی۔لہٰذا میں سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کے دربار شریف میں حاضر ہو کر اپنے خطرۂ دِلی کی مُعافی مانگنا چاہتا ہوں۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ **کی ان پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔**

خاک ہو کر عشق میں آرام سے سونا ملا
عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم
جان کی اِکسیر ہے اُلفت رسولُ اللہ کی (حدائقِ بخشش شریف)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمّد

﴿٥٦﴾ اِمدادِ مصطفیٰ کی ایمان افروز حکایت

سبحٰن اللہ عَزَّوَجَلَّ عاشقوں کی بھی کیا خوب ناز برداریاں کی جاتی ہیں! معلوم ہوا سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم بِاِذْنِ پَروَرْدگار عَزَّوَجَلَّ اپنے غلاموں کے اَحوال واَفکار سے ہر وَقْت خبردار رَہتے ہیں اور بَسا اوقات خواب میں دیدار سے مُشَرَّف فرما کر ان کی امداد اور اِصلاح کرتے ہیں اِس ضِمْن میں ایک اور ایمان افروز حکایت مُلاحَظہ ہو۔چُنانچہ

حضرت سیِّدُنا شیخ یُوسُف بن اسمٰعیل نبہانی قُدِّسَ سِرُّہُ الرَّبَّانِی نے ایک حِکایت نَقْل کی ہے، ایک خُراسانی حاجی صاحِب ہر سال حج کی سعادت پاتے اور جب مدینۂ منوَّرہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفاً وَّ تَعظِیْماً حاضِر ہوتے تو وہاں ایک عَلَوی بُزُرگ حضرتِ سیِّدُنا طاہر بن یحییٰ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں نذرانہ پیش کرتے۔ایک بار

مدینے شریف میں کسی حاسِد نے کہہ دیا کہ تُم بلا وجہ اپنا مال ضائع کرتے ہو! طاہر صاحِب غَلَط جگہ پر تمہارا نذرانہ خرچ کرتے ہیں۔ چُنانچِہ مسلسل **دو سال**[2] اُنہوں نے حضرت سیِّدُنا شیخ طاہر علیہِ رَحْمَۃُ النَّاصِر کی خدمت نہ کی۔ **تیسرے**[3] **سال** سفرِ حج کی تیاری کے موقع پر حُضورِ انور، **شافِعِ مَحْشر**، مدینے کے تاجور، بِاِذْنِ ربِّ اکبر غیبوں سے باخبر، محبوبِ داوَر عزوجل وصلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے خُراسانی حاجی کے خواب میں جلوہ گر ہو کر کچھ اِس طرح تَنبِیْہ فرمائی، تم پر افسوس! بدخواہوں کی بات سُن کر تم نے **طاہر** سے حُسنِ سُلوک کا رِشتہ خَتْم کر دیا! اِس کی تَلافی کرو اور آئندہ قطعِ تعلُّق سے بچو۔" چُنانچہ وہ ایک فریق کی سُن کر **بدگمانی** کر بیٹھنے پر سخت شرمِندہ ہوئے اور جب مدینۂ منوَّرہ زادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّ تعظِیمًا حاضِر ہوئے تو سب سے پہلے اُس عَلَوی بُزُرگ حضرتِ سیِّدُنا شیخ طاہر بن یحیٰی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی بارگاہ میں حاضِری دی۔ اُنہوں نے دیکھتے ہی فرمایا، "اگر تمہیں پیارے آقا مدینے والے مصطفٰے صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم نہ بھیجتے تو تم آنے کیلئے تیار ہی نہ تھے! تم نے مخالِف کی **یکطرفہ بات** سُن کر میرے بارے میں غَلَط رائے قائم کر کے اپنی عادتِ کریمانہ ترک کر دی یہاں تک کہ **اللّٰہ کے مَحْبوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب** عزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے خواب میں تمہیں تَنبِیْہ فرمائی!" یہ سُن کر خُراسانی حاجی صاحِب پر رِقّت طاری ہو گئی۔ عَرْض کی، حُضور! آپ کو یہ سب کیسے معلوم ہوا؟ فرمایا،

مجھے پہلے ہی سال پتا چل گیا تھا، دوسرے سال بھی تم نے بے توجہی سے کام لیا تو میرا دل صدمہ سے چُور چُور ہو گیا۔ اِس پر **جنابِ رسالت مآب** صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم نے خواب میں کرم فرما کر مجھے دِلاسہ دیا اور تمہارے خواب میں تشریف لا کر جو کچھ ارشاد فرمایا تھا وہ مجھے بتایا۔ خُراسانی حاجی نے خوب نذرانہ پیش کیا، دستْ بوسی کی اور پیشانی چومنے کے بعد یکطرفہ بات سُن کر رائے قائم کر کے دل آزاری کا باعِث بننے پر **علوی بُزُرگ** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے مُعافی مانگی (مُلخصاً حُجَّۃُ اللّٰہِ عَلَی العالمین ص ۵۷۱) **اللہ** عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔**

نہ کیوں کر کہوں یا حبیبی اَغِثْنی [1] اِسی نام سے ہر مصیبت ٹلی ہے
خدا نے (عزوجل) کِیا تجھ کو آگاہ سب سے دوعالَم میں جو کچھ خَفی و جَلی ہے [2]

(حدائقِ بخشش شریف)

یکطرفہ سن کر فیصلہ نہیں کرنا چاہئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِس حِکایت سے معلوم ہوا کہ ہمارے میٹھے میٹھے آقا مکّی مَدَنی مصطفٰے صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم اپنے غلاموں کے حالات سے باخبر رہتے، غمزدوں کے سرہانے تشریف لے جا کر دِلاسے دیتے، خطا کرنے

---

[1] اے میرے پیارے میری فریاد کو پہنچ! [2] خفی وجلی یعنی چھپا اور ظاہر۔

والوں کے خواب میں جا کر اصلاح فرماتے، نیکی کی دعوت پہنچاتے، گناہوں پر توبہ کا حُکم فرماتے، فاصلے مٹاتے اور بچھڑوں کو ملاتے ہیں۔ خُراسانی حاجی صاحِب نے چُغلخور کی باتوں میں آکر بدگمانی کا شِکار ہو کر یک طرفہ ذِہن بنا لیا اِس پر سَیِّدُ الْمُبَلِّغِین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِین صلّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم نے خواب میں تَنْبِیہ فرمائی۔ اِس سے ہمیں بھی دَرْس ملا کہ نہ خود چُغلی کھائیں نہ یکطرفہ سُن کر دوسرے فریق کے بارے میں کوئی رائے قائم کریں۔ زہے نصیب! بلا اجازتِ شَرْعی مسلمان کے خِلاف سننے کی عادت ہی ترک کر دیں کہ اس طرح اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ غیبتوں، چُغلیوں، بدگمانیوں، عیب دَرِیوں اور دل آزارِیوں جیسے مُتَعَدَّد کبیرہ گناہوں کے افعالِ حرام اور جہنّم میں لے جانے والے کام سے نَجات مل جائیگی۔

چُغلخور جنّت میں نہیں جائیگا

سرکارِ مدینہ صلّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے، چُغل خور جنّت میں نہیں جائیگا (صحیح البخاری ج ٤ ص ١١٥ حدیث ٦٠٥٦) ایک اور مقام پر فرمانِ مصطفٰے صلّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم ہے، بیشک چُغلخوری اور کینہ پروری دوزخ میں لے جائیں گے۔ (اَلتَّرغیب وَالتَّرهیب ج ٣ ص ٣٢٤ الحدیث ٥)

عزّت گھٹانے والی چیزیں

حضرت سیِّدُنا محمد بن قرظی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ سے عرض کی گئی، یا سیِّدی! عزّت گھٹانے والی کون کون سی عادتیں ہیں؟ فرمایا، ﴿1﴾ زیادہ بولنا ﴿2﴾ راز کھولنا ﴿3﴾ ہر کسی کی

بات (جو دوسرے کے خلاف ہو) مان لینا (اتحاف السادۃ المتقین ج ۹ ص ۳۵۲) حضرتِ سیِّدُنا حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، جو شخص تیرے پاس کسی کی چغلی کھاتا ہے وہ تیرے خلاف بھی چغل خوری کرتا ہے۔'' حُجَّۃُ الْاِسلام حضرتِ سیِّدُنا امام محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی فرماتے ہیں، یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ چغل خور ناپسند کیا جائے اور اس کی بات کا اِعتِبار نہ کیا جائے اور نہ ہی اسے سچّا مانا جائے۔ اور اُس کو ناپسند کیوں نہ کیا جائے جب کہ وہ جھوٹ، غیبت، دھوکے، خِیانت، کینہ، حسد، مُنافَقت اور لوگوں کے درمیان فساد بپا کرنے اور دھوکہ دَہی کو نہیں چھوڑتا اور یہ ان لوگوں میں سے ہے جو اللہ تعالیٰ کے حکم کی خِلاف ورزی کرتے ہوئے لوگوں کو ملانے کے بجائے اُن میں اِفتِراق و اِنتِشار پیدا کرتے اور زمین میں فساد برپا کرتے ہیں (احیاءُ العلوم ج ۳ ص ۱۹۳) چُنانچہ پارہ ۲۵ سُورۃُ الشُّورٰی کی آیت نمبر ۴۲ میں ارشادِ خداوندی ہے،

اِنَّمَا السَّبِیۡلُ عَلَی الَّذِیۡنَ یَظۡلِمُوۡنَ النَّاسَ وَ یَبۡغُوۡنَ فِی الۡاَرۡضِ بِغَیۡرِ الۡحَقِّ ؕ

ترجَمۂ کنزالایمان: مواخذہ تو انہیں پر ہے جو لوگوں پر ظلم کرتے ہیں اور زمین میں ناحق سرکشی پھیلاتے ہیں۔

(پ ۲۵ الشوریٰ ۴۲)

چغلخور بھی اِس آیتِ کریمہ میں دیئے گئے حکم میں داخل ہے اور اس کی احادیثِ مبارکہ سے بھی تائید ہوئی ہے چُنانچہ

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم): جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور وہ مجھ پر درود شریف نہ پڑھے تو لوگوں میں وہ کنجوس ترین شخص ہے۔

نیک بندے کی پہچان کیا ہے؟

سرکارِ نامدار، دو عالم کے مالِک و مختار، شَہَنشاہِ اَبرار صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کا ارشادِ حقیقت بُنیاد ہے، بے شک لوگوں میں سے وہ لوگ بُرے ہیں جن سے لوگ محض ان کے شر کی وجہ سے بچتے ہوں۔ (مُؤطا امام مالک ج ٢ ص ٤٠٣ حدیث ١٧١٩) مزید سلطانِ دوجہان، شَہَنشاہِ کون ومکان، رَحمتِ عالمیان صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کا فرمانِ عالیشان ہے، اللہ تعالیٰ کے نیک بندے وہ ہیں جنہیں دیکھیں تو اللہ عَزَّوَجَلَّ یاد آجائے اور اللہ تعالیٰ کے بُرے بندے وہ ہیں جو چُغل خوری کرتے، دوستوں میں جدائی ڈالتے اور نیک لوگوں کے عیب تلاش کرتے ہیں۔ (مسند امام احمد ج ٦ ص ٢٩١ حدیث ١٨٠٢٠) ایک اور جگہ سرکارِ مدینۂ منوّرہ، سردارِ مکّۂ مکرّمہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے، خبردار! جھوٹ چہرہ کو سیاہ کردیتا ہے اور چُغل خوری عذابِ قبر (کا باعث) ہے (مسند ابی یعلیٰ ج ٦ ص ٢٧٢ حدیث ٧٤٠٤) حُضورِ انور، شافعِ مَحشر، مدینے کے تاجور، بِاِذنِ ربِّ اکبر غیبوں سے باخبر، محبوبِ داوَر عزوجل وصلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم نے فرمایا، غیبت، طعنہ زَنی، چُغل خوری اور بے گناہ لوگوں کے عیب تلاش کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ (قیامت کے دن) کُتّوں کی شکل میں اٹھائے گا۔

(الترغیب والترھیب ج ٣ ص ٣٢٥)

یا ربِّ محمد تُو مجھے نیک بنا دے　　اَمراض گناھوں کے مرے سارے مٹا دے

میں غیبت و چغلی سے رہوں دُور ہمیشہ　　ہر خصلتِ بد سے مرا پیچھا تُو چُھڑا دے

میں فالتو باتوں سے رہوں دُور ہمیشہ

چُپ رہنے کا اللہ عزوجل! سلیقہ تو سِکھا دے

صَلُّوا عَلَی الحَبِیب !　　صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمّد

﴿۵۷﴾ صاحبِ مزار نے امداد فرمائی

تقریباً سات سو سال پہلے کا واقِعہ ہے، سلطانُ المشائخ حضرتِ سیِّدُنا محبوبِ الٰہی نِظامُ الدّین اولیا علیہ رحمۃ اللہ الولی فرماتے ہیں، حضرتِ مولانا کَتھیلی علیہ رحمۃ اللہ الولی نے مجھ سے بیان کیا کہ دِہلی میں ایک سال قَحْط پڑا۔ ایک موقع پر بھوک سے بیتاب ہو کر میں نے کھانا حاصِل کیا اور مسلمانوں کی خیر خواہی کے جذبے کے تَحْت اپنے آپ سے کہا، اِس کھانے کو تنہا نہیں کھانا چاہئے کسی اور کو بھی شریک کر لینا چاہئے۔ اِتنے میں ایک گدڑی پوش بُزُرگ میرے سامنے سے گزرے، میں نے اُن کو دعوت دی، اُنہوں نے قبول کر لی اور ہم دونوں کھانے کیلئے بیٹھ گئے۔ میں نے دَورانِ گفتگو بُزُرگ پر اظہار کیا کہ میں بیس روپے کا مقروض ہوں۔ اُنہوں نے فرمایا، میں آپ کو پیش کرتا ہوں۔ میں نے دل میں سوچا یہ بُہت غریب معلوم ہو رہے ہیں نہ جانے کس طرح دیں گے! کھانے سے فراغت کے بعد وہ مجھے اپنے

ساتھ ایک مسجد میں لے گئے وہاں ایک مَزار بھی تھا، ہم نے وَہاں حاضِری دی، سرہانے کھڑے ہوکر اُنہوں نے اِسْتِغاثہ کیا اور دو مرتبہ آہستہ سے اپنی چھڑی قبر شریف پر لگاتے ہوئے کہا، ''میرے رفیق کو بیس روپے کی ضَرورت ہے، آپ عنایت فرمادیجئے۔'' پھر میری طرف رُخ کر کے فرمایا، بھائی صاحِب! تشریف لے جائیے اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کو بیس روپے مل جائیں گے۔ مولانا کتھیلی علیہ رحمۃ اللہ الولی کہتے ہیں، میں نے اُن بُزُرگ کا ہاتھ چوما پھر ان سے رخصت ہوکر شہر کی طرف چل پڑا۔ میں اُس وَقت حیرت میں تھا کہ نہ جانے وہ بیس روپے مجھے کہاں سے مل جائیں گے! میرے پاس اَمانتاً ایک خط تھا کہ جو کسی کے گھر پر دینا تھا۔ چنانچہ میں وہ خط لے کر ''دروازۂ کمال'' پہنچا۔ ایک تُرک اپنے گھر کے چھجے پر بیٹھا تھا، اُس نے مجھے آواز دی اور اپنے غلاموں کو دوڑایا وہ بڑے احترام سے مجھے اُوپر لے گئے۔ تُرک اِنتہائی مَحَبَّت کے ساتھ مجھ سے ملا، میں نے ہر چند کوشش کی مگر اُس کو پہچان نہ سکا۔ وہ تُرک یہی کہتا رہا کیا آپ وُہی نہیں ہیں جنہوں نے فُلاں جگہ میرے ساتھ بہُت اچھا سلوک کیا تھا؟ میں نے اُس سے کہا، میں آپ کو نہیں پہچانتا۔ اُس نے کہا، آپ خود کو کیوں چُھپاتے ہیں! کوئی بات نہیں، میں تو آپ کو پہچانتا ہوں۔ اس کے بعد بیس روپے لایا اور بڑی مَحَبَّت کے ساتھ میرے ہاتھ میں رکھ دیئے۔ (فَوائِدُ الفُواد مجلس بست وہگم یعنی ۲۱ ویں مجلس ص ۱۲۴) **اللہ** عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفرت ہو۔**

موت کون دیتا ہے!؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس حکایت کے راوی حضرتِ محبوب الٰہی نظام الدین اَولیا علیہ رحمۃ اللہ الولی نے اِس واقِعہ کو بلاتر دید بیان کر کے ہمارا ایمان تازہ فرما دیا کہ جس طرح ظاہری زندگی میں اولیاءُ اللہ رَحِمَهُمُ اللّٰہُ تعالیٰ سے کوئی چیز مانگی جاسکتی ہے ایسے ہی بعدِ وِصال ان کے مزار فائض الانوار پر حاضِر ہوکر کسی چیز کا مطالبہ کرنا بھی جائز ہے۔ یہ یادر ہے کہ حقیقتاً دینے والا اللہ تعالیٰ ہے، اولیاءُ اللہ رَحِمَهُمُ اللّٰہُ تعالیٰ کی طرف نسبت مجازاً ہے۔ جیسا حقیقتاً بیمار کو اچھا کرنے والا اللہ عَزَّوَجَلَّ ہے لیکن مریض کہتا ہے، ڈاکٹر صاحب ہم کو اچھا کر دیجئے۔ اِسی طرح حقیقۃً موت دینے والا اللہ تَبارَکَ وَ تَعالیٰ ہے مگر اُس کے حکم سے اِس کام کی ذمہ داری ملکُ الموت حضرتِ سیِّدُنا عزرائیل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی ہے جیسا کہ قراٰن پاک کے پارہ ۲۱ سورۃُ السَّجدہ کی گیارھویں آیتِ کریمہ میں ارشادِ خداوندی ہے:

قُلْ یَتَوَفّٰىكُمْ مَّلَكُ الْمَوْتِ الَّذِیْ وُكِّلَ بِكُمْ

ترجمۂ کنزالایمان: تم فرماؤ تمہیں وفات دیتا ہے موت کا فِرِشتہ جو تم پر مقرّر ہے۔ (پ ۲۱ السجدہ ۱۱)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اولیاءُ اللہ رَحِمَهُمُ اللّٰہُ تعالیٰ بعدِ وفات عین بیداری میں زیارت سے نواز کر گفتگو بھی فرماتے ہیں چُنانچِہ

فرمانِ مصطفےٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جو شخص مجھ پر دُرُود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنّت کا راستہ بھول گیا۔

﴿۵۸﴾ حیاتُ الاولیاء

حضرت سیِّدُ نا شاہ ولیُ اللہ مُحَدِّث دِہلوی علیہِ رَحْمۃُ اللہِ القوی فرماتے ہیں کہ میرے والِد ماجد حضرتِ سیِّدُ نا شاہ عبدُ الرَّحیم علیہ رَحْمۃُ اللہِ الکریم فرماتے تھے کہ میں حضرتِ سیِّدُ نا خواجہ قُطْبُ الدّین بختیار کاکی علیہ رَحْمۃُ اللہِ الباقی کے مزارِ پُرانوار پر برائے زِیارت حاضِر ہوا۔ یہ خیال کر کے کہ میں گُنہگار اس قابل نہیں کہ اپنے وُجود سے اِس پاک مقام کو مُلوَّث کروں دُور ہی کھڑا رہا۔ اُس وقت ان کی رُوحِ مبارَک ظاہِر ہوئی اور فرمایا، آگے آجاؤ! میں دو[2] تین[3] قدم آگے بڑھا۔ اُس وَقْت میں نے دیکھا کہ چار فِرِشتے آسمان کی طرف سے ایک تَخْت ان کی قبر شریف کے پاس لائے۔ اُس تَخت پر حضرتِ سیِّدُ نا خواجہ بہاؤ الدّین نقشبند رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جلوہ فرما تھے۔ دونوں بُزُرگ آپس میں راز و نیاز کی باتیں کرتے رہے جو میں سُن نہ پایا۔ پھر تَخْت کو فِرِشتوں نے اُٹھایا اور لے گئے۔ حضرتِ سیِّدُ نا خواجہ قُطْبُ الدّین بختیار کاکی علیہِ رَحْمۃُ اللہِ الباقی پھر میری طرف **مُتَوَجِّہ** ہوئے اور فرمایا، ''آگے آجاؤ!'' میں دو[2] تین[3] قدم مزید آگے بڑھا۔ اِسی طرح وہ فرماتے رہے اور میں تھوڑا تھوڑا آگے بڑھتا گیا یہاں تک کہ بِالکل اُن کے قریب ہو گیا۔ اُس وَقْت اُنہوں نے فرمایا، شِعْر کے بارے میں تم کیا کہتے ہو؟ میں نے عَرْض کی، ''شِعْر ایک کلام ہے جو اچھا ہے وہ اچھا ہے اور جو بُرا ہے وہ بُرا ہے۔'' فرمایا، **بارَکَ اللہ** عَزَّوَجَلَّ (یعنی اللہ

عَزَّوَجَلَّ برکت دے)۔ اچھی آواز کے مُتَعلِّق تم کیا کہتے ہو؟ میں نے عَرْض کی، یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا فضل ہے جس کو چاہتا ہے عطا فرماتا ہے۔'' فرمایا، **بَارَكَ الله** عَزَّوَجَلَّ۔ پھر پوچھا، جہاں یہ دُونوں جمع ہو جائیں یعنی شِعْر بھی اچھا اور آواز بھی اچھی ہو پھر کیا کہتے ہو؟ میں نے عَرْض کی، '' یہ تو نورٌ علیٰ نور ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ جس کو چاہے عطا فرما دے۔'' فرمایا، **بَارَكَ الله** عَزَّوَجَلَّ۔ یہ جو کچھ ہم کرتے ہیں اِس سے پہلے نہ تھا، تم بھی گاہے گاہے (یعنی کبھی کبھی) ایک دُوبَیت (یعنی شِعْر) سُن لیا کرو؟ میں نے عرض کی، حُضُور! آپ نے یہ بات حضرتِ سیِّدُنا خواجہ بہاؤ الدّین نقشبند رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی حُضُوری میں کیوں نہ فرمائی؟ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اِن دُو میں سے ایک بات فرمائی کہ ادب نہیں تھا یا مَصلَحت نہ تھی۔ (اَنْفَاسُ الْعَارِفِين ص ٤٤) **اللہ** عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رَحْمت ہو اور ان کے صَدْقے ہماری مغفرت ہو۔**

در والا پہ اِک میلہ لگا ہے عَجَب اِس دَر کے ٹکڑوں میں مزا ہے
یہاں سے کب کوئی خالی پھرا ہے سَخی داتا کی یہ دولت سَرا ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿۵۹﴾ اعلیٰحضرت اور ککڑی

میرے آقا اعلیٰحضرت، اِمامِ اَہلسنّت، ولیِ نِعمت، عظیمُ البَرَکت، عظیمُ المَرْتَبت، پروانۂ شَمْعِ رِسالت، مُجَدِّدِ دین ومِلّت،

حامیٔ سنّت ، ماحیٔ بِدعت، عالِمِ شَرِیْعَت ، پیرِ طریقت، باعثِ خَیر وبَرَکت، حضرتِ علامہ مولیٰنا الحاج الحافِظ القاری الشّاہ امام اَحمد رَضا خان علیہ رَحمۃُ الرَّحمٰن ایک بار کہیں مَدعُو تھے، کھانا لگا دیا گیا، سب کو سرکارِ اعلیٰحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے کھانا شروع فرمانے کا انتِظار تھا، اعلیٰحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے **ککڑیوں** کے تھال میں سے ایک قاش اُٹھائی اور تناوُل فرمائی ، پھر دوسری۔۔۔۔۔پھر تیسری۔۔۔اب دیکھا دیکھی لوگوں نے بھی ککڑی کے تھال کی طرف ہاتھ بڑھادیئے مگر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے سب کو روک دیا اور فرمایا، ساری **ککڑیاں** میں کھاؤں گا ۔چُنانچِہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے سب خَتْم کر دیں، حاضِرین مُتَعَجِّب تھے کہ اعلیٰحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تو بَہُت **قلیلُ الْغِذا** یعنی کم غِذا استِعمال فرمانے والے ہیں، آج اِتنی ساری **ککڑیاں** کیسے تناوُل فرما گئے! لوگوں کے اِستِفسار پر فرمایا، میں نے جب پہلی قاش کھائی تو وہ **کڑوی** تھی اس کے بعد دوسری اور تیسری بھی۔لہٰذا میں نے دوسروں کو روک دیا کہ ہوسکتا ہے کوئی صاحِب ککڑی مُنہ میں ڈال کر کڑوی پا کر تُھو تُھو کرنا شُروع کر دیں چُونکہ **ککڑی کھانا میرے میٹھے میٹھے آقا مدینے والے مصطَفٰے** صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی **سنّتِ** مبارَکہ ہے اس لئے مجھے گوارا نہ ہوا کہ اِس کو کھا کر کوئی **تُھو تُھو** کرے۔ **اَللہ**

عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدْقے ہماری مغفرت ہو۔

مجھ کو میٹھے مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی سنّتوں سے پیار ہے
ان شاءَ اللہ عزوجل دو جہاں میں اپنا بیڑا پار ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

ککڑی اور کھجور کھانا سنّت ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! اعلیٰ حضرت کتنے زبردست عاشقِ رسول تھے، واقعی عاشق کی شان یہی ہوتی ہے کہ وہ اپنے محبوب سے نسبت رکھنے والی ہر شے کو دل وجان سے پسند کرے اور اُس کا ادب بجالائے جبھی تو سرکارِ اعلیٰ حضرت نے آقا کی پسند ککڑی کا ایسا ادب کیا کہ کڑوی ککڑی بھی تناوُل فرما لی۔ حضرت سیِّدُنا عبد اللہ ابن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، کہ میں نے سرکارِ مدینۂ منوّرہ، سردارِ مکّہ مکرّمہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو ککڑی کو کھجور کے ساتھ کھاتے دیکھا۔ (صحیح مسلم ص ۱۱۳۰ حدیث ۲۰۴۳) مُفَسّرِشہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں، کھجور طبعاً گرم وخشک ہے اور ککڑی سرد وتَر۔ ان دونوں کے ملنے سے اِعتِدال ہو کر فائدہ بڑھ جاتا ہے۔ حضورِ انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ککڑی اور کھجور کو کبھی تو معدہ میں جمع فرمایا کہ بیک وَقت کبھی کھجور کھائی کبھی ککڑی۔ اور کبھی چبانے میں جَمع فرمایا کہ کھجور منہ شریف میں رکھ لی اور ککڑی بھی کتر لی اور دونوں

ملا کر چبائیں۔ کبھی گھجور اور تَربوز بھی ملا کر کھائے ہیں۔ گھجور ککڑی ملا کر کھانا صحت کے لئے بَہُت مفید ہے۔ اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرتِ سیِّدَتُنا عائِشہ صِدّیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایَت فرماتی ہیں، (رخصتی سے قبل میں بَہُت کمزور تھی) میری امّی جان رضی اللہ تعالیٰ عنہا مجھے فَربہ کرنے کی کوشش کرتیں تا کہ حُضُور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کے پاس بھیج سکیں جب کوئی تدبیر کارگر نہ ہوئی تو انہوں نے مجھے گھجور اور ککڑی ملا کر کھلانا شروع کر دی جس سے میں (چند روز میں ہی) فَربہ ہوگئی (سنن ابن ماجہ ج ٤ ص ٣٧ حدیث ٣٣٢٤) حُضُور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کو گھجور تو مَرغُوب تھی ہی ککڑی بھی بَہُت مرغُوب تھی۔ بعض بُزُرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللّٰہُ المبین حُضُور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کے فاتحہ میں دوسرے کھانوں کے ساتھ گھجوریں اور ککڑیاں اور تربوز بھی رکھتے ہیں۔ ان کے اس عمل کا ماخذ مذکورہ (یہ) حدیث ہے۔ (مُلَخَّصاً مراٰۃ ج ٦ ص ٢٠، ٢١)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعالٰی عَلٰی محمّد

﴿٦٠﴾ 15 دن تک کھانا نہیں کھاؤں گا!

حضرتِ سیِّدُنا ابو عبداللہ بن خفیف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ایک جگہ دعوت میں تھے۔ ایک فاقہ مست مُرید نے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے شروع کرنے سے پہلے ہی کھانے کی طرف ہاتھ بڑھایا! اِس پر ایک پیر بھائی نے ناراضگی کے انداز میں ان کے سامنے کھانے کی کوئی چیز رکھ دی جس سے وہ سمجھ گئے کہ میں نے پیرومرشد سے

پہلے ہاتھ بڑھا کر کھانے کے آداب کی خِلاف ورزی کی ہے لہٰذا اپنے نَفس کو سزا دینے کے لئے اُنہوں نے عہد کیا کہ **پندرہ** [15] **دن تک کچھ نہیں کھاؤں گا** اس طرح انہوں نے اپنی بے اَدَبی سے توبہ کرنے کی ظاہِری صورت نکالی حالانکہ وہ پہلے ہی سے فاقہ میں مبتَلا تھے۔ (الرِّسالۃُ القُشیریّہ ص۱۷۹) **اللہ** عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔**

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

پہلے بزرگ کھانا شُروع کریں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مل کر کھانے میں اگر کوئی بُزُرگ بھی شامل ہوں تو ادب یہ ہے کہ جب تک وہ شُروع نہ کریں اور کوئی نہ کھائے۔ یاد رہے! بُزُرگی کے لئے عُمر رسیدہ ہونا شَرط نہیں، عِلم و عمل درکار ہے۔ لہٰذا بوڑھے حضرات کی موجودگی میں بھی اگر کوئی نوجوان عالِم ہیں تو وُہی پہلے کھانا شُروع کریں۔ اللہ والوں کے انداز بھی نرالے ہوتے ہیں **حضرت** سیِّدُنا ابو عبداللہ بن خفیف رحمۃ اللہ تعالی علیہ کے مُرید جو کہ خود ایک فاقہ مَست بُزُرگ تھے اور بے خیالی میں ہاتھ بڑھا دیتے ہیں مگر اپنے پیر بھائی کے اشارہ پر سنبھل جاتے ہیں حالانکہ ابھی کھانا شُروع نہیں کیا تھا فقط ہاتھ ہی بڑھایا تھا پھر بھی نادانِستہ سرزد ہونے والی بے اَدَبی کی اپنے لئے انوکھی سزا تجویز کی اور سخت بھوکے ہونے کے باوُجود عہد کیا کہ مزید **45** روز تک کچھ نہیں

کھاؤں گا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندے اپنے آپ کو آداب سکھانے کیلئے طرح طرح کی انوکھی سزائیں تجویز کرتے آرہے ہیں، چُنانچہ

پہننے میں اُلٹی جوتی سے پہل کرنے کا کفّارہ

"کیمیائے سعادت" میں ہے، ایک بُزُرگ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے ایک بار سنّت کے مطابق سیدھی جوتی سے پہننے کا آغاز کرنے کے بجائے بے خیالی میں اُلٹی جوتی پہلے پہن لی اِس سنّت کے رَہ جانے پر انہیں سخت صدمہ ہوا اور اِس کے عِوَض انہوں نے گیہوں کی دو بوریاں خیرات کیں۔ **میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** یہ انہیں حضرات کا حِصّہ تھا۔ کاش! ہمیں بھی اپنے بُزُرگوں کے طریقوں پر چلنا نصیب ہوجائے۔ اِس طرح کی سنّتیں اور آداب سیکھنے کیلئے اسلامی بھائیوں کو چاہئے کہ مَدَنی قافلوں میں **عاشقانِ رسول** کے ساتھ سفر کو اپنا معمول بنائیں مَدَنی قافِلوں کی بھی کیا خوب بہاریں ہیں چُنانچہ

﴿٦١﴾ سفرِ مدینہ کی سعادت مل گئی!

دعوتِ اسلامی کی تنظیمی ترکیب کے مطابق ترتیب دی ہوئی ضِلع شیخوپورہ کی ایک تحصیل کے **مَدَنی انعامات** کے ذِمّہ دار نے مجھے (سگِ مدینہ عُفِیَ عَنْہٗ کو) جو کچھ لکھا اُس کا خُلاصہ ہے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ١٤٢٤ ھ میں مجھے عُمرہ شریف اور **مدینۂ منوَّرہ** زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعْظِیْمًا کی حاضِری کا شَرَف ملا، وہاں قُصُور (پنجاب

،پاکستان) کے ایک قاری صاحِب سے ملاقات ہوئی ، اُنہوں نے بتایا کہ میں اِسی شَعْبانُ الْمُعَظَّم ۱۴۲۴ھ میں صَحرائے مدینہ مدینۃ الاولیاء ملتان کے اندر ہونے والے **دعوتِ اسلامی** کے تین۳ روزہ بینَ الاقوامی سنّتوں بھرے اِجتماع میں شریک ہوا، وہاں دَورانِ بیان **مَدَنی قافِلوں** میں سفر کی ترغیب دلاتے ہوئے کہا گیا،" مَدَنی قافِلوں میں سفر کر کے دُعائیں کیجئے، آپ کی جو بھی **خواہش** ہوگی اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ پوری ہوگی۔" یہ سُن کر مجھے جذبہ ملا اور میں نے ہاتھوں ہاتھ **عاشِقانِ رسول** کے ساتھ تین۳ دن کی تربِیَت کے **مَدَنی قافِلے** میں سفر کی سعادت حاصِل کی اور وہاں خوب رو رو کر **مدینۂ منوّرہ** زادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعظِیْمًا کی حاضِری کیلئے دُعاء مانگی۔ دُعاء کی قَبولیّت کے آثار یوں ظاہِر ہوئے کہ میں جب مَدَنی قافِلے کے سفر سے لوٹا اور حسبِ معمول بچّوں کو قراٰنِ پاک پڑھانے کیلئے کسی کے گھر پہنچا۔ تو **صاحِبِ خانہ** نے کافی مہربانی سے پیش آتے ہوئے کہا، قاری صاحِب! ماشاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ ہمارے بچّوں کو قراٰنِ پاک کی تعلیم دیتے ہیں، اگر آپ کی کوئی **خواہش** ہو تو بتا دیجئے ہم آپ کو **خوش** کرنا چاہتے ہیں۔ ابتِداءً میں نے ٹالَم ٹول سے کام لیا مگر اُن کے اِصرار پر کہہ دیا کہ **دیدارِ مدینہ** کی آرزو ہے۔ اُنہوں نے مجھے فوری طور پر اَخراجات پیش کر دیئے اور یوں اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ **ہاتھوں ہاتھ مَدَنی قافِلے میں سفر کر کے دُعا کرنے کی بَرَکت سے مجھ جیسے گنہگار اور غریب آدمی کو**

ہاتھوں ہاتھ **مدینۂ منوّرہ** زادَھَااللّٰہُ شَرَفاً وَّ تَعظِیماً کی حاضِری کا شَرَف نصیب ہوگیا۔

مجھ گنہگار سا انسان مدینے میں رہے   بن کے سرکار صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم کا مہمان مدینے میں رہے

یاد آتی ہے مجھے اہلِ مدینہ کی وہ بات   زندہ رہنا ہے تو انسان مدینے میں رہے

جان و دل چھوڑ کر یہ کہہ کے چلا ہوں اعظم

آ رہا ہوں مرا سامان مدینے میں رہے

صَلُّوا عَلَی الحَبِیب !   صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿۶۲﴾ جَو شریف کا دَلیا

حضرتِ سیِّدُنا عُمر بن عبدُالعزیز رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کو ایک روز اِطّلاع ملی کہ سِپہ سالار کے باوَرچی خانے کا یومیہ خرچ ایک ہزار دِرہم ہے۔ اس خبرِ وَحشت اثر سے آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کو سخت افسوس ہوا۔ اُس کی اِصلاح کیلئے **انفرادی کوشش** کا ذِہن بنایا اور اس کو اپنے یہاں مَدعُو فرمایا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے باورچیوں کو حکم دیا کہ پُر تکلُّف کھانے کے ساتھ ہی **جَو شریف کا دَلیا** بھی تیار کیا جائے۔ سِپہ سالار جب دعوت پر حاضِر ہوا تو خلیفہ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے قصداً کھانا منگوانے میں اِس قدر تاخیر فرمادی کہ سِپہ سالار بھوک سے بے تاب ہوگیا۔ بالآخر امیرُ المُؤمنین رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے پہلے **جَو شریف کا دَلیا** منگوایا۔ سِپہ سالار چُونکہ بہت بھوکا تھا اِس لئے اُس نے

جَو شریف کا دَلیا کھانا شروع کر دیا اور جب پُر تکلُّف کھانے آئے اُس وَقت اِس کا پیٹ بھر چکا تھا۔ دانا خلیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے پُر تکلُّف کھانوں کی طرف اِشارہ کر کے فرمایا، آپ کا کھانا تو اب آیا ہے کھائیے! سِپہ سالار نے انکار کیا اور کہا کہ حُضور! میرا پیٹ تو دلیا ہی سے بھر چکا ہے۔ امیرُ الْمُؤمِنِین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا، **سُبحٰنَ اللہ**! دَلیا بھی کتنا عُمدہ کھانا ہے کہ پیٹ بھی بھر دیتا ہے اور ہے بھی اتنا سستا کہ ایک دِرہَم میں دَس آدمیوں کو سَیر کر دے! یہ کہہ کر نصیحت کے مَدَنی پھول لٹاتے ہوئے فرمایا، جب آپ دَلیا سے بھی گزارہ کر سکتے ہیں تو آخر روزانہ ایک ہزار دِرہَم اپنے کھانے پر کیوں خَرچ کرتے ہیں؟ سِپہ سالار صاحِب! خدا عزوجل سے ڈریئے اور اپنے آپ کو زیادہ خَرچ کرنے والوں میں داخِل نہ کیجئے۔ اپنے باورچی خانے میں جو رقم بے تحاشا صَرف کرتے ہیں وہ رِضائے الٰہی عَزَّوَجَلَّ کیلئے بھوکوں، حاجتمندوں اور غریبوں کو دے دیجئے۔ مُتّقی خلیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی **انفرادی کوشش** نے سِپہ سالارِ لشکر کے دل پر گہرا اثر ڈالا اور اُس نے عہد کر لیا کہ آئندہ کھانے میں سادَگی اپناؤں گا اور کم خَرچ سے کام چلاؤں گا۔ (مُغنی الواعظین ص ۴۹۱) **اللہ** عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔**

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تعالیٰ علیٰ محمّد

بے بَرَکتی کا سبب فُضُول خرچیاں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم نَفس کو جس قدَر لذیذ غِذائیں کِھلائیں گے اُسی قدَر وہ بہتر سے بہتر طَلَب کرتا رہے گا۔ آج ہماری اکثریت بے بَرَکتی کی شاکی ہے نیز تنگدستی اور پھر اُوپر سے کمر توڑ مہنگائی کا رونا روتی ہے اور آج تقریباً ہر ایک کہتا سنائی دیتا ہے ''پورا نہیں ہوتا!'' یقین مانئے، مہنگائی، بے بَرَکتی اور تنگدستی کا فی زمانہ ایک بہُت بڑا سبب غیر ضَروری اَخراجات بھی ہیں۔ ظاہر ہے جب فُضُول خرچیوں کا سلسلہ جاری رکھیں گے نیز اعلیٰ کھانوں، عُمدہ مکانوں، پھر ان کے اندر سجاوٹوں کے بیش قیمت سامانوں، مہنگے مہنگے فینسی لباسوں سے دل لگائے رہیں گے، تو ان کاموں کیلئے خَطیر رقموں کی ضَرورت رہے گی اور پھر ''بے بَرَکتی'' اور ''پورا نہیں ہوتا'' کی راگنیاں بھی جاری ہی رہیں گی۔ حضرتِ سیِّدُنا امام جعفرِ صادِق علیہ رحمۃ الرزاق کا فرمانِ ہِدایت نشان ہے، جس نے اپنا مال فُضُول خرچیوں میں کھو دیا، اب کہتا ہے اے ربّ عزوجل! مجھے اور دے۔ اللہ تعالیٰ (ایسے شخص سے) فرماتا ہے، کیا میں نے تجھے مِیانہ رَوی کا حکم نہ دیا تھا؟ کیا تُو نے میرا (یہ) ارشاد نہ سنا تھا؟

وَالَّذِيْنَ اِذَاۤ اَنْفَقُوْا لَمْ يُسْرِفُوْا وَلَمْ يَقْتُرُوْا وَكَانَ بَيْنَ ذٰلِكَ قَوَامًا

(پ ۱۹ فرقان ٦٧) ترجَمۂ کنزالایمان: اور وہ کہ جب خرچ کرتے ہیں، نہ حد سے بڑھیں اور نہ تنگی کریں اور ان دونوں کے بیچ اعتدال پر رہیں۔ (مُلخصاً اَحسنُ الوعا لِاٰدابِ الدُّعا ص ٧٥)

بہر حال اگر قناعت اور سادگی کے ساتھ سستے کھانوں اور سادہ لباسوں کو اپنا لیا جائے۔ فقط حسبِ ضرورت مکانات رکھے جائیں، بے جا سجاوٹوں اور نمائشی دعوتوں کے معاملے میں خود پر پابندی ڈالی جائے تو خود بخود مہنگائی کا خاتمہ ہو اور غُربت رخصت ہو جائے۔ مگر نفسِ امّارہ کی غُلامی کا کیا علاج؟

تین افراد کی دُعا قبول نہیں

حُضورِ انور، شافِعِ محشر، مدینے کے تاجور، باِذنِ ربِّ اکبر غیبوں سے باخبر، محبوبِ داوَر عزّوجلّ وَ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم فرماتے ہیں، تین شخص ہیں کہ تیرا ربّ (عزّوجلّ) ان کی دُعا قبول نہیں کرتا ﴿۱﴾ ایک وہ کہ ویرانے مکان میں اُترے ﴿۲﴾ دوسرا وہ مسافر کہ سرِ راہ مقام (یعنی پڑاؤ) کرے، یعنی سڑک سے بچ کر نہ ٹھہرے بلکہ خاص راستے ہی پر نُزُول کرے ﴿۳﴾ تیسرا وہ جس نے خود اپنا جانور چھوڑ دیا، اب خُدا سے دُعا کرتا ہے کہ اسے روک دے۔ (احسن الوعاء لآداب الدعاء ص ۷۳)

اس حدیثِ پاک کے تحت میرے آقا اعلیٰحضرت، اِمامِ اَہلسنّت، ولیِ نِعمت، عظیمُ البَرَکت، عظیمُ المَرتَبت، پروانۂ شمعِ رِسالت، مُجدِّدِ دین ومِلّت، حامیِ سنّت، ماحِیِ بدعت، عالِمِ شَریعت، پیرِ طریقت، باعثِ خَیر وبَرَکت، حضرتِ علّامہ مولیٰنا الحاج الحافظ القاری الشّاہ امام اَحمد رَضا خان علیہ رَحمۃُ الرَّحمٰن بیان کردہ حدیثِ

پاک کی شَرح کرتے ہوئے فرماتے ہیں، اَقُوْلُ وَ بِاللّٰہِ التَّوفِیق. (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی دی ہوئی توفیق سے میں کہتا ہوں) ظاہر اس سے مُراد یِہی ہے کہ اس خاص مادّے میں ان کی دُعا نہ سنی جائے گی نہ یہ کہ جوایسا کرے مُطلقًا اس کی کوئی دُعا کسی اَمْر (یعنی مُعامَلے) میں قَبول نہ ہواوران اُمور میں عدمِ قَبول (یعنی قَبول نہ ہونے) کا سبب ظاہر کہ یہ کام خود اپنے ہاتھوں کے کئے ہیں۔ لہٰذا وِیرانے مکان میں اُترنے والا اس کی مُضَرَّتوں (یعنی نقصانات) سے آگاہ ہے، پھر اگر وہاں چوری ہو یا کوئی لوٹ لے یا جن ایذاء پہنچائیں، تو یہ باتیں خود اس کی قَبول کی ہوئی ہیں، اب کیوں ان کے رَفع (یعنی دُور ہونے) کی دُعا کرتا ہے۔ یُونہی جب راستے پر قِیام کیا، تو ہر قسم کے لوگ گُزریں گے، اب اگر چوری ہو جائے یا ہاتھی، گھوڑے کے پاؤں سے کچھ نقصان، رات کو سانپ وغیرہ سے ایذاء پہنچے، اِس کا اپنا کیا ہوا ہے۔ نبیِّ کریم، رء وفٌ رَّحیم علیہ افضلُ الصّلٰوۃِ وَ التَّسلیم ارشاد فرماتے ہیں، ''شب کو سرِ راہ (یعنی راستے میں) نہ اُترو کہ اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق سے جسے چاہے راہ پر چلنے کی اجازت دیتا ہے۔'' یونہی جانور کو خود چھوڑ کر اس کے حَبس (یعنی قابو میں آنے) کی دُعا تو ظاہر اُحماقت ہے، کیا واحِدِ قَہّار جَلَّ جَلالُہٗ کو آزماتا یا مَعاذَاللّٰہ اسے اپنا محکوم ٹھہراتا ہے! **حضرتِ سیِّدُنا عیسیٰ روحُ اللّٰہ** عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام سے کسی نے کہا، اگر خُدا عَزَّوَجَلَّ کی قدرت پر بھروسہ ہے، اپنے آپ کو اِس پہاڑ سے نیچے گرا دو۔ فرمایا، ''میں اپنے ربّ

عَزَّوَجَلَّ کو آزماتا نہیں۔ (احسنُ الوعاء لآدابِ الدُّعاء، ص ۷۳، ۷۴)

ہاتھوں سے کئے کا کوئی علاج نہیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! فارسی مَقُولہ ہے، ''خود کردہ راعلاجے نیست'' یعنی اپنے ہاتھوں سے مصیبت اوڑھ لینے والوں کا کوئی علاج نہیں۔ مَثَلاً کوئی اپنا سر دیوار میں مارتا جائے اور روتا چلّاتا جائے کہ ہائے! میرا سر پھٹ گیا! مجھے بچاؤ!! تو ظاہر ہے اُس احمق سے یہی کہا جائے گا کہ اپنا سر دیوار میں مارنا ترک کر دے تو نہیں پھٹے گا۔ اِسی طرح بَہُت سارے نادان انسان جو کچھ ہاتھ میں آتا ہے ہڑپ کر جاتے، خوب ٹھانس ٹھانس کر کھاتے اور پھر موٹاپے، نکلے ہوئے پیٹ، قبض اور بدہضمی کی دوائیں ڈھونڈتے پھرتے اور ڈاکٹر حکیموں پر خوب رقمیں خرچ کرتے ہیں! مگر دواؤں سے علاج نہیں ہو پاتا، کیوں؟ اس لئے کہ ان امراض کا علاج ان کے اپنے ہاتھ میں ہے۔ ڈٹ کر کھانا چھوڑ دیں، جب تک خوب بھوک نہ لگے اُس وقت تک نہ کھائیں، حدیثِ پاک میں بتائے ہوئے طریقے کے مطابق بھوک سے کم کھائیں، پَڑَوں پراٹھوں، دودھ کی بالائی، اور مکھنوں، کیک، پیسٹریوں، بن کبابوں، برگروں، سیخ کبابوں، سموسوں، پکوڑوں اور دیگر تلی ہوئی چیزوں نیز چکناہٹ، میدہ اور مٹھاس والی چیزوں کو کم سے کم استعمال میں لائیں۔ آئسکریموں ٹھنڈے شربتوں اور ٹھنڈی بوتلوں سے خود کو بچائیں نیز چائے نوشی بھی زیادہ نہ

فرمائیں (ضرورتاً دن رات میں دو یا تین مرتبہ آدھے آدھے کپ چائے سے کام چلائیں) اگر پان سگرٹوں، خوشبودار چھالیوں، گٹکوں، مَین پُوڑیوں، اور پان پراگوں وغیرہ کی لت ہے تو اِن سے پیچھا چُھڑوائیں۔ اِنْ شَاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ وزن کم، پیٹ اندر اور ہاضمہ دُرُست نیز بَہُت ساری بیماریوں سے بغیر ڈاکٹری علاج کے نَجات مل جائے گی۔

موٹاپے کا ایک سبب

میرے ان مَدَنی مشوروں پر زیادہ نہیں تو فقط 40 دن سختی سے عمل کر کے دیکھ لیجئے اِنْ شَاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اپنی صحت میں حیرت انگیز تبدیلی محسوس فرمائیں گے۔ پہلے کسی لیبارٹری میں ''لپڈ پروفائل اور شوگر'' ٹیسٹ کروا کر اپنے ڈاکٹر سے مشورہ کرنے کے بعد اِس نیّت کے ساتھ کہ ''اچّھی صحت کے ذَریعے عبادت پر قوت حاصل کروں گا۔'' پرہیزی شُروع کر دیجئے اور اس کی بَرَکتیں لوٹئے۔ یاد رکھئے! کھانے کے بعد پانی پینے سے بھی بدن پھولتا، وزن بڑھتا اور موٹاپا آتا ہے۔ لہٰذا کھانے کے بعد کم سے کم پانی پئیں۔ ہاں کھانے کے دوران تھوڑا تھوڑا پانی پیتے رہنا مفید ہے۔ بہر حال کھانے کے بعد خوب پانی غٹ غٹانے کے عادی کا بدن اگر پھول جائے تو اِس کا علاج وہ دوا سے کرنے کے بجائے اپنی عادت کی اصلاح سے کرے گا تو ہی ہو سکے گا۔

نا سمجھ بیمار کو امرت بھی زہر آمیز ہے

سچ یہی ہے سو دوا کی اک دوا پرہیز ہے

خطرے میں ڈالنے والی ۱۵ باتوں کی مثالیں

اپنے ہاتھوں خود کو خَطرات میں ڈال کر پھر اُنہیں خَطرات سے اپنی حفاظت کے لئے کی جانے والی دُعائیں قَبول نہیں ہوتیں۔ **اَحْسَنُ الْوِعَاءِ لِاٰدابِ الدُّعاء** میں خود کو اپنے ہاتھوں سے مصیبت میں ڈالنے کے ضِمن میں بَہُت پیاری مِثالیں دی گئی ہیں۔ مَثَلاً ﴿۱﴾ جو بِغیر کسی سَخْت مجبوری کے رات کو ایسے وَقْت گھر سے باہَر نکلے کہ لوگ سو گئے ہوں، پاؤں کی چَپَقْلِش راستوں سے مَوقُوف ہوگئی ہو۔ صحیح حدیث میں اِس سے مُمانَعت فرمائی کہ اس وَقْت بلائیں مُنْتَشِر ہوتی ہیں (تو گویا رات تاخیر سے سُنسان راستے سے گزرے اور اُس کو ڈاکو لپٹ جائے یا بھوت چِمٹ جائے تو اب اپنے آپ ہی کو ملامت کرے کہ خود کو کیوں خطرے میں ڈالا!) یا ﴿۲﴾ رات کو دروازہ کُھلا چھوڑ دے یا بِغیر بِسْمِ اللّٰه کہے بند کرے کہ شیطان اسے کھول سکتا ہے اور جب بِسْمِ اللّٰه کہہ کر دَہنا (یعنی سیدھا) پاؤں مکان میں رکھے تو شیطان کہ ساتھ آیا تھا باہَر رہ جاتا ہے اور جب بِسْمِ اللّٰه کہہ کر دروازہ بند کرے تو اس کے کھولنے پر قدرت نہیں پاتا (یہاں بھی اگر بے احتیاطی کی گئی اور شیطان نے گھر میں گُھس کر نقصان پہنچایا تو خود اپنے ہی قُصور کی وجہ سے ایسا ہوا ہے اب اِس معاملے میں دُعا کیسے قَبول ہو؟) یا ﴿۳﴾ کھانے، پانی کے برتن بِسْمِ اللّٰه کہہ کر نہ ڈھانکے کہ بلائیں اُترتی اور خراب کر دیتی ہیں پھر وہ طعام و مَشروبات بیماریاں لاتے ہیں

(کھانا وغیرہ موجود ہوتے ہوئے برتن کُھلا ہو تو ناپاک جنّات استعمال کرتے ہیں لہٰذا بے احتیاطیاں کرنے والے کی یہاں بھی دعاء قبول نہیں ہوگی کہ آسیب اور امراض سے حفاظت کا بہترین نُسخہ بتا دیا گیا ہے) یا ﴿۴﴾ بچّے کو مغرِب کے وَقت گھر سے باہَر نکالے کہ اس وَقت شَیاطین مُنتَشِر ہوتے ہیں (اگر مغرِب وعشاء کے درمیان بچّے کو باہَر نکالا اور کسی جِنّ نے پکڑ لیا تو آپ کا اپنا قُصُور ہے کہ کیوں نکالا؟) یا ﴿۵﴾ کھانے کے بعد بے ہاتھ دھوئے سو رہے کہ شیطان چاٹتا اور مَعاذَاللّٰہ بَرَص (کوڑھ) کا باعِث ہوتا ہے یا ﴿۶﴾ غُسل خانے میں پیشاب کرے کہ اس سے وَسوسہ پیدا ہوتا ہے یا ﴿۷﴾ چَھجّے کے قریب سوئے اور چھت پر رُوک (یعنی مُنڈھیر) نہ ہو کہ گر پڑنے کا اِحْتِمال (امکان) ہے یا ﴿۸﴾ کھانا بغیر بِسمِ اللّٰہ پڑھے کھائے کہ شیطان ساتھ کھاتا اور جو طَعام چند مسلمانوں کو بس کرتا (یعنی کافی ہوتا وہ) ایک ہی کے کھانے میں فَنا (خَتم) ہو جاتا ہے یا ﴿۹﴾ زمین کے سُوراخوں میں پیشاب کرے کہ کبھی سانپ وغیرہ جانوروں کا گھر یا جِنّ کا مکان ہوتا اور انسان ایذا پاتا ہے یا ﴿۱۰﴾ اپنی، خواہ اپنے دوست کی کوئی چیز پسند آئے تو اس پر دَفعِ نظر کی دُعا: اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلَیْہِ وَ لَا تَضُرَّہٗ مَاشَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ (یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! اس پر بَرَکت نازِل فرما اور اسے نقصان نہ پہنچے، جو کچھ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے چاہا وُہی تو ہوا، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی تائید کے بغیر نیکی پر کچھ قُدرت نہیں) نہ پڑھے کہ نظر حق ہے، مرد کو قَبْر اور اُونٹ کو دیگ میں داخل کر دیتی

ہے ﴿ دعاء یاد نہ ہو تو مَا شَآءَ اللّٰہ یابَارَکَ اللّٰہ بھی کہہ سکتے ہیں۔ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں، اگر کسی پسندیدہ چیز کو دیکھ کر مَا شَآءَ اللّٰہ یابَارَکَ اللّٰہ کہہ دے تو نظر نہیں لگتی اگر ان کلمات (یعنی مَا شَآءَ اللّٰہ یابَارَکَ اللّٰہ) کے بغیر ہی تعجب سے دیکھے اور تعجب کے الفاظ بولے تو نظر لگ جاتی ہے (مراۃ ج ٦ ص ٢٤٤) ﴾ یا ﴿١١﴾ تنہا سفر کرے کہ فُسّاقِ اِنس و جن سے مَضَرَّت پہنچتی (یعنی نقصان پہنچتا) ہے اور ہر کام میں دِقّت پڑتی ہے یا ﴿١٢﴾ کھڑے کھڑے پانی پیا کرے کہ دردِ جگر کا مُورِث (وباعِث) ہے (آبِ زم زم شریف اور وُضو کا بچا ہوا پانی کھڑے کھڑے پینا مُستَحَب ہے) یا ﴿١٣﴾ بیتُ الخَلاء میں بغیر بِسمِ اللّٰہ کہے (یا بغیر دعاء پڑھے) جائے کہ خَبائث (یعنی ناپاک جنّات) سے مَضَرَّت (نقصان پہنچنے) کا اندیشہ ہے یا ﴿١٤﴾ فاسقوں، فاجِروں، بدوَضعوں، بدمذہبوں کے پاس نِشَست و بَرخاست کرے کہ اگر بالفرض صُحبتِ بد کے اثر سے بچا تو مُتَّہَم (وبدنام) ضَرور ہو جائے گا یا ﴿١٥﴾ لوگوں کے راستوں میں خواہ ان کی نِشَست و بَرخاست کی جگہ پیشاب کرے کہ آپ ہی گالیاں کھائے گا۔

(مُلَخَّصاً اَحْسَنُ الْوِعاء لِاٰدابِ الدُّعاء ص ٧٦، ٧٧)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿٦٣﴾ آپ کہاں سے کھاتے ہیں؟

حضرت سیِّدُنا بایزید بسطامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ایک مسجد میں نَماز پڑھنے

تشریف لے گئے، نَماز پوری ہونے کے بعد امام صاحِب نے پوچھا، اے بایزید! **آپ کہاں سے کھاتے ہیں؟** فرمایا، ذرا رُکئے! پہلے آپ کے پیچھے پڑھی ہوئی نَماز کو دُہرالوں، آپ کو جب مخلوق کو روزی دینے والے ہی کے بارے میں شک ہے، تو پھر آپ کے پیچھے نَماز کیسے جائز ہے؟ (روض الریاحین ص ۱۰۵) **اللہ** عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رَحْمت ہو اور ان کے صَدْقے ہماری مغفِرت ہو۔**

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرتِ سیِّدُنا بایزید بسطامی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ بَہُت بڑے ولیُّ اللہ تھے۔ یقیناً اللہ ربُّ الْعٰلمین عَزَّوَجَلَّ سب کی روزی کا کفیل ہے، وُہی **کِھلاتا** پلاتا ہے۔ امام صاحِب نے یہ سُوال پوچھ کر کہ **"آپ کہاں سے کھاتے ہیں؟"** حضرت کے نزدیک اپنے ضَعیفُ الْاِعْتِقاد ہونے کا ثُبوت دیا اور آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے نَماز دُہرائی یہ آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کا تقوٰی تھا۔ عُرْفاً اِس طرح کے سُوال وجواب لوگ آپس میں کرتے ہیں شَرْعاً اِس میں کوئی گناہ نہیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿٦٤﴾ بُھنا ہوا پرندہ

ابوالْحُسین علَوی کا بیان ہے، میں نے ایک بار گھر میں فرمائش کی کہ فُلاں حلال پرندہ بُھوننے کیلئے تَندور میں لٹکا دو، میں وقْتِ مناسِب پر آکر کھالوں گا۔ پھر میں حضرتِ سیِّدُنا جعفر خُلدی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی خدمت میں زیارت کیلئے حاضِر ہوا،

اُنہوں نے فرمایا، رات یہیں قِیام کر لیجئے۔ میرا دل چُونکہ پرندہ کھانے میں پھنسا ہوا تھا میں کوئی بہانہ کر کے گھر پہنچ گیا۔ گَرما گَرم **بُھنا ہوا پرندہ** دسترخوان پر رکھ دیا گیا۔ یکا یک گھر میں کُتّا گُھس آیا اور جَھپٹ کر **بُھنا ہوا پرندہ** لے بھاگا۔ اُس پرندہ کا بچا ہوا شوربہ خادِمہ لا رہی تھی کہ اُس کے کپڑے کے دامن کا جھٹکا لگنے سے وہ شوربہ بھی سارے کا سارا گر گیا۔ پھر صُبح جب میں حضرتِ سیِّدُنا شیخ جعفر خُلدی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمتِ بابَرکت میں حاضِر ہوا تو مجھے دیکھتے ہی فرمانے لگے، ''جو شخص مشائخ کے دِلوں کا لحاظ نہیں رکھتا اس کے دِل کو ایذاء پہنچانے کیلئے کُتّا مُسلّط کر دیا جاتا ہے۔'' (الرسالۃ القشیریۃ ۳۶۲) **اللہ** عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔**

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا، بُزُرگوں کی بات نبھانے اور وہ جو حُکم دیں اُس کو بجا لانے ہی میں عافیت ہے۔ اللہ والوں کے ساتھ چالاکی اور بہانے بازی کارآمد نہیں ہوتی۔ اِس حِکایت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اَولیاءُ اللہ رَحِمَہُمُ اللّٰہُ تعالیٰ کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عطا سے غَیب کی باتیں بھی معلوم ہو جایا کرتی ہیں۔ جب اَولیائے کِرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ تعالیٰ کی یہ شان ہے تو صَحابۂ کِرام علیہم الرضوان کا کیا مقام ہوگا! نیز اَنبیائے کِرام عَلَیہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام اور خود تاجدارِ اَنبیاء، حبیبِ کبریا، احمدِ مجتبیٰ، محمدِ مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی عظمت و شان کا کون اندازہ کر سکتا ہے!

میرے آقا اعلیٰحضرت بارگاہِ رسالت میں عرض کرتے ہیں

سرِ عَرش پر ہے تِری گُزر دلِ فَرش پر ہے تِری نظر

مَلَکُوت و مُلک میں کوئی شے نہیں وہ جو تجھ پہ عِیاں نہیں

(حدائقِ بخشش شریف)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

﴿۶۵﴾ بیٹی پیدا ہونے کی بِشارت

اللہ رَبُّ الْعِزَّت عَزَّوَجَلَّ کی عِنایت سے صَحابۂ کِرام علیہم الرضوان کے بھی غَیب کی خبریں بتانے کے واقِعات کتابوں میں ملتے ہیں چُنانچہ **کروڑوں** مالِکیوں کے عظیم المرتبت پیشوا حضرتِ سیِّدُنا امام مالِک بن اَنَس رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ **اپنے** مشہورِ زمانہ مجموعۂ احادیث ''مُؤطّا امام مالِک'' میں فرماتے ہیں، **حضرت** سیِّدُنا عُروہ بن زُبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ اُمُّ **الْمُؤْمِنِین** حضرتِ سیِّدَتُنا عائِشہ صِدّیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا، **خَلِیفَۃُ الرَّسول** حضرتِ سیِّدُنا ابوبکر صِدّیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے مرضِ وفات میں انہیں **وصیّت** کرتے ہوئے ارشاد فرمایا، میری پیاری بیٹی! آج تک میرے پاس جو میرا مال تھا، وہ آج میراث کا مال ہے تمہارے دُو بھائی (عبدُالرحمٰن اور محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہما) اور تمہاری **دُو بہنیں** (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) ہیں لہٰذا تم لوگ میرے مال کو قراٰنِ مجید کے حکم کے مطابِق **تقسیم** کرلینا۔ یہ سُن کر حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عَرض کی، **ابّا جان!** میری تو ایک ہی بہن

"بی بی اَسماء" ہیں، یہ میری دوسری بہن کون ہے؟ آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے ارشاد فرمایا، وہ (تمہاری سوتیلی والِدہ) "حبیبہ بنتِ خارِجہ" (رضی اللہ تعالٰی عنہا) کے پیٹ میں ہے، میرے خیال میں وہ لڑکی ہے (المُوَطّا لِلامام مالك ج ٢ ص ٢٧٠ حديث ١٥٠٣)

اِس حدیث کے تحت **حضرت** سیِّدُنا علّامہ محمد بن عبدُ الباقی زُرقانی قُدِّسَ سِرُّہُ الرَّبّانی تحریر فرماتے ہیں، چُنانچہ ایسا ہی ہوا کہ لڑکی پیدا ہوئی جن کا نام "اُمِّ کُلثوم" رکھا گیا۔ (شرحُ الزُّرقانی علی المُوَطّا ج ٤ ص ٦١) **اللہ** عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔**

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمّد

دو کرامتیں ثابِت ہوئیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِس حدیث مبارَک کے بارے میں حضرتِ علّامہ تاجُ الدّین سُبکی علیہ رَحْمَۃُ اللہِ القوی نے تحریر فرمایا کہ اس حدیث سے **خلیفۃُ الرّسول** حضرتِ سیِّدُنا ابوبکر صِدّیق رضی اللہ تعالٰی عنہ کی دو کرامتیں ثابت ہوتی ہیں ﴿۱﴾ آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کو قبل از وفات ہی یہ عِلْم ہوگیا تھا کہ میں اِس مرض میں دنیا سے رِحلت (یعنی کُوچ) کرجاؤں گا، اسی لیے تو بوقتِ وصیّت فرمایا، میرے پاس جو میرا مال تھا، وہ آج میراث کا مال ہے" ﴿۲﴾ جو بچّہ پیدا ہوگا وہ لڑکی ہے۔

(حُجَّۃُ اللّٰہِ علَی العالَمین ص ٦١٢ مرکز اهلسنّت برکاتِ رضا گجرات هند)

صِدّیقِ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو عِلمِ غیب تھا

اس حکایت سے یہ بھی معلوم ہوا، مَافِی الْاَرْحَام (یعنی جو کچھ ماں کے پیٹ میں ہے اس) کا عِلْم اللہ عزَّوَجَلَّ کی عطا سے حضرتِ سیِّدُنا ابوبکر صِدّیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حاصل ہو گیا تھا۔ اِس مسئلہ کو سمجھنے کے لئے آیتِ قرانی اور اُس کی تفسیر غور سے سماعت فرمایئے چُنانچہ اللہ تبارَکَ وَ تَعالیٰ پارہ ۲۱ سورۂ لُقمٰن کی آخری آیتِ کریمہ میں ارشاد فرماتا ہے:۔

وَ یَعْلَمُ مَا فِی الْاَرْحَامِ ؕ (پ ۲۱ لقمان ۳٤)

ترجمۂ کنز الایمان: اور (اللہ عزَّوَجَلَّ) جانتا ہے جو کچھ ماؤں کے پیٹ میں ہے۔

خلیفۂ اعلیٰحضرت، مُفَسّرِ قران، حضرتِ صَدْرُ الْاَفاضِل علّامہ مولیٰنا سیِّد محمد نعیمُ الدّین مُراد آبادی علیہ رَحمۃُ الھادی **خزائنُ العِرفان** (مطبوعہ بمبئی) ص ۶۶۱ پر اِس آیتِ مبارکہ کے تَحت فرماتے ہیں، "عِلمِ غیب اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہے اور اَنبیاء و اولیاء کو غیب کا عِلْم اللہ تعالیٰ کی تعلیم سے بطریقِ مُعْجِزہ و کرامت عطا ہوتا ہے۔ یہ اس اِخْتِصاص (یعنی مخصوص ہونے) کے مُنافی (خِلاف) نہیں اور کثیر آیتیں اور حدیثیں اس پر دَلالت کرتی ہیں۔ "بارِش کا وَقْت اور حَمْل میں کیا ہے اور کل کوئی کیا کرے گا اور کہاں مرے گا۔" ان اُمور کی خبریں بکثرت اولیاء و اَنبیاء نے ہی دی ہیں اور قران و حدیث سے ثابت ہیں۔ حضرتِ سیِّدُنا ابراھیم خلیلُ اللہ علیٰ نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلوٰۃُ وَالسَّلام کو فِرِشتوں نے حضرتِ سیِّدُنا اسحٰق علیٰ نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلوٰۃُ وَالسَّلام

کے پیدا ہونے کی اور حضرتِ سیِّدُنا زَکَرِیّا عَلٰی نَبِیِّناوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کو حضرتِ سیِّدُنا یَحْیٰی عَلٰی نَبِیِّناوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے پیدا ہونے کی اور حضرتِ مریم کو حضرتِ سیِّدُنا عیسٰی روحُ اللہ عَلٰی نَبِیِّناوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے پیدا ہونے کی خبریں دیں تو ان فِرِشتوں کو بھی پہلے سے معلوم تھا کہ ان حَملوں میں کیا ہے اور ان حضرات کو بھی جنہیں فِرِشتوں نے اِطّلاعیں دی تھیں اور ان سب کا جاننا قرانِ کریم سے ثابت ہے تو آیت کے معنیٰ قطعاً یہی ہیں کہ بِغیر اللہ تعالٰی کے بتائے کوئی نہیں جانتا۔ اس کے یہ معنیٰ لینا کہ اللہ تعالٰی کے بتانے سے بھی کوئی نہیں جانتا محض باطل اور صدہا آیات واحادیث کے خِلاف ہے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بے شک اَولیائے کِرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ تعالٰی بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عطا سے آئندہ ہونے والی اَولاد کا پتا دے سکتے ہیں چُنانچِہ

﴿٦٦﴾ بیٹا پیدا ہونے کی بِشارت

حضرتِ شاہ ولیُّ اللہ مُحَدِّث دِہلوی علیہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ القوی فرماتے ہیں کہ میرے والِدِ ماجِد حضرتِ شاہ عبدُ الرَّحیم علیہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الکریم فرماتے ہیں، میں ایک بار حضرتِ سیِّدُنا خواجہ قُطبُ الدّین بختیار کاکی علیہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الباقی کے مزارِ مُنوَّر کی زیارت کے لئے گیا۔ اُن کی روحِ مبارَک ظاہِر ہوئی اور فرمایا، "**تمہارے یہاں فرزند پیدا ہوگا اُس کا نام قُطبُ الدّین احمد رکھنا۔**" چُونکہ زَوجہ بُڑھاپے

کو پُہنچ گئی تھیں اِس لئے میں نے خیال کیا شاید اِس ارشاد سے مُراد بیٹے کا بیٹا یعنی پوتا ہوگا۔ حضرتِ سیِّدُنا خواجہ قُطْبُ الدّین بختیار کا کی علیہ رحمۃ اللہِ الباقی میرے اِس دِلی خیال پر فوراً مُطّلع ہوگئے اور فرمایا، ''میری یہ مُراد نہیں ہے بلکہ وہ فرزند تمہاری صُلب سے ہوگا۔'' شاہ ولیُّ اللہ صاحِب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مزید فرماتے ہیں، والدِ ماجد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ایک مدّت کے بعد دوسری خاتون سے عَقْد (یعنی نکاح) فرمایا تو یہ کاتِبُ الحُرُوف فقیر ولیُّ اللہ پیدا ہوا۔ شُروع میں یہ واقِعہ یاد نہ رہا تو ولیُّ اللہ نام رکھ دیا اور کچھ عرصہ کے بعد یاد آیا تو دوسرا نام (حضرتِ سیِّدُنا خواجہ قطبُ الدّین بختیار کا کی علیہ رحمۃ اللہِ الباقی کے فرمان کے مطابِق) قُطْبُ الدِّین احمد رکھا۔ (اَنفاسُ العارِفین ص ٤٤)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! اولیائے کرام رَحِمَھُمُ اللہُ المبین کے مزاراتِ طیِّبات پر حاضِری دینے اور اُن سے فیض لینے کا بُزُرگوں کا معمول رہا ہے۔ نیز یہ بھی معلوم ہوا کہ وفات یافتہ اولیائے کرام رَحِمَھُمُ اللہُ المبین بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عطا سے دلوں کا حال جانتے اور آئندہ کی خبریں بھی ارشاد فرمادیتے ہیں جیسا کہ حضرتِ سیِّدُنا خواجہ قطبُ الدّین بختیار کا کی علیہ رحمۃ اللہِ الباقی نے **حضرت شاہ عبدُالرّحیم علیہ رحمۃ الکریم کو بیٹے کی وِلادت کی بِشارت عنایت فرمائی۔**

یہیں پاتے ہیں سارے اپنا مطلب ہر اک کے واسطے یہ در کُھلا ہے
میں دَر دَر کیوں پھروں دُر دُر سنوں کیوں مِرے آقا! مِرا کیا سر پھرا ہے!

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

﴿۶۷﴾ مزیدار شربت

حضرتِ سیِّدُنا صالح مری علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں، میں نے حضرتِ سیِّدُنا عطاء سُلَمی علیہ رحمۃ الغنی کی خدمت میں دُو دن مُتواتر گھی اور شہد ملا کر ستو کا **مزیدار شربت** بھجوایا، مگر دوسرے دن کا انہوں نے واپس لوٹا دیا۔ اس پر خفگی کا اظہار کرتے ہوئے میں نے کہا، آپ نے میرا تُحفہ کیوں لوٹا دیا؟ فرمایا، بُرا مت مانئے پہلے دن تو میں پی گیا مگر دوسرے دن پینے میں ناکامی ہوگئی، کیونکہ جب پینے کی نیّت کی تو پارہ ۱۳ سورۂ ابراھیم کی آیت نمبر ۱۷ یاد آگئی:۔

يَتَجَرَّعُهُ وَلَا يَكَادُ يُسِيغُهُ وَيَأْتِيهِ الْمَوْتُ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ وَمَا هُوَ بِمَيِّتٍ ۖ وَمِنْ وَرَائِهِ عَذَابٌ غَلِيظٌ ﴿۱۷﴾

ترجمۂ کنزالایمان: بمشکل اس کا تھوڑا تھوڑا گھونٹ لے گا اور گلے سے نیچے اتارنے کی اُمید نہ ہوگی اور اسے ہر طرف سے موت آئے گی اور مرے گا نہیں اور اس کے پیچھے ایک گاڑھا عذاب۔ (پ ۱۳ ابراھیم ۱۷)

حضرتِ سیِّدُنا صالح مری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، یہ سُن کر میں رو پڑا اور میں نے دل میں کہا، میں کسی اور وادی میں ہوں اور آپ کسی اور وادی میں۔

(مُلَخَّصاً اِحیاءُ العُلوم ج ۳ ص ۱۱۶)

12 ماہ کی عبادت سے بڑھ کر نفع بخش

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے بُزُرگانِ دین رَحِمَهُمُ اللّٰهُ المبین اپنے نَفس کی جائز خواہشات کو پورا کرنے سے بھی بچتے تھے۔ زہے نصیب! ہمیں جب اچّھی چیز کھانے یا عمدہ لباس پہننے کو جی چاہے تو رِضائے الٰہی عَزَّوَجَلَّ پانے کی نیّت سے کبھی کبھی اُسے ترک کر دینے کی سعادت بھی مل جائے مَثَلاً سخت گرمی ہے اور ٹھنڈے مشروب یا ٹھنڈی لسّی پینے کو جی چاہ رہا ہے یا شدید بھوک میں "کڑاہی گوشت کھانے" کی طَلَب ہے اور اسباب بھی ہیں مگر رِضائے الٰہی عَزَّوَجَلَّ کی خاطر اُسے ترک کر دینے کی کاش! توفیق مل جائے۔ خواہشِ نفس کو ترک کرنے کا فائدہ تو دیکھئے! حضرتِ سیِّدُنا ابوسُلیمان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں، **نَفس کی کسی خواہش کو چھوڑ دینا ۱۲ ماہ کے روزوں اور رات کی عبادتوں سے بھی بڑھ کر دل کیلئے نَفع بخش ہے۔"** (اِحیاءُ العُلوم ج ۳ ص ۱۱۸) حُجَّةُ الْاِسلام حضرت سیِّدُنا امام محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی فرماتے ہیں، نَفس کو جائز خواہشات کیلئے بھی کُھلی چھوٹ نہیں دینی چاہئے اور نہ ہی ہر حال میں اس کی پیروی کرنی چاہئے۔ بندہ جس قَدَر خواہش کو پورا کرتا ہے اور نَفس کے مُطالبے پر عمدہ غذائیں کھاتا ہے اس کو اُسی قدر ڈرنا بھی چاہئے کہ قِیامت کے روز کُفّار سے کہا جائے گا:۔

اَذْهَبْتُمْ طَيِّبٰتِكُمْ فِيْ حَيَاتِكُمُ الدُّنْيَا وَاسْتَمْتَعْتُمْ بِهَا ۚ ترجَمۂ کنزالایمان: تم اپنے حصّہ کی پاک چیزیں اپنی دُنیا ہی کی زندگی میں فنا کر چکے اور انہیں برت چکے۔ (پ ۲۶ الاحقاف ۲۰)

سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی بھوک شریف

خلیفۂ اعلیٰحضرت، مُفسّرِ قراٰن، حضرتِ صدرُ الافاضِل علّامہ مولٰینا سیِّد محمد نعیم الدّین مُرادآبادی علیہ رحمۃ الھادی خَزائنُ العِرفان میں اِس آیتِ مبارکہ کے تحت فرماتے ہیں، اِس آیت میں اللہ تعالیٰ نے دُنیوی لذّات اختیار کرنے پر کُفّار کو تَوبیخ (یعنی ملامت) فرمائی تو رسولِ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اور حُضُور کے اَصحاب علیہم الرضوان نے لذّاتِ دُنیویّہ سے کَنارہ کشی اختیار فرمائی۔ بخاری و مسلم کی حدیثِ پاک میں ہے، حُضُور سیِّدِ عالَم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی وفاتِ ظاہِری تک حُضُور کے اَہلِ بیتِ اَطہار نے کبھی جَو کی روٹی بھی ۲ دو روز برابر نہ کھائی۔ یہ بھی حدیث میں ہے کہ پورا پورا مہینہ گزر جاتا تھا دولت سَرائے اَقدس (یعنی مکانِ عالی شان) میں (چُولھے میں) آگ نہ جلتی تھی، چند کھجوروں اور پانی پر گُزر کی جاتی تھی۔ حضرتِ سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، آپ فرماتے ہیں کہ (اے لوگو!) میں چاہتا تو تم سے اچّھا کھانا کھاتا اور تم سے بہتر لباس پہنتا لیکن میں اپنا عیش و راحت اپنی آخِرت کے لئے باقی رکھنا چاہتا ہوں۔ (خزائنُ العِرفان ص ۸۰۲)

کھانا تو دیکھو جَو کی روٹی، بے چھنا آٹا روٹی بھی موٹی ۔۔۔ وہ بھی شِکَم بھر روز نہ کھانا، صَلَّی اللہُ علیہ وسلم

کون ومکاں کے آقا ہو کر، دونوں جہاں کے داتا ہو کر ۔۔۔ فاقے سے ہیں شاہِ دوعالَم صَلَّی اللہُ علیہ وسلم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمّد

﴿٦٨﴾ عاشوراء کی خیرات کی بَرَکات

عاشوراء کے روز **مُلک** ''رَے'' میں قاضی صاحِب کے پاس ایک سائل آکر عَرْض گزار ہوا، میں ایک بَہُت نادارو عِیال دار آدمی ہوں، آپ کو **یومِ عاشوراء** کا واسطہ! میرے لئے روٹی، گوشت اور دو دِرہم کا انتِظام فرمادیجئے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی عزّت میں بَرَکت دے۔ قاضی صاحِب نے کہا، ظُہر کے بعد آنا۔ فقیر ظُہر کے بعد آیا تو کہا، عَصْر کے بعد آنا۔ وہ عَصْر کے بعد پہنچا تب بھی کچھ نہیں دیا خالی ہاتھ ہی ٹرخادیا۔ فقیر کا دل ٹوٹ گیا، وہ رنجیدہ رنجیدہ ایک نصرانی کے پاس پہنچا اور اُس سے کہا، آج کے مقدّس دن کے صَدْقے مجھے کچھ دیدو۔ اُس نے پوچھا، آج کون سا دن ہے؟ جواب دیا، آج **یومِ عاشوراء** ہے یہ کہنے کے بعد عاشوراء کے کچھ فضائل بیان کئے۔ اُس نے سُن کر کہا، آپ نے بَہُت ہی عظمت والے دن کا واسِطہ دیا، اپنی ضَرورت بیان کیجئے! سائل نے اُس سے بھی وُہی ضَرورت بیان کر دی۔ اُس آدمی نے دافِر مقدار میں گیہوں، گوشت، اور بیس (۲۰) دِرہم پیش کرتے ہوئے کہا، یہ آپ کے اَہل وعِیال کے لئے زندگی بھر ہر ماہ اس دن کی فضیلت و

حُرمت کے صَدقے مقرّ رہے۔ رات کو قاضی صاحِب نے خواب دیکھا کہ کوئی کہہ رہا ہے، نظر اُٹھا کر دیکھ! جب نظر اُٹھائی تو دو عالیشان مَحَل نظر آئے، ایک چاندی اور سونے کی اینٹوں کا اور دوسرا سُرخ یاقُوت کا تھا۔ قاضی نے پوچھا، یہ دونوں مَحَل کس کے ہیں؟ جواب ملا، اگر تم سائل کی ضَرورت پوری کر دیتے تو یہ تمہیں ملتے، مگر چُونکہ تم نے اسے دھکّے کھلانے کے باوُجُود بھی کچھ نہ دیا اِس لئے اب یہ دونوں مَحَل فُلاں نصرانی کے لئے ہیں۔ قاضی صاحِب بیدار ہوئے تو بہُت پریشان تھے۔ صُبح ہوئی تو نصرانی کے پاس گئے اور اُس سے دریافت کیا کہ کل تم نے کون سی ''نیکی'' کی ہے؟ اُس نے پوچھا، آپ کو کیسے علم ہوا؟ قاضی صاحِب نے اپنا خواب سنایا، اور پیشکش کی کہ مجھ سے ایک لاکھ دِرہم لے لو اور کل کی ''نیکی'' مجھے بیچ دو! نصرانی نے کہا، میں رُوئے زمین کی ساری دولت لے کر بھی اِسے فَروخت نہیں کروں گا، ربُّ الْعِزّت جَلَّ جَلَالُہٗ کی رَحمت وعنایت بہُت خوب ہے۔ **لیجئے! میں مسلمان ہوتا ہوں** یہ کہہ کر اُس نے پڑھا، اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ (عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) میں گواہی دیتا ہوں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور گواہی دیتا ہوں محمد اُس کے بندۂ خاص اور اس کے رسول ہیں صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم۔

(روض الریاحین ص ۱۵۲)

عاشورہ کے فضائل

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عاشوراء یعنی مُحرَّمُ الحرام کی دس تاریخ کو نواسۂ رسول، جگر گوشۂ بتُول، امامِ عالیمقام حضرتِ سیّدُنا امامِ حُسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور آپ کے رُفقاء کو دشتِ کربلا میں انتہائی بے رُحمی کے ساتھ بھوکا اور پیاسا شہید کیا گیا۔ عاشوراء کے دن اس کے علاوہ کافی اَہَم واقعات رُونُما ہوئے۔ یومِ عاشوراء اور مُحرَّمُ الحرام کے سارے ہی مہینے کو اِسلام میں بڑی اَہَمِّیَّت حاصل ہے۔ رَمَضانُ المبارَک کے بعد مُحرَّمُ الحرام کے روزے افضل ترین ہیں، چنانچہ

"پنج تن" کے پانچ حُروف کی نِسبت سے 5 احادیثِ مبارکہ

﴿۱﴾ سلطانِ دوجہان، شَہَنشاہِ کون ومکان، رَحمتِ عالمیان صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کا فرمانِ عالیشان ہے، رَمَضان کے بعد محرَّم کا روزہ افضل ہے اور فرض کے بعد افضل نَماز صَلٰوۃُ الّیل (یعنی رات کی نَفْل نَماز) ہے۔ (صحیح مسلم ص ۵۹۱ حدیث ۱۱۶۳)

﴿۲﴾ نبیِّ رَحمت، شفیعِ اُمّت، شَہَنشاہِ نُبُوَّت، تاجدارِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم فرماتے ہیں، مُحرَّمُ الحرام کے ہر دن کا روزہ ایک ماہ کے روزوں کے برابر ہے۔ (المعجم الصغیر للطبرانی ج ۲ ص ۷۱)

﴿۳﴾ رَحمتِ عالَم، نُورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم، رسولِ مُحتَشَم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم نے اِرشاد فرمایا، جس نے مُحرَّم

الحرام میں تین دن جُمعَرات ، جُمُعه اور ہفتہ کا روزہ رکھا اسکے لئے دو سال کی عبادت کا ثواب لکھا جائے گا۔ (مَجمعُ الزَّوائد ج ۳ ص ۴۳۸ حدیث ۵۱۵۱) ﴿۴﴾ سرورِ کائنات، شاہِ موجودات صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا ، یومِ عاشوراء کا روزہ رکھو اور اس میں یہودیوں کی مخالفت کرو اس کے پہلے یا بعد میں بھی ایک دن کا روزہ رکھو۔ (مسند امام احمد ج ۱ ص ۵۱۸ حدیث ۲۱۵۴) لہٰذا جو 10 مُحرَّمُ الحرام کا روزہ رکھے اُس کو چاہئے کہ 9 یا 11 تاریخ کا روزہ بھی رکھ لے۔ ﴿۵﴾ سلطانِ دو جہان، مدینے کے سلطان، رَحمتِ عالمیان، سرورِ ذیشان صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے، جس نے عاشوراء کے روز اپنے گھر میں رِزق کی فَراخی کی اللہ تعالیٰ اُس پر سارا سال فَراخی فرمائے گا۔

سارا سال امراض سے حفاظت

مُفَسِّرِ شہیر حکیمُ الاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں ،

مُحرَّمُ الحرام کی نویں اور دسویں کو روزہ رکھے تو بہت ثواب پائے گا۔ بال بچّوں کیلئے دسویں محرّم شریف کو خوب اچھے اچھے کھانے پکائے تو اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ سال بھر تک گھر میں بَرَکت رہے گی۔ بہتر ہے کہ کھچڑا پکا کر حضرتِ شہیدِ کربلا سیِّدُنا امامِ حُسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فاتحہ کرے بہت مُجَرَّب (یعنی مُؤثّر ، آزمودہ) ہے۔ اِسی تاریخ کو غُسل کرے تو تمام سال اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ بیماریوں سے

اَمن میں رہے گا کیونکہ اس دن آبِ زم زم تمام پانیوں میں پہنچتا ہے (تفسیر روح البیان ج ٤ ص ١٤٢، اسلامی زندگی ص ١٠٢) سرورِ کائنات، شاہِ موجودات صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا جو شخص یومِ عاشوراء **اِثْمِد سُرمہ آنکھوں میں لگائے تو اُسکی آنکھیں کبھی بھی نہ دُکھیں گی۔**

(شُعَبُ الْاِیمان ج ٣ ص ٣٦٧ حدیث ٣٧٩٧)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

پاکستان کا خوفناک زلزلہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول میں مصیبت زدوں سے ہمدردی کا ذِہن ملتا ہے۔ تادمِ تحریر پاکستان کی تاریخ میں آنیوالے سب سے بڑے **خوفناک زلزلے** کے بارے میں کچھ عرض کرتا ہوں، بروز ہفتہ تین رَمَضانُ الْمبارَک ١٤٢٦ھ (8.10.2005) صُبح تقریباً 8.45 بجے پاکستان کے مَشرِقی حصّے میں خوفناک زلزلہ آیا۔ جس میں سرحد و کشمیر کا ایک بَہُت بڑا حصّہ نیز پنجاب کا بھی کچھ حصّہ مُتأثِر ہوا۔ **ایک اِطِّلاع کے مطابِق دو لاکھ سے زائد افراد اس میں فوت ہوئے** اور صحیح بات یہ ہے کہ مرنے والوں کی تعداد کس کو پتا ہے! پورے پورے گاؤں، مکمّل بستیاں اور کئی شہر تہس نہس ہوکر ملبے کا ڈھیر بن گئے،

پہاڑ کے پہاڑ زمین سے اُکھڑ کر آبادیوں پر اُلٹ گئے، نہ جانے کتنے ہنستے بولتے انسان یکا یک زندہ دَفن ہو گئے۔ ان سب کی گنتی کون اور کس طرح کرسکتا ہے! گُناہ کرتے ہوئے کاش! اِسی زَلزلے کو پیشِ نظر رکھنے کا ہمارا ذِہن بن جائے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ گناہ کے دوران ہی اچانک **زَلزلہ** آجائے اور چشم زَدَن میں ہمارا ''کَچُومَر'' بن جائے! (ہم اللہ عزوجل سے عافیت کے طلبگار ہیں)

619 ٹرکوں کا سامان

دعوتِ اسلامی کے اسلامی بھائیوں نے زلزلہ زَدگان کی امداد میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لیا، تقریباً 619 ٹرکوں کا سامانِ ضَروریاتِ زندَگی ان میں تقسیم کیا، امدادی کاموں پر لگ بھگ 12 کروڑ روپے خَرچ کئے۔ **دعوتِ اسلامی** کے عاشِقانِ رسول کے سنّتوں کی تربیَت کے کچھ مَدَنی قافلے بھی زَلزلہ زَدہ عَلاقوں میں لاپتا ہوگئے مگر اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ وہ جلد ہی زِندہ سلامت مل گئے ان میں سے ایک مَدَنی قافِلے کی مَدَنی بہار مُلاحَظہ ہو چُنانچِہ

﴿۶۹﴾ دُوبار موت کے منہ میں

ڈرگ کالونی اور مَلیر (بابُ المدینہ کراچی) کے 9 اسلامی بھائیوں پر مُشتمِل **دعوتِ اسلامی** کا سنّتوں کی تربیَت کا مَدَنی قافِلہ سنّتوں بھرے سفر پر تھا اور قادِر آباد ضِلَع ''باغ'' (کشمیر) کی ایک مسجِد میں ٹھہرا ہوا تھا۔ **عاشِقانِ رسول** کا کچھ

اس طرح بیان ہے، ''وَقْفَہ اِسْتِراحت میں پانچ اسلامی بھائی آرام کر رہے تھے جبکہ چار اسلامی بھائی مسجد سے باہَر گئے ہوئے تھے۔ ۳ رَمَضانُ الْمبارَک ۱۴۲۶ ھ دن کے تقریباً پونے نو بجے یکا یک **زلزلے** کے زوردار جھٹکے آئے، اسلامی بھائی گھبرا کر تقریباً پانچ فُٹ اُونچی دیوار سے باہَر کی جانب کُود کر سڑک کی سَمْت سَرپٹ دوڑ پڑے، ہر طرف دھماکوں کی **خوفناک** آوازیں آ رہی تھیں۔ پیچھے مُڑ کر جو دیکھا تو ایک ناقابلِ یقین منظر نگاہوں کے سامنے تھا اور وہ یہ کہ دونوں طرف سے **پہاڑ** **آبادی** پر آگرا تھا، جب گَرْد کے بادَل کچھ چھٹے تو وہاں نہ ہماری وہ مسجد تھی نہ ہی مکانات۔ تمام عالیشان عمارات زمین بوس ہو چکی تھیں، ہر طرف **قیامتِ صُغریٰ** قائم تھی، غالباً اِس آبادی کا کوئی فردِ بشر زندہ نہ بچا تھا۔ **عاشقانِ رسول** گرتے پڑتے قریبی علاقے ''مُظَفَّر آباد'' پہنچے، وہاں بھی **زلزلے** نے تباہی مچا رکھی تھی، جب حَواس کچھ بحال ہوئے تو امدادی کاموں میں حصّہ لیا، وَہیں روزہ اِفطار کیا، ایک زلزلہ زدہ مسجد کے باقیماندہ حصّے میں نَمازِ مغرِب باجماعت ادا کی پھر جُوں ہی اُس مسجد سے نکلے کہ پھر ایک دِل ہلا دینے والا جھٹکا آیا اور مسجد کا بَقِیّہ حصّہ بھی ایک **دھڑاکے** کے ساتھ زمین پر تشریف لے آیا اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ یوں دوسری بار **عاشقانِ رسول** کی جان محفوظ رہی۔ ''قومی اخبار'' کے ایک کالم نگار نے یہ واقِعہ بیان کرنے کے بعد لکھا تھا، ''یہ **قافِلہ اچھی نیّت سے** (یعنی نیکی کی دعوت کی

دھو میں بچانے کیلئے) **گیا تھا** (شاید) **اِسی لئے اللہ** عَزَّوَجَلَّ **نے انہیں بچالیا۔**

زلزلہ آئے گر، آ کے چھا جائے گر　　صِرف حق سے ڈریں قافِلے میں چلو

زلزلہ عام تھا ہر سُو کُہرام تھا　　اس سے لو عبرتیں قافِلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب!　　صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

﴿۷۰﴾ سوکھی روٹی کا ٹکڑا

اپنے دَور کے جیّد عالم حضرت سیِّدُنا **خلیل بصری** علیہ رحمۃ اللہ القوی کی خدمت میں، ''اَہواز'' سے اَمیر (حاکم) سُلَیمان بن علی کا نُمائندۂ خُصوصی حاضِر ہو کر عَرض گُزار ہوا، شہزادوں کی تعلیم و تربیّت کیلئے حاکم نے آپ کو شاہی دربار میں طلب فرمایا ہے۔ حضرتِ سیِّدُنا **خلیل بصری** علیہ رحمۃ اللہ القوی نے سوکھی روٹی کا ٹکڑا دکھاتے ہوئے جواب ارشاد فرمایا، ''میرے پاس جب تک یہ سُوکھی روٹی کا ٹکڑا موجود ہے مجھے دربارِ شاہی کی چاکری کی کوئی حاجت نہیں۔ (رُوحانی حکایات حصہ اول ص۱۰۶ برومی پبلیکیشنز مرکز الاولیاء لاھور) **اللہ** عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔**

جُستُجُو میں کیوں پھریں مال کی مارے مارے

ہم تو سرکار (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم) کے ٹکڑوں پہ پلا کرتے ہیں

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب!　　صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

فرمانِ مصطفٰی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) جس نے مجھ پر ایک بار دُرُود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

وزیرِ اعظم کا دعوت نامہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندے اربابِ اقتدار سے کس قدر دُور رہتے ہیں جبکہ آج ہم جیسوں کو بالفرض صدر یا **وزیرِ اعظم کا دعوت نامہ** مل جائے تو ہزار مصروفیات اور ہزار ضروری مُعاملات چھوڑ دیں اور خواہ ہزار کلومیٹر کا سفر طے کرنا پڑے، وہ بھی کر کے خوب عُمدہ لباس پہنے گشاں گشاں اسمبلی ہال کے رُو برو پہنچ کر سب سے پہلے لائن میں کھڑے ہو جائیں! ہائے نَفس پروری!!! بلا سخت مجبوری کے مَحض دُنیوی مفادات اور حُبِّ جاہ کی خاطر اَرباب اقتدار و افسران وغیرہ کے پیچھے پھرنا، ان کی دعوتوں میں شریک ہونا، اِن سے تمغہ جات حاصل کرنا، مَعَاذَاللہ عَزَّوَجَلَّ اُن کے ساتھ تصاویر بنوانا پھر ان تصویروں کو سنبھال کر رکھنا، لوگوں کو دِکھاتے پھرنا ان کی فریم بنوانا اور اس کو گھر یا دفتر میں لٹکانا وغیرہ وغیرہ حرکتیں اپنے اندر ہلاکتیں تو رکھتی ہیں مگر ان میں برکتیں نظر نہیں آتیں۔ ہاں اَہَم دینی مفاد کیلئے یا ان کے شر سے بچنے کیلئے اگر ان کے پاس جانا پڑ جائے تو اور بات ہے کہ جو مجبور ہے وہ معذور ہے۔ منقول ہے،

بِئْسَ الْفَقِيْرُ عَلٰى بَابِ الْاَمِيْرِ

(یعنی فُقَرا میں وہ شخص بُہت بُرا ہے جو امیروں کے دروازہ پر جائے) اور

نِعْمَ الْاَمِيْرُ عَلٰى بَابِ الْفَقِيْرِ۔

(یعنی اُمَرا میں سے وہ شخص بڑا اچھا ہے جو فقیروں کے در پر حاضر ہو)

(شیطان کی حکایات ص ۷۱ تا ۷۲، فرید بک سٹال مرکز الاولیاء لاہور)

دونوں جہان میں کامیابی

بہرحال شیطان کی چال بہُت خطرناک ہوتی ہے۔ بسا اوقات وہ نفسانی خواہشات کو دینی مفادات باور کروا کر بھی اربابِ اقتدار کے قدموں میں ڈال دیتا ہے۔ اِسی سبب سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک اور مُحتاط بندے ان سے دُور رہنے میں ہی عافیت سمجھتے ہیں۔ دُوسروں کے مال پر نظر رکھنے کے بجائے جو قناعت اختیار کرے وہ دونوں جہاں میں کامیاب ہے۔ اربابِ اقتدار نیز ظالموں اور قاضیوں سے اہلُ اللہ کس قدر بیزار رہتے تھے اس کا اندازہ اِس حِکایت سے لگایا جا سکتا ہے چُنانچِہ

﴿۷۱﴾ سرکار کا بیداری میں 75 بار دیدار

حضرت علّامہ عبدُالوہاب شَعْرانی قُدِّسَ سِرُّہُ الرَّبَّانی فرماتے ہیں، **حضرتِ** علّامہ جلالُ الدّین سُیُوطی الشّافِعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا ایک مکتوب آپ کے ایک رفیق شیخ عبدُالقادِر شاذلی کے پاس حضرتِ سیِّدُنا علی خواص رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے دیکھا۔ جو اُس شخص کے جواب میں لکھا تھا جس نے بادشاہ کے پاس سِفارش کے لئے چلنے کی درخواست لکھی تھی۔ اُس مکتوب کے جواب میں **حضرتِ** علّامہ جلالُ الدّین سُیُوطی الشّافِعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے تحریر فرمایا تھا، ''میرے بھائی! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں اِس وَقت تک حُضُورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی خدمتِ بابرکت میں 75 مرتبہ بیداری کی حالت میں بالمُشافہ حاضر ہو چکا ہوں۔ اگر مجھے بادشاہ و

اُمَراء کے پاس جانے میں نبیِّ کریم، رءُوفٌ رَّحیم علیہِ اَفضَلُ الصَّلٰوۃِ وَ التَّسلیم کی زیارت سے مَحرُومی کا خوف نہ ہوتا تو ضَرور قلعَہ میں جاتا اور بادشاہ سے تمہاری سِفارش کرتا۔ میں ایک خادِمِ حدیث ہوں، جن حدیثوں کو مُحدِّثین کرام نے اپنی تَحقیق میں ضَعیف کہا ہے اُن کی تَصحیح کے لئے حُضُورِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کی طَرَف محتاج ہوں اور بلا شبہ اِس کا نَفع تمہارے ذاتی نَفع پر تَرجیح رکھتا ہے۔ (میزانُ الشّریعۃ الکُبریٰ ص ۴۸)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے حُکّام کے پاس آنے جانے میں رُوحانیّت کا کتنا عظیم نقصان ہو سکتا ہے! اِس ضِمن میں ایک اور **حِکایت** مُلاحَظہ فرمایئے جس میں حاکِم (گورنر) کے پاس جانے کے سبب رُوحانیت کو سَخت نقصان پہنچنے کا واضِح بیان ہے چُنانچہ

﴿۷۲﴾ نَعت خوان کو کیوں نقصان پہنچا

حضرتِ علّامہ عبدُالوہاب شَعرانی قُدِّسَ سِرُّہُ الرَّبّانی فرماتے ہیں، حضرتِ سیِّدُنا **محمد بن ترین** مَدّاحِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم (یعنی نعت خوان) کے مُتَعلِّق مشہور ہے کہ انہیں جاگتے میں **حُضُور** تاجدارِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کی آمنے سامنے زِیارت ہوتی تھی۔ جب وہ صُبح کے وَقت رَوضۂ اَطہر پر حاضِر ہوئے تو **حُضُور انور** صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم نے ان سے اپنی قبرِ منوَّر میں سے کلام فرمایا۔ یہ نعت خوان اپنے اسی مقام پر فائز رہے حتّٰی کہ ایک شَخص نے ان سے درخواست کی کہ شہر کے

حاکم کے پاس اس کی سِفارش کریں۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حاکم کے پاس پہنچے اور سِفارش کی۔ اُس حاکم نے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو اپنی مَسنَد پر بٹھایا۔ تب سے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی زِیارت کا سِلسِلہ خَتم ہوگیا۔ پھر یہ ہمیشہ **حُضُورِ اقدس** صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کی بارگاہ میں زِیارت کی تمنّا پیش کرتے رہے مگر زِیارت نہ ہوئی۔ ایک مرتبہ ایک شِعْر عَرْض کیا تو دُور سے زِیارت ہوئی، **حُضُورِ اکرم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا، **"ظالموں کی مَسنَد پر بیٹھنے کے ساتھ میری زِیارت چاہتا ہے اس کا کوئی راستہ نہیں۔"** حضرتِ سیِّدُنا علی خواص رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ پھر ہمیں ان بُزُرگ کے مُتَعَلِّق خبر نہ ملی کہ ان کو شَہَنشاہِ نُبُوَّت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کی زِیارت ہوئی یا نہیں، حتّٰی کہ ان کا وِصال ہوگیا۔ (میزانُ الشّریعۃِ الکُبریٰ ص ۴۸) **اللہ** عزّوجلّ **کی اُن پر رَحْمت ہو اور ان کے صَدْقے ہماری مغفِرت ہو۔**

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جو لوگ ذاتی مَفاد کی خاطِر اربابِ اِقتِدار کے پیچھے پھرتے، کبھی کسی وزیر یا صَدْر وغیرہ کے یہاں موقع ملے تو اُڑتے ہوئے حاضِر ہو جاتے، صَدْر تمغہ پہنا دے یا ہاتھ ملالے تو اُس کی تصویر آویزاں کرتے، دوسروں کو دِکھاتے اور اس کو بُہت بڑا اِعزاز تصوُّر کرتے ہیں اُن کیلئے گُزشتہ حِکایت میں بُہت کچھ دَرسِ عبرت ہے۔

اَلْعَاقِلُ تَکْفِیْهِ الْاِشَارَۃُ یعنی عَقلمند کیلئے اشارہ کافی ہے۔

صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

کس چیز کی کمی ہے مولیٰ تری گلی میں　　دُنیا تری گلی میں عُقبیٰ تری گلی میں

تختِ سکندری پر وہ تھوکتے نہیں ہیں　　بستر لگا ہوا ہے جن کا تری گلی میں

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب!　　صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمّد

﴿۷۳﴾ شاھی دستر خوان کا وبال

حضرت سیِّدُنا قاضی شریک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بہت بڑے عالِم و مُحدِّث گُزرے ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اَربابِ اقتِدار سے مَیل جُول رکھنے سے کافی کتراتے تھے۔ ایک بار خلیفۂ بغداد مہدی عباسی نے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو دربار میں طَلَب کیا اور خوب اِصرار کیا کہ میری تین باتوں میں سے ایک کو اختیار کرنا ہی پڑے گا ﴿۱﴾ قاضی (یعنی جج) کا عُہدہ قبول کرلیجئے یا ﴿۲﴾ میرے شہزادوں کو تعلیم دیجئے یا ﴿۳﴾ کم از کم میرے ساتھ کھانا ہی تناوُل فرمالیجئے۔ تھوڑی دیر غور و فکر کے بعد فرمایا، آپ کے ساتھ کھانا کھالینا باقی کاموں سے نسبتاً آسان ہے۔ چُنانچہ دعوت قبول فرمالی۔ خلیفہ نے باورچی کو عُمدہ سے عُمدہ کھانے تیار کرنے کا حکم دیا۔ حضرتِ سیِّدُنا قاضی شریک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بادشاہ کے ساتھ **شاہی دستر خوان** پر کھانا تناوُل فرمایا۔ شاہی باوَرچی نے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں عَرض کی، حُضُور! اب آپ کی خیر نہیں! یعنی آپ اب شاہی جال میں پھنس چکے ہیں اس سے کبھی بھی رِہائی نہیں پاسکتے۔'' چُنانچہ ایسا ہی ہوا، بادشاہ کے ساتھ ''کھانا'' کھانے

کے بعد شہزادوں کے اُستاذ بھی بن گئے اور عُہدہ قضاء بھی قبول فرمالیا۔ (تاریخ الخلفاء ص ۲۲۱) **اللہ** عزوجل **کی ان پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفرت ہو۔**

دو تِہائی دِین چلا جاتا ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَربابِ اِقتِدار اور سرمایہ دار لوگوں سے دُور رَہنے ہی میں عافیّت ہے۔ ان کی دعوتیں کھانے اور ان کے تحائف قبول کرنے میں آخِرت کیلئے شدید خطرات ہیں، کہ ان کی دعوتیں کھانے اور تحفے قبول کرنے والے کا ان کی خوشامد کرنے اور خوامخواہ ہاں میں ہاں ملانے سے بچنا بُہت ہی مشکل ہوتا ہے۔ حدیث شریف میں ارشاد ہوا، ''جو کسی غنی (یعنی مالدار) کی اس کے غنا (یعنی مالداری) کے سبب تواضُع کرے اُس کا دو تہائی دین جاتا رہا۔ (کشف الخفاء، ج۲ص ۲۱۵ حدیث ۲۴۴۲) **اعلیٰحضرت** مولٰینا احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن اِس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں، ''مالِ دنیا کیلئے تواضُع رُو بخُدا (یعنی اللہ عزوجل کی خاطر تواضُع کرنا) نہیں (لہٰذا) یہ حرام ہوئی۔'' (ذَیلُ المُدَّعا لِاحسنِ الوِعاء ص ۱۲)

خوشامد کی مذمّت

مطلب یہ ہے کہ کسی دنیادار مالدار آدمی کی بلا اجازتِ شَرعی محض اُس کی دولت کے سبب تواضُع کرنا حرام ہے۔ افسوس صد کروڑ افسوس! یہ گناہ آج کل بُہت

ہی زیادہ عام ہے۔ ''مالدار آدمی'' عام لوگوں کیلئے باعثِ اِمتحان ہوتا ہے کیوں کہ دولت کی کثرت کے سبب اُس کا ایک خاص رُعب ہوتا ہے اگرچہ وہ ایک ''پھوٹی بادام'' تک نہ دے پھر بھی نفسیاتی اثر سے مغلوب ہو کر خوامخواہ اُس کے ساتھ خاضِعانہ و خوشامدانہ انداز سے لوگ پیش آتے ہیں۔ سرکارِ اعلیٰ حضرت کے والدِ گرامی رئیسُ الْمُتَکَلِّمِین حضرتِ علّامہ مولٰینا نقی خان علیہ رحمۃ المنّان نَقْل کرتے ہیں، حدیث شریف میں آیا ہے، ''مسلمان خوشامدی نہیں ہوتا۔'' اور جھوٹی جھوٹی تعریفیں اس سے بھی بدتر، کہ ایک تو تملُّق (یعنی خوشامد) دوسرے کِذْب (یعنی جھوٹ) تیسرے اُس شخص کا نقصان کہ منہ پر تعریف کرنے کو حدیث میں گردن کا کاٹنا فرمایا اور ارشاد ہوا، ''مدّاحوں (یعنی منہ پر تعریف کرنے والوں) کے منہ میں خاک جھونک دو'' خُصُوصاً اگر مَمْدُوح (یعنی جس کی تعریف کی گئی) فاسِق ہو، کہ حدیث میں فرمایا، ''جب فاسِق کی مَدْح (یعنی تعریف) کی جاتی ہے، ربِّ تبارَکَ وَتعالیٰ غَضَب فرماتا ہے اور عَرْشُ الرَّحمٰن ہِل جاتا ہے۔ (اَحْسَنُ الْوِعاء لِآدابِ الدُّعاء ص ۱۰٤)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالیٰ علیٰ محمّد

﴿۷٤﴾ مالیدہ کا ثواب بھی ملا

ایک بُزُرگ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں میں نے اپنی مرحومہ پھوپھی جان کو خواب میں دیکھ کر حال دریافت کیا تو کہا، ''خیریت سے ہوں اپنے اعمال کا پورا

پورا بدلہ ملا حتّٰی کہ اس **مالیدہ** کا **ثواب** بھی ملا جو میں نے ایک دن غریب کو **کِھلایا** تھا۔ (شرح الصدور ص ۲۷۸) **اللہ** عزّوجلّ **کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔**

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمّد

﴿۷۵﴾ انگور کا دانہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! اللہ عزّوجلّ کسی کی ذرّہ برابر نیکی کو بھی ضائع نہیں فرماتا بظاہر کیسی ہی معمولی چیز ہو اُسے راہِ خُدا عزّوجلّ میں پیش کرنے میں شرمانا نہیں چاہئے۔ اُمُّ الْمُؤْمِنِین حضرتِ سَیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا نے ایک بار سائل کو ایک انگور کا دانہ عطا فرمایا۔ کسی دیکھنے والے نے **تَعَجُّب** کا اظہار کیا تو فرمایا، اس (انگور) میں سے تو کئی ذرّے نکل سکتے ہیں جبکہ اللہ تبارَکَ وَ تَعالٰی پارہ ۳۰ سورۃُ الزِّلزال کی ساتویں آیت میں فرماتا ہے:۔

فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ ۝ ترجَمۂ کنزالایمان: تو جو ایک ذرّہ بھر بھلائی کرے گا اُسے دیکھے گا۔" (پ ۳۰ الزلزال ۷) اللہ عزّوجلّ کی رِضا کیلئے بھوکے کو مالیدہ یا کوئی سا حلال وطَیِّب کھانا کھلانا بَہُت بڑے ثواب کا کام ہے۔ جیسا کہ سردارِ مکّہ مکرّمہ، سلطانِ مدینہ منوّرہ صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم کا فرمانِ عظمت نشان ہے، جس نے بھوکے کو کھانا **کِھلایا** یہاں تک کہ سَیر ہو گیا، اسے (یعنی کھلانے والے کو) اللہ

عَزَّوَجَلَّ عرش کے سائے میں جگہ عطا فرمائے گا۔ (مکارم الاخلاق للطبرانی ص ۳۷۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمّد

﴿۷۶﴾ خواب میں دم کی برکت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بھوکوں کو کھلانے کا جذبہ پانے اور سنّتوں بھری زندگی اپنانے کیلئے **عاشقانِ رسول** کے ساتھ **دعوتِ اسلامی** کے سنّتوں بھرے **مَدَنی قافلوں** میں سفر کو اپنا معمول بنا لیجئے۔ روحانی بَرَکتوں کے ساتھ ساتھ جسمانی فائدوں سے بھی اِنْ شَاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ مالا مال ہوں گے۔ چُنانچہ ایک اسلامی بھائی کا کچھ اس طرح بیان ہے، کہ میرا بھانجہ اُلْسَر کی وجہ سے سَخت تکلیف میں تھا، ڈاکٹرز بھی عِلاج سے عاجِز آچکے تھے۔ اُس نے سنّتوں کی تربیت کیلئے **عاشِقانِ رسول** صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کے ساتھ **مَدَنی قافِلے** میں سفر کیا، واپسی پر طبیعت مزید بگڑ چکی تھی، اُس کی تکلیف دیکھی نہ جاتی تھی۔ اُس نے بتایا کہ میں نے یہ ذِہن بنایا تھا کہ **مَدَنی قافِلہ** میں نہ خُصُوصی آرام کا مطالَبہ کروں گا نہ ہی پرہیزی کھانا مانگوں گا لہٰذا جو بھی تیکھا پھیکا مل جاتا وہ کھا لیتا تھا۔ اُس اسلامی بھائی کا کہنا ہے کہ جب میرا بھانجہ رات سویا تو اُس نے خواب میں ایک عُمر رسیدہ **مبلِّغ دعوتِ اسلامی** کی زِیارت کی، اُس مبلِّغ نے کہا، میں تم سے بہُت خوش ہوں۔ پھر شَفقت کے ساتھ طبیعت پوچھی، تو میرے بھانجے نے اپنی شدید بیماری کی شکایت

کی ۔ یہ سُن کر اُس مبلّغ نے سینے پر اُنگلی رکھ کر دم کر دیا۔ جب میرا بھانجہ صُبح بیدار ہوا تو اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مکمّل طور پر صِحّت یاب ہو چکا تھا۔

ہے شِفا ہی شِفا مرحبا! مرحبا!
آ کے خود دیکھ لیں قافِلے میں چلو
لوٹ لیں رَحمتیں، خوب لیں برکتیں
خواب اچّھے دِکھیں قافِلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمّد

﴿۷۷﴾ انوکھی شہزادی

حضرتِ سیِّدُنا شیخ شاہ کرمانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورانی کی شہزادی جب شادی کے لائق ہو گئی اور پڑوسی ملک کے بادشاہ کے یہاں سے رِشتہ آیا تب بھی آپ نے ٹُھکرا دیا اور مسجِد مسجِد گھوم کر کسی پارسا نوجوان کو تلاشنے لگے۔ ایک نوجوان پر ان کی نگاہ پڑی جس نے اچّھی طرح نَماز ادا کی اور گڑ گڑا کر دُعا مانگی۔ شیخ نے اُس سے پوچھا، تمہاری شادی ہو چکی ہے؟ اُس نے نفی میں جواب دیا۔ پھر پوچھا، کیا نِکاح کرنا چاہتے ہو؟ لڑکی قراٰنِ مجید پڑھتی ہے، نَماز روزہ کی پابند ہے اور خوب سیرت ہے۔ اُس نے کہا، بھلا میرے ساتھ کون رِشتہ کرے گا! شیخ نے فرمایا، میں کرتا ہوں لو یہ کچھ دِرہم، ایک دِرہم کی روٹی، ایک دِرہم کا سالن اور ایک دِرہم کی خوشبو خرید

لاؤ۔ اِس طرح شاہ کرمانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورانی نے اپنی دُخترِ نیک اختر کا نِکاح اُس سے پڑھا دیا۔ **دُلہن** جب **دُولہا** کے گھر آئی تو اُس نے دیکھا پانی کی صُراحی پر ایک روٹی رکھی ہوئی ہے۔ اُس نے پوچھا، یہ روٹی کیسی ہے؟ **دُولہا** نے کہا، یہ کل کی باسی روٹی ہے میں نے اِفطار کے لئے رکھی ہے۔ یہ سُن کر وہ واپس ہونے لگی۔ یہ دیکھ کر **دولھا** بولا، مجھے معلوم تھا کہ شیخ شاہ کرمانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورانی کی شہزادی مجھ غریب انسان کے گھر نہیں رُک سکتی۔ **دُلہن** بولی، میں آپکی مُفلِسی کے باعِث نہیں، اِس لئے لوٹ کر جارہی ہوں کہ ربُّ الْعٰلَمِین عَزَّوَجَلَّ پر آپ کا یقین بہُت کمزور نظر آرہا ہے جبھی تو کل کیلئے روٹی بچا کر رکھتے ہیں، مجھے تو اپنے باپ پر حیرت ہے کہ اُنہوں نے آپ کو پاکیزہ خصلت اور صالح کیسے کہدیا! **دولھا** یہ سُن کر بہُت شرمندہ ہوا اور اُس نے کہا، اِس کمزوری سے معذِرت خواہ ہوں۔ **دُلہن** نے کہا، اپنا عُذر آپ جانیں البتہ میں ایسے گھر میں نہیں رُک سکتی، جہاں ایک وَقت کی خُوراک جَمع رکھی ہو، اب یا تو میں رہوں گی یا روٹی۔ **دُولہا** نے فوراً جا کر روٹی خَیرات کر دی اور ایسی دَرْوَیش خَصلَت **انوکھی شہزادی** کا شوہر بننے پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا (روض الریاحین ص ۱۰۳)

اللہ عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔**

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے اِمْتِوَکِّلِین کی بھی کیا خوب

ادائیں ہوتی ہیں۔ شہزادی ہونے کے باوُجُود ایسا زبردست **توکُّل** کہ کل کیلئے کھانا بچانا گوارا ہی نہیں! یہ سب یقینِ کامل کی بہاریں ہیں کہ جس خُداعَزَّوَجَلَّ نے آج **کِھلایا** ہے وہ آئندہ کل بھی کِھلانے پر یقیناً قادر ہے۔ چَرندے پرندے وغیرہ کون سا بچا کر رکھتے ہیں! ایک وقت کا کھالینے کے بعد دُوسرے وَقت کیلئے بچا کر رکھنا ان کی فِطرت میں ہی نہیں۔ مُرغی کا توکُّل مُلاحظہ ہو، اس کو پانی دیجئے۔ حسبِ ضَرورت پی چکنے کے بعد پیالے پر پاؤں رکھ کر پانی بہادے گی۔ گویا یہ **خاموش مُبلِّغہ** ہے! اور ہمیں نصیحت کر رہی ہے کہ اے لوگو! برسوں کا جَمع کرلینے کے باوُجُود بھی تمہیں قرار نہیں آتا! جبکہ میں ایکبار پی لینے کے بعد دوبارہ کیلئے بے فکر ہو جاتی ہوں کہ جس نے ابھی پانی پلایا ہے وہ بعد میں بھی پلادے گا۔

﴿۷۸﴾ امام بُخاری کے اُستاذ

حضرتِ سیِّدُنا امام بُخاری علیہ رحمۃ اللہ الباری کے اُستاذِ گرامی حضرتِ سیِّدُنا **قَبیصہ** بن عُقبہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے ملنے کیلئے ایک روز کوہستانی علاقے کا شہزادہ اپنے خُدّام کے ساتھ حاضِر ہوا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے مکان سے نکلنے میں کافی دیر لگائی۔ اس پر اُس کے خادِموں نے پکار کر کہا، حُضُور! آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے دروازہ پر **مَلِکُ الْجَبَل** (یعنی پہاڑ کے بادشاہ) کا شہزادہ کھڑا ہے اور آپ ہیں کہ گھر سے نکلتے نہیں! یہ سُن کر حضرت سیِّدُنا قَبیصہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ **چند روٹی کے سُوکھے**

ٹکڑے لئے باہر تشریف لائے اور دِکھاتے ہوئے فرمایا، جو شخص دُنیا میں اِتنے ہی پر قناعت کر کے راضی ہو چکا ہو اس کو **مَلِكُ الْجَبَل** سے کیا کام؟ خُدا عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میں اس سے بات بھی نہیں کروں گا۔ یہ فرما کر دروازہ بند کرلیا۔ (تذکرۃُ الحُفّاظ ج ۱ ص ۲۷۴) **اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔**

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمّد

قناعت میں عزّت ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جو سادگی اپنائے اور سادہ غِذا و لباس پر قناعت کرے، اُس کو نہ دولت کی حاجت ہوتی ہے نہ دولت مند کی۔ مال کا لالچ اچّھا نہیں ہوتا، جو اِس میں مُبتَلا ہو جاتا ہے وہ نقصان میں رہتا ہے، جو لالچی ہوتا ہے وہ کبھی بھی سیر نہیں ہوتا، ہر وَقت اُس پر دَھن کمانے کی دُھن سُوار رہتی ہے یہاں تک کہ موت آ پہنچتی ہے۔ چُنانچہ حضرت مولائے کائنات، علیُّ الْمُرْتَضٰی شیرِ خُدا کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجْهَهُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں، عَزَّ مَنْ قَنَعَ وَ ذَلَّ مَنْ طَمِعَ یعنی جس نے قناعت کی اُس نے عزّت پائی اور جس نے لالچ کیا ذلیل ہوا۔"

(روحانی حکایات حصّہ اوّل ص ۱۰۶، رومی پبلیکیشنز مرکز الاولیاء لاہور)

دُنیا کو چھوڑ دو

حضرت سیِّدُنا ابو ہُریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے،، نبیِّ رَحمت ، شفیعِ اُمّت ، شَہَنشاہِ نُبُوَّت ، تاجدارِ رِسالت صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے مجھ سے فرمایا، اے ابو ہُریرہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) جب تمہیں سخت بھوک لگے تو ایک روٹی اور پانی کے ایک پیالے پر گزارہ کرو اور کہدو کہ میں دُنیا اور اہلِ **دنیا کو چھوڑتا ہوں**۔ (الکامل فی ضعفاء الرجال ج۸ ص ۱۸۳)

دوسروں کے مال سے مایوس ہو جاؤ

حضرت سیِّدُنا ابو ایوب اَنصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مَروی ہے کہ ایک دَیہاتی نے سرکارِ مدینہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی خدمت میں حاضِر ہو کر عَرض کی، یا رسولَ اللہ! عَزَّوَجَلَّ و صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم مجھے ایک مُختَصَر وصیّت فرمایئے! فرمایا،،جب نَماز پڑھو تو زندگی کی آخِری نَماز (سمجھ کر) پڑھو اور ہرگز ایسی بات نہ کرو جس سے تمہیں کل معذِرت کرنا پڑے اور لوگوں کے پاس جو کچھ ہے اُس سے نااُمید ہو جاؤ۔ (سُنَن ابن ماجہ ج۴ ص ۴۵۵ حدیث ۴۱۷۱)

کسی کا مال نہ ہی لینا بھلا ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دوسرے کے مال کے آسرے پر رہنا کہ وہ مجھ سے بہُت مَحبَّت کرتا ہے، خود ہی مجھے آفر بھی کرتا رہتا ہے کہ جب بھی ضَرورت ہو، کہہ دیا کرو۔ اِس لئے کبھی ضَرورت پڑی تو اس سے مانگ لوں گا، مَنع

نہیں کریگا وغیرہ اُمّیدیں بہُت ہی کھوکھلی ہیں کہ آدمی کا دل بدلتا رہتا ہے۔ یاد رکھئے! ''دینے والا'' انسان ''لینے والے'' سے مُتأثِّر نہیں ہوسکتا البتّہ اگر کوئی دینے آئے اور آپ قبول نہیں کریں گے تو ضرور مُتأثِّر ہوگا۔ حُجّۃُ الْاِسلام حضرت سیِّدُنا امام محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی نَقْل کرتے ہیں، **عیش** چند گھڑیوں کا ہے جو گزر جائے گا اور چند دنوں میں حالت بدل جائے گی۔ اپنی زندگی میں قناعت اِختیار کر، راضی رہے گا۔ اور اپنی خواہش ترک کردے، آزادی کے ساتھ زندگی گُزارے گا۔ کئی مرتبہ موت سونے، یاقوت اور موتیوں کے سبب (ڈاکوؤں کے ذَریعے) آتی ہے۔ (احیاءُ العُلوم ج ۳ ص ۲۹۸) **اللہ** عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔**

کسی کا مُحتاج نہ ہوگا

حضرت سیِّدُنا محمد بن واسع رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ خشک روٹی کو پانی کے ساتھ تر کر کے کھاتے تھے اور فرماتے، جو شخص اِس پر قناعت کرتا ہے وہ کسی کا مُحتاج نہیں ہوتا۔ (ایضاً ص ۲۹۵) **اللہ** عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔**

پیٹ بالشت بھر ہی تو ہے

حضرت سیِّدُنا سمیط بن عجلان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، اے انسان! تیرا پیٹ بہُت مختصر یعنی فقط ایک بالشت مُکعّب (یعنی ایک بالشت چورس، چوکور) ہی

تو ہے پھر وہ تجھے دوزخ میں کیوں لے جائے؟ کسی دانا سے پوچھا گیا، آپ کا مال کیا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا، **ظاہر** میں اچھی حالت میں رَہنا، باطِن میں میانہ رَوی اِختیار کرنا اور جو کچھ لوگوں کے پاس ہے اُس سے مایوس ہونا۔ (اَیضاً ص ۲۹۸) **اللہ** عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔**

سرکارِ والا تَبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شُمار، دوعالَم کے مالک ومختار، حبیبِ پروردگار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: ''آدمی بوڑھا ہو جاتا ہے اور اس کی دو خصلتیں جوان ہوجاتی ہیں مال کی حرص اور عمر کی حرص۔''

(صحیح مسلم ص ۵۲۱ حدیث ۱۰۴۷)

صرف قبر کی مٹی ہی سے پیٹ بھرے گا

سرکار مدینۂ منوّرہ سردارِ مکّۂ مکرّمہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالی شان ہے: ''اگر انسان کے لئے مال کی دو وادیاں ہوں تو وہ تیسری وادی کی تمنا کرے گا اور انسان کے پیٹ کو تو **صِرف مٹی ہی بھر سکتی ہے** اور جو شخص توبہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کی توبہ قبول فرماتا ہے۔'' (صحیح مسلم ص ۵۲۲ حدیث ۱۰۵۰)

سیٹھ جی کو فِکر تھی اِک اِک کے دَس دَس کیجئے
موت آ پہنچی کہ مِسٹر جان واپس کیجئے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمّد

﴿۷۹﴾ سَو روٹیاں

حافِظُ الحدیث حضرتِ سیِّدُنا حَجّاج بغدادی علیہ رحمۃ اللہ الھادی جب تَحْصِیلِ عِلْمِ دین کیلئے سفر پر روانہ ہوئے تو **والِدۂ مُحْتَرَمَہ** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا نے سَو عدد کُلچے (یعنی خمیری روٹیاں) ایک مَٹّی کے گھڑے میں بھر کر ساتھ کر دیئے۔ آپ **عظیم مُحَدِّث** حضرتِ سیِّدُنا شبابہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمتِ بابَرَکت میں حاضِر ہو کر عِلْمِ حدیث پڑھنے میں مشغول ہوئے۔ روٹیاں تو امّی جان نے عنایت کر ہی دی تھیں۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے سالن کا خود ہی بندوبست کیا اور وہ سالن بھی ایسا جو صدہا برس گزر جانے کے بعد بھی سدا تازہ ہی تازہ اور بَرَکت ایسی کہ کبھی اس میں کوئی کمی ہی نہ ہوئی۔ وہ **انوکھا سالن** کون سا؟ دریائے دِجلہ کا پانی۔ روزانہ ایک کُلچہ دریائے دِجلہ کے پانی میں بھگو کر تناوُل فرما لیتے اور دن رات خوب جاں فِشانی کے ساتھ سبق پڑھتے رہتے۔ جب وہ سَو کُلچے خَتْم ہو گئے تو مجبوراً اُستاذِ محترم سے رُخصت لینی پڑی۔ (تذکرۃ الحفاظ ج ۲ ص ۱۰۰) **اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحْمت ہو اور ان کے صَدْقے ہماری مغفِرت ہو۔**

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! پہلے کے دَور میں ہمارے عُلَمائے کرام رَحِمَھُمُ اللہُ تعالیٰ نے عِلْمِ دین حاصل کرنے کیلئے کیسی کیسی قُربانیاں دی ہیں۔ آہ! ایک آج کا دَور ہے کہ قِیام وطعام کی سہولتوں سَمیت عِلْمِ دین پڑھایا

جاتا ہے پھر بھی لوگ پڑھنے کیلئے تیار نہیں ہوتے۔ علمِ دین حاصل کرنے میں یقیناً دونوں جہاں کی بہتریاں ہیں۔ بالفرض کسی مدرَسے یا جامعہ میں مُستقِل داخلہ لینے کی ترکیب نہیں بن پاتی تو دعوتِ اسلامی کی کسی **مَدَنی تربیت گاہ** میں کم از کم 63 دن کا مَدَنی تربیّتی کورس ہی کر لیجئے۔ مَدَنی تربیّتی کورس کی بھی کیا خوب بہاریں ہیں چُنانچِہ

﴿۸۰﴾ الرجی کا مرض ٹھیک ہوگیا

ایک اسلامی بھائی کا کچھ اس طرح بیان ہے، ''مجھے **اِلَرجی** کی بیماری تھی دھوپ اور سردی میں کافی تکلیف ہوتی نیز جب بارِش ہوتی اُس وَقت میں شِدّتِ درد سے ماہیِ بے آب (یعنی بے پانی کی مچھلی) کی طرح تڑپتا۔ مجھے ایک عاشقِ رسول نے **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول میں رہ کر **تربیّتی کورس** کرنے کا مشورہ دیا۔ لہٰذا عالمی **مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ بابُ المدینہ** کراچی میں 19 نومبر 2004 کو شُروع ہونے والے **63 روزہ تربیّتی کورس** میں داخلہ لے لیا۔ **میں حیران ہوں کہ کئی ڈاکٹروں سے علاج کروانے اور خوب رقم خرچ کرنے کے باوُجود اِلَرجی کی جو موذی بیماری عرصۂ دراز سے خَتم ہونے کا نام نہیں لیتی تھی وہ عاشِقانِ رسول کی صُحبت میں رہ کر 63 دن کا تربیّتی کورس کرنے کی بَرَکت سے جاتی رہی۔**

دعوتِ اسلامی کی قَیُّوم، دونوں جہاں میں مچ جائے دھوم عَزَّوَجَلَّ

اِس پہ فِدا ہو بچّہ بچّہ یا اللہ عَزَّوَجَلَّ مِری جھولی بھردے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

تربیّتی کورس کیا ہے؟

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ عاشِقانِ رسول کی صُحبتوں سے مالا مال **63 روزہ تربیّتی کورس** آخِرت کیلئے اِس قدر نَفع بَخش ہے کہ اِس میں جو کچھ سیکھنے کو ملتا ہے اُس کی تفصیلات معلوم ہو جانے کے بعد شاید دین کا دَرد رکھنے والا ہر مسلمان یہ حسرت کرے گا کہ کاش! مجھے بھی **63 روزہ تربیّتی کورس** کرنے کی سعادت حاصل ہو جائے! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ بابُ الْمدینہ کے علاوہ دیگر شہروں میں بھی تربیّتی کورس کا سلسلہ کیا جاتا ہے۔ **اِس میں بَعض وہ عُلُوم حاصِل ہوتے ہیں جن کا سیکھنا ہر عاقِل بالغ مسلمان پر فرض ہے۔** عِلمِ دین حاصِل کرنے کے بے شُمار فضائل ہیں، چُنانچہ سُرورِ قلبِ مَحزون، عالِمِ ماکانَ وَمَا یکُون صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ مغفِرت نشان ہے، ”جس نے (دین کا) عِلْم حاصِل کیا تو یہ اُس کے سابِقہ گناہوں کا کفّارہ ہوگیا۔“ (جامع ترمذی ج ٤ ص ٢٩٥ حدیث ٢٦٥٧)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تربیّتی کورس میں وُضو وغُسل کے علاوہ **نَماز کا عملی طریقہ** سکھایا جاتا، غُسلِ میّت، تَجہیز وتَکفین، نَمازِ جنازہ ونَمازِ عید کی تربیّت ہوتی ہے۔

رَحمانی قاعِدہ کے ذَرِیعے دُرُست مخارِج کے ساتھ قرانی حُرُوف کی ادائیگی کی تعلیم دی جاتی اور قرانِ کریم کی آخری **20 سورتیں** زبانی حِفظ اور **سورۃ الْمُلْك** کی مَشق کروائی جاتی ہے۔ اور قرانِ کریم سیکھنے کے فضائل کے تو کیا کہنے! چنانچہ

بچّے کو ناظِرہ قران پڑھانے کی فضیلت

دو جہاں کے سلطان، سروَرِ ذیشان، صاحِبِ قران، محبوبِ رَحمٰن عَزَّوَجَلَّ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم کا فرمانِ مغفِرت نشان ہے، جو شخص اپنے بیٹے کو ناظِرہ قُرانِ کریم سکھائے اس کے سب اگلے پچھلے گناہ بَخش دیئے جاتے ہیں۔ (مجمع الزّوائد ج۷ ص ۳۴۴ حدیث ۱۱۲۷۱) شَہَنْشاہِ مدینہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم کا فرمانِ باقرینہ ہے، جو شخص جوانی میں قران سیکھے، قران اُس کے گوشت اور خون میں پیوَست ہو جاتا ہے اور جو اسے بُڑھاپے میں سیکھے اور اسے قران بار بار بھول جاتا ہو اور اس کے باوُجود وہ اسے نہ چھوڑتا ہو تو اس کیلئے دُو اَجْر ہیں۔

(کنزُالعُمّال ج۱ ص ۲۶۷ حدیث ۲۳۷۸)

تربیّتی کورس میں اَخلاقی تربیت

تربیّتی کورس میں **اَخلاقی** تربیت کے حوالے سے ان موضوعات پر خاص توجہ دی جاتی ہے: ﴿۱﴾ سچّائی ﴿۲﴾ نرمی ﴿۳﴾ صبر ﴿۴﴾ عاجزی ﴿۵﴾ عفو و درگزر ﴿۶﴾ اندازِ گفتگو ﴿۷﴾ غیبت کی تباہ کاریاں اور ﴿۸﴾ گھر میں مَدَنی

ماحول بنانے کا طریقہ وغیرہ۔ **مَدَنی قافِلہ** کے جَدْوَل پر عمل کرواتے ہوئے مَدَنی قافِلہ تیار کرنے کا طریقہ، دَرْس، بیان، علاقائی دَورہ برائے **نیکی کی دعوت** نیز بِالخصوص دعوتِ اسلامی کے مَدَنی کام کی جان ''اِنفِرادی کوشش'' کا انداز، **مَدَنی اِنْعامات** کا عملی طریقہ تعلیم دیا جاتا ہے۔ ترْبیَتی کورس کے دَوران وقْفہ وقْفہ سے تین بار تین تین دن کے اور اِختِتام سے قبل 12 دن کے **عاشِقانِ رسول کے مَدَنی قافلے** میں سفر کی سعادت بھی ملتی ہے۔ 12 دن کے مَدَنی قافلے سے واپَسی کے بعد ایک دن **اِمتحان کی تیاری**، دوسرے دن **اِمتحان** اور تیسرے دن **اَلْوَداعی دُعا** اور صلوٰۃ وسلام پر 63 دن کے ترْبیَتی کورس کا اِختتام ہوجاتا ہے۔ ترْبیَتی کورس کی جو کیفیّت بیان کی اِس کے عِلاوہ بھی بَہُت کچھ سیکھنے کو ملتا ہے، اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ **عاشِقانِ رسول کی صُحبت کی نِعمت مُیَسَّر آتی ہے۔** اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ **ترْبیَتی کورس کی بَرَکت سے کئی بگڑے ہوئے اَفراد نَمازی اور اچّھے مسلمان بن کر رُخصت ہوتے اور معاشَرہ میں عزّت کا مقام پاتے ہیں۔** لہٰذا جس کو موقع ملے اُسے ضَرور ترْبیَتی کورس کے ذَرِیعے علمِ دین حاصِل کرنا چاہئے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے نبی مکّی مَدَنی مصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کا ارشادِ عبرت بنیاد ہے، بروزِ قِیامت سب سے زِیادہ حسرت اُس کو ہوگی جس کو دنیا میں (دینی) عِلْم حاصِل کرنے کا موقع ملا مگر اُس نے حاصِل نہ کیا اور اُس شَخْص کو ہوگی جس

نے عِلْم حاصِل کیا اور اِس سے سُن کر دوسروں نے تو نَفْع اُٹھایا مگر خود اِس نے (اپنے عِلْم پر عمل کرتے ہوئے) نَفْع نہ اُٹھایا۔ (الجامع الصّغیر ص ٦٩ حدیث ١٠٥٨)

جو مکمَّل 63 دن نہیں دے سکتے وہ مَدَنی مرکز سے رُجوع کریں تو اُن کی کم دنوں کیلئے بھی ترکیب بن سکتی ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمّد

﴿۸۱﴾ ایک کے بدلے دَس

اپنے دَور کے ابدال، حضرتِ سیِّدُنا ابو جعفر بن خطّاب علیہِ رَحْمۃُ اللّٰہِ التَّوّاب فرماتے ہیں، میرے دروازے پر ایک سائل نے صدا لگائی، میں نے زوجۂ مُحترمہ (مُ۔حْ۔تَ۔رَ۔مَہ) سے پوچھا، تمہارے پاس کچھ ہے؟ جواب ملا، چار انڈے ہیں۔ میں نے کہا، منگتا کو دیدو۔ اُنہوں نے تعمیل کی۔ سائل انڈے پا کر چلا گیا۔ ابھی تھوڑی دیر گزری تھی کہ میرے پاس ایک دوست نے انڈوں سے بھری ہوئی ٹوکری بھیجی۔ میں نے گھر میں پوچھا، اِس میں کُل کتنے انڈے ہیں؟ اُنہوں نے کہا، تیس۔ میں نے کہا، تم نے تو فقیر کو چار انڈے دیئے تھے یہ 30 کس حساب سے آئے! کہنے لگیں، تیس انڈے سالِم ہیں اور دس ٹوٹے ہوئے۔ **حضرت** سیِّدُنا شیخ علامہ یافِعی یَمَنی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، بعض حضرات اِس حِکایت کے مُتعلِّق یہ بیان کرتے ہیں کہ سائل کو جو انڈے دیئے گئے تھے ان میں تین سالِم اور ایک ٹوٹا ہوا

تھا۔ ربّ تعالیٰ نے **ہر ایک کے بدلے دَس دَس عطا فرمائے۔** سالم کے عِوض سالم، اور ٹوٹے ہوئے کے بدلے ٹوٹا ہوا۔ (رَوضُ الرِّیاحین ص ۱۵۱) **اللہ** عزّوجلّ **کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔**

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عزّوجلّ کی رَحمت کے قُربان! وہ مسلمانوں کو آخِرت میں تو اُجر دیتا ہی ہے کبھی دُنیا میں بھی عِنایت فرماتا اور بعض اوقات کسی کو کُھلی آنکھوں سے دِکھاتا اور یوں اُس کا حوصلہ بڑھاتا ہے۔ جیسا کہ ابھی حِکایت میں آپ نے مُلاحَظہ فرمایا کہ ہاتھوں ہاتھ ایک کے دَس گُنا انڈے مل گئے۔ **اللہ** تبارَکَ وَ تعالیٰ پارہ ۸ سورۃُ الاَنْعام کی آیت نمبر ۱۶۰ میں ارشاد فرماتا ہے:۔

مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا ۚ (پ ۸ الانعام ۱۶۰)

ترجَمۂ کنزالایمان: جو ایک نیکی لائے تو اُس کے لئے اس جیسی دَس ہیں۔

اِس آیتِ مبارَکہ کے تحت **صدرُ الافاضِل** حضرتِ علّامہ مولیٰنا سیِّد محمد نعیم الدّین مُراد آبادی علیہ رحمۃُ اللہ الہادی فرماتے ہیں، یعنی ایک نیکی کرنے والے کو دَس نیکیوں کی جزا اور یہ بھی حدّ و نہایت کے طریقہ پر نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ جس کے لئے جتنا چاہے اُس کی نیکیوں کو بڑھائے ایک کے سات سو کرے یا بے حساب عطا فرمائے اصل یہ ہے کہ نیکیوں کا ثواب محض فضل پر ہے۔ (خزائنُ العِرفان ص ۲۴۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿۸۲﴾ احسان کا بدلہ

حضرت سیّدنا شیخ ابوبکر شبلی علیہ رحمۃ اللہ الولی ایک روز اپنے چالیس مُریدوں کے قافلے کے ہمراہ شہرِ بغداد سے باہر تشریف لے گئے، ایک مقام پر پہنچ کر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا، اے لوگو! اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے رزق کا کفیل ہے، پھر آپ نے پارہ ۲۸ سورۃُ الطّلاق کی دوسری اور تیسری آیتِ کریمہ کا یہ حصہ تلاوت فرمایا،

وَمَنْ یَّتَّقِ اللّٰهَ یَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًاۙ﴿۲﴾ وَّیَرْزُقْهُ مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبُؕ وَمَنْ یَّتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗؕ

(پ ۲۸ الطلاق ۲،۳)

ترجمۂ کنزالایمان: اور جو اللہ سے ڈرے، اللہ اس کے لئے نَجات کی راہ نکالدیگا اور اسے وہاں سے روزی دیگا جہاں اس کا گمان نہ ہو اور جو اللہ پر بھروسہ کرے تو وہ اسے کافی ہے۔

یہ فرمانے کے بعد مُریدوں کو وَہیں چھوڑ کر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کہیں تشریف لے گئے۔ تمام مُریدین تین روز تک وَہیں بھوکے پڑے رہے۔ چوتھے دن حضرت سیّدنا شیخ ابوبکر شبلی علیہ رحمۃ اللہ الولی واپَس تشریف لائے اور فرمایا، اے لوگو! اللہ تعالیٰ نے بندوں کے لئے رزق تلاش کرنے کی اجازت دی ہے۔ چُنانچہ پارہ ۲۹ سورۃُ الملك کی آیت نمبر ۱۵ میں ارشاد ہوتا ہے:۔

هُوَ الَّذِیۡ جَعَلَ لَکُمُ الۡاَرۡضَ ذَلُوۡلًا فَامۡشُوۡا فِیۡ مَنَاکِبِہَا وَ کُلُوۡا مِنۡ رِّزۡقِہٖ ؕ

ترجمۂ کنزالایمان: وُہی ہے جس نے تمہارے لئے زمین رام (یعنی تابع) کردی تو اس کے رستوں میں چلو اور اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کی روزی میں سے کھاؤ۔ (پ ۲۹ الملک ۱۵)

اِس لئے تم اپنے میں سے کسی کو بھیج دو، اُمید ہے کہ وہ کچھ نہ کچھ کھانا لے کر آئے گا۔ مُریدوں نے ایک غریب شخص کو بغداد شہر میں بھیجا، گلی گلی پھرتا رہا، مگر روزی ملنے کی کوئی راہ پیدا نہ ہوئی، تھک ہار کر ایک جگہ بیٹھ گیا، قریب ہی **ایک نصرانی طبیب** کا مَطب تھا، وہ طبیب بڑا ماہر **نَبّاض** تھا، صِرف نَبض دیکھ کر مریض کا حال خود ہی بتا دیتا تھا۔ سب چلے گئے تو اُس نے اِس **دَرویش** کو بھی مریض سمجھ کر بُلایا اور نَبض دیکھی پھر روٹیاں سالن اور حلوہ منگوایا اور پیش کرتے ہوئے کہا، تمہارے مرض کی یہی دوائیں ہیں۔ **دَرویش** نے طبیب سے کہا، اِسی طرح کے **40** مریض اور بھی ہیں۔ طبیب نے غلاموں کے ذَریعہ چالیس اَفراد کے لئے ایسا ہی کھانا منگوا کر دَرویش کے ہمراہ روانہ کردیا اور خود بھی چُھپ کر پیچھے پیچھے چل دیا۔ کھانا جب سیِّدُنا شیخ ابوبکر شبلی علیہ رحمۃ اللہ الولی کی خدمت میں حاضِر کیا گیا تو آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے **کھانے کو ہاتھ نہیں لگایا** اور فرمایا، **دَرویشو!** اِس کھانے میں تو عجیب راز مُضمَر ہے۔ کھانا لانے والے دَرویش نے سارا واقِعہ سُنایا۔ شیخ نے فرمایا، ایک

نصرانی نے ہمارے ساتھ اِس قدر حُسنِ سُلوک کیا ہے، کیا ہم اس کا کوئی بدلہ دیئے بغیر یوں ہی کھانا کھالیں؟ مُریدوں نے عَرض کی، عالیجاہ! ہم غریب لوگ اِس کو کیا دے سکتے ہیں! حضرتِ سیِّدُنا شیخ ابوبکر شبلی علیہ رحمۃ اللہ الولی نے فرمایا، کھانے سے پہلے اس کے حق میں دُعاء تو کرسکتے ہیں! چُنانچہ دُعا کی گئی۔ ہاتھوں ہاتھ دُعا کی بَرَکت کا ظُہور رہوا اور وہ یوں کہ **نصرانی** طبیب جو کہ ساری باتیں چُھپ کر سُن رہا تھا اُس کے دل میں مَدَنی انقِلاب برپا ہوگیا! اس نے فوراً اپنے آپ کو **سیِّدُنا شیخ شبلی** علیہ رحمۃ اللہ الولی کی بارگاہ میں پیش کردیا **اور توبہ کر کے کلمۂ شہادت پڑھ کر مسلمان ہوگیا** اور شیخ کے مُریدوں میں شامل ہوکر بُلند دَرَجہ پایا۔ (روضُ الرّیاحین ص ۸۱)

اللہ عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔**

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

ولی کی خدمت رنگ لاتی ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! اَولیائے کِرام رَحِمَھُمُ اللّٰہُ تعالٰی کا نیکی کی دعوت کا انداز کس قدر نرالا ہوتا ہے! ان کی خدمت کرنے والا کبھی خالی نہیں لوٹتا۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ جب کوئی حُسنِ سُلوک کرے تو اُس کو دعاؤں سے نوازنا چاہئے۔ نیز اگر کوئی کافِر بھی اِحسان کردے تو اُس کے حق میں

دُعائے ہدایت کرنی چاہیے۔ حضرتِ سیِّدُنا شیخ ابوبکر شبلی علیہ رحمۃ اللہ الولی اور آپ کے مُریدین کی دُعائے ہدایت رنگ لائی اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ان کی خدمت کرنے والا نصرانی طبیب ایمان کی دولت سے مالا مال ہوگیا۔

دعائے ولی میں وہ تاثیر دیکھی
بدلتی ہزاروں کی تقدیر دیکھی

ایک لقمے کے سبب تین افراد جنتی

اُس نصرانی طبیب نے مسکین سمجھ کر کھانا پیش کیا اور نعمتِ ایمان سے سرفراز ہوا، تو اگر کوئی مسلمان بھی مسکین کو کھانا کھلائے تو وہ بھی جنّت کا حقدار قرار پائے۔ چُنانچہ سلطانِ دو جہان، مدینے کے سلطان، رَحمتِ عالمیان، سرورِ ذیشان صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے، **ایک لقمہ** روٹی اور ایک مٹھی خُرما (یعنی کھجور، چھوہارا) اور اس کی مثل کوئی اور چیز جس سے مسکین کو نفع پہنچے ان کی وجہ سے اللہ تعالیٰ **تین** (۳) شخصوں کو جنّت میں داخل فرماتا ہے، **ایک** صاحبِ خانہ جس نے حُکم دیا، **دوسری** زوجہ کہ اُسے تیار کرتی ہے، **تیسرے** خادِم جو مسکین کو دے آتا ہے پھر حُضُورِ سراپا نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نے فرمایا، حمد ہے اللہ عزوجل کے لئے جس نے ہمارے خادِموں کو بھی نہ چھوڑا۔ (المعجم الاوسط للطبرانی ج ٤ ص ٨٩ حدیث ٥٣٠٩)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمّد

دوسروں کو کھانا کھلانے کے فضائل پر مبنی مزید 5 فرامینِ مصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم ملاحظہ ہوں: ﴿۱﴾ تم میں سے بہتر وہ ہے جو کھانا کھلاتا ہے (مسند امام احمد ج۹ ص ۲۴۱ حدیث ۲۳۹۸۴) ﴿۲﴾ مغفِرت کو واجِب کرنے والے اُمور میں سے کھانا کِھلانا اور سلام کو عام کرنا ہے (مَکارِمُ الْاَخلاق لِلطّبرانی ص ۳۷۵ حدیث ۱۵۸) ﴿۳﴾ جب تک بندے کا دسترخوان بچھا رہتا ہے، فِرِشتے اُس پر رَحمتیں نازِل کرتے رَہتے ہیں (شُعَبُ الایمان ج ۷ ص ۹۹ حدیث ۹۶۲۶) ﴿۴﴾ جو اپنے مسلمان بھائی کی بھوک کو مِٹانے کا اِہتمام کرے اور اسے کھانا کِھلانے یہاں تک کہ وہ سَیر ہو جائے تو اللہ تعالٰی اُس کی مغفِرت فرما دے گا (مَجْمَعُ الزَّوائِد ج۳ ص ۳۱۹ حدیث ۴۷۱۹) ﴿۵﴾ جس نے بھوکے کو کھانا کِھلایا اللہ تعالٰی اسے سایۂ عَرش تلے جگہ عطا فرمائے گا۔ (مکارِمُ الْاَخلاق لِلطّبرانی ص ۳۷۳)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تَحریک، دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں کھانے اور کِھلانے کی سنّتیں سیکھنے کا جذبہ ملتا اور خوب علمِ دین حاصل ہوتا ہے نیز عاشِقانِ رسول کی بَرَکتوں سے بارہا کُفّار مُشرَّف بہ اسلام ہوتے رہتے ہیں۔ چُنانچہ ایک ایمان افروز واقِعہ مُلاحظہ ہو۔

﴿۸۳﴾ مَدَنی قافِلہ کا انوکھا مُسافر

باندرہ بمبئی (الھند) کے ایک اسلامی بھائی کا کچھ اِس طرح بیان ہے، "

میں نے راہ چلتے ہوئے لبِ سڑک کچھ لوگوں کو اِکٹھا کھڑا دیکھا، قریب گیا تو کوئی نوجوان ایک کتاب سے جس پر جلی حُروف میں **فیضانِ سنّت** لکھا ہوا تھا پڑھ پڑھ کر کچھ سُنا رہا تھا، میں بھی کھڑا ہو گیا، مجھے اُس کی باتیں بَہُت بھلی معلوم ہوئیں۔ اِختِتام پر اِن لوگوں میں سے ایک نے خود آگے بڑھ کر مجھ سے اِنتہائی مَحَبَّت سے مُلاقات کی اور **اِنفِرادی کوشش** کر کے مِنّتیں کرتے ہوئے مجھے تین[۳] دن کے **مَدَنی قافِلے** میں سفر کی دعوت دی، دَرس کے اَلفاظ ابھی تک میرے کانوں میں رس گھول رہے تھے، چُنانچہ میں نے بے اختیار "ہاں" کر دی اور سچ مچ **دعوتِ اسلامی** کے **عاشِقانِ رسول** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ساتھ تین[۳] دن کیلئے **مَدَنی قافِلے** کا مسافر بن گیا۔ مَدَنی قافِلے میں مجھے وہ کَیف وسُرور حاصِل ہوا کہ بیان سے باہَر ہے۔ آخِرِ کار ہمّت کر کے ایک مُبلِّغ کے آگے میں نے اپنا راز فاش کر ہی دیا کہ میں غیر مسلِم ہوں، اب تک کُفر کی تاریکیوں میں بھٹکتا رہا ہوں، آپ لوگوں کے دَرس، اِنفِرادی کوشش اور مَدَنی قافِلہ میں حُسنِ اَخلاق کے بھرپور مظاہَرے نے میرا دل مَوہ لیا ہے، مہربانی کر کے مجھے **مسلمان کر کے اپنا لیجئے**۔ اَلحمدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں توبہ کر کے کلِمہ پڑھ کر مسلمان ہو گیا۔ یہ دسمبر 2004ء کا واقِعہ ہے مُشرَّف بہ اسلام ہوئے اور یہ بتاتے وقت یعنی مارچ 2005ء میں مجھے صِرف چار[۴] ماہ ہوئے ہیں، میں نے داڑھی بڑھانی شُروع کر دی ہے، سر پر دن بھر ہرے عمامے

کا تاج سجائے رکھنے کا معمول بنالیا ہے اور اِس وقت دعوتِ اسلامی والے **عاشقانِ رسول** صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کیساتھ سنّتوں کی تربیّت کے مَدَنی قافِلے میں 63 دن کیلئے مسافر ہوں۔

آؤ اے عاشقیں، مل کے تبلیغ دیں　کافروں کو کریں، قافِلے میں چلو
سنّتیں عام ہوں، عام نیک کام ہوں　سب کریں کوششیں، قافلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب !　صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمّد

﴿۸۴﴾ بغداد کا تاجِر

بغداد شریف کا ایک تاجر اولیائے کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہ تعالیٰ سے بُہت **بُغض** رکھتا تھا۔ ایک روز حضرتِ سیِّدُنا بِشرِ حافی علیہ رحمۃ الکافی کو نمازِ جُمعہ پڑھ کر فوراً مسجد سے باہَر نکلتے دیکھ کر دل میں کہنے لگا کہ دیکھو تو سہی! یہ ولی بنا پھرتا ہے! حالانکہ مسجد میں اس کا دل نہیں لگتا جبھی تو نماز پڑھتے ہی فوراً باہَر نکل گیا ہے۔ وہ **تاجِر** یہی کچھ سوچتا اور کہتا ہوا ان کے پیچھے پیچھے چلنے لگا۔ حضرتِ سیِّدُنا بِشرِ حافی علیہ رحمۃ الکافی نے ایک **نانبائی** کی دکان سے روٹی خریدی اور شہر سے باہَر کی جانب چل پڑے۔ **تاجِر** کو یہ دیکھ کر اور بھی غصّہ آیا اور بولا، یہ شَخص مَحض روٹی کے لئے مسجد سے جلدی نکل آیا ہے اور اب شَہر کے باہَر کسی سبزہ زار میں بیٹھ کر کھائے گا۔ **تاجِر** نے تعاقُب جاری رکھتے ہوئے یہ ذِہن بنایا کہ جُوں ہی بیٹھ کر یہ روٹی کھانے لگے گا، میں پوچھوں گا کہ کیا ولی

ایسے ہی ہوتے ہیں جو روٹی کی خاطر مسجد سے فوراً نکل آئیں! چُنانچہ **تاجر** پیچھے پیچھے ہولیا حتّٰی کہ حضرتِ سیِّدُنا بِشرِ حافی علیہ رحمۃ الکافی کسی گاؤں میں داخل ہو کر ایک مسجد میں تشریف لے گئے۔ وَہاں ایک **بیمار آدمی** لیٹا ہوا تھا، حضرتِ سیِّدُنا بِشر حافی علیہ رحمۃ الکافی نے اُس بیمار کے سرہانے بیٹھ کر اُسے اپنے مبارک ہاتھ سے روٹی **کھلائی**۔ **تاجر** یہ مُعامَلہ دیکھ کر حیران ہوا۔ پھر گاؤں دیکھنے کے لئے باہَر نکلا۔ تھوڑی دیر کے بعد جب دوبارہ مسجد میں آیا تو دیکھا کہ مریض وَہیں لیٹا ہے مگر حضرتِ سیِّدُنا بِشرِ حافی علیہ رحمۃ الکافی وہاں موجود نہیں۔ اس نے مریض سے پوچھا کہ کہاں گئے؟ اُس نے بتایا کہ وہ تو **بغداد** شریف تشریف لے گئے۔ تاجر نے پوچھا، **بغداد** یہاں سے کتنی دُور ہے؟ وہ بولا، چالیس مِیل۔ تاجر سوچنے لگا کہ میں تو بڑی مشکِل میں پھنس گیا کہ ان کے پیچھے اِتنی دُور نکل آیا اور تعجُّب ہے کہ آتے ہوئے کچھ پتا ہی نہیں چلا مگر اب کس طرح واپَسی ہوگی؟ پھر اس نے پوچھا کہ اب دوبارہ وہ یہاں کب آئیں گے؟ بولا، اگلے جُمعہ کو۔ ناچار تاجر وَہیں رُکا رہا جب جُمعہ آیا تو حضرتِ سیِّدُنا بِشر حافی علیہ رحمۃ الکافی اپنے وقت پر تشریف لائے اور مریض کو روٹی کِھلائی۔ آپ رحمۃ تعالٰی علیہ نے اُس **تاجر** سے فرمایا، آپ کیوں میرے پیچھے آئے تھے؟ **تاجر** نے عاجِزی کے ساتھ عَرض کی، حُضُور! میری غَلَطی تھی! فرمایا، اُٹھئے اور میرے پیچھے پیچھے چلے آیئے۔ چُنانچہ وہ حضرت رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے پیچھے پیچھے چلنے لگا اور تھوڑی ہی دیر میں

بغداد شریف پہنچ گئے۔ **حضرتِ سیِّدُنا بِشر حافی** علیہ رحمۃ الکافی کی زندہ کرامت دیکھ کر بغداد کے تاجر نے اولیاء کرام کے بُغض سے توبہ کی اور آئندہ ان پاک لوگوں کا دل سے مُعتَقِد ہوگیا (روض الریاحین ص ۱۱۸) **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی ان پر رَحمت ہو اور ان کے صَدْقے ہماری مغفِرت ہو۔

خبیث گمان خبیث دل سے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مسلمان کے بارے میں بدگمانی حرام ہے۔ سرکارِ اعلیٰحضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولیٰنا شاہ امام اَحمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن نَقْل فرماتے ہیں، ''خبیث گمان خبیث دل ہی سے پیدا ہوتا ہے۔'' (فتاوٰی رضویہ ج ۲۲ ص ۴۰۰) خُصُوصاً اللہ والوں کو کبھی بھی حقارت کی نَظَر سے نہیں دیکھنا چاہیے۔ ان پاک لوگوں کی اداؤں میں لِلّٰہِیَّت وخُلوص اوران کے دلوں میں مخلوقِ خدا کا درد ہوتا ہے اور یہ پاک لوگ دِنوں کا سفر پَل بھر میں طے کر لیتے ہیں۔ بعض اَوقات **بدگمانی** کی سزا دُنیا میں ہاتھوں ہاتھ بھی ملتی ہے چُنانچہ

﴿۸۵﴾ بدگُمانی کی سزا

ایک بار کڑکڑاتی سردی میں حضرتِ سیِّدُنا **شیخ ابوالحسین نُوری** رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی خادِمہ زَیتُونہ دُودھ روٹی لے کر حاضِر ہوئی۔ اُس وَقْت ہاتھ سینکنے کیلئے پاس ہی کوئلے رکھے ہوئے تھے جنہیں آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ اُلٹ پلٹ رہے تھے،

کوئلے کی سیاہی ہاتھ میں لگی ہوئی تھی اور آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کھانا شروع کر دیا دریں اَثنا کوئلوں میں آگ بھڑک اُٹھی، دُودھ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ہاتھ پر بہنے لگا۔ اُس نے جی میں خیال کیا، یہ کیسے وَلی ہیں کہ ان میں صَفائی نہیں! پھر کسی کام سے حضرت کے گھر سے جب وہ نکلی تو یکا یک ایک عورت اُس سے لپٹ گئی اور کہنے لگی، تُو نے ہی میرے **کپڑوں کی گٹھڑی** چُرائی ہے اور اسے کوتوال کے پاس گھسیٹ کر لے گئی۔ حضرتِ سیِّدُنا **شیخ نوری** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو اِطلاع ہوئی تو کوتوالی میں سِفارش کیلئے تشریف لے گئے۔ کوتوال نے کہا، میں اِسے کیسے چھوڑوں اِس پر چوری کا اِلزام ہے! اِتنے میں ایک کنیز وُہی **کپڑوں کی گٹھڑی** لے کر آئی اور حضرت نے کپڑے اُس کی مالِکہ کے حوالے کر کے زَیتونہ سے فرمایا، آئندہ **بدگمانی** کروگی کہ ولیُّ اللہ کیسے ناصاف ہوتے ہیں! زَیتونہ نے کہا، مجھے **بدگمانی کی سزا** مل گئی ہے آئندہ کیلئے میں توبہ کرتی ہوں۔ (رَوضُ الرِّیاحِین ص ۱۳۶) **اللہ** عَزَّوَجَلَّ

کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔

بدگمانی حرام ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! بدگمانی کی ہاتھوں ہاتھ سزا مل گئی اگر دنیا میں سزا نہ بھی ملے تب بھی ہمیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کا خوف کرنا چاہئے کہ **مسلمان پر بدگمانی حرام** ہے۔ میرے آقا اعلیٰحضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولیٰنا شاہ امام اَحمد رَضا خان علیہ رحمۃ

الرحمن نقل فرماتے ہیں، ''خبیث گمان خبیث دل میں ہی پیدا ہوتا ہے۔''

(فتاوٰی رضویہ ج ۲۲ ص ۴۰۰ رضا فاؤنڈیشن مرکز الاولیاء لاہور)

پارہ ۱۵ سورۃُ بنی اسرائیل کی آیت نمبر ۳۶ میں اللہ تبارَکَ وَ تعالیٰ کا فرمانِ عبرت نشان ہے،

وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌؕ اِنَّ السَّمْعَ وَ الْبَصَرَ وَ الْفُؤَادَ كُلُّ اُولٰٓىٕكَ كَانَ عَنْهُ مَسْـٴُـوْلًا۝۳۶

ترجمۂ کنزالایمان: اور اس بات کے پیچھے نہ پڑ جس کا تجھے علم نہیں بے شک کان اور آنکھ اور دل ان سب سے سوال ہونا ہے۔

(پ ۱۵ بنی اسرائیل ۳۶)

پارہ ۲۶ سورۃُ الْحُجُرات میں اللہ عزوجل کا فرمانِ عالیشان ہے،

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِیْرًا مِّنَ الظَّنِّ٘-اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ

ترجمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو بہُت گمانوں سے بچو بیشک کوئی گمان گناہ ہو جاتا ہے۔

(پ ۲۶ الحجرات ۱۲)

ایک موقع پر سرکارِ نامدار، بِاِذْنِ پروَرْدگار دو عالَم کے مالِک ومختار، شَہَنْشاہِ اَبرار عَزَّوَجَلَّ و صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم نے کسی بات پر ارشاد فرمایا، کیا تُو نے اُس کے دل کو چیر کر دیکھا کہ تجھے عِلْم ہو جاتا۔'' (ابو داؤد ج ۳ ص ۶۳ حدیث ۲۶۴۳)

مزید فرماتے ہیں، صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم بد گمانی سے بچو کیوں کہ گمان کرنا

سب سے جُھوٹی بات ہے۔ (صحیح البخاری ج۳ ص٤٤٦ حدیث٥١٤٣)

﴿۸۶﴾ رونے والے کو دیکھ کر تم بھی رو پڑو

حضرتِ سیِّدُ نا مکحول دِمشقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، جب کسی کو روتا دیکھو تو اُس کے ساتھ تم بھی رونے لگ جاؤ، بدگمانی مت کرو کہ یہ ریاکاری کر رہا ہے۔ ایک مرتبہ ایک رونے والے مسلمان کے بارے میں میں نے بدگمانی کر لی تھی تو اِس کی سزا میں سال بھر تک میں رونے سے محروم رہا۔

(تَنبِیْہُ الْمُغتَرِّین ص۱۲۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿۸۷﴾ 9 کافِروں کا قبولِ اسلام

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرانِ وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں کی بھی خوب بہاریں ہیں۔ ان کی بَرَکت سے جہاں بگڑے ہوئے مسلمانوں کی اِصلاح کا سامان ہوتا ہے بَسا اوقات وہاں کُفّار کو بھی اسلام قَبول کرنے کی سَعادَتیں نصیب ہو جاتی ہیں، چُنانچِہ ایک مُبلِّغ کا بیان ہے کہ میں نے تقریباً 5 سال قَبْل اپنے کالج کے کلاس فیلو ایک کافِر اسٹوڈنٹ اور اس کے دوستوں کو مکتبۃُ المدینہ سے یاسین شریف مع ترجمہ کنزالایمان کی کیسیٹ اور سُنّتوں بھرے بیانات کی چند کیسیٹس نیز چند

رسالے وغیرہ تُحفے میں دیئے تھے۔ 5 جنوری 2006ء میں سنّتوں کی تربیت کے **عاشِقانِ رسول** کے ایک مَدَنی قافِلے میں مجھے **سُکّر مَنڈ** (بابُ الاسلام سندھ) کے سفر کی سعادت حاصِل ہوئی۔ وہاں اُسی **کافر کلاس فیلو** سے ملاقات ہوگئی۔ اس کا پورا گروپ ساتھ تھا اور یہ کُل 15 افراد تھے۔ میں نے اُس سے کیسیٹوں کے بارے میں دریافْت کیا، اُس نے بتایا کہ **یٰسین شریف** کی تِلاوت اور ترجَمہ سُن کر مجھے اتنا سکون ملا کہ اس سے پہلے کبھی زندگی میں نہ ملا تھا۔ اس کے بعد سے ہر **رَمَضانُ الْمبارَک** میں مسجد کے باہر بیٹھ کر اسپیکر سے تَراویح میں ہونے والی تِلاوت سننے کا معمول ہے۔ نیز میں نے بیانات کی **کیسٹیں** سُنیں اور رسائل پڑھے اِس سے میرے دل پر بڑا گہرا اثر ہوا۔ مُبلِّغ کا کہنا ہے میں نے اُس کو اسلام کی دعوت پیش کی، وہ اِسلام سے مُتأثِّر ہو چکا تھا مگر مسلمان ہونے کیلئے تیار نہیں تھا۔ میں بہُت دیر تک اُس پر اور اُس کے دوستوں پر **اِنفِرادی کوشش** کرتا رہا، **آخر کار کامیابی ہو ہی گئی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ **ہاتھوں ہاتھ 9 کُفّار مشرَّف بہ اسلام ہوگئے** اور باقیوں نے کہا ہم غور کریں گے۔

آؤ علمائے دیں، بہرِ تبلیغِ دیں مل کے سارے چلیں قافِلے میں چلو
دُور تاریکیاں کُفر کی ہوں میاں آؤ کوشش کریں قافِلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

﴿۸۸﴾ ثرید اور لذیذ گوشت

حضرت سیِّدُنا شیخ علامہ یافعی یَمَنی علیہ رحمۃُ اللہِ القوی فرماتے ہیں، دَورانِ سفر ایک روز ہمارا قافِلہ کسی گاؤں میں پہنچا، ایک شخص گاؤں والوں سے مانگ کر ایک دیگچی لایا اور اس میں حلوا پکایا اور سب نے مل کر کھایا۔ قافِلے کا ایک آدمی غیر موجود ہونے کے سبب نہ کھا پایا۔ اُس کے پاس تھوڑا سا آٹا تھا، آٹا لے کر وہ پورے گاؤں میں پِھرا مگر پکانے والا کوئی نہ ملا، اِسی دَوران راستے میں اسے ایک نابینا ضَعیف مِلا، اُس نے بہ نیّتِ ثواب وہ آٹا اُسے دیدیا (اس حالت کو لُطفِ خفی پر محمول کرنا چاہئے کہ گویا حکمتِ الٰہی عزوجل نے اسے زَبانِ حال سے مخاطب کیا کہ یہ آٹا اس مردِ ضعیف کا رِزق ہے۔ جبکہ تیرا رِزق ہم اپنے خوانِ کرم سے دیں گے) اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رَحمت کے قربان! کچھ ہی دیر بعد ایک شخص آیا اور اُس نے تمام قافِلے والوں میں سے صِرف اُسی آدمی کو بُلایا اور اپنے گھر لے جا کر **ثَرید اور لذیذ گوشت کِھلایا۔**

(مُلَخَّصاً روضُ الرَّیاحِین ص ۱۵۳) **اللہ** عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔**

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ معلوم ہوا راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں کھانا **کِھلانا** کبھی بھی رائیگاں نہیں جاتا بسا اوقات دُنیا میں بھی ہاتھوں ہاتھ اَجر مل جاتا ہے اور آخرت کے ثواب کا اِستحقاق بھی باقی رہتا ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿۸۹﴾ گوشت اور حلوا

ایک بُزُرگ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، میں نے ایک مسجِد میں دیکھا کہ وہاں ایک مالدار تاجر بیٹھا ہے اور قریب ہی ایک فقیر ہاتھ اٹھا کر دُعا مانگ رہا ہے، الٰہی عزّوجل! **گوشت اور حلوا کھلادے!** اُس تاجر نے سُنا تو کہنے لگا، ''یہ فقیر دَر اصل مجھے سُنا رہا ہے، خُدا عزّوجل کی قسم! اگر مجھ سے مانگ لیتا تو میں اسے کِھلا دیتا مگر اب نہیں **کِھلاؤں گا۔''** تھوڑی دیر کے بعد وہ فقیر سو گیا۔ اتنے میں کوئی شخص ایک ڈھکا ہوا طباق لے کر آیا اور ہم سب کی طرف نظر دوڑانے کے بعد اُس سوئے ہوئے فقیر کو دیکھ کر طباق نیچے رکھ کر اُس کے پاس بیٹھ گیا اور اسے جگا کر بَصَد عاجزی عرض کرنے لگا، **گوشت اور حلوا** حاضِر ہے تناوُل فرما لیجئے! فقیر نے اُس میں سے کچھ کھا کر طباق واپَس کر دیا۔ اُس تاجر نے مُتَعَجِّب ہو کر کھانا لانے والے سے پوچھا، یہ کیا قِصّہ ہے؟ وہ بولا، میں ایک مزدور ہوں، ایک عرصے سے گھر والوں کے **گوشت اور حلوا** کھانے کے اَرمان تھے مگر غُربت کی وجہ سے نہیں کھا پاتے تھے۔ آج بڑے دِنوں کے بعد مزدوری میں ایک مِثقال (یعنی ساڑھے ۴ چار ماشہ) سونا ملا اِس لئے **گوشت اور حلوا** تیار کیا گیا، میں تھوڑی دیر کے لئے سو گیا، آنکھیں تو کیا سوئیں، سوئی ہوئی قسمت انگڑائی لیکر جاگ اُٹھی! مجھے خواب میں **جنابِ رسالت مآب** صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کا جلوۂ زیبا نظر آگیا، میں نظارۂ محبوب میں گم تھا کہ

لبہائے مبارَکہ کو جُنبِش ہوئی ، رَحْمت کے پھول جھڑنے لگے اور اَلفاظ کچھ یوں تَرتیب پائے، ''**تمہاری مسجِد میں ایک ولی موجود ہے جو گوشْت اور حلْوا چاہتا ہے، تم یہ گوشْت اور حلْوا پہلے اسے کِھلا دو وہ اپنی خواہِش کے مطابِق کھا کر واپَس کردیگا اور بقِیّہ میں اللہ تعالیٰ بَرَکت عطا فرمائے گا اِس کے عِوَض میں تُمہیں جنّت میں لے چلوں گا۔**'' چُنانچِہ میں فوراً یہ کھانا لے کر یہاں حاضِر ہوگیا۔ یہ سُن کر تاجِر کہنے لگا، اِس کھانے پر تمہارا کیا خرچ آیا ہے؟ کہا، ایک مِثْقال سونا۔ تاجِر نے کہا، مجھ سے دَس مِثْقال سونا لے لو اور اپنے اِس عَمَلِ خیر سے مجھے ایک قیراط کا حصّہ دار بنالو۔ وہ بولا، ہرگز نہیں۔ تاجِر نے کہا، بِیس مِثْقال سونا لے لو۔ وہ بولا، نہیں۔ تاجِر نے کہا، پچاس مِثْقال سونا لے لو۔ اُس نے کہا، ساری دُنیا کے خزانے بھی دے دو تو رسولُ اللہ عَزَّوَجَلَّ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم سے کئے ہوئے سَودے میں تمہیں شریک نہیں کروں گا، تمہاری قسمت میں یہ چیز ہوتی تو تم مجھ سے پہل کر سکتے تھے، لیکن اللہ تعالیٰ اپنی رَحْمت کے ساتھ خاص کرتا ہے جسے چاہے۔ (رَوضُ الریاحین ص ۱۵۳) **اللہ** عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رَحْمت ہو اور ان کے صَدْقے ہماری مغفِرت ہو۔**

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! اللہ والوں کی یہ شان ہے کہ

وہ اپنے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی مرضی پر چلتے ہیں اور اللہ عزوجل ان کی عَرْض پوری فرمادیتا ہے۔ اور یہ بھی معلوم ہوا کہ اپنی فانی دولت کے نشہ میں مَسْت رہ کر اللہ ربُّ العزّت کے نیک بندوں کو نظرِ حقارت سے دیکھنے والے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فضل اور رسولُ اللہ عَزَّوَجَلَّ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کے کرم سے محروم رہ جاتے ہیں۔ نیز یہ بھی جاننے کو ملا کہ سرکارِ نامدار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم اپنے پروردگار عَزَّوَجَلَّ کی عطا سے دانائے غُیُوب (یعنی غیبوں پر خبردار) ہیں جبھی تو فقیر کو جان لیا اور اپنے ایک غلام کی قسمت جگا کر اُسے جنّت کی بِشارت سُنا کر خدمت کیلئے بھیج دیا۔

سرِ عَرْش پر ہے تری گزر دلِ فَرْش پر ہے تری نظر
مَلَکُوت و مُلک میں کوئی شے نہیں وہ جو تجھ پہ عِیاں نہیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ بھی جاننے کو ملا کہ کسی مسلمان پر **بدگمانی** بسا اوقات دنیا میں بھی پشیمانی کا باعِث بنتی ہے اور شَرعاً بھی مسلمان پر بدگمانی کرنا حرام ہے۔

﴿۹۰﴾ معذور بچّہ چلنے پھرنے لگا!

ڈاکوؤں کی ایک جماعت لوٹ مار کیلئے نکلی، دَرایں اَثناء رات ایک مسافر خانہ میں قِیام کیا اور وہاں یہ ظاہر کیا کہ ہم لوگ راہِ خدا عزوجل کے مسافر ہیں اور جِہاد کیلئے نکلے ہیں۔ مسافر خانہ کا مالِک نیک آدمی تھا اُس نے رِضائے الٰہی عَزَّوَجَلَّ پانے

کی نیّت سے ان کی خوب خدمت کی۔ صُبح وہ ڈاکو کسی طرف روانہ ہوگئے اور لوٹ مار کرکے شام کو واپَس وَہیں آ گئے۔ گُزشتہ شب مسافر خانہ والے کے جس لڑکے کو چلنے پھرنے سے معذور دیکھا تھا وہ آج بِلا تکلُّف چل پھر رہا تھا! اُنہوں نے تَعَجُّب کے ساتھ مسافر خانہ والے سے اِستِفسار کیا، کیا یہ وُہی کل والا معذور لڑکا نہیں؟ اُس نے بڑے اِحْتِرام سے جواب دیا، جی ہاں، یہ وُہی ہے۔ پوچھا، یہ کیسے صحّت یاب ہوگیا؟ جواب دیا، یہ سب آپ جیسے راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ کے مسافروں کی بَرَکت ہے، بات یہ ہے کہ آپ لوگوں نے جو کھایا تھا اُس میں سے کچھ بچ رہا تھا، ہم نے آپ حضرات کا جُوٹھا کھانا بہ نیّتِ شِفا اپنے معذور بچے کو **کِھلایا** اور جُھوٹے پانی سے اُس کے بَدَن پر مالِش کی، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ جیسے نیک بندوں کے **جھوٹے کھانے اور پانی** کی بَرَکت سے ہمارے معذور بچّے کو شِفاء عطا فرمائی۔ جب ڈاکوؤں نے یہ سُنا تو ان کی آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے، روتے ہوئے اُنہوں نے کہا، یہ سب آپ کے حُسْنِ ظن کا نتیجہ ہے ورنہ ہم تو سخت گنہگار لوگ ہیں، سنو ہم راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ کے مسافر نہیں ڈاکو ہیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اِس کرم نوازی نے ہمارے دلوں کی دنیا زَیر وزَبر کردی، ہم آپ کو گواہ رکھ کر توبہ کرتے ہیں۔ چُنانچہ تائب ہو کر ان لوگوں نے نیکی کا راستہ لیا اور مرتے دم تک توبہ پر ثابت قدم رہے (کتابُ القَلیُوبی ص ۲۰) **اللہ** عَزَّوَجَلَّ **کی ان پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔**

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمّد

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم): جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور وہ مجھ پر دُرُود شریف نہ پڑھے تو وہ لوگوں میں سے کنجوس ترین شخص ہے۔

مسلمان کے جُوٹھے میں شفاء ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رَحمت کی کیسی بہاریں ہیں! یہ بھی معلوم ہوا کہ مسلمان پر حُسنِ ظن کی بھی بَرَکتیں ہیں۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ مسلمان کے جوٹھے میں شِفاء ہے۔ یہ بھی پتا چلا فیض پانے کیلئے اِعتِقاد پکّا ہونا چاہئے، ڈِھلمِل یقین (یعنی کچے یقین) والا نہ ہو، مَثَلاً سوچتا ہو کہ فُلاں بُزُرگ سے یا فُلاں ولیُّ اللہ کے مزار پر حاضِری دینے سے نہ جانے فائدہ ہوگا یا نہیں ہوگا وغیرہ۔ ایسا شخص فیض نہیں پا سکتا۔ نیز فیض ملنے میں وقت کی کوئی قید نہیں ہوگی اپنا اپنا مقدّر ہوتا ہے کسی کو فوراً فیض مل جاتا ہے کسی کا برسوں تک کام نہیں ہوتا۔ کام ہو یا نہ ہو" یک در گِیرو مُحکم گِیر "یعنی ایک دروازہ پکڑ اور مضبوطی کے ساتھ پکڑ" کے مِصداق پڑے رہنا چاہئے۔

کوئی آیا پا کے چلا گیا کوئی عُمر بھر بھی نہ پا سکا
مِرے مولیٰ تجھ سے گِلہ نہیں یہ تو اپنا اپنا نصیب ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿۹۱﴾ مفلوج کی ہاتھوں ہاتھ شفا یابی

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ صلوٰۃ وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں رَمَضانُ المبارَک کے آخری عَشَرہ میں مساجد کے

اجتماعی اعتِکاف کا سلسلہ ہوتا ہے جس میں مُعْتَکِفین کی سنّتوں بھری تربیّت کی جاتی ہے۔ مُعاشَرہ کے کئی بگڑے ہوئے اَفراد دَورانِ اعتِکاف گناہوں سے تائِب ہوکر زندَگی کے نئے دَور کا آغاز کرتے ہیں۔ بعض اوقات ربِّ کائنات عَزَّوَجَلَّ کی عنایات سے ایمان افروز کرِشمات کا بھی ظُہُور ہوتا ہے چُنانچِہ رَمَضانُ المُبارَک ۱۴۲۵ ھ کے اجتماعی اعتِکاف میں **دعوتِ اسلامی کے عالَمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ بابُ المدینہ کراچی** میں جہاں کم وبیش **2000** مُعْتَکِفین تھے، اُن میں ضِلَع چکوال (پنجاب، پاکستان) کے **77** سالہ مُعَمَّر بُزُرگ حافِظ محمد اشرف صاحِب بھی مُعْتَکِف ہوگئے۔ **قبلہ حافِظ صاحِب کا ہاتھ اور زَبان مَفلُوج تھے اور قوّتِ سَماعت بھی جواب دے چُکی تھی**۔ وہ بڑے خوش عقیدہ تھے۔ اُنہوں نے ایک بار **اِفطار** کے کھانے میں بَقَصدِ حُسنِ ظَن **ایک مُبَلِّغ سے جُھوٹا کھانا لیکر کھایا**، اُسی سے دَم بھی کروایا، بس اُن کے **حُسنِ ظن** نے کام کر دکھایا، رَحْمتِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ کو جوش آیا، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ان کو شِفایاب فرمایا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اُن کا فالِج کا مَرَض جاتا رہا۔ اُنہوں نے ہزاروں اسلامی بھائیوں کی موجودَگی میں **فیضانِ مدینہ** کے مَنچ پر چڑھ کر بَقَصدِ عقیدت اپنے رُوبہ صحّت ہونے کی **بِشارت** سُنائی، یہ نویدِ جانفِزا سُن کر فَضاء **"اللہ اللہ، اللہ اللہ"** کی پُر کیف صَداؤں سے گونج اُٹھی۔ اُن دِنوں کئی مقامی اَخبارات نے اِس خبرِ فرحت اثر

کو شائع کیا۔

دعوتِ اسلامی کی قَیّوم عزوجل دونوں جہاں میں مچ جائے دھوم

اس پہ فِدا ہو بچّہ بچّہ یااللہ عزوجل مِری جھولی بھر دے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمّد

سیِّد کو نوکر رکھنا کیسا؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ **عاشِقانِ رسول** کی صُحبت بھی بابَرَکت اور اُن کا پَس خُوردہ یعنی **جھوٹا کھانا** بھی باعِثِ شِفاء وصحّت۔ میرے آقا اعلیٰحضرت، اِمامِ اَہلسنّت، **مولیٰنا شاہ امام اَحمد رَضا خان** علیہ رحمۃُ الرحمٰن سیِّد زادوں کی عظمت اور مسلمان کا جُھوٹا کھانے کی بَرَکت سے مُتَعَلِّق فرماتے ہیں، ''**سیِّد زادے** سے ذلیل خدمت لینا جائز نہیں اور ایسی خدمت پر اُس کو **ملازِم** رکھنا بھی **ناجائز**۔'' جس خدمت میں ذِلّت نہیں اُس پر مُلازِم رکھ سکتا ہے۔ **سیِّد زادے** کو مارنے سے اُستاذ مُطلَق اِحتِراز (یعنی مکمّل پرہیز) کرے۔ باقی رہا مسلمان کا **جُھوٹا**، وہ کھانا کوئی ذِلّت نہیں۔ حدیثِ پاک میں اُسے **شِفاء** فرمایا (کشف الخفاء ج ۱ ص ۳۸٤ حدیث ۱٤۰۳)، وہ اگر **سیِّد زادہ** مانگے تو اُسے اُسی (یعنی مسلمان کے جُھوٹے میں شِفا ہے اِس) نیّت سے دیا جائے، اپنا اُلُش (یعنی جُھوٹا) دے رہا ہوں اِس نیّت سے نہ دے۔

(از افادات: فتاوی رضویہ ج ۲۲ ص ۵۶۸)

﴿۹۲﴾ جسے خدا رکھّے اُسے کون چکّھے

حضرت سیِّدُنا علی بن حَرْب علیہ رَحْمۃُ الرَّبّ نے بیان فرمایا کہ میں اور کچھ نوجوان مَوصِل کے کَنارے ایک کَشتی میں بیٹھے، کَشتی جب درمیان میں پہنچی تو ایک مچھلی دریا سے کُود کر کَشتی میں آ گئی۔ باہم مشورہ کر کے بھون کر کھانے کے لئے ناؤ جب ایک کَنارے پر لگائی اور آگ جلانے کے لئے لکڑیاں جَمْع کی جانے لگیں، اِسی دَوران ہم نے وِیرانہ میں ایک **لرزہ خیز منظر** دیکھا، کیا دیکھتے ہیں کہ پُرانے کھنڈرات اور قدیم مکانات کے نشانات ہیں اور ایک شَخص لیٹا ہے جس کے دونوں ہاتھ پیٹھ کے پیچھے بندھے ہوئے ہیں اور وَہیں پر ایک دوسرا شَخص **ذَبْح شُدہ** پڑا ہے۔ نیز نزدیک ہی سامان سے لدا ہوا ایک **خَچَّر** کھڑا ہے۔ ہم لوگوں نے بندھے ہوئے شَخص سے ماجرا دریافت کیا۔ اُس نے کہا، میں نے اِس ذَبْح شُدہ شَخص کا خَچَّر کرایہ پر لیا تھا، یہ مجھے راستے سے یہاں بھٹکا لایا اور میری مُشکیں کس دیں (بازو باندھ دیئے) اور کہا کہ میں تجھے قَتْل کر دوں گا۔ میں نے اس کو خدا عزوجل کا واسِطہ دیا اور کہا، "میرے قَتْل کا گُناہ اپنی گردن پر نہ لے، بے شک یہ سارا سامان تُو لے لے میں نے یہ تیرے لئے مُباح کیا، میں اِس کی کسی سے بھی شِکایت نہیں کروں گا۔" مگر وہ اپنے ارادے پر اَڑا رہا۔ اور مجھے مارنے کے لئے اس نے اپنی کمر میں ٹھونسا ہوا **خُنجر** کھینچا مگر وہ نہ نکلا اس پر اُس نے جب خوب زور لگایا تو وہ **خُنجر** نکل کر ایک دم جھٹکے کے

ساتھ اس کے حلق پر آلگا اور یوں وہ خود بخود ذَبح ہو گیا اور تڑپ تڑپ کر مر گیا۔ یہ سُننے کے بعد ہم نے اس کے بندھن کھول دیئے اور وہ شُخص **خچر** اور اپنا سامان لے کر اپنے گھر کی طرف روانہ ہو گیا۔ پھر ہم لوگ کَشتی میں آئے تا کہ بُھوننے کیلئے مچھلی نکالیں تو وہ کود کر دریا میں جا چکی تھی۔ (رَوضُ الرّیاحین ص ۱۳۹)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً جسے خدا عزوجل رکھے **اُسے کون چکھے!** اللہ عزوجل کی شانِ بے نیازی اور کرم نوازی بھی کیا خوب ہے! **ظالم لٹیرا** خود اپنے ہی ہاتھوں ذَبح ہو کر کیفَرِ کردار (یعنی اپنی سزا) کو پہنچا اور بندھے ہوئے شُخص کو چُھڑوانے کیلئے دریا سے کود کر **مچھلی** کَشتی میں پہنچی اور بھون کر کھانے کی خواہش کے سبب قافِلہ کَنارے پر اُترا مگر مچھلی کھانا اُن کے مقدّر میں کہاں! وہ تو بندھے ہوئے مظلوم بندے کی امداد کو آنے، اُس کے بندھن چُھڑوانے کا ثواب کمانے اور کَرِشمۂ قدرت کے ڈنکے بجانے کے بہانے تھے۔

جلوے ترے گُلشن گُلشن، سَطوَت تری صحرا صحرا
رَحمت تری دریا دریا، سُبحٰنَ اللہ سُبحٰنَ اللہ جَلَّ جَلَالُہٗ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿۹۳﴾ روزی کا وسیلہ

مسجِدُالْحرام شریف (مکّۂ مکرّمہ) میں ایک **عابِد** (یعنی عبادت گزار

شخص) رات بھر عبادت میں مشغول رہا کرتا، دن کو روزہ رکھتا، روزانہ شام کو ایک شخص اسے دو[2] روٹیاں دے جاتا، اُس سے اِفطار کر لیتا اور پھر دوسرے[2] دن تک کیلئے عبادت میں لگ جاتا۔ ایک روز اس کے دل میں خیال آیا کہ یہ کیسا **توکُّل ہے** کہ میں تو ایک انسان کی دی ہوئی روٹی پر تکیہ (یعنی بھروسہ) کر کے بیٹھا ہوں! اور مخلوق کے رَزّاق عزوجل پر بھروسہ نہیں کیا، شام کو جب روٹیاں لے کر آنے والا آیا تو **عابد** نے واپس کر دیں۔ اِسی طرح تین[3] روز گزار دیئے۔ جب بھوک کا غلبہ ہوا تو اپنے **ربّ** عزوجل سے فریاد کی۔ شب کو خواب میں دیکھا، کہ وہ اللہ تعالٰی کی بارگاہ میں حاضِر ہے اور اللہ تعالٰی فرماتا ہے، میں اپنے بندے کے ذَرِیعے جو کچھ بھیجتا تھا تُو نے اُسے کیوں لوٹا دیا؟ **عابد** نے عَرض کی، **مولا!** میرے دل میں خیال آیا کہ تیرے سوا دوسرے پر تکیہ (یعنی بھروسہ) کر بیٹھا ہوں۔ ربّ تعالٰی نے فرمایا، وہ روٹیاں کون بھیجا کرتا تھا؟ **عابد** نے عَرض کی، **یا اللہ** عزوجل**!** تُو ہی بھیجنے والا ہے۔ حُکم ہوا! اب میں بھیجوں تو واپس نہ لوٹانا۔ اُسی خواب کے دَوران یہ بھی دیکھا کہ رُوٹیاں لانے والا شخص ربُّ الْعٰلمین جَلَّ جَلالُہٗ کے دربار میں حاضِر ہے۔ اللہ تعالٰی نے اُس سے پوچھا، تُو نے اِس **عابد** کو روٹیاں دینی کیوں بند کر دیں؟ اُس نے عَرض کی، **اے مالِک** عزوجل **و مولا!** تجھے خوب معلوم ہے۔ پھر پوچھا، اے بندے! وہ روٹیاں تُو کسے دیتا تھا؟ عَرض کی، میں تو تجھے (یعنی تیری ہی راہ میں دیتا تھا) ارشاد ہوا، **تو اپنا عمل جاری رکھ، میری طرف سے تیرے لئے اِس کے عِوَض میں جنّت ہے۔**

(رَوضُ الریاحین ص ٦٧)

بے مانگے ملے تو

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ والوں کا انداز بھی خوب ہوتا ہے! اللہ ربُّ الْعٰلمین جَلَّ جَلالُہٗ عبادت گزار بندوں پر خوب نوازِشات فرماتا ہے اور ان کے لئے عالَمِ غیب سے اَسباب مُہیّا فرماتا ہے۔ جب دوسروں کے مال کی حِرْص وطَمَع نہ ہو، دینے والا اِحْسان جتانے والا نہ ہو، جس سے لیا اُس کا دل خوش ہونے کی اُمّید ہو، جس نے دیا اُس کے دل میں لینے والے کی عزّت میں کمی آنے کا اِمکان نہ ہو۔ لینے کی صورت میں دینے والے یا دیکھنے والے کی نظر میں کسی قسم کی تذلیل کا شائبہ نہ ہو۔ اَلْغَرَض کوئی مانِعِ شَرعی نہ ہو تو بِغیر مانگے جو ملے اُس کو قبول کر لینا چاہئے۔ چُنانچہ حضرتِ سیِّدُنا خالِد بن عدی جُہَنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، میں نے تاجدارِ رسالت، ماہِ نُبُوَّت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کو فرماتے سُنا، جسے اس کے بھائی کے ذَرِیعہ کوئی چیز بِغیر مانگے اور بِغیر حِرْص کے پہنچے تو اُسے قبول کر لینا چاہئے اور لوٹانا نہیں چاہئے کہ وہ تو رِزْق ہے جو اس کو اللہ عزّوجلّ نے (بذریعۂ غیر) بھیجا۔ (مُسْنَد امام احمد ج٦ ص٢٧٦ حدیث ١٧٩٥٨) معلوم ہوا بِغیر سُوال کے ملنے والی چیز کے لینے میں کوئی حَرَج نہیں جبکہ اس چیز کی طرف اُسے حِرْص وطَمَع نہ ہو البتّہ اگر غنی ہے کہ دینے والے کی دل جُوئی کے لئے لے تو لیا لیکن لینے کے بعد اگر اس چیز کی اسے ضَرورت نہ ہو تو کسی کو تُحْفَۃً دیدے یا صَدَقہ کر دے، چُنانچہ حضرتِ سیِّدُنا عائذ بن عَمْرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، نبی

کریم، رءُوف رحیم، محبوبِ ربِّ عظیم عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عظیم الشّان ہے، جسے اس رِزْق سے بغیر مانگے یا بغیر حِرْص کے کچھ ملے تو اسے تہ دل سے قَبول کرنا چاہئے اور اگر غنی ہو تو (قَبول کر کے) اپنے سے زِیادہ حاجت مند کو بھیج دے۔ (مُسند امام احمد ج۷ ص ۳۶۲ حدیث ۲۶۷۳)

تحفہ یا رشوت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس میں کوئی شک نہیں کہ تحفہ قَبول کرنا سنّت ہے مگر یاد رہے کہ تحفہ لینے دینے کی مختلف صُورتیں ہیں، ہر تُحفہ قَبول کرنا ہرگز سنّت نہیں۔ حضرت سیِّدُنا امام بُخاری علیہ رحمۃ اللہ البَارِی نے اپنی ''صحیح بخاری'' میں باقاعِدہ ایک باب باندھا ہے جس کا نام ہے، ''بَابُ مَنْ لَّمْ يَقْبَلِ الْهَدِيَّةَ لِعِلَّةٍ'' یعنی ''اُس شخص کے بارے میں باب، جس نے کسی وجہ سے تُحفہ قَبول نہ کیا۔'' اس باب میں سیِّدُنا امام بخاری علیہ رَحمۃُ اللہِ البَارِی نے تعلیق [1] کی حضرت سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا، ''**سرکارِ دوعالَم صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم کی ظاہری حیاتِ طیِّبہ میں تو تُحفہ تُحفہ ہی تھا مگر آج کل رشوت ہے۔**'' (صحیح البخاری ج۲ ص ۱۷۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

[1] یعنی ابتدائے سَنَد سے راوی کو ساقِط کر کے حدیث بیان کرنا۔

﴿۹۴﴾ سیبوں کے طَباق

اِس روایت کی شَرح کرتے ہوئے حضرتِ علّامہ بدرُالدّین عَینی حَنَفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حضرتِ سیِّدُنا فُرات بن مُسلِم رَحْمَۃُ اللہ تعالیٰ علیہ کی سند سے رِوایت بیان فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت **سیِّدُنا عُمر بن عبدُالعزیز** رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سیب کھانے کی خواہش ہوئی مگر گھر میں کوئی ایسی چیز نہ ملی جس کے بدلے سیب خرید سکیں۔ چُنانچِہ ہم ان کے ساتھ سُوار ہوکر نکلے۔ دَیہات کی جانب کچھ لڑکے ملے جنھوں نے **سَیبوں کے طَباق** (تُحفۃً پیش کرنے کیلئے) اُٹھائے ہوئے تھے۔ سیِّدُنا عُمر بن عبدُالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک طَباق اُٹھا کر سُونگھا اور پھر واپَس کردیا۔ میں نے ان سے اس بارے میں عَرض کی تو فرمایا، مجھے اِس کی حاجت نہیں۔ میں نے عَرض کی، کیا سیِّدُنا رسولُ اللہ عزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم، سیِّدُنا ابوبکر صِدّیقِ اکبر اور سیِّدُنا عُمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما تُحفہ قَبول نہیں فرمایا کرتے تھے؟ ارشاد فرمایا، بِلاشُبہ یہ اُن کے لئے **تحائف** ہی تھے مگر ان کے بعد کے عُمّال (یعنی حُکّام یا ان کے نُمائندوں) کے لئے **رِشوت** ہیں۔ (عُمدَۃُ القاری ج ۹ ص ۴۱۸)

کون کس کا تُحفہ نہ لے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! حضرت سیِّدُنا عُمر بن عبدُالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تُحفے کے سیب قَبول فرمانے سے اِنکار کردیا۔ کیوں کہ آپ

جانتے تھے کہ یہ تُحفہ بحیثیتِ خلیفہ وَقت دیا جا رہا ہے اگر میں خلیفہ نہ ہوتا تو کوئی کیوں دیتا؟ اور یہ بات تو ہر ذِی شُعور آدمی سمجھ سکتا ہے کہ **وُزَراء، قومی و صوبائی اسمبلی کے ممبران یا دیگر حکومتی افسران و منتخب نمائندگان نیز جج صاحِبان حتّٰی کہ پولیس وغیرہ** کو لوگ کیوں تُحفہ دیتے ہیں اور ان کی کس سبب سے خصوصی دعوتیں کرتے ہیں۔ ظاہِر ہے یا "تو کام" نکلوانا مقصود ہوتا ہے یا یہ ذِہن ہوتا ہے کہ آئندہ اِس کی ضَرورت پڑنے کی صُورت میں آسانی سے ترکیب بن جائے گی۔ ان دونوں وُجوہات کی بنا پر ایسے لوگوں کو تُحفہ دینا اور ان کی خُصوصی دعوت کرنا **رِشوت** کے حکم میں ہے اور رِشوت دینے اور لینے والا جہنَّم کا حقدار ہے۔ ایسے موقع پر عیدی، مٹھائی، چائے پانی یا خوشی سے پیش کر رہا ہوں، مَحَبَّت میں دے رہا ہوں وغیرہ خوبصورت اَلفاظ **رِشوت** کے گناہ سے نہیں بچا سکتے۔ اگرچہ واقِعی اِخلاص کے ساتھ پیش کیا گیا ہو اور رِشوت کی کوئی صورت نہ بنتی ہو تب بھی ایسوں کا اپنے ماتَحتوں سے تُحفہ یا خُصوصی دعوت قبول کرنا "مَظِنَّۂ تُہمت" یعنی تُہمت کی جگہ کھڑا ہونا ہے، جبکہ سردارِ مکّۂ مکرَّمہ، سُلطانِ مدینۂ مُنوَّرہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ حفاظت نشان ہے، جو اللہ تعالیٰ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہو وہ تُہمت کی جگہ کھڑا نہ ہو (کشف الخفاء ج۲ ص ۲۲۷ حدیث ۲۴۹۹) اِس لئے یہاں مَظِنَّۂ تُہمت سے بچنا واجِب ہے لہٰذا دینا بھی ناجائز اور لینا بھی ناجائز۔ ہاں اگر عُہدہ ملنے سے قَبل ہی آپس میں تُحفوں کے

لین دین اور **خُصُوصی دعوت** کی ترکیب تھی تو اب حَرَج نہیں مگر پہلے کم تھا اور اب مقدار بڑھادی تو زائد حصہ ناجائز ہوجائیگا۔ اگر دینے والا پہلے کی نسبت مالدار ہوگیا ہے اور اُس نے اِس وجہ سے بڑھایا ہے تو لینے میں حَرَج نہیں۔ اِسی طرح پہلے کے مُقابلے میں اب جلدی جلدی خُصُوصی دعوت ہونے لگی ہے تب بھی ناجائز ہے۔ اگر دینے والا ذُو الْاَرْحام یعنی خونی رِشتے والوں میں سے ہے تو دینے لینے میں حرج نہیں۔ (والِدَین، بھائی، بہن، نانا، نانی، دادا، دادی، بیٹا، بیٹی، چچا، ماموں، خالہ، پھوپھی، وغیرہ مَحْرَم رشتے دار ہیں جبکہ پھوپھا، بہنوئی، چچی، تائی، مُمانی، بھابھی، چچازاد، پھوپھی زاد، خالہ زاد ماموں زاد وغیرہ ذی رَحِم یعنی مَحْرَم رشتہ داروں سے خارج ہیں) مَثَلاً بیٹا یا بھتیجا جج ہے اس کو والِد یا چچا نے تُحفہ دیا یا خُصُوصی دعوت دی تو قبول کرنا جائز ہے۔ ہاں بالفرض باپ کا مُقدّمہ جج بیٹے کے یہاں چل رہا ہو تو اب مَظِنّۂ تُہمت کی وجہ سے ناجائز ہے۔ بیان کردہ اَحکام صِرف حکومتی افراد کیلئے ہی نہیں ہر سَماجی، سیاسی اور مذہبی لیڈر وقائد کیلئے بھی ہیں۔ حتّٰی کے **دعوتِ اسلامی کی تمام تنظیمی مجالس کے جُملہ نگران و ذِمّہ داران بھی اپنے اپنے ماتحتوں سے تُحفہ یا خُصُوصی دعوت قَبول نہیں کرسکتے۔** چھوٹا ذِمّہ دار اپنے سے بڑے ذِمّہ دار سے قَبول کرسکتا ہے۔ مَثَلاً دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کا رُکن، نگرانِ شوریٰ سے قَبول کرسکتا ہے مگر دیگر دعوتِ اسلامی والوں سے قَبول نہیں کرسکتا اور نگرانِ شوریٰ اپنے کسی بھی

ماتَحْت دعوتِ اسلامی والے کا تحفہ نہیں لے سکتا۔ مدرِّس اپنے شاگردوں یا اُس کے سرپرست کا بلا اجازتِ شَرْعی تُحفہ نہیں لے سکتا۔ ہاں تعلیم سے فراغت کے بعد اگر شاگرد تُحْفہ یا خُصُوصی دعوت دے تو قبول کرسکتا ہے۔ وہ عُلَماء ومشائخ جن کو لوگ علْم وفَضْل کی تعظیم کے سبب نَذْرانے پیش کرتے ہیں اور وہ قبول بھی کرتے ہیں اور لوگ ان پر رِشوت کی تُہمت بھی نہیں لگاتے چُنانچہ ایسے حضرات کا تُحفہ قبول کرنا مَظِنّۂ تُہمت سے خارِج ہونے کی وجہ سے جائز ہے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! تُحفے اور رشوت کے متعلِّق اَہَم سُوالات و جوابات حاضِر ہیں۔ ہو سکے تو ان کو کم از کم تین مرتبہ غور سے پڑھ یا سُن لیجئے۔

سُوال: کیا تحفہ قبول کرنا سنّت نہیں؟

جَواب: بے شک تحفہ قبول کرنا سنّت ہے مگر اس کی صورتیں ہیں چُنانچِہ حضرت علّامہ بدْرُالدّین عَیْنی حَنَفی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں، ''نبیِّ رَحْمت، شفیعِ اُمّت، مالِکِ جنّت، قاسمِ نعمت، مُصْطَفٰے جانِ رَحْمت، صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا یہ فرمانِ اُلفت نشان، ''تُحفے کا آپس میں تبادُلہ کرو مَحبّت بڑھے گی'' (مَجْمَعُ الزَّوائد ج ٤ ص ٢٦٠ حدیث ٦٧١٦) **اُس کے حق میں ہے جسے مُسلمانوں پر عُہدہ دار نہ بنادیا گیا ہو اور جسے مسلمانوں پر عُہدہ دیدیا گیا ہو جیسے قاضی یا والی تو اب اسے تُحفہ قبول کرنے سے بچنا**

ضروری ہے خُصُوصاً اُسے جسے پہلے تُحفے نہ پیش کیے جاتے ہوں کیونکہ اس کے لیے اب یہ تُحفہ رِشوت و ناپاکی کی قِسم سے ہے۔

(اَلْبِنَایَۃ شَرْحُ الْھِدَایَۃ ج۸ ص ۲۴۴)

عارِضی طور پر اسکوٹر لینا

سُوال: عُہدیدار اپنے ماتَحت سے بطورِ قرض کوئی رقم یا عارِضی طور پر استِعمال کیلئے کار، اسکوٹر یا سائیکل وغیرہ لے سکتا ہے یا نہیں؟ نیز یہ بھی ارشاد فرمایئے کہ اپنے ماتَحت سے کوئی چیز کسی حِیلے سے سَستی خرید سکتا ہے یا نہیں؟

جواب: عُہدیدار اپنے ماتَحْت سے نہ قرض لے سکتا ہے، نہ عُرف و عادت سے ہٹ کر خرید و فروخت کر سکتا ہے، نہ ہی عارِضی طور پر استِعمال کیلئے چیزیں لے سکتا ہے، ماتَحْت خود آفر کرے تب بھی نہیں لے سکتا۔ چُنانچہ حضرتِ علاّمہ شامی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں، "**عُہدہ دار کو جس کا تُحفہ قبول کرنا حرام ہے اُس سے قَرض اور کوئی چیز عارِیۃً طلب کرنا** (یعنی کچھ مدّت کیلئے کوئی چیز مانگنا) **بھی حرام ہے۔**"

(رَدُّ الْمُحتار علی الدُّرِّالمختار ج۸ ص۴۸)

سُوال: کیا تُحفوں کے بارے میں اعلٰیحضرت رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے بھی کچھ رہنُمائی فرمائی ہے؟

جواب: میرے آقا اعلیٰحضرت، اِمامِ اَہلسنّت، ولیٔ نِعمت، عظیمُ البَرَکت، عظیمُ المَرتَبت، پروانۂ شمعِ رِسالت، مُجَدِّدِ دین ومِلَّت، حامیٔ سنّت، ماحِیٔ بِدعت، عالِمِ شَرِیْعَت، پیرِ طریقت، باعِثِ خَیر وبَرَکت، حضرتِ علّامہ مولٰینا الحاج اَلْحافِظ اَلْقاری اَلشّاہ امام اَحمد رَضا خان علیہ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں ''میں کہتا ہوں ان کی مثال دیہاتوں اور اہلِ حِرْفَت وغیرھُم کے چودھریوں کی سی ہے جن کو اپنے ماتحتوں پر تَسَلُّط اور غَلَبہ ہوتا ہے کیونکہ ان چودھریوں کے شَر کے خوف یا رَواج کی وجہ سے ان کو ہدیئے (یعنی تحائف) ملتے ہیں'' (فتاوٰی رضویہ ج۱۹ص ٤٤٦)

معلوم ہوا تحائف قَبول کرنے کی مُمانَعت صِرف حُکُومَتی عُہدے داروں کے لئے ہی نہیں ہر اُس شخص کے لئے بھی ہے جو اپنے عُہدے یا دبدبے کی وجہ سے لوگوں کو نَفْع یا نُقصان پہنچانے پر قُدرَت رکھتا ہو۔

دعوتوں کی دو قسمیں

سُوال: ''خُصوصی دعوت'' کسے کہتے ہیں؟

جواب: خُصوصی دعوت یعنی وہ دعوت جو کسی خاص فرد کیلئے رکھی جائے کہ اگر وہ آنے سے انکار کر دے تو وہ دعوت مُنْعَقِد ہی نہ ہو۔

سُوال: اور ''عُمومی دعوت'' کا مطلب بھی ارشاد فرما دیجئے!

جواب: عُمومی دعوت یعنی وہ دعوت جو کسی خاص فَرد کیلئے نہ ہو کہ فُلاں نہ آتا ہو تو وہ دعوت ہی نہ رکھی جاتی۔

سُوال: اگر ماتحت نے عُہدیدار کو خُصوصی دعوت دی اور گیارھویں شریف کی نیّت کر لی تو کیا اب بھی ناجائز ہے؟

جواب: جی ہاں۔ کیوں کہ یہ طے ہے کہ عُہدیدار شرکت کی حامی نہ بھرے تو گیارھویں شریف کی نیاز نہیں کی جائے گی۔ ہاں اگر نیاز رکھی ہے اور اُس میں عُہدیدار کو بھی دعوت دی ہے اور یہ طے ہے کہ وہ آئے یا نہ آئے نیاز کا سلسلہ رہے گا تو ایسی دعوت جائز ہے کیوں کہ یہ ''عُمومی دعوت'' کہلاتی ہے۔ البتّہ عُمومی دعوت میں بھی عُہدیدار کو اگر دوسروں کے مقابلے میں عُمدہ غذائیں دیں تو ناجائز ہے مَثَلاً عام مہمانوں کو تندوری روٹی اور گائے کا سالن دیا جائے مگر عُہدیدار کی خدمت میں شِیر مال اور بکرے کا قورمہ حاضِر کیا جائے تو ایسا کرنا ناجائز ہے۔

سُوال: افسر سے اُس کا ماتحت تُحفہ قبول کر سکتا ہے یا نہیں؟

جواب: قبول کر سکتا ہے۔

میرے آقا اعلیٰحضرت، اِمامِ اَہلسنّت، ولیِ نِعمت، عظیمُ

البَرَکت، عظیمُ المَرتَبت،پروانۂ شمعِ رِسالت ،مُجَدِّدِ دین وملّت، حامیٔ سنّت ، ماحِیٔ بِدعت، عالِمِ شَرِیعَت ، پیرِ طریقت،باعثِ خَیر وبَرَکت، حضرتِ علّامہ مولٰنا الحاج الحافِظ القاری الشّاہ امام اَحمد رَضا خان علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن کے جاری کردہ اِس مبارَک فتوے کو اگر کم ازکم تین[3] بار غور سے پڑھ یا سُن لیں گے تو اِن شَآءَ اللّٰہ عزّوجلّ تحفے اور رشوت کا فَرق سمجھ میں آجائیگا کہ کون کس کس سے تُحفہ قَبول کرسکتا ہے اور کس کس سے نہیں۔ چُنانچِہ میرے آقا اعلیٰحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں" جو شخص بذاتِ خُود خواہ اَز جانبِ حاکِم کسی طرح کا قَہر وتَسَلُّط (یعنی غَلَبہ) رکھتا ہو جس کے سبب لوگوں پر اِسکا کچھ دَباؤ ہو اگرچہ وہ فِی نَفسِہٖ (یعنی ذاتی طور پر) ان پر جبر وتَعَدّی (یعنی زِیادَتی) نہ کرے، دَباؤ نہ ڈالے اگرچِہ وہ کسی فیصلۂ قَطعی بلکہ غَیرِ قَطعی کا بھی مَجاز (یعنی بااختیار) نہ ہو جیسے کوتوال ،تھانہ دار، جَمعدار یا دِہقانوں کے لئے زَمِیندار، مُقَدَّم یعنی (گاؤں کا نمبردار) پٹواری یہاں تک کہ پنچایتی قوموں یا پیشوں کے لئے انکے چودھری، ان سب کو کسی قِسم کے تُحفے لینے یا دَعوتِ خاصہ (یعنی خُصُوصی دعوت جو کہ اسی کے لئے رکھی گئی ہو اور اگر یہ شریک نہ ہو تو دعوت ہی نہ ہو) قَبول کرنے کی اَصلاً (یعنی بالکل) اِجازت نہیں مگر

تین صُورَتوں میں، **اوّل** **افسر** (یعنی اپنے سے بڑے عُہدیدار) سے جس پر اِسکا دباؤ نہیں، نہ وَہاں یہ خیال کیا جاتا ہے کہ اِسکی طَرَف سے یہ ہدِیّہ ودعوت اپنے مُعامَلات میں رِعایت کرانے کے لئے ہے۔ **دُوُم** ایسے شخص سے جو اِسکے مَنصَب (عُہدے) سے پہلے بھی اسے ہدِیّہ (یعنی تحفہ) دیتا ہو یا دعوت کرتا تھا بشرطیکہ اب سے اُسی مِقدار پر ہے، ورنہ زِیادَت (یعنی اِضافہ) رَوا (جائز) نہ ہوگی مَثَلاً پہلے ہدِیّہ ودعوت میں جس قیمت کی چیز ہوتی تھی اب اس سے گراں (قیمتی) پُر تکلُّف ہوتی ہے یا تعداد میں بڑھ گئی یا جلد جلد ہونے لگی کہ ان سب صُورَتوں میں زِیادَت (اِضافہ) موجود اور جَواز مَفقُود (یعنی جائز ہونے کی صورت نہیں) مگر جبکہ اِس شخص کا مال پہلے سے اِس زِیادَت کے مُناسِب زائد ہوگیا ہو (یعنی دینے والا اب مزید مالدار ہوگیا ہو) جس سے سمجھا جائے کہ یہ زِیادَت اُس شخص کے مَنصَب (یعنی عہدہ) کے سبب نہیں بلکہ اپنی ثَروَت (دولت) بڑھنے کے باعِث ہے۔ **سِوُم** اپنے قریبی مَحارِم سے، جیسے ماں باپ، اولاد، بہن بھائی (مگر) نہ چچا ماموں خالہ پھوپھی کے بیٹے کہ یہ مَحارِم نہیں اگرچہ عُرفاً انہیں بھی بھائی کہیں۔" مزید فرماتے ہیں "پھر جہاں جہاں مُمانَعت ہے اسکی بِنا (بنیاد) صِرف تُہمت واندیشۂ رِعایت پر ہے، حقیقۃً وُجُودِ رعایت ضَرُور (یعنی

لازمی) نہیں کہ اُسکا اپنے عَمَل میں کچھ تَغیُّر (ردّوبدل) نہ کرنا یا اسکا عادتِ بے لَوثی (یعنی مخلصانہ عادتوں) سے آگاہ ہونا مُفیدِ جواز ہو سکے۔ دُنیا کے کام اُمّید ہی پر چلتے ہیں، جب یہ دَعوت وہَدایا قَبول کیا کرے گا تو ضَرور خیال جائیگا کہ شاید اب کی بار کچھ اَثَر پڑے کہ مُفت مال دینے کی تاثیر مُجَرَّب ومُشاہَد (یعنی دیکھی بھالی) ہے اُس بار نہ ہوئی اِس بار ہوگی، اِس بار نہ ہوئی پھر کبھی ہوگی۔ اور یہ حِیلہ کہ اِسکا ہدِیّہ ودعوت بَر بِنائے اَخلاقِ اِنسانیّت ہے نہ بلحاظِ مَنصَب، اِسکا رَدّ خود حُضُورِ اَقدس سیِّدُ المُرسَلین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم فرما چکے ہیں، جب ایک صاحِب کو تَحصِیلِ زکوٰۃ (زکوٰۃ وُصول کرنے) پر مُقرَّر فرما کر بھیجا تھا، اُنہوں نے اَموالِ زکوٰۃ حاضِر کئے اور کچھ مال جُدا رکھے کہ یہ مجھے ملے ہیں۔ فرمایا، اپنی ماں کے گھر بیٹھ کر دیکھا ہوتا کہ اب کتنے تجھے ملتے ہیں! یعنی یہ ہَدایا صِرف اِسی مَنصَب کی بِنا پر ہیں اگر گھر بیٹھا ہوتا تو کون آ کر دے جاتا؟"

(صحیح مسلم ص۱۰۱۹ حدیث ۱۸۳۲ فتاویٰ رضویہ ج۱۸ ص ۱۷۰۔۱۷۱)

سُوال: اگر شاگِرد اپنے اُستاد کو تُحفہ پیش کرے تو قَبول کرے یا نہیں؟

جواب: قُرآنِ پاک یا دَرسِ نِظامی یا دِیگر عُلُوم پڑھانے والوں کو بھی طالبِ علم کی طرف سے دیئے جانے والے تحائِف قَبول کرنے میں نِہایَت

اِحتِیاط کی ضَرُورت ہے کیونکہ مُدَرِّس بھی بعض مُسلمانوں (مَثَلاً طَلَباء) کے اُمُور پر" والی" (یعنی حکمران) ہوتے ہیں۔ عُہدہ دار کی وَضاحت کرتے ہوئے حضرتِ علّامہ شامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، "اور عُہدہ داروں میں بازاروں اور شہروں کے عُہدہ دار، اَوقاف کے مُعامَلات چلانے والے اور ہر وہ شخص شامِل ہے جو کسی ایسے مُعامَلے میں عُہدہ دار ہو جو مُسلمانوں سے مُتَعلِّق ہو۔" (رَدُّالمُحتار ج۸ ص ۵۰)

مذکورہ عبارت کی روشنی میں اُستاذ بھی ایک طرح سے عُہدہ دار ہے کیونکہ طَلَباء کا مدرَسے میں داخِلہ برقَرار رہنا اَکثَر اُستاذ ہی کے رَحم وکَرَم پر ہوتا ہے، اُستاذ اس کی بے قاعِدگیوں پر دَرَجہ سے نِکال سکتا ہے، بلکہ بَعض اَوقات داخِلہ بھی مَنسُوخ کرواسکتا ہے یا مَنسُوخ کر دینے کی سِفارِش کرسکتا ہے۔ یُوہیں اِمتحانات میں کئے جانے والے سُوالات کے پرچوں کو قبل اَز وَقت ظاہر کرنا، اِمتحانات کے نتائج میں اچھے نمبر دینا یا ناکام (FAIL) کر دینا بھی اُستاذ کے ہاتھ میں ہوتا ہے۔ کئی طَلَباء ایسے بھی ہوتے ہیں جن میں حُصُولِ عِلم کا شوق کم ہوتا ہے جبکہ وہ بداَخلاقیوں اور بے قاعِدگیوں میں پیش پیش ہوتے ہیں، چُونکہ اپنی تعلیمی صَلاحِیّتوں سے اُستاذ کو خُوش نہیں کر پاتے لہٰذا وقتاً فوقتاً تُحفے پیش کرتے اور دعوتیں

کِھلاتے ہیں تاکہ نہ انہیں مَدرَسے سے نِکالا جائے اور نہ ہی ناکام (FAIL) کیا جائے۔ لِہٰذا اَساتِذہ کو چاہیے کہ اس قِسم کے طَلَباء کے تحائف اور دعوتیں قَبول نہ کریں اور اگر معلوم ہو جائے کہ یہ تُحفہ یا دعوت خاص اِسی لیے کی گئی ہے کہ مذکورہ قسم کے طلباء کا کام بنے اور یہ واقِعی اِس کا کام بنا سکتے ہیں یا کام بنانے کا ذَرِیعہ بن سکتے ہیں تو اب قَبول کرنا حرام اور جہنَّم میں لیجانے والا کام ہے۔ ''شامی'' میں ہے ''اسی طرح عالِم کو جب سِفارِش یا ظُلم کو دُور کرنے کے لیے ھَدِیّہ دیا جائے تو وہ رشوت ہے۔ جو حُکم مُدرِّس کا بیان ہوا وُہی ہر مُنتَظِم کا ہے خواہ کسی اِدارے کا ہو یا جماعت کا، خواہ خالِصتاً مذہبی جماعت ہو یا سیاسی کہ کسی نہ کسی اِعتِبار سے یہ بھی مسلمانوں کے کئی اُمُور پر عُہدہ دار ہوتے ہیں اور ان کی جُنبِشِ قلم یا زَبان چلا دینے سے بَہتیرے لوگوں کو فائِدہ و نُقصان پُہنچتا ہے لِہٰذا ان لوگوں کو بھی قَبولِ ہدِیّہ و دعوت میں نہایت اِحتِیاط کی ضَرورت ہے''۔ (رَدُّالمُحتار ج۹ ص ۶۰۷)

تُحفہ لوٹانے کی دُو حِکایات

﴿۱﴾ حُجَّۃُ الْاِسلام حضرت سَیِّدُنا امام محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی سے منقُول ہے، حضرت سَیِّدُنا شَقِیق بلخی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں، میں نے

حضرتِ سیِّدُنا سفیان ثَوری رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کو بطورِ تُحفہ کپڑا پیش کیا تو اُنہوں نے مجھے واپس لوٹا دیا، میں نے عَرض کی، یاسیِّدی! میں آپ کا شاگرد نہیں ہوں، فرمایا، مجھے معلوم ہے مگر آپ کے بھائی نے تو مجھ سے حدیثِ پاک سُنی ہے، مجھے خوف ہے کہیں میرا دل تمہارے بھائی کے لئے دوسروں کی نسبت زیادہ نرم نہ ہو جائے۔ (حلیۃ الاولیاء ج۷ ص ۳ حدیث ۹۳۰۲)

﴿۲﴾ **ایک** بار حضرتِ سیِّدُنا سُفیان ثَوری رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے دوست کے فرزند نے حاضِر ہو کر کچھ نذرانہ پیش کیا، قَبول کرلیا۔ مگر کچھ ہی دیر کے بعد اُس کو بُلا بھیجا اور بَاِصرار اُس کا وہ تُحفہ لوٹا دیا۔ یہ اِس لئے کیا کہ آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی دوستی اللہ عَزَّوَجَلَّ کیلئے تھی لھٰذا آپ کو خوف لاحق ہوا کہ یہ تُحفہ کہیں فی سبیلِ اللہ عزوجل دوستی کا مُعاوَضہ نہ ہو جائے! آپ علیہ رحمۃ اللہ تعالٰی کے شہزادے سیِّدُنا مبارَک رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں، میں نے عرض کی، بابا جان! آپ کو کیا ہو گیا ہے! آپ نے جب لے ہی لیا تھا تو ہماری خاطِر رکھ بھی لیتے! فرمایا، اے مبارَک! تم تو خوشی خوشی اِس کو استعمال کرو گے مگر قِیامت کے روز سُوال مجھ سے ہو گا۔ (اِحیاءُ العُلوم ج ۳ ص ۴۰۸)

سُوال: عُہدیدار کو اگر کسی ماتحت نے مدینے شریف کی کھجوریں یا آبِ زم زم شریف پیش کیا تو لے یا نہ لے؟

جواب: قبول کرلے کہ اِس میں رِشوت کی تُہمت کا اِمکان نہیں نیز رَسائل، بیانات کی کیسیٹیں وغیرہ تبلیغی مَواد یا نَعلِ پاک کے کارڈز، بہُت ہی کم قیمت تسبیح یا سَستے دام والا مَثَلاً دو[2] یا تین[3] روپے والا قلم وغیرہ قبول کرنے میں حَرَج نہیں کہ یہ اِس طرح کے تحائف نہیں جو مَظِنّۂ تُہمت بنیں۔ نیز حج یا سفرِ مدینہ یا شادی یا بچہ کی وِلادت کے مواقع پر تحائف دینے کا رَواج ہے، ایسے تحائف بھی عہدیدار اپنے ماتحتوں سے لے سکتا ہے۔ ہاں اگر عُرف سے زائد کا تُحفہ دیا تو نہیں لے سکتا مَثَلاً 100 روپے دینے کا عُرف ہے اور 500 یا 1200 روپے کا تحفہ دے دیا یا اسی قَدر نوٹوں کا ہار پہنایا تو مَظِنّۂ تُہمت کے باعِث ناجائز ہوجائے گا۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کے **مَدَنی ماحول** سے وابَستہ رہیں گے اور سُنّتوں کی تربیّت کے مَدَنی قافِلوں میں **عاشِقانِ رسول** کے ہمراہ سفر کی سعادت حاصِل کرتے رہیں گے تو اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ بہُت سارے اَحکامِ شریعت سیکھنے کو ملتے رہیں گے۔ **مَدَنی قافلے** میں سفر کی جذبہ اَفزائی کیلئے ایک مَدَنی قافلے کی **مَدَنی** بہار مُلاحظہ ہو چُنانچہ

[1] اِن احکامات کی تفصیلی معلومات کیلئے مکتبۃ المدینہ کیطرف سے جاری کردہ مَدَنی مذاکرہ نمبر ۷۱ تا ۷۴ کی کیسٹیں سَماعت فرمائیے۔ ۔ مجلس مکتبۃ المدینہ

﴿۹۵﴾ زِندہ در گور ہوگئے

ایک اسلامی بھائی کا کچھ اس طرح بیان ہے، **دعوتِ اسلامی** کے ۱۲ **عاشِقانِ رسول** کا سُنّتوں کی تربیت کا **مَدَنی قافِلہ** کشمیر کے ضِلع ''باغ'' علاقہ بند رائی کی جامع مسجد بند رائی میں مقیم تھا۔ ۳ رَمَضانُ المبارَک ۱۴۲۶ھ کو جدوَل کے مطابق صُبح کے مختصر وقفۂ آرام کے بعد ''مَدَنی مشورہ'' کا وَقت ہوگیا تھا، امیرِ قافِلہ کے حُکم پر آٹھ اسلامی بھائی اُٹھ کر تیاری کر رہے تھے جبکہ مجھ سَمیت چار اسلامی بھائی سُستی کی وجہ سے مسجد سے مُلحِقہ مدرَسہ میں ابھی اپنے سونے کی جگہ پر ہی تھے کہ اچانک ایسا محسوس ہوا جیسے ہم ریل گاڑی میں سو رہے ہیں اور ہمیں جھٹکے لگ رہے ہیں، ہم ہڑ بڑا کر یکدم اُٹھ بیٹھے، سب در و دیوار زور زور سے ہل رہے تھے، ہم بے ساختہ دوڑ پڑے مگر آہ! ایکا یک فرش پھٹا اور ہم دَھم سے مُنہ کے بل گر پڑے، ابھی سنبھلنے بھی نہ پائے تھے کہ ایک **دھما کے** کے ساتھ چھت اور دیواریں ہم پر آ گریں، ہر طرف گھپ اندھیرا چھا گیا، رہے سہے اوسان بھی خطا ہو گئے، آہ! آہ! آہ! ہم چاروں اکٹھے **زندہ در گور** ہو چکے تھے! ہم بے تابانہ بُلند آواز سے کلِمہ شریف پڑھنے اور چیخ چیخ کر رونے لگے، بظاہر **زندہ** بچنے کی کوئی اُمید نہ رہی، تڑپتے پھڑ کتے ہاتھ پیر مارتے ہوئے ایک اسلامی بھائی کے پاؤں کے دھکّے سے دَفْعَۃً

ایک پتّھر سَرَک گیا اور روشنی ہوگئی، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اُسی سُوراخ سے ایک ایک کر کے ہم باہَر نکلنے میں کامیاب ہوگئے۔ **امیرِ قافِلہ** کی فوری اِطاعت کی بَرَکت سے **مَدَنی قافِلہ** کے **آٹھ عاشِقانِ رسول** ہم سے پہلے بآسانی صحیح سلامت مسجِد سے باہَر نکل چکے تھے۔

زَلزلے سے اماں، دے گا ربِّ جہاں عَزَّوَجَلَّ سب دعائیں کریں، قافِلے میں چلو
ہوں بپا زلزلے، گرچہ آندھی چلے صبر کرتے رہیں، قافِلے میں چلو

عَدَمِ اِطاعت کا نتیجہ

اِس سے یہ بھی پتا چلا کہ **مَدَنی قافِلے کے جَدْوَل پر عمل کرنے کی بَرَکت سے اُن آٹھ اسلامی بھائیوں کو کوئی تکلیف نہیں ہوئی** وہ آسانی سے نکل گئے اور وہ چُار اسلامی بھائی جو کہ سُستی کے باعِث ''اُونہہ اُونہہ'' کر کے پڑے تھے وہ کچھ دیر کیلئے، اجتِماعی قَبْر میں زندہ دَفْن ہوگئے مگر بِالآخِر وہ بھی مَدَنی قافِلے کی بَرَکت سے باہَر نکلنے میں کامیاب ہوگئے۔

اللہ تبارَک وَتعالیٰ اِسطرح نشانیاں دکھاتا ہے کہ کوئی تو موت کے مُنہ میں پُہنچ کر بھی صاف بچ نکلتا ہے جبکہ کوئی ہزار قلعوں میں چُھپ جائے مگر موت اُسے آدبوچتی ہے، موت سے کوئی راہِ فِرار اختیار کرہی نہیں سکتا چُنانچہ اللہ تبارَکَ وَ تعالیٰ

پارہ ۲۸ سورۃُ الْجُمُعہ کی آیت نمبر ۸ میں ارشاد فرماتا ہے:۔

قُلْ اِنَّ الْمَوْتَ الَّذِیْ تَفِرُّوْنَ مِنْهُ فَاِنَّهٗ مُلٰقِیْكُمْ

ترجمۂ کنزالایمان: تم فرماؤ وہ موت جس سے تم بھاگتے ہو وہ تو ضرور تمہیں ملنی ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿۹۶﴾ عَقْلمَنْد بادشاہ

مِصْر کا عَقْلمَنْد بادشاہ احمد ابنِ طُولون ایک دن کسی وِیرانے میں اپنے مُصاحِبین کے ہمراہ کھانا کھا رہا تھا کہ اُس کی نَظَر پھٹے پُرانے کپڑوں میں ملبوس ایک فقیر پر پڑی، بادشاہ نے ایک روٹی، ایک تلی ہوئی مُرغی، ایک گوشْت کا ٹکڑا اور فالودہ غلام کی معرِفَت اُس کو بھجوایا۔ غلام نے واپَس آکر بتایا، عالی جاہ! کھانا پا کر وہ خوش نہیں ہوا۔ یہ سُن کر بادشاہ نے اُس کو اپنے پاس طَلَب کیا۔ جب وہ آگیا تو اُس سے کچھ سُوالات کئے جس کے اُس نے خوش اُسلُوبی کے ساتھ جوابات دیئے اور اُس پر شاہی دبدبے کا کوئی اثر نہ ہوا۔ **عَقْلمَند بادشاہ** نے اچانک کہا، تم **مُخْبِر** معلوم ہوتے ہو! یہ کہہ کر بادشاہ نے سیاط یعنی کوڑے مارنے والے کو طَلَب کیا، اس کو دیکھتے ہی اُس فقیر نے فوراً اِعتِراف کرلیا کہ میں واقِعی **مُخْبِر** (یعنی جاسوس) ہوں۔ یہ ماجرا دیکھ کر کسی نے بادشاہ سے کہا، عالی جاہ! آپ نے تو گویا جادو کر دیا!

عُقلمند بادشاہ بولا، کوئی جادو نہیں کیا، میں نے اُسے اپنے قِیافے سے پکڑا ہے کیوں کہ کھانا اس قدر عمدہ تھا کہ جو ڈٹ کر کھا چکا ہو اُس کے منہ میں بھی دیکھ کر پانی بھر آئے اور وہ اُس کی طرف راغِب ہو جائے مگر ظاہری بدحالی کے باوُجود اِس نے اس کھانے کی جانب کوئی توجُّہ نہ دی۔ مزید عام آدمی شاہی رُعب داب دیکھ کر تھرّا جاتا ہے مگر یہ بے باکی کے ساتھ گُفتُگو کر رہا تھا اِس لئے اندازہ ہوا کہ یہ جاسوس ہے (کیوں کہ جاسوس کی مخصوص خُطوط پر تربیت کی جاتی ہے)

(حیاۃُ الحیوان الکبریٰ ج ۱ ص ۴۵۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

﴿۹۷﴾ اِبنِ طُولون کا قَبْر میں حال

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! احمد ابنِ طولون انتہائی عُقلمند، اِنصاف پسند، شُجاع، مُتَواضِع، خوش اَخلاق، عِلْم دوست اور سخی بادشاہ گزرا ہے۔ یہ حافِظِ قرآن تھا اور نہایت خوش اِلْحانی کے ساتھ تِلاوت کیا کرتا تھا مگر ظالم بھی اوّل دَرَجے کا تھا، اس کی تلوار خون ریزی کیلئے ہر وَقت نیام سے باہر رَہتی تھی۔ کہا جاتا ہے اِس نے جن لوگوں کو قَتل کیا اور جو اس کی قید میں مَرے ان کی تعداد **اٹھارہ ہزار** لگ بھگ تھی! اس کے اِنتِقال کے بعد ایک شَخص روزانہ اُس کی قَبْر پر تلاوت کیا کرتا تھا۔ ایک روز

بادشاہ احمد ابنِ طُولون اُس کو خواب میں نظر آیا اور کہنے لگا، میری قَبْر پر قرآن مت پڑھا کرو! اُس نے پوچھا، کیوں؟ ابنِ طولون نے جواب دیا، جب بھی کوئی آیت میری طرف سے گُزَرتی ہے، میرے سر پر ضَرْب لگا کر پوچھا جاتا ہے، کیا تُو نے یہ آیت نہیں سُنی تھی؟ (حیاۃ الحیوان الکبری ج ۱ ص ۴۶۰)

آہ! آہ! آہ! ظُلْم کا انجام کتنا بھیانک ہے! طبقۂ حکمران کا ظلم وعُدوان سے بچنا انتہائی دشوار ہوتا ہے لہٰذا حکومتوں اور وزارتوں کے خوشنما نظر آنے والے عُہدوں وغیرہ سے بالخصوص فی زمانہ دُور رَہنے ہی میں عافیت ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ حافِظِ قرآن کو قرآنِ پاک کے اَحکام پر عمل بھی کرنا چاہئے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہماری، عذابِ قبر میں مُبتَلا گنہگار مسلمانوں کی اور تمام اُمّت کی مغفِرت فرمائے۔

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

﴿۹۸﴾ دعائے مغفِرت کرنے والے کی مغفِرت ہو گئی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں سب مسلمانوں کیلئے دعائے مغفِرت کرتے رَہنا چاہئے، اِس میں خود ہماری اپنی بھی بھلائی ہے کہ جتنے مسلمانوں کی مغفِرت کیلئے دعاء کریں گے اُتنی تعداد میں ہمیں نیکیاں ملیں گی، جیسا کہ حُضُورِ انور، شافِعِ مَحْشر، مدینے کے تاجور، باِذْنِ ربِّ اکبر غیبوں سے باخبر، محبوبِ

داوَرِ عَزَّوَجَلَّ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم فرماتے ہیں، ''جو کوئی تمام مومن مرد اور عورتوں کے لئے مغفِرت طلب کرتا ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کیلئے ہر مومن مرد اور مومنہ عورت کے عوض ایک نیکی لکھ دیتا ہے۔'' (الجامع الصغیر ص ۵۱۳ حدیث ۸۴۱۹) بہر حال ہم دوسروں کی بھلائی چاہیں گے تو اِن شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمارے ساتھ بھی بھلائی کی جائے گی۔ چُنانچہ حضرتِ علّامہ عبدُالرَّحمٰن صَفوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نَقل کرتے ہیں، کہ ایک بُزُرگ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو اِنتِقال کے بعد خواب میں دیکھ کر کسی نے پوچھا، **مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِکَ؟** یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا مُعامَلہ فرمایا؟ اُنہوں نے بتایا، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے میری مغفِرت فرمادی اور فُلاں صاحِب کے مَحَل کے برابر میں مجھے مَحَل عطا فرمایا ہے حالانکہ میں اُن کے مقابلے میں زیادہ عبادت گزار تھا تاہم وہ مجھ سے سَبقت لے گئے کیوں کہ اُن میں ایک خاص عادت تھی جو مجھ میں نہ تھی اور وہ یہ کہ وہ دُعاء مانگا کرتے تھے: ''اے اللہ عَزَّوَجَلَّ گزشتہ، موجودہ اور آئندہ کے سب مسلمانوں کی مغفِرت فرما۔'' (نزھۃ المجالس ج ۲ ص ۳)

الٰہی عَزَّوَجَلَّ واسِطہ پیارے کا سب کی مغفرت فرما
عذابِ نار سے ہم کو خُدایا عَزَّوَجَلَّ خوف آتا ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

﴿۹۹﴾ 70 دن پُرانی لاش

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عزوجل تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تَحریک، دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں مسلمانوں کی غمخواری کا جذبہ اور دُنیا وآخِرت کی بَرَکتیں سمیٹنے کا موقع ملتا ہے۔ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں لاکھوں کی بگڑیاں بن رہی ہیں، دعوتِ اسلامی اَہلِ حق کی اَچھوتی مَدَنی تحریک ہے، آیئے۔ ایمان تازہ کرنے کیلئے آپ کو دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول کی بَرَکت کی عظیمُ الشّان بہار سناؤں، ۳ رَمَضانُ الْمبارَک ۱۴۲۶ھ (8.10.05) بروز ہفتہ پاکستان کے مشرِقی حصّے میں خوفناک زلزلہ آیا جس میں لاکھوں افراد فوت ہوئے انہیں میں مُظفَّر آباد (کشمیر) کے عَلاقہ "میر اتسولیاں" کی مُقیم 19 سالہ نَسرین عطّارِیَہ بنتِ غلام مُرسلین جو کہ دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت فرماتی تھیں، شہید ہوگئیں۔ مرحومہ کے والِد اور دیگر گھر والوں نے ۸ ذُوالقَعدَۃُ الْحرام ۱۴۲۶ھ (10.12.05) شبِ پیر رات تقریباً 10 بجے کسی وجہ سے قَبر کو کھول دیا، یکبارگی آنے والی خوشبوؤں کی لپٹوں سے مَشامِ دِماغ مُعطَّر ہوگئے! شہادت کو 70 اَیّام گزر جانے کے باوُجُود نَسرین عطّارِیَہ کا کفن سلامت اور بدن بالکل تر وتازہ تھا! اللہ عزوجل کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔

عطائے حبیبِ خدا مَدَنی ماحول ہے فیضانِ غوث و رضا مَدَنی ماحول

سلامت رہے یا خدا مَدَنی ماحول بچے نظرِ بد سے سدا مَدَنی ماحول

اے اسلامی بہنو! تمہارے لئے بھی سنو! ہے بہُت کام کا مَدَنی ماحول

تمہیں سنّتوں اور پردے کے اَحکام یہ تعلیم فرمائے گا مَدَنی ماحول

سنور جائیگی آخِرت اِن شاءَ اللہ عزوجل

تم اپنائے رکھو سدا مَدَنی ماحول

یاربِّ مصطَفٰے عَزَّوَجَلَّ وَ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم! ہمیں میٹھے مصطَفٰے صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم، اَنبِیائے کرام علیہم السّلام، صَحابۂ کرام، اَہلبیتِ اَطہار اور اَولیائے عِظام کی سچّی مَحَبَّت نصیب فرما، اِن کے نقشِ قدم پر چلا اور اِن کے فیضان سے ہمیں سلامتیٔ ایمان اور دونوں جہان میں اَمن واَمان عنایت فرما، ہماری مغفِرت فرما کر ہمیں جنّتُ الفردوس میں بے حساب داخِلہ اور وہاں اپنے مَدَنی حبیب صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کا پڑوس عطا فرما۔ **اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین** صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمّد

تُوبُوا اِلَی اللّٰہ! اَسْتَغْفِرُاللّٰہ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمّد

طالبِ غمِ
مدینہ و
بقیع
و
مغفِرت

۲۲ مُحرّمُ الحرام ۱۴۲۷ھ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

خوفناك زلزله

شیخ طریقت، امیرِ اہلسنت، بانی دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دامت برکاتہم العالیہ

۳ رَمَضان المبارک ۱۴۲۶ ھ تقریباً دن کے 8.45 پر اسلام آباد، سرحد اور کشمیر میں خوفناک زلزلہ آیا۔ جس کے نتیجے میں کہا جاتا ہے کہ تقریباً دو لاکھ اموات ہوئیں اور زخمیوں اور مالی نقصان کا تو اندازہ ہی نہیں ہو سکتا۔ اس میں تبلیغ قران وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے عاشقانِ رسول کے سنّتوں کی تربیت کے کچھ مَدَنی قافلے بھی لاپتا ہو گئے مگر الحمدللہ عزوجل وہ جلد ہی زندہ سلامت مل گئے ان میں تین مَدَنی قافلوں کے ساتھ ہونے والے رحمت بھرے معاملات کی مَدَنی بہاریں مُلاحظہ ہوں:

(۱) "یارسول اللہ" لکھنے کی برکت

لانڈھی بابُ المدینہ کراچی کے 7 اسلامی بھائیوں پر مشتمل ایک 30 دن کے مَدَنی قافلے کا کچھ اس طرح بیان ہے ،ہمارا مَدَنی قافلہ عباس پور تحصیل نکر بالا کشمیر کی جامع مسجد غوثیہ میں ٹھہرا ہوا تھا، ۳ رَمَضان المبارک ۱۴۲۶ ھ کو نمازِ فجر و اشراق وغیرہ کے بعد جدول کے مطابق عاشقانِ رسول آرام کر رہے تھے کہ یکایک زوردار جھٹکے سے سب ہڑبڑا کر جاگ اُٹھے، حواس قائم ہوں اس سے پہلے ہی مسجد کے درو دیوار کڑاکے کے ساتھ ٹوٹنے لگے اور دیکھتے دیکھتے مسجد کی چھت گری، مگر یارسول اللہ کے نعرے پر ہماری جان قربان! مسجد کی جنوبی دیوار کا وہ حصہ جس پر یارسول اللہ عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم لکھا ہوا تھا وہ گرنے سے بچ گیا اور چھت اُس پر گر کر ترچھی کھڑی ہو گئی۔ الحمد للہ عَزَّوَجَلَّ ہم زندہ سلامت باہر نکلنے میں کامیاب ہو گئے۔ چاروں طرف مکانات مسمار ہو چکے تھے، زخمیوں کی چیخ و پکار سے فضا کا سینہ دہل رہا تھا، جگہ جگہ لوگ ملبے تلے دبے پڑے تھے۔ کئی دم توڑ چکے تھے اور کئی آخری ہچکیاں لے رہے تھے۔ ہم نے لوگوں کے ساتھ مل کر امدادی کام کیا، مسجد کے سامنے واقع ایک مکان کے ملبے سے ایک ڈیڑھ سالہ بچی کو زندہ نکالنے میں کامیابی ملی۔ جس طرح بن پڑا کئی شہداء کے جنازے پڑھے اور ان کی تدفین میں حصہ لیا۔ الحمد للہ عَزَّوَجَلَّ ہماری ان کوششوں کے سبب تباہ حالی کے باوجود وہاں کے مسلمانوں کی دعوتِ اسلامی سے محبت قابلِ دید تھی۔

(۲) دو بار موت کے منہ میں

شاہ فیصل کالونی اور ملیر (بابُ المدینہ کراچی) کے 9 اسلامی بھائیوں پر مشتمل دعوتِ اسلامی کا سنّتوں کی تربیت کا مَدَنی قافلہ سنّتوں بھرے سفر پر تھا اور قادر آباد ("باغ" کشمیر) کی ایک مسجد میں ٹھہرا ہوا تھا۔ عاشقانِ رسول کا کچھ اس طرح بیان ہے، وقتِ حادثہ مسجد میں پانچ اسلامی بھائی آرام کر رہے تھے جبکہ چار اسلامی بھائی مسجد سے باہر گئے ہوئے تھے۔ 3 رَمَضان المبارک ۱۴۲۶ ھ

دن تقریباً پونے نو بجے یکا یک زلزلے کے زوردار جھٹکے آئے، اسلامی بھائی گھبرا کر تقریباً پانچ فٹ اُونچی دیوار سے کُود کر باہَر نکل آئے اور سڑک کی طرف سرپٹ دوڑ پڑے، ہر طرف دھماکوں کی خوفناک آوازیں آرہی تھیں۔ پیچھے مُڑ کر جو دیکھا تو ایک ناقابلِ یقین منظر نگاہوں کے سامنے تھا اور وہ یہ کہ دونوں طرف سے پہاڑ آبادی پر آگرا تھا، جب گرد کے بادل کچھ چھٹے تو وہاں مسجد تھی نہ مکانات۔ تمام عالیشان عمارات زمین بوس ہو چکی تھیں، ہر طرف قیامتِ صُغریٰ قائم تھی، غالباً اس آبادی کا کوئی فرد زندہ نہ بچا تھا۔ عاشقانِ رسول گرتے پڑتے قریبی علاقے "نذر آباد" پہنچے، وہاں بھی زلزلے نے تباہی مچا رکھی تھی، جب خُود اس کچھ بحال ہوئے تو امدادی کاموں میں حصّہ لیا، وہیں روزہ افطار کیا، زلزلہ زدہ ایک مسجد کے باقیماندہ حصّے میں نمازِ مغرب باجماعت ادا کرنے کے بعد جُوں ہی نکلے کہ پھر ایک دل ہلا دینے والا جھٹکا آیا اور مسجد کا بقیہ حصّہ بھی ایک دھماکے کے ساتھ زمین پر تشریف لے آیا اور یوں دوسری بار عاشقانِ رسول کی جان محفوظ رہی۔ "قومی اخبار" کے ایک کالم نگار نے یہ واقعہ بیان کرنے کے بعد لکھا تھا: "یہ قافِلہ اچھّی نیّت سے (یعنی نیکی کی دعوت کی دھوم مچانے کیلئے) گیا تھا (شاید) اِسی لئے اللہ عزوجل نے اُنہیں بچالیا۔

(۳) زندہ درگور ہوگئے

ایک اسلامی بھائی کا کچھ اس طرح بیان ہے، دعوتِ اسلامی کے ۱۲ عاشِقانِ رسول کا سنّتوں کی تربیّت کا مَدَنی قافِلہ کشمیر کے ضلع "باغ" علاقہ ہندرائی کی جامع مسجد ہندرائی میں مقیم تھا۔ ۳ رَمَضانُ المبارَک ۱۴۲۶ ھ کو جدول کے مطابق وقفۂ آرام کے بعد "مَدَنی مشورہ" کا وقت ہو گیا تھا، امیرِ قافِلہ کے حکم پر آٹھ اسلامی بھائی اُٹھ کر تیاری کر رہے تھے جبکہ مجھ سمیت چار اسلامی بھائی سُستی کی وجہ سے ابھی مدرسہ میں اپنے سونے کی جگہ ہی پر تھے کہ اچانک ایسا محسوس ہوا جیسے ریل گاڑی میں سو رہے ہیں اور ہمیں جھٹکے لگ رہے ہیں، ہم گھبرا کر اُٹھ بیٹھے اور دیکھا تو زلزلے کے سبب سب درو دیوار زور زور سے ہل رہے تھے۔ ہم بے ساختہ دوڑ پڑے مگر آہ! سامنے کی زمین ایک دم پھٹ گئی اور ہم مُنہ کے بل گر پڑے، ہم پر چھت اور دیواریں گر گئیں، ہر طرف گھُپ اندھیرا چھا گیا اور ہم چاروں گویا زندہ درگور ہو گئے! ہم بلند آواز سے کلمہ پڑھنے اور پھوٹ پھوٹ کر رونے لگ گئے، بظاہر زندہ بچنے کی کوئی اُمّید نہ رہی، تڑپتے اور پھڑکتے ایک اسلامی بھائی کے پاؤں کی چوٹ سے ایک پتھر سَرَک گیا اور روشنی ہو گئی، اَلحمدُ للہ عَزَّوَجَلَّ اُسی سوراخ سے ایک ایک کر کے ہم باہَر نکلنے میں کامیاب ہو گئے۔ امیرِ قافِلہ کی فوری اطاعت کی بَرَکت سے مَدَنی قافِلہ کے آٹھ عاشِقانِ رسول ہم سے پہلے بآسانی صحیح سلامت مسجد سے باہَر نکل چکے تھے۔

زلزلے سے اماں، پائیں گے بے گماں
چل پڑیں مت ڈریں، قافلے میں چلو

(دعوتِ اسلامی کے ادارے مکتبۃُ المدینہ اور اس کی تمام شاخوں سے ھدیۃً طلب کیجئے)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مدنی مذاکرہ

طعام کے متعلق اہم ترین معلومات و
ہدایات پر مشتمل دلچسپ سوالات و
جوابات پڑھنے کے لئے۔۔

ورق الٹیے۔۔۔

پیشکش : مجلس مدنی مذاکرہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّابَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

سُوالات و جوابات

یہ صَفحات کھانے اور پکانے والوں یعنی سبھی کیلئے یکساں مفید ہیں۔ لہٰذا شیطٰن لاکھ سُستی دلائے اِن کو مکمّل پڑھ لیجئے۔ مسجِد اور گھر وغیرہ میں اس کا دَرس بھی جاری فرما کر ثواب کا خَزانہ لوٹئے۔

دُرُود شریف کی فضیلت

خَلْق کے رہبر، شافعِ محشر، محبوبِ داوَر عَزَّوَجَلَّ و صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ مغفِرت نشان ہے، جس نے کتاب میں مجھ پر دُرُودِ پاک لکھا تو جب تک میرا نام اُس میں رہے گا فِرِشتے اُس کے لئے **اِستِغفار** کرتے رہیں گے۔
(اَلْمُعْجَمُ الْاَوْسَط ج۱ص۴۹۷ حدیث ۱۸۳۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

۱۹ ربیعُ النُّور شریف ۱۴۲۳ ھ جُمعہ اور ہفتہ کی درمیانی شب دعوتِ اسلامی کے مدارِس وجامِعات (بابُ المدینہ کراچی) کے باورچیوں اور ان کے ناظِمین کا مَدَنی مشورہ ہوا۔[1] کافی طَلَباء نے بھی شرکت کی۔ حسبِ معمول

[1] مدنی مشورہ کی گفتگو میں حسبِ ضرورت ترمیم اور دیگر ملفوظات کا اِضافہ کر کے اس رسالہ کو کافی جامع اور دلچسپ بنا دیا گیا ہے۔

تلاوت ونعت شریف کے بعد امیرِ اہلسنّت حضرتِ علّامہ مولانا ابوبِلال محمد الیاس عطّار قادِری رضوی دامت برکاتہم العالیہ نے کثیر **مَدَنی پھولوں** سے نوازا۔ اور حسبِ عادت وقتاً فوقتاً **صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب!** کی دلنواز صدا لگا کر حاضِرین کو دُرود شریف پڑھنے کی سعادت بھی عنایت فرماتے رہے۔ آپ نے سب کو مسجِد کی پہلی صَف میں تکبیرِ اُولیٰ کے ساتھ ہر **نَماز** کی باجماعت ادائیگی، **ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع** میں از ابتِدا تا اِنتہا شرکت، ہر ماہ **مَدَنی قافلے** میں تین دن سفر اور ہر ماہ **مَدَنی اِنعامات** کے کارڈ جمع کروانے کی تاکید فرمائی۔

کھانا ناپ کر لیجئے

سُوال: کھانے کو ضائع ہونے سے بچانے کا کیا طریقہ ہے؟

جواب: کھانا ناپ کر پکائیے اور ناپ کر ہی تقسیم فرمائیے۔ مَثَلاً 92 طَلَباء کیلئے بِریانی بنانی ہے، چُونکہ ایک کِلو چاوَل میں عُموماً 8 اَفراد کھالیتے ہیں تو 12 کِلو چاوَل کی بِریانی بنالیجئے۔ سب کو تھال میں اتنا اتنا کھانا دیجئے کہ سَیری بھی ہوجائے اور بچ بھی نہ رہے۔ یوں اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ کافی سُہولت رہے گی اور کھانے کا ضِیاع بھی کم ہوگا۔ صحیح اندازہ لگائے بِغیر پکانے سے یا تو کم پڑ جاتا ہے یا بَہُت سارا بچ جاتا ہے۔ بچی ہوئی بِریانی دوبارہ گرم کرکے کھائی جائے تو اُس میں لذّت کم ہوجاتی ہے۔

چھ لاکھ قیدی!

سُوال: کھانا کب سے خَراب ہونا شُروع ہوا؟

جواب: بنی اسرائیل کے دَور سے۔ اِس کا تفصیلی واقِعہ عَرض کرتا ہوں۔ فرعون کے دریائے نیل میں غَرق ہونے کے بعد بحکمِ خداوندی عزوجل حضرتِ سیِّدُنا موسٰی کلیمُ اللّٰہ علیٰ نبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام **چھ لاکھ** بنی اسرائیل کو لیکر قومِ عَمالقہ سے جِہاد کرنے **بیتُ الْمُقَدّس** کی طرف روانہ ہوئے۔ جب قریب پہنچے تو آپ کی قوم نے نافرمانی کی اور جنگ سے اِنکار کرتے ہوئے یہاں تک کہہ دیا کہ آپ اور آپ کا خُدا عَزَّوَجَلَّ اس زبردست قوم سے جنگ کرلیں۔ حضرتِ سیِّدُنا موسٰی کلیمُ اللّٰہ علیٰ نبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام اِس سے رنجیدہ ہوگئے۔ وہ چھ لاکھ افراد نو ۹ کوس (یعنی 27 ہزار گز) چوڑے اور تیس ۳۰ میل لمبے میدان میں **چالیس ۴۰ سال** کے لئے قید کرلئے گئے۔ دن بھر چلتے شام کو وہیں ہوتے جہاں سے چلے تھے۔ اِس جنگل کا نام **تِیْہ** ہُوا۔ **تِیْہ** یعنی "بھٹکتے پھرنے کی جگہ۔"

(ماخوذ از تفسیر نعیمی ج ۶ ص ۳۳۶ تا ۳۵۱)

مَنّ وسلوٰی

روحُ الْبیان میں ہے، جب حضرتِ سیِّدُنا موسٰی کلیمُ اللّٰہ علیٰ

فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم: جس نے مجھ پر دس مرتبہ دُرود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے۔

نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام بنی اسرائیل کے **چھ لاکھ** اَفراد کے ساتھ میدانِ **تِیہ** میں مقیم تھے تو اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کے کھانے کے لئے آسمان سے دو کھانے اُتارے۔ایک کا نام "**مَنّ**" اور دوسرے کا نام "**سَلْویٰ**" تھا۔**مَنّ** بالکل سفید شہد کی طرح ایک حلوہ تھا یا سفید رنگ کا شہد ہی تھا جو روزانہ آسمان سے بارش کی طرح برستا تھا اور **سَلْویٰ** پکی ہوئی بٹیریں (بٹے ۔رَیں) تھیں جو جنوبی ہوا کے ساتھ آسمان سے نازِل ہوا کرتی تھیں۔

کھانا خراب ہو جانے کی وجہ

مَنّ وَ سَلْویٰ کے بارے میں حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ کلیم اللہ علیٰ نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کو حُکم تھا کہ تم لوگ اِس کو روزانہ کھالیا کرو کل کے لئے ہرگز ہرگز بچا کر نہ رکھنا۔مگر ضَعِیفُ الْاِعْتِقَاد لوگوں کو یہ خوف لاحق ہوا کہ اگر کسی دن مَنّ و سَلْویٰ نہ اُترا تو ہم اِس بے آب وگیاہ **چٹیل** میدان میں بھوکے مرجائیں گے۔" چُنانچِہ ان لوگوں نے کچھ چُھپا کر کل کے لئے رکھ لیا تو نبی کی نافرمانی سے ایسی نُحوست پھیل گئی کہ جو کچھ کل کے لئے جَمع کیا تھا وہ سب سڑ گیا اور آئندہ کے لئے اِس کا اُترنا بند ہوگیا۔(تفسیر روح البیان ج۱ ص ۱۴۲) اِسی لئے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے پیارے محبوب، دانائے غُیُوب مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا بنی اسرائیل نہ ہوتے تو نہ کھانا کبھی خراب ہوتا اور نہ **گوشت**

سڑتا۔ (صحیح مسلم ص٧٧٥ الحدیث ١٤٧٠) **معلوم ہوا!** کھانے کا خراب ہونا اور گوشت کا سڑنا اُسی تاریخ سے شُروع ہوا۔ ورنہ اس سے پہلے نہ کھانا بگڑتا تھا نہ گوشت سڑتا تھا۔

12 چشمے بہ نکلے

دیکھا آپ نے! نبی علیہ السلام کی نافرمانی نے بنی اسرائیل کو کس قدَر ہَلاکت میں ڈالا! میدانِ **تِیہ** میں قید ہوتے وقت جن کی عمر بیس سال سے زائد تھی وہ سب اِس مدّت میں یہیں فوت ہوگئے۔ حضرت سیِّدُنا موسیٰ کلیم اللہ علٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام بھی وَہیں مقیم تھے لہٰذا آپ علیہ السلام کی بَرَکت سے **مَنّ و سَلْویٰ** نازِل ہوا۔ آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے پتّھر پر اپنا عصا شریف مارا تو اُس سے **12 چشمے** بہ نکلے جس سے بنی اسرائیل پانی پیتے اور نہاتے، اِس قید کے دَوران جو لباس ان لوگوں کے بدن پر تھے وہ نہ میلے ہوتے، نہ گلتے نہ پھٹتے، ان کے ناخن و بال بڑھتے نہ تھے لہٰذا حجامت کی ضَرورت نہ پڑتی، رات کو ایک سُتون نُمودار ہوتا جس سے روشنی پھوٹتی یوں سمجھیں وہ "ٹیوب لائٹ" کا کام دیتا تھا۔ دن کو ہلکا بادَل ان پر سایہ کرتا، ان کے یہاں جو بچّہ پیدا ہوتا اس پر قُدرتی ناخن کا لباس ہوتا جو اُس کے بڑھنے کے ساتھ بڑھتا جاتا۔ اس قید میں یہ ساری نعمتیں انہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے رسول حضرت سیِّدُنا موسیٰ

کلیم اللہ علیٰ نَبِیّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی بَرَکت سے حاصل ہوئیں۔

(ماخوذ از روح المعانی فی تفسیر القرآن والسبع المثانی حصہ ۶ ص ۲۸۳)

نوکر کا نوافِل پڑھنا کیسا؟

اِس قرانی واقِعہ سے یہ بھی معلوم ہوا کہ گناہوں اور نافرمانیوں کے باعِث دنیا میں بھی تکالیف آتی ہیں۔ برائے کرم! **باوَرچی** اسلامی بھائی بھی اپنی ذمّہ داری مکمَّل طور پر نبھایا کریں۔ آج کل بعض ملازِمین مَدَنی ذِہن نہ ہونے کی وجہ سے ڈیُوٹی پوری نہیں دیتے، طے شُدہ کام جان بوجھ کر نامکمَّل رکھتے مگر اُجرت پوری لیتے ہیں اور یوں اپنی روزی خراب کرتے ہیں۔ یادرکھئے! **ملازِم ڈیُوٹی کے اوقات میں سیٹھ کی اجازت کے بِغیر نوافِل نہیں پڑھ سکتا۔** اگر کمزوری کے باعِث کام میں کوتاہی ہوتی ہو تو بِغیر اجازت نَفْل روزہ بھی نہیں رکھ سکتا۔ (رَدُّالْمُحتار ج ۹ ص ۹۷) ہاں باجماعت فَرض نمازوں اور رَمَضانُ الْمبارَک کے روزوں سے سیٹھ روکنے کا مجاز (یعنی بااختیار) نہیں، وہ روکے جب بھی نہ رُکے۔

آپ دانے کے اَمین ہیں

سُوال: کیا جامِعۃُ الْمدینہ کے مَطْبَخ (یعنی کچن) کا باورچی امین ہوتا ہے؟

جواب: جی ہاں۔ اگر جان بوجھ کر اَناج کا ایک دانہ بھی بے جاصَرف کیا تو آخِرت میں جواب دینا ہوگا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں ہر طرح کی **امانت** کی حفاظت نصیب

کرے اور **خیانت** سے محفوظ فرمائے۔ خیانت کا عذاب نہایت ہی دردناک ہے۔ چنانچہ حُجَّۃُ الْاِسلام حضرتِ سیِّدُنا امام محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی ''مُکاشَفَۃُ الْقُلُوب'' میں نَقل کرتے ہیں،

خِیانت کا بھیانک عذاب

بروزِ قِیامت ایک شَخْص کو بارگاہِ خُداوندی عَزَّوَجَلَّ میں پیش کیا جائے گا۔ ارشاد ہوگا، تُو نے فُلاں شَخْص کی امانت واپَس کی تھی؟ عَرْض کرے گا، ''نہیں''۔ حکم پاکر فِرِشتہ جہنَّم کو لے چلے گا۔ وہاں **جہنَّم** کی گہرائی میں اُس ''امانت'' کو رکھا ہوا دیکھے گا اور وہ شَخْص اس امانت کی طرف گِرنا شروع ہوگا یہاں تک کہ ستَّر سال کے بعد وہاں پہنچے گا اور اُس امانت کو اُٹھا کر اوپر کی طرف چڑھے گا جب **جہنَّم** کے کَنارے پر پہنچے گا تو پاؤں پھسل جائے گا اور پھر **جہنَّم** کی گہرائی میں جا پڑے گا، اِسی طرح وہ گرتا اور چڑھتا رہے گا یہاں تک سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی شَفاعت سے اُسے ربُّ العٰلمین جَلَّ جَلالُہٗ کی رَحمت حاصل ہوجائے گی اور امانت کا مالِک اُس سے راضی ہوجائیگا۔ (مُکاشَفَۃُ القلوب ص ٤٤،٤٥)

مدارِس میں کھانا ضائع ہونے کی وجہ

آپ نے (یعنی امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ نے) **باورچی** اسلامی بھائیوں سے اِستِفسار فرمایا، بتایئے! ہوٹلوں میں کھانا زیادہ ضائع ہوتا ہے یا مدارِس

میں؟ جواب ملا، مدارِس میں۔ اِس پر فرمایا، دراصل بات یہ ہے کہ ہوٹل والے کی اپنی جیب سے رقم خرچ ہوتی ہے، اُس کو کمائی بھی کرنی ہوتی ہے لہٰذا وہ کھانے پکانے کی سخت نگرانی کرتا اور کِفایت شعاری سے کام لیتا ہے۔ رہے مدارِس، تو یہ چُونکہ لوگوں کے چندوں سے چلتے ہیں، نہ مُنتَظِمین کی جیب سے پیسہ جاتا ہے نہ ہی باورچی کی۔ لہٰذا سخت بے احتیاطیاں برتی جاتی ہیں، بعض اوقات تو صدقے کا آیا ہوا ذَبح شُدہ پورے کا پورا بکرا لاپرواہی سے اِدھر اُدھر رکھا رہ جاتا، خراب ہو جاتا اور بِالآخر پھنکوا دیا جاتا ہے! آہ! آہ! آہ! مسلمانوں کے چندہ کا اِس قَدَر بے دردی کے ساتھ ضِیاع کہیں آخرت میں پھنسا کر نہ رکھ دے۔ مدارِس وجامِعات اور تمام مذہبی وسماجی اداروں کے ذمّہ داران یاد رکھیں! بروزِ قیامت ایک ایک ذرّہ کا حساب ہونا ہے۔ **اللہ** تبارَکَ وَ تعالیٰ پارہ ۳۰ سورۃُ الزّلزال آیت نمبر ۷ اور ۸ میں ارشاد فرماتا ہے:۔

فَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَیْرًا یَّرَهٗ ؕ﴿۷﴾ وَ مَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا یَّرَهٗ ﴿۸﴾

ترجَمۂ کنزالایمان: تو جو ایک ذرّہ بھر بھلائی کرے اسے دیکھے گا اور جو ایک ذرّہ بھر بُرائی کرے اسے دیکھے گا۔

فریزر میں کھانا رکھنے کا طریقہ

سُوال: گوشت اور کھانے کی حفاظت کے کچھ مَدَنی پھول عنایت فرما دیجئے۔

جواب: اِس بات کا بھی خیال رکھئے کہ "ڈیپ فریزر" برابر کام کر رہا ہے یا نہیں، گرمیوں میں بَعض اوقات وولٹیج کم ہو جانے کی صورت میں ٹھنڈک (COOLING) کم ہو جاتی اور غِذا خراب ہو جانے کا اندیشہ ہوتا ہے، ایسے مَواقع پر کھانے پینے کی اَشیاء کو پھیلا کر کُھلی ہوا میں بھی رکھا جا سکتا ہے، گوشت کو دیوار وغیرہ کی ٹیک کے بِغیر کُھلی ہوا میں لٹکا دینے سے دیر تک تازہ رَہ سکتا ہے۔ جب بھی پکا ہوا کھانا یا سالن فریزر میں رَکھیں تو برتن کا ڈھکّن ضَرور کھول دیا کریں تا کہ ٹھنڈک اندر پُہنچ سکے۔ چھوٹے برتنوں، تھالوں یا پلاسٹک کی چھوٹی تھیلیوں میں رکھنا مناسب ہوتا ہے، کھانے سے پُر بڑے پتیلے کے اندرونی حصّے میں ٹھنڈک نہ پہنچنے کے سبب کھانا خراب ہو جانے کا اندیشہ رَہتا ہے۔ خُصوصاً کھچڑے اور پکی ہوئی دال میں زِیادہ اِحتِیاط کی ضَرورت ہے ورنہ یہ جلد خراب ہو جاتے ہیں۔ اِسی طرح ایسی غِذائیں جن میں ٹماٹر یا کھٹائی زِیادہ مقدار میں ہو ان کے بھی جلد خراب ہو جانے کا اِمکان رہتا ہے۔

کچّا گوشْت کافی دنوں تک خراب نہ ہو

سُوال: کچّا گوشْت زِیادہ دِنوں تک خراب نہ ہو اس کا کوئی طریقہ بتا دیجئے۔

جواب: کچّا گوشْت اگر بڑے پتیلے یا ٹوکرے میں بھر کر ڈِیپ فریزر میں رکھیں گے

تو اندرونی حصّہ میں ٹھنڈک کم پہنچنے کے باعِث خراب ہوجانے کا قوی اندیشہ ہے لہٰذا اس کی حفاظت کا طریقہ اچھی طرح سمجھ لیجئے۔ پہلے ٹوکری کی تہ میں برف بچھایئے اب اس پر گوشْت کی تِہ جمادیجئے پھراس پر برف کی تِہ بچھایئے، پھر اُوپر گوشْت کی اوراب ڈِیپ فریزر میں رکھ دیجئے۔اس طرح کرنے سے نیچے اوپر اور اندر ہر طرف ٹھنڈک ہی ٹھنڈک رہے گی اور اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ کافی دنوں تک گوشت خراب نہیں ہوگا۔

بِریانی خَراب ہوجائے تو کیا کریں

سُوال: کھانا خَراب ہونے کی کیا علامات ہیں؟

جواب: کھانا اور سالن کے خراب ہونے کی علامت یہ ہے کہ کھٹّی بدبو آئے گی اور اگر شوربے دار غذا ہے تو اُوپر جھاگ بھی آجائے گا۔اگر پلاؤ، بریانی یا قورمہ خراب ہونا شُروع ہوجائے تو چُونکہ اِبتِداءً اس میں کھٹّی اور نرم چیزیں سڑنا شُروع ہوتی ہیں لہٰذا بوٹیاں چھانٹ کر دھو کر استِعمال کرلیجئے۔ جس کا گوشْت ابھی نہیں سڑا ایسا سالن اور پلاؤ وغیرہ جان بوجھ کر مت پھینکئے۔

سڑا ہوا گوشت کھانا حرام ہے

سُوال: گوشت سڑ جائے تو کیا کرے؟

جواب: اُسے پھینک دیں کہ صدر الشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:
جو گوشت سَڑ گیا بدبُو لے آیا اس کا کھانا حرام ہے اگرچہ نجس نہیں۔
(بہارِ شریعت حصّہ ۲ ص ۱۰۱)

پھٹے ہوئے دودھ کا استِعمال

سُوال: پھٹا ہوا دودھ کس طرح استعمال کیا جائے؟

جواب: پھٹے ہوئے دودھ کا استِعمال تو بہُت ہی آسان ہے، شہد یا چینی ڈال کر چُولھے پر چڑھا دیجئے اِس کا پانی جل جائے گا اور کھویا رَہ جائے گا جو انتہائی لذیذ ہوتا ہے۔

ویجِیٹیبل گھی

سُوال: کیا ویجِیٹیبل گھی کھا سکتے ہیں؟

جواب: اِس کا کھانا جائز ہے مگر اکثر مِلاوٹ والا ہونے کے باعِث مُضِرِّ صحّت ہے۔ آج کل عُموماً لوگوں کے پَیٹ خراب رَہتے ہیں اس کی ایک وجہ غیر مِعیاری ویجِیٹیبل گھی بھی ہے۔ اگر اصلی گھی مُیَسَّر نہ ہو تو کوکنگ آئل

استعمال کیجئے۔ کارن آئل اِس سے بہتر اور "زَیت" یعنی زَیتون شریف کا تیل بہترین۔

بڑھاپے کی آسانی کیلئے

سُوال: گھی تیل کے استِعمال سے صحّت کو نقصان نہ ہو اِس سلسلے میں کوئی مفید احتیاط ارشاد ہو۔

جواب: گھی، تیل اور ہر طرح کی چکنائی کو ہَضم ہونے میں دیر لگتی اور زِیادہ استِعمال بیماریوں اور موٹاپے کا باعِث ہوتا ہے۔ لہٰذا **جوانی ہی سے گھی تیل، مَیدہ اور چینی کے استِعمال میں کمی شُروع کر دی جائے تو زِندہ رَہ جانے کی صورت میں بڑھاپے میں اِن شاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ صحّت اچھی رہے گی۔** میرا مَدَنی مشورہ ہے کہ آپ کھانا پکانے میں جتنا تیل مصالحہ نمک مِرچ وغیرہ ڈالتے ہیں بلا جھجک ان سب کی مقدار آدھی کر دیجئے اِن شاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کے فوائد خود ہی دیکھ لیں گے۔ البتّہ مریض کو چاہئے کہ وہ ڈاکٹر کے مشورے پر عمل کرے۔

بِغیر تَیل کے پکانے کا طریقہ

سُوال: کیا بِغیر گھی تیل کے بھی کھانا بنایا جا سکتا ہے؟

فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم: جو مجھ پر روزِ جمعہ دُرُود شریف پڑھے گا میں قیامت کے دن اس کی شفاعت کروں گا۔

جواب: کیوں نہیں ۔ بعض کھانے بغیر تیل گھی کے بھی پکائے جاسکتے ہیں مثلاً سادہ چاول، کھچڑی، کڑھی، دال وغیرہ۔ فَربہ بکرے اور گائے کے پائے میں تیل ڈالنے کی ضَرورت ہی نہیں ہوتی کیونکہ اس میں موجود چکنائی پگھل کر خود ہی تیل کا کام دے دیتی ہے! بلکہ ہر طرح کا سالن بغیر تیل، گھی کے بنایا جاسکتا ہے، اِس کا طریقہ یہ ہے کہ بہُت سارا ہرا مَصالحہ پیس لیجئے بے شک اپنی پسند کی سبزیاں بھی ساتھ ہی پیس ڈالئے، اب اسی کے گاڑھے سَیّال میں سالن پکا لیجئے، حسبِ ضَرورت پانی، دَہی، مِرچ اور گرم مَصالحے بھی ڈالدیجئے۔ چند بار پکانے کے بعد خود ہی ہاتھ بیٹھ جائے گا۔ اِن شَاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

گٹر کی نالی کا تحفُّظ

سُوال: مَطبَخ کی صفائی کے بارے میں کچھ مَدَنی پھول عنایت ہوں

جواب: مَطبَخ (یعنی باورچی خانے) کی صَفائی رکھنا بہُت ضَروری ہے۔ فرش اور دیواروں کے دھبّے صاف کر دیا کریں۔ غذاؤں کے اَجزاء اِدھر اُدھر مُنتَشِر رہتے ہیں، پڑے پڑے سڑتے اور جراثیم کی اَفزائش کا باعِث بنتے ہیں لہٰذا پابندی سے جراثیم کُش دوائیں چھڑکنا ضَروری ہے۔ اِس بات کا ہمیشہ خیال رکھئے کہ شوربہ، ہڈّیاں، اور کسی قسم کی چکناہٹ نالی میں

نہ جانے پائے ورنہ گٹر بھر سکتا ہے۔ لہٰذا برتن دھونے سے قبل اُس میں موجود مَصالَحے اور چکناہٹ بھوسے وغیرہ سے پُونچھ کر علیحدہ ڈبے میں ڈالدیجئے۔

کنکریاں اور سُرسُریاں

سُوال: چاول میں بعض اوقات سُرسُریاں اور کنکریاں بھی ساتھ ہی پک جاتی ہیں اگر یہ بھول کر کھالی جائیں تو؟

جواب: پکانے سے قَبل چاول اور دالوں وغیرہ میں سے مِٹّی، کنکریاں اور سُرسُریاں (لال رنگ کے باریک کیڑے) صاف کر لیجئے۔ یاد رہے! مِٹّی حدِّ ضَرَر تک کھانا حرام اور اگر جان بوجھ کر ایک بھی سُرسُری کھالی تو حرام و گناہ۔ اگر سُرسُریاں کھانے کے ساتھ پک گئیں تو ان کو نکال دیجئے اور کھانا کھا لیجئے۔ اگر پکانے میں سستی کے سبب قَصداً کنکریاں وغیرہ رَہنے دیں گے جس کی وجہ سے کھانے والوں کو تکلیف ہو تو صفائی کرنا جن کی ذمّہ داریوں میں شامل ہے وہ باورچی گنہگار ہوں گے۔

ثابِت گُردہ سالن میں مت ڈالئے

سُوال: جانور کٹتے وَقت نکلے ہوئے خون کا کیا حکم ہے؟ نیز کیا ثابت گُردہ سالن میں پکالینا چاہئے؟

جواب: **گوشت** پکانے میں بہُت اِحتیاط کی ضَرورت ہے۔ ''دَمِ مَسْفُوح'' یعنی بوقتِ ذَبح نِکلا ہوا خون ناپاک اور اس کا کھانا حرام ہے۔ لہٰذا گوشت کو اچّھی طرح دھولیجئے تا کہ اگر ایسا خون ہو تو دُھل جائے اور اس کا اثر زائل ہو جائے۔ **سالم گُردے** سالن میں نہ ڈالا کریں ان کو **چِیر** کر اچھی طرح دھولیا کریں۔

سوال: **تِلّی اور گُردے کھانا کیسا؟**

جواب: جائز ہے۔ مگر ہمارے میٹھے میٹھے آقا صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ان دونوں چیزوں کو کھانا پسند نہیں فرماتے تھے۔ چُنانچہ دو احادیثِ مبارَکہ مُلاحظہ فرمایئے

﴿۱﴾ سرکار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم گُردے (کھانا) ناپسند فرماتے کیوں کہ وہ پیشاب کے قریب ہوتے ہیں (مُلَخّصاً کنزالعمال ج ۷ ص ۴۱ حدیث ۱۸۲۱۲)

﴿۲﴾ سرکار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو تِلّی (کھانے سے) نفرت تھی مگر اِس کو حرام قرار نہیں دیا۔

(مُلَخّصاً اتحاف السادۃ المتقین ج۸ ص ۲۴۳)

سوال: **تو کیا ہمیں تِلّی اور گُردے نہیں کھانے چاہئیں؟**

جواب: عِشق تو یِہی ہے کہ نہ کھائے۔ مگر جو کھائے اُس کو ہر گز بُرا بھی نہ کہے کیوں کہ ان کا کھانا حَلال ہے جیسا کہ **حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ ابنِ عمر** رضی اللہ تعالیٰ

عنہما سے روایت ہے، تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبُوَّت، پیکرِ جُودوسخاوت، سراپا رَحْمت، محبوبِ ربُّ العزّت عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا، ہمارے لیے دو مرے ہوئے جانور اور دو خون حلال ہیں۔ دو مُردے مچھلی اور ٹِڈّی اور دو خون کلیجی اور تِلّی ہیں۔

(مسند امام احمد ج ٢ ص ٤١٥ حدیث ٥٧٢٧)

سُوال: کیا کوئی سی بھی مچھلی حرام نہیں؟

جواب: مچھلی بغیر مارے اپنے آپ مر کر پانی کی سَطْح پر اُلٹ گئی وہ حرام ہے۔ مچھلی کو مارا اور وہ مر کر اُلٹی تیرنے لگی یہ حرام نہیں۔ (درمختار مع رد المحتار ج ٩ ص ٤٤٥)

فَضائی مچھلی

مچھلی کے بارے میں ایک دلچسپ حِکایت سَماعت فرمائیے ان شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کی معلومات میں اِضافہ ہوگا، چُنانچہ ایک بار خلیفہ ہارونُ الرَّشید نے اپنا شکاری باز فَضاء میں اُڑایا اُڑتے اُڑتے وہ نظروں سے اَوجھل ہوگیا اور کچھ دیر بعد اپنے پنجے میں ایک (فَضائی) مچھلی دبوچے اُتر آیا۔ خلیفہ کو بڑی حیرت ہوئی، اُس نے زبردست عالم حضرتِ سیِّدُنا مقاتل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں فتویٰ پوچھا، فرمایا، آپ کے جدِّ امجد حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن عبّاس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں، "فضاؤں میں طرح طرح کی مخلوق رہتی ہے جن میں بعض سفید رنگ کے جانور

بھی ہوتے ہیں جو مچھلی جیسے بچّے جنتے ہیں، ان کے بازو تو ہوتے ہیں مگر پَر نہیں ہوتے۔'' اِس کے بعد حضرتِ سیِّدُنا مقاتل رحمۃُ اللہ تعالیٰ علیہ نے اُس کو کھانے کی اجازت دی تو اُس جانور کا اِحتِرام کیا گیا۔ (حیاتُ الحیوان الکبریٰ ج۱ ص ۱۵۷)

مچھلی تھوڑی مِقدار میں کھانی چاہئے

حضرتِ امام بُرہانُ الدّین ابراھیم زرنوجی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، حکیم جالینوس کا قول ہے کہ اَنار میں کثیر مَنافع ہیں جبکہ مچھلی میں بَہُت زِیادہ نقصانات۔ مگر تھوڑی سی مچھلی کھانا ڈھیروں اَنار سے بہتر ہے۔ (تعلیمُ المُتعلِّم طریقَ التعلُّم ص ۴۲)

جالینوس کون تھا؟

سُوال: جالینوس کون تھا؟

جواب: جالینوس کا اصلی نام ''کلاڈیسن گیلن'' تھا۔ یہ ہمارے پیارے آقا صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی بِعْثَت سے بھی پہلے گزرا ہے۔ 131ء میں پیدا ہوا 201ء میں فوت ہوا۔ قدیم یونان کا نہایت ہی ماہر طبیب تھا اور فنِ طِبّ میں تمام اَطِبّائے یونان کو اس نے پیچھے چھوڑ دیا۔ یونان کی طِبابَت شُہرۂ آفاق ہے یہ شخص اتنا ماہر طبیب مانا جاتا تھا کہ آج اٹھارہ سو (۱۸۰۰) سال کے بعد بھی اِس کا دنیا میں نام ہے۔

ذَبیحہ کے 22 ممنوعہ اَجزاء

سُوال ذَبیحہ کے وہ کون سے اَجزاء ہیں جو نہیں کھانے چاہئیں۔

جواب اِسی طرح کے ایک سُوال کا جواب دیتے ہوئے میرے آقا اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فرماتے ہیں: حلال جانور کے سب اجزاء حلال ہیں مگر بعض کہ حرام یا ممنوع مکروہ ہیں ﴿1﴾ رگوں کا خون ﴿2﴾ پِتّا ﴿3﴾ پُھکنا (یعنی مَثانہ) ﴿4،5﴾ عَلاماتِ مادہ و نَر ﴿6﴾ بَیضے (یعنی کپورے) ﴿7﴾ غُدود ﴿8﴾ حرام مَغز ﴿9﴾ گردن کے دو پٹھے کہ شانوں تک **کِھنچے** ہوتے ہیں ﴿10﴾ جِگر (یعنی کلیجی) کا خون ﴿11﴾ تلی کا خون ﴿12﴾ گوشت کا خون کہ بعدِ ذَبح گوشت میں سے نکلتا ہے ﴿13﴾ دل کا خون ﴿14﴾ پت یعنی وہ زَرد پانی کہ پتّے میں ہوتا ہے ﴿15﴾ ناک کی رَطُوبت کہ بَھیڑ میں اکثر ہوتی ہے ﴿16﴾ پاخانہ کا مقام ﴿17﴾ اَوجھڑی ﴿18﴾ آنتیں ﴿19﴾ نُطفہ ﴿20﴾ وہ نُطفہ کہ خون ہوگیا ﴿21﴾ وہ کہ گوشت کا لوتھڑا ہو گیا ﴿22﴾ وہ کہ پُورا جانور بن گیا اور مُردہ نکلا یا بے ذَبح مرگیا۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۲۰ ص ۲۴۰، ۲۴۱)

سمجھدار قصّاب بعض ممنوعہ چیزیں نکالدیا کرتے ہیں مگر بعض میں ان کو بھی معلومات نہیں ہوتیں یا بے اِحتیاطی بَرَتتے ہیں۔ لہٰذا آج کل عُموماً لاعلمی کی وجہ سے جو چیزیں سالن میں پکائی اور کھائی جاتی ہیں ان میں سے چند کی نِشاندہی کرنے کی کوشش کرتا ہوں۔

خون

ذَبْح کے وَقت جو خون نکلتا ہے اُس کو ''دَمِ مَسفُوح'' کہتے ہیں۔ یہ ناپاک ہوتا ہے اس کا کھانا **حرام** ہے۔ بعدِ ذَبْح جو خون گوشْت میں رَہ جاتا ہے مَثَلاً گردن کے کٹے ہوئے حصّے پر، دل کے اندر، کلیجی اور تِلّی میں اور گوشْت کے اندر کی چھوٹی چھوٹی رَگوں میں یہ اگرچِہ ناپاک نہیں مگر اس خون کا بھی کھانا **ممنوع** ہے۔ لہٰذا پکانے سے پہلے صَفائی کر لیجئے۔ گوشْت میں کئی جگہ چھوٹی چھوٹی رگوں میں خون ہوتا ہے ان کی نگہداشت کافی مشکل ہے، پکنے کے بعد وہ رگیں کالی ڈوری کی طرح ہوجاتی ہیں۔ خاص کر بھیجے، سِری پائے اور مُرغی کی ران اور پَر کے گوشْت وغیرہ میں باریک کالی ڈوریاں دیکھی جاتی ہیں کھاتے وَقت ان کو نکالدیا کریں۔ **مُرغی کا دل بھی ثابِت نہ پکایئے، لمبائی میں چار[4] چیرے کرکے اِس کا خون پہلے اچھی طرح صاف کرلیجئے۔**

حرام مغز

یہ سفید ڈورے کی طرح ہوتا ہے جو کہ بھیجے سے شُروع ہوکر گردن کے اندر سے گزرتا ہوا پوری ریڑھ کی ہڈی میں آخر تک جاتا ہے۔ ماہر قَصّاب گردن اور ریڑھ کی ہڈی کے بیچ سے دُو پر کالے یعنی دُو[2] ٹکڑے کرکے **حرام مَغْز** نکال کر پھینک دیتے ہیں۔ مگر بارہا بے اِحتیاطی کی وجہ سے تھوڑا بہت رَہ جاتا ہے اور سالن یا بریانی وغیرہ میں پک بھی جاتا ہے۔ چُنانچِہ گردن، چانپ اور کمر کا گوشت دھوتے وَقت **حرام مَغْز**

تلاش کر کے نکالدیا کریں۔ یہ مُرغی اور دیگر پرندوں کی گردن اور ریڑھ کی ہڈّی میں بھی ہوتا ہے، پکانے سے قبل اس کو نکالنا بہت مشکِل ہے لہٰذا کھاتے وَقت نکالدینا چاہیے۔

پَٹھے

گردن کی مضبوطی کیلئے اِس کی دونوں طرف پِیلے رنگ کے دو لمبے لمبے **پَٹھے** ہوتے ہیں جو کہ کندھوں تک **کِھچے** ہوئے ہوتے ہیں۔ ان **پٹھوں** کا کھانا ممنوع ہے۔ گائے اور بکری کے تو آسانی سے نظر آجاتے ہیں مگر مُرغی اور پرندوں کی گردن کے پٹھے بآسانی نظر نہیں آتے، کھاتے وقت ڈھونڈ کر یا کسی جاننے والے سے پوچھ کر نکالدیجئے۔

غُدُود

گردن پر، حَلق میں اور بعض جگہ چربی وغیرہ میں چھوٹی بڑی کہیں سُرخ اور کہیں مِٹیالے رنگ کی گول گول گانٹھیں ہوتی ہیں ان کو عَرَبی میں غُدَّہ اور اُردو میں غُدُود کہتے ہیں۔ یہ بھی مت کھایئے، پکانے سے پہلے ڈھونڈ کر نکالدیجئے۔ اگر پکے ہوئے گوشت میں بھی نظر آجائے تو نکالدیجئے۔

کَپُورا

کَپُورے کو خُصیہ، فُوطہ یا بَیضہ بھی کہتے ہیں۔ ان کا کھانا مکروہِ تحریمی ہے۔ یہ بَیل، بکرے وغیرہ (نَر یعنی مُذکّر) میں نُمایاں ہوتے ہیں۔ مُرغے (نَر) کا پیٹ کھولکر آنتیں ہٹائیں گے تو پیٹھ کے اندرونی سَطح پر انڈے کی طرح سفید دو

چھوٹے چھوٹے بیج نُما نظر آئیں گے یہی **کپُورے** ہیں۔ ان کو نکال دیجئے۔ افسوس! مسلمانوں کی بعض ہوٹلوں میں دل ،کلیجی کے علاوہ بَیل، بکرے کے کپُورے بھی توے پر بُھون کر پیش کئے جاتے ہیں، غالباً ہوٹل کی زبان میں اِس ڈِش کو ''کٹا کٹ'' کہا جاتا ہے۔ شاید اس کو ''کٹا کٹ'' اِس لئے کہتے ہیں کہ گاہک کے سامنے ہی دِل یا کپُورے وغیرہ ڈال کر تیز آواز سے توَے پر کاٹتے اور بھونتے ہیں اِس سے ''کٹا کٹ'' کی آواز گونجتی ہے۔

اَوجھڑی

اَوجھڑی کے اندر غلاظت بھری ہوتی ہے اِس کا کھانا **مکروہِ تحریمی** ہے مگر مسلمانوں کی ایک تعداد ہے جو آج کل اِس کو شوق سے کھاتی ہے۔

ممنوعہ اَجزاء کی پہچان کس طرح حاصل ہو؟

سُوال: بیان کردہ ممنوعہ اَجزاء کی تفصیلات کیسے معلوم ہوں؟

جواب: **تمام** باورچیوں بلکہ سب اسلامی بھائیوں کو چاہئے کہ وہ ذَبیحہ کی ممنوعہ چیزوں کی معلومات حاصِل کرنے کیلئے **فتاویٰ رضویہ** کی جلد 20 ص 234 تا 241 کا ضَرور مُطالعہ کریں، سمجھ میں نہ آئے تو عُلمائے کرام سے پوچھ لیں۔ اِس کے بعد کسی گوشت بیچنے والے سے ملکر اُن چیزوں کی پہچان حاصِل کریں۔ یقیناً پڑھنا مُفید ہوتا ہے مگر ساتھ میں **تَجرِبہ** (تَج۔ رِبَہ) بھی ہو تو سونے پر سُہاگہ۔

بے نَمازی کے ہاتھ کی روٹی کھانا کیسا؟

سُوال: **بعض** لوگ بے نَمازی کے ہاتھ کی روٹی نہیں کھاتے ہمارے بعض باوَرچی کبھی کبھی نَماز میں سُستی کر جاتے ہیں ان کو نصیحت فرمایئے۔

جواب: بے نَمازی کے ہاتھ کی روٹی کھانا جائز ہے۔ تاہم اگر پرہیز گار لوگ بے نَمازی کی اِصلاح کیلئے زَجراً اُس کے ہاتھ کی روٹی نہ کھائیں تو حرج نہیں ۔باقی اِس وقت جو باوَرچی اسلامی بھائی جَمْع ہوئے ہیں اُن کا تعلُّق تو مدارِسِ اسلامیہ سے ہے، اکثر مدرَسے بھی مساجد سے مُتَّصِل ہیں۔ ان باوَرچیوں کو تو فرائض کے ساتھ ساتھ اوّابین ، تَہَجُّد ، اِشراق اور چاشت کے نوافِل بھی ترک نہیں کرنے چاہئیں کیوں کہ ہمارے یہاں دَورانِ ڈیوٹی ان نوافِل پر کوئی پابندی نہیں۔ یاد رکھئے! نَمازِ فرض نہ **باوَرچی** کو مُعاف ہے نہ اُس کے **مُعاوِن** کو نہ ہی **روٹی لگانے والے** کو۔ جُونہی اذان سے قَبل دُرود شریف کی آواز سنیں۔ تاکید ہے کہ فوراً چولھا بند کر دیجئے اور تکبیرِ اولیٰ کے ساتھ باجماعت نَماز ادا کرنے کیلئے مسجِد کی پہلی صَف کا رُخ کیجئے۔ **خیر خواہ**[1] اسلامی بھائیوں کی خدمات میں عرض ہے کہ

---

[1] نمازوں کیلئے طلباء کو مسجِد کی صَفوں میں پہنچانے اور دَورانِ درس و بیان لوگوں کو مبلِّغ کے قریب بٹھانے کی خدمات پر مامور اسلامی بھائیوں کو دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں خیر خواہ کہتے ہیں۔

وہ جس طرح دوسرے طَلَباء کو نَماز کیلئے جگاتے اور مسجد میں پہنچاتے ہیں اسی طرح مَطْبَخ (یعنی باورچی خانہ) کا بھی رُخ کرلیا کریں اور چولھا بند کرواکر ان کو نَماز کیلئے روانہ فرمادیا کریں۔

طَلَبائے علمِ دین کی خدمت سعادت ہے

سُوال: کیا باورچی حضرات خوش نصیب نہیں ہیں کہ انہیں طَلَبائے علمِ دین کی خدمت کی سَعادت مُیَسَّر ہے؟

جواب: کیوں نہیں، واقِعی **پیارے باوَرچیو!** آپ حضرات بَہُت ہی خوش نصیب ہیں کہ حِفْظِ قرآن اور طَلَبِ عِلْمِ دین میں مشغول رہنے والے وہ طَلَباء آپ کے ہاتھ کا کھانا تناوُل فرماتے ہیں جن پر رَحْمتیں جھوم جھوم کر برستی ہیں۔ طالبِ علمِ دین کا مُقام بَہُت بُلند وبالا اور عظمت والا ہوتا ہے۔ حضرتِ سیِّدُنا ابو دَرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب کسی طالِبِ عِلْمِ دین کو دیکھتے تو ''مَرحَبا خوش آمدید'' کہا کرتے اور فرماتے، رسولُ اللہ عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نے تمہارے بارے میں (نیک سُلوک کرنے کی) خاص وَصیّت فرمائی ہے۔ (سُنَنِ دارمی حدیث ۳۴۸ ج ۱ ص ۱۱۱) **یقیناً بالخُصوص** نوجوان طَلَباء قابلِ رشک ہیں کہ اِس عُمر میں عام طور پر کھیل کود کا مَشْغلہ ہوتا ہے مگر انہوں نے اپنی جوانی کی بہاریں عِلْمِ دین کیلئے وَقْف کردی ہیں۔

یااللہ طَلَباء کے صدقے مجھے بخش دے

سُوال: جامِعاتُ المدینہ کے طَلَباء کے بارے میں آپ کے کیا جذبات ہیں؟

جواب: میں دعوتِ اسلامی کے جامِعات ومدارِس کے طَلَباء سے بَہُت مَحبَّت کرتا ہوں اور انکے صَدْقے سے اپنے لئے دعائے مغفِرت کیا کرتا ہوں۔ اگرچِہ ان میں بَعْض شرارَتی بھی ہوتے ہیں مگر بچّے جو ٹھہرے! بچّے کیسے ہی شرارَتی ہوں مگر ماں باپ کو پیارے ہوتے ہیں۔ کچھ طَلَباء کے شرارت کر لینے سے ہر طالِبُ الْعِلْم بُرا بھی نہیں ہو جاتا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہمارے طَلَباء نَمازِ پنجگانہ کے علاوہ دیگر نوافِل بھی پڑھتے ہیں، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہمارے مُتَعَدَّد طَلَباء مِلکر صَلٰوۃُ التَّوبہ، تہجُّد، اِشراق اور چاشْت کی نمازوں کا اہتِمام کرتے ہیں۔ ہزاروں طَلَباء مَدَنی انعامات کے کارڈ بھر کر جَمْع کرواتے ہیں، بے شُمار طَلَباء مَدَنی قافِلوں میں سفر کرتے ہیں، کئی ایسے ہیں جن کی مَدارِس وجامِعات کے اَطراف میں دعوتِ اسلامی کا مَدَنی کام کرنے کی ذمّہ داریاں ہیں اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اُنہوں نے بے شُمار مساجد کو سنبھالا اور آباد کیا ہوا ہے۔ اَللّٰھُمَّ زِدْ فَزِدْ ثُمَّ زِدْ۔ یعنی اے اللہ بڑھا اور بڑھا پھر بڑھا۔

شکایت کرنے کا طریقہ

سوال: باوَرچی اسلامی بھائی طَلَباء کی شِکایات کو اَھَمِّیَّت نہیں دیتے۔

جواب: دیکھئے! باوَرچی کی بھی عزّتِ نَفْس ہے، جس کے جی میں آیا وہ وَقْت بے وَقْت اگر باوَرچی کی سَمْع خَراشی کرتا رہے گا تو ان کو بھی ناگوار گُزَر سکتا ہے، ظاہر ہے ایک یا دُو باوَرچی ایک جامِعہ یا مَدْرَسے کے تمام طُلَباء کو مُطْمَئن کر بھی نہیں سکتے۔ عزیز طَلَباء! آپ بھی یاد رکھئے کہ بار بار شِکایت کرتے رہنے سے شاکی کا وَقار جاتا رہتا اور اثر خَتْم ہوجاتا ہے۔ لہٰذا شِکایت ایک ہی بار ہو مگر نَرْمی کے ساتھ اور بھرپور انداز میں ہونی چاہئے بلکہ تَحْریری ہو تو خوب، تجرِبہ یہی ہے کہ اس طرح کے مُعامَلات میں ''تقریر'' کے مقابلے میں ''تَحریر'' زِیادہ مُؤَثِّر ہوتی ہے۔ چُونکہ طَلَباء کی اکثریَّت ناپُختہ ذِہْن ہوتی ہے اور یہ عُمُوماً بات بنانے کے بجائے بِگاڑ بیٹھتے ہوں گے! لہٰذا کوئی طالِبِ عِلْم کسی بھی باوَرچی کے پاس شِکایت لے کر نہ جائے۔ جس کو شِکایت ہو وہ تحریری طور پر اپنے جامِعۃُ المدینہ یا مَدْرَسۃُ المدینہ کے مَطْبَخ ذِمّہ دار اسلامی بھائی کو پیش کردے۔ (امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کے اس ارشاد پر باورچیوں نے بَہُت اطمینان کا اظہار کیا)

اگر پکاتے ہوئے کھانا جل جائے تو اس کا ذمّہ دار کون؟

سُوال: اگر باوَرچی کھانا جلادے تو کیا اِس کو مُعاف ہے؟

جواب: نہیں۔ **باوَرچی** کہ اُجرت لیکر پکا رہا ہے وہ اِس کا ذمّہ دار ہے۔ فُقَہائے کِرام رَحِمَھُمُ اللّٰہُ تعالٰی فرماتے ہیں، ''باوَرچی نے کھانا خراب کر دیا یا جلادیا یا کچّا ہی اُتار دیا تو اُسے کھانے کا ضَمان (یعنی جو کچھ نقصان ہوا وہ) ادا کرنا ہوگا۔ (دُرِّ مُختار مع رَدُّالمُحتار ج ۹ ص ۲۲) یہاں ذمّہ داران غور فرمالیں کہ اگر باوَرچی نے ضَمان ادا نہ کیا تو قوم کے چندے کے مُعامَلہ میں آپ '' آنکھ آڑے کان'' نہیں کرسکتے۔ اگر آپ کی ذاتی رقم ہوتی تو شاید ایک ایک پائی وُصول کرتے۔ لِہٰذا اِس وَقْف کی رقم کے نقصان کا ضَمان بَہَرحال دینا ہوگا۔ یعنی کھانا خَراب ہونے کے سبب جتنی رقم کا نُقصان ہوا وہ ادا کرنا ہوگا۔ ''چلئے آئندہ خیال رکھیں گے'' یہ کہہ دینے سے چُھٹکارا نہیں ہوسکتا پچھلا سارا حساب بھی چُکانا ہوگا۔

تَندوری روٹی اور کھانے کا سوڈا

سُوال: تَندوری روٹی میں بعض اَوقات کھانے کا سوڈا زیادہ ہوجاتا ہے، کیا یہ نُقصان دِہ نہیں؟

جواب: ہر چیز میں اِعتِدال ضَروری ہے۔ ظاہِر ہے اگر روٹی میں زِیادہ سوڈا ہوگا تو

روٹی بدمزہ ہو جائے گی اور سوڈا کا زِیادہ استعمال جسم کو گلاتا ہے۔

سُوال: چنے اُبالنے کا کیا طریقہ ہے؟

جواب: چنے اُبالنے ہوں تو بہتر یہی ہے کہ تقریباً 8 گھنٹے کیلئے پانی میں بھگو کر رکھ دیئے جائیں مگر ان کو نرم (نَر۔مْ) کرنے اور جلد پکانے کیلئے کھانے کا سوڈا بھی ڈالا جا سکتا ہے۔

سخت گوشْت گلانے کا طریقہ

سُوال: بوڑھا گوشْت گلانے کا کیا طریقہ ہے؟

جواب: بوڑھے اور سخت گوشْت میں پکاتے وقْت اگر کچّا پَپِیتا ڈال دیا جائے تو وہ جلد گل جاتا ہے۔ سیخ پر سینکی جانے والی بوٹیوں کے مصالحے میں بھی کچّا **پَپِیتا** ڈالا جاتا ہے۔ ہوٹلوں میں لوگ جو مزے لے لیکر نہاری کھاتے ہیں، اس میں عُموماً اُونٹ یا بوڑھی گائے یا باکھڑی بھینس (یعنی وہ بھینس جو دودھ دینا بند کر دے) یا کولھو یا کھیت کے فارِغ شدہ (RETIRED) ڈھانڈے یعنی بوڑھے بَیل کا گوشْت ہوتا ہے۔ یہ پپیتے کا کمال ہے کہ اُس کو موم کی طرح مُلائم کر کے کھانے کے قابل بنا دیتا ہے۔ نیز چینی، پودینہ کے ڈَنٹھل اور چھالیہ بھی گوشت کو گلانے کے کام آتے ہیں۔ زِیادہ دیر تک چولہے پر چڑھائے رکھنے سے بھی

گوشْت گل جاتا ہے۔ جب سالن یا پُلاؤ وغیرہ پکائیں تو مُرغی وغیرہ کے گوشْت کے چھوٹے ٹکڑے ڈالیں تاکہ اندر تک پک جائیں۔ ہاں بڑی کڑاھی یا دیگ میں بڑے ٹکڑے ڈالے جائیں تو حسبِ ضرورت تپش مل جانے کی صورت میں پک جاتے ہیں۔ میرا مدنی مشورہ ہے کہ ہر سالن میں تَبَرُّکاً تھوڑا سا کَدّو شریف ڈالنے کا معمول بنالیا جائے۔ گوشْت میں سبزی ڈالنے کا ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ اس سے گوشْت کے بَعْض منفی اثرات دُور ہو جاتے ہیں۔

نہ گلنے والا گوشْت

سُوال: جو گوشْت کسی صُورت سے بھی نہ گلتا ہو اُس کا کیا علاج ؟

جواب: اُس کا کوئی عِلاج نہیں۔ میرے آقا اعلیٰحضرت امام احمد رضا خان علیہ رَحْمۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں، خُنثٰی کہ نَر و مادہ دُونوں کی علامتیں رکھتا ہو دُونوں (جگہوں) سے یکساں پیشاب آتا ہو، کوئی وجہِ ترجیح نہ رکھتا ہو ، اس کا گوشْت کسی طرح پکائے نہیں پکتا۔ وَیسے ذَبحِ شَرعی سے حلال ہو جائے گا، اگر کوئی کچّا گوشْت کھائے ، کھائے۔ اُس کی قُربانی جائز نہیں۔

(مُلَخَّصاً فتاوٰی رضویہ جدید ج ۲۰ ص ۲۵۵)

عُمدہ گوشت کی پہچان

سوال: عُمدہ گوشت کی پہچان کیا ہے؟

جواب: بوڑھا گوشت لال ہوتا ہے، جبکہ جوان گوشت مِٹیالے (بھورے) رنگ کا اوراس میں عُموماً چربی کم ہوتی ہے۔ بھورا گوشت زیادہ اچھا ہوتا ہے۔ گھر کے لئے آخِری بچا ہوا گوشت خریدنا مُفید ہوسکتا ہے کیوں کہ بیچنے والے جلدی جلدی چربی اور ہڈّیاں تول میں چلادیتے ہیں اور یوں آخِر کے بچے ہوئے گوشت میں بوٹی زیادہ ہوتی ہے! سبزیوں اور پھلوں کامُعامَلہ اِس سے اُلٹ ہے کہ تازہ اور عُمدہ جلدی جلدی بک جاتے اور آخِر میں گلے سڑے بچ رہتے ہیں۔ ان معنوں کر یہ مقولہ دُرُست ہے کہ "سبزی اور پھل شُروع میں اور گوشت آخِر میں خریدو"۔

جانوروں کی مظلومیّت

سوال: کیا کوئی صَحابی بھی گوشت کا کام کرتے تھے؟

جواب: جی ہاں، حضرتِ سیِّدُنا عَمْرو بِن عاص اور حضرتِ سیِّدُنا زُبَیر رضی اللہ تعالٰی عنہما گوشت کا کام کرتے تھے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہر گوشت فَروش کوان صَحابۂ کرام رضی اللہ تعالٰی عنہما کے نقشِ قدم پر چلائے۔ آج کل اِس کاروبار میں بہُت سارے گناہوں کا اِرتِکاب کیا جاتا ہے۔ حُصولِ گوشت کیلئے پرورش

پانے والا بے زَبان جانور عُموماً شُروع ہی سے ظُلم سہتا ہوا ''مَذبَح'' تک پہنچتا ہے۔ بے شک ذَبْح کرنا جائز ہے مگر آج کل اِس جائز کام کے دَوران بے چارے جانوروں کو اسقدَر بے جا تکالیف پہنچائی جاتی ہیں کہ دیکھیں تو کلیجہ منہ کو آتا ہے۔

سُوال: جانور ذَبْح کرنے کی وہ اِحتیاطیں ارشاد ہوں جس سے اُس کو کم سے کم تکلیف ہو۔

جواب: گائے وغیرہ کو گرانے سے پہلے ہی قبلہ رُخ کا تعیُّن کرلیا جائے، لِٹانے کے بعد بالخصوص پتھریلی زمین پر گھسیٹ کر قبلہ رُخ کرنا بے زَبان جانور کیلئے اَذِیّت کا باعِث ہے۔ ذَبْح کرنے میں چار رگیں کٹ جائیں یا کم سے کم تین[3] رگیں کٹ جائیں۔ اِس سے زِیادہ نہ کاٹیں کہ چُھری گردن کے مُہرہ تک پُہُنچ جائے کہ یہ بے وجہ کی تکلیف ہے پھر جب تک جانور مکمَّل طور پر ٹھنڈا نہ ہو جائے نہ اُس کے پاؤں کاٹیں نہ کھال اُتاریں، بہر حال ذَبْح کر لینے کے بعد جب تک رُوح نہ نکل جائے چُھری بلکہ کٹی ہوئی گردن پر ہاتھ بھی بالکل مَس نہ کریں، غور فرمایئے آپ کے زَخْم پر کوئی ہاتھ یا انگلیاں ڈالے تو تکلیف ہوگی یا نہیں! بعض لوگ گائے کو جلد ''ٹھنڈی'' کرنے کیلئے ذَبْح کے بعد گردن کی کھال اُدھیڑ کر چُھری گھونپ کر دل کی رگیں کاٹتے ہیں، اِسی طرح بکرے کو ذَبْح کرنے کے فوراً بعد بے چارے کی گردن

چِھچَّا دیتے ہیں، بے زَبانوں پر اس طرح کے مظالِم نہ کئے جائیں۔ جس سے بن پڑے اُس کے لئے ضَروری ہے کہ جانور کو بلا وجہ اِیذا پہنچانے والے کو روکے۔ بہارِ شریعت حصّہ ۱۶ ص ۲۵۹ پر ہے، ''جانور پر ظُلم کرنا ذِمّی کافِر پر (اب دنیا میں سب کافِر حَربی ہیں) ظُلم کرنے سے بُرا ہے اور ذِمّی پر ظُلم کرنا مسلم پر ظُلم کرنے سے بھی بُرا ہے کیوں کہ جانور کا کوئی مُعین ومددگار اللہ عزوجل کے سوا نہیں اُس غریب کو اِس ظُلم سے کون بچائے!''

سُوال ذَبح ہونے والے جانور کا تماشہ دیکھنا کیسا؟

جواب بے زَبان جانور کے ذَبح کو تماشہ بنانے کے بجائے اس پر رَحم کھانا چاہئے۔ اور غور کرنا چاہئے کہ اگر اِس کی جگہ **مجھے ذَبح** کیا جا رہا ہوتا تو میری کیا کیفیّت ہوتی! بوقتِ ذَبح جانور پر رَحم کھانا **کارِ ثواب** ہے جیسا کہ ایک صَحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بارگاہِ **رَحْمَةٌ لِّلْعٰلَمِین** صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم میں عَرض کی، یارسولَ اللہ عَزَّوَجَلَّ وصلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم ''مجھے بکری ذَبح کرنے پر رَحم آتا ہے۔ فرمایا، ''اگر اِس پر رَحم کروگے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ بھی تم پر رَحم فرمائے گا۔'' (مُستَدرَک لِلحاکم ج ۵ ص ۳۲۷ حدیث ۷۶۳۶)

اِس حدیثِ پاک میں تو جائز طریقے پر ذَبح پر رَحم کھانے کا تذکرہ ہے تو جب بے زَبان جانور پر ظُلم ہو رہا ہو جیسا کہ عَرض کی گئی اُس کو تماشہ

بنانا کیسا؟ ظاہر ہے اگر ممکن ہو تو ظالم کو سمجھائے اور ظُلم سے باز رکھے اگر یہ نہیں کرسکتا تو دل میں بُرا جانتے ہوئے وہاں سے ہٹ جائے۔ بلکہ جب جانور ذَبح ہورہا ہو تو بلا ضَرورت اُس کی طرف دیکھنے ہی سے کترائے۔ اُس کی طرف گھیرا ڈالنا، اس کے چلّانے اور تڑپنے پھڑکنے سے لُطف اندوز ہونا، ہنسنا، قہقہے بلند کرنا اور اُس کا تماشہ بنانا سراسر غفلت کی علامت ہے۔ بکری کا اِحتِرام کرنا چاہئے کہ حدیثِ پاک میں ہے، بکری کی عزّت کرو، اور اِس سے مٹّی جھاڑو کیوں کہ وہ جنّتی جانور ہے۔ (الجامعُ الصَّغیر ج ۱ ص ۸۸ حدیث ۱۴۲۱)

اُونٹ کو تین جگہ سے ذَبح کرنا کیسا؟

سوال: آج کل اُونٹ کو تین جگہ سے ذَبح کیا جاتا ہے یہ کہاں تک دُرُست ہے؟

جواب: اُونٹ کو تین جگہ سے ذَبح کرنا زِیادتی ہے ایک ہی جگہ کافی ہے بلکہ اُونٹ کو **نَحْر** کرنا سنّت ہے۔ حَلْق کے آخِری حصّے میں نیزہ (یا نوکدار چُھری وغیرہ) گھونپ کر رگیں کاٹ دینے کو **نَحْر** کہتے ہیں۔ (بہارِ شریعت حصّہ ۱۵ ص ۱۵ المدینۃُ المُرشِد بریلی شریف) **نَحْر** کرنے کے بعد اب ایکبار بھی گلے پر چُھری پھیرنے یعنی ذَبح کرنے کی ضَرورت نہیں۔

اُونٹ کے سر پر لوہے کے ڈنڈے کی ضَرب!

اللہ عَزَّوَجَلَّ بار بار ہم سب کو حج اور دیدارِ مدینہ نصیب فرمائے۔ اور مِنٰی شریف[1] میں قُربانی کی سَعادت بخشے۔ آہ! حج (١٤٢٢ھ) کے دِنوں میں وہاں اِس قَدَر لرزہ خیز مَناظِر دیکھے گئے کہ رَحْم دل آدمی کو غَش آجائے! آہ! بے چارے غریب اُونٹ کی مظلومیّت! **ایک قدآور کالا حَبشی لوہے کا وَزْن دار ڈنڈا دُونوں ہاتھوں سے تھام کر بڑی پُھرتی کے ساتھ بے خبر کھڑے ہوئے اُونٹ کے سر پر زور سے دے مارتا تھا جس سے وہ غریب چیختا ہوا چکرا کر گر جاتا**، پھر چند قصاب حاوی ہو کر اُس کو تین جگہ سے ذَبْح کر دیتے۔ کہیں کہیں یہ بھی دیکھا کہ پہلے کھڑے ہوئے اُونٹ کو **نَحْر** کر دیتے، خون کا فوّارہ اُبلتا اور وہ گھبرا کر بھاگنے کی کوشش کرتا تو اُس کے سر پر لوہے کے ڈنڈے کا زوردار وار کیا جاتا جس سے وہ بے چارہ بلبلاتا ہوا زَمین پر ڈھیر ہو جاتا، پھر تین جگہ سے ذَبْح کر دیتے۔ یہ دَرْدناک مناظِر میں نے خود نہیں دیکھے ١٤٢٢ھ کے قافِلۂ مدینہ کی طرف سے قُربانی کرنے کیلئے "مَذْبَح" جانے والے اسلامی بھائیوں نے مجھے آنکھوں دیکھا حال سنایا تھا۔

---

[1] حج کی قربانی مِنٰی شریف میں کرنا سنّت ہے مگر آج کل "مَذبَح" مُزدلِفہ میں ہے۔

گوشْت فَروشوں کیلئے اِحْتیاطیں

سُوال: گوشت بیچنے والوں کیلئے کچھ مَدَنی پھول دے دیجئے۔

جواب: اکثر گوشْت بیچنے والے آج کل بَہُت ساری غَلَطیاں کر کے گناہ کماتے اور اپنی روزی خراب کر ڈالتے ہیں۔ مِنْجُملہ برف خانے کے نکالے ہوئے باسی گوشْت کو تازہ کہہ کر فَروخت کرنا، ڈھانڈے (بوڑھے بیل) یا بوڑھی بھَینس یا بوڑھے بھَینسے کے گوشْت کو بچھیا (یعنی نوعُمر گائے) کا گوشت کہہ کر بیچنا یا بڈھی گائے یا بچھڑے کی ران پر کسی اور بچھیا کے چھوٹے چھوٹے تھن لگا کر دھوکہ دے کر فَروخْت کرنا، جن ہڈیوں اور چھیچھڑوں کو پھینک دینے کا عُرف (رَواج) ہے اُن کو دھوکے سے وَزْن میں چلا دینا، گوشْت یا قیمے کو بغیر تولے صِرْف اندازے سے تَول کے نام پر دینا، (مَثَلاً کسی نے آدھ پاؤ قیمہ مانگا تو مُٹھی میں لیکر وزن کئے بغیر ہی بطورِ آدھ پاؤ دے دیا) وغیرہ گناہ وحرام اور جہنَّم میں لے جانے والے کام ہیں۔

اندازے سے تولنے کی مُمانَعَت

سُوال: ابھی آپ نے قیمہ اندازے سے تولنے کی مُمانعت فرمائی۔ اس میں تو آزمائش ہے کیوں کہ کئی چیزیں آج کل اندازے سے ہی تول کر دینے کا عُرف (یعنی رَواج) ہے۔ تو کیا لینے والا بھی گنہگار ہے؟

جواب: جی ہاں۔ اگر تول کے نام پر اندازے سے خریدا تو لینے والا بھی گُنہگار ہے۔ اس سے بچنے کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ جو چیزیں تول کے نام پر بغیر تولے آج کل دی جاتی ہیں وہ آپ تول کے نام پر نہ مانگیں بلکہ اس کی قیمت کہدیں مَثَلاً کہیں، مجھے 5 روپے کی دَہی دے دو یا 12 روپے کا قیمہ دیدو۔ اب وہ جس طرح بھی دے، دونوں[2] گناہ سے بچ گئے۔

قِیمے کے بازاری سَموسے

سوال: کیا بغیر دھوئے قیمہ کھایا جاسکتا ہے؟

جواب: جب تک نَجاسَت کا عِلْم نہ ہو بغیر دھوئے کھانے میں حَرَج نہیں مگر اِحتیاط اِسی میں ہے کہ دھولیا جائے۔ **بازار** اور دعوتوں کے چٹ پٹے سموسے کھانے والے توجُّہ سے سنیں۔ عام طور پر سَموسے بنانے والے قیمہ دھوتے نہیں ہیں۔ ان کے بَقول قیمہ دھو کر ڈالیں تو کباب سموسے کا ذائقہ مُتَاَثِّر ہوتا ہے! قیمے میں بَعْض اَوقات کیا کیا ہوتا ہے یہ بھی سن لیجئے! گائے کی **اوجھڑی** کا چھلکا اتار کر اُس کی ''بَٹ'' میں تِلّی بلکہ مَعاذَاللہ عَزَّوَجَلَّ کبھی تو جما ہوا خون ڈال کر مشین میں پیستے ہیں اِس طرح سفید بٹ کے قیمے کا رنگ گوشْت کی مانند گلابی ہو جاتا ہے۔ کبھی کبھی کباب سموسے والے اُس میں حسبِ ضَرورت اَدرک لہسن وغیرہ بھی ساتھ ہی پسوا لیتے

ہیں اب اُس قیمے کے دھونے کا سُوال ہی پیدا نہیں ہوتا، اُسی قیمے میں مرچ مَصالحہ ڈال کر بھون کر اُس کے سموسے بنا کر فروخت کرتے ہیں۔ ہوٹلوں میں بھی اِسی طرح کے قیمے کے سالن کا اندیشہ رہتا ہے۔ گندے کباب سموسے والوں سے پکوڑے وغیرہ بھی نہ لئے جائیں کہ کڑاہی ایک اور تیل بھی وُہی گندے قیمے والا۔ خیر میں یہ نہیں کہتا کہ مَعَاذَاللّٰہ ہر گوشت بیچنے والا اِس طرح کرتا ہے یا خُدانخواستہ ہر کباب، سموسے والا ناپاک قیمہ ہی استِعمال کرتا ہے۔ یقیناً خالص گوشت کا قیمہ بھی مل سکتا ہے۔ عَرض کرنے کا مَنشاء یہ ہے کہ قیمہ یا کباب سموسے قابلِ اطمینان مُسلمان سے لینے چاہئیں اور جو مسلمان ایسی اوچھی حَرکتیں کرتے ہیں ان کو توبہ کرلینی چاہئے۔

مری ہوئی مُرغیاں

آج کل بددِیانتی کا دَور ہے۔ کہتے ہیں جب مُرغیوں میں وباء پھیلتی ہے تو مجرِمانہ ذِہن رکھنے والے لوگ مری ہوئی مُرغیوں کا گوشت بھی بیچ کباب والوں اور ہوٹلوں کو دھوکے سے سپلائی کردیتے ہیں!

قریبُ المَوت بکری کے ذَبح کے اَحکام

سُوال: اگر بیمار بکری مرنے کے قریب ہوگئی تو کیا اس کو ذَبح کیا جاسکتا ہے؟

جواب: ہاں۔ مگر اِس سلسلے میں چند باتیں خیال میں رکھیں، بیمار بکری جب ذبح کی اور صرف اُس کے مُنہ کو حَرکت ہوئی اور وہ حَرکت یہ ہے کہ منہ کھولدیا تو حرام ہے اور بند کرلیا تو حلال، آنکھیں کھولدیں تو حرام اور بند کرلیں تو حلال، پاؤں پھیلا لئے تو حرام اور سمیٹ لئے تو حلال، بال کھڑے نہ ہوئے تو حرام اور کھڑے ہوئے تو حلال۔ یعنی اگر صحیح طور پر اُس کے زِندہ ہونے کا علم نہ ہو تو ان علامات سے کام لیا جائے اور اگر یقینی طور پر زِندہ ہونا معلوم ہے تو ان چیزوں کا خیال نہیں کیا جائے گا۔ بَہَر حال جانور حَلال سمجھا جائیگا۔ (فتاوٰی عالمگیری ج ۵ ص ۲۸۶)

بوَقتِ ذَبح اللہ عزّوجلّ کا نام لینا بھول گیا تو

سُوال: مسلمان نے بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ط کہہ کر ذَبح کیا تو کیا جانور حلال ہوگیا؟ اگر اللہ عزّوجلّ کا نام لینا ہی بھول گیا تو کیا حکم ہے؟

جواب: جی ہاں حلال ہوگیا۔ ذَبح کرتے وَقت اللہ عزّوجلّ کا نام لینا ضَروری ہے۔ مگر بہتر یہ ہے کہ بِسۡمِ اللّٰہِ اللّٰہُ اکبر کہے۔ ”عَرَبی کے علاوہ کسی اور زَبان میں بھی اللہ عزّوجلّ کا نام لیا جب بھی جانور حلال ہو جائیگا۔“ (فتاوٰی عالمگیری ج ۵ ص ۲۸۶) اگر ذَبح کے وَقت اللہ عزّوجلّ کا نام لینا بھول گیا تب بھی جانور حلال ہے۔ ہاں اگر جان بوجھ کر نہ لیا تو حرام

ہو جائے گا۔ تفصیلی اَحکام بہارِ شریعت حصہ ۱۵ میں مُلاحظہ فرمالیجئے۔

ہَڈّی کھا سکتے ہیں یا نہیں؟

سُوال: کیا ذَبیحہ کی ہڈّی بھی کھا سکتے ہیں؟

جواب: جی ہاں۔ سیِّدی اعلیٰحضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فرماتے ہیں: ''جانور حلال مَذبُوح (ذَبح شدہ) کی ہڈّی کسی قسم کی مَنع نہیں جب تک اس کے کھانے میں مُضَرَّت (نقصان) نہ ہو۔'' (فتاوی رضویہ جدید ج ۲۰ ص ۲۴۰) بِالخصوص سَفید ہڈّی جو کہ پلاسٹک کی طرح لچکدار ہوتی ہے وہ اکثر نَرم ولذیذ ہوتی ہے۔ چَوپایوں کے پیٹ کے پردے کے قریب کی نَرم ہڈّی کی پسلیاں، ہاتھ کی چپٹی ہڈّی سے مُتَّصِل سفید چوڑی ہڈی بھی نرم ہوتی ہے، سانس کی نَلی جسے عَرَبی میں ''حُلقُوم'' اور اُردو میں ''نَرخَرا'' کہتے ہیں اور یہ پَھیپھڑے کے ساتھ ملی ہوئی ہوتی ہے اس کو لمبائی میں چیر کر صاف کرلینا چاہئے۔ سینے کا گوشت پکنے کے بعد اس میں جو سفید ہڈّی ہوتی ہے وہ بھی کھائی جاتی ہے۔ ساتھ ہی کالی ہڈّی ہوتی ہے جو کُرکُری، لذیذ اور غذائیت سے بھرپور ہوتی ہے۔ تقریباً تمام جوان جانوروں کی کالی ہڈّی کُرکُری ہوتی ہے اُس کو خوب اچھی طرح چبائیے آخر میں منہ کے اندر جو خشک چُورا رہ جائے وہ پھینک دیں۔ جو ہڈّیاں کھائی یا چبائی

نہیں جاتیں اُن کے ٹوٹے ہوئے حصّے کو چوسنے سے لذّت بھی ملتی ہے اور غِذائیت بھی۔ لہٰذا جب تک لذّت آتی رہے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نعمت سے تَمَتُّع (تَ۔مَتْ۔تُع) کریں یعنی نَفْع اٹھائیں اِس کے بعد دستر خوان پر ڈالدیں۔

سُوال: کچّے گوشْت میں کالی ہڈّی تو کبھی نہیں دیکھی!

جواب: کچّے گوشْت میں جو ہڈّی ایک دم سُرْخ ہوتی ہے وُہی پک کر کالی ہوجاتی ہے بلکہ خون بھی جب اچھی طرح پک جائے تو کالا ہوجاتا ہے!

ہڈّیوں سے علاج کے مَدَنی پھول

سُوال: ہڈّیوں کے کچھ فوائد بھی بیان کردیجئے۔

جواب: ہڈّیاں بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نعمت ہیں اور ان میں بھی غِذائیت رکھی گئی ہے جو لوگ گھر میں پکانے کیلئے بغیر ہڈّی کا گوشْت خریدتے ہیں وہ اپنے ساتھ ساتھ اَہلِ خانہ کو بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ایک نعمت سے محروم کرتے ہیں۔ یقیناً اللہ عَزَّوَجَلَّ نے کوئی چیز بیکار نہیں بنائی۔ ہڈّیاں غذا کے ساتھ ساتھ دَواء کا کام بھی دیتی ہیں۔ اَطِبّاء بعض مریضوں کو ہڈّیوں کی یخنی پینے کا مشورہ دیتے ہیں۔ بلکہ آپ میں سے شاید اکثریّت نے پیا بھی ہوگا۔ البتّہ خالص بوٹی کا سوپ کسی نے بھی نہیں پیا ہوگا! ہڈّیاں بہُت اَہَم ہیں، طِبّی طریقے پر ہڈّیوں سے حاصِل شُدہ عَرَق کے انجکشن بھی

مریضوں کو لگائے جاتے ہیں۔ **گائے کے سینگ** پیس کر کھانے میں ملا کر چوتھیا والے (یعنی جس کو ہر چوتھے دن بخار آتا ہو) کو کھلانے سے بِاِذْنِ اللّٰہ عزوجل شِفاء حاصِل ہوجاتی ہے، گائے کے **بال** جلا کر پانی میں گھول کر پی لینے سے دانتوں کا دَرد جاتا رہتا ہے (حیوۃ الحیوان الکبریٰ ج۱ ص۲۱۹) کبوتر جو کہ حلال پرندہ ہے اُس کی ہڈّی جلا کر زَخْم پر لگانے سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فضل سے زَخْم ٹھیک ہو جاتا ہے۔

(عجائب الحیوانات ص ۱٤۷)

مُرغی کے گوشْت کے فوائد

سُوال: مُرغی کے گوشْت کے بھی کچھ فوائد بیان کر دیجئے۔

جواب: مُرغی کا گوشْت کھانے سے حافِظہ مضبوط ہوتا ہے۔ نیز یہ پیٹ کے درد کے لئے بھی مُفید ہے۔ بہتر یہ ہے کہ دَیسی مُرغی کھائی جائے۔ دَیسی مُرغی اب خریدنا آسان نہیں کیوں کہ پولٹری فارم ہی کی چھوٹی سائز کی مرغی اور چھوٹے انڈوں کو رنگ لگا کر آج کل "دیسی" میں کھپا دیا جاتا ہے۔ دیسی مُرغی کی شناخت یہ ہے کہ دُبلی پتلی ہوتی اور اُس کا پیٹ چھوٹا ہوتا ہے۔ جبکہ پولٹری فارم والی موٹی تازی اور پُر گوشْت ہوتی ہیں۔

مُرغی کی ہڈّیاں کھانا کیسا؟

سُوال: کیا مُرغی کی ہڈّیاں کھانا جائز ہے؟

جواب: جی ہاں۔ میرا قریباً بچپن سے معمول ہے کہ جب بھی مرغی کھاتا ہوں تو اُس کی سفید نَرم ہڈی بھی کھا لیتا ہوں۔ البتّہ عوام میں مشہور ہے کہ مُرغی کی ہڈی کھانے سے نقصان ہوتا ہے۔ میں نے ایک غِذائیات کے ماہر طبیب سے جنہوں نے غذاؤں کے خواص سے متعلّق کتاب بھی تالیف کی ہے مُرغی کی ہڈیوں کے نقصانات دریافت کئے تو اُنہوں نے یہی جواب دیا کہ ان کے کھانے سے کسی قسم کا نقصان نہیں ہوتا۔

وَاللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم۔

مچھلی کی ہڈّیاں کھا سکتے ہیں یا نہیں؟

سُوال: مچھلی کی ہڈّیاں کھا سکتے ہیں یا نہیں؟

جواب: کھا سکتے ہیں۔ مچھلی کی ہڈّیاں عُموماً سخت ہوتی ہیں اور کھائی نہیں جاتیں۔ مگر بَعض کی کُرکُری اور مُلائم ہوتی ہیں۔ مَثلاً سَمُندر کے پاپلیٹ اور سُرمَئی مچھلی وغیرہ کی ہڈّیاں نَرم اور لذیذ ہوتی ہیں ان کو خوب چبایئے اگر نِگلنا نہ چاہیں تو اچھی طرح چُوس کر بچا ہوا چُورا پھینک دیجئے۔

مَچھلی کی کھال کھانا کیسا؟

سُوال: مچھلی کی کھال کھا سکتے ہیں یا نہیں؟

جواب: کھا سکتے ہیں۔ عُموماً لوگ مچھلی کی کھال پہلے ہی سے یا پکنے کے بعد نکال کر

پھینک دیتے ہیں۔ ایسا نہ کیا جائے اگر کوئی مجبوری نہ ہو تو مچھلی کی کھال بھی کھا لینی چاہئے، بعض مچھلیوں کی تو بہُت لذیذ ہوتی ہے۔

کیکڑا کھانا اور بیچنا

سُوال: کیکڑا کھانا کیسا ہے؟

جواب: حرام ہے۔ مچھلی کے سوا دریا کا ہر جانور کھانا حرام ہے۔ کیکڑا بیچنا بھی ناجائز ہے۔ فُقَہائے کرام رَحِمَھُمُ اللّٰہُ تعالٰی فرماتے ہیں، مچھلی کے سوا پانی کے تمام جانور مینڈک، کیکڑا وغیرہ اور حَشَراتُ الْاَرْض (یعنی زمین سے اُٹھنے والے کیڑے مکوڑے مَثَلاً مکھی، چیونٹی) چوہا، چھچھوندر، گھونس، چھپکلی، گرگٹ، گوہ، سانپ، بچھو کی بَیع (یعنی بیچنا) ناجائز ہے۔

(فتح القدیر ج٦ ص ٥٨)

اگر سالَن جل جائے تو کیا کریں؟

سُوال: اگر سالَن جل جائے تو اس کا کوئی حل؟

جواب: اُوپر اُوپر سے بوٹیاں اور مَصالِحہ نکال لیجئے، دوسری پتیلی میں تیل ڈال کر پیاز سُرخ کرنے کے بعد یہ بوٹیاں اور مَصالِحہ وغیرہ ڈال کر آدھا کپ دودھ ڈال دیجئے۔ دودھ سے اِن شَآءَ اللّٰہ عزوجل جلنے کی بو خَتْم ہو جائے گی۔

ہاضمہ کیسے دُرُست ہو؟

سُوال: ہاضِمہ کی دُرُستی کا کیا طریقہ ہے؟

جواب: کھانے پینے میں اِحتِیاط۔ ہر وَقت کھاتے پیتے رہنے سے مِعدہ خراب اور ہاضِمہ تباہ ہو جاتا ہے۔ جب تک بھوک نہ لگے اُس وقت تک کھانا سُنّت نہیں۔ جب بھی کھائے تو بھوک کے تین[3] حصّے کرلے، ایک حصّہ کھانا، ایک حصّہ پانی اور ایک حِصّہ ہوا۔ کھانے کے بعد ڈیڑھ دو[2] گھنٹے تک نہ سوئے، گوشْت کم اور سبزی اور پھلوں کا اِستِعمال زِیادہ کرے، حَتَّی الْاِمکان روزانہ ایک گھنٹہ ورنہ کم از کم آدھا گھنٹہ پیدل چلے۔ رات کا کھانا کھا کر کم از کم 150 قدم چلے۔ بدہَضمی کی وہ بیماریاں جو کسی دواء کو جواب نہیں دیتیں اِن شآءَ اللہ عزوجل دُرُست ہو جائیں گی۔ ان شآءَ اللہ عزوجل آپ کو 80% (اسّی فیصد) اَمراض سے تحفُّظ حاصِل ہوگا جن میں ہارٹ اٹیک، فالج اور لقوہ، دِماغی اَمراض، ہاتھ پاؤں اور بدن کا درد، زَبان اور گلے کی بیماریاں، مُنہ کے چھالے، سینے اور پھیپھڑے کے اَمراض، سینے کی جلن، شُوگر، ہائی بلڈ پریشر، جگر اور پِتّے کے اَمراض وغیرہ شامل ہیں۔

بد ہَضمی کے دو مَدَنی علاج

﴿۱﴾ جس شخص کو بد ہضمی کی شکایت ہو اور وہ اِس آیتِ کریمہ کو پڑھ کر اپنے ہاتھ پر دم کر کے اُسے اپنے پیٹ پر پھیرے اور کھانے وغیرہ پر دم کر کے کھانا کھایا کرے اِن شاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ بد ہضمی کی شکایت دُور ہو جائے گی۔

اللّٰہ تبارَکَ وَ تَعالٰی پارہ ۲۹ سورۃُ المرسلٰت کی ۴۳ اور ۴۴ ویں آیتِ مُبارَکہ میں ارشاد فرماتا ہے:۔

كُلُوا وَاشْرَبُوا هَنِيٓـًٔا بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿٤٣﴾ إِنَّا كَذَٰلِكَ نَجْزِى الْمُحْسِنِينَ ﴿٤٤﴾

ترجَمۂ کنزُ الایمان:۔ کھاؤ اور پیو رچتا ہوا اپنے اَعمال کا صِلہ بے شک نیکوں کو ہم ایسا ہی بدلہ دیتے ہیں۔

(پ ۲۹ سورۃُ المُرسَلٰت ۴۳، ۴۴)

﴿۲﴾ امام کمالُ الدّین دَمیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بعض عُلَمائے کِرام سے نقل فرماتے ہیں، جس نے کھانا زِیادہ کھالیا اور بد ہضمی کا خوف ہو وہ اپنے پیٹ پر ہاتھ پھیرتا ہوا تین مرتبہ یہ کہے:

اَللَّیْلَۃُ لَیْلَۃُ عِیْدِیْ یَا کَرِشِیْ وَرَضِیَ اللّٰہُ عَنْ سَیِّدِیْ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰہِ الْقَرَشِیْ۔

ترجمہ: اے میرے مِعْدے آجکی رات میری عید کی رات ہے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ راضی ہو ہمارے سردار حضرتِ ابو عبداللہ قرشی [1] سے۔

---

[1] سیدی ابو عبداللہ قرشی ہاشمی اکابر اولیائے مصر سے ہیں سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ میں سولہ سترہ برس (سال) کے تھے۔ ۶ ذو الحجہ ۵۹۹ھ کو بیت المقدس میں انتقال فرمایا۔ (فتاوٰی افریقہ ص ۱۷۷)

(اور اگر دِن کا وَقت ہو تو اَللَّیلَۃُ لَیلَۃُ عِیدِی کی جگہ اَلیَومُ یَومُ عِیدِی کہے۔)

(حیاۃ الحیوان الکبری ج ۱ ص ٤٦٠)

قَبض کے طِبّی علاج

بد ہَضمی کے کئی علاج ہیں مِنجُملہ یہ کہ (۱) قَبض ہو تو دو[2] ایک[1] وَقت کا فاقہ کرلے اِن شاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ پیٹ کا بوجھ کم ہو جائیگا اور مِعدے کو آرام بھی ملیگا (۲) مناسِب مقدار میں پپیتا کھالے (۳) اِسپغول کا چھلکا ایک یا تین[3] چَمچ پانی سے پھانک لے اگر اِس سے کام نہ چلے تو حسبِ ضَرورت اس کی مِقدار بڑھالے۔ اگر اکثر قبض رَہتی ہو تو ہفتے میں دُو[2] ایک بار اِسی طرح کرے (٤) پسی ہوئی ہَڑ چائے کا آدھا چَمچ سوتے وقت پانی سے لیجئے ہوسکے تو کم از کم چار[4] ماہ تک روزانہ استِعمال کیجئے اِن شاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ قَبض کے ساتھ ساتھ بَہُت ساری بیماریوں بلکہ حافِظہ کیلئے بھی مفید پائیں گے۔

طَلَباء کھانا نہ گرائیں اس کا حل

سُوال: طَلَباء اکثر کھاتے ہوئے کھانے کے اَجزاء کافی گرادیتے ہیں اِس کا حل ارشاد فرمایئے۔

جواب: صِرف طَلَباء ہی نہیں یہ بَلا آج کل عام ہے۔ ہزاروں لاکھوں میں کوئی خوش نصیب مسلمان ایسا ہوگا جو کھانے کے اَجزاء ضائع کرنے سے بچتا

ہوگا! طَلَباء کو کھانے میں یہ احتیاط کرنی چاہئے کہ کوئی بھی ذرّہ ضائع نہ ہو، مُنتَظِمین بھی اِس بات کو ذِہن میں رکھیں کہ مدارِس وَقف کی رقم سے چلتے ہیں، غِذا کا ایک ایک ذرّہ طَلَباء کے شِکَم میں جائے اس کا خیال فرمائیں۔ کھانے کے اَوقات میں کچھ طَلَباء چل پھر کر باقاعِدہ ''خیر خواہی'' فرماتے رہیں [1]، طَلَباء کو کھانے کے دَوران کھانے پینے کی سُنّتیں بتاتے رہیں، کھانے کی نیّتیں بھی کروائیں، کھانے کی دُعائیں بھی پڑھائیں، چاوَل اور روٹی کے جو اَجزاء دسترخوان پر گرے ہوں وہ نرمی کے ساتھ اُنہیں سے اُٹھوا کر اُنہیں کھلوائیں۔

روٹی توڑنے کا طریقہ

سُوال: روٹی توڑنے کا طریقہ بتادیجئے۔

جواب: روٹی اُلٹے ہاتھ میں پکڑ کر سیدھے ہاتھ سے توڑنا سنّت ہے۔ روٹی کے اَجزاء دسترخوان پر نہ گریں اِس کا طریقہ یہ ہے کہ رِکابی یا سالن کے برتن کے اوپر وَسْط تک ہاتھ بڑھا کر روٹی اور ڈبل روٹی توڑنے کی عادت بنائیے اِس طرح تمام اَجزاء برتن ہی میں گریں گے۔ یہی اِحتِیاط سَموسے، پیٹِس، بسکٹ، نان خَتائی اور ہر اُس غِذا میں کیجئے جن کے

[1] دعوتِ اسلامی کے جامعات و مدارس میں ان کاموں کیلئے مجالس کی ترکیب ہے۔

ذرّات توڑنے سے گرتے ہیں۔ مُناسِب یہ ہے کہ جب تک ایک روٹی کے ٹکڑے کھانہ لئے جائیں اُس وقت تک دوسری نہ توڑی جائے۔

بچی ہوئی روٹیوں کے اِستعمال کا طریقہ

سُوال: جو روٹیاں یا ان کے ٹکڑے بچ جاتے ہیں ان کا کیا کریں؟

جواب: مَدارِس کے چندے کے پیسے مدرسوں کے مَصارِف ہی میں خَرچ ہونے چاہئیں لہٰذا بچی ہوئی روٹیاں اور ان کے ٹکڑے بلا اِجازتِ شَرعی کسی اور مَصرَف میں استِعمال نہ کئے جائیں ان کو فریزر میں رکھ دیجئے یا کُھلی ہوا میں پھیلا دیجئے اور دوسرے یا تیسرے دِن سالن کے ساتھ پکا لیجئے۔ ان شاءَ اللہ عزّوجلّ کافی لذیذ کھانا بن جائیگا، کھانے کے وقت تھوڑا تھوڑا تقسیم کر دیجئے، اِن شاءَ اللہ عزّوجلّ طَلَباء شوق سے کھالیں گے۔

دستَرخوان پر گِرے ہوئے دانے

سُوال: دسترخوان پر گرے ہوئے دانے وغیرہ کا کیا کریں؟

جواب: ان کو چُن کر کھا لیجئے۔ گھروں میں بچے ہوئے غِذائی اَجزاء پھینکنے کے بجائے گایوں، بکریوں، چڑیوں، مُرغیوں یا بلّیوں کو کھلا کر بے اَدَبی اور اِسراف کے جُرم سے بچا جاسکتا ہے۔

کھانے کی نِیّت کیسے کریں؟

سُوال: آپ نے کھانے کی نیّت کے بارے میں بتایا تو کھانے کی نیّت کس طرح کی جاتی ہے؟

جواب: مسلمان کو ہر مُباح کام میں اچھی اچھی نیّتیں کر لینی چاہئیں اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہر ہر نیّتِ خیر پر ثواب ملے گا۔ اِسی طرح کھانے کے لئے یہ نیّت دل میں حاضِر ہو کہ میں عبادت پر قُوّت حاصِل کرنے کے لئے کھانا کھا رہا ہوں۔ مگر یہ نیّت اِسی صورت میں دُرُست ہوگی جبکہ بھوک سے کم کھائے۔ ڈَٹ کر کھانے سے عبادت میں قوت حاصِل ہونا کُجا مزید سُستی آتی ہے۔ (کھانے کی دیگر نیّتوں کی فِہرِس آدابِ طَعام ص 6 پر مُلاحَظہ فرمایئے)

چائے کی اِحتیاطیں

سُوال: چائے کی اِحْتیاطیں ارشاد فرما دیجئے۔

جواب: چائے گُردوں اور پیشاب کے مَریض کیلئے مُضِر ہے۔ اس کا استِعمال کم ہی ہونا چاہئے۔ چائے کے چاؤ چوچلے بَہُت ہیں ورنہ یہ دُرُست نہیں بنتی۔ اِس کے لئے عُمدہ دودھ اور بہترین چائے پتّی چاہئے۔ پتّی، چینی، اس کے برتن پیالے، چَھلنی وغیرہ سب مَطْبَخ (یعنی باورچی خانے) سے اِتنی دُور رکھے جائیں کہ کھانے کا دُھواں بھی ان کو نہ پہنچے، ایک بار

جس برتن میں چائے پکالی دوبارہ اُسی میں اگر فوراً بھی پکانی ہو تو دھو کر پکائی جائے، چائے کے برتن بھی سب سے الگ تھلگ دھوئے جائیں، چائے پتّی کا ڈِبّا اچّھی طرح بند رکھا جائے ورنہ اس کی خوشبو ضائع ہوتی رہے گی، پکنے کے بعد جلدی پی لی جائے، دوبارہ گرم کرنے سے اس کا ذائقہ بدل جاتا ہے۔ چائے کے اوپر جو بالائی جمتی ہے وہ نکال دینی چاہئے۔ کہتے ہیں، "اگر چائے کے 100 کپ کی بالائی بِلّی کو کھلا دی جائے تو وہ اس کے زَہر سے مر جائے"۔

چائے پکانے کا طریقہ

سُوال: چائے پکانے کا طریقہ بھی بتا دیجئے۔

جواب: "دودھ پتّی" چائے پینی ہو تو دُودھ کو خوب گرم کیجئے اِسی دَوران **چینی** بھی ڈال دیجئے۔ اب کھولتے ہوئے دُودھ میں اِتنی پتّی ڈالئے کہ زَعفرانی رنگ آجائے۔ دو[2] تین[3] اُبال آنے تک چمّچ سے ہلایئے اس کے بعد اُتار لیجئے اور چھان کر استعمال کیجئے۔ اگر **پانی** کی چائے بنانی ہو تب بھی پانی میں حسبِ ضَرورت دودھ اور چینی پہلے ہی سے ڈال کر خوب پکا لیجئے اس کے بعد پتّی ڈال کر مذکورہ طریقہ پر عمل کیجئے۔ طبیعت پسند کرتی ہو تو **چھوٹی اِلائچی** بھی ڈالی جاسکتی ہے۔

چائے میں شہد ڈال سکتے ہیں یا نہیں؟

سوال: کیا چائے میں شہد ڈال سکتے ہیں؟

جواب: ڈال سکتے ہیں بلکہ جس کو وُسعت ہو وہ چینی کے بجائے شہد ہی ڈالے۔ عام طور پر لوگ بہُت زیادہ چینی ڈال کر خوب میٹھی چائے پیتے ہیں، ایسی چائے زیادہ مقدار میں پینا سخت نقصان دہ ہے اور اس سے خون میں شوگر کی مقدار بڑھنے کے مَرَض کا اِمکان رَہتا ہے۔ ٹھنڈی بوتلوں اور آئیس کریم کے شائقین بھی عام طور پر شوگر کے مریض بن جاتے ہیں۔ ایک ٹھنڈی بوتل میں تقریباً سات چَمَّچ چینی ہوتی ہے جبکہ آئیس کریم تو اچھا خاصا "شوگر بم" ہے! وَاللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم۔ آپ چائے میں اگر شہد نہیں ڈال سکتے تو معمول سے آدھی مقدار میں چینی ڈالئے۔

دانتوں کی صَفائی کا عمل

سوال: چائے پینے سے دانت پیلے پڑ جاتے ہیں، اس کا کوئی حل؟

جواب: چائے پینے کے چند مِنَٹ بعد کپ میں تھوڑا سا پانی ڈال کر اچھی طرح ہلا کر اس کی کُلّی بھر لیجئے، منہ میں تھوڑی دیر گھما کر پی جائیے۔ اسی طرح

دو تین بار کیجئے۔ یہاں تک کہ کپ میں چائے کا اثر جاتا رہے۔ یہ اس لئے کرنا ہے کہ چائے کا کوئی قطرہ ضائع بھی نہ ہو، کپ بھی ڈھل جائے اور دانت بھی پیلے نہ ہوں۔ اگر کُلّی کا پانی پینا نہ چاہیں تو اُگل دیجئے۔ چند منٹ کے بعد کی اس لئے عرض کی ہے کہ گرم چائے کے فوراً بعد ٹھنڈے پانی کا استِعمال دانتوں کیلئے نقصان دِہ ہے۔ چائے کے فوراً بعد کپ دھو کر جو پانی پئیں اُس کی مِقدار قلیل ہونی چاہئے۔ اگر ہر غذا کھانے کے بعد یہ عمل کریں تو ان شاءَ اللہ عزَّوَجلَّ صفائی بھی رہے گی اور مسُوڑھوں کے اَمراض سے حفاظت بھی۔ آج کل دانتوں میں خون آنے کی شِکایت عام ہے اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ غِذا کے اَجزا مسُوڑھوں کے اندر جَمع ہو کر پتّھر کی طرح سَخت ہو جاتے ہیں اور اِس طرح مِسواک کرنے، کھانے، چبانے وغیرہ سے خُون نکلتا رہتا ہے۔ اگر ہر غذا کھانے کے بعد منہ میں پانی پھرانے والا عمل کر لیا کریں گے تو ان شاءَ اللہ عزَّوَجلَّ دانتوں کی صفائی کے ساتھ ساتھ دانتوں میں خون کی شکایت وغیرہ اَمراض سے بھی حفاظت ہو گی۔ خوب پیٹ بھر کر کھانے سے عام طور پر پیٹ خراب ہوتا ہے اور مختلف امراض کے ساتھ ساتھ بعض لوگوں کو

مَسُوڑھوں میں خون آنے کی شِکایت بھی ہو جاتی ہے۔ اگر آپ اپنی غذا اِعتِدال پر لے آئیں گے تو اِن شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ حیرت انگیز طور پر برسوں پُرانی بیماریاں دُور ہونے کے ساتھ ساتھ مَسُوڑھوں میں آنیوالا خون بھی بند ہو جائے گا۔ ورنہ تجرِبہ یِہی ہے کہ دواؤں سے صِرف عارِضی طور پر فائدہ ہو جاتا ہے اور پھر مرض عَود کر آتا ہے!

پیلے دانتوں کی صَفائی

سُوال: جس کے دانت پیلے پڑ چکے ہوں وہ کیا کرے؟

جواب: خوب اچھی طرح مِسواک کیا کرے۔ نمک اور کھانے کا سوڈا ہم وَزن لیکر مِلا لیجئے اور دانتوں پر اِس اِحتِیاط کے ساتھ مَلئے کہ مَسُوڑھوں پر نہ لگے۔ اِن شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ دانت حیرت انگیز طور پر صاف ہو جائیں گے۔ مگر یہ عمل زِیادہ دن لگاتار مت کیجئے۔ جن کے مَسُوڑھے کمزور ہوں ان میں خون آتا ہو وہ یہ عمل نہ کریں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

تُوبُوا اِلَی اللہ! اَسْتَغْفِرُاللہ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اگر آپ صحّت مند رہنا چاہتے ہیں تو

ہر کھانے، سالن میں تیل مصالَہ معمول سے آدھا اور چائے میں چینی بھی آدھی ڈالنے کی تاکید ہے۔ اِن شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اِس سے صحّت بہتر اور اسلامی تعلیم کے مَدَنی مقصد کے حُصُول میں سَہولت رہے گی۔ گھروں میں بھی طعام کے لئے اِس جَدْوَل سے فائدہ اٹھایا جاسکتا ہے۔

دعوتِ اسلامی کے جامِعاتُ المدینہ کیلئے جَدْوَل برائے طعام

یوم	صُبح	دوپہر	شام
جُمعہ	چائے پاپے	دال گوشت اور روٹی	دال پالک، روٹی اور چائے
ہفتہ	کابُلی چنے، چائے اور روٹی	سفید چاول/گوشت پُلاؤ	مَخلُوط سبزی (آلو، لوکی اور میٹھا کدو، شلجم)
اِتوار	کابُلی چنے، چائے اور روٹی	لوکی شریف، دال اور روٹی	سبزی، روٹی اور چائے
پیر شریف	کابُلی چنے، چائے اور روٹی	دال اور روٹی	بریانی اور چائے
منگل	چائے پاپے/چائے اور روٹی	مَخلُوط سبزی اور روٹی	لوکی شریف، دال اور چائے
بدھ	کابُلی چنے چائے اور روٹی	کڑھی چاول/دال چاول	کدو شریف آلو، روٹی اور چائے
جُمعرات	آلو کی ترکاری/روٹی	جو شریف کا دلیہ/آلو گوشت	لوبیا کے بیج روٹی اور چائے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمّد

مکتوبِ عطّار دامت برکاتہم العالیہ

بنام

شہزادۂ عطّار دامت برکاتہم العالیہ

یہ حفظانِ صحت کے مَدَنی پھول
کا وہ حسین گلدستہ ہے کہ اس کے
مطابق عمل کرنے والا
اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ طبیبوں کا
محتاج نہیں رہے گا۔۔۔

وَرق الٹئے۔۔۔

دل باغ باغ ہو جاتا ہے

حضرتِ سیِّدُنا ابو ہُریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں، میں نے عرض کی، **یارسولَ اللہ** عزَّوَجلَّ وصلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم جب میں آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو دیکھتا ہوں تو میرا دل باغ باغ ہو جاتا ہے اور آنکھیں ٹھنڈی ہوتی ہیں۔ (آقا) مجھے ہر چیز کی معلومات عطا فرما دیجئے! ارشاد ہوا، ''ہر شے پانی سے بنی ہے'' میں نے عرض کی، اُس چیز پر مُطَّلع فرما دیجئے، جسے اپنا کر میں جَنَّت کو پا سکوں۔ فرمایا، ''**کھانا کھلاؤ** اور سلام کو پھیلاؤ اور صِلۂ رِحمی کرو اور رات میں (نفلی) نماز پڑھو جب لوگ سوئے ہوں، تم سلامتی سے داخلِ جَنَّت ہو جاؤ گے۔

(مُسنَدِ امام احمد ج ۳ ص ۱۷۴ حدیث ۷۹۱۹)

بسم اللہ الرَّحمٰنِ الرَّحیم ط سگِ مدینہ محمد الیاس عطّار قادری رضوی عُفِیَ عَنہٗ کی جانب سے **مُبلّغِ دعوتِ اسلامی میرے میٹھے میٹھے بیٹے اَلْحاج ابو اُسَیْد اَحمد عُبَید رضا عطّاری مَدَنی** سَلَّمَهُ الْغَنِی کی خدمتِ عالی میں کربلائے مُعلّٰی کی گلیوں سے گھومتا ہوا، مزارِ امامِ عالی مقام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گُنْبد و مینار کو چُومتا ہوا، جھومتا ہوا، ماہِ مُحرَّم الحرام کی بَرَکتوں سے مالا مال خوشگوار و خوشبودار سلام،

اَلسّلامُ علیکُم وَرَحْمَۃُ اللہِ وَ بَرَکاتُہٗ، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِینَ علیٰ کُلِّ حال۔

حدیثِ پاک میں ہے، حضرتِ سیِّدُنا جَرِیر بن عبدُ اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، "میں نے حُضُور تاجدارِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم سے اِس بات پر بَیْعَت کی کہ نَماز قائم کروں گا اور زکوٰۃ ادا کروں گا اور عام مسلمانوں کی **خیر خواہی** کروں گا (یعنی بھلائی چاہوں گا) (صحیح المسلم ص ۴۸ حدیث ۹۷) اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ خود کو مسلمانوں کے خیر خواہوں میں کھپانے اور ثواب کمانے کے مقدّس جذبہ کے تحت دُعاء کے ساتھ ساتھ صحّت مند رہنے کیلئے چند **مَدَنی پھول** نذرِ حاضر کئے ہیں۔ اگر مَحض دُنیا کی رنگینیوں سے لُطف اندوز ہونے کیلئے تندرُست رہنے کی آرزو ہے تو مکتوب پڑھنا یہیں مَوقُوف کر دیجئے اور اگر عُمدہ صحّت کے ذَرِیعے عبادَت اور سُنّتوں کی خدمت پر قُوّت حاصل کرنے کا ذِہن ہے تو ثواب کمانے کی

غَرَض سے اچّھی اچّھی نیّتیں کرتے ہوئے دُرُود شریف پڑھ کر آگے بڑھئے اور مکتوب مکمَّل پڑھئے:۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمد

اللہ ربُّ الْعِزّت عَزَّوَجَلَّ میری، آپکی، جُملہ اہلِ خاندان اور ساری اُمّت کی مغفِرت فرمائے۔ ہمیں صحّت و عافیت کے ساتھ اور دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں رَہتے ہوئے اِسلام کی خدمت پر اِستِقامت عنایت فرمائے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہماری جسمانی بیماریاں دُور کر کے ہمیں بیمارِ مدینہ بنائے۔

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم

دعوتِ اسلامی کے مَدَنی کاموں کیلئے مجھے آپکی ضَرورت ہے۔ برائے کرم! صحّت کے مُعامَلے میں غَفلت نہ فرمایئے کہ بَسا اَوقات معمولی سی خَراش بھی بڑھتے بڑھتے گہرے زَخم پھر ناسُور اور بِالآخر موت کا سبب بن سکتی ہے۔

مُشاہدہ ہے کہ جہاں دوائیں کام نہیں کرتیں وہاں پرہیز کرنے سے حیرت انگیز نتائج برآمد ہو جاتے ہیں! نیا کپڑا اگر ایک بار بھی دُھل جائے تو پھر اُس کی پہلے جیسی چمک دمک باقی رہتی ہے نہ ہی قیمت۔ دواؤں کے ذَرِیعے عِلاج سے صحّت پانے کے بعد بدنِ انسانی بھی گویا ''دُھلے ہوئے کپڑے'' کی مانِند ہو جاتا ہے۔ لٰہذا ممکِنہ صورت میں اَدوِیہ کے بجائے عِلاج بِالغذا نیز پرھیز کے ذَرِیعے کام

چلانا ہی دانشمندی ہے کہ دواؤں کے **مَنفی اَثرات** بھی ہوتے ہیں۔

نا سمجھ بیمار کو اَمرت بھی زَہر آمیز ہے

سچ یِہی ہے سُو دَوا کی اِک دَوا پرہیز ہے

کھانے کے بارے میں سبھی کیلئے مشورہ

ہر کھانے میں تیل، نمک، مِرچ اور گرم مصالحہ کی مقدار اندازے سے نہیں بلکہ ماپ کر اپنے گھر کے معمول سے آدھی کر لیجئے، غذا میں سبزیوں کا استعمال بڑھا دیجئے، گوشت کا سالن ہفتہ میں صِرف ۲ دو بار ہو اور وہ بھی کم مقدار میں کھایئے، اگر گھر میں اکثر دن گوشت پکتا ہو تو حتَّی الْاِمکان صِرف **ایک بوٹی** کھانے کی عادت بنایئے، جب تک خوب بھوک نہ لگے اُس وَقت تک مت کھایئے، خوب چبا کر کھایئے دانتوں کا کام آنتوں سے مت لیجئے اور کچھ بھوک باقی ہونے کی صورت میں ہاتھ کھینچ لیجئے، پیٹ بھر کر کھانے کی عادت نکال دیجئے، چینی والے فروٹ جُوسز مت استِعمال فرمایئے، مَیدہ، چکناہٹ اور چینی والی غذائیں کم سے کم کھایئے، آئسکریموں، ٹھنڈی بوتلوں، تلی ہوئی غذاؤں، دیگوں اور بازاری کچن میں پکے ہوئے کھانوں، ٹافیوں، کوکو چاکلیٹ، سگرٹ نوشی، پان، چھالیہ، گٹکا، خوشبودار سُپاری، تمباکو، مین پوڑی، پان پراگ وغیرہ سے بچئے۔ چائے پینا چاہیں تو دن رات

میں ۲دو یا ۳تین بار آدھا کپ اور اِس میں چینی کی جگہ شَہد ڈالئے ، بامرِ مجبوری چینی ضَرورت سے آدھی مقدار میں ڈالئے۔ میٹھی غذائیں شہد میں بنائیں اگر اِس کی حیثیت نہ ہو تو چینی گھر کے معمول سے فَقَط چوتھائی حصہ ڈالئے۔ خوب میٹھی چائے ، میٹھے میں میٹھی ڈِشیں اور کولڈ ڈرنکس کے شائقین کا شُوگر کی بیماری سے محفوظ رہنا انتہائی دشوار ہوتا ہے۔ (شوگر اور .B.P کی کمی بیشی یا دیگر امراض والے ڈاکٹر کی ہِدایات پر عمل کریں) روزانہ ایک گھنٹہ اور نہ ہوسکے تو کم از کم آدھا گھنٹہ پیدل چلئے۔ اِنْ شَاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ آپ کا lipid profile نارمل ہونے کیساتھ ساتھ بدن کا وزن بھی مُعتدِل رہے گا، توند نہیں نکلے گی، مِعدہ دُرُست ہوگا، کئی امراض دور رہیں گے اور جو موجود ہوں گے ان میں سے اکثر اِنْ شَاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ خود ہی ٹھیک ہو جائیں گے اِنْ شَاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ۔ آپ عبادت اور دین کی خدمت کے مَدَنی کاموں میں چُستی محسوس فرمائیں گے۔ اگرچہ یہ باتیں نَفْس پر گراں بار ہیں مگر عادت بن جانے کی صورت میں اِنْ شَاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ آسانی ہو جائے گی۔ یہ یاد رہے! کہ غذا کی لذّت فَقَط حَلْق کی جڑ تک ہوتی ہے جُوں ہی لُقمہ نیچے اُترا جَو شریف کی سُوکھی روٹی اور گھی سے تربتر بریانی سب ایک ہوگئے اب جَو شریف کی سُوکھی روٹی زندگی خوشگوار بنائے گی اور گھی والی بِریانی ڈاکٹروں کے پاس دھکّے کِھلائے گی!(موٹاپا ہونے کی صورت

میں جب وزن گھٹنے کا عمل شُروع ہوتا ہے تو بعضوں کا عارضی طور پر uric acid بڑھنے لگتا ہے۔ آخر کار خود ہی نارمل ہو جاتا ہے پھر بھی احتیاطاً اُن دِنوں میں ہر ڈیڑھ ماہ بعد اِس کا ٹیسٹ کرواتے رہیے۔ پانی بکثرت پینے سے غیر ضَروری uric acid خارج ہوتا رہتا ہے)

دن میں دُو بار کھائیے

ممکن ہوتو دن میں تین۳ بار کے بجائے دُو۲ بار کھانا کھائیے، بہ نیّتِ ثواب **پیٹ کا قفلِ مدینہ** لگاتے ہوئے دُو۲نوں بار خوب بُھوک لگنے کی صورت ہی میں کھائیے، اور ابھی بھوک باقی ہو کہ ہاتھ کھینچ لیجئے۔ بیچ میں کسی قسم کی بازاری چیز نہ کھائیے، بھوک لگے تو ایک سیب یا تھوڑے سے پھل کھا لیجئے اگرچہ عُموماً پھل بدن کا وزن بڑھاتے ہیں مگر اِس کے فوائد بے شُمار ہیں۔ ہاں جس کے خُون میں شُوگر یا ٹرائیگلیسر ائڈز کی مِقدار زیادہ ہے وہ میٹھے پھل، خُشک میوے اور بادی سبزیاں یعنی وہ سبزیاں جو زمین کے اندر پیدا ہوتی ہیں مَثَلاً گاجر، مولی، آلو، شکر قند، چُقندر وغیرہ سے پرہیز کرے اور ڈاکٹر کی ہِدایات پر عمل کرے۔ زہے نصیب! صَومِ داؤدی (یعنی ایک دن چھوڑ کر ایک دن روزہ) کی رِضائے الٰہی عَزَّوَجَلَّ کیلئے عادت بن جائے تو ضِمناً کھانے پینے کے کئی مسائل بھی حل ہو جائیں۔

خون TEST کروالیجئے

اگرچہ ایک حد تک ان چیزوں کی جسمِ انسانی کو ضرورت ہوتی ہے تاہم ان کی زیادت نقصان دِہ ہے لہٰذا تمام اسلامی بھائی اور اسلامی بہنوں کیلئے خون کے یہ ٹیسٹ کروانے مناسِب ہیں:

1) LIPID PROFILE (اس میں CHOLESTROL بھی شامل ہے اِس کے ٹیسٹ کیلئے 12 تا 14 گھنٹہ خالی پیٹ ہونا ضروری ہے)

2) GLUCOSE۔ (خالی پیٹ میں نارمل سے زیادہ ہو تو بھرے پیٹ میں بھی کروایئے)

3) URIC ACID

4) serum creatinine (اس سے گُردہ میں اگر کسی قسم کی خرابی یا فیل ہونے کا خطرہ شُروع ہوا ہو تو معلوم ہو سکتا ہے اور بَروقت عِلاج کی ترکیب بن سکتی ہے اِس پر نظر رکھنا بیَحد ضَروری ہے کیوں کہ آج کل ہمارے یہاں گُردے فَیل ہونے کے واقِعات بڑھتے چلے جارہے ہیں)

اللہ عزوجل کی رِضا کیلئے روزہ رکھ کر نمازِ عَصر کے بعد مذکورہ بالا تمام test کروائے جاسکتے ہیں۔ ورنہ رات جلدی کھانا کھالیجئے اور صُبح ناشتہ سے قبل کروالیجئے۔

نوٹ: رَپورٹ ڈاکٹر کو دکھادیجئے۔ صحت مند کو ہر 6 ماہ بعد اور مریض کو ڈاکٹر کی

ھدایات کے مطابق یہ ٹیسٹ اوران کے علاوہ جن کا وہ مشورہ دیں ضَرور ضَرور کرواتے رَہنا چاہئیں۔ یہ سوچ کر ٹیسٹ نہ کروانا کہ اگر ''کچھ نکلا'' تو علاج و پرہیزی کی پریشانیاں ہوں گی دانشمندی نہیں کہ بیماری کی طرف سے لاپرواہی مسئلے کا حل نہیں۔ یاد رکھئے! بظاہر صحت مند نظر آنے والے نوجوانوں وغیرہ کا جو ہارٹ فیل کے سبب انتقال ہوجاتا ہے اس کا ایک بڑا سبب 'کپڈ پروفائل'' بڑھ جانا بھی ہوتا ہے۔

کولیسٹرول کا مَریض ان غِذاؤں سے پرہیز کرے

﴿۱﴾ ہر طرح کی چکناہٹ ﴿۲﴾ گھی اور کوکنگ آئل کی بناوٹیں ﴿۳﴾ اَنڈہ کی زردی ﴿٤﴾ نمکو اور ﴿۵﴾ بیکری کی اکثر چیزیں ﴿٦﴾ گائے کا گوشت ﴿۷﴾ پڑا ﴿۸﴾ پراٹھا ﴿۹﴾ تلی ہوئی غذائیں مثلاً انڈہ آملیٹ، کباب، سموسے، پکوڑے وغیرہ ﴿۱۰﴾ ملائی ﴿۱۱﴾ مکھن ﴿۱۲﴾ آئسکریم وغیرہ۔ (زائد کولیسٹرول براہِ راست دل کونقصان پہنچاتا ہے لہٰذا مزید ڈاکٹر سے مشورہ کرلیجئے)

مُرغی یا مچھلی نیز کم مقدار میں کارن آئل کھانے میں مُضایقہ نہیں، ڈاکٹر مشورہ دے تو چربی نکال کر بکرے کا گوشت بھی کھاسکتے ہیں۔ ایک طِبّی تحقیق کے مطابق ''زَیت'' یعنی زَیتون شریف کا تیل کولیسٹرول کے مریض کیلئے مفید ہے کیوں کہ وہ زائد گندے کولیسٹرول کوخون سے خارج کرتا ہے۔

خون میں ٹرائی گلیسرائڈز (TRIGLYCERIDES) زیادہ ہونے کی صُورت میں مذکورہ پرہیزیوں کے عِلاوہ مٹھاس اور جھینگے کھانے سے بھی اِجتِناب کرنا ہوگا۔

یُورِک ایسِڈ

uric acid اِعتِدال سے زِیادہ ہو تو جلدی اَمراض اور جوڑوں کے دَرد کے علاوہ گُردے اور دِماغ کو نُقصان پُہنچ سکتا ہے حتّٰی کہ بَہُت آگے چل کر مَعاذَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ جگر کا کینسر بھی ہو سکتا ہے۔

ایک طِبّی تحقیق کے مطابِق خون میں یورِک ایسِڈ اُن غِذاؤں سے بڑھتا ہے جن میں purine کی مقدار زِیادہ ہو۔ اَلکوحل (والی دواؤں) اور پیشاب آوَر اَدوِیہ کا اِستِعمال نیز موٹاپا بھی uric acid بڑھنے کے اَسباب ہیں۔

یورِک ایسِڈ کے مریض کیلئے پرہیز: تمام اَقسام کا گوشت اور ان سے بنی ہوئی چیزیں، گوشت کی یخنی، مچھلی، جھینگا، مَسور اور اس کی دال، پھلی، مَٹَر، پالک، گوبھی وغیرہ سے پرہیز کرے کہ ان میں پیُورِین (purine) کی مقدار زِیادہ ہوتی ہے۔

کم پیُورین والی غِذائیں: دودھ اور اس کی بناوٹیں، انڈہ، چینی،

گندُم اور اس کی مصنوعات ، اَرارُوٹ ، ساگودانہ ، گھی ، مارجرِین (مکھن جیسی چیزیں) ، پھل اور ان کا جُوس ، سَلاد بعض کے عِلاوہ تمام سبزیاں ، ٹماٹر ، ٹھنڈی بوتلیں وغیرہ۔

بعض ڈاکٹروں کے بقول uric acid کے مریض کیلئے گائے کا گوشت زِیادہ نقصان دِہ ہوتا ہے، پھر اس سے کم بکرا پھر مُرغی و مچھلی۔

یورِک ایسِڈ کا پانی سے علاج

ایک دن رات میں 40 گلاس پانی پی لیجئے ۔ بے شک پانی گلے تک آجائے اور پیٹ خوب بھر جائے گھبرائیں نہیں جَلد ہی پیشاب کے ذَریعہ خارِج ہو جائے گا اور اِن شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ایک ہی دن میں فائدہ ہو جائیگا۔ مَثَلاً uric acid کی نارمل رینج 7 تا 3 ہو اور آپ کا بڑھ کر 8 تک پُہنچ جائے تو پورے ایک دن رات میں 40 گلاس پانی پینے سے اِن شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ 7 ہو جائے گا۔ مزید ایک یا دُو دن تک پئیں گے تو یومیہ "1" کے حساب سے اِن شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ کمی آتی رہے گی۔ زِیادہ پانی پینے سے عارِضی طور پر پیشاب زِیادہ آئے گا۔ اِس سے مِعدے، آنتوں اور گُردے ، مَثانے وغیرہ کی خوب صَفائی ہو جائے گی اور اِن شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ضِمناً کئی فاسِد مادّے خارِج ہو جائیں گے۔ پانی کے علاج والے دن کھانا وغیرہ

کھانے میں کوئی حرج نہیں۔ مگر یہ طبی اُصول یاد رکھئے کہ کھانے کے فوراً بعد پانی پینے سے بدن پُھولتا (یعنی موٹاپا) آتا ہے! لہٰذا کھانے کے ایک یا دو گھنٹے کے بعد پانی پینا چاہیے۔ (کسی ماہرِ ڈاکٹر سے مشورہ کر لیجئے)

مَدَنی مشورہ : اپنی ڈائری میں چسپاں کر لیجئے، اپنے اہلِ خانہ اور دیگر اسلامی بھائیوں کو جمع کر کے یہ مکتوب پڑھ کر سنائیے، مذکورہ ٹیسٹ کروانے کا مشورہ دیجئے نیز حسبِ ضرورت اِس مکتوب کی copy پیش کر کے ثواب کمائیے۔ اگر پڑھ لیا ہو تب بھی تمام اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں ایک بار پھر فیضانِ سنّت کا باب "پیٹ کا قُفلِ مدینہ" ص 68 تا 116 کا مطالعہ فرمالیں۔

والسَّلام مَعَ الاِکرام

طالبِ غمِ مدینہ
بقیع ومغفرت و
بے حساب
جنّت الفردوس
میں آقا کا پڑوس

۲۲ محرّم الحرام ۱۴۲۷ھ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمّد

تُوبُوا اِلَی اللّٰہ! اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

حاجی مُشتاق عطّاری

دُرُود شریف کی فضیلت

حُضُورِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم، رسولِ مُحتَشَم، شافعِ اُمَم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اِرشاد فرمایا، جو شخص بروزِ جُمعہ مجھ پر سو بار دُرُودِ پاک پڑھے، جب وہ قِیامت کے روز آئے گا تو اُس کے ساتھ ایک ایسا نور ہوگا کہ اگر وہ ساری مخلوق میں تقسیم کردیا جائے تو سب کو کِفایت کرے۔

(حلیۃ الاولیاء ج۸ص۴۹ حدیث ۱۱۳٤۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

ثناخوانِ رسولِ مقبول، بُلبُلِ روضۂ رسول، مدّاحِ صحابہ واٰلِ بتول، گلزارِ عطّار کے مُشکبار پھول، مبلِّغ دعوتِ اسلامی الحاج ابو عُبید قاری **محمد مشتاق احمد عطّاری** علیہ رحمۃُ الباری بن مولٰینا اَخلاق اَحمد کی وِلادت غالِباً بروز اتوار ۱۸ رمضانُ المبارک ۱۳۸۶ھ (بمطابق 67-1-1) کو **بنّوں** (سرحد، پاکستان) میں ہوئی، کچھ عرصہ بعد سردار آباد (فیصل آباد، پاکستان) میں بھی قِیام رہا اور بعد میں **بابُ المدینہ**

کراچی میں مُستقِل بُودوباش اختیار کرلی ❁ مدینہ مسجد (اورنگی ٹاؤن باب المدینہ) میں کئی سال تک اِمامت فرماتے رہے ❁ 1995 تا وفات جامع مسجِد کنزُالایمان (بابری چوک بابُ المدینہ کراچی) میں امامت وخِطابت کے منصب پر فائز رہے۔ ❁ قرانِ پاک کے 8 پارے حِفظ تھے ❁ بہت اچّھے قاری تھے ❁ درسِ نظامی کے چار دَرَجے پڑھے تھے مگر دینی مَعلومات کسی اچّھے خاصے عالم سے کم نہیں تھی ❁ اکاؤنٹ ڈِپارٹمنٹ میں سینئر آڈیٹر کی حیثیت سے سالہا سال گوَرنمنٹ جاب رہی ❁ جامِعَۃُ المدینہ (سبز مارکیٹ بابُ المدینہ کراچی) میں انگلش کا دَرَجہ بھی پڑھاتے رہے ❁ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اُنہیں چار مرتبہ حج وزیارتِ مدینۂ مُنوَّرہ کی سعادتیں نصیب ہوئیں۔

اگرچہ دولتِ دُنیا مری سب چھین لی جائے

مِرے دل سے نہ ہرگز یانبی صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم تیری وِلا نکلے

حاجی مُشتاق عطّاری مَدَنی ماحول میں

دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں تشریف لانے سے قَبل بھی حاجی مشتاق علیہ رحمۃ الرزّاق کا اَلْحَمْدُ لِلّٰہ مذہبی ذِہن تھا، باریش نوجوان اور خوش اِلحان نعت خوان تھے۔ دعوتِ اسلامی میں اپنی شُمُولیت کا واقِعہ اُنہوں نے مجھے (یعنی سگِ مدینہ عُفِیَ عَنْہُ کو) کچھ اس طرح بتایا تھا کہ ''میں جب پہلی بار ہفتہ وار

سنّتوں بھرے اجتماع میں حاضری کیلئے **دعوتِ اسلامی** کے **اوّلین مرکز جامع مسجد گلزارِ حبیب** آیا، اجتماع کے بعد سب لوگ مُنتَشِر ہونے لگے تو میں بھی چل پڑا، اتنے میں ایک بارِیش باعمامہ اسلامی بھائی نے خود آگے بڑھ کر مجھ سے مُصافَحہ کیا، اُن کے ملنے کا انداز مجھے بہت بھلا لگا۔ بڑی مَحَبَّت کے ساتھ **انفرادی کوشِش** کرتے ہوئے اُنہوں نے **آپ** (سگِ مدینہ عُفِیَ عَنْہُ) سے میری ملاقات کروائی۔ میں بہت مُتأثّر ہوا اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ **دعوتِ اسلامی** کے **مَدَنی ماحول** سے وابستہ ہو گیا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعالٰی عَلٰی محمَّد

حاجی مُشتاق نگرانِ شوریٰ بن گئے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ **حاجی محمد مشتاق** علیہ رحمۃ الرزّاق کو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آواز بہت ہی سُریلی بخشی تھی، بڑے بڑے اجتماعاتِ ذکر و نعت میں آقا صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم کی نعتیں سنا نے اور **عاشِقانِ رسول** کو تڑپانے لگے، مبلِّغ بھی بہت اچھے تھے، مَدَنی کام کا جذبہ بھی خوب تھا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ان کو بہت ترقّی عطا فرمائی، جنوری 2000 میں شہر بھر کے نگرانوں کی منظوری سے بابُ المدینہ کراچی کے نگران بنے اور اُسی برس اکتوبر میں دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے نگران کے منصب پر مُتَمَکِّن ہو گئے۔

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ درود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے۔

رِضا پر ربّ عزوجل کی راضی ہیں تمہارے ہم بھکاری ہیں
ہماری آخرت بہتر بنا دو یا رسولَ اللہ عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

آقا ﷺ نے اپنے مُشتاق کو سینے سے لگالیا

حاجی محمد مُشتاق عطاری علیہ رحمۃُ الباری کی وفات سے چند ماہ قَبْل مجھے (سگِ مدینہ عُفِیَ عَنْہُ کو) کسی اسلامی بھائی نے ایک مکتوب اِرسال کیا تھا، اُس میں اُنہوں نے بقَسَم اپنا واقِعہ کچھ یوں تَحریر کیا تھا، "میں نے خواب میں اپنے آپ کو سُنہری جالیوں کے رُوبرو پایا۔ جالی مبارک میں بنے ہوئے تین ۳ سُوراخ میں ایک سُوراخ میں جب جھانکا تو ایک دِلرُبا منظر نظر آیا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ، فیض گنجینہ، صاحِبِ مُعَطَّر پسینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم تشریف فرما ہیں اور ساتھ ہی شَیْخَیْنِ کریمَین یعنی حضرتِ سیِّدُنا ابوبکر صِدّیق اور حضرتِ سیِّدُنا عُمَر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما بھی حاضِرِ خدمت ہیں۔ اتنے میں حاجی محمد مُشتاق عطّاری علیہ رحمۃُ الباری بارگاہِ محبوب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم میں حاضِر ہوئے سرکارِ عالی وَقار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نے حاجی مُشتاق عطّاری کو سینے سے لگالیا اور پھر کچھ ارشاد فرمایا مگر وہ مجھے یاد نہیں۔ پھر آنکھ کھل گئی

آپ کے قدموں سے لگ کر موت کی یا مصطفٰے
آرزو کب آئیگی بر بیکس و مجبور کی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمّد

حاجی مُشتاق کا سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار میں انتظار

حاجی مشتاق علیہ رحمۃ الرزاق چونکہ ان دِنوں سخت عَلیل تھے، میں نے ان کے بارے میں دیکھے جانے والے ایمان افروز خواب والا مکتوب ان کی دلجوئی کی خاطر انہیں کو پیش کر دیا۔ میرا حُسنِ ظن ہے کہ حاجی مشتاق عطاری سَلَّمَہُ الباری پر رَحمتِ عالَم، نُورِ مُجسَّم، شاہِ بنی آدم، رسولِ مُحتَشَم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کی خُصُوصی نظرِ کرم تھی چُنانچہ ایک اسلامی بھائی نے مجھے کچھ اس طرح لکھا، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ پیر اور منگل کی درمیانی شب میں نے یہ ایمان افروز خواب دیکھا کہ **مسجدُ النَّبَوِیِّ الشَّریف** علٰی صاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام میں سرکارِ مدینہ، سلطانِ باقرینہ، قرارِ قلب وسینہ، فیض گنجینہ، صاحِبِ مُعطّر پسینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم رونق افروز ہیں اور اردگرد اَنبیائے کرام علیہم السلام، خُلَفائے راشِدین، حَسَنَینِ کریمَین اور بے شمار اولیائے کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن حاضر ہیں۔ ہر طرف سُکوت (یعنی خاموشی) طاری ہے، اتنے میں میٹھے میٹھے آقا مکّی مَدَنی مصطَفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم حضرتِ سیِّدُنا ابوبکر صِدّیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف مُتَوجِّہ ہوئے، لبہائے مبارکہ

کو جُنبِش ہوئی، رَحمت کے پھول جَھڑنے لگے اور الفاظ کچھ یوں ترتیب پائے، (اے ابوبکر!) محمد مشتاق عطاری آنے والے ہیں میں ان سے مُصافَحہ کروں گا، تم بھی مُصافَحہ کرنا، وہ یہاں آکر ہمیں نعتیں سنائیں گے۔" پھر میری آنکھ کُھل گئی۔ جب دن نکلا تو خبر آئی کہ آج ۲۹ شعبانُ المُعظّم ۱٤۲۳ھ (بمطابق 5.11.2002) صبح سوا آٹھ اور ساڑھے آٹھ بجے کے درمیان حاجی مشتاق عطاری علیہ رحمۃ الباری کی وفات ہوگئی ہے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ ○

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

لب پر نعتِ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نغمہ کل بھی تھا اور آج بھی ہے

پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے میرا رِشتہ کل بھی تھا اور آج بھی ہے

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! اِس ایمان اَفروز خواب سے یہ حُسنِ ظَن قائم ہو رہا ہے کہ مرحوم حاجی مشتاق علیہ رَحمۃُ الرَّزّاق بارگاہِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے مقبول ثناخوان تھے۔ جبھی تو وفات سے کچھ گھنٹے پہلے آمد کا اِنتِظار کرنے اور نعتیں سننے کی بِشارت سنائی گئی۔

یہی آرزو ہو جو سُرخُرو، ملے دو جہان کی آبرو

میں کہوں غلام ہوں آپ کا، وہ کہیں کہ ہم کو قبول ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

حاجی مُشتاق کا جنازہ مدینہ

نِشتر پارک (بابُ المدینہ کراچی) میں مرحوم کی نَمازِ جنازہ ادا کی گئی۔

عاشق کا جنازہ ہے ذرا دھوم سے نکلے
محبوب کی گلیوں سے ذرا گھوم کے نکلے

میں (سگِ مدینہ عُفِیَ عَنْہُ) نے بڑے بڑے حضرات کے جنازوں میں حاضِری دی ہے لیکن اِس سے پہلے کبھی کسی کے جنازے میں لوگوں کا اتنا اِزدِحام نہیں دیکھا تھا جتنا حاجی محمد مشتاق علیہ رحمۃ الرزّاق کے جنازے میں تھا۔ بَہُت رِقّت انگیز مناظر دیکھنے میں آرہے تھے، غمِ مُشتاق میں دیوانے بلک بلک کر رو رہے تھے۔ آہوں اور ہچکیوں کی جگر پاش صداؤں اور نمناک آنکھوں کے ساتھ انتہائی پُرسوز ماحول میں مرحوم کو صَحرائے مدینہ (ٹول پلازہ بابُ المدینہ کراچی) کے اندر سپردِ خاک کیا گیا۔

شہا عطّار کا پیارا ہے یہ مشتاق عطاری
یہی مُژدہ اسے تم بھی سنادو یا رسولَ اللہ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ایصالِ ثواب کا انبار

دعوتِ اسلامی کے عالمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ (بابُ المدینہ کراچی) میں مرحوم کا تیجہ ہوا جس میں کثیر اسلامی بھائیوں نے شرکت فرمائی۔ **حاجی مشتاق عطاری** علیہ رحمۃ الباری کے تیجے میں مختلف شہروں سے **ایصالِ ثواب** کی جو سوغاتیں آئیں۔ ان کی اِجمالی فہرِس یہ ہے:۔ ﴿۱﴾ قرآنِ پاک 13919 ﴿۲﴾ مُتفرّق پارے 5613 ﴿۳﴾ سورۂ یاسین 1038 ﴿۴﴾ سورۃُ الْمُلْکْ 1140 ﴿۵﴾ سورۂ رَحْمٰن 165 ﴿۶﴾ سورۂ مُزَّمِّل 10 ﴿۷﴾ آیۃُ الکرسی 33592 ﴿۸﴾ الگ الگ سورتیں 93186 ﴿۹﴾ دُرُود شریف 13888087 ﴿۱۰﴾ کلِمۂ طیّبہ 348400 ﴿۱۱﴾ مختلف تسبیحات 357200

الٰہی! موت آئے گُنبدِ خضرا کے سائے میں
مدینے میں جنازہ دھوم سے عطّار کا نکلے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمّد

حاجی مُشتاق کے کردار کی جھلکیاں

ایک اسلامی بھائی نے تجرِبات ومُشاھَدات کی روشنی میں الحاج قاری ابوعُبید **محمد مشتاق عطاری** علیہ رحمۃُ الباری کے بارے میں تاثُرات لکھ کر دیئے

تھے جو کچھ یوں ہیں ❁ جن دِنوں حاجی **مشتاق** علیہ رحمۃ الرزاق **اور نگی ٹاؤن** (بابُ المدینہ کراچی) میں مقیم اور دعوتِ اسلامی کے علاقائی نگران تھے، میرا بھی تقریباً 6 برس وَہیں قیام رہا ❁ میں نے انہیں **غیبت** کرتے یا **غصّے** میں آکر کسی کو جھاڑتے لتاڑتے کبھی نہیں دیکھا ❁ بڑے سے بڑا آپسی تنازُعہ یا تنظیمی مسئلہ درپیش آتا **حکمتِ عملی** کے ساتھ ہنس بول کر حل فرما دیتے ❁ کوئی کتنی ہی دل آزار بات کہہ گزرتا سُن کر غضبناک ہونا تو ایک طرف کبھی ان کے ماتھے پر شِکنیں تک نہیں دیکھیں ❁ جب کسی کو وَقت دیتے تو حَتَّی الْاِمکان پابندی فرماتے ❁ بارہا دیکھا کہ جب **اجتماعِ ذِکرو نعت** میں نعت شریف پڑھنے کیلئے شرکت کیلئے یا نِکاح پڑھانے کیلئے سُواری کی آفر کی جاتی تو یہ کہہ کر انکار فرما دیتے کہ میرے پاس بائک (bike) موجود ہے اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اِسی پر حاضِر ہو جاؤں گا بس مجھے پتا بتا دیجئے ❁ **آنے جانے کا** کرایہ وغیرہ مانگنا تو ایک طرف رہا کوئی اَز خود پیش کرتا تب بھی اکثر مُسکرا کر ٹال دیتے ❁ 19.12.1996 کو میرا **نِکاح** تھا میری درخواست پر **بارات** کے ساتھ لانڈھی قائد آباد تشریف لے آئے، **نِکاح** بھی پڑھایا اور سہرا بھی پڑھا۔ واپَسی پر گھر والوں نے کافی اِصرار کیا کہ آپ کو **دولھا کی گاڑی** میں گھر پہنچا دیتے ہیں یا ٹیکسی کروا دیتے ہیں مگر نہ مانے اور بکمالِ انکسار

لانڈھی قائد آباد تا اورنگی ٹاؤن کا طویل سفر عام روٹ کی بس میں اِختیار فرمایا۔

حضرتِ مشتاق عطاری سے ہم کو پیار ہے

اِن شاءَ اللہ عزوجل دو[۲] جہاں میں اپنا بیڑا پار ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالیٰ علیٰ محمّد

دربارِ مُشتاق میں مُراد پوری ہوئی

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عزّوجلّ صحرائے مدینہ بابُ المدینہ کراچی میں دربارِ مشتاق مَرجعِ خَلائق ہے، اسلامی بھائی دُور دُور سے آتے اور فیض پاتے ہیں۔ چنانچہ ایک اسلامی بھائی نے کچھ اِس طرح تحریر پیش کی، میرے گھر میں "اُمّید" سے تھیں۔ میڈیکل رپورٹ کے مطابق بیٹی کی آمد ہونے والی تھی مگر مجھے "بیٹے" کی آرزو تھی کیوں کہ ایک بیٹی پہلے ہی گھر میں موجود تھی۔ میں نے صحرائے مدینہ میں آکر دربارِ مشتاق علیہ رحمۃ الرزّاق میں حاضری دی اور بارگاہِ الٰہی عزّوجلّ میں دعا مانگی۔ میڈیکل رپورٹ غلط ثابت ہوگئی اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ہمارے گھر میں چاند سا چہرہ چمکاتا خوشیوں کے پھول لٹاتا مدنی مُنّا تشریف لے آیا۔

مصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کا ہے جو بھی دیوانہ

اُس پہ رَحمت مُدام ہوتی ہے

فرمانِ مصطفےٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) مجھ پر دُرُود شریف پڑھو اللہ تعالیٰ تم پر رحمت بھیجے گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

گندے اثرات دور ہوگئے

ایک اسلامی بھائی کا بیان ہے، مجھ پر گندے اثرات تھے۔ اپنے حلقے کے اِسلامی بھائیوں کے ساتھ صَحرائے مدینہ میں **دربارِ مشتاق** پر میں نے حاضری دی اور دُعا مانگی، ایسا محسوس ہوا جیسے مجھے کسی نے پکڑ لیا ہے کچھ دیر کے بعد وہ کیفیت جاتی رہی اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عزّوجلّ میری طبیعت بہتر ہوگئی۔

سُن لو ہر ایک نیک شخصیت

قابلِ احترام ہوتی ہے

یاربِّ مصطفےٰ عزّوجلّ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم، مجھے حاجی محمد مشتاق عطاری علیہ رحمۃ الباری، ہر دعوتِ اسلامی والے اور والی اور تمام اُمّتِ مسلمہ کی مغفرت فرما۔

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم

طالبِ غم مدینہ
بقیع و مغفرت و
بے حساب
جنّت الفردوس
آقا کا پڑوس

۲۳ محرم الحرام ۱۴۲۷ھ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

تُوبُوا اِلَی اللّٰہ ! اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

علاجِ بالغذا کے منظوم مدنی پھول

جہاں تک کام چلتا ہو غذا سے — وہاں تک چاہئے بچنا دوا سے
اگر تجھ کو لگے جاڑوں میں سردی — تو استعمال کر انڈے کی زردی
جو ہو محسوس معدے میں گرانی — تو چکھ لے سونف یا ادرک کا پانی
اگر خوں کم بنے بلغم زیادہ — تو کھا گاجر، چنے، شلغم زیادہ
جو بد ہضمی میں تو چاہے افاقہ — تو کر لے ایک یا دو وقت فاقہ
جو پیچش ہے تو پیچ اِس طرح کس لے — ملا کر دودھ میں لیموں کا رس لے
جگر کے بل پہ ہے انسان جیتا — اگر ضعفِ جگر ہے، کھا پپیتا
جگر میں ہو اگر گرمی، دہی کھا — اگر آنتوں میں خشکی ہے، تو گھی کھا
تھکن سے ہوں اگر عضلات ڈھیلے — تو فوراً دودھ گرما گرم پی لے
جو طاقت میں کمی ہوتی ہے محسوس — تو پھر ملتانی مِصری کی ڈلی چوس
زیادہ گر دماغی ہے ترا کام — تو کھایا کر ملا کر شہد بادام
اگر ہو دل کی کمزوری کا اِحساس — مُرَبّہ آملہ کھا، اور اَنَنّاس
جو دُکھتا ہے گلا، نزلے کے مارے — تو کر نمکین پانی سے غَرارے
اگر ہے درد سے دانتوں کے بے کل — تو انگلی سے مَسُوڑوں پر نمک مل
شِفاء چاہے اگر کھانسی سے جلدی — تو پی لے دودھ میں تھوڑی سی ہلدی
جو کانوں میں اگر تکلیف ہووے — تو سرسوں تیل پھاہے سے نچوڑے
جو ٹائی فائڈ سے چاہے رہائی — بدل پانی کے گنا چوس بھائی
ذیابِیطس اگر تجھ کو جو مارے — تو جامن تازہ کھا، اور لے نظارے
تُو چشتی، نقشبندی، قادری ہے — تُو حنفی ، شافعی یا مالکی ہے
تو آجا سنتوں کے اجتماع میں — ہو نفع دین و دنیا کی متاع میں
اگر ہو تیرے دل پہ غم کی یلغار — تو مَدَنی قافلوں میں کرسفر یار
جو ہے دل فکرِ دنیا سے پریشاں — تو کر یادِ خدا سے دل کو شاداں
اگر آفت کوئی آجائے تجھ پر — تو دل سے یا رسولَ اللہ کہا کر
دُرُودِ پاک تُو ہر دم پڑھا کر — سبھی امراض کی اس سے دوا کر

تُو حُبِّ آل و اصحابِ نبی سے
دل آباد کر مت ڈر کسی سے

(یہ کلام سگِ مدینہ کا نہیں البتّہ آخری سات اَشعار میں تصرُّف واضافہ کیا ہے)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

از: شیخِ طریقت امیرِ اہلسنت حضرتِ علّامہ مولٰینا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

بیت الخلاء جانے کی 41 نیّتیں

فرمانِ مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم: ’’مسلمان کی نیّت اسکے عمل سے بہتر ہے‘‘

(طبرانی معجم کبیر حدیث ۵۹۴۲ ج۶ ص ۱۸۵ داراحیاء التراث العربی بیروت)

(۱) جانے میں الٹے پاؤں سے اور (۲) باہر نکلنے میں سیدھے پاؤں سے پہل کر کے اتباعِ سنّت کروں گا (۳، ۴) دونوں بار یعنی داخلے سے قبل اور نکلنے کے بعد مسنون دعائیں پڑھوں گا (۵) صرف اندھیرے کی صورت میں یہ نیّت کیجئے: طہارت پر مدد حاصل کرنے کیلئے بتّی جلاؤں گا (۶) فراغت کے فوراً بعد اسراف سے بچنے کی نیّت سے بتّی بجھادوں گا (۷) حدیثِ پاک ’’اَلطُّھُوْرُ شَطْرُ الْاِیْمَان (مسلم ج۱ ص ۱۱۸) ترجمہ: پاکی ایمان سے ہے‘‘ پر عمل کرتے ہوئے پاؤں کو گندگی سے بچانے کیلئے چپّل پہنوں گا (۸) پہنتے ہوئے سیدھے قدم سے اور (۹) اُتارتے ہوئے اُلٹے سے پہل کر کے اِتباعِ سنّت کروں گا (۱۰) اِستقبالِ قبلہ (قبلے کی طرف منہ کرنا) اور (۱۱) اِستدبارِ قبلہ (قبلے کی طرف پیٹھ کرنا) سے بچوں گا (۱۲) زمین سے قریب ہو کر فقط (۱۳) حسبِ ضرورت سِتر کھولوں گا۔ اِسی طرح فراغت کے بعد (۱۴) اُٹھنے سے قبل ہی سِتر چھپالوں گا (۱۵) جو کچھ خارج ہو گا اُس کی طرف نہیں دیکھوں گا (۱۶) پیشاب کے چھینٹوں سے بچوں گا (۱۷) حیاء سے سر جھکائے رہوں گا (۱۸) ضرورتاً آنکھیں بند کرلوں گا اور (۱۹) بلا ضرورت شرمگاہ کو دیکھنے اور (۲۰) چھونے سے بچوں گا (۲۱) اُلٹے ہاتھ سے ڈھیلا پکڑ کر اُلٹے ہی ہاتھ سے خشک کروں گا اور (۲۲) پانی سے طہارت کرتے وقت بھی صرف اُلٹا ہاتھ شرمگاہ کو لگاؤں گا (۲۳) شرعی مسائل پر غور نہیں کروں گا (کہ مُحروی ہے) (۲۴) سِتر کھلا ہونے کی صورت میں بات چیت نہیں کروں گا (۲۵) پیشاب وغیرہ میں نہ تھوکوں گا (۲۶) نہ ہی اس میں ناک سِنکوں گا (۲۷) اگر فوراً حمام ہی میں وُضو کرنا نہ ہوا تو طہارت والی حدیث پر عمل کرتے ہوئے دونوں ہاتھ دھوؤں گا نیز (۲۸) جو کچھ نکلا اُس کو بہادوں گا (پیشاب کرنے کے بعد اگر ہر فرد ایک لوٹا پانی بہادیا کرے تو ان شاءاللہ عزوجل بدبو اور جراثیم کی افزائش میں کمی ہوگی، بڑا پیشاب کرنے کے بعد بھی جہاں ایک آدھ لوٹا پانی کافی ہو

وہاں فلش ٹینک سے پانی نہ بہایا جائے کیوں کہ وہ کئی لوٹے پر مشتمل ہوتا ہے) (۲۹) پانی سے استنجا کرنے کے بعد پاؤں کے ٹخنوں والے حصے اِحتیاط کے ساتھ دھولوں گا (کیوں کہ اس موقع پر عُموماً ٹخنوں کی طرف گندے پانی کے چھینٹے آجاتے ہیں) (۳۰) فارغ ہو کر جلدی نکلوں گا۔ (۳۱) اذان کے دوران اِستنجا خانے نہیں جاؤں گا۔

عوامی اِستنجاء خانہ میں جاتے ہوئے یہ نیّتیں بھی کیجئے

(۳۲) اگر لائن لمبی ہوئی تو صبر کروں گا (۳۳) اپنی باری کا انتظار کروں گا (۳٤) کسی کی حق تلفی نہیں کروں گا (۳۵) اگر کسی کو مجھ سے زِیادہ حاجت ہوئی اور جماعت یا نماز فوت ہونے کا اندیشہ نہ ہوا تو ایثار کروں گا (۳٦) حتَّی الامکان بھیڑ کے وقت اِستنجا خانے جا کر بھیڑ میں مزید اِضافہ کر کے مسلمانوں پر بوجھ نہیں بنوں گا (۳۷) درو دیوار پر کچھ نہیں لکھوں گا (۳۸) وہاں بنی ہوئی فُحش تصویریں دیکھ کر اور (۳۹) حیا سوز تحریریں پڑھ کر اپنی آنکھوں کو بروزِ قیامت اپنے خِلاف گواہ نہیں بناؤں گا (٤۰) کوئی پہلے سے اندر موجود ہو گا تو بار بار دروازہ بجا کر اُس کو ایذاء نہیں دوں گا (٤۱) اگر میرے اندر ہوتے ہوئے کسی نے بار بار دروازہ بجایا صبر کروں گا۔

وُضو کی 17 نیتیں

(۱) بے وُضوئی دُور کروں گا (اَحناف کے نزدیک بغیر نیّت بھی وُضو ہو جائے گا مگر ثواب نہیں ملے گا) (۲) جو باوُضو ہو وہ دوبارہ وُضو کرتے وقت یوں نیت کرے: ثواب کیلئے وُضو پر وُضو کروں گا (۳) بسم اللہ والحمد للہ کہوں گا (۴) مِسواک کروں گا (۵) ہر عضو دھوتے وقت دُرُود شریف پڑھوں گا (۵) پانی کا اِسراف نہیں کروں گا (۶) فرائض و (۷) سُنَن اور (۸) مستحبات کا خیال رکھوں گا (۹) مکروہات سے بچوں گا (۱۰) اعضائے وُضو پر تری باقی رہنے دوں گا (۱۱) وُضو کے ٹپکتے قطروں سے فرشِ مسجد کو بچاؤں گا (۱۲) وُضو کے بعد دُعا پڑھوں گا (دُعا یہ ہے: اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَھِّرِیْنَ۔ ترجمہ: اے اللہ! عزوجل مجھے کثرت سے توبہ کرنے والوں میں بنادے اور مجھے پاکیزہ لوگوں میں شامل کردے۔) (۱۳) آسمان کی طرف دیکھ کر کلمۂ شہادت اور (۱٤) سورۃ القدر پڑھوں گا (۱۵) (مکروہ وقت نہ ہوا تو) تحیۃ الوضو ادا کروں گا (۱٦) باطنی وضو بھی کروں گا (یعنی جس طرح پانی سے ظاہری اَعضاء کا مَیل کُچیل دور کیا ہے اِسی طرح توبہ کے پانی سے گناہوں کی گندگی دھو کر آئندہ گناہوں سے بچنے کا عہد کروں گا)

مدنی مشورہ: اپنی ڈائری میں چسپاں کرلیجئے۔

پیٹ کا قفلِ مدینہ

امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کے دسترخوان پر موجود مٹی کے برتن، جو شریف کی روٹی اور سبزی کا سالن

اس باب میں۔۔۔

ورق الٹئے۔۔۔

فرمانِ مصطفٰی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم): جس نے مجھ پر ایک بار دُرُود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ۔
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ؕ

پیٹ کا قفلِ مدینہ

(بھوک کے فضائل)

شیطان روکنے کیلئے پورا زور لگائے گا مگر آپ اوّل تا آخِر پڑھ کر حسبِ توفیق عمل کر کے شیطان کو ناکام بنائیے۔

دُرود شریف کی فضیلت

بے شک تمہارے نام مَعَ شناخت مجھ پر پیش کیے جاتے ہیں لہٰذا مجھ پر اَحسَن (یعنی خوبصورت الفاظ میں) دُرُودِ پاک پڑھو۔ (مصنف عبد الرزاق ج۲ ص۲۱٤ رقم الحدیث ۳۱۱۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

پیٹ کا قفلِ مدینہ کیا ھے

اپنے پیٹ کو حرام غذا سے بچانا اور حلال خوراک بھی بھوک سے کم کھانا ''پیٹ کا قفلِ مدینہ'' لگانا ہے۔ پیٹ کا قفلِ مدینہ لگانے کی تڑپ رکھنے والوں کیلئے حُجَّۃُ الاِسلام حضرتِ سیِّدُنا امام محمد غزالی علیہ رحمۃ الوالی کا یہ ارشادِ صحّت بُنیاد بہترین رہنما اُصول ہے۔ چُنانچہ فرماتے ہیں، ''کھانے سے پہلے بھوک لگی ہونا ضروری ہے، تو کوئی کھانا شُروع کرتے وقت بھی بھوکا ہو اور ابھی بھوک باقی ہو اور ہاتھ کھینچ لے وہ

ہر گز طبیب کا مُحتاج نہ ہوگا۔'' (اِحْیاءُ الْعُلوم ج ۲ ص ٥)

یا الٰہی عزوجل ! پیٹ کا قُفلِ مدینہ کر عطا
از پئے غوث و رضا رحمہما اللہ کر بھوک کا گوہر عطا

اِختیاری بُھوک

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! پیٹ بھر کر کھانا مُباح یعنی جائز ہے مگر ''پیٹ کا قفلِ مدینہ'' لگاتے ہوئے یعنی اپنے پیٹ کو حرام اور شُبہات سے بچاتے ہوئے حلال غذا بھی بھوک سے کم کھانے میں دین و دنیا کے بے شُمار فوائد ہیں۔ کھانا مُیَسَّر نہ ہونے کی صورت میں مجبوراً بھوکا رہنا کوئی کمال نہیں، وافِر مقدار میں کھانا موجود ہونے کے باوُجود مَحض رِضائے الٰہی عَزَّوَجَلَّ کی خاطِر بھوک برداشت کرنا یہ حقیقت میں کمال ہے۔ چُنانچہ رِوایت ہے، ''سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار، دو جہاں کے مالِک ومختار صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم اِختیاری طور پر بھوک برداشت فرماتے تھے۔''

(شُعَبُ الایمان ج ٥ ص٢٦ حدیث ٥٦٤٠)

لُوٹ لے رَحمت، لگا قُفلِ مدینہ پیٹ کا
پائے گا جنّت، لگا قُفلِ مدینہ پیٹ کا

جنّت میں آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کا پڑوس

معلوم ہوا اِختیاری طور پر بھوک برداشت کرنا ہمارے مکّی مَدَنی آقا، میٹھے میٹھے مصطفےٰ صلی اللہ

تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کی میٹھی میٹھی سنّت ہے۔ اور سنّت کی عظمت کے تو کیا کہنے! خود صاحِبِ سنّت، سراپا رحمت، بِاِذنِ ربُّ العزّت مالکِ جنّت عزَّوَجَلَّ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے، ''جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہوگا۔ (مشکوٰۃ شریف ص ۳۰)

پارہ ۲۶ سورۃُ الْاَحقاف کی آیت نمبر ۲۰ میں **اللہ** عزَّوَجَلَّ کا فرمانِ عبرت نشان ہے،

اَذْهَبْتُمْ طَيِّبٰتِكُمْ فِيْ حَيَاتِكُمُ الدُّنْيَا وَاسْتَمْتَعْتُمْ بِهَا ۚ فَالْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُوْنِ (پ ۲٦ الاحقاف ۲۰)

ترجَمۂ کنزالایمان: تم اپنے حصّہ کی پاک چیزیں اپنی دنیا ہی کی زندگی میں فنا کر چکے اور انہیں برت چکے تو آج تمہیں ذلّت کا عذاب بدلہ دیا جائے گا۔

سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کی بھوک شریف!

خلیفۂ اعلیٰحضرت، مُفسّرِ قران، حضرتِ صدرُالْاَفاضِل علّامہ مولٰینا مفتی سیِّد محمد نعیم الدّین مُرادآبادی علیہ رحمۃ الہادی خَزائِنُ الْعِرفان میں اِس آیتِ مبارکہ کے تحت فرماتے ہیں، اِس آیت میں اللہ تعالیٰ نے دُنیوی لذّات اختیار کرنے پر کُفّار کو توبیخ (تو۔بی۔خ، یعنی ملامت) فرمائی تو رسولِ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم اور حُضُور کے اَصحاب علیہم الرضوان نے لذّاتِ دُنیویّہ سے کنارہ کشی اختیار فرمائی۔ بخاری و مسلم

کی حدیثِ پاک میں ہے، حُضُور سیِّدِ عالَم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کی وَفاتِ ظاہری تک حُضُور کے اہلِ بیتِ اَطہار علیہم الرضوان نے کبھی جَو کی روٹی بھی دُو روز برابر نہ کھائی۔ یہ بھی حدیث میں ہے کہ پورا پورا مہینہ گزر جاتا تھا دَولت سَرائے اَقدس (یعنی مکانِ عالی شان) میں (چولھے میں) آگ نہ جلتی تھی، چند کھجوروں اور پانی پر گُزر کی جاتی تھی۔ حضرتِ سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مَروی ہے، آپ فرماتے ہیں کہ (اے لوگو!) میں چاہتا تو تم سے اچّھا کھانا کھاتا اور تم سے بہتر لباس پہنتا لیکن میں اپنا عیش وراحت اپنی آخرت کے لئے باقی رکھنا چاہتا ہوں۔ (خزائنُ العرفان ص ۹۰۷)

کھانا تو دیکھو جو کی روٹی، بے چھنا آٹا روٹی بھی موٹی
وہ بھی شکم بھر روز نہ کھانا، صلَّی اللہ علیہ وسلم

کون ومکاں کے آقا ہو کر، دونوں جہاں کے داتا ہو کر
فاقے سے ہیں سرکارِ دوعالَم صلَّی اللہ علیہ وسلم

کئی کئی راتیں فاقہ

حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں، شہنشاہِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کئی راتیں مُسلسَل فاقہ فرماتے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کے اَہلِ خانہ کو نانِ شبینہ (یعنی رات کی روٹی) مُیَسَّر نہ آتی اور اکثر جو کی روٹی کھاتے۔

(جامعِ ترمذی ج ٤ ص ١٦٠ رقم الحدیث ٢٣٦٧)

اہلبیت رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا کھانا

حضرتِ سیِّدُنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، سرکارِ مدینۂ منوّرہ، سردارِ مکّۂ مُکرّمہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم

نے جَو کے عِوَض اپنی زِرہ رِہن (یعنی گِروی) رکھی۔ اور میں **جَو** کی روٹی اور پگھلی ہوئی مُتَغَیَّر شُدہ چربی لے کرنبیِ رَحمت، شفیعِ امّت، شَہَنشاہِ نُبُوَّت، تاجدارِ رِسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی خدمتِ سراپا عظمت میں حاضِر ہوا، اور میں نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کو یہ فرماتے سنا، "**محمّد** (صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم) کی آل کو نہ کبھی صُبح کو صاع بھر (یعنی تقریباً پونے تین کلو) کھانا مُیَسَّر آیا اور نہ شام کو۔" اور **محمّدِ** مَدَنی، رسولِ عَرَبی، شَہَنشاہِ زَمَنی صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی آل نو گھروں پر مشتمل تھی۔ (صحيح بخاری ج ۳ ص ۱۵۸ رقم الحديث ۲۵۰۸)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ اُس شاہِ خوش خِصال محبوبِ ربِّ ذُوالجلال عَزَّوَجَلَّ وصلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کا مبارَک حال ہے، جس کے ہاتھوں میں دونوں جہاں کے خَزانوں کی چابیاں دے دی گئیں۔ میرے مکّی مَدَنی آقا، میٹھے میٹھے مصطَفٰے صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کا فَقر اِختیاری تھا۔ ورنہ خدا عزوجل کی قسم! جس کو جو کچھ ملتا ہے وہ سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کے صَدقے ہی میں ملتا ہے اور کائنات کی ہر ہر شے کو نُورِ مصطَفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کا فیض پہنچتا ہے۔ چُنانچہ

ایک صاحبِ نظر کی حکایت

ایک ولیُّ اللہ نے روٹی کا ایک ٹکڑا کھانے کے لیے پکڑا پھر اِس میں رُوحانیت کی نظر سے غور کیا تو اُس ٹکڑے میں ایک نُور کا تار نظر آیا پھر اُس نُوری تار کے ذَرِیعے نظر جو اُوپر کو

دوڑائی تو دیکھا کہ وہ نُوری تار باعِثِ اِیجادِ عالَم، نورِ مُجَسّم، شاہِ بنی آدم، رسولِ مُحتَشَم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کے نور کی ایک شُعاع سے وابَستہ ہے۔ شُروع میں وہ، شُعاع ایک نظر آئی۔ پھر غور کرنے پر معلوم ہوا کہ حُضُور سراپا نور، فیض گنجور، شاہِ غَیُور، صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کے نور کی شُعاعیں دنیا کی ہر نعمت تک پہنچ رہی ہیں۔

(اَلْاِبریز ص ۲۲۹)

کیا نورِ احمدی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) کا چمن میں ظُہور ہے
ہر گُل میں ہر شَجَر میں محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) کا نُور ہے

پیٹ پر دو پتھّر

حضرت سیِّدُنا ابو طَلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، ہم نے مکّے مدینے کے شَہَنشاہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کی بارگاہِ بے کس پناہ میں بھوک کی شِکایت کی اور اپنے پیٹوں پر ایک ایک پتّھر بندھا ہوا دِکھایا۔ سلطانِ بَحروبَر، مدینے کے تاجور، محبوبِ ربِّ اکبر عَزَّوَجَلَّ و صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم نے اپنے شِکَمِ اَطْہَر سے کپڑا اٹھایا تو اُس پر **دو پتّھر** بندھے ہوئے تھے۔ حضرتِ سیِّدُنا امام تِرمِذی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ **پتّھر** بھوک کی سختی اور کمزوری کی وجہ سے پیٹ پر باندھے جاتے تھے۔ (شمائلِ ترمذی ص ۱۶۹، رقم الحدیث ۳۷۲)

آپ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) بھوکے رہیں اور پیٹ پہ پتّھر باندھیں
ہم غلاموں کو ملیں خوان مدینے والے (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم)

سامانِ عزّت

ابو بُجَیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوّت، محبوبِ ربُّ العزّت عزّوجلّ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم کو بھوک کی شدّت درپیش ہوئی تو ایک پتھر لے کر شکمِ انور پر باندھ لیا اور فرمایا، خبردار! کئی لوگ ایسے ہیں جو دُنیا میں عمدہ خوراک کھانے والے اور آسُودہ زندگی گزارنے والے ہیں مگر قیامت کے روز بھوکے ننگے ہوں گے۔ خبردار! کئی لوگ ایسے ہیں جو اپنے آپ کو مُعَزّز (یعنی عزّت والا) بنانے کی کوشش میں ہیں حالانکہ وہ ذلّت کا سامان کر رہے ہیں۔ خبردار! کئی لوگ ایسے ہیں جو اپنے آپ کو ذلیل کرتے نظر آتے ہیں مگر یہ اُن کیلئے سامانِ عزّت ہے۔

(المواهبُ اللّدنية ج ٢ ص ١٢٣)

دیوانگی بھرے جذبات

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نبیِ رحمت، تاجدارِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم کی شان وعظمت پر ہماری جان قربان! آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم کو بھوک سے والہانہ محبّت تھی اور آہ! ایک ہم جیسے عشقِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا دعویٰ کرنے والے بھی ہیں کہ اگر کھانا تیار ہونے میں ذرا تاخیر ہو جائے یا کھانا ہمارے نفسِ لذّت شناس کو نہ بھائے تو گھر والوں پر بگڑ جائیں۔ **کاش! ہمیں بھی قصداً بھوکا رہنے اور بھوک کی شدّت کے باعث بہ نیّتِ سنّت کبھی کبھی**

اپنے پیٹ پر پتّھر باندھنے کی سعادت بھی نصیب ہو جاتی۔ آہ! کاش! صد ہزار کاش! سگِ مدینہ انسان کے بجائے کُوچۂ جاناں صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کا کوئی پتّھر ہوتا اور جانِ جاناں، سلطانِ کون ومکاں، رَحمتِ عالَمیان صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم وہاں گزر فرماتے اور..... اور..... زہے قسمت! کبھی کبھی مبارک قدموں کے مقدّس تلووں کو چومنے کی سعادت پاتا۔ مجھ میں اتنی جُرأت تو نہیں کہ شکمِ اَطْہر پر باندھے جانے کی تمنّا کو پروان چڑھاؤں، مگر کاش! کاش! صد کروڑ کاش! کبھی ایسا بھی ہو جاتا کہ "بے تاب بھوک" کو حاضری کی اجازت دیکر مجھ غریب سے مُتّصِل کسی بامقدّر پتّھر کو شکمِ اَطْہر کی خاص قُربت عنایت فرمانے کے قصد سے میرے مَدَنی محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم اُس کی جانب اپنا دستِ انور بڑھاتے اور ضمناً مجھے **دست بوسی** کی خیرات سے نواز دیتے....... آہ! آہ! آہ!

میں کہاں اور کہاں اُن کا وُجُودِ مسعود
میری اَوقات ہی کیا اُن پہ ہوں سو لاکھ دُرُود

حضرتِ موسیٰ علیہ السلام کی بُھوک شریف

حضرت سیّدُنا موسیٰ کلیمُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام جب مَدْیَن کے کُنویں پر تشریف لائے تو کمزوری کے باعِث تَرکاری کی سبزی آپ عَلَیْہِ السَّلام کے پیٹ

مبارک کے باہر سے **نظر آتی تھی**۔(شمائلِ رسول مُتَرجَم ص ۱۲۱) اور جن چالیس دنوں میں ربُّ الانام عَزَّوَجَلَّ سے ہم کلام ہونے کا شَرَف پایا، آپ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے کچھ نہیں کھایا۔ (اِحیاءُ العُلُوم ج ۳ ص ۹۱)

حضرتِ داؤد علیہ السّلام کی بُھوک شریف

حضرت سیِّدُنا قاضی عیاض رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، ’’حضرتِ سیِّدُنا داؤد عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کا لباس اُونی اور بچھونا بالوں سے بُنا ہوا تھا، **جو شریف** کی روٹی نمک کے ساتھ تناوُل فرماتے۔ (شمائلِ رسول مُتَرجَم ص ۱۲۱)

حضرتِ عیسیٰ علیہ السّلام کی بُھوک شریف

حضرت سیِّدُنا عیسیٰ روحُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلام نے اپنے لئے کوئی گھر نہیں بنایا، جہاں نیند قدمبوسی کرتی آرام فرمالیتے، بالوں کا لباس زیبِ بدن کرتے اور **دَرَخت کے پتّے** تناوُل فرماتے۔‘‘ (اَیضاً)

حضرتِ یحییٰ علیہ السّلام کی بُھوک شریف

حضرت سیِّدُنا یحییٰ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کا کھانا **تر گھاس** تھا۔ خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ سے اِس قَدَر روتے کہ مبارک رُخساروں پرنشان پڑگئے تھے۔(اَیضاً)

فاقہٴ انبیاء کے صَدَقے میں
لذّتِ نَفْس سے بچا یاربّ! عزوجل

آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی بھوک یاد کر کے بی بی عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا رونا

حضرت سیِّدُنا مَسرُوق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، میں اُمُّ الْمُؤمِنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائِشہ صِدّیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضِر ہوا، تو اُنہوں نے میرے لیے کھانا منگوایا اور فرمانے لگیں، ''میں جب کبھی پیٹ بھر کر کھا لیتی ہوں تو میرا جی رونے کو چاہتا ہے، پھر **میں رونے لگتی ہوں۔**'' میں نے عرض کیا، کیوں؟ فرمایا، ''مجھے میرے سرتاج، صاحِبِ معراج صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی وہ حالت یاد آتی ہے، جس پر ہم سے مُفارَقت (یعنی جُدائی) فرمائی کہ کبھی بھی دن میں دُو مرتبہ روٹی یا گوشت سے پیٹ بھرنے کی نَوبت نہ آئی۔''

(جامع ترمذی ج ٤ ص ١٥٩ رقم الحدیث ٢٣٦٣)

عائشہ صِدّیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روتی تھیں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی بھوک پر

ہائے! بھرتے ہیں غذائیں ہم شِکَم میں ٹُھونس کر

عُشّاق غور کریں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ایک طرف اُمُّ الْمُؤمِنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائِشہ صِدّیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا عشقِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ہے کہ اگر کبھی پیٹ بھر کر کھا بھی لیں تو غمِ مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم میں روئیں اور آہ! دوسری طرف ہم گنہگاروں کا حال ہے کہ گلے تک خوب ڈٹ کر کھالیں اور پیٹ مکمّل بھر جائے مگر دل نہ بھرے۔

یادر ہے! جب بھی روایات میں اہلُ اللہ کے پیٹ بھر کر کھانے کا تذ کرہ پائیں تو اِس سے ایک تہائی پیٹ کا کھانا ہی مُراد لیں، ہمارے پیٹ بھر کر کھانے اوراُن کے پیٹ بھر کر کھانے میں فَرق ہوتا ہے۔

کارِ پاکاں راقیاس اَزخود مگیر

(یعنی پاک ہستیوں کے کاموں کو اپنے جیسے کام مت سمجھو)

ہماری **اسلامی بہنوں** کو بھی اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرتِ سَیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے غمِ مصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم سے درس حاصل کرنا چاہئے۔ اسلامی بہنیں دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابَستہ ہو جائیںگی اور اپنے یہاں ہونے والے ہفتہ وار **دعوت اسلامی** کے اجتماع میں شرکت فرماتی رہیں گی اور **مَدَنی انعامات** پرعمل کرکے **فکرِ مدینہ** کرتے ہوئے روزانہ کارڈ پُر کرکے اپنی ذمّہ دار اسلامی بہن کو جمع کرواتی رہیں گی توان شاءَ اللہ عزَّوَجلَّ بیڑا پار ہوگا۔ ایک دعوتِ اسلامی والی اسلامی بہن کی رِقّت انگیز حِکایت مُلاحظہ فرمائیں۔ چُنانچہ

اسلامی بہن کی حکایت

سانگھڑ (بابُ الاسلام سندھ) کے ایک اسلامی بھائی کا حَلفِیہ بیان ہے کہ میری بہن **بنت عبدالغفار عطاریہ** کو کینسر کے موذی مَرض نے آلیا۔ آہستہ آہستہ حالت بگڑتی گئی۔

ڈاکٹروں کے مشورہ پر آپریشن کروایا، طبیعت کچھ سنبھلی مگر کم و بیش ایک سال بعد مَرَض نے دوبارہ زور پکڑا تو راجپوتانہ اسپتال (حیدر آباد بابُ الاِسلام سندھ) میں داخل کر دیا گیا۔ ایک ہفتہ اسپتال میں رہیں مگر حالت مَزید اَبتَر ہوتی چلی گئی۔ اچانک انہوں نے با آواز کَلِمۂ طَیِّبہ کا وِرْد شروع کر دیا، کبھی کبھی درمیان میں **اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ** بھی پڑھتیں۔ بُلند آواز سے **لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ** صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کا وِرْد کرنے سے پورا کمرہ گُونج اٹھتا تھا، عجیب ایمان افروز منظر تھا، جو آتا مِزاج پُرسی کرنے کے بجائے اُن کے ساتھ **ذِکْرُ اللّٰہ** شروع کر دیتا۔ ڈاکٹرز اور اسپتال کا عملہ حیرت زدہ تھا کہ یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی کوئی مقبول بندی معلوم ہوتی ہے ورنہ ہم نے تو آج تک مریض کی چیخیں ہی سُنی ہیں اور یہ مریضہ شِکوہ کرنے کے بجائے مسلسل **ذِکْرُ اللّٰہ** میں مصروف ہے۔ تقریباً **12** گھنٹے تک یِہی کیفیت رہی، اذانِ مغرِب کے وَقْت اسی طرح بُلند آواز سے کَلِمۂ طَیِّبہ کا وِرْد کرتے کرتے ان کی رُوح قَفَسِ عُنصُری سے پرواز کر گئی۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفِرت ہو۔** اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دعوتِ اسلامی کا مَدَنی ماحول مرحومہ کو راس آ گیا؟ ان کا

اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ کام بن گیا۔ خدا کی قسم! وہ خوش نصیب ہے جو اِس دنیا سے کلمہ پڑھتے ہوئے رُخصت ہو۔ نبیِّ رَحمت، شفیعِ اُمّت، مالِکِ جنّت، محبوبِ ربُّ العزت عَزَّوَجَلَّ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے، جس کا آخِری کلام لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ (یعنی کَلِمۂ طَیِّبہ) ہو وہ داخلِ جنّت ہوگا۔ (ابو داوٗد ج ۳ ص ۱۳۲ رقم الحدیث ۳۱۱۶)

دو دن میں ایک بار کھانے کی پسند کا اظہار

ہمارے میٹھے میٹھے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کی **بھوک شریف اِختیاری** تھی، چنانچہ حُضُورِ اکرم، نورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا، ''میرے رب عَزَّوَجَلَّ نے میرے لیے یہ پیش فرمایا کہ میرے واسطے مکّۂ مُکرّمہ کے پہاڑوں کو سونے کا بنا دیا جائے، مگر میں نے عرض کیا، یا اللہ عَزَّوَجَلَّ مجھے تو یہ پسند ہے کہ اگر ایک دن کھاؤں، تو دوسرے دن بھوکا رہوں، تا کہ جب بھوکا رہوں تو تیری طرف گریہ وزاری کروں اور تجھے یاد کروں اور جب کھاؤں تو تیرا شکر و حمد کروں۔'' (جامع ترمذی ج ٤ ص ٥٥ رقم الحدیث ٢٣٥٤)

سلام اُن پر شکم بھر کر کبھی کھانا نہ کھاتے تھے

سلام اُن پر غمِ اُمّت میں جو آنسو بہاتے تھے

دن میں ایک بار کھانا

روزانہ ایک مرتبہ کھانا سنّت ہے، چنانچہ حضرت سیِّدُنا ابوسعید خُدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

مَروی ہے، رَحمتِ عالَم، نورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللہُ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم جب صُبح کھانا کھالیتے تو شام کو نہ کھاتے اور اگر شام کو تَناوُل فرمالیتے تو صُبح نہ کھاتے۔

(کنزالعُمّال ج۷ ص۳۹ رقم الحدیث ۱۸۱۷۳)

دن میں تین۳ بار کھانا کیسا؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے یہاں عُموماً دن میں تین۳ بار کھانے کا معمول ہے۔ اگرچہ یہ گناہ نہیں مگر سنّت بھی نہیں، کھانے پینے کے شوق نے یہ انداز دیا ہے۔ یہ بات ذِہن نشین فرمالیجئے کہ جو جتنا زِیادہ کھائے گا قِیامت میں حِساب اُس کے ذمہ اُتنا ہی زِیادہ آئیگا۔ روزانہ ایک بار کھانا ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی سُنّتِ عادِیَّہ ہے۔ اَلحَمدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اِس سنّت پر عمل کرتے ہوئے کئی بُزُرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللّٰہُ تعالیٰ کا دن میں صِرف ایک بار کھانے کا معمول رہا ہے۔ تاہم اگر کوئی شخص اِس سنّت پر عمل نہ کرے تو اُس کو مَلامت نہیں کی جائے گی۔ وہ **عاشقانِ رسول** صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم جو سنّتوں کا بُہت دُرد رکھتے اور قدم قدم پر سُنّت کی بات کرتے ہیں اُن کیلئے لمحۂ فکریّہ ہے۔ جو دن میں چار یا پانچ بار کھاتے ہیں اُن کیلئے ضَرور مقامِ افسوس ہے۔ ایسے لوگوں کا دُنیوی طور پر کم از کم یہ نقصان تو ضَرور ہوتا ہے کہ وہ اکثر پیٹ کی خرابی کے شاکی رہتے ہیں۔ اُمُّ المُؤمِنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں، سلطانِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کے وِصال

ظاہری کے بعد سب سے پہلی بِدْعت ، پیٹ بھر کر کھانے کی پیدا ہوئی جب لوگوں کے پیٹ بھر جاتے ہیں تو ان کے نَفْس دُنیا کی طرف سرکش ہو جاتے ہیں۔" (اس قول میں بدعتِ مُباحہ یعنی جائز بدعت مُراد ہے)۔ (قُوتُ الْقُلوب ج ۲ ص ۳۲۷)

وَسْوَسہ: ایک طرف تو ایک بار کھانا سنّت ہے اور دوسری طرف سَحَری اور اِفطار بھی سنّت ہے، جو کہ دو وَقت کے کھانے پر مُشْتَمِل ہے۔ اس کا کیا حل؟

وَسْوَسہ کا علاج: بے شک سَحَری اور اِفطار سُنّت ہے۔ "اِفطار" کے لُغوی معنیٰ ہیں، "روزہ کھولنا" لٰہذا اگر ایک چنا بھی نگل گیا تو اِفطار ہو گیا، مگر ان دونوں اَوقات میں مُرَوَّجہ کھانا یعنی پیٹ بھر کر کھانا ہی سنّت نہیں۔ ایک آدھ کھجور یا پانی کے گھونٹ کے ذَرِیعے بھی سَحَری اور اِفطار کر سکتے ہیں۔ جس غذا کو عُرفاً "کھانا" کہتے ہیں، یعنی روٹی سالن وغیرہ، تو اگر اس کھانے کو کوئی شخص دن میں ایک بار کھالے اور اُسی روز مزید تین بار ایک ایک کھجور بھی کھائے یا ایک ایک کپ چائے پی لے اُس کے بارے میں یقیناً کوئی بھی یہ نہیں کہے گا کہ اس نے چار بار کھانا کھایا بلکہ یہی کہا جائے گا کہ اس نے صِرف ایکبار کھانا کھایا۔ لٰہذا اِفطار میں ایک آدھ کھجور یا پانی پر گُزارہ کرے اور سَحَری میں مُرَوَّجہ کھانا کھا کر سَحَری اور اِفطاری کی سنّتوں کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ دن میں ایک بار کھانے کی سنّت کو بھی نبھایا

جاسکتا ہے۔ "اِفطار" میں لوگ ڈٹ کر "پھل پکوڑے" کھاسکیں اِس کیلئے آج کل ماہِ رَمَضانُ المُبارَک میں عُموماً مساجِد میں مغرِب کی جماعت تاخیر سے ہوتی ہے تو اگر کسی نے اِفطار میں کئی کھجوریں، پھل، پکوڑے وغیرہ کھالئے تو یہ ایک وَقت کا کھانا ہوگیا کہ کھانا صِرف قورمہ روٹی اور پلاؤ بریانی کو ہی نہیں کہتے! اب اگر سَحَری میں بھی کھانا کھایا تو یہ دو وَقت کھانا کھایا کہلائے گا۔ میرے آقا اعلیٰحضرت، امام اہلسنّت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے سَحَری و اِفطار کا انداز مُلاحظہ ہو۔ چُنانچہ

روزہ میں ایک وَقت کھانا

حضرتِ مولٰینا محمد حُسین صاحِب میرٹھی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا بیان ہے کہ میں نے رَمَضانُ المُبارَک کی ۲۰ تاریخ سے اعتِکاف کیا۔ اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسجِد میں تشریف لائے تو فرمایا، "جی تو چاہتا ہے کہ میں بھی اعتِکاف کروں، مگر (دینی مشاغِل کے باعِث) فرصت نہیں ملتی۔" آخِر ۲۶ رَمَضانُ المُبارَک کو فرمایا، "آج سے میں بھی مُعتَکِف ہی ہوجاؤں۔" مولٰینا محمد حُسین میرٹھی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، "شام کو (کھجور وغیرہ سے روزہ تو اِفطار فرمالیتے مگر) اعلیٰحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو کھانا کھاتے میں نے کسی دن نہیں دیکھا۔ سَحَر کو صِرف ایک چھوٹے سے پیالے میں فیرنی اور ایک پیالی میں چٹنی آیا کرتی تھی، وہ نوش فرمایا کرتے۔" ایک دن میں نے دریافت کیا،"

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اس نے مجھ پر دُرود شریف نہ پڑھا اس نے جفا کی۔

حُضُور! فیرینی اور چٹنی کا کیا جوڑ؟ ''فرمایا، ''نمک سے کھانا شُروع کرنا اور نمک ہی پر ختم کرنا سنّت ہے، اِس لئے چٹنی آتی ہے۔ (حیاتِ اعلیٰحضرت ج ۱ ص ٤١)

سبحٰن اللہ عزَّوَجَلَّ! پیکرِ سنّت، سیِّدی اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ میٹھی فیرینی سے قبل اور بعد اس لئے نمکین چٹنی استِعمال فرماتے تھے کہ کھانے کے اوّل آخر نمک استِعمال کرنے کی سُنّت ادا ہو جائے۔ کھانے کے اوّل آخر نمک (یا نمکین) کھانے سے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عزَّوَجَلَّ ستّر بیماریاں دُور ہوتی ہیں۔

یا الٰہی عزَّوَجَلَّ! مجھ کو بھی کر بھوک کی نعمت عطا
از طفیلِ سیِّدی و مُرشِدی احمد رضا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

روزہ میں ایک بار کھانا!

مُنتَخب احادیث کا مجموعہ ''رِیاضُ الصّٰلحین'' کے مُؤلِّف حضرتِ سیِّدُنا امام مُحیُّ الدّین ابوزَکَریّا یَحییٰ شَرَفُ النَّوَوِی علیہ رحمۃ اللہِ القوی صائِمُ الدَّھر (یعنی ہمیشہ روزہ رکھنے والے تھے) دن میں صِرف ایکبار یعنی بعد نمازِ عشاء کھانا تناوُل فرماتے اور صِرف پانی پی کر سَحری کرتے تھے اور رات کو صِرف چند لمحے آرام فرماتے۔

(بیشِ لَفظ رِیاضُ الصّٰلحین مُترجَم ص ١٢)

خُوب روزے رکھئے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر دین و دنیا کے کاموں میں رُکاوٹ نہ پڑتی ہو،

والِدَین وغیرہ بھی ناراض نہ ہوتے ہوں، تو خوب نَفْل (نَف۔ل) روزے رکھنے چاہئیں کہ اکثر بُزُرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللہُ تعالیٰ ایسا کرتے رہے ہیں۔ ایک ایک لمحہ اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ عبادت میں گزرے گا اور دن بھر کھانے پینے سے بھی بچے رہیں گے اور **پیٹ کا قفلِ مدینہ** لگانے میں بھی سہولت رہیگی۔ ہاں مگر سَحَری و اِفطار میں کم کھانے کی ترکیب رکھئے۔ اپنے اندر نَفْل روزوں کا شوق پیدا کرنے کیلئے **فیضانِ رمضان** سے ''نَفْل روزوں کا بیان'' پڑھئے یا سنئے کیوں کہ گناھوں سے بچنے کیلئے ان کے عذاب اور نیک اعمال کا ذِہن بنانے کیلئے ان کے فَضائل جاننا انتہائی مُفید ہوتا ہے۔ سرِ دست روزہ کی ایک فضیلت سنئے اور جھومئے، چُنانچہ

زمین بھر سونا

اللہ کے محبوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب عَزَّوَجَلَّ وَ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم کا فرمانِ رَغبت نشان ہے، ''اگر کسی نے ایک دن نَفْل روزہ رکھا اور زمین بھر سونا اُسے دیا جائے جب بھی اس کا ثواب پورا نہ ہوگا، اس کا ثواب تو قِیامت کے دن ہی ملے گا۔''

(مسند ابی یعلی ج ٥ ص ٢٥٣)

سونے کا دستر خوان

حضرت سَیِّدُنا اَبُو الدَّرْداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ہے، ''بروزِ قِیامت روزہ داروں کیلئے عرش کے

نیچے **سونے کے دستر خوان** بچھائے جائیں گے۔ جن میں موتی اور جواہرات جڑے ہوں گے، ان پر جنّتی پھل، جنّتی مشروبات اور انواع واقسام کے کھانے چُنے ہوئے ہوں گے، روزہ دار کھائیں گے اور مزے اُڑائیں گے جبکہ دوسرے لوگ سخت حساب وکتاب سے دوچار ہوں گے۔ (البُدُورُ السّافِرۃ ص ۲۶۰)

فضلِ ربّ عزّوجلّ سے راحتوں کا حشر میں سامان ہے
روزہ داروں کیلئے سونے کا دستر خوان ہے

دعوتِ اسلامی کے سنّتوں کی تربیّت کے **مَدَنی قافلوں** میں سفر اور روزانہ **فکرِ مدینہ** کے ذریعے **مَدَنی اِنعامات**[1] کا کارڈ پُر کرکے ہر مَدَنی ماہ کے دس۱۰ دن کے اندر اندر اپنے یہاں کے ذمّہ دار کو جمع کروانے کا معمول بنالیجئے۔ اِن شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اِس کی بَرَکت سے پابندِ سنّت بننے، گناہوں سے نفرت کرنے اور **ایمان کی حفاظت** کیلئے کُڑھنے کا ذِہن بنے گا۔

روزانہ تین بار کھانے والے کی مذمّت

حضرتِ سیِّدُنا سَہل بن عبداللہ تُستَری رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ سے کسی نے اِستِفسار (اِس۔تِف۔سار) کیا، دن میں ایک بار کھانا کیسا ہے؟ فرمایا، یہ صِدّیقین (جو اولیائے کرام رحمہم اللہ تعالٰی کی سب سے افضل قسم ہے اُن) کا کھانا ہے۔ عرض کیا، دن میں دو۲ بار کھانا کیسا

[1] مَدَنی انعامات کا کارڈ مکتبۃُ المدینہ سے ملتا ہے۔ اِس میں دیئے ہوئے سُوالات کے جوابات لکھنے کی عادت بنانا اصلاحِ اعمال کا بہترین ذریعہ ہے۔

ہے؟ فرمایا، یہ مؤمنین کا کھانا ہے۔ عرض کیا، اگر کوئی دن میں تین بار کھائے تو؟ فرمایا، ایسے شخص کے گھر والوں کو چاہیے کہ اُس کو تھان (یعنی مویشیوں کے طَوَیلے) میں رکھیں۔ (جہاں جانوروں کی طرح ہر وقت کھاتا پیتا رہے!) (رسالۃُ القُشیریہ ص ۱۴۲)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سیِّدُنا سَہل بن عبداللہ تُستَری رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ اولیائے صِدِّیقین میں سے تھے۔ خود بیس[20] دن تک کھانا نہیں کھاتے تھے مگر عام مسلمانوں کیلئے دو[2] وقت کے کھانے کو اُنہوں نے مَعیوب نہیں رکھا کیوں کہ صِرف ایکبار کھا کر سارا دن گزارنا، کام دھندا اور محنت و مشقّت کرنا ہر ایک کے بس کا روگ نہیں۔ البتّہ دن میں تین[3] بار کھانا ان کو سخت ناپسند تھا جیسا کہ ان کے ارشاد سے ظاہر ہے۔

عزوجل

مجھ کو بھوک و پیاس سہنے کی خدا توفیق دے

گم تری یادوں میں رہنے کی سدا توفیق دے

کھجور اور پانی پر گزارہ

حضرت سیِّدُنا عُروہ رضی اللہ تعالٰی عنہ اُمّ المُؤمِنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے رِوایَت کرتے ہیں کہ وہ فرمایا کرتی تھیں۔ اے بھانجے! ہم ایک چاند کے بعد دوسرا چاند دیکھتے ہیں، دو[2] ماہ میں تین[3] چاند دیکھتے اور حُضُور سراپا نور، شاہِ غَیُور صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم کے گھروں میں آگ نہیں جلتی تھی۔ عُروہ رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں، میں

نے عرض کی، اے خالہ جان! آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی گُزر اَوقات کیسے ہوتی تھی؟ فرمایا، ہماری گُزر اَوقات دو سیاہ چیزوں یعنی کھجور اور پانی پر ہوتی تھی۔ سوائے اِس کے کہ کچھ اَنصار علیہم الرضوان سرکارِ نامدار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کے پڑوسی تھے۔ اُنہوں نے کچھ دودھ والی اُونٹنیاں (یا بکریاں) سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کے لئے مخصوص کر رکھی تھیں، اور وہ ان کا دودھ سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کی خدمت میں بھجوا دیا کرتے تھے اور سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم وہ دودھ ہمیں پلا دیا کرتے تھے۔ (صحیح بُخاری ج ۷ ص ۲۳۲ رقم الحدیث ۶۴۵۹)

ساری رات کی عبادت سے افضل

حُجَّۃُ الْاِسلام حضرتِ سیِّدُنا امام محمد غزالی علیہ رحمۃ الوالی نَقل کرتے ہیں، حضرتِ سیِّدُنا ابوسُلیمان علیہ رحمۃ المنّان فرماتے ہیں، مجھے رات کے کھانے میں سے ایک لُقمہ کم کر دینا ساری رات کی عبادت سے زِیادہ عزیز ہے۔ مزید فرماتے ہیں، بھوک **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے اور یہ صِرف اپنے پسندیدہ بندوں ہی کو عطا فرماتا ہے۔ (اِحیاءُ العُلوم ج ۳ ص ۹۰)

دُعا ہے کچھ نہ کچھ لُقمے خدا عزوجل کے واسطے چھوڑوں
رِضائے حق عزوجل کی خاطر لذّتِ دنیا سے منہ موڑوں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کاش! ہمیں بھی اختیاری

بھوک یعنی قصداً کم کھانے کا مَدَنی خَزِینہ اور **پیٹ کا قفلِ مدینہ** نصیب ہو جاتا! سُبحٰنَ اللہ! اللہ والوں کے نزدیک بھوک رحمت کا خزانہ ہے اور یہ خزانہ صِرف نیک بندوں کو نصیب ہوتا ہے اور جس کو نصیب ہوتا ہے وہ اِس خزانے کے شُکرانے میں کیا کرتا ہے وہ اِس حِکایت سے سمجھئے۔ چُنانچِہ

بھوک کا خزانہ اور اس کا شکرانہ

حضرتِ سیِّدُنا ابراھیم بن اَدْھَم علیہ رحمۃ اللہِ المُعَظَّم بَلْخ کے بادشاہ تھے، مگر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بادشاہی تَرْک کر کے فقیری اختیار کر لی تھی۔ ایک روز آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو کھانے کیلئے کچھ نہ ملا، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اِس کے شکرانے میں چار سو رَکْعَت نَفْل ادا کئے۔ دوسرے روز بھی کھانا نہ پایا تو اِسی طرح چار سو رَکْعت نمازِ شکرانہ ادا کی، سات روز تک یہی ہوا، کمزوری بڑھی تو بارگاہِ خداوندی عَزَّوَجَلَّ میں عرض کیا، یا ربَّ الْعِزَّت! تیری عبادت پر قُوّت حاصِل کرنے کیلئے کچھ کھانے کیلئے عنایت ہو جائے تو کرم ہوگا۔ اُسی وقت ایک نوجوان نے حاضر ہو کر عرض کیا، حُضُور! ہمارے گھر آپ کی دعوت ہے، قدم رَنجہ فرما دیجئے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اُس کے ہمراہ تشریف لے گئے۔ جب اُس نوجوان نے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو بغور دیکھا تو بے ساختہ پکار اُٹھا، حُضُور! میں آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا بھاگا ہوا غلام ہوں اور جو کچھ میرے پاس ہے وہ سب آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ہی کا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے

فرمایا، میں نے تم کو آزاد کیا اور جو کچھ تمہارے پاس ہے وہ سب تم کو بخشا۔ اُس کی اجازت لیکر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ وہاں سے رُخصت ہوئے اور بارگاہِ الٰہی عزَّوَجَلَّ میں عرض کی، **یا اللہ !** عزَّوَجَلَّ میں اب تیرے سوا کسی کو نہ چاہوں گا کہ میں نے تو تجھ سے صِرف روٹی کا ٹکڑا مانگا تھا مگر تُو نے اتنی ساری دُنیا میرے سامنے کردی!

(تذکرۃ الاولیاء ص ۹۶)

کثرتِ دولت کی آفت سے بچانا یا خدا عزَّوَجَلَّ

دے مجھے عشقِ محمّد صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کا خزانہ یا خدا عزَّوَجَلَّ

ایک خراب لُقمہ کی تباہ کاریاں!

جو ہاتھ میں آیا بے سوچے سمجھے پیٹ میں اُنڈیلتے، دھکیلتے رہنا تشویشناک ہے، چُنانچہ حضرتِ سیِّدُنا مَعروف کرخی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، صِرف **ایک خراب لُقمہ** بعض اَوقات دل کی کیفیت کو اس قدر تباہ کر دیتا ہے کہ پھر عُمر بھر دل راہِ راشت پر نہیں آتا اور بعض اَوقات یوں بھی ہوتا ہے کہ وُہی خراب لُقمہ سال بھر تک تَہجُّد کی نعمت سے آدمی کو محروم کر دیتا ہے۔ نیز بعض اوقات ایک بار بدنگاہی کرنے والا عرصہ تک تلاوتِ قران کی سعادت سے محروم کر دیا جاتا ہے۔

(مِنہاجُ العابِدین ص ۱۵۷)

صَلُّوا عَلَی الحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

چالیس دن کی نَمازیں نامقبول

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جن کو عبادت و تلاوت میں دل نہ لگنے، نعت شریف و دعاء میں سوز و رِقّت نہ ملنے اور ہزار جتن کے باوُجُود تہجُّد میں آنکھ نہ کُھلنے جیسی شِکایات ہیں اُن کیلئے حضرتِ سیِّدُنامعروف کرخی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے بیان میں عبرت کا بُہت کچھ سامان ہے۔ **رِزقِ حرام** سے ہر ایک کو بچنا لازم ہے ورنہ تباہی و بربادی کے سوا کچھ ہاتھ نہ آئیگا۔ اللہ کے پیارے رسول، رسولِ مقبول، سیِّدہ آمِنہ کے گلشن کے مہکتے پھول عَزَّوَجَلَّ وصلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم ورضی اللہ تعالٰی عنہا کا ارشادِ عبرت بُنیاد ہے، جس نے حرام کا ایک لقمہ کھایا اُس کی چالیس دن کی نَمازیں قَبول نہیں کی جائیں گی اوراس کی دعاء چالیس دن تک نامقبول ہوگی۔

(فردوسُ الْاخبار ج ٤ ص ٢٤٣ رقم الحدیث ٦٢٦٣)

لُقمۂ حرام کی سزا

مَنقول ہے، ''اِنسان کے پیٹ میں جب **حرام کا لُقمہ** پڑتا ہے، زمین وآسمان کا ہر فِرِشتہ اُس پر اُس وقت تک لعنت کرتا ہے جب تک کہ وہ حرام لقمہ اُس کے پیٹ میں رہے اور اگر اِسی حالت میں مرگیا تو اس کا ٹھکانہ جہنَّم ہوگا۔'' (مُکاشَفَۃُ الْقُلوب ص ١٠)

نور سے بھرپور سینہ

سرکارِ مدینہ، سلطانِ باقرینہ، قرارِ قلب وسینہ، فیض گنجینہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم نے کا فرمان رغبت

نشان ہے، ''جب بندہ اپنے کھانے میں کمی کرتا ہے تو اسکا جَوف (یعنی سینہ) نور سے معمور کردیا جاتا ہے۔ (الجامع الصغیر ص ۳۵ رقم الحدیث ٤٦٩)

چار نصیحتیں

حضرت سیِّدُنا ابراھیم بن اَدھم علیہ رحمۃ اللہ الاعظم فرماتے ہیں، میں کوہِ لبنان میں کئی اولیائے کرام رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تعالٰی کی صُحبت میں رہا۔ ان میں سے ہر ایک نے مجھے یہی وصیّت کی کہ جب لوگوں میں جاؤ تو ان چار باتوں کی نصیحت کرنا:۔(۱) جو **پیٹ بھر کر** کھائے گا اُسے عبادت کی لذّت نصیب نہیں ہوگی۔(۲) جو **زیادہ سوئے گا** اُس کی عُمر میں بَرَکت نہ ہوگی (۳) جو صِرف لوگوں کی خُوشنودی چاہے وہ رِضائے الٰہی عَزَّوَجَلَّ سے مایوس ہو جائے گا (٤) جو **غیبت** اور **فُضُول گوئی** زیادہ کرے گا وہ دینِ اسلام پر نہیں مرے گا۔ (مِنہاج العابدین ص ۱۰۷)

بُرے خاتِمے کا خوف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ حقیقت ہے کہ ڈٹ کر کھانے سے پیٹ بھاری ہو جاتا، اَعضاء ڈھیلے پڑجاتے اور بدن سُست ہو جاتا ہے اور عبادات میں دل جَمعی نصیب نہیں ہوتی، اِس کا تجرِبہ (تَج۔رِ۔بہ) رَمَضانُ المُبارَک کی **تراویح** میں بہُت سوں کو ہوتا ہوگا۔ کیوں کہ ''فُوڈ کلچر'' کا دَور ہے، دَسیوں قسم کی غِذائیں ٹھونس ٹھونس کر پیٹ میں بھردی جاتی ہیں، نتیجۃً پھر کباب سموسے اور پکوڑے وغیرہ

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جو مجھ پر ایک درود شریف پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے ایک قیراط اجر لکھتا ہے اور قیراط اُحد پہاڑ جتنا ہے۔

پیٹ میں ''گُڑ گُوں'' کرتے، ٹھنڈے میں ٹھنڈا پانی، مزیدار شربت اور کھٹّی چیزوں کے بے تحاشہ استعمال کے سبب کھانسنے، کھنکارنے اور ڈکارنے سے آج کل مسجِدیں گونج رہی ہوتی ہیں! نیز اگر کسی ایک کو کھانسی آتی ہے تو غالِباً نفسیاتی طور پر دوسرے کو بھی آنے لگتی ہے اور یوں کھانسی کے شور میں اضافہ ہوتا چلا جاتا ہے! حضرتِ سیِّدُنا ابراھیم اَدھم علیہ رحمۃُ اللہِ الاعظم کا چوتھا ارشاد بھی انتہائی تشویش ناک ہے کہ جو غیبت اور فُضُول گوئی زیادہ کریگا وہ دینِ اسلام پر نہیں مریگا۔ آہ! شاید لاکھوں مسلمانوں میں کوئی ہوگا جو آج غیبت وفُضُول گوئی سے بچنے کا ذِہن رکھتا ہو۔ یا اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمارا ایمان سلامت رکھ۔

امین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

مسلماں ہے عطّار تیری عطا سے
ہو ایمان پر خاتمہ یا الٰہی عزوجل

دِین کا غِلاف

حضرتِ سیِّدُنا حامِد لَفّاف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں ایک شخص نصیحت کا طالِب ہوا، فرمایا، دین کی حفاظت کیلئے قرانِ پاک کی طرح غِلاف بناؤ۔ عرض کیا، دین کا غِلاف کیا ہے؟ فرمایا، ضَرورت سے زیادہ باتیں کرنے سے بچنا، لوگوں سے بے ضَرورت مَیل جُول نہ رکھنا اور ضَرورت سے **زیادہ نہ کھانا**۔ مزید فرمایا، اگر تم لوگوں کو معلوم ہوجائے کہ

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ہاں شاہِ خیرُ الْاَنام اور صَحابۂ کرام صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم وعلیہم الرضوان کے ساتھ اہلِ ایمان کی جنّت میں کیسی مہمانی ہوگی تو اس دنیا کی چند روزہ زندگی میں کبھی پیٹ بھر کر کھانا نہ کھاتے۔ (تذکرۃ الواعظین ص ۲۳۴)

عِبادت کی مٹھاس!

حُجّۃُ الْاسلام حضرتِ سیِّدُنا امام محمد غزالی علیہ رحمۃ الوالی فرماتے ہیں، پیٹ بھر کر کھانے سے عبادت کی حَلاوت مَفْقُود (یعنی مٹھاس غائب) ہو جاتی ہے۔ امیرُ المؤمنین سیِّدُنا صِدّیقِ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، جب سے مسلمان ہوا ہوں کبھی **پیٹ بھر کر** نہیں کھایا، تاکہ عبادت کی حَلاوت (مٹھاس) نصیب ہو اور جب سے میں مسلمان ہوا ہوں دیدارِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ کے جام پینے کے شوق میں کبھی **سَیر ہو کر نہیں پیا**۔

(مِنہاجُ العابِدین ص ۱۹۳)

بھوک کی اور پیاس کی مولیٰ عزوجل مجھے سوغات دے
یا الٰہی عزوجل! حَشْر میں دیدار کی خیرات دے

حضرتِ سیِّدُنا سُفیان ثَوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا ارشاد ہے، عبادت ایک فَن ہے جس کے سیکھنے کی جگہ خَلوَت (یعنی تنہائی) ہے اور اس کا اَوزار **بھوک** ہے۔

(اَیضاً)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

قیامت میں کون بھوکا ہوگا

حضرتِ سیِّدُنا ابو بُجَیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مَروی ہے، میٹھے میٹھے مصطفےٰ، سلطانِ انبیاء، سروَرِ ہر دَوسرا، حبیبِ کبریا، عَزَّوَجَلَّ وَصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کا فرمانِ عبرت نشان ہے، "بَہُت سے لوگ دنیا میں عمدہ خُوراک کھانے والے اور آسُودَہ زِندَگی گزارنے والے ہیں مگر قِیامت کے دن وہ بھوکے ننگے ہوں گے۔

(شُعَبُ الایمان ج ۲ ص ۱۷۰ رقم الحدیث ۱۴۶۱)

بُھوک کی نعمت بھی دے اور صَبْر کی توفیق دے
یا خدا عزوجل ہر حال میں تُو شُکْر کی توفیق دے

حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے رِوایت ہے، **اللہ** کے محبوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم نے ایک شَخْص کی ڈَکار سُنی تو فرمایا، اپنی ڈکار کم کر، اِس لئے کہ قِیامت کے دن سب سے زیادہ بھوکا وہ ہوگا جو دنیا میں زیادہ پیٹ بھرتا ہے۔

(ترمذی ج ٤ ص ٢١٧ رقم الحدیث ٢٤٨٦)

حضرتِ سیِّدُنا ابو طالِبُ الْمکّی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ جنہوں نے ڈَکار لی تھی وہ صَحابی (یعنی ابو جُحَیْفَہ) رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، **اللہ** کی قسم! جس دن سرکارِ کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم نے مجھ سے یہ بات ارشاد فرمائی، اُس

روز سے لے کر آج تک میں نے کبھی پیٹ بھر کر نہیں کھایا اور مجھے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ سے اُمّید ہے کہ آئندہ بھی میری (پیٹ بھر کر کھانے سے) حفاظت فرمائے گا۔

(قُوْتُ القُلُوب ج ۲ ص ۳۲۵)

مجھے بھوک کی دے سعادت الٰہی عزوجل
پئے غوث رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ دے استقامت الٰہی عزوجل

سبز کھال والے بُزُرگ!

حضرت سیِّدُنا ابوطالِب المکّی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پائے کے عالم، مُحدِّث و مُفکِّر بہت بڑے ولیُّ اللہ اور تصوُّف کے زبردست امام گزرے ہیں۔ حضرتِ سیِّدُنا امام محمد غزالی علیہ رحمۃ الوالی نے تصوُّف میں ان کی کتاب "**قُوتُ القُلُوب**" (قُو۔تُل۔ق۔لُوب) سے خوب اِستِفادہ فرمایا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے تقویٰ کا عالَم یہ تھا کہ ایک مدّت تک کھانا ہی چھوڑ دیا تھا فَقَط مُباح خودرُو گھاس (یعنی قدرتی طور پر اُگ جانے والی گھاس) کھا کر گزارہ فرماتے رہے، **صِرف سبز گھاس کھاتے تھے اِس لئے آپ کی کھال سبز ہو گئی تھی!**

جنازہ پر شکر و بادام لُٹائے گئے!

بوقت وفات کسی نے حضرتِ سیِّدُنا ابوطالِب المکّی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمتِ سراپا عظمت میں عرض کیا، حُضُور مجھے کچھ وصیّت فرمائیے، فرمایا، اگر میرا خاتمہ بِالخیر ہو جائے تو

میرے جنازہ پر بادام وشَکَر لُٹانا، عرض کیا، مجھے کیسے پتا چلے گا؟ فرمایا، میرے پاس بیٹھے رہو اور اپنا ہاتھ میرے ہاتھ میں دیدو۔ اگر میں نے تمہارا ہاتھ بقُوّت دبالیا تو سمجھ لینا میرا خاتمہ ایمان پر ہوا ہے۔ چُنانچہ ہاتھ میں ہاتھ دیدیا۔ جب وقتِ رخصت قریب آیا تو آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے اُس کا ہاتھ زور سے دبالیا اور روح قَفَسِ عُنصُری سے پرواز کرگئی۔ **جب جنازۂ مبارکہ اٹھایا گیا تو اُس پر شکر و بادام لُٹائے گئے** ۔آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کا یومِ عُرس ٦ جُمادَی الْاُخرٰی ٣٨٦ھ ہے۔ بغدادِ مُعلّٰی میں "مَقبرۂ مالکیہ" میں آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کا مزارِ فائضُ الْانوار زیارت گاہِ خواص وعوام ہے۔

عاشق کا جنازہ ہے ذرا دھوم سے نکلے
صلی اللہ تعالٰی علیہ والہ وسلم
محبوب کی گلیوں سے ذرا گھوم کے نکلے

دعوتِ اسلامی کے سنّتوں کی تربیّت کے مَدَنی قافلوں میں سفر اور روزانہ فکرِ مدینہ کے ذَرِیعے مَدَنی اِنعامات کا کارڈ پُر کر کے ہر مَدَنی ماہ کے دس دن کے اندر اندر اپنے یہاں کے ذمّہ دار کو جَمع کروانے کا معمول بنالیجئے۔ اِن شاءَ اللہ عَزّوَجَلَّ اِس کی بَرَکت سے پابندِ سنّت بننے، گناھوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کیلئے کُڑھنے کا ذِہن بنے گا۔

دُنیا کی کُنجی

حضرت سیِّدُنا ابو سُلیمان دارانی قُدِّسَ سِرُّہُ الرَّبَّانی فرماتے ہیں، دنیا کی کُنجی شِکم سیری اور آخِرت کی کُنجی بھوک ہے۔

(نُزهَةُ المجالس ج اول ص ۱۷۷)

قِیامت میں کون شِکم سیر ہوگا!

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! ہر وقت لذیذ اَشیاء نگلتے رہنے والوں اور ذرا **بھوک** لگی نہ لگی کہ جھٹ پٹ ڈٹ کر کھا ڈالنے والوں کیلئے لمحۂ فِکریہ ہے۔ خدا کی قسم! قِیامت کی بھوک برداشت نہ ہو سکے گی، قِیامت کی سَیری کیلئے بہترین عمل دنیا میں بھوکا رَہنا ہے چُنانچِہ سلطانِ کریم وجَواد، راحتِ ہر قلبِ ناشاد، حبیبِ ربُّ العِباد عَزَّوَجَلَّ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کا ارشادِ حقیقت بُنیاد ہے، جو دُنیا میں بھوک اپناتے ہیں وہ قِیامت کے روز سَیر ہوں گے۔ (اتحاف السادة المتقین ج ۹ ص ۱۷)

حضرتِ سیِّدُنا ابو ہُریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مَروی ہے، تاجدارِ رسالت، شفیعِ اُمّت، مالکِ کوثر و جنّت، سراپا رَحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کا فرمانِ ڈھارس نشان ہے، (بروزِ قیامت) حساب کی شدّت اُس بھوکے پر نہ ہوگی جس نے (دنیا میں) فاقہ اور بھوک پر صَبْر کیا ہوگا۔ (البُدُور السّافِرة ص ۲۱۲)

یا الٰہی! (عَزَّوَجَلَّ) جب زَبانیں باہَر آئیں پیاس سے
ساقیِ کوثر شہِ جُود و عطا کا ساتھ ہو

قیامت کی چلچلاتی دھوپ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غور تو فرمایئے! قِیامت کا مُعاملہ کس قَدَر سنگین ہے، دُنیا میں صِرف چند مِنَٹ (مِ۔نَٹ) کی لذّتِ نَفس کی خاطِر ڈٹ کر کھانے پینے والوں کیلئے کس قَدَر کڑی آزمائش ہے۔ آہ! آہ! آہ! ایک تو قِیامت کی چلچلاتی دھوپ، اُوپر سے زمین بھی تانبے کی، پھر پاؤں بھی ننگے، مزید بھوک اور پیاس کی شِدّت اَلْاَمان وَالْحَفِیظ۔ نَفس کی اطاعت میں ہلاکت ہی ہَلاکت ہے چُنانچِہ

نَفس نے جہنّم میں پہنچادیا!

حضرت سیِّدُنا ابوالحسن رازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے والِد کو فوت ہونے کے دو۲ سال کے بعد خواب میں قِیر (یعنی ڈامَر) کے لباس میں دیکھ کر پوچھا، یہ کیا! آپ کو جہنّمیوں کے لباس میں دیکھ رہا ہوں! والِد نے جواب دیا، پیارے بیٹے! میرا نَفس مجھے جہنّم میں لے گیا، تُم نَفس کے دھوکے سے بچ کر رہنا۔ (مُکاشَفۃُ القُلُوب ص ۲۰)

سَرورِ دیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم لیجے اپنے ناتُوانوں کی خبر
نَفس و شیطاں سیِّدا! کب تک دباتے جائیں گے

(حدائقِ بخشش شریف)

یا اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں نَفس کی شرارتوں سے بچا اور فَقَط تیری رِضا کیلئے "پیٹ کا قفلِ مدینہ" لگاتے ہوئے بھوک و پیاس برداشت کرنے کا جذبہ نصیب فرما۔ اور

ہمیں قِیامت کی شدید بھوک و پیاس اور ہر ہولناکی اور جہنّم کے عذاب سے اَمان دے۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم

یا الٰہی عَزَّوَجَلَّ! خوب ڈٹ کر کھانا پینا چھوڑ دوں

کر کرم کہ نفسِ اَمّارہ سے رِشتہ توڑ دوں

بھوک کے دس فوائد

(۱) دل کی صفائی (۲) رِقّتِ قلبی (۳) مَساکین کی بھوک کا اِحساس (٤) آخِرت کی بھوک و پیاس کی یاد (۵) گناہوں کی رَغبت میں کمی (٦) نیند میں کمی (۷) عبادت میں آسانی (۸) تھوڑی روزی میں کِفایت (۹) تندرُستی (۱۰) بچا ہوا خیرات کرنے کا جذبہ۔

(اِحیاءُ الْعُلوم ج ۳ ص ۹۱ تا ۹٦ سے مختصر کرکے)

حُجّۃُ الْاِسلام حضرتِ سیِّدُنا امام محمد غزالی علیہ رحمۃ الوالی فرماتے ہیں، بُزرگانِ دین رَحِمَھُمُ اللّٰہُ الْمُبِین فرماتے ہیں، اَلْجُوعُ رَاْسُ مَالِنَا یعنی بھوک ہمارا بہترین سرمایہ ہے۔ اِس سے مُراد یہ ہے کہ ہمیں جو وُسعت، سلامتی، عبادت، حلاوت اور علمِ نافِع حاصِل ہوتا ہے یہ اللہ تبارَکَ وَتعالٰی کے لئے بھوک اور اس پر صَبْر کرنے کے سبب حاصِل ہوتا ہے۔ (مِنہاجُ الْعابِدین ص ۱۰۸)

بھوک سرمایہ ہے میرا خدائے ذُوالجلال عَزَّوَجَلَّ

از طفیلِ مصطفےٰ صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم کر بھوک سے مجھ کو نِہال

بروزِ قیامت ضیافت

مشہور تابعی حضرتِ سیِّدُنا کعبُ الْاَحْبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، بروزِ قیامت مُنادی نِدا دے گا، اے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کیلئے بھوکے پیاسے رَہنے والو اُٹھو! یہ سن کر بھوک سہنے والے آکر دستر خوان پر بیٹھ جائیں گے جبکہ دوسرے لوگوں کا ابھی حساب کتاب جاری ہوگا۔ (نُزھۃ المجالس ج اول ص ۱۷۸)

گدا بھی مُنتَظِر ہے خُلد میں نیکوں کی دعوت کا
خُدا عَزَّوَجَلَّ دن خیر سے لائے سخی کے گھر ضِیافت کا (حدائقِ بخشش شریف)

جنّت و دوزخ کے دروازے

حُجّۃُ الاسلام حضرتِ سیِّدُنا امام محمد غزالی علیہ رحمۃ الوالی فرماتے ہیں، **پیٹ** اور **شرمگاہ** جہنّم کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہیں اور اس کی اَصل پیٹ بھر کر کھانا ہے۔ اور **عاجزی** وانکساری جنّت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے اور اس کی جَڑ (یعنی بنیاد) **بھوک** ہے۔ اپنے اُوپر جہنّم کا دروازہ بند کرنے والا یقیناً اپنے لئے جنّت کا دروازہ کھولتا ہے کیوں کہ ان دونوں مُعامَلات کے اندر ایک دوسرے میں مشرِق ومغرِب کی طرح فَرق ہے، لِھٰذا ان میں سے ایک دروازے کے قریب ہونا یقیناً دوسرے سے دُور ہونا ہے۔ (یعنی جو بھوک کے ذَرِیعے عاجِزی اپنا کر جنّت کے قریب ہوا وہ جہنّم سے دُور ہوا اور جو ڈٹ کر کھانے کے ذَرِیعے پیٹ اور شَرمگاہ کی آفتوں میں مبتَلا ہوا

وہ جہنّم سے قریب ہوکر جنّت سے دُور جاپڑا)۔ (اِحیاءُ الْعلوم ج ۳ ص ۹۲)

دور آفت ہو ڈٹ کے کھانے کی
کاش! صورت ہو، خُلد پانے کی

بدن کی اصلاح

امیرُ الْمُؤمِنِین حضرتِ سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، ''تم پیٹ بھر کر کھانے پینے سے بچو کیونکہ یہ جسم کو خراب کرتا، بیماریاں پیدا کرتا اور نَماز میں سُستی لاتا ہے اور تم پر کھانے پینے میں مِیانہ رَوی لازِم ہے کیونکہ اس سے جسم کی اِصلاح ہوتی اور فُضُول خرچی سے نَجات مِلتی ہے۔ (کَنْزُ الْعُمّال ج ۱۵ ص ۱۸۳ رقم الحدیث ۴۱۷۰۶)

شِکم سیری کی چھ آفتیں

حضرت سیِّدُنا ابو سُلیمان دارانی قُدِّسَ سِرُّہُ الرَّبّانی فرماتے ہیں، پیٹ بھر کر کھانے میں چھ آفتیں ہیں، (۱) مُناجاتِ خُداوندی عزوجل سے محرومی (۲) علم وحکمت کی حفاظت میں مشکِلات (۳) مخلوق پر شَفقت سے دُوری۔ کیوں کہ شِکم سیر سمجھتا ہے سبھی کا پیٹ بھرا ہوا ہے یوں مسکینوں اور بھوکوں کی ہمدردی کم ہو جاتی ہے۔ (٤) عبادت بوجھ محسوس ہونے لگتی ہے۔ (۵) خواہشات کا ہُجوم ہوتا ہے (٦) نَمازی مساجد کی طرف جارہے ہوتے ہیں اور زیادہ کھانے والے بیتُ الخَلا کے چکّر لگا رہے ہوتے ہیں۔

(اِحیاءُ الْعُلوم ج ۳ ص ۹۲)

خُشک روٹی اور نمک

حضرت سیِّدُنا محمد بن واسِع علیہ رَحْمۃُ اللہِ النَّافِع خشک روٹی نمک سے کھالیتے اور فرماتے، "جو دنیا میں اِتنی مقدار میں راضی ہو جاتا ہے وہ کسی کا مُحتاج نہیں رَہتا۔"

(مُکاشَفۃُ القُلُوب ص ۱۲۲)

کھانا عَقْل کو کھا جاتا ہے

ابنِ نجیح رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کہتے ہیں، امامِ اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھ سے فرمایا، جب دُنیا کا کوئی اَہم کام آجائے تو اسے پورا کرنے سے پہلے کھانا مت کھاؤ کیوں کہ **فَاِنَّ الْاَ کْلَ یُغَیِّرُ الْعَقْلَ** یعنی کھانا عَقْل کو کھا جاتا ہے۔ (مناقِبِ ابی حنیفہ لِلْکَرْدَری ص ۳۰۱)

دِل کی سختی کے اسباب

حضرت سیِّدُنا سُفیان ثَوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، دل کی سختی کے دو۲ اسباب ہیں، (۱) پیٹ بھر کر کھانا (۲) زِیادہ بولنا۔

یادہ گوئی کی، ڈٹ کے کھانے کی
دُور عادت ہو یا خدا یا ربّ عزّوجلّ!

سات لُقمے

امیرُ المومنین حضرتِ سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سات یا نَو لقموں سے زِیادہ کھانا نہیں کھاتے تھے۔

(اِحیاءُ العُلُوم ج ۳ ص ۹۷)

پیٹ بھرنے کی پریشانیاں

پیٹ بھر کر کھانے کی آفتیں بیان کرتے ہوئے حُجَّۃُ الاسلام حضرتِ سیِّدُنا امام محمد غزالی علیہ رحمۃُ الوالی فرماتے ہیں، (پیٹ بھر کر کھانے والے کی آنکھوں میں) اکثر اوقات نیند بھری رہتی ہے پھر اس حالت میں اگر تَہَجُّد پڑھے بھی تو عبادت کی حَلاوت (یعنی مٹھاس) نہیں پاتا ۔ پھر مُجَرَّد شخص جب پیٹ بھر کو سوتا ہے تو اُسے اِحتِلام ہو جاتا ہے اب اگر ٹھنڈے پانی سے غُسل کرے تو یہ بھی تکلیف دِہ اَمر ہے اگر وِتر کو تَہَجُّد تک مُؤَخَّر کر رکھا ہو تو تَہَجُّد تو گئی، وِتر پڑھنے سے بھی محروم ہو جاتا ہے یہ سب پیٹ بھرنے کا وبال ہے۔ (إحياءُ العُلوم ج ٣ ص ٩٤)

اِحتِلام کا ایک سبب

حضرتِ سیِّدُنا ابوسُلَیمان دارانی قُدِّسَ سِرُّہُ الرَّبَّانی فرماتے ہیں ، اِحتِلام ایک عُقُوبَت (مصیبت) ہے۔'' اور آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے یہ اِس وجہ سے اِرشاد فرمایا کہ بے مَوقَع غُسل کی مُشکِلات کی وجہ سے اس طرح بَہُت سی عبادات چھوٹ جاتی ہیں۔ پس نیند مَنبعِ آفات، پیٹ بھرنا اِس کا سبب اور بُھوکا رہنا ان (آفات) کو قَطع کرنا (یعنی کاٹنا) ہے۔ (اَیضاً)

شیطان خُون میں گردِش کرتا ہے

سرکارِ والا تَبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شُمار، دو عالَم کے مالک و مختار، حبیبِ پروردگار صَلَّی اللہُ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالی شان ہے: ''بے شک شیطان

اِنسان (کے بدن) میں خون کی طرح گردِش کرتا ہے۔'' (بُخاری ج۱ ص۶۶۹ حدیث۲۰۳۸)

صوفیائے کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السّلام فرماتے ہیں: پس اس کے راستوں کو بھوک کے ذریعے تنگ کرو۔ (کشف الخفاء ج۱ ص۱۹۸)

دو نہریں

سَلَف صالحین رَحِمَہُمُ اللہُ الْمُبین فرماتے ہیں، ''**شکم سیری** نفس میں ایک نَہَر ہے جدھر شیطان پہنچ جاتا ہے اور **بھوک** رُوح میں ایک نَہَر ہے جو فرشتوں کی گُزرگاہ ہے۔''

(سبع سَنابِل مترجَم ص ۲۴۱)

ہمیں بارِ خدایا عَزَّوَجَلَّ پیٹ کا قفلِ مدینہ دے
وسیلہ مصطفٰے صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم کا پیٹ کا قفلِ مدینہ دے

چالیس دن کا فاقہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بُزُرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللّٰہُ المُبِین **بھوک** اور **پیاس** کے ذَرِیعے شیطان کا راستہ تنگ کیا کرتے تھے۔ حضرتِ سیِّدُنا سَہْل بن عبدُ اللہ تُستَری رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ چالیس دن بھوکے رہتے پھر کچھ کھاتے۔ (اِحیاءُ العُلوم ج ۳ ص ۹۸) انہیں سال بھر کے کھانے کیلئے صرف ایک دِرہم کافی ہو جاتا!

(الرِّسالۃُ القُشیرِیّۃ ص ۴۰۱)

چھ مَدَنی پُھول

حضرتِ سیِّدُنا سَہل بن عبدُ اللہ تُستَری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے چھ فرامین مُلاحظہ ہوں، (۱) بروزِ قیامت کوئی عمل ضَرورت سے زیادہ کھانے کو ترک کرنے سے افضل نہ ہوگا کیوں کہ یہ سُنّتِ نَبَوی ہے (۲) سمجھدار لوگ دین و دنیا میں **بھوک** کو بَہُت زیادہ نَفع بَخش قرار دیتے ہیں (۳) آخِرت کے طلبگاروں کیلئے کھانے سے زیادہ کسی چیز کو میں نقصان دہ نہیں سمجھتا (٤) علم وحکمت کو **بھوک** میں اور گناہ وجَہالت کو **شِکم سَیری** میں رکھا گیا ہے (۵) جو اپنے نَفس کو بھوکا رکھتا ہے اُس سے وَسوَسے خَتم ہو جاتے ہیں (٦) بندہ جب بھوکا، بیمار اور امتحان میں مبتَلا ہوتا ہے اُس وَقت **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی رَحمت اُس کی طرف مُتوجِّہ ہوتی ہے مگر جسے اللہ عَزَّوَجَلَّ چاہے۔

(اِحیاءُ العلوم ج ۳ ص ۹۱)

یا الٰہی عزّوجل بھوک کی دولت سے مالا مال کر
دو جہاں میں اپنی رحمت سے مجھے خوشحال کر

دعوتِ اسلامی کے سنّتوں کی تربیّت کے مَدَنی قافلوں میں سفر اور روزانہ فکرِ مدینہ کے ذَرِیعے مَدَنی اِنعامات کا کارڈ پُر کر کے ہر مَدَنی ماہ کے دس دن کے اندر اندر اپنے یہاں کے ذِمّہ دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے۔ اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اِس کی بَرَکت سے پابندِ سنّت بننے ، گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کیلئے کُڑھنے کا ذِہن بنے گا ۔

پیٹو ذلیل ہے

قُوتُ الْقُلُوب میں ہے، ''بھوک بادشاہ اور شکم سیری غلام ہے، بُھوکا عزّت والا اور (زیادہ) پیٹ بھرا ذلیل ہے۔'' اور یہ بھی کہا گیا، ''بھوک سب کی سب عزّت ہے جبکہ پیٹ بھرنا سَراسر ذِلّت ہے۔'' اور بعض اَسلاف رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تعالٰی سے مَنقول ہے، فرمایا، ''بھوک آخِرت کی کُنجی اور زُہد (یعنی دُنیا سے بے رغبتی) کا دروازہ ہے جبکہ پیٹ بھرنا دُنیا کی کُنجی اور (دُنیا کی طرف) رَغبت کا دروازہ ہے۔'' (قُوتُ القُلوب ج ۲ ص ۳۳۲)

بھوکا رہنے کی تاکید کیوں!

حضرت سیِّدُنا بایزید علیہ رحمۃ المجید کی خدمت میں عرض کیا گیا، آپ بھوکا رہنے پر اتنا زور کیوں دیتے ہیں؟ فرمایا، اگر **فِرعون** بھوکا ہوتا تو کبھی خُدائی کا دعویٰ نہ کرتا اور اگر **قارون** بھوکا ہوتا تو کبھی بغاوت نہ کرتا۔ (مطلب کہ ان لوگوں پر مال کی فِراوانی ہوئی تو سَرکش ہوگئے) (کَشفُ المَحجُوب مترجم ص ٦٤٧)

اللہ کی خُفیہ تدبیر سے بے خوف ہونا گناہِ کبیرہ ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقِعی صِحّت کی نعمت اور دولت کی کثرت اکثر مُبتلائے مَعصِیَت کردیتی ہے۔ لہٰذا جو خوب جاندار یا مالدار یا صاحبِ اقتِدار ہو اُس کو خدائے عَلیم وخبیر عَزَّوَجَلَّ کی **خُفیہ تدبیر** سے بہُت زیادہ ڈرنے کی ضَرورت ہے جیسا کہ حضرتِ سیِّدُنا حَسَن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں

''جس شخص پر اللہ عَزَّوَجَلَّ دنیا میں (روزی میں خوب کثرت، فرمانبردار اولاد کی نعمت، مال و دولت، اچھی صحت، منصب وَجاہت عہدۂ وَزارت یا صَدارت یا حُکُومت وغیرہ کے ذَرِیعے) فَراخی کرے مگر اُسے یہ اَندیشہ نہ ہو کہ کہیں یہ (آسائشیں) اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خُفیہ تدبیر تو نہیں ایسا شخص اللہ عَزَّوَجَلَّ کی **خُفیہ تدبیر** سے غافِل ہے۔''

(تنبیہ المغترین ص ٥٤)

حضرتِ سیِّدُنا امام محمد بن احمد ذَہبی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے اپنی تصنیف ''کتابُ الکبائر'' میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خفیہ تدبیر سے نہ ڈرنے کو کبیرہ گناھوں کی فِہرِس میں شامل کیا ہے۔ لِہٰذا سرمایہ داروں وغیرہ کے ساتھ ساتھ ناداروں، بیماروں اور مُصیبت کے ماروں کو بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی **خُفیہ تدبیر** سے ڈرنا لازِمی ہے کہ ہوسکتا ہے ان آفتوں کے ذَرِیعے آزمائش میں ڈالا گیا ہو اور ناجائز گِلہ شکوہ، غیر شَرْعی بے صَبری اور غُربَت و مصیبت کو حرام ذَرائع کے ذَرِیعے خَتم کرنے کی کوششیں آخِرت کی تباہی کا سبب بن جائیں۔ راحتوں میں زندگی بسر کرنے والوں کو بھی ربِّ عزیز وقدیر عَزَّوَجَلَّ کی **خُفیہ تدبیر** سے ڈرنا واجِب ہے کہ کہیں ایسا نہ ہو ملی ہوئی دُنیوی نعمتوں کے ذَرِیعے تکبُّر، سَرکَشی اور طرح طرح کے گناھوں کا سلسلہ بڑھتا رہے اور گسا گسایا سُڈول بدن اور مال و دھن جہنَّم کا ایندھن بننے کا سبب بن جائے۔ اِس ضِمن میں حدیثِ نَبَوی اور فرمانِ خُداوندی سنئے

اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی **خُفیہ تدبیر** سے تھرّایئے:۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے ڈھیل!

حضرتِ سیِّدُنا عُقبہ بن عامِر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، نبیِّ اکرم، نورِ مُجَسَّم، رسولِ مُحتَشَم، شاہِ بنی آدم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے، جب تم کسی بندے کو دیکھو کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اُس کو عطا فرماتا ہے اور وہ اپنے گناہ پر قائم ہے تو یہ اُس کی طرف سے **ڈھیل** ہے۔ پھر یہ آیتِ کریمہ تلاوت فرمائی۔

فَلَمَّا نَسُوۡا مَا ذُكِّرُوۡا بِهٖ فَتَحۡنَا عَلَيۡهِمۡ اَبۡوَابَ كُلِّ شَىۡءٍ ؕ حَتّٰۤى اِذَا فَرِحُوۡا بِمَاۤ اُوۡتُوۡۤا اَخَذۡنٰهُمۡ بَغۡتَةً فَاِذَا هُمۡ مُّبۡلِسُوۡنَ ﴿۴۴﴾

(پ ۷ الانعام آیت ۴۴)

ترجَمۂ کنزالایمان: پھر جب انہوں نے بُھلا دیا جو نصیحتیں ان کو کی گئی تھیں ہم نے ان پر ہر چیز کے دروازے کھول دیئے یہاں تک کہ جب خوش ہوئے اس پر جو انہیں ملا تو ہم نے اچانک انہیں پکڑ لیا اب وہ آس ٹوٹے رہ گئے۔

(مُسنَدِ امام احمد ج ۶ ص ۱۲۲ رقم الحدیث ۱۷۳۱۳)

گناہوں کو اچھا سمجھنا کُفر ہے

مُفَسّرِ شہیر مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان اِس آیتِ کریمہ کے تحت فرماتے ہیں، ''معلوم ہوا کہ تمام عذابوں میں سخت تر عذاب دل کی سختی ہے کہ جس کے

سبب تعلیمِ نبی اثر نہ کرے۔ اِس آیتِ کریمہ سے معلوم ہوا کہ گناہ ومَعاصی کے باوُجود دُنیاوی راحتیں ملنا اللہ عَزَّوَجَلَّ کا غَضَب اور عذاب ہے کہ اس سے انسان اور زیادہ غافِل ہو کر گناہ پر دِلیر (دِ۔لی۔ر) ہو جاتا ہے۔ بلکہ کبھی خیال کرتا ہے کہ گناہ اچھّی چیز ہے ورنہ مجھے یہ نعمتیں نہ ملتیں یہ کُفر ہے۔ (یعنی گناہ کو گناہ تسلیم کرنا فرض ہے اِس کو جان بوجھ کر اچھا کہنا یا اچھا سمجھنا کُفر ہے۔) یہ بھی معلوم ہوا کہ نِکوکار (یعنی نیک بندوں) پر تکالیف آنا رَحمتِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ کا ذَریعہ ہے کہ اس سے اس صالح (یعنی نیک بندے) کے دَرَجات بُلند ہوتے ہیں۔" (نورُ العرفان ص ۲۱۰)

دُعائے مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم اکثر یہ دُعاء مانگا کرتے تھے،

یَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِیْ عَلٰی دِیْنِكَ -

یعنی اے دلوں کے پھیرنے والے میرے دل کو اپنے دین پر قائم رکھ۔

(مُسندِ امام احمد ج ٤ ص ٥١٥ رقم الحدیث ١٣٦٩٧)

یا خدا عَزَّوَجَلَّ تو مرا ایمان سلامت رکھنا
از پئے غوث و رضا رَحِمَہُمَا اللہُ تعالٰی سایۂ رَحمت رکھنا

چالیس ہزار میں سے چار

حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن مبارَک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، ایک حکیم (یعنی دانا) نے

چالیس ہزار باتوں میں سے ان چار باتوں کا انتخاب کیا: (۱) ہر عورت پر ہر معاملہ میں اعتماد مت رکھو۔ (۲) کبھی اپنی دولت پر بھروسہ مت کرو (۳) اپنے مِعدہ پر اُس کی طاقت سے زیادہ بوجھ مت ڈالو (یعنی خوب ڈٹ کر مت کھایا کرو) (۴) ایسے عِلم (یعنی معلومات اور خبروں وغیرہ) کے پیچھے مت لگو جس سے تم نَفع نہ اٹھا سکو۔

(اَلْمُنَبِّهات لِلعَسقَلانی ص ۴۷)

سات آنتیں

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حبیب، حبیبِ لبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ عبرت نشان ہے، **مومن** ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافِر یا **مُنافِق** سات آنتوں میں کھاتا ہے۔

(صَحیح بخاری ج ۶ ص ۲۴۶ رقم الحدیث ۵۳۹۴)

سات آنت کا مطلب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِس حدیثِ پاک سے یہ مُراد نہیں کہ مسلمان کی ایک اور کافِر کی سات آنت ہوں، ہر شخص کی سات ہی آنت ہوتی ہیں۔ یہاں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ بہُت زیادہ کھانا یہ کافِر کا مَشغلہ ہے۔ حُجَّۃُ الاسلام امام محمد غزالی علیہ رحمۃُ الوالی اِس حدیثِ مبارَک کی شَرح بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں، یعنی **مومن** کے مقابلہ میں **مُنافِق** سات گُنا زیادہ کھاتا ہے یا مُنافق کی شَہوت مومن کی خواہش سے سات گُنا زائد ہوتی ہے، آنت کا ذِکر خواہش سے

کِنایہ ہے کیوں کہ خواہش کھانے کو اس طرح قبول کرتی ہے جس طرح آنت۔ یہ مطلب نہیں کہ منافق کی آنتیں مومن کی آنتوں سے زیادہ ہوتی ہیں۔

(اِحْیاءُ الْعُلُوم ج ۳ ص ۸۹)

مومِن اور مُنافِق کی خوراک میں فرق

حضرتِ سیّدُنا حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، ''مومن ایک ننھی سی بکری کی طرح ہے جس کو مُٹھی بھر خشک کھجور ایک مُٹھی جو اور ایک گھونٹ پانی کافی ہے اور مُنافق ایک دَرندے کی طرح ہڑپ ہڑپ کھاتا اور نِگلتا ہے۔ اس کا پیٹ اپنے پڑوسی کی خاطر نہیں سکڑتا اور وہ اپنے بھائی پر اپنی کسی چیز کا ایثار نہیں کرتا۔''

(قُوْتُ الْقُلُوب ج ۲ ص ۳۲۴)

اعلیٰحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی غذا

میرے آقائے نعمت، سرکارِ اعلیٰحضرت، امامِ اہلسنّت مولٰینا شاہ احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن بہُت کم غذا استعمال فرمایا کرتے چُنانچہ حضرتِ سیّد ایّوب علی شاہ صاحِب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، ''اعلیٰحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی غذا زِیادہ سے زِیادہ **ایک پیالی بکری کا شوربہ** بغیر مِرچ کا اور **ایک یا ڈیڑھ عَدَد سُوجی کا بسکٹ** اور وہ بھی روزانہ نہیں، بسا اوقات ناغہ بھی ہو جاتا۔

(حیاتِ اعلیٰحضرت ج ۱ ص ۲۷)

کر عطا احمد رضائے احمدِ مرسَل ہمیں

میرے مولیٰ حضرتِ احمد رضا کے واسطے

سات مدنی پھول

حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن عبّاس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں، **عَقْلْمَنْد** (عَق۔ لْ۔مَنْد) کو چاہئے کہ سات باتوں کو سات باتوں پر فوقیت دے: (۱) غُربت کو مالداری پر (۲) ذِلّت کو عزّت پر (۳) عاجِزی کو خود پسندی پر (۴) **بھوک** کو شکم سیری پر (۵) غم کو خوشی پر (۶) خستہ حال نکوکاروں کو بُلند پایہ دُنیاداروں پر اور (۷) موت کو زندگی پر۔ (اَلْمُنَبِّھات لِلْعَسْقَلانی ص ۸۰)

بارہ دِن میں ایک بار وُضو

حضرت سیِّدُنا عبدُ الْوَھّاب شَعرانی قُدِّسَ سِرُّہُ الرَّبّانی فرماتے ہیں، "میں نے کافی اہلُ اللہ رَحِمَھُمُ اللّٰہُ تعالیٰ کو بھوک میں ثابِت قدم دیکھا یہاں تک کہ ان میں بعض تو ہفتہ بھر میں صِرف ایک بار رَفعِ حاجت کیلئے جاتے کیوں کہ وہ بار بار بیتُ الخَلا میں جا کر بَرَہْنَہ (بَ۔رَہ۔نَہ) ہونے میں اللہ تبارَکَ وَ تعالیٰ سے شَرماتے تھے۔ سیِّدی شیخ تاجُ الدّین ذاکر علیہ رحمۃُ القادر تو اِس معاملے میں یہاں تک پہنچ گئے تھے کہ ان کو بارہ[12] دن میں صِرف ایک بار وُضو کی حاجت پیش آتی۔" (تَنْبِیْہُ الْمُغْتَرِّیْن ص ۳۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

مَدَنی قافلہ کا ایک مسافر!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! پیٹ کا قفلِ مدینہ لگاتے ہوئے کم کھانے سے پیاس بھی کم لگتی ہے اور پانی کم پینے سے نیند بھی کم آتی ہے یعنی کم نیند سے گزارہ ہو جاتا اور آدمی تازہ دم ہو جاتا ہے۔ **دعوتِ اسلامی** کے اَوائل میں ایک بار ہمارا **مَدَنی قافِلہ** (بابُ المدینہ کراچی) سے پنجاب کے سفر پر تھا۔ قافلے میں شامل ایک سفید رِیش بُزُرگ نے دورانِ سفر مجھے (یعنی راقِمُ الحُرُوف کو) بتایا کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دو دن ہو چکے ہیں میرا وُضو ابھی تک سلامت ہے۔ اور اپنے مرحوم پیرو مرشد کے بارے میں بتایا کہ ان کا **پندرہ دن تک وُضو** باقی رہتا تھا! یہ سب **پیٹ کا قفلِ مدینہ** لگانے یعنی کم کھانے کی بَرَکتیں ہیں کہ اِس سے نیند اور رَفعِ حاجت کی ضَرورت میں کمی آجاتی ہے اور یوں عبادت و دین کے مَدَنی کام کرنے کے لئے خوب وَقت مل جاتا ہے۔

میں کم بولوں کم سوؤں کم کھاؤں یاربّ! عَزَّوَجَلَّ

تری بندگی کا مزا پاؤں یاربّ! عَزَّوَجَلَّ

تین دن کا فاقہ

حضرتِ سیِّدُنا اَنَس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے، خاتونِ جنّت، سیِّدۃُ النِّساء، فاطِمۃُ الزَّہراء رضی اللہ تعالٰی عنہا روٹی کا ایک ٹکڑا لے کر ایک بار سرکارِ نامدار کے دربارِ دُربار میں حاضِر ہوئیں،

مدینے کے تاجدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے پوچھا، یہ ٹکڑا کیسا ہے؟ عرض کیا، میں نے روٹی پکائی تھی تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کے بغیر کھانا پسند نہ کیا اِس لئے یہ ٹکڑا حاضِر کیا ہے۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا، **تین دن کے بعد یہ پہلا کھانا ہے جو تمہارے والِد کے (مبارک) مُنہ میں داخِل ہوا ہے۔**

(اَلْمُعْجَمُ الْکَبِیر لِلطَّبَرانی ج ۱ ص ۲۵۹ رقم الحدیث ۷۵۰)

دونوں جہاں کے داتا ہوکر، کون و مکاں کے آقا ہوکر
فاقہ سے ہیں سرکارِ دو عالم صَلَّی اللہ علیہ وسلّم

اَللّٰہُ اکبر! دونوں جہاں کے خزانے جن کے ہاتھوں میں ہیں اُن کی دنیا سے اِس قدر بے رغبتی! یہ محبوبِ ربِّ باری عَزَّوَجَلَّ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی اِختیاری بھوک شریف تھی ورنہ دوسروں کو جھولیاں بھر بھر کر نوازتے تھے چُنانچِہ

دُودھ کا ایک پیالہ اور ستّر (۷۰) صحابہ

حضرت سیِّدُنا ابوہُریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، اُس خدا عَزَّوَجَلَّ کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں، میں بھوک کی وجہ سے اپنا پیٹ زمین پر رکھتا اور بھوک کے سبب پیٹ پر پتّھر باندھا کرتا تھا ایک دن میں اس راستے پر بیٹھ گیا جس سے لوگ باہر جاتے تھے۔ جانِ دو عالم صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم میرے پاس سے گزرے تو

مجھے دیکھ کر مُسکرائے اور میرا چہرہ دیکھ کر میری حالت سمجھ گئے۔ فرمایا، اے ابوہُریرہ! میں نے عرض کی، لَبَّیْکَ یا رسولَ اللہ (عزَّوَجلَّ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) فرمایا، میرے ساتھ آجاؤ۔ میں پیچھے پیچھے چل دیا، جب شہنشاہِ بَحر و بَر، مدینے کے تاجور، ساقیٔ حوضِ کوثر حبیبِ داوَر عزَّوَجلَّ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم اپنے مبارک گھر پر جلوہ گر ہوئے تو اجازت لیکر میں بھی اندر داخل ہوگیا۔ سروَرِ کائنات، شاہِ موجُودات صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم نے ایک پیالے میں دودھ دیکھا تو فرمایا، ''یہ دودھ کہاں سے آیا ہے؟ اَہلِ خانہ نے عرض کی، فُلاں صَحابی یا صَحابیہ نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کے لئے ہدِیّۃً بھیجا ہے۔ فرمایا، ابوہُریرہ! میں نے عرض کی، لَبَّیْکَ یا رسولَ اللہ (عزَّوَجلَّ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) فرمایا، جاکر اَہلِ صُفّہ کو بُلا لاؤ۔'' **حضرتِ سیِّدُنا** ابوہُریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، کہ اَہلِ صُفّہ علیہم الرضوان اسلام کے مہمان ہیں، نہ اُن کو گھر بار سے رغبت ہے نہ مال و دولت سے اور نہ وہ کسی شخص کا سہارا لیتے ہیں۔ جب محبوبِ ربِّ ذُوالجلال عزَّوَجلَّ وَصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کے پاس صَدَقہ کا مال آتا تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم وہ مال ان (اَصحابِ صُفّہ علیہم الرضوان) کی طرف بھیج دیتے اور خود اس میں سے کچھ نہیں لیتے تھے۔ اور جب آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کے پاس کوئی ہدِیّہ آتا تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم ان کے پاس بھیجتے اس میں سے خود بھی استعمال کرتے اور ان کو بھی شریک فرماتے۔ مجھے یہ بات گراں سی گزری اور دل میں خیال آیا، اَہلِ

صُفّہ علیھم الرضوان کا اِس دُودھ سے کیا بنے گا، میں اس کا زِیادہ مُستحق تھا کہ اس دودھ سے چند گھونٹ پیتا اور کچھ قوّت حاصل کرتا۔ جب اَصحابِ صُفّہ علیھم الرضوان آجائیں گے تو سرکارِ نامدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم مجھے ہی ارشاد فرمائیں گے، کہ ان کو دودھ پیش کرو۔ اِس صورت میں بَہُت مشکِل ہے کہ دودھ کے چند گُھونٹ مجھے میسّر ہوں۔ لیکن **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم کی اطاعت کے بِغیر چارہ نہ تھا۔ میں اَصحابِ صُفّہ علیھم الرضوان کے پاس گیا اور اُن کو بُلایا۔ وہ آئے، انھوں نے شَہَنشاہِ عَرَب، محبوبِ ربّ عَزَّوَجَلَّ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم سے اجازت طلب کی۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم نے اجازت عطا فرمائی اور وہ گھر میں حاضِر ہو کر بیٹھ گئے۔ میٹھے میٹھے آقا مدینے والے مصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم نے فرمایا، ''ابو ہُریرہ!'' میں نے عرض کی، **لَبَّیْكَ یا رسولَ اللّٰہ** (عَزَّوَجَلَّ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم) فرمایا، پیالہ پکڑو اور ان کو دُودھ پلاؤ۔'' حضرتِ سیِّدُنا ابو ہُریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، میں نے پیالہ پکڑا۔ میں وہ پیالہ ایک شخص کو دیتا وہ سَیر ہو کر دُودھ پیتا اور پھر پیالہ مجھے لوٹا دیتا۔ حتّٰی کہ میں پلاتا پلاتا آقائے مدینہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم تک پہنچا۔ اور تمام لوگ سَیر ہو چکے تھے۔ سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم نے پیالہ لے کر اپنے **دستِ اقدس** پر رکھا۔ پھر میری طرف دیکھ کر تبسُّم فرمایا، اور فرمایا، ''**ابو ھُریرہ**! میں نے عرض کی، **لَبَّیْكَ یا رسولَ اللّٰہ** (عزّوَجلّ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم) فرمایا، اب میں اور تم

باقی رَہ گئے ہیں۔'' عرض کی، **یا رسولَ اللہ** عَزَّوَجَلَّ وصلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم! آپ صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم نے سچ فرمایا۔ فرمایا، ''بیٹھو اور پیو۔'' میں بیٹھ گیا اور دودھ پینے لگا۔ آپ صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم نے فرمایا، ''پیو!'' میں نے پیا۔ آپ صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم مسلسل فرماتے رہے، ''پیو!'' حتّٰی کہ میں نے عرض کی نہیں، قسم اُس ذات کی جس نے آپ صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم کو حق کے ساتھ مَبعوث فرمایا، اب مَزید گنجائش نہیں۔ فرمایا، ''مجھے دِکھاؤ۔'' میں نے پِیالہ پیش کر دیا۔ آپ صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم نے اللہ تعالٰی کی حمد بیان کی، **بسم اللہ** پڑھی اور باقی دودھ نوش فرمالیا۔

(صحیح بخاری ج ۷ ص ۲۳۰ رقم الحدیث ۶۴۵۲)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عزّوجلّ یہ سرکارِ مکّۂ مکرّمہ، تاجدارِ مدینۂ منوّرہ صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم کا عظیم مُعجِزہ ہے کہ تمام یعنی ستّر ۷۰ اَہلِ صُفّہ علیہم الرضوان مل کر بھی دُودھ کا ایک پیالہ پورا نہ پی سکے۔ میرے آقا اعلیٰحضرت رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ اِسی ایمان افروز واقِعہ کی جانب اِشارہ کرتے ہوئے عرض گزار ہیں ؎

کیوں جنابِ بُو ہُریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ! تھا وہ کیسا جامِ شِیر
جس سے ستّر صاحِبوں علیہم الرضوان کا دُودھ سے مُنہ پھر گیا

لوگوں سے بے نیازی!

حضرت سیِّدُنا ابو یَحیٰی مالِک بن دینار علیہ رَحمۃُ الغفّار فرماتے ہیں، میں نے حضرتِ سیِّدُنا ابو

عبدُ اللہ محمد بن واسع علیہِ رَحمَۃُ النّافِع سے کہا، اے ابوعبدُ اللہ! خوش نصیب ہے وہ شخص جس کے پاس تھوڑا سا غلّہ ہو اور وہ اُس کو کِفایت کرے اور یوں وہ لوگوں سے بے نیاز رہے۔ یہ سُن کر اُنہوں نے مجھ سے فرمایا، اے ابو یحیٰی! اُس شخص کیلئے خوش خبری ہے جو صبح وشام **بھوکا** ہو اور **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اُس سے راضی ہو۔

(اِحیاءُ العُلوم ج ۳ ص ۹۰)

نصیحت بے اثر

منقول ہے، "شکم سَیر کی نصیحت بے اثر ہوتی ہے اور جب اُس کو نصیحت کی جاتی ہے تو اُس کا ذِہن قبول نہیں کرتا۔"

(نُزہۃ المجالس ج اول ص ۱۷۸)

موت کے وقت بدبو

امیرُ المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا، اپنے آپ کو پیٹ بھر کر کھانے سے بچاؤ کہ یہ زندگی میں **بوجھ** اور موت کے وقت **بد بُو** ہے۔

(اِحیاءُ العُلوم ج ۳ ص ۹۰)

کھانا زیادہ تو کمانا بھی زیادہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سچ فرمایا سیِّدُنا فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ نے، واقِعی **پیٹ کا قفلِ مدینہ** نہ لگانا اور خوب شکم سیر ہو کر کھانا زندگی میں بوجھ بنا رہتا ہے کہ زِیادہ کھانا ہو تو اس کے لئے زِیادہ کمانا پڑتا ہے، خوب محنت

سے پکانا پڑتا ہے، پھر پیٹ میں دیر تک اُس کا بوجھ اُٹھانا پڑتا ہے، زیادہ کھانا نظامِ اِنہضام کو مُتاثِر کرتا ہے، لِھٰذا قبض، گیس اور نہ جانے پیٹ کی کتنی تکلیفیں اُٹھانی پڑتی ہیں۔ اَلغَرَض زیادہ کھانے میں خریداری پر بھی خرچ زِیادہ، لمحہ بھر زَبان کے ذائقے کے بعد حلق سے نیچے اُترتے ہی لذّت کا خاتمہ اور دیر تک پیٹ میں "گڑ بڑ" کا بوجھ، مزید بوجھ بڑھنے پر ڈاکٹروں اور دواؤں وغیرہ کے اَخراجات کا بوجھ۔ تو یوں سب بوجھ بوجھ اور بوجھ ہی ہے۔ کاش! چند لمحات کی لذّات کی خاطِر تاحیات بوجھ اور موت کے اَوقات کی بدبو جیسے خَطرات سے بچنے کا ذِہن بنانے میں ہم کامیاب ہوجاتے!

عِبادت کی لذّت سے محرومی

منقول ہے، اگر تُو پیٹ بھر کر کھانے کا عادی ہے تو لذّتِ عبادت کی اُمّید نہ رکھ، اور عبادت کے بغیر دِل میں نور کیسے پیدا ہو سکتا ہے؟ اور اگر عبادت ہی بے لذّت ہو تو ایسی عبادت سے دل میں نور کس طرح آ سکتا ہے؟

(مِنہاجُ العابدین ص ۱۰۷)

بھوک سے بے ہوشی

حضرت سیِّدُنا ابو ہُریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں، میں نے (بھوک کے سبب) اپنی یہ حالت بھی دیکھی کہ مدینے کے تاجور، محبوبِ ربِّ اکبر عَزَّوَجَلَّ وصلی اللہ تعالٰی

علیہ واٰلہٖ وسلّم کے مِنْبرِ مُنوّر اور اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائِشہ صِدّیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حُجرۂ مُطَہَّرہ کے درمیان بے ہوش ہو کر گر پڑتا۔ کوئی آدمی آتا اور میری گردن پر پاؤں رکھ دیتا۔ وہ سمجھتا کہ مجھ پر جُنون کی کیفیت طاری ہے حالانکہ مجھے جُنون وغیرہ کچھ نہ ہوتا یہ حالت بھوک کی وجہ سے ہوتی تھی۔"

(صحیح بخاری ج ۸ ص ۱۹۳ رقم الحدیث ۷۳۲۴)

بخش دے میری ہر خطا یا ربّ! عزوجل

فاقہ مستوں کا واسِطہ یا ربّ! عزوجل

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرتِ سیِّدُنا ابوہُریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عِلمی ذوق تھا کہ سب کچھ چھوڑ کر سرورِ کونین، رَحمتِ دارَین، راحتِ قلبِ بے چین، نانائے حَسَنَین صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم ورضی اللہ تعالیٰ عنہما کے قدمَینِ شریفَین میں پڑے رہتے تھے۔ فاقوں پر فاقے سہتے اور عِلم حاصِل کرتے تھے اور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی کو یہ اعزاز حاصِل ہے کہ سب سے زیادہ احادیثِ مبارَکہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مَروی ہیں۔ خوب شِکَم سیری، خواہِشِ ناموری، حِرص و طَمَع اور حُبِّ جاہ کی نُحُوستوں کی آلودگیوں کے ساتھ تعلیم و تعلُّم میں رُوحانیّت کے مُتلاشیوں کو منزِل ملنا ایک امرِ دُشوار ہے۔ تحصیلِ علمِ دین میں سراپا اخلاص بن جائیے اور **اللہ** عزَّوَجَلَّ کی خوب رَحمتیں لوٹئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی

تحریک **دعوتِ اسلامی** کے سُنّتوں کی تربیّت کے مَدَنی قافِلوں کے ذَرِیعے بھی عِلم حاصِل ہوتا اور بے شمار بَرَکتیں نصیب ہوتی ہیں، دعوتِ اسلامی کے **مَدَنی قافِلے کی بہار** ملاحَظہ فرمایئے۔

نامعلوم دَرد!

پاکستان کے صوبہ پنجاب کے ایک اسلامی بھائی کا بیان ہے، میں دعوتِ اسلامی کے عالَمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ (بابُ المدینہ کراچی) میں "تربیتی کورس" کیلئے آیا ہوا تھا، اس دوران ایک دن جُمعرات کو صبح تقریباً چار بجے پیٹ کی بائیں جانب اچانک **درد اُٹھا**، درد اس قَدَر شدید تھا کہ **سات اِنجکشن** لگے تب آرام آیا، حسبِ معمول جُمعرات کو ہونے والے سُنّتوں بھرے اجتماع کیلئے (مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ) میں شام کو حاضِر ہوا۔ رات دس بجے پھر **دَرْد** شروع ہوا مگر اجتماع میں مانگی جانے والی اجتماعی دعاء کے وَقت ٹھیک ہوگیا، ایک گھنٹہ کے بعد پھر بَہُت **شدید دَرْد** اُٹھا۔ ڈاکٹر نے **تین(۳) اِنجکشن** لگائے پھر کچھ افاقہ ہوا۔ اب حالت یہ ہوگئی کہ جب بھی کھانا کھاتا **دَرْد** شُروع ہو جاتا۔ روزانہ تین(۳) چار(۴) ٹیکے لگتے۔ ڈِرِپ چڑھتی، الٹرا ساؤنڈ بھی کروایا، مگر ڈاکٹروں کو دَرْد کا سبب سمجھ میں نہ آیا۔ میں اَسپتال میں پڑا تھا وہاں مجھے معلوم ہوا کہ میرے ساتھ والے اسلامی بھائی سُنّتوں کی تربیّت کے مَدَنی قافلے میں **12** دن کیلئے سفر کی تیاری کر رہے ہیں، ڈاکٹر نے سفر سے بہتر اروکا مگر

مجھ سے نہ رہا گیا میں **ڈیرہ بُگٹی** (بلوچستان) جانے والے مَدَنی قافِلے کا مسافر بن گیا۔ **ڈیرہ بُگٹی** جاتے ہوئے راستے میں تھوڑا اسا درد ہوا، پھر وہاں سے ہم نے ''سُوئی'' آکر جُمعرات کے سنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی اور پھر **ڈیرہ بُگٹی** واپس آگئے۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ مَدَنی قافلے کی بَرَکت سے دَرد ایسا دُور ہوا گویا کبھی تھا ہی نہیں**۔ اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تا حال مجھے دوبارہ وہ تکلیف نہیں ہوئی۔ **اور سب سے بڑی سعادت یہ ملی کہ مجھے مَدَنی قافلے میں خواب کے اندر مَدینے کے تاجدار** صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم **کا دیدار ہو گیا**۔

لُوٹنے رَحمتیں قافِلے میں چلو سیکھنے سنّتیں قافِلے میں چلو
دردِ سر ہو اگر دُکھ رہی ہو کمر پاؤ گے صِحّتیں قافِلے میں چلو
ہے طلب دید کی، دید کی عید کی کیا عَجَب وہ دکھیں قافِلے میں چلو

دعوتِ اسلامی کے سُنّتوں کی تربیّت کے **مَدَنی قافلوں** میں سفر اور روزانہ **فکرِ مدینہ** کے ذَرِیعے **مَدَنی اِنعامات** کا کارڈ پُر کر کے ہر مَدَنی ماہ کے دس دن کے اندر اندر اپنے یہاں کے ذِمّہ دار کو جَمع کروانے کا معمول بنا لیجئے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اِس کی بَرَکت سے پابندِ سنّت بننے، گناہوں سے نفرت کرنے اور **ایمان کی حفاظت** کیلئے کُڑھنے کا ذِہن بنے گا۔

کاش! بھوک خریدی جاسکتی!

حضرتِ سیِّدُنا یَحیےٰ بن مُعاذ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، اگر **بھوک** بازار میں بِکتی ہوتی تو آخِرت کے طلب گار ضَرور اس کی خریداری کیا کرتے۔ (رسالۃ القُشیریۃ ص ۱۴۱)

ہر طرف کھانا خریدا جارہا ہے!

اللہ ! اللہ ! اولیائے کرام رَحِمَھُمُ اللہُ تعالیٰ کے مَدَنی ذِہن کی بھی کیا بات ہے! حضرتِ سیِّدُنا یَحیےٰ بن مُعاذ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ''بھوک'' خریدنے کی بات فرمارہے ہیں، جبکہ نادان لوگوں میں زیادہ کھانے کے باقاعِدہ مقابلے کیے جارہے ہیں، جو سب سے زِیادہ کھانا کھالیتا ہے وہ بَہُت بڑا بہادُر تصوُّر کیا جاتا ہے! افسوس! صد کروڑ افسوس! آج کل لوگ پیسے دے دے کر کھانے کی بازاری اشیاء اور ان کے ساتھ ساتھ طرح طرح کے ''اَمراض'' خریدنے میں مصروف ہیں، ہر طرف کھانے پینے کی چیزوں کی خریداری کی دھوم ہے، **فُوڈ کلچر** کا دَور دَورہ ہے، ایک ایک مَحَلّہ میں کئی کئی رَیسٹوران کُھلے ہوئے ہیں، ہر سُو ہوٹلیں جگمگا رہی ہیں، چَہار جانِب کباب سَموسے کے بِستے، دہی بَھلّے اور آلو چھولے کے خوانچے مُسکراتے نظر آرہے ہیں، چاروں طرف سیخ کباب اور چکن تِکّوں کی خوشبوئیں پھیلی ہوئی ہیں، آئسکریم اور سوڈا لیمن کی بوتلوں کی دکانوں کی خوب بہاریں ہیں۔ ضَرورت مند خریداروں کے ساتھ ساتھ کئی لوگ فَقَط نَفْس کی لذّت کی خاطر کھانے پینے کی چیزوں پر بے تابانہ مَنڈلا

رہے ہیں، جو ہاتھ میں آیا پھانک رہے ہیں، جو ملا ہڑپ کر رہے ہیں، نہ کسی کو دُنیوی نقصان کی فِکر، نہ بیماری کی پروا اور نہ ہی آخِرت کے حساب کی پڑی ہے، ہر ایک کی آرزو ہے کھاؤں، کھاؤں اور بس کھاؤں اور کھاتا ہی چلا جاؤں گویا ہر طرف سے صدائیں بلند ہو رہی ہیں،

ع　کھاؤ پیو، جان بناؤ!

کاش! سرکارِ نامدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم، صَحابہٴ کرام و شُہیدانِ کربلا علیہم الرضوان اور اولیائے کرام رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تعالیٰ کی مبارک بھوک ہمیں یاد رہتی۔ آہ! آہ! آہ! ہم ”کھاؤں کھاؤں“ کے نعرے لگا رہے ہیں اور ان مقدّس ہستیوں کی طرف سے ”بھوک بھوک“ کے پیغامات مل رہے ہیں۔ ہم اگرچہ ہر دم کھانے پینے میں مشغول ہیں مگر کوئی تو بات ہے کہ تمام انبیاء، صَحابہ اور اولیاء علیہم السلام و علیہم الرضوان کی جانب سے **کم کھانے** کا دَرس مل رہا ہے۔

شوق کھانے کا بڑھ چلا یا ربّ! عزوجل　　نفس کا داؤ چل گیا یا ربّ! عزوجل
خوب کھانے کی خُو مٹا یا ربّ! عزوجل　　نیک بندہ مجھے بنا یا ربّ! عزوجل

زیادہ کھانا کفّار کی صِفت ہے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! صِرف لذّتِ نَفس کیلئے کوئی چیز کھانا اچھا نہیں۔

صَدْرُ الشَّرِیْعَہ، بَدْرُ الطَّرِیْقَہ حضرتِ علّامہ مَولانا مُفتی محمد امجد علی اَعْظَمی رحمۃ

اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، قرانِ کریم میں **کُفّار کی صِفَت** یہ بیان کی گئی کہ کھانے سے اُن کا مقصود **تَلَذُّذ و تَنَعُّم** (یعنی صِرف لُطف ولذّت اٹھانا) ہوتا ہے اور حدیثِ پاک میں کثرتِ خوری (یعنی زیادہ کھانا) کُفّار کی صِفَت بتائی گئی ہے۔

(ماخوذ از بہارِ شریعت حصّہ ۱۶ ص ۳۰)

"کھاؤں کھاؤں" کی خُو نکل جائے

نَقلِ کُفّار سے بچا یا ربّ عَزَّوَجَلَّ

بھوک میں طاقت!

حضرت سیِّدُنا سَہل بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حالت یہ تھی جب بھوکے ہوتے تو **طاقتور** ہوتے مگر جب کچھ کھالیتے تو **کمزور** ہو جاتے! (رسالۃُ القُشَیرِیّہ ص ۱۴۲)

کسی فارسی شاعر نے کتنی پیاری بات کہی ہے ؎

اگر لذّتِ تَرکِ لذّت بدانی

دِگر لذّتِ نَفس، لذّت نخوانی

(یعنی اگر تُو لذّتوں کو چھوڑنے کی لذّت جان لے تو پھر نفس کی لذّت کو کبھی لذّت نہ جانے۔)

حُصُولِ تَصَوُّف!

حضرت سیِّدُنا جُنَید بغدادی علیہ رحمۃُ اللہِ الھادی فرماتے ہیں، ہم نے تصوُّف کو قیل وقال (یعنی بَحث ومُباحثہ) سے نہیں بلکہ **بھوک**، دنیا سے دُوری اور لذّتِ نفسانی کو ترک

کر کے حاصِل کیا ہے۔ (منبع سنابل مترجم ص ۲۴۱)

میں سب سے بُرا ہوں!

حضرت سیِّدُنا عثمانِ غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، نیک بندہ کی پانچ نشانیاں ہیں: (۱) اچھی صُحبت میں رَہتا ہے (۲) زَبان و شرمگاہ کی حِفاظت کرتا ہے (۳) دنیا کی نعمت کو وَبال اور دینی نعمت کو فضلِ ربِّ ذُوالجلال تصوُّر کرتا ہے (٤) حلال کھانا بھی اس خوف سے پیٹ بھر کر نہیں کھاتا کہ اس میں کہیں حرام نہ ملا ہوا ہو۔ (٥) اپنے علاوہ سب مسلمانوں کو نَجات یافتہ تصوُّر کرتا اور خود کو گنہگار سمجھتے ہوئے اپنی ہَلاکت کا خطرہ محسوس کرتا ہے۔ (المُنبِّھات لِلعَسقلانی بابُ الخماسی ص ٥٩)

ہائے! حُسنِ عمل نہیں پلّے حشر میں ہوگا کیا مرا یا ربّ! عزّوجل

خوف آتا ہے نارِ دوزخ سے ہو کرم بہرِ مصطفےٰ یا ربّ! صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم عزّوجل

بھوک سے گر پڑتے!

حضرت سیِّدُنا فَضالَہ بن عُبَید رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، حبیبِ کبریا، سردارِ ہر دوسَرا، امامُ الاَنبیا علیہم الرضوان عزّوجل وَ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم جب لوگوں کو نَماز پڑھاتے تو کچھ صحابہ نَماز کے اندر حالتِ قِیام میں بھوک کی شدت کے سبب گر پڑتے، اور یہ اَصحابِ صُفّہ ہوتے۔ حتّٰی کہ اَعرابی کہنے لگتے، یہ لوگ دیوانے ہیں۔ جب سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نَماز سے فارِغ ہوتے تو اُن کی طرف مُتوجِّہ ہو کر فرماتے، اگر تمھیں معلوم ہو جائے

کہ تمہارے لیے اللہ تعالیٰ کے ہاں کیا (اجروثواب) ہے تو تم اِس بات کو پسند کرو کہ تمہارے فاقے اور حاجت مندی میں مزید اِضافہ ہو۔

(جامع ترمذی ج ٤ ص ١٦٢ رقم الحدیث ٢٣٧٥)

فاقہ مستی کی دُھن ملے یا ربّ عزوجل

دل کا مُرجھایا گُل کھلے یا ربّ عزوجل

کئی کئی روز کا فاقہ!

صَحابۂ کرام علیہم الرضوان اور اولیائے عِظام رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تعالیٰ میں سے بعض کئی کئی روز تک نہیں کھاتے تھے چُنانچہ حُجَّةُ الاسلام امام محمد غزالی علیہ رحمۃ الوالی فرماتے ہیں، حضرت سیِّدُنا صدِّیقِ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ چھ۶ دن تک کچھ تناوُل نہ فرماتے، حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن زُبَیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سات۷ دن تک نہ کھاتے، حضرتِ سیِّدُنا عبدُاللہ ابنِ عبّاس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے شاگردِ رشید حضرتِ ابوالجوزاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سات۷ دن بھوکے رہتے، حضرتِ سیِّدُنا ابراھیم بن آدھم اور حضرتِ سیِّدُنا سُفیانِ ثوری رحمہما اللہ تعالیٰ ہر تین۳ دن کے بعد کھانا تناوُل فرماتے۔ یہ تمام حضرات بھوک کے ذَرِیعے آخِرت کے راستے پر چلنے میں مدد حاصِل کرتے تھے۔ (اِحیاءُ العلوم ج ۳ ص ۹۸)

فاقہ مستوں کا واسطہ مولیٰ عزوجل بخش دے میری ہر خطا مولیٰ عزوجل

سال بھر کا فاقہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کئی کئی روز تک بھوکا رہنا ہر ایک کے بس کا روگ نہیں، یہ انہیں حضرات کا حِصّہ، اور ان کی **کرامت** تھی۔ حقیقت یہ ہے کہ انہیں **رُوحانی غذا** حاصِل تھی۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی عطا سے بعض اولیائے کرام رَحِمَھُمُ اللہُ تعالیٰ چالیس چالیس دن تک نہیں کھاتے تھے بلکہ ہمارے غوثُ الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بعض اوقات ایک **ایک سال** بغیر کھائے پئے گزارا ہے۔ شہنشاہِ بغداد ہمارے غوثِ پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ خود کھلاتا پلاتا تھا۔ چُنانچِہ میرے آقا اعلیٰحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا ایک مبارَک شعر ہے ؎

قسمیں دے دے کے کھلاتا ہے پلاتا ہے تجھے

پیارا اللہ عَزَّوَجَلَّ ترا چاہنے والا تیرا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (حدائقِ بخشش)

بغیر کھائے پئے آدمی کتنے دن زندہ رہتا ہے؟

طویل عرصے تک نہ کھانے پینے کے باوُجود جینے اور زندگی کے معمولات میں فرق نہ آنے کے مُعامَلات ''خواص'' کے ہیں، انہیں روحانی غذائیں ملتی ہیں۔ ''عوام'' اِن طویل فاقوں کے مُتَحَمِّل نہیں ہوسکتے، اگر کوئی جذبات میں آکر فاقہ شروع کر بھی دے تو چند روز کے بعد حوصلہ ہار جائے اور پھر شاید آئندہ ہمت بھی نہ کر سکے۔ ایک ڈاکٹر کی تحقیق کے مطابق بغیر کچھ کھائے **18** دن اور اگر

بَہُت طاقتور ہو تو زیادہ سے زیادہ **25** دن نیز بغیر پانی پئے تین دن اور آکسیجن کے بغیر ایک مِنَٹ سے لیکر زیادہ سے زیادہ پانچ مِنَٹ تک انسان زندہ رہ سکتا ہے۔

عوام کتنا کھائے؟

عام آدمی کیلئے اتنا بھی خوب ہے کہ وہ اگر زِیادہ کھانے کا عادی ہے تو رِضائے الٰہی عَزَّوَجَلَّ حاصِل کرنے کیلئے "**پیٹ کا قفلِ مدینہ**" لگاتے ہوئے بَتدریج کم کرتے کرتے ایک تہائی پیٹ بھر جائے اتنی خُوراک پر کفایت کرنا سیکھ لے۔ اِن شاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ بھوک کی بَرَکتیں بھی حاصِل ہوں گی، کمزوری بھی نہیں ہوگی اور حیرت انگیز طور پر صِحّت بھی بہتر ہو جائے گی نیز ڈاکٹروں کی بڑی بڑی فیسوں اور دواؤں کے خرچوں سے بھی تقریباً جان چُھوٹ جائیگی۔ یقین نہ آتا ہو تو تجرِبہ کر کے دیکھ لیجئے۔

بری ڈٹ کے کھانے کی عادت مٹا دے
مجھے مُتّقی تُو بنا یا الٰہی عزوجل

بیمار دل کی دوائیں

حضرت سیِّدُنا عبدُاللہ انطا کی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، **بیمار دل** کی پانچ دوائیں ہیں:

(۱) نیکوں کی صُحبت (۲) تِلاوتِ قرآن (۳) کم کھانا (٤) تہجُّد کی پابندی (۵) رات کے آخِری حصّہ میں گِریہ وزاری۔

(اَلْمُنَبِّہات لِلْعَسْقَلانی بابُ الخماسی ص۶)

ایک ہزار سال جینے والا پرندہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! افسوس صد کروڑ افسوس! بعض لوگ اتنا زیادہ کھاڈالتے ہیں کہ پیٹ بھی الاماں الاماں پکار اُٹھتا ہے اور ہاتھوں ہاتھ سُستی آجاتی ہے، چلنا تو ایک طرف رہا اُٹھنا تک دشوار ہو جاتا ہے۔ یہاں شاید **گِدھ** کی مثال دی جاسکتی ہے کہ گِدھ جب کسی **مُردار** کو کھانے کیلئے اُترتا ہے تو اُس کی ہَیبت سے دوسرا کوئی پرندہ قریب بھی نہیں پھٹکتا مگر اتنا زیادہ کھالیتا ہے کہ اُس کیلئے اُڑنا مشکل ہو جاتا ہے یہاں تک کہ اگر اِس حالت میں اسے کوئی کمزور شخص (بلکہ بچّہ) بھی پکڑنا چاہے تو پکڑ سکتا ہے! دیکھا آپ نے! **پیٹ کا قفلِ مدینہ** نہ لگانا یعنی بہت زیادہ کھاڈالنا مُردار خور گدھ کی صفت ہے۔ **گِدھ ایک ہزار سال تک زندہ رَہ جاتا ھے**، بدبو اسے بُہت پسند ہے، خوشبو سے سَخت نفرت کرتا ہے اگر خوشبو سُونگھ لے تو مر جاتا ہے۔ حضرت سیِّدُنا امامِ حَسَن رضی اللہ تعالٰی عنہ کا ارشاد ہے، گِدھ جب بولتا ہے تو کہتا ہے، "اے آدمی! جتنا چاہے جی لے آخر ایک دن موت آکر رہے گی۔" (حیاۃ الحیوان الکبری ج ۲ ص ٤٧٤)

موت آکر ہی رہے گی یاد رکھ جان جا کر ہی رہے گی یاد رکھ

قبر میں میت اُترنی ہے ضرور
جیسی کرنی ویسی بھرنی ہے ضرور

فرمانِ مصطفٰے (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جب تم مرسلین (علیہم السلام) پر دُرود پاک پڑھو تو مجھ پر بھی پڑھو، بے شک میں تمام جہانوں کے رب کا رسول ہوں۔

دعوتِ اسلامی کے سنّتوں کی تربیّت کے مَدَنی قافلوں میں سفر اور روزانہ فکرِ مدینہ کے ذَرِیعے مَدَنی اِنعامات کا کارڈ پُر کر کے ہر مَدَنی ماہ کے دَس دن کے اندر اندر اپنے یہاں کے ذِمّہ دار کو جَمع کروانے کا معمول بنا لیجئے۔ اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اِس کی بَرَکت سے پابندِ سنّت بننے، گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کیلئے کُڑھنے کا ذِہن بنے گا۔

مچّھر اُونٹ کو قتل کر دیتا ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! لذّت کی حرص باعِثِ ہلاکت ہوتی ہے، **مچھر** انسانی خون کا حریص ہوتا ہے، یہ خون کی رگ کی اُوپری جلد پر جو کہ نسبتاً نرم ہوتی ہے بیٹھ کر اپنی خُرطوم (یعنی کھوکھلی سُونڈ) گاڑ کر خون چُوسنے میں مشغول ہو جاتا ہے، بعض اوقات اِتنا زیادہ پی لیتا ہے کہ اُڑنے سے معذور ہو جاتا ہے یا اُس کا پیٹ ہی پھٹ جاتا اور مَر جاتا ہے! **مچّھر** میں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے یہ قوّت رکھی ہے کہ بسا اوقات **اُونٹ** کو قَتل کر دیتا ہے، بلکہ ہر چوپائے کو قَتل کرنے کی صَلاحیّت رکھتا ہے۔ **مچّھر** کے ڈَنک سے ہَلاک شُدہ جانور کو جو بھی دَرِندہ یا پرندہ کھالیتا ہے وہ بھی فوراً مر جاتا ہے۔ قدیم زمانے میں شاہانِ عراق کے یہاں **سزائے موت** کا انتہائی اَذِیّت ناک طریقہ تھا اور وہ یہ کہ مجرِم کو بَرَہنہ باندھ کر **مچّھر** کی نالیوں کے پاس ڈال دیتے اور وہ مچّھروں کے بار بار ڈَسنے

کے باعث پچھاڑیں کھا کھا کر بالآخر دم توڑ دیتا۔ (نمرود کو بھی مچھر ہی نے ہلاک کیا تھا۔)

(حیاۃُ الحیوانُ الکبریٰ ج اول ص ۱۸٤)

موٹا مچھر مرجاتا ہے

حضرت سیِّدُنا ربیع بن اُنس رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، ''مچھر جب تک بھوکا رہے زندہ رَہتا ہے اور جب کھا پی کر سیر ہو جائے تو **موٹا** ہو جاتا ہے اور جب موٹا ہو جاتا ہے تو مر جاتا ہے۔ یہی حال آدمی کا ہے کہ جب وہ دُنیا کی نعمتوں سے مالامال ہوتا ہے تو اُس کا دل مُردہ ہو جاتا ہے۔''

(تَنبِیۃُ المُغتَرِّین ص ٥٤)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مچھر تو **موٹا** ہوتے ہی موت کے گھاٹ اُتر جاتا اور خاک میں مل جاتا ہے مگر آہ! انسان جب **جاندار** ہو جاتا ہے تو بعض اوقات طرح طرح کی آفتوں سے دنیا ہی میں دوچار ہوتا اور طرح طرح کے گناھوں میں پڑ کر **اللہ** ورسول عزَّوَجَلَّ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کی ناراضگی کی صورت میں نَزع و قَبر و حَشر کی ہولناکیوں اور جہنّم کے دَرد ناک عذابوں میں گرفتار ہو جاتا ہے۔ چُنانچہ

جاندار بدن کی آفتیں

حضرت سیِّدُنا یَحییٰ مُعاذ رازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، جو **پیٹ بھر کر کھانے کا عادی** ہو جاتا ہے اُس کے بدن پر **گوشت** بڑھ جاتا ہے اور جس کے بدن پر

گوشت بڑھ جاتا ہے وہ **شَہْوَت** پرست ہو جاتا ہے اور جو شَہوت پرست ہو جاتا ہے اُس کے **گناہ** بڑھ جاتے ہیں اور جس کے گناہ بڑھ جاتے ہیں اُس کا **دل** سخْت ہو جاتا ہے اور جس کا دل سخْت ہو جاتا ہے وہ **دُنیا** کی آفتوں اور رنگینیوں میں غَرَق ہو جاتا ہے۔ (اَلْمُنَبِّھات لِلْعَسقَلانی باب الخماسی ص ۵۹)

کھانے کی حِرص سے تُو یا ربّ عزوجل نَجات دیدے

اچّھا بنا دے مجھ کو اچّھی صِفات دیدے

پیٹُو پر گناہوں کی یَلغار!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واللہ عَزَّوَجَلَّ تشویش سخت تشویش کی بات ہے کہ پیٹ بھر کر کھانا گناہوں میں انسان کو غَرَق کر دیتا ہے۔ چُنانچِہ حضرتِ سیِّدُنا امام محمد غزالی علیہ رحمۃُ الوالی ارشاد فرماتے ہیں، زِیادہ کھانے سے اَعضاء میں فِتنہ پیدا ہوتا اور فساد برپا کرنے اور بیہودہ کام کرگزرنے کی رغبت جنَم لیتی ہے، کیونکہ جب انسان خوب پیٹ بھر کر کھاتا ہے تو اس کے جسم میں تکبُّر اور آنکھوں میں **بد نگاہی** کی خواہش پیدا ہوتی ہے، کان بُری باتیں سننے کے مُشتاق رہتے ہیں۔ زَبان **فُحش گوئی** پر آمادہ ہوتی ہے، شَرمگاہ شَہوت رانی کا تقاضا کرتی ہے، پاؤں ناجائز مقامات کی طرف چل پڑنے کیلئے بے قرار ہوتے ہیں۔ اس کے بَرعکس اگر انسان بھوکا ہو تو تمام اَعضائے بدَن پُرسکون رہیں گے۔ نہ تو کسی بُرائی کا لالچ کریں گے

اور نہ بُرائی کو دیکھ کر خوش ہوں گے۔ **حضرت** اُستاذ ابو جعفر علیہ رحمۃ اللہِ الاکبر کا ارشادِ گرامی ہے، ''پیٹ اگر بھوکا ہو تو جسم کے باقی اَعضاء سیر یعنی پُرسکون ہوتے ہیں، کسی شے کا مطالبہ نہیں کرتے۔ اور اگر پیٹ بھرا ہوا ہو تو دوسرے اَعضاء بھوکے رہ جانے کے باعِث مختلف بُرائیوں کیطرف رُجوع کرتے ہیں۔''

(مِنہاجُ العابِدین ص ۹۲)

ہلکے بدن کی فضیلت

حضرت سیِّدُنا عبداللہ ابنِ عبّاس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، نبیِّ کریم، رء ُوفٌ رَّحیم علیہ افضلُ الصّلوٰۃِ وَ التّسلیم نے ارشاد فرمایا، ''**اللہ** عَزَّوَجَلَّ کو تم میں سب سے زِیادہ وہ بندہ پسند ہے جو کم کھانے والا اور خفیف (یعنی ہلکے) بدن والا ہے۔

(الجامعُ الصَّغیر ص ۲۰ رقم الحدیث ۲۲۱)

مرد وعورت کا وزن کتنا ہونا چاہیئے!

زیادہ کھانے کی ایک آفت جسم کا وَزن بڑھ جانا اور تُوند نکل آنا بھی ہے اور آج ایک تعداد اِس مَرَض میں مُبتَلا ہے۔ وَزن کی مقدار اپنے اپنے قد کے لحاظ سے ہوتی ہے۔ اَوسط قد (ساڑھے پانچ فٹ یعنی 66 انچ) والے مرد کا وَزن 150 پاؤنڈ (68.kg.) اور اَوسط عورت (سوا پانچ فٹ یعنی 63 انچ) کا 130 پاؤنڈ (یعنی 59.kg.) سے ہرگز بڑھنا نہیں چاہیئے۔ اپنا قد ناپ کر دیئے ہوئے انداز ے کے مطابق جو کوئی

چاہے اپنے وَزن کا حساب لگا سکتا ہے۔

سیِّدُنا یُوسُف علیہ السلام کا وزن

جو جتنا دراز قد ہو اُس حساب سے اُس کا وَزن بھی زیادہ ہونا ضَروری ہے، پہلے کے دَور میں قد بُہت بڑا ہوا کرتا تھا اِسی حساب سے وَزن بھی زیادہ ہوتا تھا، چُنانچِہ مُفَسِّرِ شہیر مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ المنّان فرماتے ہیں، عزیزِ مِصر نے بازارِ مِصر میں حضرتِ سیِّدُنا یوسُف علیٰ نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کو اس طرح خریدا کہ آپ علیہ السّلام کے وَزن کے برابر سونا، اُتنی ہی چاندی، اُتنا ہی تاری مُشک، اُتنے ہی موتی اور اُتنا ہی ریشمی کپڑا دیا۔ اُس وقت آپ علیہ السّلام کا وَزن چارسو رَطل (ایک رَطل آدھے سیر کے برابر ہوتا ہے اِس حساب سے) **پانچ مَن** تھا اور عمر شریف **بارہ برس** تھی۔ (نورُ العرفان ص ۳۷۸) آپ علیہ السّلام سُڈول اور انتہائی حَسین تھے اور آپ علیہ السّلام اپنے وَزن کے مطابِق یقیناً قد آور بھی تھے۔

موٹاپے کے اسباب

یاد رہے! جو بے چارہ اِس مَرَض میں مُبتَلا ہو اُس پر ہنسنا، طنز کرنا یا بِلا اجازتِ شَرعی کسی طرح بھی دل آزاری کا باعث بننا حرام اور جہنَّم میں لے جانے والا کام ہے۔ نیز یہ ضَروری بھی نہیں کہ صِرف کھانے پینے کی کثرت کے سبب پیٹ نِکلا ہو۔ کئی ٹھونس کر کھانے والے بھی دُبلے پتلے ہوتے ہیں! بہر کَیف بیٹھ کر دیر تک لکھنے پڑھنے یا دفتری کام

کاج کرنے، پیدل چلنے کے بجائے صِرف اسکوٹر یا کار وغیرہ میں سفر کرنے، چار زانو یعنی چوکڑی مار کر بیٹھ کر کھانے، میز کُرسی پر پاؤں لٹکا کر کھانے، زیادہ گرم کھانے، بدن کا وَزن اکثر بائیں طرف ڈالنے مَثَلاً بیٹھے ہوئے یا کھانا کھاتے ہوئے بایاں ہاتھ زمین پر ٹیکنے، دیوار وغیرہ پر بائیں طرف سہارا لینے کی عادت وغیرہ سے بھی پیٹ اور وزن بڑھ سکتے ہیں۔ جو **پیٹ کا قفلِ مدینہ** نہیں لگاتا یعنی خوب پیٹ بھر کر کھاتا ہے، پِزّا (**PIZZA**) پراٹھا اور ہر طرح کی مُرَغّن (یعنی تیل گھی سے تربتر) غذائیں ہڑپ کر جاتا ہے، آئسکریم اور ٹھنڈے مَشروبات بھی پیٹ میں اُنڈیلتا رَہتا ہے اور اُس کا وَزن بھی زیادہ اور پیٹ بھی نِکلا ہوا ہے تو اس کو سمجھ لینا چاہئے کہ میں نے خود ہی اپنا وزن بڑھا رکھا ہے۔ لوگ شاید ٹھنڈی بوتلوں کو بے ضَرر سمجھتے ہوں گے حالانکہ **250 ملی لیٹر کی ایک ٹھنڈی بوتل میں تقریباً سات چمچ چینی ہوتی ہے**، اور آئسکریم تو لَجھا خاصہ "**شوگر بم**" ہے وزن دار آدمی کو تو **ٹھنڈی بوتل** اور **آئسکریم** کی طرف دیکھنا بھی نہیں چاہئے کہ یہ اس کے حق میں میٹھا زَہر ہے! خُصوصاً تین ۳ چیزیں بَدَن کا وَزن بڑھاتی ہیں، (۱) مَیدہ (۲) چکناہٹ (۳) مِٹھاس۔ ہماری تقریباً ہر غذا میں یہ تینوں ۳ چیزیں پائی جاتی ہیں۔ ایک حد تک جسمِ انسانی کیلئے اِن کا ہونا بھی ضَروری ہے۔ جس کے خون میں شُوگر بڑھ جائے وہ بھی

مریض ، اور جس کے خون میں شُوگر ضَرورت سے کم ہو جائے وہ بھی مریض ہوتا ہے۔ تو جو ڈٹ کر کھانے والا ہو گا اُس کے پیٹ میں اِن تینوں چیزوں کے اَجزاء ضَرورت سے زِیادہ مِقدار میں جائیں گے اور ہوسکتا ہے یوں بدن کا وَزن بھی بڑھتا چلا جائے اور اس وجہ سے کئی بیماریاں بھی دستک دیتی رہیں۔ بعض لوگوں کی قُدرتی طور پر ساخت اِس طرح ہوتی ہے کہ وہ جتنا بھی کھائیں بدن نہیں بڑھتا، دُبلے پتلے ہی رَہتے ہیں، اِس کا مطلب ہرگز یہ نہیں کہ ان کو زِیادہ کھانا نقصان نہیں کرتا۔ ان کو بھی زیادہ کھانے سے پیٹ کی خرابی اور دل کی بیماری وغیرہ کی شکایت ہوسکتی ہے۔ دل کے اَمراض کا تعلُّق اگرچہ زیادہ کھانے سے ہے مگر تفکُّرات (**TENSION**) کے سبب بھی دل کا دَورہ پڑسکتا اور انسان کا ہارٹ فیل ہوسکتا ہے۔ اگر **جوانی** ہی سے مَیدہ، چکناہٹ اور مٹھاس والی چیزوں کا استِعمال کم کر دیا جائے تو زندہ بچ جانے کی صورت میں **بڑھاپے** میں سُہولت ہوسکتی ہے۔

جوانی کی تعریف

لُغات کی کُتُب کے مطابق (بالغ ہونے سے لیکر) **30** یا **40** برس تک آدمی **جوان** رہتا ہے، **30** یا **50** برس جوانی اور بڑھاپے کا درمیانی وقفہ یعنی **ادھیڑ** اور اس کے بعد **بُڑھاپا** آجاتا ہے۔

بہتر تو یہی ہے کہ ایک دن کے بچّے کی غذا میں بھی احتیاط ہو نیز بالغ ہوتے ہی پرہیزی کی طرف توجُّہ بڑھادی جائے۔ اگر **30** برس کا ہو جانے کے باوُجود جو ہاتھ میں آیا

وہ کھاتا رہا تو اُس کا نقصان خود ہی دیکھنا شروع کر دیگا۔ اب جُوں جُوں عُمر بڑھتی جائے گی بیماریاں جڑ پکڑنا شروع کر دینگی۔ اگر کوئی **50** سال کا ہو جائے پھر بھی ہر چیز کھائے تو وہ ایسا ہے گویا کہہ رہا ہے، ''آ بیل مجھے مار۔'' ایسوں کا شوگر، کولیسٹرول وغیرہ سے بچنا بہُت مُشکِل ہوتا ہے۔ **30** برس کی عُمر کے بعد عُمُوماً خون میں اَمراض پیدا ہونے شروع ہو جاتے ہیں لٰہٰذا ہر چھ ماہ بعد مختلف ٹیسٹ کرواتے رَہنا مفید ہے، اور اگر کچھ مرض نکل آئے تو عِلاج کے ساتھ ساتھ ہر ڈیڑھ ماہ بعد اُس کا ٹیسٹ ہو جانا چاہئے۔ یہ سوچ کر ٹیسٹ نہ کروانا بہُت بڑی بھول ہے کہ کچھ نِکلا تو ٹینشن ہو گا۔ یہ ذِہن میں رکھئے کہ مرض کی طرف سے لاپرواہی برتنا مرض کا علاج نہیں۔ یہ لاپرواہی آگے چل کر سَخت نقصان کا باعِث بن سکتی ہے۔ باقی بے چارے کئی اِس عمر کے لوگوں کا آئے دن اچانک ہارٹ فیل ہو رہا ہے۔ لَقوہ اور فالج کی شکایات بھی عام ہیں۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ ہم سب کی حِفاظت فرمائے اور ہمیں آزمائش میں نہ ڈالے۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم

پیزا کے نقصانات

پیزے اور تیل گھی والے دیگر بازاری کھانے (**FAST FOOD**) تیزی سے موٹاپا لاتے ہیں، یہ صحت کیلئے انتہائی مُضر ہیں، بازاری کھانوں میں عُمُوماً گھٹیا اور کئی کئی روز کی باسی اشیاء بھی استعمال کر لی جاتی ہیں، بِالخصوص مَوسِمِ گرما میں پکی پکائی باسی اشیاء کو جلد پُھپھوندی یعنی

FUNGUS نامی جَراثیم کی تہ لگ جاتی ہے۔ جس کے سبب فُوڈ پوائزن کا شکار ہو کر بیمار یا موت سے ہمکنار ہونے کا اندیشہ رَہتا ہے۔ **عَرَب اَمارات** جہاں ہوٹلوں کے کھانوں کا مِعیار کافی بُلند مانا جاتا ہے، وَہیں کے اَنگلش اخبار "**خلیج ٹائمز**" کے 4 اگست **2004** کے شُمارہ میں ایک تنقیدی مضمون شائع ہوا جس میں مُتّحِدہ عَرَب اَمارات کے دارُالخِلافہ **ابوظَہبی** کے ہوٹلوں کے فاسٹ فوڈ یعنی تیل گھی والے تیّار کھانوں اور بالخصوص پِزّا **PIZZA** کی کافی مذمّت کی گئی تھی۔ اخباری بیان (کا خلاصہ ہے) ابوظہبی کے اکثر اَسپتال اور دواخانوں میں ہفتے کے تین یا چار مریض ایسے آرہے ہیں جن کو پِزّا وغیرہ کھانے کی وجہ سے فوڈ پوائزن ہوا ہوتا ہے! ان کے اَمراض میں **اُلٹیاں ، دَسْت ، بَدہَضمی ، بُخار ، کمزوری** اور **بَہُت زیادہ سُستی** وغیرہ شامل ہیں۔ ایک ڈاکٹر کا کہنا ہے، پچھلے ہفتے میرے پاس تین مریض آئے تینوں نے پِزّا کھایا تھا، ان میں سے ایک مریض دو دن تک داخل رہا۔ اِس مضمون میں اور بھی ڈاکٹروں کے بیانات شامل تھے، سبھی کی رائے کا خُلاصہ یہی سامنے آیا کہ **بازاری غذائیں اور پِزّا وغیرہ کھانا بیماری کو ہاتھوں ہاتھ گلے لگانا ہے۔**

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! پِزّا، فاسٹ فوڈ اور مُرغّن غذائیں کھانے سے خون میں کولیسٹرول کی مقدار بڑھتی ہے، کولیسٹرول کے اثرات

شِریانوں (یعنی خون کی چھوٹی رگوں) کو سخت اور تنگ بھی کرتے ہیں، جس سے براہِ راست دل کو نقصان پہنچنے کا ہر وَقت اِمکان رَہتا ہے۔ اگر مریض کو ساتھ میں شوگر بھی ہو اور وہ سگریٹ کا بھی عادی ہو تو **STROKE** یعنی چکرا کر گرنے یا ہارٹ اٹیک کا خطرہ مزید بڑھ جاتا ہے۔ جِسمانی صحت کیلئے سادہ اور تازہ خُوراک اور وزن کا تناسب صحیح رکھنا بَہُت ضَروری ہے کہ اس سے موٹاپا اور غیر ضَروری کولیسٹرول کو روکنے میں مدد ملتی ہے۔

ایک پزّا خور کی حکایت

ایک اسلامی بھائی کا بیان ہے کہ میں دُبلا پتلا تھا، **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول کی بَرَکتیں حاصِل ہونے سے قبل ماڈَرن دوستوں کی صُحبت تھی، ہمارے فرینڈ سرکل میں "کھانے" کے مقابلے ہوتے تھے اور میں اکثر سب سے زیادہ مقدار کے اندر کھانے میں کامیاب ہو جاتا تھا مگر بدن پھر بھی پتلا ہی تھا۔ آخر کار کسی نے **پزّا** اور **پیپسی کولا** کی عادت ڈلوادی میں نے پہلی بار **پزّا** کھایا اُس وَقت شاید میرا وزن **60** تا **k.g.62** تھا۔ اِبتِداءً مہینے دو مہینے میں ایک بار کھاتا پھر چسکا بڑھا تو ہفتہ کے اندر ایک بار کبھی دو بار کھالیتا، ساتھ پیپسی (یا کوئی کولا ڈرنک یعنی کالا مشروب مَثَلاً کوکا کولا وغیرہ) اور مایونیز **(MAYONNAISE)** (ایک طرح کی مخصوص چکناہٹ) والے سَلاد کا لُطف اُٹھاتا، بَتَدرِیج میرا وزن بڑھنا

شروع ہوا، میں خوش فہمی میں پڑا کہ ''واہ! اپنی تو جان بن رہی ہے!'' مجھے کیا معلوم تھا کہ جان بننے کے بجائے برباد ہو رہی تھی، مجھے کیا خبر تھی کہ یہ بازاری **پزا** خون کے اندر کولیسٹرول **CHOLESTEROL** گھول گھول کر میرے دل کو نقصان پہنچانے پر تُلا ہوا ہے! آہ! **60.k.g.** سے بڑھتے بڑھتے میرا وزن **95k.g.** ہو گیا! میں موٹا ہو گیا اور میرا پیٹ پھول کر ڈھول بن گیا، خون میں کولیسٹرول بڑھ گیا اور بعض اَمراض مُستقِلًا گلے پڑ گئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ خوش قسمتی سے دعوتِ اسلامی کے **مَدَنی ماحول** کی بَرَکت سے **پیٹ کے قفلِ مدینہ** کے فضائل سُن کر میرا ذِہن بنا اور میں نے کم کھانا شروع کیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ تھوڑے ہی دنوں میں (تادمِ بیان) میرا **5k.g.** وَزن کم ہو گیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ میں اپنے اندر چُستی اور ہلکا پن محسوس کر رہا ہوں مجھے سفر بہت کرنے ہوتے ہیں اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اب اس میں بھی کافی آسانی ہو گئی ہے۔ چُونکہ پیٹ کا قفلِ مدینہ معدہ کو حیرت انگیز طور پر دُرُست کر کے قَبض وغیرہ کو جَڑ سے اُکھاڑ ڈالتا ہے لٰہذا سب سے عظیم فائدہ یہ ہوا ہے کہ ہر وقت باوُضو رہنے والے ''مَدَنی انعام'' پر عمل ہونا شُروع ہو چکا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ گھر میں **جو شریف** کی روٹی پکانے کی بھی ترکیب بن گئی ہے۔ دعاء کیجئے کہ مجھے استِقامت مل جائے اور ہر مسلمان کو پیٹ کے قفلِ مدینہ کی معرفت نصیب ہو جائے۔ اب **پزا** وغیرہ کے بارے میں میرے یہ جذبات ہیں کہ ''کسی کو پزا،

پیپسی کولا اور کوکا کولا وغیرہ ڈرنکس کی عادت ڈلوانا دوستی کے پردے میں دشمنی ہے۔"

موٹاپے سے بچنے کی تدبیر!

رضائے ربِّ ذُوالجلال عزوجل کے لئے **پیٹ کا قفلِ مدینہ** لگاتے ہوئے کھانا کم کھانے کی عادت ڈالنے سے ضمناً وزن داریوں اور کئی بیماریوں سے حِفاظت ہو سکتی ہے۔ اَسپتال کے بِستر پر جا کر ڈاکٹروں کے مشورہ پر پرہیز کرنے کے بجائے کیا ہی اچّھا ہوتا کہ طبیبوں کے طبیب، **اللہ** عزّوجلّ کے حبیب، حبیبِ لبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کے اس حکم کی روشنی میں ہم ابھی سے پرہیز شروع کردیں۔ چنانچہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کا فرمانِ صحت نِشان ہے، "آدمی اپنے پیٹ سے زیادہ بُرا برتن نہیں بھرتا، انسان کیلئے چند لُقمے کافی ہیں جو اس کی پِیٹھ کو سیدھا رکھیں، اگر ایسا نہ کرسکے تو تہائی (۱/۳) کھانے کیلئے تہائی پانی کیلئے اور ایک تہائی سانس کیلئے ہو۔"

(سنن ابن ماجہ ج ٤ ص ٤٨، رقم الحدیث ٣٣٤٩)

دعوتِ اسلامی کے سنّتوں کی تربیّت کے **مَدَنی قافلوں** میں سفر اور روزانہ **فکرِ مدینہ** کے ذَرِیعے **مَدَنی اِنعامات** کا کارڈ پُر کر کے ہر مَدَنی ماہ کے دسؔ دن کے اندر اندر اپنے یہاں کے ذِمّہ دار کو جَمع کروانے کا معمول بنا لیجئے۔ اِن شآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اِس کی بَرَکت سے پابندِ سنّت بننے، گناہوں سے نفرت کرنے اور **ایمان کی حفاظت کیلئے** کُڑھنے کا ذِہن بنے گا۔

پہلے خون ٹیسٹ کروالیجئے! **جن** کا وَزن زیادہ ہے اُن کی خدمت میں مشورۃً عرض ہے کہ کسی لیبارٹری میں جا کر **امراضِ قلب** سے مُتعلِّق خون کے چار ٹیسٹ جن کے مجموعہ کو "لِپڈ پُرو فائل" (**LIPID PROFILE**) کہتے ہیں وہ کروایئے۔ اِس میں **کولیسٹرول** کا ٹیسٹ بھی شامل ہے، **14** گھنٹے خالی پیٹ ہو تو کولیسٹرول کے ٹیسٹ کا نتیجہ زیادہ دُرُست آتا ہے۔ **شوگر** بھی ٹیسٹ کروالیجئے۔ زہے نصیب! رِضائے الٰہی عَزَّوَجَلَّ کیلئے **روزہ** رکھ کر غُروبِ آفتاب سے قبل یہ سارے ٹیسٹ کروالئے جائیں۔ پھر اپنے ڈاکٹر کی ہِدایت کے مطابق اپنا وَزن کم کرنے کی کوشش کیجئے۔ ہر صحت مند کو بھی ہر چھ ماہ کے بعد یہ ٹیسٹ کرواتے رہنا مُفید ہے تا کہ بیماری جڑ پکڑے اِس سے قبل ہی روک تھام کی ترکیب کی جاسکے۔

موٹاپے کا عِلاج! **وَزن** کم کرنے کیلئے **سبزیاں** (آلو، وغیرہ بادی اَشیاء کے علاوہ) بہترین نعمت ہیں۔ مگر صِرف پانی میں اُبلی ہوئی ہوں یا ایک فرد کیلئے صِرف چائے کی ایک **چمچ** "زَیت" یعنی **زَیتون شریف** کا تیل ڈال کر پکائی گئی ہوں۔ مِرچ مَصالحہ اور ہلدی ڈالنے میں حَرَج نہیں۔ روزانہ ایک گرام (یعنی چُٹکی بھر) **ہلدی** بھی کے پیٹ میں جانی چاہئے اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ **کینسر** سے حفاظت ہوگی۔ ہر وقت کے کھانے

میں مذکورہ طریقے پر بنی ہوئی سبزی کی کم از کم ایک پوری رِکابی کھا لیجئے۔ اگر روٹی اور چاول وغیرہ کھانا ضروری ہو تو صِرف آدھی چپاتی، پانی میں اُبلے ہوئے چاول صِرف آدھا کپ، چھوٹی سی ایک بوٹی، آم کھانا ضروری ہو تو دن بھر میں صِرف آدھا آم، چائے پینا چاہیں تو ''اسکیمڈ مِلک'' کی پھیکی ہی پی لیجئے اگر نہ پی سکیں تو ڈاکٹر کے مشورہ سے چائے کے کپ میں **CANDEREL** کی ایک گولی ڈال لیا کریں۔ اگر شوگر کا مرض نہ ہو تو چینی کی جگہ چائے میں شہد ڈال لیجئے۔ سلاد، ککڑی، کھیرا وغیرہ بھی بکثرت استعمال کیجئے۔ ہر طرح کے کھانے اور سالن وغیرہ میں زیتون شریف کا تیل بہترین رہے گا ورنہ کارن آئل **CORN OIL** وہ بھی کم سے کم مقدار میں استعمال کیجئے، کھانے سے قبل سالن کے پیالے کے اوپر سے **چمچ** کے ذَرِیعے گھی یا تیل اس طرح سے نکال دیجئے کہ ایک قطرہ بھی نظر نہ آئے۔ ہاں بے اجازتِ شرعی یہ تیل پھینک دینا **اِسراف** وگناہ ہے دوبارہ پکانے میں استعمال فرما لیجئے۔ چاول، گائے اور بکرے کے گوشت، گھی، مکّھن، انڈہ کی زردی، کیک پیسٹریاں، کوکو چاکلیٹ اور ٹافیوں، نمکو والوں کی تلی ہوئی، چیزوں **CREAM** لگی ہوئی یا میٹھی غذاؤں، مٹھائیوں، آئسکریم، ٹھنڈے مشروبات، پکوڑے، کباب، سموسے وغیرہ ہر وہ چیز جس میں **مَیدہ**، **چِکناہٹ** یا **مٹھاس** شامل ہو ان سے بچئے۔ اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ وزن میں کمی آئے گی۔

اورآپ اِن شاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ خوش اَندام (**SMART**) ہوجائیں گے۔ ڈاکٹروں کے پاس کھانے کا "چارٹ" ملتا ہے اُن کے ذَرِیعے بھی وَزن کا تناسُب برقرار رکھا جاسکتا ہے۔ اپنے ڈاکٹر سے مشورہ کر کے وزن کم کرنا زیادہ مناسِب ہے۔ حتَّی الامکان ایک ہی ڈاکٹر سے علاج کا سلسلہ رکھنا چاہئے۔ اس سے فائدہ یہ ہوگا کہ وہ ڈاکٹر آپ کی جسمانی کیفیت سے واقِف ہوجائے گا لھٰذا علاج بہتر طریقے پر ہوسکے گا۔ ورنہ ڈاکٹر بدلتے رہیں گے تو ہر نیا ڈاکٹر "ایک اِکائی" سے علاج شروع کریگا اور آپ ہر ایک کا تختۂ مشق بنتے رہیں گے۔

قبض کے چار علاج

قُوتُ القُلُوب ج۲ ص۳۶۵ پر نَقل ہے کہ "**6** گھنٹے سے قبل اگر کھانا نکل جائے تب بھی **معدہ** بیمار اور اگر **24** گھنٹے سے زیادہ وَقت تک خارِج نہ ہو تب بھی سمجھ لیجئے کہ **معدہ** بیمار ہے۔ **جوڑوں کا دَرد** پیٹ کی ہوا روکنے کا نتیجہ ہے۔ جس طرح نَہر کا چلتا پانی اگر روک دیا جائے تو نَہر کے کناروں کو نقصان ہوتا اور کنارے ٹوٹ کر پانی بہنے لگتا ہے۔ اِسی طرح **پیشاب** روکنے سے جسم کو نقصان ہوتا ہے۔"

اپنا ہاضِمہ دُرُست رکھئے، ورنہ موٹاپے کا علاج مُشکِل ہے، **سبزیوں** اور **پھلوں** کا استِعمال کیجئے۔ اگر قَبض رَہتی ہو تو (۱) چار، پانچ عدد بیج سمیت **پکّے** امرود یا (۲) مناسِب مِقدار میں **پپیتا** کھا لیجئے اِن شاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ **پیٹ**

صاف ہوجائیگا۔ (۳) ہر چوتھے دن تین چار **چمّچ** اسپغول کی بھوسی یا ایک چمچ کوئی سا بھی ہاضم چورن پانی کے ساتھ نگل لیجئے۔ اِن شاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ **پیٹ کی صفائی** ہوتی رہے گی۔ روز روز اگر اسپغول یا ہاضم چورن استعمال کیا جائے تو اکثر بے اثر ہوجاتا ہے نیز (٤) اگر آپ کا **ڈاکٹر اجازت دے** تو ہر دو یا تین ماہ بعد پانچ دن تک صبح و شام ایک ایک ٹکیہ گرامیکس ٤٠٠ ملی گرام **GRAMEX 400m.g.**(Metronidazole) استعمال کیجئے۔ اسے قبض، بدہضمی وغیرہ اَمراض اور پیٹ کی اصلاح کیلئے اِن شاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ بہترین دواء پائینگے۔ مگر جب بھی یہ ٹکیہ لینا شروع کریں تو مسلسل پانچ دن پورے کرنا ضروری ہے۔ خالی پیٹ میں بھی لے سکتے ہیں، بدہضمی کا سب سے بہترین علاج **پیٹ کا قفلِ مدینہ** ہے۔

بے وقت نیند چڑھنے کا علاج

ایک گلاس پانی (نیم گرم ہو تو زیادہ بہتر) میں ایک چمّچ شَہد ملا کر نِہار مُنہ (یعنی صبح کچھ کھانے سے قبل) اور روزہ ہو تو اِفطار کے وقت بِلا ناغہ مستقِل استعمال کیجئے موٹاپا اور بہُت سی بیماریوں بِالخصوص پیٹ کے اَمراض سے اِن شاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ حفاظت ہوگی، بہتر یہ ہے کہ اس میں ایک ورنہ آدھا لیموں بھی نچوڑ لیا کریں تو اِن شاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ فوائد زائد ہوجائیں گے۔ اگر مُطالَعہ (مُطا-لَ-عَہ) کرتے کرتے یا اجتماع وغیرہ

میں بیٹھے بیٹھے بے وَقت نیند چڑھتی ہو گی تو ان شاء اللہ عَزَّوَجَلَّ اس سے بھی نَجات ملیگی۔

موٹاپے کا سب سے بہترین عِلاج

سب سے بہترین عِلاج **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے حبیب، حبیبِ لبیب، طبیبوں کے طبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کا تجویز فرمودہ ہے، ''بھوک کے تین حصّے کر لئے جائیں ایک حصّہ غذا ایک حصّہ پانی اور ایک حصّہ ہوا۔'' اگر کھانے میں **یہ طریقہ** اپنا لیا جائے تو اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ نہ کبھی بدن موٹا ہو گا نہ کبھی گیس، بادی، پیٹ میں گڑ بڑ، قبض وغیرہ کا عارِضہ۔ مگر ہائے! لذّت خور نفس کی حیلہ بازیاں ؎

آئینِ نو سے ڈرنا طَرزِ کُہن پہ اَڑنا
منزل یہی کٹھن ہے قوموں کی زندگی میں

زیادہ کھانے سے ہونے والے امراض

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! پیٹ کا قفلِ مدینہ لگانے کے بجائے زیادہ کھانے سے پیٹ خراب ہوتا ہے، اکثر قبض بھی ہو جاتی ہے اور مَقُولہ ہے، **اَلْقَبْضُ اُمُّ الْاَمْرَاض** یعنی ''قبض بیماریوں کی ماں ہے۔'' بقولِ اَطِبّاء (اَطِبّا) **80** فیصد اَمراض پیٹ کی خرابی سے پیدا ہوتے ہیں، ان میں سے امراض کی **12** قِسمیں یہ ہیں، (۱) دِماغی اَمراض (۲) آنکھوں کی بیماریاں (۳)

زَبان اور گلے کی بیماریاں (٤) سینے اور پھیپھڑے کے امراض (٥) فالج اور لَقوہ (٦) جسم کے نچلے حصّے کا سُن ہو جانا (٧) شُوگر (٨) ہائی بلڈ پریشر (٩) دِماغی شِرْیان (یعنی مَغز کی نَس) پھٹ جانا۔ (١٠) نَفسیاتی اَمراض (یعنی پاگل ہو جانا وغیرہ) (١١) جگر اور پِتّے کے اَمراض اور (١٢) ڈِپریشن۔

تندُرُستی رہنے کا نسخہ

حضرتِ سیِّدُنا ابنِ سالم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، اگر کوئی شخص گندم کی سوکھی روٹی اَدب کے مطابق کھالے اُس کو موت کے سوا کوئی بیماری نہیں آسکتی یعنی وہ کبھی بیمار نہ ہو۔ پوچھا گیا، اَدب کیا؟ فرمایا، **بھوک لگنے پر کھانے اور سَیر ہونے سے پہلے ہاتھ اُٹھالے۔** (اِحیاءُ العُلوم ج ٣ ص ٩٥)

نا سمجھ بیمار کو اَمرت بھی زہر آمیز ہے
سچ یہی ہے سَو دواء کی اِک دوا پرہیز ہے

بھوک کی پہچان

سنّت یہی ہے کہ جب تک بھوک نہ لگے اُس وَقت تک نہ کھایا جائے۔ صِرف کھانے کی خواہش پر کھا ڈالنا یا بھوک نہ ہونے کے باوُجود لگے بندھے وَقت پر لازِماً کھانا مُفید نہیں، بھوک کی تعریف بیان کرتے ہوئے حُجَّۃُ الْاِسلام امام محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہِ الوالی فرماتے ہیں، "**بھوک** کی علامت یہ ہے، خالی روٹی ہاتھ میں

آجائے تو بغیر سالن کے رَغبت کے ساتھ کھانے لگ پڑے، الغرض جو بھی روٹی ہاتھ میں لگے شوق سے کھالے اور اگر نفس صِرف روٹی ہی طلب کرے یا روٹی کے ساتھ سالن کی حاجت ہو تو سمجھیں کہ ابھی خوب چمک کر **بھوک** نہیں لگی۔"

(اِحیاءُ العُلوم ج ۳ ص ۹۷)

بھوک سے زِیادہ کھانا

بھوک سے زِیادہ کھانا **حرام** ہے۔ زِیادہ کا مطلب یہ ہے کہ اتنا کھالیا کہ **پیٹ خراب** ہونے کا گمان ہے مثلاً دَسْت آئینگے اور طبیعت بدمزہ ہو جائے گی۔

(بہارِ شریعت حصّہ ۱۶ ص ۳۰)

ہر ایک کی خُوراک یکساں نہیں ہوتی

کسی کو زیادہ کھاتا دیکھ کر حقیر جاننا یا بدگمانی کرنا جائز نہیں، کیونکہ اوّل تو پیٹ بھر کر کھانا گناہ نہیں اور دوسرے یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اُس کی خُوراک ہی زِیادہ ہو۔ جی ہاں جس طرح ہر ایک کی نیند یکساں نہیں ہوتی، یعنی کوئی تو دو گھنٹے آرام کر لے تو دن بھر چُست اور اگر کوئی دس گھنٹے پڑا سوتا رہے تب بھی سُست کا سُست ہی رَہتا ہے۔ اِسی طرح خُوراک میں بھی ہے یعنی کسی کا صِرف ایک روٹی میں پیٹ بھر جاتا ہے اور کوئی کوئی تو چار یا پانچ روٹیاں کھا جائے تب بھی سیر نہیں ہوتا! تو اب پانچ روٹیوں والا اگر تین روٹیاں کھائے تو یقیناً اِس نے بھوک سے کم کھایا اور ایک روٹی

والے کے مقابلے میں قربانی دینے میں بڑھ گیا۔ بَہَر حال دوسروں کی ٹوہ میں پڑنے کے بجائے اپنے اَعمال کی جانچ پڑتال کرنے ہی میں دنیاوآخرت کا بھلا ہے۔ کہ جب کسی کی طرف ایک اُنگلی سے اشارہ کرتے ہیں تو تین[۳] اُنگلیوں کا رُخ خود بخود اپنی طرف ہو جاتا ہے گویا اس میں اشارہ ہے کہ دوسرے پر تنقید کرنے کے بجائے اپنے آپ کو دیکھ!

حِرص کھانے کی دور کر یاربّ! عزوجل قلب کو نور نور کر یاربّ! عزوجل
بد گُمانی کی خُو نکل جائے دُور دل سے غُرور کر یاربّ! عزوجل

زِیادہ کھانے والے کا دل دُکھانا حرام ہے

بسیار خور یعنی زیادہ کھانے والے مُعَیَّن شخص پر بلا اجازتِ شَرْعی ملامت کر کے اُس کا دِل دُکھانا کبیرہ گناہ، حرام اور جہنّم میں لے جانے والا کام ہے، بعض اوقات زیادہ کھانے میں مجبوری بھی ہوتی ہے مَثَلاً **جُوعُ البَقَر** (یعنی گائے جیسی بھوک) نامی بیماری میں مریض کو اتنی سَخْت بھوک لگتی ہے کہ کتنا ہی کھا لے مگر بھوک کا اِحساس جاتا ہی نہیں! نَفس نہیں چاہتا پھر بھی بار بار کھانا پڑتا ہے اسی طرح مِعدے میں **اَلسَر** ہو تو خالی پیٹ میں تکلیف بڑھتی ہے لہٰذا کچھ نہ کچھ کھاتے رَہنا پڑتا ہے۔ بَہَر حال اگر کوئی زیادہ کھاتا ہو اُس کے بارے میں بھی اچھا گمان کرنا ضَروری ہے کہ کم کھانا مُستحب ہے جبکہ مسلمان پر بدگُمانی حرام۔

دعوتِ اسلامی کے سنّتوں کی تربیّت کے مَدَنی قافِلوں میں سفر اور روزانہ فکرِ مدینہ کے ذَرِیعے مَدَنی اِنعامات کا کارڈ پُر کر کے ہر مَدَنی ماہ کے دس دن کے اندر اندر اپنے یہاں کے ذِمّہ دار کو جَمع کروانے کا معمول بنا لیجئے۔ اِن شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اِس کی بَرَکت سے پابندِ سنّت بننے، گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کیلئے کُڑھنے کا ذِہن بنے گا۔

ڈٹ کر پانی پینا **سخت** گرمی کا موسم ہو، روزہ ہو، شدّت کی پیاس لگی ہو اور اِفطار کے وقت ٹھنڈا پانی اور میٹھا شربت موجود ہو ایسے موقع پر مَحض رِضائے الٰہی عَزَّوَجَلَّ کیلئے شربت کو ترک کر کے پانی بھی اتنا کم پینا کہ پیاس نہ بُجھے یہ افضل عمل اور اہلِ تقویٰ کا طریقہ ہے۔ اور اگر کوئی اتنا پانی و شربت پئے کہ پیاس بجھ جائے تو اِس میں کسی قِسْم کا گناہ نہیں۔ گُردے کی پتھری وغیرہ کے علاج کیلئے مجبوراً پانی بکثرت پینا پڑتا ہے۔ اور یوں بھی سَیرابی (یعنی اِتنا پانی پی لینا کہ پیاس بجھ جائے) کے بعد جبراً مزید پینا نفس پر شاق ہوتا ہے۔ آبِ زم زم کی تو بات ہی کچھ اور ہے۔ "اِس کو بہ نیّتِ عبادت دیکھنے سے ایک سال کی عبادت کا ثواب ملتا ہے، اس کو پی کر جو بھی دعاء مانگی جائے وہ قبول ہوتی ہے۔" (المَسلکُ المُتقسّط المعروف مَناسِکُ المُلّا علی قاری ص ٤٩٥)

حُصولِ ثواب کی نیّت سے اِس کو پیٹ بھر کر پینا چاہئے۔ مُحسِنِ اہلسنّت،

صَدرُالشَّرِیعَہ، بَدرُ الطَّرِیقہ حضرتِ علّامہ مولانا مُفتی محمد امجد علی اَعظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، وہاں جب پیو پیٹ بھر کر پیو۔ حدیثِ پاک میں ہے، ہم میں اور مُنافِقوں میں یہ فرق ہے کہ وہ زم زم کوکھ (یعنی پیٹ) بھر کر نہیں پیتے۔

(بہارِ شریعت حصہ ٦ ص ٤٧، اَلْمُسْتَدرَک لِلْحاکم ج ١ ص ٦٤٦ رقم الحدیث ١٧٣٨)

یہ زم زم اُس لئے ہے جس لئے اس کو پئے کوئی
اِسی زم زم میں جنّت ہے اِسی زم زم میں کوثر ہے

پیدل چلئے

فِزیوتھراپِسٹ سے مشورہ کر کے اپنی عمر کے حساب سے روزانہ ہلکی پُھلکی ورزِش کرتے رہنا چاہئے۔ نیز رات کھانے کے بعد بقولِ اَطِبّاء کم از کم ڈیڑھ سو (150) قدم پیدل چلنا چاہئے۔ میرا مَدَنی مشورہ ہے کہ چلتے چلتے کم از کم چالیس بار یہ دُرُود شریف: صَلَّی اللّٰہُ تَعالٰی عَلٰی محمّد پڑھنے کا معمول بنالیجئے اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ 150 سے زائد قدم چلنا ہو جائے گا۔ ہر ایک کو روزانہ ایک گھنٹہ پیدل چلنا چاہئے۔ جس کی بالکل عادت نہیں ہے وہ ابتداءً صِرف 12 مِنَٹ چلے یا چلتے چلتے صَلَّی اللّٰہُ تَعالٰی عَلٰی محمّد 313 بار پڑھے اور آخر میں ایک بار وَ عَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصحٰبِہٖ وَ بارَکَ وَسَلَّم کہہ لے، ذرا اطمینان سے پڑھنے سے ان شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ایک کلومیٹر ہو جائیگا۔ یوں بتدریج بڑھاتے بڑھاتے تیس دن کے اندر اندر روزانہ 5

کِلومیٹر تک چلنے کی ترکیب بنالے۔ اسلامی بہنیں گھر کی چار دیواری میں ٹہلیں، اپنے اَوراد بیٹھ کر پڑھنے کے بجائے چلتے پھرتے پڑھنے کی عادت بنائیں۔ میری درخواست قبول کرتے ہوئے پیدل چل لیجئے ورنہ خُدانخواستہ ڈاکٹر کے کہنے پر کہیں نَدامت و ٹینشن کا بوجھ اُٹھائے ''دوڑنا'' نہ پڑے!

طاقت سے زِیادہ بوجھ

پارہ تیسرا، سُورَۃُ الْبَقَرہ کی آخری آیتِ کریمہ میں خدائے رحمٰن عَزَّوَجَلَّ کا فرمانِ رَحمت نشان ہے،

لَا یُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَاؕ (پ ۳ البقرۃ ۲۸۶)

ترجَمۂ کنزالایمان: اللہ عَزَّوَجَلَّ کسی جان پر بوجھ نہیں ڈالتا مگر اُس کی طاقت بھر۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کسی پر اُس کی طاقت سے زِیادہ بوجھ نہیں ڈالتا۔ مگر افسوس صد کروڑ افسوس! اُس حَریص بندہ پر جو لذّتِ نَفس کیلئے ایک تو کھانا خوب ڈٹ کر کھاتا ہے اوپر سے فَقَط برائے لذّات دن رات کے مختلف اَوقات میں بھی کچھ نہ کچھ کھا کر اپنے **معِدہ** پر اُس کی طاقت سے زیادہ بوجھ ڈالتا چلا جاتا ہے۔ ظاہر ہے جو شخص ایک مَن اُٹھا سکتا ہو اُس پر ڈھائی مَن کا وَزن لاد دیا جائے تو لڑکھڑا کر گر پڑیگا۔ اسی طرح **مِعدہ** کے کام کرنے کی بھی ایک حد ہے تو اگر اچّھی طرح چبائے بغیر یا ضَرورت سے زیادہ

غذائیں اس میں ڈالی جائیں گی تو بے چارہ آخر کس کس چیز کو کس طرح ہَضم کر سکے گا؟ نتیجۃً نظامِ اِنْہِضام دَرْہم بَرْہم ہو جائیگا، **مِعدہ** بیمار پڑ جائیگا اور پھر سارے جسم کو اَمراض فَراہَم (SUPPLY) کرنے لگے گا۔ جیسا کہ طبیبوں کے طبیب، محبوبِ ربِّ مُجیب عَزَّوَجَلَّ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کا فرمانِ حِکمت نِشان ہے، مِعْدہ بدن میں حَوض کی مانِند ہے اور (بدن کی) نالیاں (یعنی رَگیں) مِعْدہ کی طرف آنے والی ہیں اگر مِعْدہ صحّت مند ہو تو رَگیں (مِعْدہ میں سے) صحّت لیکر پلٹتی ہیں اور اگر مِعْدہ خراب ہو تو رگیں بیماری لیکر واپَس جاتی ہیں۔

(شُعَبُ الایمان ج ۵ ص ۶۶ رقم الحدیث ۵۷۹۶)

مَرضِ عِصیاں کی تَرقّی سے ہُوا ہوں جاں بلَب
مجھ کو اچّھا کیجئے حالت مِری اچّھی نہیں

میں کھانا بَہُت کم کھاتا ہوں

بعض ایسے اسلامی بھائی جو کہ یا تو وَزْن دار ہوتے ہیں یا پیٹ کی بیماریوں کا شکار، وہ کہتے سنائی دیتے ہیں، ''میں کھانا بَہُت کم کھاتا ہوں۔'' ان میں بعض تو سَخت دِلی کی وجہ سے جھوٹ بولنے میں بے باک ہوتے ہیں اور بعض افراد غَلَط فَہمی کی وجہ سے ایسا کہہ دیتے ہیں۔ مگر ان کے دن بھر کے غذائی معمولات پر نظر ڈالیں تو پتا چلتا ہے کہ یہ جس کو ''کم کھانا'' کہہ رہے ہیں اُس میں ناشتہ میں انڈہ پراٹھہ،

مَسکہ بن، ملائی، حلوہ، چھولے پوری پھر دن بھر کی اِضافی غذا دو ایک ٹھنڈی بوتلیں ایک آدھ آئس کریم، تین چار بار چائے بِسکٹ، برگر، آلو چھولے، کیک پیس، تھوڑی سی مٹھائی وغیرہ بھی شامل ہے اور یوں معِدہ کی تباہی، وَزن داری یا بیماری کا راز فاش ہو جاتا ہے! اگر کسی کا واقِعی تھوڑا سا کھانے میں پیٹ بھر جاتا ہے اُس کو بھی چاہئے کہ مزید کم کرے یہاں تک کہ بھوک باقی رہے۔ گویا چیونٹی اپنے "گن" میں سے کم کرے اور ہاتھی اپنے "مَن" میں سے۔

کمزور دل
خدا ہم کو سچ بولنے کی دے توفیق
تو مُنہ سوچ کر کھولنے کی دے توفیق

کم خوری کی اِحتیاطیں

مسئلہ ۱: **والِد یا والِدہ** حُکم دے کہ پیٹ بھر کے کھالو تو اُن کی اطاعت کرے۔

مسئلہ ۲: **اگر** مُلازِمَت کرتے ہیں اور کم کھانے سے کمزوری آتی اور کام میں کوتاہی ہوتی ہے تو کم کھانے کیلئے سیٹھ کی اجازت ضَروری ہے۔

مسئلہ ۳: **اِسی** طرح اسلامی تعلیم و تعلُّم میں رُکاوٹ ہوتی ہے تو حسبِ ضَرورت کھالیجئے۔

مسئلہ ۴: **آپ** کا مِہمان ساتھ کھا رہا ہو اور اِمکان ہے کہ آپ کے کم کھانے کے باعِث وہ بھی شرمندہ ہو کر ہاتھ روک لے گا تو اُس کا ساتھ دیجئے۔

اگر مِیزبان اِصرار کرے اور کوئی مجبوری نہ ہو تو بھوک باقی ہونے کی صورت میں تھوڑا مزید کھا لیجئے کہ مسلمان کا دل خوش کرنا ثواب ہے۔

اللہ کے محبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب عَزَّوَجَلَّ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کا فرمانِ مسرّت نشان ہے، جو شخص مسلمان کے گھر والوں میں خوشی داخل کرے اللہ تعالیٰ اسکے لئے جنّت کے علاوہ کسی شَئے کو پسند نہیں کرتا۔ (طَبرانی صغیر ج ۲ ص ۵۱)

کم کھانا افضل مگر جھوٹ بولنا حرام

دعوت میں جب **میزبان** کہے، اور لیجئے! تو اگر آپ فارِغ ہو چکے ہیں اور بھوک باقی ہونے کے باوُجود مزید کھانا نہیں چاہتے تو بہُت سنبھل کر جواب دیجئے، مَثَلاً کہئے، **اللہ** عَزَّوَجَلَّ بَرَکت دے، **جَزاكَ اللّٰهُ خيراً**۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰه** میں اپنے حساب سے کھا چُکا وغیرہ۔ ہر گز ہر گز جھوٹے فقرے مت کہئے۔ کم کھانے کے باوُجود بولے جانے والے جھوٹے جُملوں کی مِثالیں یہ ہیں: **میں** نے پیٹ بھر کر کھا لیا ہے، **میرا** پیٹ فُل ہو گیا ہے، نہیں **نہیں** اب پیٹ میں بالکل گنجائش نہیں، **سچ** کہتا ہوں بالکل بھوک باقی نہیں وغیرہ وغیرہ۔

یاد رکھئے! جھوٹ بولنا گناہِ کبیرہ، حرام اور جہنَّم میں لے جانے والا کام ہے۔ راہِ تقویٰ پر بہُت سنبھل کر چلنا ہے، کہیں

ایسا نہ ہو کہ بھوک سے کم کھانے کا مُستحب وافضل کام کرنے جائیں اور نفس اُٹھا کر رِیاکاری، جھوٹ، تکبُّر، ماں باپ کی نافرمانی اور مسلمان کی تحقیر وبدگمانی وغیرہ وغیرہ حرام کاموں میں ڈال کر جہنّم کا حقدار بنادے۔ کیوں کہ **نفس** کا کام ہی بُرائیوں پر اُبھارنا ہے۔ چنانچہ قرانِ پاک میں ارشاد ہے:

اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَةٌۢ بِالسُّوْٓءِ
(پ ۱۳ یوسف آیت ۵۳)

ترجَمۂ کنزالایمان: بے شک نفس تو بُرائی کا بڑا حکم دینے والا ہے۔

نفس کی چال سے بچا یا ربّ عزوجل
اِس کے جنجال سے بچا یا ربّ عزوجل

نفس کو مارنے کی بھر پور کوشش کرنی چاہئے کہ جو نفس کو مارنے اور اُس کو بُری خواہشات سے روکنے میں کامیاب ہو جاتا ہے اُس کیلئے جنّت کی بشارت ہے چُنانچہ خدائے رحمٰن عزّوجلّ کا فرمانِ جنّت نشان ہے:

وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى ﴿۴۰﴾ فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِیَ الْمَاْوٰى ﴿۴۱﴾
(پ ۳۰ النّٰزعٰت آیت ۴۰، ۴۱)

ترجَمۂ کنزالایمان: اور وہ جو اپنے ربّ عزوجل کے حُضور کھڑے ہونے سے ڈرا اور نفس کو خواہش سے روکا تو بے شک جنّت ہی ٹھکانہ ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

نَفْس کسے کہتے ہیں؟

اگر رِضائے الٰہی عَزَّوَجَلَّ کی خاطِر "پیٹ کا قفلِ مدینہ" لگا کر بھوک کی بَرَکتیں لوٹنے کا آپ کا ذِہن بن گیا ہے تو یہ دھیان میں رکھئے کہ نَفْس کے ساتھ سَخت مقابلہ رہے گا۔ نَفْس آسانی سے قابو میں آنے والا نہیں۔ حضرت سیِّدُنا بایزید علیہ رحمۃ المجید فرماتے ہیں، "**نَفْس** ایک ایسی صِفَت ہے، جس کی باطِل کے سِوا تسکین ہوتی ہی نہیں۔" (یعنی نَفْس بُرائیوں ہی سے خوش رہتا ہے) حضرتِ سیِّدُنا سُلیمان دارانی قُدِّسَ سِرُّہُ الرَّبّانی فرماتے ہیں، **نَفْس کی مخالَفت افضل ترین عمل ہے۔**

(کشفُ المحجوب ص ۳۹۶،۳۹۵)

اللہ عَزَّوَجَلَّ، اللہ کے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم سے — فریاد ہے نَفْس کی بدی سے

ایماں پہ بہتر موت او نَفْس — تیری ناپاک زندگی سے

دل کے لئے سال بھر کی عبادت سے بہتر

حضرتِ سیِّدُنا ابو سُلیمان دارانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورانی فرماتے ہیں، "نَفْس کی خواہِشوں میں سے کسی ایک خواہِش کو تَرک کر دینا دل کے لئے ایک سال کے روزوں اور سال بھر کی راتوں کے قِیام سے بھی زیادہ فائِدہ مند ہے۔"

(حذب القلوب ج ۲ ص ۳۳۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

لومڑی کا بچّہ

بُزُرگانِ دین رَحِمَهُمُ اللّٰهُ الْمُبِین کا بعض اوقات نَفْس کو مثالی صورت میں دیکھنا ثابت ہے، چُنانچِہ حضرتِ سیِّدُنا محمد علیان نسوی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں، اِبتدائے حال میں جب **نَفْس** کی ہلاکت خیزیوں کے بارے میں معلومات ہوئیں تو مجھے اِس سے سخت دشمنی ہوگئی۔ ایک دن **لُومڑی کے بچّے** کی طرح کا کوئی جانور یکایک میرے حلق سے نکل پڑا! **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ نے مجھے اُس کی پہچان کروادی اور میں سمجھ گیا کہ یہ میرا **نَفْس** ہے میں فوراً اُس پر پِل پڑا اور اپنے پاؤں سے اُسے کُچلنے اور روندنے لگا مگر **یا لَلْعَجَب**! میں جُوں جُوں اُس پر ضَرب لگاتا وہ قد آور ہوتا چلا جاتا! میں نے کہا، اے **نَفْس**! ہر چیز تکلیف اور زخموں سے ہلاک ہوتی ہے مگر تو ہے کہ اُلٹا بڑھتا چلا جارہا ہے! اُس نے جواب دیا، **میرا** معاملہ ہی اُلٹا ہے، جن چیزوں سے اَوروں کو تکلیف ہوتی ہے مجھے اُن سے راحت ملتی ہے اور جن چیزوں سے دوسروں کو راحت ہوتی ہے مجھے اُن سے تکلیف پہنچتی ہے!

(کشف المحجوب مترجم، باب مجاهداتِ نفس، ص ۲۰۷)

نِہنگ[1] و اَژدہا مارا اگر چہ شیرِ نَر مارا
بڑے مُوذی کو مارا نفسِ اَمّارہ کو گر مارا

[1] نِہنگ (نِ۔ہَن۔گ) یعنی مگرمچھ

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم): جس نے مجھ پر دس مرتبہ صبح اور دس مرتبہ شام درودِ پاک پڑھا اسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

کھانے کیلئے جینا!

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! **نَفس** کو مارنا بَہُت ہی مشکل اَمر ہے۔ بس کسی طرح اِس کو قابو کرنے کی کوشش کرنی چاہئے اور اِس کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ **نَفس** جو کہے اُس کا اُلٹ کیا جائے۔ مَثَلاً وہ اچّھے اچّھے کھانوں، چٹپٹے چَٹخاروں کا مشورہ دے یا ڈٹ کر کھانے کی ترغیب دلائے اُس وقت اِس کی نہ مانے، صِرف حسبِ ضَرورت ہی کھائے۔ حُضُور داتا صاحِب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، بھوک، صِدّیقین کی غذا اور مُریدوں کی راہِ سُلوک ہے۔ ''پہلے لوگ زِندہ رہنے کے لئے کھاتے تھے مگر تم کھانے کیلئے زِندہ ہو۔''

(کشف المحجوب مترجم ص ۶۰۵)

دعوتِ اسلامی کے سنّتوں کی تربیّت کے مَدَنی قافلوں میں سفر اور روزانہ فکرِ مدینہ کے ذَرِیعے مَدَنی اِنعامات کا کارڈ پُر کر کے ہر مَدَنی ماہ کے دَس دن کے اندر اندر اپنے یہاں کے ذمّہ دار کو جَمع کروانے کا معمول بنا لیجئے۔ اِن شآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اِس کی بَرَکت سے پابندِ سنّت بننے، گناھوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کیلئے کُڑھنے کا ذِہن بنے گا۔

مریض خود طبیب بن گیا!

منقول ہے، حضرتِ سیِّدُنا شیخ خواجہ محبوبِ الٰہی نظامُ الدّین اَولیاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سخت بیمار ہو گئے۔ مُریدین نے عرض کیا، حُضور یہاں ایک

پنڈِت ''جھاڑ پھونک'' کرتا ہے اور اس کا علاج بہُت چلتا ہے اگر حُکم ہو تو اس کے پاس لے چلیں۔ فرمایا، میں علاج کیلئے کافر کے پاس نہیں جاؤں گا۔ مرض نے مزید شدّت اختیار کی اور آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بے ہوش ہو گئے۔ مُریدین اٹھا کر اُسی ''پنڈِت'' کے پاس لے گئے اُس نے پھونک ماری تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو ہوش آ گیا اور صِحّتیاب ہو گئے۔ آپ نے اپنے آپ کو صحّت مند پایا، پنڈِت کو دیکھ کر اِستِفسار فرمایا، تمہیں عِلاج میں یہ مَلَکَہ (م۔ لَ۔ کَہ) کیسے حاصِل ہوا؟ کہا، میرے گُرو (یعنی اُستاد) نے مجھ سے بَچَن (یعنی عہد) لیا ہے **کہ نَفْس جو کچھ کہے اُس کا اُلٹ کرنا**۔ لھٰذا جب ٹھنڈا پانی پینے کو خواہش ہوتی ہے تو **گرم** پیتا ہوں، **چاول** کھانے کو جی چاہتا ہے تو **روٹی** کھالیتا ہوں اِس طرح **نَفْس** کے کہنے کا **اُلٹا** کرتے رہنے سے مجھ میں یہ **قُوَّت** پیدا ہو چکی ہے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا، یہ بتاؤ، تمہارا **نَفْس** مسلمان ہونے کی اجازت دیتا ہے یا نہیں؟ کہا، منع کرتا ہے، فرمایا، یہ مسلمان ہونے سے منع کرتا ہے تو تمہارے اُصول کے مطابِق تمہیں اس کے کہنے کا اُلٹ کرتے ہوئے **مُسلمان** ہو جانا چاہئے۔ یہ بات آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کچھ اِس دِلنشین انداز میں ارشاد فرمائی کہ تاثیر کا تیر بن کر اُس کے دل میں پیوَسْت ہو گئی اور وہ بے ساختہ پکار اُٹھا، میں اپنے **کُفر** سے توبہ کر کے **مُسلمان** ہوتا ہوں اور پڑھا، **لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ** صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم۔

سُبحٰنَ اللّٰہ ! اُس نے حضرتِ خواجہ نظامُ الدّین رحمۃ اللہ المبین کے ظاہر کا علاج کیا اور آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے اُس کا اِحسان چُکاتے ہوئے اُس کے **باطن** کا علاج کر دیا، اُس نے آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے **جِسم** کا عِلاج کیا، آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے اُس کی **روح** کا علاج کر دیا، اُس نے **ظاھِری** مرض دُور کیا آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے اُس کے باطنی یعنی **کُفر** کے مرض کو دور کر دیا!

نگاہِ ولی میں وہ تاثیر دیکھی
بدلتی ہزاروں کی تقدیر دیکھی

مَسُوڑھوں کا کینسر

چائے پان کے عادی غِذا کے ساتھ ساتھ چائے ور پان میں بھی کمی کا ذِہن بنائیں یہ نہ ہو کہ آپ غِذا میں کمی کرنے جائیں اور نفسِ مکّار آپ کو بھوک مِٹانے کا جھانسا دیکر چائے اور پان کی کثرت کی آفت میں پھنسا دے۔ چائے گُردوں کیلئے مُضِر (یعنی نقصان دِہ) ہے۔ پان، گُٹکا، مَین پوری اور خوشبودار سَونف سُپاری وغیرہ کی عادت نکالدینے میں ہی عافیت ہے۔ جو لوگ ان کا کثرت سے استِعمال کرتے ہیں ان کو **مَسُوڑھوں، مُنہ اور گلے کے کینسر کا اندیشہ رَہتا ہے۔** زِیادہ پان کھانے والوں کا مُنہ اندر سے لال ہو جاتا ہے، اگر مسُوڑھوں میں خون یا پیپ ہو گیا تو ان کو نظر نہیں آئے گا اور پیٹ میں جاتا رہے گا۔ شاید ان کو معلوم بھی اُس

وقت ہوگا جب خُدانخواستہ کسی **خطرناک بیماری** نے جڑ پکڑ لی ہوگی!

نقلی کتھے کی تباہ کاریاں

پاکستان میں غالباً **کتھے** کی پیداوار نہیں ہوتی، لِھٰذا دولت کے حَرِیص اَفراد جنہیں دنیا و آخرت کے **برباد** ہونے کی کوئی فِکر نہیں ہوتی وہ **مٹی** میں چمڑا رنگنے کا **رنگ** ملا کر "**کتھا نُما بنا**" کر بیچتے ہیں! اور یوں بے چارے **پان خور** طرح طرح کے اَمراض کا شکار ہوکر تباہ و برباد ہوتے رہتے ہیں۔

کھانے کا مزہ صِرف حلق تک ہوتا ہے

جو کی سُوکھی روٹی ہو یا گھی سے تربتر پراٹھہ، پیٹ میں جانے کے بعد دونوں ایک ہوجاتے ہیں۔ جُوں ہی نوالہ **حلق** سے نیچے اُترا اُس کا ذائِقہ خَتْم۔ جو ہاتھ میں آیا وہ پیٹ میں ڈالتے چلے جانے اور ڈٹ کر کھانے میں زَبان کا مزا تو صِرف چند لمحوں کیلئے ہی ہوتا ہے مگر اِس کے دِینی و دُنیوی نقصانات دیرپا ہوتے ہیں۔ اگر کوئی ٹھنڈے دل سے غور کرے تو اُس پر آشکار (آش۔کار) ہوجائے گا کہ **دو منٹ** کی لَذّت کی خاطِر آخِرت کا طویل حساب سر لینا نیز برسوں تک چلنے والی بلکہ قَبْر تک پیچھا کرنے والی بیماریوں کو گلے لگالینا ہرگز دانشمندی نہیں لِھٰذا "پیٹ کا قفلِ مدینہ" لگاتے ہوئے کم کھانے ہی میں عافِیت ہے۔ حضرتِ سیِّدُنا ابودَرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، "**گھڑی** بھر کیلئے خواہش کی پَیروی طویل غم کا باعِث ہوتی ہے۔"

یاوہ گوئی، ڈٹ کے کھانا خوب سونا چھُوٹ جائے

دُنیوی لذّات سے دل کاش میرا ٹوٹ جائے

لذیذ لقمے کی عجیب حقیقت

غور کیجئے! مُنہ میں پانی لانے والا، خوشبو سے مُعطّر، گھی میں تَربَتر، لَذیذ تَرین چٹپٹا **نِوالہ** بڑے شوق سے اگر کوئی مُنہ میں ڈالے اور چبڑ چبڑ کر کے چبا کر جُوں ہی حَلق سے نیچے اُتارے کہ اُچھلا آئے اور قَے باہَر نکل پڑے تو اب اُس کی طرف دیکھنے کو بھی اُس کا جی نہیں چاہے گا۔ یہ ہے اُس **لقمۂ تر کی حقیقت**۔ مزید اس لذیذ کھانے کی حیثیت کو اِس حِکایت سے سمجھنے کی کوشش کیجئے۔

دل جلانے والی حکایت

ایک مَحلّہ میں بیتُ الْخَلاء کی صَفائی کی جارہی تھی، اور فُضلہ (یعنی پاخانہ) بکھرا ہوا تھا، لوگ ناک پر رومال رکھے وہاں سے تیزی کے ساتھ گزر رہے تھے کہ فُضلے نے (بزبانِ حال) پکار کر کہا، **اے بھاگنے والو!** ذرا ٹھہرو! مجھے پہچانو میں کون ہوں! میں وُہی ہوں جسے تم نے خوب مشقّت سے کمایا، بڑی محنت سے پکایا اور مزے لے لیکر کھایا، اور اپنے مِعدہ میں چھپایا۔ افسوس! تمھاری تھوڑی دیر کی صُحبت نے میرا یہ حال بنایا! مجھ سے کیوں بھاگتے ہو! میں تو تمہاری لذیذ **بِریانی** ہوں۔۔۔۔میں وُہ تمہارا گھی سے تربتر **پراٹھہ** ہوں،۔۔۔۔ میں تو تمھارا چٹپٹا **قورمہ** ہوں۔

دیکھو مجھے جو دیدۂ عبرت نگاہ ہو

اپنی اوقات یاد دِلانے والے تازیانے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عبرت ہی عبرت ہے کھانا جتنا **اچھا** ہوتا ہے اُس کا **انجام** اُتنا ہی بُرا ہوتا ہے۔ انسان جتنا زیادہ لذیذ اور چکنا پکوان کھاتا ہے اُس کا بَراز بھی اُتنا ہی زیادہ گندا اور بد بو دار ہوتا ہے۔ جبکہ گھاس چارہ کھانے والے جانوروں کا گوبر انسان کے بُراز کے مقابلہ میں نہایت ہی کم گندا ہوتا ہے۔ ہوسکتا ہے ان باتوں کو پڑھ یا سُن کر کسی کا جی متلانے لگے اور نَفس غصہ دلانے لگے تو ایسوں کی خدمت میں عرض یہ ہے کہ آپ کا خفا ہونا بیکار ہے، آپ کی یہ خفگی بھی سراسر عبرت ہے، **غور کیجئے** کہ ہم جیسا گنہگار انسان خوب اکڑتا اور اینٹھتا ہے اور اتنا نہیں سوچتا کہ میری اَوقات ہی کیا! میں تو وہ ناکارہ ہوں کہ بہترین غِذائیں بھی میرے ساتھ تھوڑی سی دیر رہنے کے بعد اِس قدر تباہ و مَسخ ہو جاتی ہیں کہ اب ان کا تذکرہ سننا خود مجھے گوارا نہیں! حضرتِ سیِّدُنا طاؤس رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کسی کو اکڑ کر چلتے ہوئے دیکھ کر فرمایا، یہ اُس کی چال نہیں جس کے پیٹ میں گندگی بھری ہو! حضرتِ سیِّدُنا مُطَرِّف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے حَجّاج بن یوسُف کے لشکر کے سِپہ سالار مُہلَّب کو رَیشمی لباس پہنے اکڑتے ہوئے چلتے دیکھا تو ٹوکا۔ وہ کہنے لگا، مجھے جانتے نہیں میں کون ہوں! فرمایا، ''میں تجھے اچّھی طرح جانتا ہوں کہ شُروع میں تو ایک گندہ قطرہ تھا اور آخر میں سڑا ہوا مُردہ ہوگا اور یہ تو سبھی جانتے

ہیں کہ تو پیٹ میں نَجاست اٹھائے پھرتا ہے!'' یہ کھری کھری سُن کر وہ شرما گیا اور اکڑی والی چال سے باز آگیا۔ حضرتِ سیِّدُنا مُصْعَب بن زُبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، ''تعجب ہے، انسان تکبُّر کرتا ہے حالانکہ وہ دو بار پیشاب گاہ سے نکلا ہے!

کیا آپ کم کھانے کی عادت بنانا چاہتے ہیں؟

اگر آپ پیٹ کا قفلِ مدینہ لگانے یعنی کم کھانے کی عادت بنانا اور اس پر اِستقامت پانا چاہتے ہیں تو **میرے ان مَدَنی** مشوروں پر عمل کیجئے ان شاء اللہ عزَّوَجَلَّ بہت فائدہ ہوگا۔ اپنا ذِہن اس طرح بنایئے جیسا کہ حُجَّۃُ الاسلام امام محمد غزالی علیہ رحمۃ الوالی فرماتے ہیں، ''آخرت میں حساب و کتاب کی ہولناکیوں اور سکراتِ موت کی شدّت کا ایک باعِث پیٹ بھر کر کھانا بھی ہے، حُجَّۃُ الاسلام امام محمد غزالی علیہ رحمۃ الوالی مزید فرماتے ہیں، زِیادہ کھانے سے آخرت کے ثواب میں کمی واقع ہوتی ہے۔ لٰہذا تم جس قَدَر لذَّتیں دنیا کے اندر حاصِل کرلو گے اُتنا حصّہ آخرت میں کم ہو جائے گا۔ (منہاج العابدین، ص ۹۴)

ڈٹ کے کھانے کی مَحبَّت قَلْب سے میرے نکال
نَزْع میں دے مجھ کو راحت اے خدائے ذُوالجلال عزوجل

جہنمیوں کا کھانا پینا

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! زَبان کے چند منٹ کے لئے ذائقے کی خاطِر اس

فرمانِ مصطفٰی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جب تم مُرسَلین (علیہم السلام) پر دُرُود پڑھو تو مجھ پر بھی پڑھو بے شک میں تمام جہانوں کے رب کا رسول ہوں۔

قدَر خوفناک مُعاملات کی پرواہ نہ کرنا عقلمندی نہیں، **پیٹ کا قفلِ مدینہ** لگاتے ہوئے کم، کم اور کم کھانے ہی میں عافِیت ہے۔ شِکَم سیری یا لذیذ اشیاء کھانے اور ٹھنڈے مشروبات پینے کو جی للچائے تو جہنّمیوں کے دل ہِلا دینے والے کھانے پینے کو یاد کیجئے۔ جنہیں کُفّار کیلئے تیار کیا گیا ہے۔ چُنانچہ پارہ ۲۵ سورۃُ الدُّخان کی آیت نمبر ۴۳ تا ۴۶ میں دوزخیوں کے ہوشرُبا کھانے کا تذکرہ کرتے ہوئے خُدائے قہّار وجبّار جَلَّ جَلالُہٗ ارشاد فرماتا ہے:۔

إِنَّ شَجَرَتَ الزَّقُّومِ ۝ طَعَامُ الْأَثِيمِ ۝ كَالْمُهْلِ يَغْلِي فِي الْبُطُونِ ۝ كَغَلْيِ الْحَمِيمِ ۝

ترجَمۂ کنزالایمان: بیشک تھوہڑ کا پیڑ گنہگاروں کی خُوراک ہے۔ گلے ہوئے تانبے کی طرح پیٹوں میں جوش مارے جیسا کھولتا پانی جوش مارے۔

(پ ۲۵ الدُّخان ۴۳ تا ۴۶)

جہنّمیوں کے تباہ کُن **مشروب** کے بارے میں پارہ ۲۶ سورۂ محمّد کی ۱۵ ویں آیت میں ارشاد ہوتا ہے:۔

وَسُقُوا مَاءً حَمِيمًا فَقَطَّعَ أَمْعَاءَهُمْ

ترجَمۂ کنزالایمان: اور انہیں کھولتا پانی پلایا جائے کہ آنتوں کے ٹکڑے ٹکڑے کردے۔

سانپوں کے زہر کا پیالہ

مُغیث بن سُمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، جب کسی کو دوزخ میں لایا جائے گا تو اُس سے کہا

جائیگا، اِنتظار کرو ہم تمہیں ایک تُحفہ دیتے ہیں، پھر **سانپوں کے زَہر کا پیالہ** اُس کو دیا جائے گا، جب وہ اُسے اپنے مُنہ کے قریب کریگا تو اُس کے چہرے کا گوشت اور ہڈّیاں کٹ کر گر پڑیں گے۔ (البُدور السّافِرہ ص ٤٤٢)

کرم از پئے مصطَفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یاالٰہی عزوجل
جہنّم سے مجھ کو بچا یاالٰہی عزوجل

دعوتِ اسلامی کے سنّتوں کی تربیّت کے مَدَنی قافلوں میں سفر اور روزانہ فکرِ مدینہ کے ذَرِیعے مَدَنی اِنعامات کا کارڈ پُر کر کے ہر مَدَنی ماہ کے دَس دن کے اندر اندر اپنے یہاں کے ذِمّہ دار کو جمع کروانے کا معمول بنالیجئے۔ اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اِس کی بَرَکت سے پابندِ سنّت بننے، گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کیلئے کُڑھنے کا ذِہن بنے گا۔

بڑی نعمت کا حساب بھی بڑا!

گھر کے تمام اَفراد مُتَّفِق ہوں تو کھانے سالن وغیرہ میں جتنا تیل مَصالحہ ڈالتے ہیں اُس کی مقدار آدھی کر دیجئے۔ ہوسکتا ہے کھانے کی لَذّت کم ہو جائے، جب لذّت میں کمی آئیگی تو رَغبت میں بھی کمی آئیگی اور اِنْ شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ **پیٹ کا قفلِ مدینہ** لگانے یعنی کھانا کم کھانے میں آسانی ہو جائیگی۔ **روٹی** کا معمولی سا ٹکڑا جس سے پیٹ میں بوجھ ڈالا گیا یعنی بھوک مٹائی گئی اِس کا قیامت میں حساب نہ ہو گا۔ ورنہ یاد رکھئے! دنیا

میں غذا جس قدر عمدہ اور لذیذ کھائیں گے اُتنا ہی قِیامت میں حساب بھی سخت سے سخت ہوگا، مَثَلاً **کھچڑی** کا حساب نسبتاً ہلکا ہوگا جبکہ **بِریانی** کا اِس سے سخت۔ اِس میں بھی ترکیب یہ ہوگی کہ جس شخص کو جو چیز زیادہ پسند ہوگی وہ اُس کیلئے بڑی نِعمت شُمار ہوگی مَثَلاً جس کو بریانی کے مقابلے میں کھچڑی زیادہ مَرغوب ہو اُس کیلئے کھچڑی بڑی نِعمت اور اب بریانی کے مقابلے میں کھچڑی کا حساب سخت۔ **سادہ** پانی کے مقابلے میں **ٹھنڈے** پانی کا، سادہ کھانوں کے مقابلے میں لذیذ کھانوں کا حساب زیادہ سخت ہوگا۔ پلاؤ یا قورمہ روٹی وغیرہ **گرما گرم** ہوں تو حساب زیادہ اور اگر **بِالکل ٹھنڈے** اور بے مزہ ہوگئے ہوں، چُونکہ یہ نَفس کو مَرغوب نہیں ہوتے اِس لئے حساب بھی کم۔ آہ! آہ! آہ! ہر نعمت کے بارے میں قیامت کے روز پوچھا جائے گا۔

ہر نعمت کے بارے میں تین سوال

حضرت سیّدُنا امام محمد غزالی علیہ رحمۃ الوالی فرماتے ہیں، بروزِ قیامت ہر شے کے بارے یہ تین سُوالات ہوں گے! (۱) تم نے یہ چیز کس طرح حاصل کی؟ (۲) اسے کہاں خرچ کیا اور (۳) کس نیّت سے خرچ کیا؟

(منہاج العابدین ص ۱۰۰)

پارہ ۳۰ سورۃُ التَّکاثُر کی آخری آیت میں ارشادِ الٰہی عزَّوَجلَّ ہے،

ثُمَّ لَتُسْـَٔلُنَّ یَوْمَىِٕذٍ عَنِ النَّعِیْمِ ﴿۸﴾

ترجمۂ کنز الایمان: پھر بے شک ضَرور اُس دن تم سے نعمتوں سے پُرسِش ہوگی۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! خدا عَزَّوَجَلَّ کی قسم! دنیا کی رنگینیوں میں گم مالدار و صاحبِ اقتِدار کے مقابلے میں سنّتوں کا پابند غریب و نادار خوش نصیب و بَخْتْ بیدار ہے، اور وہ آخرت میں کامیاب ہے جو غُربت، امراض و آفات میں مبتلا ہونے کے باوُجود اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اُس کے پیارے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کا اطاعت گزار ہے۔ ایک **عبرتناک روایت** سنئے اور عبرت سے سر دُھنئے! چُنانچہ

جہنّم کا غوطہ

حضرتِ سیِّدُنا اَنس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مَروی ہے، فرماتے ہیں، کہ حُضُور سَراپا نور، فیض گنجُور، شاہِ غیُور صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم نے فرمایا، "قِیامت کے دن کفّار میں سے اُس شخص کو لایا جائے گا جو دُنیا میں بہُت زِیادہ نعمتوں سے مالا مال ہوا ہوگا۔ کہا جائیگا، اسے آگ میں غوطہ دو۔ لھٰذا اسے آگ میں غوطہ دیا جائے گا، پھر اُس سے کہا جائے گا، اے فُلاں! کیا کبھی تو نعمت سے مالا مال ہوا؟ تو وہ کہے گا۔ "نہیں، میں نے کوئی نعمت نہیں پائی۔" اور مسلمانوں میں سے اُس شخص کو لایا جائے گا جو دنیا میں سب سے زیادہ مصیبت زدہ اور بد حال تھا، کہا جائیگا اسے جنّت میں ایک غوطہ دو لھٰذا اسے جنّت میں ایک **غوطہ** دیا جائے گا پھر اُس سے پوچھا جائے گا، اے فُلاں! کیا تُو نے کبھی سختی دیکھی، کیا تو کبھی مصیبت سے دوچار ہوا؟ تو وہ کہے گا، "نہیں، میں

نے کبھی سختی نہیں دیکھی اور نہ ہی میں کبھی مصیبت میں مُبتَلا ہوا۔"

(ابن ماجه ج ٤ ص ٥٣٠ رقم الحديث ٤٣٢١)

معلوم ہوا جہنَّم اِس قَدَر ہولناک ہے کہ اُس کا صِرف ایک غوطہ دنیا کی ساری رنگینیاں، عیش کوشیاں اور راحت سامانیاں بُھلا دے گا اور اُس کا یہ ذِہن بن جائے گا کہ میں تو ہمیشہ پریشان ہی رہا ہوں نیز جنّت کا ایک غوطہ اس قَدَر فرحت بخش ہے کہ دنیا میں کنگال اور طرح طرح کی مصیبتوں کے باعِث بد حال رہنے والا صِرف ایک غوطۂ جنّت کے سبب سارے غم بھول جائے گا اور اُس کا یہ ذِہن بن جائے گا کہ میں نے تو کبھی تکلیف دیکھی بھی نہیں کہ کیسی ہوتی ہے!

میزاں پہ سب کھڑے ہیں، اعمال تُل رہے ہیں
رکھ لو بھرم خدارا عطّارِ قادری کا

کم کھانے کی عادت بنانے کا طریقہ

زیادہ کھانے کی عادت والا **پیٹ کا قفلِ مدینہ** لگاتے ہوئے اگر جذبات میں آکر ایک دم کھانا کم کر دیگا تو قوی اِمکان ہے کہ کمزور ہو جائے اور اُس کا حوصلہ بھی پَست ہونے لگے، لٰہذا تھوڑا تھوڑا کم کرے۔ مَثَلاً ایک دن میں 12 روٹیاں کھاتا ہے اور اپنے آپ کو 6 روٹیوں پر لانا چاہتا ہے تو ان 12 روٹیوں کو 60 حصّوں میں تقسیم کر لے اور روزانہ ایک حصّہ کم کرتا جائے یعنی پہلے دن 59

ٹکڑے کھائے، دوسرے دن 58، اس طرح ایک ماہ میں 30 ٹکڑوں یعنی 6 روٹیوں تک پہنچ جائیگا اور اِن شاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کمزوری وغیرہ بھی نہیں ہوگی۔ اگر صِرف چاول کھاتا ہے تو اس کی بھی اِسی طرح ترکیب کی جاسکتی ہے، مَثَلاً روزانہ ایک لُقمہ کم کرتا رہے اور اس طرح مطلوبہ مقدار پر پہنچے اور دل مضبوط رکھے، یہ نہ ہو کہ لذیذ غذا سامنے آگئی یا دعوت میں پہنچے اور نَفْس نے کہا کہ آج زیادہ کھالے کل پھر اپنے معمول پر آجانا تو اگر نَفْس کی باتوں میں آگئے پھر اِستِقامت مُشکل ہے، چاہے کتنا ہی لذیذ ترین کھانا سامنے آجائے جو اپنے معمول پر ڈٹا رہے وُہی کامیاب ہے۔ ہاں جب کم کھانے کی عادت میں پکّا ہوگیا اب اگر کبھی دعوت وغیرہ میں معمول سے ہٹ کر کچھ زائد کھالیا تو اِن شاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ رُکاوٹ نہیں ہوگی۔

بھائیو بہنو کبھی عادت بناؤ بھوک کی
پاؤ گے رَحمت ذرا زَحمت اُٹھاؤ بھوک کی

کھانے کی مِقدار مُقرَّر فرما لیجئے

اپنے لئے کھانے کی مقدار (مَثَلاً آدھی روٹی، ایک چمچ چاول، سات قَتلے کدّو شریف، بڑی ہو تو ایک ورنہ دو بوٹیاں، ایک ٹکڑا آلو، تین چمچ شوربہ وغیرہ) مقرّر فرمالیجئے کہ اِتنا کھانے کے بعد چاہے کتنی ہی بھوک باقی رہ جائے مزید نہیں کھاؤں گا۔ چُنانچہ جب بھی کھانے بیٹھیں تو ممکنہ صورت میں طے شدہ مقدار میں کھانا پہلے ہی سے اپنی

رِکابی میں الگ کر لیجئے کہ **پیٹ کا قفلِ مدینہ** لگانے کے خواہش مند کیلئے شاید اِس سے بہتر کوئی طریقہ نہیں۔ ہاں اگر نَفْس نے اپنی رِکابی میں زیادہ ڈلوا بھی دیا تو کم کر دیجئے۔ ایک بار لے چکیں پھر چاہے لاکھ خواہش ہو مزید کھانا مت لیجئے ورنہ نَفْس مُطالَبات بڑھاتا چلا جائیگا! کبھی کہے گا، ایک بوٹی اور اُٹھا لو، کبھی کہے گا آلو لے لو، ایک چمچ دال مزید ڈال لو وغیرہ۔ دعوتوں میں بھی اس انداز کو ملحوظ رکھئے۔ کیوں کہ ''پیٹ کا قفلِ مدینہ'' لگانے یعنی بھوک سے کم کھانے کی ابھی تک جس کی عادت نہیں بنی وہ اگر عام رَواج کے مطابق بڑے برتن سے بار بار تھوڑا تھوڑا نکالتا رہے گا تو اندیشہ ہے کہ نَفْس اُس کو بُھلاوے میں ڈال کر زیادہ کھلا دے۔ اگر تھال میں سب مل کر کھا رہے ہوں اور اپنائیت کی فَضاء ہو مَثَلاً سنّتوں کی تربیت کا مَدَنی قافلہ ہو یا **دعوتِ اسلامی** کے جامِعۃُ الْمدینہ کا مَدَنی ماحول۔ تو جو اسلامی بھائی یا طالِبِ عِلْم ''پیٹ کا قفلِ مدینہ'' لگانا چاہے وہ ''مَدَنی انعامات'' کے مطابق تھال میں سے اپنے **مٹی کے برتن** میں ضَرورت کا کھانا نکال لے مگر تھال کے قریب بیٹھ کر مل کر ہی کھائے۔ ایسے موقع پر اگر ساتھ والوں کو ناگوار ہو تو سب کے ساتھ مل کر تھال ہی میں کھائے۔ لِھٰذا سب سے محفوظ طریقہ بھی یِہی ہے کہ کھانے کے نِوالے مخصوص کر لے مَثَلاً 12 نوالوں کی عادت بنائی ہے تو سب کے ساتھ مل کر کھانے میں اِن شاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کوئی دشواری نہ ہوگی کہ تصوُّر میں گِن کر نوالے

پورے کیے جاسکتے ہیں۔

بھوک کا یا الٰہی عزوجل قرینہ ملے پیٹ کا مجھ کو قفلِ مدینہ ملے
استقامت کا مَدَنی خزینہ ملے حرصِ لذّاتِ دنیا کبھی نا ملے

خَلَط (MIX) کرکے بھی کھانا کھاسکتے ہیں!

اگر گھر میں کئی قسم کے کھانے ہیں مثلاً روٹی، چاول، سالن، سَموسے مِٹھائی وغیرہ۔ تو یوں بھی ہو سکتا ہے کہ حسبِ ضَرورت سب میں سے تھوڑا تھوڑا ایک ہی برتن میں نکال لیجئے اور ان سب کو آپس میں خَلَط مَلَط کرلیجئے اس طرح اگر لذّت کم بھی ہوجائے تو حَرَج نہیں کہ ان شاءَ اللہ عزّوجل اس سے نفس کچھ نہ کچھ دبے گا۔ مگر عام دعوت میں احتیاط فرمائیے۔ ہاں اگر **مَدَنی ماحول** ہی میں دعوت ہے اور آپ جانتے ہیں کہ میزبان کو بُرا محسوس نہیں ہوگا اور ریا کاری میں پڑنے کا بھی خطرہ نہیں تو ملا دینے میں مُضایقہ نہیں۔ بہتر ہے کہ کوئی ایک اسلامی بھائی میزبان سے یہ کہہ دے، "**جو** جس طرح کھانا چاہے اُسے اُس طرح کھانے کی اجازت دے دیجئے۔" اب اگر وہ ہاں کہہ دے تو سب کیلئے اجازت ہو گئی۔ کسی نے سگِ مدینہ عُفِیَ عَنْہُ کو بتایا تھا کہ میں نے ایک صاحِب کو دیکھا کہ جب دسترخوان پر انواع واَقسام کے کھانے آئے تو انہوں نے سب میں سے تھوڑا تھوڑا لیکر اپنی رکابی میں ڈال کر ملا دیا! کسی نے اظہارِ تعجب کیا، تو کہنے لگے، "**پیٹ** میں

جا کر سارے کھانے مل ہی جاتے ہیں میں نے پہلے ہی سے مِلا لئے۔"

نَفس کی چال میں نہ آئیں کاش!

ڈٹ کے کھانا کبھی نہ کھائیں کاش!

دُوسروں کی موجودگی میں کم کھانے کا طریقہ

دوسروں کی موجودگی میں رِیاکاری یا میزبان وغیرہ کے اِصرار سے بچنے کیلئے ایک طریقہ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ **تین ۳ اُنگلیوں** سے چھوٹے چھوٹے نِوالے لیکر خوب چبا کر کھایئے اور ہمیشہ ان **سُنّتوں** کا خیال رکھئے۔ بالخصوص دعوتوں میں اکثر لوگ جلد جلد کھاتے ہیں لٰہذا ہوسکتا ہے کھانے کی مشغولیّت انہیں آپ سے بے توجُّہ رکھے۔ اگر پھر بھی آپ خود کو جلد فارِغ ہوتا محسوس فرمائیں تو اطمینان سے ہڈیاں چُوستے رہئے۔ اُمّید ہے اِس طرح آپ سب کے ساتھ فَراغت حاصِل کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔ سب کے سامنے جلدی جلدی ہاتھ کھینچ لینا اگر **رِیا** یعنی دِکھاوے کی خاطِر ہو کہ لوگ سمجھیں کہ نیک آدمی ہے اور تقوے کی وجہ سے کم کھاتا ہے تو ایسا کرنا حرام اور جہنّم میں لے جانے والا کام ہے۔ رِیاکاری سے اپنے آپ کو بچانا بُہت ضَروری ہے۔ **سرکارِ مدینہ** صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے، **اللہ** عزّوجلّ اُس عمل کو قَبول نہیں فرماتا جس میں ایک ذرّہ کے برابر بھی رِیاء (یعنی دکھاوا) ہو۔ (التّرغیب وَالتّرھیب ج ۱ ص ۸۷)

اگر کوئی تَحدِیثِ نعمت کیلئے یا پیشوا اپنے ماتحتوں، اُستاذ اپنے شاگردوں اور پیر اپنے مُریدوں کی ترغیب کیلئے اپنا عمل ظاہر کرے تو مُضایقہ نہیں۔ مگر یہاں اچّھی طرح غور کرنا ہوگا کہ واقعی تَحدِیثِ نعمت یا ترغیب مقصود ہے یا نہیں۔ **اگر دل کی گہرائی میں بھی اپنی پارسائی کا سِکّہ بِٹھانے کی نِیّت چُھپی ہوئی ہو تو پِھر ریاکاری اور جہنَّم کی حقداری ہے۔**

دعوتِ اسلامی کے سنّتوں کی تربیّت کے **مَدَنی قافلوں** میں سفر اور روزانہ **فکرِ مدینہ** کے ذَرِیعے **مَدَنی اِنعامات** کا کارڈ پُر کر کے ہر مَدَنی ماہ کے دس دن کے اندر اندر اپنے یہاں کے ذمّہ دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے۔ اِن شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اِس کی بَرَکت سے پابندِ سنّت بننے، گناہوں سے نفرت کرنے اور **ایمان کی حفاظت** کیلئے کُڑھنے کا ذِہن بنے گا۔

اِخلاص قبولیّت کی کُنجی ہے

بے شک عُمر بھر ڈٹ کر کھائے تب بھی گنہگار نہیں اور اگر زِندگی میں ایک بار بھی رِیا کار بنا تو گنہگار اور عذابِ نار کا حَقدار ہے۔ اِسلامی بھائیوں کے سامنے تو سنبھل کر تھوڑا سا کھائے تاکہ یہ تأثُّر قائم ہو کہ واہ بھئی! اس نے پیٹ کا قفلِ مدینہ لگایا ہوا ہے اور پھر "کھاؤں کھاؤں" کرتا ہوا گھر پہنچے اور بھوکے شیر کی طرح غذاؤں پر ٹوٹ پڑے

ایسا شخص پکّا ریاکار اور دوزخ کا حقدار ہے۔ بے شک وہ اسلامی بھائی بَہُت عقلمند ہے جو دوسروں کے سامنے اس طرح کھائے کہ اُس کی کم خوری کا کسی کو اندازہ نہ ہو سکے اور گھر وغیرہ میں خوب اچّھی طرح **پیٹ کا قفلِ مدینہ** لگائے رکھے۔ عمل صِرف وصِرف **اللہ** عزوجل کی رِضا کیلئے ہونا چاہیے کہ **اِخلاص قَبولِیَّت کی کُنجی ہے۔**

رِیا کاریوں سے بچا یا الٰہی عزوجل
کر اِخلاص مجھ کو عطا یا الٰہی عزوجل

کم کھانے والے کا امتحان!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جو پیٹ کا قُفلِ مدینہ لگانے یعنی کم کھانے کی عادت بنانے کے لئے رِیاضت کا آغاز کرے اُس کا امتحان یوں بھی ہوسکتا ہے کہ ابتِداءً نَقاہت محسوس ہو، مزاج چڑچڑا ہونے لگے، بعض ہمدرد بھی سمجھانے لگیں، کمزوری سے ڈرانے لگیں اور اِس طرح نفسیاتی دباؤ بڑھے۔ پھر کم کھانے کی بَرَکت سے نظامِ اِنہِضام (اِن۔ہِ۔ضام) میں بہتری آنے کے سبب ہوسکتا ہے کھانا جلد ہَضم ہو اور جلدی جلدی بھوک لگنے لگے اور اس طرح کھانے کی رغبت مزید بڑھنے لگے۔ نیز جب بھی کہیں کھانا پک رہا ہوگا تو اُس کی خوشبو سے مَشامِ دماغ معطّر ہو جائینگے اور منہ سے رال ٹپک پڑے گی، جی چاہے گا بس آج توڑ ٹ کر کھا ہی

ڈالوں۔ اِسی طرح گھر میں اَنواع واَقسام کی غذائیں، اُن کی خوشبوئیں بالخصوص **رَمَضانُ المُبارَک** میں بوقتِ اِفطار شدید بھوک پیاس اور سامنے لذیذ کھانوں کا طباق اور بقرہ عید میں گوشت کے اَنبار، سیخ پر چڑھی ہوئی بوٹیوں کے بُھوننے کی بھوک بھڑکانے والی خوشبو میں بسے ہوئے دھوئیں اور قسم قسم کے پکوان آپ کا امتحان لیتے رہیں گے، مگر آپ ہمّت نہ ہاریئے، اِس فرمانِ مصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کو یاد کرتے رہئے، **اَفضَلُ العِبَادَاتِ اَحمَزُ ھا** یعنی عبادتوں میں افضل عبادت وہ ہے جس میں زَحمت (یعنی تکلیف) زیادہ ہے۔ (کشفُ الخِفاء ج ۱ ص ۱۷۵)

مسلسل چالیس دن تک کم کھایئے

ایسا بھی ہوسکتا ہے کہ چند روز پیٹ کا قفلِ مدینہ لگا رہے اور پھر اِستِقامت نہ رہے اور خوب کھانے پینے کا سِلسِلہ شروع ہو جائے مگر آپ ہمّت مت ہاریئے، جِدّ وجُہد جاری رکھئے، بار بار نئے سِرے سے ترکیب بناتے رہئے۔ مَثَلاً کبھی نیّت کر لیجئے کہ **بِسمِ اللّٰہ** کے سات حُروف کی نسبت سے سات دن **پیٹ کا قفلِ مدینہ** لگاؤں گا۔ اِس طرح ربیعُ النُّور شریف کے **12** دن، شَعبانُ المُعَظَّم کے **15** دن، **رَمَضانُ المُبارَک** کا آخِری عشرہ **پیٹ کا قفلِ مدینہ** لگا لیجئے۔ کوشِش کیجئے کہ کبھی مسلسل **40** دن تک کم کھانے کی بھی سعادت مل جائے۔ **اِن شاءَ اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ اس کی بَرَکت سے اِستِقامت بھی مل

جائے گی۔ جیسا کہ حضرتِ سیِّدُنا وَھب بن مُنَبِّہ رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں، "**بندہ جس کسی چیز کو چالیس دن تک اپنی عادت بنا لے تو اللہ تَبارَکَ وَتعالٰی اسے** (یعنی اُس چیز کو) **اس کی طبیعت بنا دیتا ہے۔**" (رِسالۃُ القُشَیرِیہ ص ۲۴۳)

میں کم کھانا کھانے کی عادت بناؤں
خدایا عزوجل کرم! استقامت بھی پاؤں

کم کھانے پر اِستقامت پانے کیلئے

پیٹ کا قُفلِ مدینہ لگ جائے اور بھوک سے کم کھانے کی عادت پڑ جائے اِس نیّت سے کبھی کبھی دو رَکعت **صلوٰۃُ الحاجت** (عام نوافل کی طرح) ادا کرکے اور کبھی یوں ہی پیٹ کا قُفلِ مدینہ پر اِستقامت اور کھانے کی حِرص و رغبت دور ہونے کیلئے دعا کر لیجئے۔ نیز **فیضانِ سنّت** کا یہی باب یعنی **پیٹ کا قفلِ مدینہ** " ہر ماہ یا جب کھانے کی حِرص پھر اُبھرنے لگے تو کم از کم ایک بار پڑھ یا سُن لیجئے نیز **اِحیاءُ العُلُوم** ج ۳ سے بھی شِکَم سیری کی آفتوں والا مضمون پڑھ لیجئے۔ تو **اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ** بَہُت فائدہ ہوگا۔ اور یہ بات اچّھی طرح ذِہن نشین کر لیجئے کہ **پیٹ کا قفلِ مدینہ** یعنی بھوک سے کم کھانا آپ کو صِرف چند روز دشوار معلوم ہوگا، وہ بھی زِیادہ تر اُس وقت جب تک کہ **دستر خوان** پر

بیٹھے رہیں گے، دستر خوان بڑھا لینے کے بعد اِن شاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ توجُّہ ہٹ جائے گی۔ اِس کے بعد جب **پیٹ کے قفلِ مدینہ** کی عادت پڑ جائے گی اوراس کی بَرَکتوں کا مُشاہدہ فرمالیں گے تو زِیادہ کھانے کو اِن شاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ جی بھی نہیں چاہے گا۔ آپ ہمّت کیجئے اِن شاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ دُشواری کے بعد **آسانی** ہو ہی جائے گی۔ **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:۔

فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا ﴿۵﴾ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا ﴿۶﴾

ترجَمۂ کنزالایمان: تو بے شک دُشواری کے ساتھ آسانی ہے، بے شک دشواری کیساتھ اور آسانی ہے۔

(پ ۳۰ سورۃ الم نشرح آیت ۶،۵)

کڑوی نصیحت

اگر بھوک سے کم کھانے کی ابھی تک ترکیب نہیں بھی تھی تو جس کا **مَدَنی ذِہن** ہوگا وہ خود ہی اِن شاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اپنی ترکیب بنالے گا اور **پیٹ کا قفلِ مدینہ** لگالیگا اور اگر عزمِ مُصَمَّم ہوا تو اس کا طریقِ کار بھی خود ہی وَضع کرلے گا۔ اور جو بے چارہ "**جُوعُ الْکَلْب**" کا مریض اور زیادہ کھانے پر حریص ہو گا اُس کیلئے ڈھیروں تحریرات اور مُتَعَدَّد بیانات بھی ناکافی ہیں۔ شاید یہ تحریر بھی اُس کے سر کے اوپر سے گزر جائے گی، سُنی ان سُنی کردے گا، ٹھنڈے دل سے غور کرنے کی زحمت تک گوارا نہیں کرے گا۔ بلکہ عین ممکن ہے کہ مَعاذَاللّٰہ عزوجل "پیٹ کا قفلِ مدینہ" پر تنقید پر

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم) مجھ پر کثرت سے دُرُود پاک پڑھو بے شک تمہارا مجھ پر دُرُود پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔

اُتر آئے۔ایسے شخص کے بارے میں ایک بُزرگ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بالکل سچ فرمایا، ''**شِکَم سیر** کو جب نصیحت کی جاتی ہے تو اُس کا ذِہن قبول ہی نہیں کرتا۔'' (نُزہَۃُ الْمجالِس ج ۱ ص ۱۷۸) تو ایسا شخص نَفْس و شیطان کے مشورے کے مطابق نِت نئی لَذّتوں کیلئے راہیں ہموار کرتا رہے گا اور اَنْواع و اَقْسام کے کھانے بنانے کے طریقے معلوم کرنے کیلئے بازار سے کتابیں لاتا اور مختلف حیلے بہانے سے لذیذ غذائیں منگاتا، بار بار کھاتا، بیتُ الخلاء کے خوب پھیرے لگاتا، جسم پر چربی چڑھاتا، بدن بڑھاتا، ڈاکٹروں کو اپنا بگڑا ہوا پیٹ دِکھاتا اور علاج پر پانی کی طرح پیسے بہاتا رہے گا۔حالانکہ اِس کی بیماریوں کا علاج خود اِس کے پاس موجود ہے، اگر **پیٹ کا قفلِ مدینہ** لگالے تو اَمراض و مُعالَجات اور ڈاکٹروں کے اَخراجات سے نَجات پاسکتا ہے۔مگر جس نے اپنی زندگی کا اُصول ''خُوردَن برائے زِیستَن'' یعنی ''جینے کیلئے کھانا'' کے بجائے ''زِیستَن برائے خُوردَن'' یعنی ''کھانے کیلئے جینا'' کو بنایا ہے۔وہ نادان صحت مند زندگی گزار ہی نہیں سکتا۔

پھول کی پتّی سے کٹ سکتا ہے ہیرے کا جگر
مردِ ناداں پر کلامِ نرم و نازُک بے اثر

یاربِّ مصطفٰے عَزَّوَجَلَّ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم تجھے ہمارے میٹھے میٹھے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی مبارَک بھوک اور اس کی وجہ سے شِکَمِ اَطْہَر پر بندھے

ہوئے بامقدّر **پیٹ بھر منوّر** کا واسِطہ ہمیں کم کھانے، کم سونے اور کم بولنے کی نعمتوں سے نواز دے۔ صَحابہ کرام علیہم الرضوان اور اولیائے عظام کی بھوک شریف کا صَدَقہ ہم سب کو بھی عافیَّت والی بھوک اور **پیٹ کا قُفلِ مدینہ** لگانے کی سعادت عطا فرما۔

الٰہی! عزوجل پیٹ کا قفلِ مدینہ کر عطا ہم کو
کرم سے استقامت کا خزینہ کر عطا ہم کو

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم

دعوتِ اسلامی کے سنّتوں کی تربیّت کے **مَدَنی قافلوں** میں سفر اور روزانہ **فکرِ مدینہ** کے ذَرِیعے **مَدَنی اِنعامات** کا کارڈ پُر کر کے ہر مَدَنی ماہ کے دَس دن کے اندر اندر اپنے یہاں کے ذمّہ دار کو جَمع کروانے کا معمول بنا لیجئے۔ اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اِس کی بَرَکت سے پابندِ سنّت بننے، گناہوں سے نفرت کرنے اور **ایمان کی حفاظت** کیلئے کُڑھنے کا ذِہن بنے گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

تُوبُوا اِلَی اللہ! اَسْتَغْفِرُ اللہ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

۵۲ حکایات

(۱) سیِّدُنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر دعوت

مشہور صحابی حضرتِ سیِّدُ نا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، **غزوۂ خندق** کے موقع پر ہم خندق کھود رہے تھے کہ ایک سخت چٹان سامنے آگئی۔ صحابۂ کرام علیہم الرضوان نے بارگاہِ **خیرُ الانام** صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم میں حاضر ہو کر عرض کی، خندق میں ایک سخت چٹان سامنے آگئی ہے۔ فرمایا، ''میں اُتر کر آتا ہوں۔'' پھر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم اُٹھے اور **آپ** صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم **کے شکمِ اَطہر پر پتھر بندھے ہوئے تھے اور ہم نے بھی تین دن سے کُچھ نہیں چکھا** (کھایا) تھا۔ مدَنی لَجپال، سیِّدہ آمِنہ کے لال، محبوبِ ربِّ ذُوالجَلال عَزَّوَجَلَّ وَ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم و رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کُدال لی اور ضَرب لگائی تو چٹان ٹوٹ پھوٹ کر مٹّی کا ڈھیر بن گئی۔ میں نے عرض کی، **یارسولَ اللہ**! عَزَّوَجَلَّ وَ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم! مجھے گھر جانے کی اِجازت مَرحمت فرمائیے۔ (اجازت ملنے پر گھر آکر) میں نے اپنی اَہلِیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہا، میں نے تاجدارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کو اِس حالت میں دیکھا ہے کہ صَبْر نہیں کرسکتا۔ کیا تمہارے پاس کوئی (کھانے کی) چیز ہے؟ جواب دیا، **جَو** اور ایک **بکری** ہے۔ میں نے بکری کو ذَبح کیا اور جَو کو پِیسا حتّٰی کہ ہم دونوں نے گوشت ہنڈیا میں ڈال

دیا۔ میں بارگاہِ رِسالت صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم میں حاضِر ہوا اُس وقت آٹا نرم ہو کر روٹی پکنے کے قابل ہو گیا تھا اور ہنڈیا چولہے پر پکنے کے قریب تھی۔ (میں نے عرض کی) **یارسولَ اللہ** !عَزَّوَجَلَّ وصلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم میرے پاس تھوڑا سا کھانا ہے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم تشریف لے چلئے اور ایک یا ۲ دو آدمیوں کو ہمراہ لے لیجئے۔ فرمایا، ''کھانا کتنا ہے؟'' میں نے مِقدار بتائی تو فرمایا، ''کھانا بَہُت ہے اور عُمدہ ہے۔'' (اُن سے) کہو کہ میرے آنے سے پہلے نہ چولھے سے ہنڈیا اُتاریں اور نہ ہی تَنُّور سے رَوٹیاں نکالیں۔'' (پھر) آپ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم نے (صَحابۂ کِرام علیہم الرضوان سے) فرمایا: ''اُٹھو!'' تو مُہاجرین اور اَنصار علیہم الرضوان اُٹھ کھڑے ہوئے۔ (سیِّدُنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں) میں ''اپنی اَھلیہ'' رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس گیا اور کہا، تمہارا بھلا ہو، سرکارِ نامدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم، مُہاجرین، اَنصار علیہم الرضوان اور جو لوگ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کے ساتھ تھے تشریف لا چکے ہیں۔ کہنے لگیں، کیا سرکارِ عالی وَقار صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم نے آپ سے پوچھا تھا؟ میں نے کہا، ہاں۔ (اتنے میں) رَحمتِ عالَم، نورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم نے (صَحابۂ کرام علیہم الرضوان سے) فرمایا، ''اندر داخل ہو جاؤ اور بھیڑ نہ کرو۔ حضورِ اکرم، نورِ مُجَسَّم، نَیِّرِ اعظم، رسولِ مُحتَشَم، شاہِ بنی آدم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم نے (اپنے دستِ مبارک سے) **روٹی توڑنا اور اُس پر گوشت رکھنا شروع کیا جب آپ** صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم

روٹی اور گوشْت نکال لیتے توھَنڈِیا اور تَنُّور کو ڈھانپ دیتے ۔اور کھانا صَحابہٴ کرام علیہم الرضوان کو عطا فرماتے اور پھر ڈَھکنا اُتارتے ۔آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم اسی طرح روٹی توڑتے اور ہَنڈیا سے گوشت نکالتے رہے یہاں تک کہ تمام صَحابہٴ کرام علیہم الرضوان سَیر ہو گئے اور کھانا بچ گیا۔تو آپ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم نے (اُن سے) فرمایا، ”تم خود بھی کھاؤ اور لوگوں کو تُحفۃً دو، کیونکہ لوگ **بُھوک** میں مُبتَلا ہیں۔“ (صحیح بخاری ج ۵ ص ۵۵ رقم الحدیث ۴۱۰۱)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب !   صلَّی اللّٰہ تعالیٰ علیٰ محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِس **مَدَنی حِکایت** سے دَرْس مِلا کہ ہمارے **میٹھے میٹھے** آقا، مدینے والے مصطَفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کی بھوک اختیاری تھی جبھی تو ایک طرف بھوک سے شِکَمِ اطہر پر پَتّھر باندھ رکھا ہے اور دوسری طرف ایک ہی ہنڈِیا سے ڈھیروں ڈَھیر صَحابہٴ کرام علیہم الرضوان کو شِکَم سَیر فرما رہے ہیں۔اِس **مُعجِزہ** میں حِکمت کے ہزار ہا مَدَنی پھول ہیں اِن میں ایک یہ بھی **مَدَنی پھول** ہے کہ ہمارے مَدَنی حُضُور صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم لاچار و مجبور نہیں ہیں، اپنے پَروَرْدگار عَزَّوَجَلَّ کی رَحْمت سے دونوں جہاں کے خَزانوں کے مالِک ومُختار ہیں۔اِس مَدَنی حِکایت سے یہ بھی **دَرْس** ملا کہ شاہِ خَیْرُ الْاَنام اور

صَحابۂ کرام صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم وَ علیہم الرضوان نے خوب تکالیف برداشت کر کے، بھوکے رَہ کر اور اپنے مبارَک پیٹ پر پتّھر باندھ کر نیکی کی دعوت عام فرمائی، اور آہ! ایک ہم لوگ بھی ہیں کہ ہر طرح کی آسائشیں موجود ہونے کے باوُجود راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں معمولی سی تکلیف اُٹھانے کیلئے بھی تیار نہیں ہوتے۔ یقیناً اب کوئی نبی نہیں آئے گا، مسلمانوں ہی کو **نیکی کی دعوت** کا عظیم فریضہ انجام دینا ہے۔ خدا عَزَّوَجَلَّ کی قسم! آج مسلمانوں کی حالت بہُت خستہ ہو چکی ہے، مسجِدوں کی ویرانی دیکھ کر کلیجہ منہ کو آتا ہے، ایک عبرت انگیز واقِعہ سَماعت فرمایئے:

(۲) مَدَنی قافلے نے مسجد آباد کی

ایک اسلامی بھائی کا بیان ہے، سُنّتوں کی تربیّت کیلئے دعوتِ اسلامی والے عاشِقانِ رسول کا ۱۲ دن کا **مَدَنی قافلہ** بابُ المدینہ (کراچی) سے پنجاب کے ایک شہر **سوہاوا** کی ایک مسجِد پر پہنچا۔ دروازے پر تالا تھا، جُوں تُوں چابی حاصل کی، دروازہ کھولا تو ہر چیز مٹّی سے اَٹی ہوئی تھی، ایسا معلوم ہوتا تھا کہ کافی عرصہ سے مسجِد بند پڑی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہم نے مِل جُل کر صفائی کی، **عَلاقائی دورہ** کر کے شہر کے لوگوں کو **نیکی کی دعوت** پیش کر کے مسجِد میں آنے کی اِلتجاء کی۔ افسوس! ہمارے اِخلاص کی کمی کے باعِث ایک شخص بھی ساتھ نہ آیا، مگر ہم نے ہمّت نہ ہاری، **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کا نام لیکر قریبی کھیل کے میدان

میں داخِل ہو گئے اور ڈرتے ڈرتے کھیلنے میں مشغول نوجوانوں کی خدمت میں **نیکی کی دعوت** پیش کی، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عزوجل اُن کے دل پسیج گئے، کئی نوجوان **ہاتھوں ہاتھ** ہمارے ساتھ چل پڑے، مسجد میں آکر ہمارے ساتھ نمازیں پڑھنے اور سُنّتوں بھرے بیانات سُننے کی سعادت حاصِل کی، ہماری درخواست پر اُنھوں نے اِس مسجد کو آباد کرنے کی نیّت کی۔ یہ منظر دیکھ کر وہاں موجود تقریباً 70 سالہ ایک بُزُرگ آبدیدہ ہو کر فرمانے لگے، میں تو لوگوں سے مسجد آباد کرنے کیلئے کہتا رہتا تھا مگر میری سُنے کون؟ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ **آج عاشقانِ رسول** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم **کے مَدَنی قافلے کی بَرَکت سے ہماری مسجِد آباد ہو گئی ہے۔**

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہ تعالٰی علٰی محمَّد

دعوتِ اسلامی کے سنّتوں کی تربیّت کے مَدَنی قافلوں میں سفر اور روزانہ فکرِ مدینہ کے ذَرِیعے مَدَنی اِنعامات کا کارڈ پُر کر کے ہر مَدَنی ماہ کے دس دن کے اندر اندر اپنے یہاں کے ذِمّہ دار کو جَمع کروانے کا معمول بنا لیجئے. اِن شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اِس کی بَرَکت سے پابندِ سنّت بننے، گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کیلئے کُڑھنے کا ذِہن بنے گا۔

تُوبُوا اِلَی اللّٰہ! اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ

(۳) 80 صَحابہ اور تھوڑا سا کھانا

حضرتِ سیِّدُنا اَنَس رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں، حضرتِ سیِّدُنا **ابو طَلحہ** رضی اللہ تعالٰی عنہ نے (گھر تشریف لاکر) حضرتِ سیِّدَتُنا اُمِّ سُلَیم رضی اللہ تعالٰی عنہا سے فرمایا، میں نے حُضُورِ پُرنور، شافِعِ یومُ النُّشُور صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم کی کمزور آواز کو سنا جس سے مجھے آپ صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم کی بھوک کا علم ہوا۔ کیا تمہارے پاس کوئی (کھانے کی) چیز ہے؟ اُمِّ سُلَیم رضی اللہ تعالٰی عنہا نے عرض کی، جی ہاں۔ پھر اُنہوں نے جَو کی روٹی کے کچھ ٹکڑے نکالے، اپنا دوپٹہ لیا، اس کے ایک حصّے میں روٹی کو لپیٹا اور اسے میرے کپڑوں کے نیچے چھپادیا اور دُوپٹے کا باقی حصہ میرے (یعنی سیِّدُنا اَنَس رضی اللہ تعالٰی عنہ کے) اوپر اُوڑھا دیا اور پھر مجھے تاجدارِ رسالت، ماہِ نُبُوَّت صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم کی خدمتِ سراپا عظمت میں بھیجا۔ میں وہ روٹی لے کر حاضِر ہوا۔ تو دیکھا کہ راحتِ ہر قلبِ ناشاد، محبوبِ ربُّ العباد عزَّوَجَلَّ وصلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم **بمع کثیر** افراد مسجِد میں تشریف فرما ہیں۔ میں وہاں کھڑا ہوگیا تو **اللہ** کے **محبوب**، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب عزَّوَجَلَّ وصلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم نے (غیب کی خبر دیتے ہوئے) فرمایا، کیا تمہیں **ابو طَلحہ** نے بھیجا ہے؟ میں نے عرض کی، جی ہاں یارسولَ اللہ عزَّوَجَلَّ وصلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم۔ فرمایا، ''آیا کھانے کے لیے؟'' میں نے عرض کی، جی سرکار۔ شاہِ خَیْرُ الْاَنام صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم نے صَحابۂ کرام علیہم

الرضوان سے فرمایا، ''چلو۔ سب حضرات چل پڑے اور میں ان کے آگے آگے چل دیا۔ حتّٰی کہ میں حضرتِ سیِّدُنا ابوطَلْحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آیا اور انھیں صورتِ حال سے آگاہ کیا۔ حضرتِ سیِّدُنا ابوطَلْحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، اے اُمِّ سُلَیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا! مدینے کے شہنشاہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم لوگوں کے ہمراہ تشریف لا رہے ہیں اور ہمارے پاس کچھ نہیں جو ان سب کو کھلائیں۔ حضرتِ سیِّدَتُنا اُمِّ سُلَیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا، **اَللّٰہُ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم** یعنی اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول عَزَّوَجَلَّ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم ہی بہتر جانتے ہیں۔ حضرتِ سیِّدُنا ابوطَلْحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ چل دیئے یہاں تک کہ سرکارِ مدینہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کی خدمت میں حاضِر ہو گئے۔ شہنشاہِ کونَین، رَحمتِ دارین، دُکھی دلوں کے چَین، نانائے حَسَنَین صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم ورضی اللہ تعالیٰ عنہما ان کے ساتھ گھر میں تشریف لائے۔ سرکارِ نامدار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم نے فرمایا، اے اُمِّ سُلَیم! (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) جو کچھ تمہارے پاس ہے لے آؤ۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا وُہی روٹی (کے ٹکڑے) لے آئیں۔ مدینے والے آقا، میٹھے میٹھے مصطَفٰے صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کے حُکم سے روٹی کو توڑا گیا۔ پھر حضرتِ سیِّدَتُنا اُمِّ سُلَیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اُس پر گھی کا برتن نچوڑا۔ اور اسے بطورِ سالن استِعمال کیا۔ پھر سرکارِ نامدار، بِاِذْنِ پروَرْدگار دو عالَم کے مالِک ومُختار، شہنشاہِ اَبرار عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم نے جو کچھ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کو منظور تھا وہ اس پر پڑھا۔ پھر فرمایا، ''**دس** کو اندر آنے کی اجازت دو۔''

انھوں نے دس آدمیوں کو بلایا۔ اُنھوں نے کھایا حتّٰی کہ سَیر ہو گئے پھر باہَر نکل گئے۔ پھر فرمایا، "مزید **دس** کو بلاؤ۔" اُنھوں نے دس کو بلایا۔ اُنھوں نے کھانا کھایا اور باہَر چلے گئے۔ پھر فرمایا، "مزید **دس** کو بلاؤ۔" یہاں تک کے ساری قوم نے کھانا کھایا اور سب آسُودہ (یعنی سَیر) ہو گئے۔ وہ قوم **ستّر یا اَسّی** صَحابہ علیہم الرضوان پر مشتمل تھی۔ (مسلم ج ۲ ص ۱۷۸ رقم الحدیث ۲۰۴۰) **ایک** رِوایت میں ہے، مسلسل دس دس آدمی اندر داخل ہوتے رہے اور دس آدمی باہَر نکلتے رہے یہاں تک کہ ان میں سے کوئی بھی ایسا نہ رہا جس نے اندر جا کر کھانا نہ کھایا ہو اور سب سَیر ہو گئے۔ سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اُس کھانے کو اکٹھا کیا تو وہ اُتنا ہی تھا جتنا کھانے سے پہلے تھا۔ **ایک** اور رِوایت میں ہے، دس دس صَحابۂ کرام علیہم الرضوان کھانا تناوُل فرماتے رہے یہاں تک کہ **اَسّی** صَحابہ علیہم الرضوان نے کھانا کھایا۔ اس کے بعد شَہَنشاہِ زمانہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اور اَہلِ خانہ نے کھانا کھایا اور پھر بھی کھانا باقی **بچ** گیا۔ **مزید** ایک روایت میں یہ بھی ہے، "جو کھانا بچ گیا وہ انھوں نے پڑوسیوں کو دیا۔" (صحیح مسلم ج ۲ ص ۱۷۸ رقم الحدیث ۲۰۴۰)

اللہ عزَّوَجلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صدقے ہماری مغفِرت ہو۔

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب ! صلَّى اللّٰهُ تعالٰى علٰى محمَّد

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! یہ سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ تعالیٰ

علیہ والہٖ وسلَّم کا **مُعجِزہ** تھا کہ بظاہر مُختَصر سا کھانا **80** صَحابۂ کرام علیہم الرضوان کے کھانے کے باوُجُود اُتنے کا اُتنا ہی رہا۔ سبحٰن اللّٰہ عزّوجلّ! تاجدارِ رسالت، قاسِمِ نعمت، سراپا رَحمت، مالِکِ جنّت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کی بھی کیا شان و عظمت ہے کہ خود بھوکے رہیں اور اپنے غلاموں کو خوب خوب نعمتیں کِھلائیں۔ آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ باعِثِ تازگیٔ ایمان ہے اِنَّمَا اَنَاقَاسِمٌ وَّاللّٰہُ یُعْطِی۔ (بخاری ج ۱ ص ۳۰ رقم الحدیث ۷۱) یعنی **اللّٰہ** عزّوجلّ عطا کرتا ہے اور میں تقسیم کرتا ہوں۔

رَبّ (عزّوجلّ) ہے مُعْطِی یہ ہیں قاسِم (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) رِزْق اُس کا ہے کِھلاتے یہ ہیں

ٹھنڈا ٹھنڈا میٹھا میٹھا پیتے ہم ہیں پلاتے یہ ہیں

اُس کی بَخْشِش اِن کا صَدقہ دیتا وہ ہے دِلاتے یہ ہیں

اِنَّآ اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَر ساری کثرت پاتے یہ ہیں

کہہ دو رضا (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) سے خوش ہو خوش رَہ

مُژدَہ رِضا کا سناتے یہ ہیں

(٤) قد آوَر مچھلی

حضرتِ سیِّدُنا ابوعبداللہ جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں، اِمامُ المُبَلِّغِین، سرورِ دُنیا و دین، محبوبِ ربُّ العٰلمین عزّوجلّ و صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نے ہم (تین سو افراد) کو قُریش کے مقابلہ پر بھیجا اور حضرتِ سیِّدُنا **ابو عُبَیدہ**

رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ہمارا سِپہ سالار مقرّر فرمایا اور ہمیں گھجوروں کی ایک بوری بطورِ زادِ راہ عنایت فرمائی۔ حضرتِ سیِّدُنا ابوعُبَیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہمیں (روزانہ) ایک ایک **کھجور** عطا فرماتے۔ پوچھا گیا، آپ حضرات رضی اللہ تعالیٰ عنہم ایک کھجور سے کیسے گزارہ کرتے تھے؟ تو فرمایا، ہم اس کو چُوستے جس طرح بچّہ چُوستا ہے اور اُوپر سے پانی پی لیتے۔ تو وہ اس روز رات تک ہمیں کافی ہو جاتی۔ ہم اپنے نیزوں سے دَرَخت کے پتّے (جنھیں اُونٹ کھایا کرتے ہیں) گراتے اور انھیں پانی میں بھگو کر کھا لیتے۔ فرماتے ہیں، ہم **ساحِلِ سَمُندر** سے گزر رہے تھے کہ (دُور سے) ساحِل پر رَیت کے بڑے ٹیلے کی طرح کی کوئی چیز نظر آئی۔ ہم قریب پہنچے تو دیکھا کہ وہ جاندار (کا مُردہ) ہے جسے عنبر (مچھلی) کہا جاتا ہے۔ حضرتِ سیِّدُنا ابوعُبَیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، یہ مُردار ہے۔ پھر خود ہی فرمایا، نہیں بلکہ ہم رسولُ اللہ عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کے بھیجے ہوئے ہیں اور ہم راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں (گھروں سے نکلے) ہیں اور آپ حضرات علیہم الرضوان اِضطِراری حالت میں ہیں اس لیے (اسے) کھا لیجئے۔ ہم نے ایک مہینہ اس پر گزارہ کیا اور ہم تین سو (۳۰۰) آدمی تھے حتّٰی کہ ہم فَربہ ہوگئے۔ مجھے یاد ہے کہ ہم اُس کی آنکھ کے گڑھے سے مٹکے بھر بھر کر چربی نکالتے۔ اور ہم اُس (مچھلی) سے بَیل جتنے بڑے بڑے ٹکڑے کاٹتے۔ (اس مچھلی کی آنکھ کا حلقہ اتنا بڑا تھا کہ) حضرت سیِّدُنا ابوعُبَیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہم میں سے تیرہ (۱۳) آدمیوں کو اس کی آنکھ کے گڑھے

میں بٹھا دیا (تو سب سما گئے)۔ اس کی ایک **پسلی** کو پکڑ کر (کمان کی طرح) کھڑا کیا پھر ایک بڑے **اُونٹ** پر کجاوہ کسا اور وہ اس (پسلی کی کمان) کے نیچے سے گزر گیا۔ اور ہم نے اُس کے خشک گوشْت کے ٹکڑے بطورِ زادِ راہ ساتھ رکھ لئے۔ جب ہم مدینۂ منوَّرہ پہنچے تو سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم سے اس کا ذِکر کیا۔ تو آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے فرمایا، "وہ رِزْق تھا جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے پیدا فرمایا۔ کیا تمہارے پاس اُس گوشْت میں سے کچھ ہے؟ (اگر ہو تو) ہمیں بھی کِھلاؤ۔ ہم نے حُضُورِ پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کی خدمت میں اُس (مچھلی) کا **گوشْت** بھیجا تو آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے تناوُل فرمایا۔ (صحیح مسلم ج ۲ ص ۱۴۷ رقم الحدیث ۱۹۳۵) **اللہ** عزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدْقے ہماری مغفرت ہو۔**

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۵) اَمِیْنُ الاُمَّۃ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! صَحابۂ کرام علیہم الرضوان کے جذبے اور ولولے کے قُربان! ایسی تنگی اور عُسْرَت کہ روزانہ صِرْف ایک کھجور اور دَرَختوں کے پتّے کھا کر بھی راہِ خدا عزَّوَجَلَّ میں دشمنوں سے لڑتے اور اپنی جانیں قُربان کرتے تھے۔ ابھی جو حِکایت آپ نے مُلاحَظہ فرمائی اِس مُہم کا نام **سَیْف**

اَلبَحر ہے، اِس کو"جَیشُ الْعُسْرَة" بھی کہتے ہیں۔ تین سو جانبازوں کی فوج کے سِپہ سالار حضرتِ سیِّدُنا ابو عُبَیدہ بن الجرّاح رضی اللہ تعالیٰ عنہ "عشرہ مُبشَّرہ" سے تھے۔ بارگاہِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم سے ان کو "اَمِینُ الْاُمَّة" (یعنی اُمّت کا امانت دار) کا پیارا لقب عطا ہوا تھا۔ اِبتدائے اسلام میں حضرتِ سیِّدُنا ابوبکر صِدِّیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی **انفرادی کوشش** کے نتیجے میں مسلمان ہوئے تھے۔ نہایت ہی دِلیر (دِ۔لی۔رْ۔)، شیر دل، بُلند قامت تھے اور چہرۂ مبارکہ پُر گوشت کم تھا، غزوۂ اُحُد کے موقَع پر مدینے کے تاجدار، شَہَنْشاہِ اَبرار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کے رخسارِ پُر انوار میں لوہے کے خَود کی دو کڑیاں پیوَست ہوگئی تھیں، اُنہوں نے اپنے دانتوں سے اُن کو کھینچ کر نکالا اس وجہ سے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دو اگلے دانت شہید ہوگئے تھے۔ (اَلْاِصابہ ج ۳ ص ۴۷۶) **اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفِرت ہو۔**

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جَیشُ العُسرَة کے موقَع پر **قد آوَر مچھلی** کا مِل جانا، ایک ماہ تک صَحابۂ کرام علیہم الرضوان کا اس کو تناوُل فرمانا، اونٹوں پر لاد کر ساتھ لانا، مدینۂ منوّرہ بھی ساتھ لے آنا، **مچھلی کے گوشت** کے ذائقے میں تغیُّر (تَ۔غَیْ۔یُرْ۔) نہ آنا یہ سب **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی

رَحمت سے سیِّدُنا ابوعُبَیدہ بن جَرّاح رضی اللہ تعالٰی عنہ اور صَحابہ کرام علیہم الرضوان کی بَرَکتیں اور کرامتیں تھیں۔ راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں جو بھی سفر کرتا ہے، **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کی اس پر خوب رَحمتیں ہوتی ہیں، مصیبتوں میں بھی عظمتیں حاصل ہوتی ہیں، اور راحتیں تو پھر ہیں ہی راحتیں۔ ہر مسلمان کو صَحابہ کرام علیہم الرضوان کی ان عظیم قربانیوں سے دَرس حاصل کرتے ہوئے اسلام کی خدمت کیلئے کمر بستہ رہنا چاہئے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قران وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تَحریک، **دعوتِ اسلامی** کے ہر فرد کا یہ مَدَنی مقصد ہے، "**مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشِش کرنی ہے**" اِس مَدَنی مقصد کے حُصول کیلئے عاشِقانِ رسول صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم کے **مَدَنی قافِلے سُنّتوں** کی تربیّت کیلئے شَہر بہ شَہر اور گاؤں بہ گاؤں سفر کرتے رہتے ہیں، ہر مسلمان کو مَدَنی قافِلے کا مسافر بن کر اس کی بَرَکتیں لُوٹنا چاہئے۔ راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں سفر پر نکلے ہوئے مقدّس افراد کی **قد آور مچھلی** کے ذَرِیعے غیبی امداد کی حِکایت آپ نے ابھی مُلاحَظہ فرمائی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ آج بھی جو اِخلاص کے ساتھ اسلام کی خدمت کی تڑپ لیکر گھروں سے نکلتے ہیں وہ محروم نہیں رَہتے۔ چُنانچِہ دعوتِ اسلامی کے **مَدَنی قافِلہ کی بہار** ملاحظہ فرمائیے۔

تُوبُوا اِلَی اللّٰہ! اَسْتَغْفِرُاللّٰہ

(٦) دل کا مریض ٹھیک ہو گیا

بابُ المدینہ کراچی کے ایک اسلامی بھائی کو دل کی تکلیف ہوئی، ڈاکٹر نے بتایا کہ آپ کے دل کی ۲ دو نالیاں بند ہیں، اَینجیوگرافی (**ANGIOGRAPHY**) کروالیجئے۔ عِلاج پر ہزارہا روپے کا خرچ آتا تھا، یہ بے چارے غریب گھبرائے ہوئے تھے، ایک اسلامی بھائی نے ان پر **انفِرادی کوشش** کرتے ہوئے **دعوتِ اسلامی** کے سُنّتوں کی تربیَت کے مَدَنی قافِلے میں سفر کر کے وہاں دعا مانگنے کی ترغیب دلائی، چُنانچِہ وہ تین ۳ دن کیلئے مَدَنی قافِلے کے مسافر بنے، واپسی پر طبیعت کو بہتر پایا۔ جب ٹیسٹ کروائے تو تمام رپورٹیں دُرُست تھیں، **ڈاکٹر** نے حیرت سے پوچھا کہ تمہارے دل کی ۲ دونوں بند نالیاں کُھل چکی ہیں، آخر یہ کیسے ہوا؟ جواب دیا، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ **دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلے میں سفر کر کے دُعا کرنے کی بَرَکت سے مجھے دل کے مُہلِک (مُہ۔لِک) مرض سے نَجات مل گئی ہے۔**

لُوٹنے رَحمتیں قافِلے میں چلو سیکھنے سُنّتیں قافلے میں چلو

دل میں گر دَرد ہو ڈر سے رُخ زَرد ہو

پاؤ گے راحتیں قافلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۷) یَحْیٰی علیہ السّلام اور شیطان

مَنقول ہے، حضرتِ سیِّدُنا یَحْیٰ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلوٰۃُ وَالسَّلام نے ایک بار شیطان کے پاس بَہُت سے جال دیکھ کر اِسْتِفْسار فرمایا، یہ کیا ہے؟ اُس نے جواب دیا، یہ **شَہوات کے جال** ہیں جن سے میں آدمیوں کا شِکار کرتا ہوں۔ آپ علیہ السلام نے پوچھا، کیا مجھے پھانسنے کے لیے بھی اِن میں سے کوئی جال ہے؟ اُس نے کہا، ''نہیں، مگر صِرف ایک رات آپ (علیہ السلام) نے پیٹ بھر کر کھانا کھایا، تو میں نے اُس رات آپ (علیہ السلام) پر نَماز کو بھاری کر دیا۔ حضرتِ سیِّدُنا **یَحْیٰی** عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلوٰۃُ وَالسَّلام نے یہ سُن کر فرمایا، **خدا** عزوجل **کی قسم !** آئندہ میں کبھی پیٹ بھر کر نہیں کھاؤں گا۔'' شیطان بولا، ''میں بھی آئندہ کبھی کسی کو ایسی (فائدے والی) بات نہیں بتاؤں گا۔'' (مِنہاجُ العابدین ص ۹۳) **اللہ** عزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔**

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

عِبادت میں کب لذّت آتی ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ حِکایت نَقْل کرنے کے بعد حُجَّۃُ الْاِسلام حضرت سیِّدُنا امام محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی فرماتے ہیں، ''یہ اُس مَعصوم ہستی کا حال ہے جس نے ساری عُمر میں ایک بار سَیر ہو کر کھایا، تو اُس کا کیا

حال ہوگا جس نے ساری عُمر میں صِرْف ایک بار (وہ بھی کسی مجبوری کے تحت) پیٹ کو بھوکا رکھا ہو؟ کیا ایسا شخص لذّتِ عبادت کی امید کرسکتا ہے؟ **پیٹ** بھر کر کھانے سے عبادت میں کمی واقع ہوتی ہے۔ کیونکہ انسان جب خوب سیر ہوکر کھالیتا ہے تو اس کا بدن بوجھل ہو جاتا، آنکھوں میں نیند بھر جاتی، اور اعضاء سُست پڑ جاتے ہیں، کوشش کے باوجود کوئی کام نہیں کرسکتا، ہر وقت زمین پر مُردہ کی طرح پڑا رہتا ہے، کہا گیا ہے، ''جب تُو **پیٹو** بن جائے تو پھر اپنے آپ کو زنجیر میں جکڑا ہوا سمجھ۔''

حضرتِ سیِّدُنا **ابو سُلیمان** دارانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورانی فرماتے ہیں، ''میں عبادت میں سب سے زیادہ حَلاوت (یعنی مٹھاس) اُس وقت محسوس کرتا ہوں جب بھوک کی وجہ سے میرا پیٹ پیٹھ سے لگا ہُوا ہو۔'' (منہاجُ العابدین ص ۹۳)

اللہ عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔**

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۸) دُودھ اُگل دِیا!

ایک بار امیرُ الْمُؤمِنین حضرتِ سیِّدُنا ابوبکر صِدِّیق رضی اللہ تعالٰی عنہ کا غلام آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کی خدمت میں **دودھ** لایا۔ آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے اسے پی لیا۔ غلام نے عرض کی، میں پہلے جب بھی کوئی چیز پیش کرتا تو آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ اس کے مُتَعَلِّق دریافْت فرماتے تھے لیکن اس **دُودھ** کے مُتَعَلِّق کوئی اِسْتِفسار نہیں

فرمایا؟ یہ سُن کر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پوچھا، یہ دُودھ کیسا ہے؟ غلام نے جواب دیا کہ میں نے زمانۂ جاہلیّت میں ایک بیمار پر **مَنتر** پھونکا تھا جس کے مُعاوَضے میں آج اس نے یہ **دُودھ** دیا ہے۔ حضرتِ سیِّدُنا صِدّیقِ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ سن کر اپنے حَلْق میں اُنگلی ڈالی اور **دُودھ اُگَل دیا**۔ اِس کے بعد نہایت عاجِزی سے دربارِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ میں عرض کیا، ''**یا اللہ!** عَزَّوَجَلَّ جس پر میں قادِر تھا وہ میں نے کر دیا۔ اس کا تھوڑا بہُت حصّہ جو رَگوں میں رَہ گیا ہے وہ مُعاف فرما دے۔ (مِنْہاجُ العابدین ص ۹۷) **اللہ** عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفِرت ہو۔**

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! حضرتِ سیِّدُنا صِدّیقِ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کتنے زبردست **مُتَّقی تھے**۔ کُفّار اکثر کُفرِیَہ کلمات پڑھ کر مریضوں پر جھاڑ پھونک کرتے ہیں۔ دَورِ جاہلیّت میں بھی اِسی طرح ہوتا تھا، اُس غلام نے چُونکہ زمانۂ جاہلیّت میں دم کیا تھا، لہٰذا اِس خوف کے سبب کہ اس نے کُفرِیَہ مَنتر پڑھ کر دم کیا ہوگا، اُس کی اُجْرت کا **دودھ** سیِّدُنا صِدّیقِ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قَے کر کے نکالدیا۔

یقیناً مَنْبعِ خوفِ خُدا عزوجل صِدّیقِ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں
حقیقی عاشقِ خیرُ الوریٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم صِدّیقِ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں

نِہایت مُتّقی و پارسا صِدّیقِ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں
تَقِی ہیں بلکہ شاہِ اَتقِیا صِدّیقِ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں

(۹) بُھنی ہوئی بکری

حضرت سیِّدُنا ابوہُریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کچھ لوگوں کے پاس سے گزرے جن کے سامنے **بُھنی ہوئی بکری** رکھی تھی، اُنہوں نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کھانے میں شامل ہونے کی درخواست کی تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ فرماتے ہوئے کھانے سے انکار کر دیا کہ شَہَنشاہِ خوش خِصال، سلطانِ شِیریں مَقال، محبوبِ ربِّ ذُوالجلال عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم اِس حال میں دنیا سے رخصت ہوئے کہ آپ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم نے کبھی **جَو کی روٹی** بھی پیٹ بھر کر نہیں کھائی۔ (صحیح بخاری ج ٦ ص ٢٥٢ رقم الحدیث ٥٤١٤) **اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔**

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

خدایا عزوجل میں عمدہ غذائیں نہ کھاؤں
غمِ مصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم میں بس آنسو بہاؤں

تندوری ران

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ایک طرف حضرتِ سیِّدُنا ابو ہُریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا غمِ مصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم تھا کہ پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کی بھوک شریف کو یاد کر کے **بُھنی**

موٹی بکری کھانے سے اِنکار فرما دیا۔ اور آہ! دوسری طرف ہم جیسے نام کے "عُشّاق" ہیں کہ اگر تنُّدوری بکرا بلکہ **تندوری دان** ہی سامنے آجائے تو عشق و مَستی سب بھول کر بھوکے شَیر کی طرح اُس پر ٹوٹ پڑیں اور دونوں ہاتھ سے نوچ نوچ کر کھانے میں ایسے مشغول ہو جائیں کہ شاید نمازِ باجماعت کا بھی ہوش نہ رہے۔ آہ! آج کل اکثر دعوتوں میں ایسا ہی ہوتا ہے۔ یہاں تک کہ بُزُرگوں کی نیاز کی دعوت جیسا نَفلی کام بھی کرتے ہیں تو مَعَاذَاللّٰہ اکثر نمازی کھانے کی حِرص کے باعِث جماعت تَرک کر دیتے ہیں۔ مَدَنی اِلتجاء ہے کہ جب بھی دعوت کریں تو اِس بات کا خیال رکھیں کہ کوئی نَماز بیچ میں نہ آئے، اگر آجائے تو پھر لاکھ مَصروفیت ہو فوراً میزبان و مہمان سب کے سب مسجِد کا رُخ کریں۔ جب تک شَرعی مجبوری نہ ہو اُس وَقت تک مسجِد کی جماعتِ اُولیٰ لینا واجِب ہے اگر گھر میں جماعت کر بھی لی تو ترکِ واجِب کا گناہ سَر پر آئیگا۔ بلکہ بَعض فُقہائے کرام رَحِمَھُمُ اللّٰہُ تعالیٰ کے نزدیک اِقامت سے پہلے مسجِد میں نہ آنیوالا گنہگار ہے۔

کُفرِیَہ خاتمے کا خوف

اِفطار پارٹیوں، دعوتوں، نیازوں اور نعت خوانیوں وغیرہ کی وجہ سے فرض نمازوں کی مسجِد کی جماعتِ اُولیٰ (یعنی پہلی جماعت) تَرک کرنے کی ہرگز اجازت نہیں، یہاں تک کہ جو لوگ گھر یا ہال یا بنگلہ کے کمپاؤنڈ وغیرہ میں تَراویح کی جماعت قائم کرتے ہیں اور

قریب مسجِد موجود ہے تو اُن پر بھی واجِب ہے کہ پہلے فرض رَکعتیں جماعتِ اُولیٰ کے ساتھ مسجِد میں ادا کریں۔ جو لوگ بلا عذرِ شَرعی باوُجُود ِقدرت فرض نَماز مسجِد میں جماعتِ اُولیٰ کے ساتھ ادا نہیں کرتے ان کو ڈر جانا چاہیے، کہ حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں: ''جس کو یہ پسند ہو کہ کل اللہ تعالیٰ سے مسلمان ہو کر ملے تو وہ ان پانچ نمازوں (کی جماعت) پر وہاں پابندی کرے جہاں اذان دی جاتی ہے کیونکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تمہارے نبی صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے لئے سُنَنِ ھُدٰی مَشْروع کیں اور یہ (باجماعت) نَمازیں بھی سُنَنِ ھُدٰی سے ہیں اور اگر تم اپنے گھروں میں نَماز پڑھ لیا کرو جیسا کہ یہ پیچھے رہنے والا گھر میں پڑھ لیتا ہے تو تم اپنے نبی کی سنّت چھوڑ دو گے اور اگر اپنے نبی کی سنّت چھوڑ و گے تو گمراہ ہو جاؤ گے۔'' (مسلم شریف ج ۱ ص ۲۳۲ رقم الحدیث ۲۵۷)

اِس حدیثِ مبارک سے اِشارہ ملتا ہے کہ جماعتِ اُولیٰ کی پابندی کرنے والے کا **خاتِمہ بالخیر** ہو گا اور جو بِلا شَرعی مجبوری کے مسجِد کی جماعتِ اُولیٰ ترک کرتا ہے اُس کیلئے مَعاذَاللہ **کُفر پر خاتِمے کا خوف ہے۔**

یاربِّ مصطفٰے! عَزَّوَجَلَّ و صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم

ہمیں پانچوں نَمازیں مسجِد کی جماعتِ اُولیٰ میں پہلی صَف کے اندر تکبیرِ اُولیٰ کے ساتھ

ادا کرنے کی ہمیشہ سعادت نصیب فرما۔

میں پانچوں نَمازیں پڑھوں باجماعَت

ہو توفیق ایسی عطا یا اِلٰہی عزوجل

(۱۰) رِقّت انگیز خُطبہ

حضرتِ سیِّدُنا خالِد بن عُمَیر عَدَوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، بصرہ

کے حاکم حضرتِ سیِّدُنا عُتبہ بن غَزْوان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک موقع پر ہمیں اس

طرح **خُطبہ** دیا۔ اللہ تعالیٰ کی حَمد و ثناء کے بعد فرمایا، **اَمّا بَعْد!** (یعنی اِس کے

بعد) بے شک **دُنیا** نے اپنے خاتِمے کا اِعلان کر دیا ہے اور وہ انتہائی تیزی کے ساتھ رُخصت ہو رہی ہے۔ اور (اب) اِس دنیا میں سے اِسی قدر باقی رہ گیا ہے جتنا کہ برتن کا **تِلْچھٹ** (جو تھوڑا سا تہ میں رہ جائے اُس کو تِلْچھٹ کہتے ہیں) اور اس (برتن) کا مالِک اس (تِلْچھٹ) سے فائدہ حاصِل کر رہا ہے۔ تم اِس دنیا سے اُس گھر کی طرف **مُنْتَقِل** (مُن۔تَ۔قِل) ہونے والے ہو جس کو فنا نہیں۔ اِس لیے تمہارے پاس جو سب سے بہتر چیز ہے اُس کو لے کر اُس (اُخروی) گھر کی طرف اِنتقال کرو۔ ہمیں یہ بتایا گیا ہے، ''**جہنّم** کے کنارے سے ایک پتّھر پھینکا جائے گا جو کہ **سَتّر سال** تک نیچے کی طرف گرتا چلا جائے گا لیکن اِس کے باوُجود وہ جہنّم کی تہ تک نہیں پہنچے گا۔'' اور خدا عزوجل کی قسم! اس جہنّم کو ضَرور پُر کیا جائے گا۔ کیا تمہیں اس پر **تَعَجُّب** ہے؟ اور ہم سے یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ ''**جنّت** کے دروازوں کے دُو کِواڑوں کے درمیان **چالیس سال** کی مَسافت ہوگی، اس پر ایک دن ضَرور ایسا آئے گا کہ جب وہ ہُجُوم سے بھر جائیں گے۔'' میں نے اپنے آپ کو دیکھا کہ میں سرورِ کائنات، شاہِ موجودات صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ساتھ سات آدمیوں میں سے ساتواں تھا۔ ہمارے پاس دَرَخت کے **پتّوں** کے عِلاوہ کھانے کو کچھ نہ تھا۔ یہاں تک کہ (پتّے کھانے کے سبب) ہمارے ہونٹوں کے کونے زَخمی ہو گئے۔ میں نے ایک چادر حاصِل کی اور اسے (بیچ میں سے پھاڑ کر) اپنے اور **سَعد** بن مالِک (رضی

اللہ تعالیٰ عنہ) کے درمیان تقسیم کر دیا، آدھی چادر بطورِ تہ بند میں نے استعمال کی اور آدھی سعد بن مالک (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے۔ (ایک تو وہ غُربت کا دور تھا) اور آج ہم میں سے ہر ایک کسی نہ کسی شہر کا حاکم ہے۔ میں اس بات سے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی پناہ مانگتا ہوں کہ میں تو (خوش فہمی کے باعث) اپنے آپ کو عظیم سمجھ بیٹھوں لیکن خدا عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک میں بہت حقیر سمجھا جاؤں۔ (مسلم شریف ج ۲ ص ۴۰۸ رقم الحدیث ۲۹۶۷)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفِرت ہو۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے دیکھا! صَحابۂ کرام علیہم الرضوان نے نیکی کی دعوت عام کرنے کیلئے خوب بھوک برداشت کی یہاں تک کہ **دَرَختوں** کے پتّے کھا کر اور خوب سختیاں برداشت کر کے شَجَرِ اسلام کی آبیاری فرمائی۔ واقعی اُس وَقت حالات انتِہائی ناگُفتہ بہ تھے۔ جیسا کہ ایک اور رِوایت سے بھی ظاہر ہے۔ چُنانچہ

(۱۱) راہِ خدا میں سب سے پہلا تِیر چلایا

عَشَرَۂ مُبَشَّرہ میں سے ایک جنّتی صَحابی حضرتِ سیِّدُنا **سَعد** بن ابی وقّاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، میں وہ پہلا عَرَب ہوں جس نے راہ خدا عَزَّوَجَلَّ میں سب سے **پہلا تیر** چلایا۔ ہم تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، محبوبِ ربّ

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جو شخص مجھ پر دُرُود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنّت کا راستہ بھول گیا۔

اُلعِزَّت عَزَّوَجَلَّ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کی مَعِیَّت (مَ۔عِی۔یَت) میں جہاد کرتے تھے۔اور ہمارے پاس کیکر کے (یعنی کانٹے دار) دَرَخت کے پتّوں کے سوا کھانے کو کچھ نہ ہوتا تھا۔قضائے حاجت کے وَقت ہماری اِجابت بکری کی مینگنیوں کی مِثل ہوتی ،جس پر لیسدار مادّے کا نام ونشان تک نہ ہوتا۔(صحیح بخاری ج۷ ص ۲۳۱ رقم الحدیث ۶۴۵۳) **اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صدقے ہماری مغفِرت ہو۔**

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! پھر آسانیاں مل جانے کے بعد بھی ان صَحابۂ کرام علیہم الرضوان کا جذبہ خَتم تو کُجا کم بھی نہ ہوا بلکہ خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ مزید بڑھ گیا کہ کہیں ایسا نہ ہو ہم اپنے آپ کو بُزُرگ تصوُّر کر بیٹھیں اور اللہ عَزَّوَجَلَّ ہم سے ناراض ہو جائے۔ اللہ ربُّ العزّت عَزَّوَجَلَّ ہمیں بھی ان صَحابۂ کرام علیہم الرضوان کے صدقے **نیکی کی دعوت** عام کرنے کی تڑپ اور اِس کی خاطر قربانیاں پیش کرنے کا جذبہ عطا فرمائے۔اٰمین۔ ہر اسلامی بھائی کو چاہئے کہ وہ اپنا یہ ذِہن بنالے کہ **مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے** اور صَحابۂ کرام علیہم الرضوان کی راہِ خُدا عَزَّوَجَلَّ میں قربانیوں کو خِراجِ تحسین پیش کرنے کیلئے **دعوت**

اسلامی کے سنّتوں کی تربیّت کے مَدَنی قافلوں میں سفر کی سعادت حاصِل کر کے دین ودنیا کی بَرَکتیں حاصِل کرے۔ مدنی قافلے کی ایک **بہار** پیشِ خدمت ہے،

(۱۲) ہاتھ کے مَسّے

ٹنڈوآدم (سندھ، پاکستان کے) ایک اسلامی بھائی کا بیان ہے، میں تقریباً ڈَوسال سے بازو کے مَسّوں کی وجہ سے پریشان تھا۔ علاج پر کافی رقم خرچ کی، ایک بار آپریشن بھی کروایا مگر "مرض بڑھتا گیا جُوں جُوں دوا کی" کے مِصداق مَسّوں کی تعداد میں برابر اضافہ ہوتا جارہا تھا، دل میں ایک خوف سا بیٹھ گیا تھا کہ ان مَسّوں میں شاید **کینسر** ہوجائیگا اور میرا بازو کاٹ دیا جائیگا۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** کی صوبائی مجلسِ مُشاوَرت (بلوچستان) کو ہر آن سلامت رکھے۔ اٰمین۔ انہوں نے صوبائی سَطح پر **کوئٹہ** میں دُوروزہ سُنّتوں بھرا اجتماع (۲۷ / ۲۸ جمادِی الاُولیٰ ۱۴۲۵ھ) رکھا۔ قسمت نے یاوَری کی اور میں بھی سنّتوں بھرے **اجتماع** میں شریک ہوا، **دعوتِ اسلامی** کے بے شمار **مَدَنی قافلے** دنیا کے مختلف ممالِک میں ہر وقت سفر پر رہتے ہیں اور گاؤں گاؤں قریہ قریہ نیکی کی دعوت کی دھومیں مچاتے پھرتے ہیں، میں نے سُن رکھا تھا کہ مَدَنی قافلوں میں سفر کرنے والوں کی دُعائیں

قبول ہوتی ہیں، میں نے بھی ہمت کی اور کوئٹہ سے دعوتِ اسلامی کے سنّتوں کی تربیت کے **12 روزہ مَدَنی قافلے** کا مسافر بن گیا۔ بارگاہِ خُداوندی عَزَّوَجَلَّ میں میٹھے میٹھے مصطفےٰ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کا واسِطہ پیش کر کے گڑگڑا کر دُعاء کی۔ مجھ گناہ گار پر کرم ہوگیا، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ **میرے سارے مَسّے جھڑ گئے ، حیرت اَنگیز بات یہ ہے کہ جن مَسّوں کا آپریشن کروایا تھا ان کے نِشانات باقی ہیں مگر ۱۲ روزہ مَدَنی قافلے میں جھڑنے والے مَسّوں کے تو نشانات تک غائِب ہو گئے !** اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ علیٰ اِحسانِہٖ وَ کَرَمِہٖ ۔

لوٹنے رَحمتیں قافلے میں چلو سیکھنے سنّتیں قافلے میں چلو

زَخم بگڑے بھریں پھوڑے پُھنسی مٹیں گر ہوں مسّے جَھڑیں قافِلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

دعوتِ اسلامی کے سنّتوں کی تربیّت کے **مَدَنی قافلوں** میں سفر اور روزانہ **فکرِ مدینہ** کے ذَرِیعے **مَدَنی اِنعامات** کا کارڈ پُر کر کے ہر مَدَنی ماہ کے دَسْ دن کے اندر اندر اپنے یہاں کے ذِمّہ دار کو جَمْع کروانے کا معمول بنا لیجئے. اِن شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اِس کی بَرَکت سے پابندِ سنّت بننے ، گناھوں سے نفرت کرنے اور **ایمان کی حفاظت** کیلئے کُڑھنے کا ذِہن بنے گا.

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سرکارِ بغداد حُضُورِ غوثِ پاک رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے نَفْس وشیطان سے جان چُھڑانے کے لئے سالہا سال تک جِدّ وجُہد فرمائی اور **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی رِضا حاصل کرنے کیلئے **پچیس سال** تک عراق شریف کے جنگلوں میں تنہا رِیاضَتیں کرتے رہے۔

تُو ہے وہ غوث کہ ہر غوث ہے شَیدا تیرا (رضی اللہ تعالٰی عنہ)

تُو ہے وہ غیث کہ ہر غیث ہے پیاسا تیرا

(۱۳) سَرد رات میں چالیس بار غُسل

بَہْجَۃُ الْاَسرار شریف میں ہے، سرکارِ بغداد حُضُورِ غوثِ پاک رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں کرخ کے جنگلوں میں برسوں رہا، **دَرَخْت کے پتّوں اور بُوٹیوں پر میرا گُزارہ ہوتا**۔ مجھے پہننے کے لئے ہر سال ایک شَخْص صُوف (یعنی اُون) کا ایک جُبّہ لا کر دیتا تھا۔ میں نے دُنیا کی مَحَبَّت سے نَجات حاصِل کرنے کیلئے ہزار جَتَن کئے، میں گُمنام رہا۔ **میری خاموشی** کے سبب لوگ مجھے گُونگا، اور دیوانہ کہتے، کانٹوں پر ننگے پاؤں چلتا، خوفناک غاروں اور بھیانک وادیوں میں بلا جھجک داخِل ہو جاتا، دنیا بن سنور کر میرے سامنے ظاہر ہوتی مگر اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ، میں اُس کی طرف اِلتِفات (یعنی توجُّہ) نہ کرتا۔ میرا نَفْس کبھی تو میرے آگے عاجِزی کرتا کہ آپ کی جو مرضی ہوگی وُہی

کروں گا اور کبھی مجھ سے لڑتا۔ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ مجھے اِس پر فَتْح نصیب کرتا۔ میں مُدّتوں ''مَدْیَن'' کے بیابانوں میں رہا اور اپنے نَفْس کو مُجاہَدات میں لگاتا رہا۔ **ایک سال تک گِری پڑی چیزیں کھاتا اور بالکل پانی نہ پیتا پھر ایک سال صِرْف پانی پر گزارہ کرتا اور گری پڑی چیز یا کوئی اور غذا نہ کھاتا پھر ایک سال بِغیر کچھ کھائے پئے فاقے سے گزارتا۔** مجھ پر سَخْت آزمائشیں آتیں۔ ایک بار سَخْت سردی کی رات میں میرا یوں امتحان لیا گیا کہ بار بار آنکھ لگ جاتی اور مجھ پر غُسل فرض ہو جاتا۔ میں فوراً نَہر (نَ۔ ہَر) پر آتا اور غُسل کرتا اس طرح اس ایک سرد رات کی کڑکڑاتی ٹھنڈ میں چالیس بار میں نے ٹھنڈے پانی سے غُسل کیا۔ (بِتَغَیُّرٍ از بَہجَۃُ الاَسرار ص ١٦٤، ١٦٥) **اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔**

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(١٤) زمین سے چُن چُن کر ٹکڑے کھانا

سرکارِ بغداد حُضُورِ غوثِ پاک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، میں شہر میں جب کھانے کے ارادے سے گرے پڑے ٹکڑے یا جنگل کی کوئی گھاس یا پتّی اٹھانا چاہتا اور دیکھتا کہ دوسرے فُقَراء بھی اس کی تلاش میں ہیں تو اپنے اسلامی بھائیوں پر

ایثار کرتے ہوئے نہ اٹھاتا بلکہ یونہی چھوڑ دیتا تا کہ وہ اٹھا کر لے جائیں اور خود بھوکا رہتا۔ جب **بھوک** کے سبب کمزوری حد سے بڑھی اور میں قریبُ الْمَرگ ہو گیا تو پھول والے بازار سے ایک کھانے کی چیز جو زمین پر پڑی تھی وہ میں نے اٹھائی اور ایک کونے میں جا کر اسے کھانے کیلئے بیٹھ گیا۔ اتنے میں ایک عَجَمی نوجوان آیا اس کے پاس تازہ روٹیاں اور بُھنا ہوا گوشْت تھا وہ بیٹھ کر کھانے لگا۔ اس کو دیکھ کر میری کھانے کی خواہش ایک دم شِدّت اِختیار کر گئی۔ جب وہ اپنے کھانے کے لئے لُقمہ اٹھاتا تو بھوک کی بے تابی کی وجہ سے بے اختیار جی چاہتا کہ مُنہ کھول دوں تا کہ وہ میرے مُنہ میں لُقمہ ڈال دے۔ آخر میں نے اپنے نَفس کو ڈانٹا کہ "بے صبری مَت کر **اللہ** عَزَّوَجَلَّ میرے ساتھ ہے۔ چاہے کچھ بھی ہو جائے مگر میں اس نوجوان سے مانگ کر ہرگز نہیں کھاؤں گا۔" یکا یک وہ نوجوان میری طرف مُتَوَجِّہ ہوا اور کہنے لگا، بھائی! آجایئے اور آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ بھی کھانے میں شریک ہو جایئے، میں نے انکار کیا۔ اُس نے اِصرار کیا، میرے نَفس نے مجھے کھانے کیلئے بہُت اُبھارا لیکن میں نے پھر بھی انکار کیا۔ مگر اُس نوجوان کے مُسَلْسَل اِصرار پر میں نے تھوڑا سا کھانا کھالیا۔ اُس نے مجھ سے پوچھا، کہاں کے رہنے والے ہو؟ میں نے کہا، **جیلان** کا۔ وہ بولا، میں بھی جیلان ہی کا ہوں۔ اچھا یہ بتاؤ تم مشہور عابِد و زاہِد اور وَلِیُّ اللہ حضرت سیِّد **عبداللہ صومعی** رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے نواسے **عبدُالقادر** رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کو

جانتے ہو؟ میں نے کہا، وہ تو میں ہی ہوں۔ یہ سُن کر وہ بے قرار ہو گیا اور کہنے لگا کہ میں **بغداد** آنے لگا تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی امّی جان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا نے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو دینے کے لئے مجھے سونے کی آٹھ اشرفیاں دی تھیں، میں یہاں بغداد آ کر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو تلاشتا رہا مگر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا کسی نے پتا نہ دیا یہاں تک کہ میری تمام رقم خرچ ہو گئی، میرا تین ۳ دن کا فاقہ ہے، میں جب بھوک سے نڈھال ہو گیا اور جان پر بن گئی تو میں نے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی امانت میں سے یہ روٹیاں اور بُھنا ہوا گوشت خریدا۔ حُضُور! آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بھی بخوشی اِسے تناوُل فرمائیے کہ یہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ہی کا مال ہے، پہلے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ میرے مہمان تھے اور اب میں آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مہمان ہوں۔ بقیہ رقم پیش کرتے ہوئے بولا، میں مُعافی کا طلب گار ہوں۔ اِضطراری حالت میں میں نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی رقم ہی سے کھانا خریدا تھا۔" میں بہُت خوش ہوا۔ میں نے بچا ہوا کھانا اور مزید کچھ رقم اُس کو پیش کی اُس نے قبول کی اور چلا گیا۔ (الذیل علی طبقات الحنابلۃ ج۳ ص ۲۵۰)

اللہ عزوجل کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو

طلب کا منہ تو کس قابل ہے یا غوث رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
مگر تیرا کرم کامل ہے یا غوث رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (حدائقِ بخشش)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب ! صلَّی اللّٰهُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِس قدر بھوک برداشت کرنے اور جان پر بن جانے کے بعد اپنی ہی رقم مل جانے کے باوُجود اُس کو ایثار کر دینا یہ واقعی بہُت بڑی بات ہے اور یہ اولیاءِ کرام رَحِمَہُمُ اللہُ تعالیٰ کا ہی حِصّہ ہے۔ ہمارے غوثِ اعظم علیہ رحمۃ اللہِ الاکرم کے فاقے صد مرحبا اور آپ کا ایثار صد ہزار مرحبا! کاش ہمارے اندر بھی جذبۂ ایثار پیدا ہو جائے۔ ہائے ہائے! ہم تو ٹھونس ٹھونس کر پیٹ بھر لینے کے بعد بچا ہوا کھانا بھی ایثار کرنے کا حوصلہ نہیں رکھتے بلکہ آئندہ کھانے کیلئے اُس کو فِرِج میں محفوظ کر لیتے ہیں۔ کاش! ایثار کا عظیم الشّان ثواب حاصل کرنے کا ہمارا بھی ذِہن بن جاتا۔

دعوتِ اسلامی کے سنّتوں کی تربیّت کے **مَدَنی قافلوں** میں سفر اور روزانہ **فکرِ مدینہ** کے ذَرِیعے **مَدَنی اِنعامات** کا کارڈ پُر کر کے ہر مَدَنی ماہ کے دسْ دن کے اندر اندر اپنے یہاں کے ذمّہ دار کو جَمْع کروانے کا معمول بنا لیجئے۔ اِن شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اِس کی بَرَکت سے پابندِ سنّت بننے، گناھوں سے نفرت کرنے اور **ایمان کی حفاظت** کیلئے کُڑھنے کا ذِہن بنے گا۔

(۱۵) دُشواری کے بعد آسانی

حضرت علّامہ امام شَعرانی قُدِّسَ سِرُّہُ الرَّبّانی ''طبقاتِ کُبریٰ'' میں حُضُور غوثُ الاعظم علیہ رحمۃ اللہِ الاکرم کا یہ ارشاد نَقل کرتے ہیں، ابتِداءً مجھ پر بہُت

سختیاں رکھی گئیں اور جب سختیاں انتہا کو پُہنچ گئیں تو میں عاجز آکر زمین پر لیٹ گیا اور میری زَبان پر قراٰنِ پاک کی یہ دو آیات جاری ہوگئیں۔

فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًاۙ﴿۵﴾ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًاؕ﴿۶﴾

ترجَمۂ کنزالایمان: تو بے شک دشواری کے ساتھ آسانی ہے، بے شک دشواری کے ساتھ آسانی ہے۔ (پ ۳۰ الم نشرح آیت ۵،۶)

اَلْحَمْدُ للّٰہ عَزَّوَجَلَّ ان آیات کی بَرَکت سے وہ تمام سختیاں مجھ سے دُور ہوگئیں۔

واہ کیا مرتبہ اے غوث ہے بالا تیرا (رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ)
اونچے اونچوں کے سَروں سے قدم اعلٰی تیرا

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً کچھ پانے کیلئے قُربانیاں دینی پڑتی ہیں۔ ہمارے غوثُ الاعظم علیہ رحمۃ اللہ الاکرم نے اپنے ربِّ رحمٰن اور خدائے حنّان ومنّان عَزَّوَجَلَّ کا قُرب اور اپنے نانا جان رَحْمتِ عالَمیان صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم کی خوشی پانے، نَفْس وشیطان پر غالِب آنے، دنیا کی مَحَبَّت سے پیچھا چُھڑانے، گناہوں کے اَمراض سے خود کو بچانے، مخلوقِ خدا عَزَّوَجَلَّ کو راہِ راست پر لانے، مُبلِّغ کا عظیم شَرَف پاکر کثیر ثواب کمانے، نیکی کی دعوت کی دنیا میں دھوم مچانے اور بے شمار کُفّار کو دامنِ اسلام میں داخِل فرمانے کے لئے سالہا سال تک

جِدّ و جُہد فرمائی۔ خیر ہم حُضُورِ غوثِ پاک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی طرح رِیاضَتیں تو کرنے سے رہے۔ مگر ہمّت ہارے بِغیر تھوڑی بہُت کوشش تو کریں۔

سچ ہے انسان کو کچھ کھو کے مِلا کرتا ہے
آپ کو کھو کے تجھے پائے گا جُو یا تیرا عزوجل (ذوقِ نعت)

سرکارِ بغداد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی مَحَبَّت کا دَم بھرنے والے اسلامی بھائیو! سرکارِ غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے پچیس (۲۵) برس **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کے لئے عراق کے جنگلوں میں گزار دیئے۔ اور بے مِثال بھوک و پیاس برداشت کی۔ کاش! ہمیں بھی تبلیغِ قران وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے سنّتوں کی تربیّت کی خاطِر گاؤں بہ گاؤں، شہر بہ شہر اور مُلک بہ مُلک سفر کرنے والے مدنی قافِلوں کا مسافِر بننا نصیب ہو جائے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(١٦) روز کی غذا دسؔ مُنقّے

حضرتِ ابو احمد صَغیر علیہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الکبیر فرماتے ہیں، مجھے حضرتِ سیِّدُنا **ابو عبدُاللہ بن خَفِیف** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے حکم دیا کہ ہر رات ان کی اِفطاری کے لئے **مُنَقّے** کے دسؔ (۱۰) دانے پیش کیا کروں۔ ایک رات تَرس کھا کر میں نے دسؔ (۱۰) کی بجائے پندرہ (۱۵) دانے حاضِر کیے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے میری طرف

دیکھا اور فرمایا، تمہیں (پندرہ ۱۵ دانے) لانے کا کس نے حکم دیا؟ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے صِرف دَس کھائے اور باقی (پانچ) کو چھوڑ دیا۔ (رسالۃ القشیریۃ ص ۱۴۳) **اللہ** عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدْقے ہماری مغفرت ہو۔**

مُنقّے کے حیرت انگیز فوائِد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! حضرت سیِّدُنا ابو عبداللہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ روزانہ صِرف **دَس عدد مُنقّوں** پر گزارہ فرماتے تھے۔ اولیائے کرام رحمہم اللہ تعالیٰ کی نفس مارنے کی ادائیں مرحبا! انہوں نے مُنقّہ کا خوب انتخاب فرمایا۔ سوکھے ہوئے چھوٹے انگور **کشمش** اور سوکھے ہوئے بڑے انگور **مُنقّہ** کہلاتے ہیں۔ **اللہ کے محبوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب** عَزَّوَجَلَّ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم کا فرمانِ حکمت نشان ہے۔ "اسے کھاؤ یہ (مُنقّی) بہترین کھانا ہے، (مُنقّہ) اَعصاب (یعنی نسوں اور پٹھوں) کو مضبوط کرتا، کمزوری کو دور کرتا غصہ کو ٹھنڈا کرتا، بلغم کو دور کرتا، چہرے کی رنگت نکھارتا اور مُنہ کو خوشبودار کرتا ہے۔" (کشف الخفاء ج ۲ ص ۴۳۱ رقم الحدیث ۲۸۴)

حضرت مولیٰ علی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْهَهُ الْکَرِیْم کی روایت کردہ حدیث میں یہ بھی ہے کہ (مُنقّہ) کمزوری دُور کرتا، مزاج کو خوشگوار بناتا، سانس کو خوشبودار کرتا اور غم کو دُور کرتا ہے۔ (کنزُ العُمّال ج ۱۰ ص ۱۸ رقم الحدیث ۲۸۲۶۱)

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) مجھ پر کثرت سے دُرُود پاک پڑھو بے شک تمہارا مجھ پر دُرُود پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔

کِشمِش کا پانی پینا سُنّت ہے

سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کے لئے کِشمِش بھگوئی جاتی تھی۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم اس کا پانی اُس روز، دوسرے روز اور بعض اوقات اس کے بعد والے دن شام تک بھی نوشِ جان فرماتے۔ اسکے بعد اس کے بارے میں حکم فرماتے تو خادِمین اسے پی لیتے یا اسے بہا دیا جاتا۔ (کیونکہ بعد میں اُس میں تغیُّر آجاتا ہے) اسی لئے بہا دیا جاتا۔
(ابو داوٗد شریف ج ۳ ص ۳۳۷ رقم الحدیث ۳۷۱۳)

مُنَقّٰہ دواء بھی ہے اور غذا بھی' اس کو چاہیں تو یونہی یا چاہیں تو چِھلکا اُتار کر مناسِب مقدار میں کھالیجئے مشہور مُحَدِّث حضرت سیِّدُنا امام زُہری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، جس کو احادیثِ مبارکہ حِفظ کرنے کا شوق ہو وہ (مناسِب مقدار میں) **مُنَقّٰہ** کھائے، مُنَقّٰے بیج سمیت بھی کھا سکتے ہیں بلکہ امام زُہری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، ''مُنَقّٰے کے بیج مِعدے کی اِصلاح کرتے ہیں۔'' مُنَقّٰے چند گھنٹے پانی میں بھگو کر رکھ دیجئے پھر اس کا چھلکا اُتار کر گودا نکال لیجئے۔ **مُنَقّٰہ کا گودا** پھیپھڑوں کیلئے اِکسیر اور پُرانی کھانسی کیلئے مفید ہے۔ گُردہ اور مَثانہ کے درد کو مٹاتا، جگر اور تِلّی کو طاقت دیتا، پیٹ کو نَرم کرتا، مِعدہ مضبوط کرتا اور ہاضمہ دُرُست کرتا ہے۔

کھانسی کا علاج

روزانہ کِشمِش کے **40** دانے (اگر مُوافِق آتے ہوں تو دُگنے کرنے میں بھی حرج نہیں) اور تین ۳ عدد بادام

لیکر اس پر **11** بار دُرُود شریف پڑھ کر دم کر کے کھا لیجئے اِس کے اوپر دو گھنٹے تک پانی نہ پئیں۔ ان شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ کھانسی میں بَہُت فائدہ ہوگا۔ بَلغم نکلے گا اور مزید نہیں بنے گا۔ (ضَرورتاً کِشمِش کی تعداد بڑھا دیجئے) بَہُت چھوٹے بچّوں کیلئے حسبِ ضَرورت مقدار کچھ کم کر دیجئے۔ تاحُصولِ شِفا علاج جاری رکھئے۔

سُرخ مُنَقّٰی

حضرت مولائے کائنات، علیُّ المرتَضٰی شیرِ خدا عَزَّوَجَلَّ و کَرَّمَ اللہُ تعالیٰ وَجہَہُ الکریم سے مَروی ہے، جو روزانہ سُرخ مُنَقّٰی **21** عدد کھا لیا کرے وہ ان تمام امراض سے محفوظ رہے گا جن سے خوفزدہ ہے۔ (ابو نُعیم)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(۱۷) بینگن کی خواہش

حضرت سیِّدُنا ابونَصر تمار علیہ رحمۃُ اللہِ الغفّار فرماتے ہیں، ''اَلْحَمْدُ لله ایک بار رات کے وَقت حضرت سیِّدُنا **بِشر حافی** علیہ رَحمۃُ اللہِ الکافی ہمارے گھر تشریف لے آئے۔ میں نے ولیِ کامل کی آمد پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر ادا کیا پھر عرض کیا، ''**یا سَیِّدی** ! رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ہمارے ہاں خُراسان سے رُوئی آئی تھی اُس سے میری بچّی نے جو سُوت کاتا اُس کو بیچ کر گوشت خریدا ہے، برائے کرم! ہمارے یہاں اِفطار فرمالیجئے۔'' فرمایا، ''اگر میں نے کسی کے یہاں کھانے کا ارادہ کیا تو پھر

اِن شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے یہاں کھاؤں گا۔" پھر فرمانے لگے، "کئی سال سے **بَینگن کی خواہِش** کر رہا ہوں مگر ابھی تک کھا نہیں پایا۔" میں نے عرض کیا، "**یا سیِّدی**! رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حُسنِ اِتّفاق سے اس گوشت میں حلال کمائی کے بینگن بھی ڈالے ہیں۔" فرمایا، "میں تو اُس وَقت بینگن کھاؤں گا جب کہ اِس کی مَحبّت میرے دل سے نکل جائے!" (رسالۃُ القُشیریہ ص ۱۴۳)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفرت ہو۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! اولیاءُ اللہ رَحِمَہُمُ اللّٰہُ تعالیٰ خواہشاتِ نفسانی کی پَیروی سے کس قَدَر پرہیز کرتے ہیں۔ **نَفس کے مُطالبے** کی وجہ سے حضرت سیِّدُنا بِشر حافی علیہ رحمۃ اللہِ الکافی برسوں ہوئے **بینگن** نہیں کھا رہے تھے۔ ان حضرات کا بھی خوب **مَدَنی انداز** ہوتا ہے کہ نَفس کہے کھاؤ، تو نہیں کھانا اور اگر کہے مت کھاؤ، تو کھالینا۔ اَلغَرَض نَفس کی خواہش کا اُلٹ کرتے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۱۸) خوب کھاؤ اور پیو!

مَنقول ہے کئی سالوں تک حضرت سیِّدُنا بِشر حافی علیہ رحمۃُ اللہِ الکافی

کا **با قِلا۔** (یعنی سبزی کی بیج والی پھلیاں جو پکا کر کھائی جاتی ہیں، مَثَلاً مٹر، لوبیا وغیرہ) کھانے کو جی چاہتا رہا مگر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے نَفس کو مارتے رہے اور پھلیاں نہ کھائیں۔ بعدِ وفات کسی نے خواب میں دیکھ کر پوچھا، "**ما فَعَلَ اللّٰہُ بِکَ ؟** یعنی **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا سُلوک فرمایا؟" جواب دیا، "**اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے مغفِرت کی بِشارت سنا کر فرمایا، "ارے وہ انسان! جس نے دنیا میں نہ کھایا نہ پیا اب **خوب کھلؤ اور پیو۔**" (رسالۃ القُشَیرِیّہ مُتَرجَم ص ۴۰۶) **اللہ** عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔**

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

گدا بھی منتظر ہے خُلد میں نیکوں کی دعوت کا
خدا دن خیر سے لائے سخی کے گھر ضِیافت کا عزوجل (حدائقِ بخشش شریف)

(۱۹) کھانے کا مقصد

حضرتِ سیِّدُنا ابو سعید خرّاز علیہ رحمۃ اللہِ الغفّار کا بیان ہے، "میرا معمول تھا کہ **تیسرے روز** کھانا کھاتا تھا، ایک دَفعہ دَورانِ سفر جنگل سے گزر رہا تھا اور کھائے بِغیر دوسرے تین روز شروع ہو چکے تھے، کڑاکے کی بھوک لگی تھی، کمزوری کے سبب نِڈھال ہو کر ایک جگہ بیٹھ گیا، اتنے میں غیب سے آواز آئی، "**ابو سَعید** ! نَفس کو خوش کرنے کیلئے طَعام کے خواہش مند ہو یا بِغیر کچھ کھائے

پیٹ کمزوری دُور کرنا چاہتے ہو؟" میں نے عرض کی، "**یا اللہ** !عَزَّوَجَلَّ میں تو صِرف **قُوَّت** چاہتا ہوں۔" آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا بیان ہے کہ میرے اندر ایسی قوت پیدا ہوگئی کہ اٹھا اور کچھ کھائے پئے بغیر مزید **بارہ منزل** سفر طے کرلیا۔" (کشف المحجوب مُتَرجَم ص ۴۵۳) **اللہ** عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔**

صَلُّوا عَلَی الحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! اللہ والے لذّت کیلئے نہیں بلکہ عبادت پر قوت حاصل کرنے کیلئے کھاتے ہیں اور **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کا ان پر بہت کرم ہوتا ہے کہ بغیر کھائے پئے اُن کو روحانی قوت حاصل ہو جایا کرتی ہے۔ چُنانچہ حضرتِ سیِّدُنا ابوسعید خرّ از علیہ رحمۃُ اللہِ الغفار نے بغیر کھائے صِرف **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی عطا کردہ قوّت سے مزید بارہ منزِل سفر طے کرلیا۔ ایک دن میں جتنا سفر طے ہوتا ہے اُس کو **منزِل** کہتے ہیں، اِس کا مطلب یہ ہوا کہ آپ نے بغیر کھائے پئے مزید ۱۲ دن کا سفر فرمالیا!

نہ ہو کار گر نفس کا مجھ پہ حیلہ
کرم یا الٰہی (عزوجل)! نبی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) کا وسیلہ

صَلُّوا عَلَی الحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

(۲۰) کھانے سے بچنے کیلئے چھپ گئے

حضرت سیِّدُنا ابوسعید خرّاز علیہ رحمۃ اللّٰہِ الغفّار فرماتے ہیں، ''ایک بار قافِلہ کے ہمراہ سفر میں **فاقہ مستی** کا عالَم تھا کہ کھجوروں کا باغ نظر آیا، **نَفْس** کو کچھ ڈھارس بندھی کہ اب کھجوریں کھاؤں گا۔ مگر میں نَفْس کی بات کیسے مانوں! اُہلِ قافِلہ نے تو وَہیں پڑاؤ کر دیا مگر میں دُور جا کر جنگل (کی رَیت) میں چُھپ گیا تا کہ نَفْس کھجوریں دِکھا دِکھا کر کھانے کا مطالَبہ نہ کرتا رہے۔ تھوڑی ہی دیر میں ایک ہم سفر ڈھونڈتا ہوا آ پہنچا اور اصرار کر کے اپنے ہمراہ باغ کی طرف لے چلا، میں نے پوچھا، ''میں یہاں پر ہوں یہ تمہیں کیسے معلوم ہوا؟'' کہنے لگا، ''میں نے غیب سے یہ آواز سُنی، ''ہمارا ایک ولی فُلاں جگہ رَیت میں چُھپا ہوا ہے اُس کو اپنے ساتھ لے آؤ۔'' (تذکرۃ الاولیاء، ج۲ ص ۳۶) **اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفِرت ہو۔**

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علٰی محمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی دنیا کے بے شُمار ممالِک میں سنّتوں کی بہاریں لٹا رہی ہے۔ ہر مسلمان کو چاہئے کہ دنیا و آخرت کی بہتری کی خاطر **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول سے وابَستہ ہو کر اپنا یہ ذِہن بنا لے کہ **مجھے اپنی اور ساری دنیا کے**

لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔

> **دعوتِ اسلامی** کے سنّتوں کی تربیّت کے **مَدَنی قافلوں** میں سفر اور روزانہ **فکرِ مدینہ** کے ذَرِیعے **مَدَنی اِنعامات** کا کارڈ پُر کر کے ہر مَدَنی ماہ کے دسْ دن کے اندر اندر اپنے یہاں کے ذِمّہ دار کو جَمْع کروانے کا معمول بنا لیجئے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اِس کی بَرَکت سے پابندِ سنّت بننے، گناہوں سے نفرت کرنے اور **ایمان کی حفاظت** کیلئے کُڑھنے کا ذِہن بنے گا۔

(۲۱) ولی کی صُحبت کا فَیض

حضرت سیِّدُنا ابراہیم خَواص رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ایک بار جنگل میں تھے اچانک ایک شخص آنِکلا اور کہنے لگا، ”میں آپکی صُحبت میں رَہنا چاہتا ہوں۔“ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے جب اُس پر نظر کی تو دل میں اُس سے نفرت پیدا ہوگئی۔ اتنے میں وہ کہنے لگا، ”میں **نَصرانی** راہب ہوں۔ اور **رُوم** سے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی صُحبت میں رہنے کیلئے حاضِر ہوا ہوں۔“ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے دل میں پیدا ہونے والی نفرت کا راز ظاہر ہوگیا۔ یعنی اُس شَخص کے کافِر ہونے کی وجہ سے ایسا ہوا تھا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے راہِب سے فرمایا، ”میرے پاس کھانے پینے کی کوئی چیز نہیں، کہیں ایسا نہ ہو تم تکلیف میں آجاؤ۔“ وہ کہنے لگا، ”**یا سیّدی**! دنیا میں آپ

رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے نام کا ڈنکا بج رہا ہے اور آپ ابھی تک کھانے پینے کی فکر میں لگے ہوئے ہیں! اُس کی بات سے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو تعجب ہوا اور اُس کو صُحبت میں رہنے کی اِجازت دیدی۔'' سات دن رات بِغیر کھائے پئے گزر گئے۔ وہ گھبرا گیا اور کہنے لگا، ''**یا سیِّدی** ! اب مُعامَلہ میری برداشت سے باہَر ہو چکا ہے، کھانے پینے کا کوئی اِنتِظام فرما دیجئے۔'' چُنانچہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سجدہ میں چلے گئے اور بارگاہِ خُداوندی عَزَّوَجَلَّ میں عرض کیا، ''**یا اللہ** ! عَزَّوَجَلَّ اِس کافر نے میرے بارے میں **حُسنِ ظَن** قائم کیا ہے۔ میری لاج تیرے ہاتھ میں ہے مجھے اس کافِر کے سامنے رُسوانہ کرنا۔'' دعاء مانگ کر **جب سَجدہ سے سر اُٹھایا تو ایک خوانچہ** (خان۔چہ) **موجود تھا جس میں دُو روٹیاں اور دُو گلاس پانی کے رکھے ہوئے تھے**۔ کھاپی کر دُونوں وہاں سے چل پڑے۔ مزید سات روز گزرنے کے بعد کہیں رُکے تو اس راہِب نے سَجدے میں جا کر دعاء مانگی۔ **دیکھتے ہی دیکھتے ایک طشت نُمودار ہوا جس پر چار روٹیاں اور چار گلاس پانی موجود تھا** ! آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حَیرت میں پڑ گئے، اپنا یہ ذِہن بنایا کہ اس میں سے کچھ نہیں کھاؤں گا کیوں کہ یہ کھانا ایک کافِر کیلئے آیا ہے۔ وہ کہنے لگا، ''**یاسیِّدی** ! کھائیے! اور دُو باتوں کی خوشخبری بھی سَماعت فرمائیے، ''ایک تو میں

اسلام قبول کرتا ہوں یہ کہہ کر اُس نے کلمۂ شہادت پڑھا۔ دوسری یہ کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے یہاں آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا بَہُت بڑا مقام ہے۔'' میں نے سجدہ میں سر رکھ کر یہ دعاء مانگی تھی، یااللہ! **محمدِ مصطفےٰ** صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اگر رسولِ برحق ہیں تو مجھے ۲ دو روٹیاں اور ۲ دو گلاس پانی عطا فرما اور اگر **ابراھیم خواص** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تیرے ولی ہیں تو مزید ۲ دو روٹیاں اور ۲ دو گلاس پانی عطا فرما۔'' دعاء مانگ کر میں نے جُوں ہی سر اُٹھایا تو کھانے کا یہ **طشت** موجود تھا''۔ چُنانچِہ حضرتِ سیِّدُنا ابراھیم خواص رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے یہ سُننے کے بعد کھانا تناوُل فرمالیا اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ وہ نومسلم وِلایت کے اعلیٰ دَرَجہ پر فائز ہوا۔ (مُلَخَّص اَز کَشْفُ الْمَحْجُوب ص ۴۳۳ تا ۴۳۵)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحْمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفِرت ہو۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَولیاءُ اللہ رَحِمَھُمُ اللہُ تعالیٰ کئی کئی دن تک فاقے برداشت کرتے ہیں، ان کی امداد کی جاتی ہے اور ان کیلئے غیب سے دسترخوان (دَس۔تَر۔خان) ظاہر ہوتے ہیں، سیِّدُنا ابراھیم خواص رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی صُحبت میں رہ کر کافر نے بھی **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی عنایت سے مسلمان ہو کر وِلایت کا دَرَجہ پالیا۔ ہر ایک کو چاہئے کہ بُری صُحبت سے دُور رہے اور نیکوں کی صُحبت اختیار کرے۔ **حدیثِ** مبارک میں ہے، ''اچھا ہمنشیں وہ ہے کہ اُس کے دیکھنے سے

تمہیں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ یاد آجائے اور اُس کی باتوں سے تمہارے (نیک) اعمال میں اِضافہ ہو اور اُس کا عمل تمہیں آخرت کی یاد دلائے۔"

(جامع صغیر جُزءِ ثانی ص ۲۴۷ رقم الحدیث ۴۰۶۳)

رحمھم اللہ تعالٰی

ع یک زمانہ صُحبتِ با اولیاء
بہتر از صد سالہ طاعت بے رِیا

(یعنی اولیائے کرام رَحِمَہُمُ اللہُ تعالٰی کی لمحہ بھر کی صُحبت سو سال کی خالِص عبادت سے بہتر ہے)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۲۲) اچھّی صُحبت اچھّی موت

خربوزہ کو دیکھ کر خربوزہ رنگ پکڑتا ہے، تِل کو گلاب کے پھول میں رکھ دو تو اُس کی صُحبت میں رہ کر گلابی ہو جاتا ہے۔ اِسی طرح تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو کر **عاشقانِ رسول** صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم کی صُحبت میں رَہنے والا اللہ اور اس کے رسول عَزَّوَجَلَّ و صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم کی مہربانی سے بے وَقعت پتھر بھی انمول ہیرا بن جاتا، خوب جگمگاتا اور ایسی شان سے **لَبَّیک اَجَل** کو **لَبَّیک** کہتا ہے کہ دیکھنے سننے والا رشک کی آگ میں جَل اُٹھتا اور جینے کے بجائے ایسی موت کی آرزو کرنے لگتا ہے چُنانچہ **ٹنڈو اللہ یار** (سندھ) کے ایک شخص نے **دعوتِ**

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اس نے مجھ پر دُرُود شریف نہ پڑھا اس نے جفا کی۔

اسلامی کے مَدَنی ماحول سے مُتَأَثِّر ہو کر عاشِقانِ رسول کی صُحبت کی بَرَکت سے پانچوں وقت کی نَماز کی پابندی شُروع کر دی اور **رَمَضانُ المُبارَک** کے آخِری عَشَرہ میں **دعوتِ اسلامی** کے تحت ہونے والے **سنّتوں بھرے اِعتِکاف** میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ بیٹھ گئے دس۱۰ دن میں قرآنِ پاک کی چند سورتیں، دُعائیں اور سنّتیں یاد کر لیں چہرے پر ایک مُٹّھی داڑھی اور سر پر سبز سبز عمامے کا تاج سجانے کی نیّت کے ساتھ ساتھ ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت اور مَدَنی قافِلوں میں سفر کیلئے بھی نام لکھوایا، اَلغَرَض زندگی میں **مَدَنی انقلاب** برپا ہو گیا۔ عاشِقانِ رسول کی صُحبت رنگ لائی، گناہوں سے توبہ کر کے سنّتوں بھری زندگی گزارنے لگے۔ ایک دن کپڑوں میں آگ لگنے کے سبب بے چارے بُری طرح جُھلَس گئے۔ اَسپتال لے جایا گیا، ڈاکٹروں نے بتایا کہ ان کا جسم **80%** فیصد جل چکا ہے۔ مگر دیکھنے والے حیرت زدہ تھے کہ تکلیف کا اظہار کرنے کے بجائے وہ **ذِکر و دُرُود** میں مشغول تھے، اِعتِکاف کے دَوران عاشِقانِ رسول صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کی صُحبت میں رَہ کر جو سُورتیں اور دُعائیں یاد کی تھیں انہیں وہ پڑھے جا رہے تھے۔ کم و بیش **48** گھنٹے تک وَقتاً فَوقتاً قرانِ پاک کی سُورتیں اور دُعائیں وغیرہ پڑھتے رہے اور صُبح اذانِ **فَجر** کے وقت بُلند آواز سے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ صلَّی اللہ

تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم پڑھا اور ان کی روح قَفَسِ عُنصُری سے پرواز کر گئی۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔

صَلُّوا عَلَی الحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۲۳) بُری صُحبت بُری موت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارا حُسنِ ظن ہے کہ مرحوم زندگی کی بازی جیت گئے۔ آج کل کی بُری صُحبت اور گھروں کا فیشنی ماحول، **T.V.** اور **INTERNET** کے ذَرِیعہ فلمیں ڈرامے دیکھنے اور گانے باجے سننے کی منحوس عادتوں کی تباہ کاریوں سے ڈراتی، خبردار کرتی موت کی ایک لرزہ خیز اور **عبرت انگیز** حِکایت بھی ملاحظہ فرمالیجئے۔ چُنانچہ ابھی جو حکایت آپ نے سُنی اُس مرحوم کا علاج کرنے والے ڈاکٹروں کا کہنا ہے، عجیب اِتّفاق ہے کہ اس دعوتِ اسلامی والے نوجوان نے ماشاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ **قرآنِ پاک** کی تلاوت کرتے اور کَلِمَۂ طَیِّبَہ پڑھتے پڑھتے جس وارڈ میں جان دی چند دن پہلے ایک نوجوان (ماڈرن) لڑکی بھی آگ میں جُھلَس کر اِسی وارڈ میں پہنچی مگر موت کے وقت اُس لڑکی کی زَبان پر (مَعاذَاللہ) یہ تھا، **گانا سناؤ! ناچ دکھاؤ! ناچ دکھاؤ!** اسطرح کہتے کہتے اُس بدنصیب لڑکی کا اِنتِقال ہو گیا۔ **اگر وہ لڑکی مسلمان تھی تو اللہ** عَزَّوَجَلَّ **بے چاری کی مغفِرت**

فرمائے۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

تُوبُوا اِلَی اللہ! اَسْتَغْفِرُاللہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً! ایک نہ ایک دن ہمیں مرنا ہے۔ اے کاش! آخِری وقت کَلِمۂ طَیِّبہ پڑھتے ہوئے، دُرُود و سلام پیش کرتے ہوئے میٹھے میٹھے آقا مدینے والے مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے جلووں میں ہماری روح قبض ہو۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن و سنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی دنیا کے بے شُمار ممالک میں سنّتوں کی بہاریں لٹا رہی ہے۔ ہر مسلمان کو چاہئے کہ دنیا و آخرت کی بہتری کی خاطر دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابَستہ ہو کر اپنا یہ ذِہن بنا لے کہ **مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے**۔ اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

دعوتِ اسلامی کے سنّتوں کی تربیّت کے مَدَنی قافلوں میں سفر اور روزانہ فکرِ مدینہ کے ذَرِیعے مَدَنی اِنعامات کا کارڈ پُر کر کے ہر مَدَنی ماہ کے دسؔ دن کے اندر اندر اپنے یہاں کے ذِمّہ دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے۔ اِن شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اِس کی بَرَکت سے پابندِ سنّت بننے، گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کیلئے کُڑھنے کا ذِہن بنے گا۔

(۲۴) بھوکا شیر

حضرت سیِّدُنا داتا گنج بخش علی ہجویری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، ''میں نے شیخ احمد حمادی سَرَخسی علیہ رحمۃ اللہِ القوی سے ان کی **توبہ** کا سبب پوچھا، تو کہنے لگے، ''ایک بار میں اپنے اُونٹوں کو لیکر ''سَرَخس'' سے ''روانہ ہوا۔ دورانِ سفر جنگل میں ایک **بھوکے شیر** نے میرا ایک اُونٹ زخمی کر کے گرادیا اور پھر بُلند ٹیلے پر چڑھ کر دَھاڑنے لگا، اُس کی آواز سنتے ہی بہت سارے دَرِندے اِکٹھے ہو گئے۔ شیر نیچے اُترا اور اُس نے اُسی **زَخمی اُونٹ** کو چیر اپھاڑ مگر خود کچھ نہ کھایا بلکہ دوبارہ ٹیلے پر جا بیٹھا، جَمع شُدہ دَرِندے اُونٹ پر ٹوٹ پڑے اور کھا کر چلتے بنے، باقی ماندہ گوشت کھانے کیلئے شیر قریب آیا کہ ایک **لنگڑی لومڑی** دُور سے آتی دِکھائی دی، شیر واپس اپنی جگہ چلا گیا۔ لومڑی حسبِ ضرورت کھا کر جب جا چکی تب شیر نے اُس گوشت میں سے تھوڑا سا کھایا۔ میں دُور سے یہ سب دیکھ رہا تھا، **اچانک شیر نے میرا رُخ کیا اور بَزَبانِ فصیح بولا،** ''**احمد! ایک لُقمہ کا ایثار تو کُتّوں کا کام ہے مَردانِ راہِ حق تو اپنی جان بھی قربان کر دیا کرتے ہیں۔**'' میں نے اِس انوکھے واقِعہ سے مُتأثِّر (مُتْ۔ءَثْ۔ثِرْ) ہو کر اپنے تمام گناہوں سے توبہ کی اور دنیا سے کَنارہ کَش ہو کر اپنے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ سے لَو لگالی۔'' (کشفُ المحجوب تبخیر

مترجم ص ۳۸۲) **اللہ** عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔**

مُرغی کا توکُّل

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! **بھوکے شیر** نے اپنا شکار دوسرے جانوروں پر ایثار کر کے بھوک برداشت کرنے کی بہترین مثال قائم کی اور پھر **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی عطا سے اُس نے کتنی زبردست نصیحت کی کہ ''ایک لُقمہ کا ایثار تو کُتّوں کا کام ہے مرد کو چاہئے کہ اپنی جان قربان کردے۔'' مگر آہ! آج کے ہم جیسے بے عمل مسلمان ایک لُقمہ کا ایثار تو کیا کریں گے، جن سے بن پڑتا ہے وہ دوسروں کے منہ سے بھی لقمہ چھین لیتے ہیں بلکہ ایک لقمہ کی خاطر بعض اوقات قتل و غارت گری تک سے نہیں چُوکتے ۔ ڈھیروں ڈھیر غِذائیں موجود ہونے کے باوُجود ایک ایک ''ٹکڑے'' کی خاطر فساد برپا کرتے پھرتے ہیں۔ کہا جاتا ہے، ''صِرف تین ذی روح ایسے ہیں جو غذاؤں کا ذخیرہ کرتے ہیں، (۱) (ہم جیسے گنہگار) انسان (۲) چوہا اور (۳) چیُونٹی۔'' ان کے علاوہ کوئی بھی حَیوان دوسرے وقت کیلئے بچا کر نہیں رکھتا۔ آپ نے **مُرغی کا توکُّل** دیکھا ہوگا، اُس کو پانی کا پیالہ پیش کیا جاتا ہے تو پی چکنے کے بعد پیالے کے کَنارے پر پاؤں رکھ کر اِس کو اُلٹ دیتی ہے، اسے اپنے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ پر کامل بھروسہ ہوتا ہے کہ ابھی پلایا ہے تو پیاس لگنے پر دوبارہ بھی پلائے

گا۔ اور لُطف کی بات یہ ہے کہ اُس کو پلانے کی خدمت بھی انسان سے لی جاتی ہے۔ ہاں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندوں کا توکُّل بے مِثال ہوتا ہے۔ توکُّل کی ایک تعریف یہ بھی ہے کہ "صِرف **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی عنایت پر بھروسہ کرے اور جو کچھ لوگوں کے پاس ہے اُس سے مایوس ہوجائے۔" (مُلَخَّص از رسالۃُ القُشیریّہ ص ۱۶۹ باب توکُّل) **اللہ** عَزَّوَجَلَّ پر کامل توکُّل کرنے والوں کی بھی کیا شان ہوتی ہے، چُنانچہ

(۲۵) مُتوَکِّل نوجوان

حضرت سیِّدُنا ابراھیم خواص رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں، "ملکِ شام کے راستے میں ایک اللہ والے نوجوان رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ سے ملاقات ہوئی۔ اُنہوں نے مجھ سے کہا، "کیا آپ میری صحبت میں رہنا پسند فرمائیں گے؟" میں نے کہا، "میں تو **بھوکا** رہتا ہوں،" کہنے لگے، "اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ میں بھی بھوکا رہ لوں گا۔" چار دن اِسی طرح فاقہ میں گزر گئے۔ اِس کے بعد کہیں سے کوئی غذا آ گئی، میں نے اُن رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ سے کہا، "آیئے کھا لیجئے۔" جواب دیا، "میں نے عہد کیا ہے کہ کسی کے ذَرِیعے کوئی چیز نہیں لوں گا۔" میں نے خوش ہو کر کہا، "مرحبا! آپ نے بہُت باریک نکتہ بیان فرمایا۔" یہ سُن کر وہ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کہنے لگے، "اے ابراھیم! میری جھُوٹی تعریف مت کیجئے کیوں کہ پَرَکھنے والا پروَرْدگار عَزَّوَجَلَّ آپ کے حال اور توکُّل کو خوب جانتا ہے۔" پھر فرمانے لگے، "**توکُّل** کا

کمترین دَرَجہ یہ ہے کہ فاقہ پر فاقہ آنے کے باوُجود دل **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے سوا کسی اور کی طرف مُتَوجِّہ نہ ہو۔" (رِسالۃُ القُشیریہ ص ۱۶۸ باب توکل) **اللہ** عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔**

سچ ہے انسان کو کچھ کھو کے مِلا کرتا ہے
آپ کو کھو کے تجھے پائے گا جو یا تیرا عزوجل (ذوقِ نعت)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

یاربِّ مصطفےٰ عَزَّوَجَلَّ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم ہمیں نفس وشیطان کی شرارتوں سے محفوظ فرما اور بھوک کی عظیم نعمت سے نواز کر اپنا صابِر وشاکر بندہ بنا۔

بھوک کی نعمت سے تُو نواز مولیٰ عزوجل
صَبر کی دولت سے تُو نواز مولیٰ عزوجل

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم

(۲۶) رِزق خود ڈھونڈ رہا تھا

حضرتِ سیِّدُنا ابویعقوب اقطع بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، "ایک بار میں حَرَمِ مکّۂ مکرَّمہ میں دس ۱۰ دن تک بھوکا رہا، جس سے مجھے کمزوری آ گئی اور جنگل کی طرف چل پڑا کہ شاید کچھ غذا مِل جائے جو میری کمزوری کو روکے،

راستے میں ایک گرا پڑا **شَلْجَم** نظر آیا اٹھایا تو ''پُرانا'' ہو چکا تھا، مجھے محسوس ہوا گویا کوئی کہہ رہا ہے، ''تم دَس دن بھوکے رہے کیا اِس کے بعد بھی ایک شَلْجَم تمہارے لئے رَہ گیا تھا!'' میں نے اُسے واپَس رکھ دیا اور **مسجِدُ الْحرام شریف** میں حاضِر ہو گیا۔ اتنے میں ایک **عَجَمی** (ہر غیرِ عَرَبی کو عَجَمی کہتے ہیں) میرے پاس آیا اور ایک صَندُوقچہ پیش کرتے ہوئے کہنے لگا، ''یہ آپ کا ہے۔'' میں نے کہا، ''میرا کیسے ہو گیا؟'' بولا، ہم دَس دن سے سَمُندر میں سفر کر رہے تھے، **طوفان** آ گیا اور ہماری کَشتی ڈوبنے کے قریب ہو گئی تھی تو ہم سب نے نِیّتیں کی تھیں کہ اگر **اللہ** عَزَّوَجَلَّ ہمیں نَجات بخشے گا تو ہم خیرات کریں گے۔ میں نے بھی یہ نیّت کی تھی کہ مسجِدُ الْحرام شریف میں مجھے جو پہلا آدمی نظر آئے گا اُس کو یہ پیش کروں گا تو آپ ہی وہ پہلے شخص ہیں جو مجھے ملے ہیں۔'' **میں نے جب صَندوقچہ کھولا تو اُس میں مِصری مَیدے کا کیک، چِھلے ہوئے بادام اور قند سَفید** (ایک طرح کی مٹھائی) **کی ڈَلیاں تھی**۔ میں نے دل ہی دل میں اپنے آپ سے کہا کہ تیرا رِزْق دَس دن سے تیری طرف آ رہا تھا مگر تو اس کو جنگل میں تلاش کرنے کیلئے نکل پڑا تھا! میں نے اُس میں سے تھوڑی چیزیں اپنے لئے نکال کر بقیّہ اُسی کو لوٹاتے ہوئے کہا، ''میں قَبول کر چکا ہوں اب یہ آپ لے جایئے اور میری طرف سے اپنے بچّوں کو تحفہ دے دیجئے۔''

(رسالۃُ القُشَیرِیّہ ص ۱۶۹،۱۷۰ باب: توکُّل) **اللہ** عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔**

صَلُّوا عَلَی الحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ کے اولیاء کے توکُّل کی بھی کیا نرالی شان ہوتی ہے۔ دس دن کا فاقہ ہونے کے باوُجود جب کھانے کی چیزیں ملیں تب بھی تھوڑی سی قبول کر کے بقیہ واپَس دیدیں۔ ایک وَقت کھا لینے کے بعد اِس بات کی انہیں پرواہ ہی نہیں ہوتی تھی کہ بعد میں کیا کھائیں گے! ان حضرات کا ذِہن بنا ہوا تھا کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے جب تک زندہ رکھنا منظور فرمایا ہے اُس وَقت کیلئے رِزْق خود ہی فَراہَم کردے گا۔ جیسا کہ بارھویں پارے کی ابتِداء میں ہے،

وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِی الْاَرْضِ اِلَّا عَلَی اللّٰهِ رِزْقُهَا (پ ۱۲ ھود آیت ٦)

ترجَمۂ کنزالایمان: اور زمین پر چلنے والا کوئی ایسا نہیں جس کا رِزْق اللہ کے ذِمّۂ کرم پر نہ ہو۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہاں ایک مَدَنی نکتہ قابلِ غور ہے اور وہ یہ کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے ہر ایک کی روزی اپنے ذِمّہ لی ہے مگر ہر ایک کی مغفِرت کا ذِمّہ نہیں لیا۔ تو وہ مسلمان کس قَدَر نادان ہے جو رِزْق کے لئے مارا مارا پھرے

مگر مغفِرت کی طلب میں دل نہ جلائے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول میں عاشِقانِ رسول کے تربیّت کے لئے سفر کرنے والے مَدَنی قافلوں میں طلبِ آخرت و مغفِرت کا ذِہن دیا جاتا ہے، چُنانچہ

(۲۷) جوشِیلا مُبلّغ

عاشِقانِ رسول کا ایک **مَدَنی قافلہ** جہلم (پنجاب) کے ایک گاؤں میں 12 دن کیلئے سنّتوں کی تربیّت کی خاطِر پہنچا۔ جس مسجِد میں قِیام تھا، اس کے سامنے والے گھر میں رَہنے والے ایک نوجوان پر ایک عاشقِ رسول نے **انفرادی کوشش** کرتے ہوئے مَدَنی قافلے میں سفر کی ترغیب دلائی وہ نوجوان صرف 2 دن ساتھ رہنے کیلئے تیّار ہوئے اور مَدَنی قافلے والوں کے ساتھ سنّتیں سیکھنے سکھانے میں مصروف ہوگئے۔ صرف دو دن مَدَنی قافِلے میں گزارنے کی بَرَکت سے اپنے گھر میں نَمازوں کی تلقین کی۔ چُونکہ گھر کے بااثر فرد تھے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ تقریباً سبھی نے نَماز پڑھنا شروع کردی۔ برابر میں ماموں کے گھر جا کر بھی **نیکی کی دعوت** پیش کی۔ گھر والوں کو **T.V** کی تباہ کاریاں بتا کر اسے گھر سے نکالا دینے کا ذِہن دیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ باہمی رِضامندی سے گھر سے **T.V** نکال دیا گیا۔ دوسرے دن صبح کپڑوں پر اِستری کرتے ہوئے

اچانک انہیں کرنٹ لگا اور اُسی وقت انہوں نے دم توڑ دیا گھر والوں کا کہنا ہے کہ ہم نے واضح طور پر سُنا کہ بوقتِ وفات اُن کی زَبان پر **کَلِمَۂ طَیِّبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّااللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ** صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم جاری تھا۔

کوئی آیا پا کے چلا گیا کوئی عمر بھر بھی نہ پا سکا
مِرے مولیٰ تجھ سے گِلہ نہیں یہ تو اپنا اپنا نصیب ہے

دعوتِ اسلامی کے سنّتوں کی تربیّت کے **مَدَنی قافلوں** میں سفر اور روزانہ **فکرِ مدینہ** کے ذَرِیعے **مَدَنی اِنعامات** کا کارڈ پُر کر کے ہر مَدَنی ماہ کے دَس دن کے اندر اندر اپنے یہاں کے ذِمّہ دار کو جَمع کروانے کا معمول بنالیجئے۔ اِن شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اِس کی بَرَکت سے پابندِ سنّت بننے ، گناھوں سے نفرت کرنے اور **ایمان کی حفاظت** کیلئے کُڑھنے کا ذِہن بنے گا۔

(۲۸) انڈہ روٹی

حضرتِ سیِّدُنا ابوتُراب نخشبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، ''دورانِ سفر میرے نَفْس نے صِرف ایک بار **انڈہ روٹی** کھانے کی خواہش کی، چُنانچہ میں ایک بستی میں پہنچا۔ وہاں ایک شخص یکا یک مجھ سے چمٹ گیا۔ اور چیخ چیخ کر کہنے لگا، ''یہ بھی چوروں کے ساتھ تھا۔'' بھیڑ ہوگئی اور چوروں کا ساتھی سمجھ کر

لوگوں نے مجھے ستّر دُرّے مارے۔ اس کے بعد ان میں سے ایک آدمی نے مجھے پہچان لیا اور کہا، ''یہ چور نہیں ہو سکتے۔ یہ تو **ابو تُراب نخشبی** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ہیں۔ اس پر لوگوں نے بصد ندامت مجھ سے معذِرت چاہی۔ ان میں سے ایک صاحِب مجھے اپنے گھر لے گئے اور خیر خواہی کرتے ہوئے حُسنِ اِتّفاق سے **انڈہ روٹی** کھانے کے لئے پیش کیا۔ میں نے نَفْس سے کہا، ''ستّر دُرّے کھانے کے بعد تیرا مطالبہ پورا ہوا اب **انڈہ روٹی** کھالے۔'' (رسالۃ القشیریہ ص ۱۴۴) **اللہ** عزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفِرت ہو۔**

صَلُّو ا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۲۹) سفید پیالہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقِعی اللہ والوں کا نظام بھی خوب ہوتا ہے، ان کو نفس کی پیروی سے بچایا جاتا ہے۔ جن کا ابھی واقِعہ بیان کیا گیا وہ حضرت سیِّدُنا ابوتُراب نخشبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ باکرامت ولیُّ اللہ تھے۔ چُنانچِہ ایک بار **سفرِ مدینہ** کے دَوران لَق ودَق صَحرا میں کسی مُرید نے پیاس کی شکایت کی، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے زمین پر پاؤں مُبارَک مارا تو **میٹھے پانی کا چشمہ** اُبل پڑا۔ یہ دیکھ کر دوسرے مُرید نے عرض کیا، ''میں تو آبخورے (یعنی پیالے) میں پیوں گا۔'' آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے زمین پر ہاتھ مُبارَک مارا تو ایک **سفید پیالہ**

نُمو دار ہو گیا۔ اِس واقِعہ کے راوی حضرتِ شیخ ابو العبّاس رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں "وہ **سفید پِیالہ مکّۂ مکرَّمہ** تک ہمارے ساتھ رہا۔" (تذکرۃُ الاولیاء ج اول ص ۲٦٤) **اللہ** عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفِرت ہو۔**

ہوگا سَیراب سرِ کوثر و تسنیم وُہی
جس کے ہاتھوں میں مدینے کا پیالہ ہوگا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰهُ تعالٰی علٰی محمَّد

وَسوسہ: انڈہ روٹی کھانا کوئی گناہ تو نہیں، پھر آخر ایک ولیُّ اللہ کو اس کی خواہش پر اتنی زبردست سزا کیوں ملی؟

علاجِ وَسوسہ: اَہلُ اللہ رَحِمَہُمُ اللہُ تعالیٰ کی اس طرح تربیّت بھی ہوتی ہے اور آزمائش بھی اور یوں ان کے دَرَجات بُلند کئے جاتے ہیں۔ عام مسلمان بھی تو بسا اَوقات بظاہر بے قُصُور ہونے کے باوُجُود آفات وبَلِیّات کا شکار اور بیمار ہو جاتا ہے! اِس کی حکمتوں میں سے یہ بھی ہے کہ اس طرح اُس کے گناہ مٹائے اور دَرَجات بڑھائے جاتے ہیں۔ انبیاء وصَحابہ اور شُہَدائے کربلا علیہم السلام ورضی اللہ تعالیٰ عنہم پر بھی تو امتحانات آئے۔ خود ہمارے میٹھے میٹھے آقا مدینے والے مصطَفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کو بھی کُفّارِ نابَہنجار نے طرح طرح سے ستایا۔

شان کے مُطابق امتحان

حضرت سیِّدُنا سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، کہ نبیِّ کریم، رء وف رَّحیم علیہِ افضلُ الصَّلٰوۃِ وَ التَّسلیم سے دریافت کیا گیا کہ کون لوگ سخت آزمائشوں میں مُبتَلا ہوتے ہیں؟ حُضُورِ اکرم، نورِ مُجَسَّم شاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نے اِرشاد فرمایا، (سب سے پہلے) انبیائے کرام (علیہم السلام) پھر ان کے بعد جو افضل ہیں پھر ان کے بعد جو افضل ہیں یعنی حسبِ مَراتِب (یعنی رُتبوں کے حساب سے)، آدمی کا دِین کے ساتھ جیسا تعلُّق ہوتا ہے اسی اعتبار سے (آفت و) بلا میں مبتَلا کیا جاتا ہے۔ اگر دین میں سَخت ہے تو بلا بھی اس پر سخت ہوگی۔ اور اگر دین میں کمزور ہے تو اس پر آسانی کی جاتی ہے۔ یِہی سلسلہ ہمیشہ رہتا ہے یہاں تک کہ زمین پر وہ یُوں چلتا ہے کہ اس پر کوئی گناہ نہیں رہتا۔

(جامِع ترمذی ج ٤ ص ١٧٠ رقم الحدیث ٢٤٠٦)

بَہر حال یہ سب اللہ ربُّ العزّت عزَّوَجَلَّ کی مَشِیَّت (م۔شی۔یَت) سے ہوتا ہے اور نیک بندے صَبْر کر کے اَجْر کے خزانے سمیٹتے ہوئے زبانِ حال سے کہتے ہیں۔

جے سوہنا مرے دُکھ وِچ راضی

تے میں سُکھ نوں چُلھے پاواں

(یعنی میرا محبوب جب کہ میرے دُکھی ہونے پر خوش ہے تو پھر میں سُکھ چین کو بھاڑ (چولھے) میں جھونکتا ہوں)

پریشانیوں اور بیماریوں پر خوش رَہنے کے ضِمن میں ایک ایمان اَفروز حِکایت ملاحظہ فرمایئے چُنانچِہ

(۳۰) بُخار میں سدا بہار

ایک دن حُضُور سَیِّدِ عالَم، نُورِ مُجسَّم، شاہِ بنی آدم، رسولِ مُحتَشَم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے اِرشاد فرمایا، ''مسلمان کے بدن پر جو بھی مُصیبت آتی ہے تو **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ اُس کے سبب اس کے گُناہ مٹا دیتا ہے۔'' یہ سُن کر حضرتِ سیِّدُنا اُبَیّ بِنِ کَعْب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دعا مانگی، ''**یا اللہ**! عَزَّوَجَلَّ میں تجھ سے اپنی موت تک ایسا **بُخار** طَلَب کرتا ہوں جو مجھے نَماز، روزہ، حج وعُمرہ اور تیری راہ میں جِہاد سے نہ روکے۔'' آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دُعا مقبول ہوئی۔ چُنانچِہ راوی کا بیان ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا اُبَیّ بِنِ کَعْب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ہر وقت **بُخار** رَہتا یہاں تک کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات ہوگئی۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اِس حالت میں بھی مسجد میں نَماز کے لئے حاضِری دیتے، روزہ رکھتے، حج وعُمرہ کرتے اور جِہاد کرتے تھے۔''
(کَنزُ العُمّال ج ۳ ص ۲۹۹ رقم الحدیث ۸۶۳۳) **اللہ** عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔**

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

بُخار کی فضیلت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بخار کی فضیلت کے بھی کیا کہنے! حضرت سیِّدُنا ابو ہُریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ کہ نبیِّ کریم، رءُوْفٌ رَّحیم عَلَیْہِ اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ وَ التَّسْلِیْم کے حُضور میں بُخار کا ذِکر کیا گیا تو ایک شَخْص نے بُخار کو بُرا کہا۔ تاجدارِ رِسالت، ماہِ نُبُوَّت، محبوبِ ربُّ الْعِزّت عَزَّوَجَلَّ وَ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم نے فرمایا، "بخار کو بُرا نہ کہو، اِس لیے کہ وہ (مومن کو) گناہوں سے اِس طرح پاک کر دیتا ہے جیسے آگ لُوہے کی میل (زنگ) کو صاف کر دیتی ہے۔"

(سُنَنِ ابنِ ماجہ ج ٤ ص ١٠٤، رقم الحدیث ٣٤٦٩)

پھونک دے جو مری خوشیوں کے چمن کو آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم

چاک دل چاک جگر سوزشِ سینہ دیدو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

(٣١) مَسُور کی دال کی فِیس

حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن شیبان علیہ رَحْمَۃُ الحنّان فرماتے ہیں، "میں نے چالیس سال تک کبھی چھت کے نیچے کوئی رات نہیں گُزاری، مجھے پیٹ بھر کر مَسُور کی دال کھانے کا بہُت دل کرتا تھا، ایک بار مُلکِ شام میں پکی ہوئی **مَسُور کی دال** کا پیالہ کسی نے دیا، میں نے اُس میں سے کھایا، جب باہر نکلا

تو ایک دُکان پر بوتلیں لٹکی ہوئی نظر آئیں، میں سمجھا یہ سِرکہ ہے اور غور سے دیکھنے لگا کسی نے کہا، ''آپ کیا دیکھ رہے ہیں یہ شراب ہے'' اور مٹکوں کی طرف اشارہ کر کے کہا، ''ان میں بھی شراب ہے۔'' مجھے جوش آگیا اور میں نے دُکان کے اندر سے شراب کے مٹکے باہَر لاکر زمین پر اُنڈیلنے شروع کردیئے، میری بَیبا کی کے باعِث دکاندار پر میرا رُعب چھا گیا اور وہ مجھے **گورنمنٹ** کا آدمی سمجھ بیٹھا لٰہذا چُپ چاپ دیکھتا رہا، جب حقیقتِ حال کا اِنکِشاف ہوا تو دکاندار نے مجھے حاکمِ مصر و شام ابنِ طُولُون کے حوالے کردیا، مجھے دوسو (۲۰۰) بَید مارے گئے اور طویل مدت کیلئے جَیل میں بند کردیا گیا۔ رِہائی کی صورت یوں بنی کہ میرے اُستاذِ محترم حضرت سیِّدُنا ابو عبداللہ مغرِبی علیہ رحمۃ اللہ القوی اُس شہر میں تشریف لے آئے۔ مجھ سے پوچھا، ''تم نے کیا جُرم کیا تھا؟'' عرض کیا، **پیٹ بھر کر مَسور کی دال کھائی اور اس کی فیس میں قید کے علاوہ دوسو (۲۰۰) بَید** (ڈنڈے) **بھی کھائے۔ فرمایا، سَستے چھوٹے۔** اور شراب کے مٹکوں والا قِصّہ بھی بیان کیا۔ اُنہوں نے سِفارش کر کے مجھے آزاد کروایا۔'' (رسالۃ القشیریہ ۱۵۳ باب، نفس کی مخالفت) **اللہ** عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفِرت ہو۔**

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ والے نَفس کی پَیروی سے ہر دم اِجتِناب (یعنی پرہیز) فرماتے ہیں اگر کبھی نَفس کا مُطالبہ پورا کر بیٹھتے ہیں تو بعض اوقات سخت آزمائشوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور اِس سے اُن کے دَرَجات مزید بُلند ہوتے ہیں۔ یہ سب مُحِبّ ومحبوب کے رازو نیاز ہیں ؎

مکتبِ عشق کا دستور نرالا دیکھا
اُس کو چھٹی نہ ملی جس کو سبق یاد رہا

(۳۲) مچھلی کا کانٹا

حضرتِ سیِّدُنا ابُوالخیر عَسقَلانی قُدِّسَ سِرُّہُ الرَّبّانی کئی سال تک مچھلی کھانے کی خواہش کرتے رہے۔ بالآخر حلال طریقے سے یہ بات مُیَسَّر آگئی مگر جُوں ہی کھانے کے لئے ہاتھ بڑھایا تو **مچھلی کا کانٹا** اُنگلی میں چُبھ گیا۔ زَخم اِس قَدَر بگڑا کہ بالآخر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا ہاتھ ضائع ہو گیا۔ اِس پر بارگاہِ خُداوندی عَزَّوَجَلَّ میں عرض کی، **یا اللہ**! عَزَّوَجَلَّ یہ تو اُس شخص کا حال ہے جس نے ایک حلال چیز کی خواہش کی اور اُس کی طرف ہاتھ بڑھایا، اُس شخص کا کیا بنے گا جو حرام چیز کی خواہش کے ساتھ اُس کی جانب ہاتھ بڑھائے گا‘‘ (رسالۃ القشیریۃ ص ۱۴۲)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ والوں کے انداز نرالے ہوتے ہیں، یہ تکلیف پہنچنے پر اس کے مُثبت پہلو نکالتے ہیں اور خوب عاجزی فرماتے ہیں، ہمارا حُسنِ ظن ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا ابوالخیر عَسقلانی قُدِّسَ سِرُّہُ الرَّبّانی کو **مچھلی کا کانٹا** بلندیٔ دَرَجات کے لئے لگا تھا، عام آدمی کو بھی مچھلی کھاتے وقت بعض اوقات گلے میں کانٹا اٹک جاتا ہے۔ اگر کبھی ایسا ہو تو **صَبر و تَحَمُّل** (تَ۔حَم۔مُل) سے کام لینا چاہئے کہ مسلمان کو جو بھی تکلیف پہنچتی ہے اِس سے یا تو اُس کے گناہ مُعاف ہوتے ہیں یا اُس کے دَرَجات بُلند کئے جاتے ہیں چُنانچہ

کانٹا چُبھنے کی فضیلت

حضرت سیِّدُنا ابوسعید خُدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور سیِّدُنا ابو ہُریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبیِ کریم، رءُوفٌ رَّحیم عَلَیْهِ اَفْضَلُ الصَّلٰوةِ وَ التَّسْلِیم نے فرمایا، کہ مسلمان کو کوئی رنج، کوئی دُکھ، کوئی فِکر، کوئی تکلیف، کوئی اَذِیَّت اور کوئی غم نہیں پہنچتا یہاں تک کہ **کانٹا** جو اسے چُبھے مگر اللہ تعالیٰ ان کے سبب اُس کے گناھوں کو مِٹا دیتا ہے۔" (بخاری شریف ج ٧ ص ٣ رقم الحدیث ٥٦٤١، ٥٦٤٢)

مصیبت کی حکمت

حضورِ اکرم، نورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم نے فرمایا، کہ بندہ کے لئے علمِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ میں جب کوئی مرتبہ کمال مُقَدَّر ہوتا ہے اور

اپنے عمل سے اس مرتبے کو نہیں پہنچتا تو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اس کے جسم یا مال یا اولاد پر مصیبت ڈالتا ہے پھر اس پر صَبر عطا فرماتا یہاں تک اسے اس مرتبہ تک پہنچا دیتا ہے جو اس کے لئے علمِ الٰہی عزوجل میں مقدّر ہو چکا ہے۔

(سُنَنِ اَبو داوٗد ص ۱۲۳ رقم الحدیث ۳۰۹۰)

وہ عشقِ حقیقی کی لذّت نہیں پا سکتا
جو رنج و مصیبت سے دو چار نہیں ہوتا

(۳۳) گاجر اور شہد

بُزُرگانِ دین رَحِمَهُمُ اللّٰهُ الْمُبِين نفس کی سخت مخالفت فرماتے تھے چُنانچہ حضرتِ سیِّدُنا شیخ سِرّی سَقطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، میرا نفس تیس یا چالیس سال سے مُطالبہ کر رہا ہے کہ صِرف ایک گاجر شہد میں تَر کر کے کھالوں مگر اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں نے نفس کی بات نہیں مانی۔" (رسالۃ القُشیریہ ص ۱۵۳) **اللہ** عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔**

(۳۴) اَنجیر اُگل دیا

حضرت سیِّدُنا جعفر بن نُصیر علیہِ رَحْمَةُ القدیر فرماتے ہیں، حضرتِ سیِّدُنا شیخ جُنید رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے مجھے ایک دِرْہَم دیکر **وَزیری اَنجیر** لانیکا حکم فرمایا، میں نے حاضِر کر دیئے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اِفطار کے وقت مُنہ میں

اَنجیر رکھا تو فوراً اُگل دیا اور رو پڑے اور فرمایا، **اَنجیر** یہاں سے اٹھالو۔ میں نے سبب پوچھا تو فرمایا، میرے ضَمیر سے آواز آئی، ''تجھے شَرم نہیں آتی کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے لئے ایک خواہش کو ترک کر دینے کے بعد پھر اُس کی تکمیل کرنے لگا ہے۔'' (اَیضاً ص ۱۵٤)

اللہ عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔**

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

کسی نے بِالکل سچ کہا ہے، ''اپنی لگام ''خواہش'' کے ہاتھ میں مت دو یہ تمہیں اندھیرے کی طرف لے جائیگی۔'' (اَیضاً ص ۱۵٤)

(۳۵) حلوائی نے لقمے کِھلائے

شیخُ الْمُحَقِّقِین، خاتَمُ الْمُحَدِّثِین حضرتِ شیخ عبدُالحق مُحَدِّثِ دِہلوی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں، ''میرے پیرو مرشد سیِّدی **شیخ عبدُالوَہّاب مُتَّقی** رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ اور اُن کا ایک دوست ایک بار قَحط کے زمانے میں مسجد کے الگ الگ کونے میں مَحوِ عبادت تھے۔ دُونوں نے پہلے ہی سے باہَم طے کر لیا تھا کہ نہ آپس میں بات چیت کریں گے، نہ کسی سے کھانا مانگیں گے اور نہ اپنے ہاتھ سے کچھ کھائیں گے۔ مُتَواتِر (مُ۔تَ۔وا۔تِر) **بیس روز** اِسی طرح گزر گئے۔ **اِکیسویں دن** ایک **حلوائی** نے مسجد میں آکر دُونوں کے درمیان کھانا رکھا

اور چلا گیا۔ (چُونکہ یہ طے ہوا تھا کہ اپنے ہاتھ سے کچھ نہیں کھائیں گے لہٰذا) ان دونوں نے اِس میں سے کچھ نہ کھایا، **بائیسویں دن** وہ پھر آیا اور کھانا رکھ گیا، اِس مرتبہ بھی دونوں نے کھانے کو ہاتھ نہ لگایا، **تیئیسویں دن اُس حلوائی نے آکر خود اپنے ہاتھوں سے نِوالے بنا بنا کر ان دونوں کو کھانا کِھلایا۔**" (اَخبارُ الاَخیار ص ۲۷۸ مطبوعہ مکتبہ نوریہ رضویہ سکھر) **اللہ** عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔**

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۳۶) گوشت کی ناکارہ ہڈّیاں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرتِ سیِّدُنا شیخ عبدالوھاب مُتَّقِی قادِری شاذِلی علیہ رَحْمَۃُ اللہِ الوَلی بَہُت بڑے فاقہ مست ولیُّ اللہ تھے، ایک بار رِیاضتوں، تَرکِ سُوال اور بھوک کا تذکِرہ نکلا تو فرمایا، "ایک دَور وہ تھا کہ میں قَصّاب کے پاس سے پھینکنے والی **ناکارہ ہڈّیاں** اور گیہوں کے تِنکے جو کھیتوں میں پھینک دیئے جاتے ہیں اُٹھالاتا، دھو کر دیگچی میں اُبال کر اس کے شوربہ کا ایک پیالہ پی کر گزارہ کرتا، لوگوں کو جب اِس کی اطّلاع ہوئی تو وہ طرح طرح کے کھانے لانے لگے۔ یہ حال دیکھ کر میں وہاں سے روانہ ہو گیا اور پھر کسی جگہ تین دن سے زیادہ قِیام نہ کرنے کا معمول بنالیا۔" (اَیضاً ص ۲۷۷) **اللہ** عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر**

رَحمت ہو اور اُن کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

بھوک کی عادت بنے اور اِستِقامت بھی ملے
خاتمہ بِالخیر ہو اللہ! جنّت بھی ملے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

دعوتِ اسلامی کے سنّتوں کی تربیّت کے مَدَنی قافِلوں میں سفر اور روزانہ فکرِ مدینہ کے ذَرِیعے مَدَنی اِنعامات کا کارڈ پُر کر کے ہر مَدَنی ماہ کے دس دن کے اندر اندر اپنے یہاں کے ذِمّہ دار کو جَمع کروانے کا معمول بنا لیجئے۔ اِن شآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اِس کی بَرَکت سے پابندِ سنّت بننے، گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کیلئے کُڑھنے کا ذِہن بنے گا۔

(۳۷) کھانے سے قَبل خوف

حضرتِ سیِّدُنا وَہب بن وَرْد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ایک ایک یا دو دو[۲] یا تین تین[۳] دن بھوکے رہنے کے بعد ایک روٹی لیتے اور یوں دُعا کرتے، "یا اللہ عَزَّوَجَلَّ تُو جانتا ہے کہ میں بغیر اسے کھائے تیری عبادت کی طاقت نہیں رکھتا اور مجھے کمزوری اور اَلَم (غم) کا ڈر ہے۔ یا اللہ! اگر اس روٹی میں کوئی خرابی یا حرام ہو تو لاعلمی میں میرے پیٹ میں جانے پر مجھے اِس کھانے پر نہ پکڑنا۔" یہ دُعا کرنے کے بعد

آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ **روٹی** کو پانی میں بھگوتے اور تناوُل فرما لیتے۔" (مِنھاجُ العابِدین ص ۹۸) **اللہ** عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفِرت ہو۔**

صَلُّوا عَلَى الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

کھا کر رونا چاہئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بے فِکری کے ساتھ ہر چیز کھائے چلے جانا باعِث تشویش ہے، آخِرت کے حساب سے ہمیں ڈرنا چاہئے، **حُجَّۃُ الْاِسلام** حضرت سیِّدُنا امام محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی **اِحیاءُ العُلوم** میں فرماتے ہیں، کھا کر رونے والا اور کھا کر لَہْو ولَعِب (یعنی کھیل کود یا ہنسی مذاق) میں پڑ جانے والا دونوں برابر نہیں ہوسکتے۔ (اِحیاءُ العُلوم ج ۲ ص ۸) مزید فرماتے ہیں، مُشْتَبہ کھانے پر اِستِغفار اور غم کا اِظہار کرے تا کہ اس کے آنسوؤں اور غم کے سبب اس کے حق میں جہنّم کی آگ بُجھ جائے جو کہ ایسے کھانے کی وجہ سے اگر پیش ہونے والی ہو۔ کیونکہ حُضور اکرم، نورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے اِرشاد فرمایا، "جو گوشت حرام سے پروان چڑھا آگ اُس کی زِیادہ مستحق ہے۔"

(شُعَبُ الایمان ج ۵ ص ۵۶ حدیث ۵۷۶۱)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۳۸) سوکھی روٹی کا ٹکڑا

حضرت سیِّدُنا جُنید بغدادی علیہ رحمۃ الھادی فرماتے ہیں، ایک روز حضرت سیِّدُنا حارِث بن اَسَد مُحاسِبی علیہ رَحْمَۃُ الرَّبِّی میرے گھر کے قریب سے گزرے، میں نے ان میں **بھوک** کے آثار پائے تو عرض کیا، ''چچا جان! تشریف لائیے اور کچھ کھا لیجئے۔'' آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تشریف لے آئے، گھر میں اور کچھ تو نہیں تھا، پڑوس میں سے **شادی کا کھانا** آیا ہوا تھاؤ ہی حاضِر کردیا۔ اُنہوں نے ایک لُقمہ لیا اور مُنہ میں کئی بار گُھمایا پھر دِہلیز میں جا کر باہَر نکالدیا اور تشریف لے گئے۔ پھر کچھ عرصہ بعد جب انہیں دوبارہ دیکھا تو میں نے اُس دن نہ کھانے کا سبب دریافت کیا تو فرمایا، ''مجھے بھوک لگ رہی تھی لھٰذا میں نے چاہا کہ تمہارا کھانا کھالوں اور تمہیں خوش کردوں مگر میرے اور **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کے درمیان یہ عہد ہے کہ جس کھانے میں ''شُبہ'' ہو وہ میرے حَلْق سے نیچے نہیں اُترے گا، یہی وجہ تھی کہ میں اُس کو نگل نہ سکا۔'' میں نے عرض کیا، ''وہ کھانا میرے پڑوس کے ہاں سے شادی کا آیا تھا، آج پھر گھر پر قدم رنجہ فرمائیے۔'' آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تشریف لے آئے۔ میں نے **سوکھی روٹی کا ٹکڑا** پیش کیا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے وہ تناوُل فرمالیا، اور فرمایا، ''دَرویشوں کو ایسا ہی کھانا پیش کیا کرو۔'' (رسالۃ القُشیریہ ص ۴۲۹، ۴۳۰)

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری**

مغفِرت ہو۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

(۳۹) اُنگلی کی رَگ پھڑک اُٹھتی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! لاکھ بھوک لگی ہو مگر اَولیاءُ اللہ رَحِمَھُمُ اللّٰہُ تعالیٰ مُشتَبہ (یعنی مشکوک) کھانے کو تناوُل نہیں فرماتے تھے۔ حضرتِ سیِّدُنا حارِث مُحاسِبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پر **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کا خاص کرم تھا۔ حضرتِ سیِّدُنا ابو علی دقاق علیہ رحمۃُ الرَّزّاق سے منقول ہے، "جب بھی حضرت سیِّدُنا حارِث مُحاسِبی عَلَیْہِ رَحْمۃُ الرَّبّی کسی مُشتَبہ کھانے کی طرف ہاتھ بڑھاتے تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ایک اُنگلی کی **رَگ** پھڑک اُٹھتی اور آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ وہ کھانا نہ کھاتے۔" (اَیضاً ص ۴۲۹) کئی اولیائے کرام رَحِمَھُمُ اللّٰہُ تعالیٰ سے اس طرح کی کرامات منسوب ہیں کہ ان کو حرام ومشکوک کھانے کا عِلم ہو جایا کرتا تھا۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔**

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

(۴۰) عابِد اور اَنار کا دَرَخت

نَقل ہے، ایک عابِد کسی پہاڑ میں رَہتا تھا۔ وہاں **اَنار کا دَرَخت** تھا، ہر روز **تین**[۳] **انار** اس میں آتے، انہیں کھاتا اور عبادت کرتا۔ حق عَزَّوَجَلَّ کو

امتحان منظور ہوا۔ ایک روز انار نہ لگے۔ صبر کیا دُوسرے روز اور یہی ماجرا گزرا۔ تیسرے دن (بھوک سے) گھبرا کر پہاڑ سے نیچے اُترا۔ اُس کے نیچے ایک نصرانی (یعنی عیسائی) رہا کرتا تھا۔ اُس سے سُوال کیا، نصرانی نے **چار روٹیاں** دیں۔ اس (نصرانی) کا کُتّا بھونکنے لگا، عابِد نے ایک روٹی ڈال دی۔ کُتّے نے کھا کر پھر پیچھا کیا، دُوسری روٹی ڈال دی، کُتّے نے وہ بھی کھالی مگر پیچھا نہ چھوڑا۔ جب چاروں کھالیں اور بھونکنے سے باز نہ آیا، عابِد نے کہا، "اے حریصِ ناحق کوش! (یعنی ناحق کوشش کرنے والے لالچی!) تجھے شرم نہیں آتی کہ میں تیرے گھر سے بھیک مانگ کر روٹیاں لایا اور تُو نے مجھ سے سب چھین لیں، اب بھی پیچھا نہیں چھوڑتا۔" **کُتّے** نے کہا، "میں تجھ سے زیادہ بے شَرم نہیں کہ جس مالِک نے برسوں بے محنت ومشقّت ایسا نفیس رِزْق تجھے کھلایا، (ذرا سا امتحان لینے اور) تین روز نہ دینے پر (بھوک سے) اتنا گھبرا گیا کہ اس کے دشمن (نصرانی) کے گھر بھیک مانگنے آیا۔"

(اَحسنُ الْوِعاء ص ۱۴۴، مکتبۃُ المدینہ)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس حِکایت سے یہ دَرس ملا کہ جو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ ہمیں اس قدر نعمتوں سے نوازتا ہے اگر کبھی اُسی کی طرف سے امتحان کی صورت بن جائے تو بے صبری کا مُظاہرہ اور شکوہ کرنے کے بجائے صبر و

اِستِقلال سے کام لینا چاہئے۔ اِس بات کو اِس حکایت سے سمجھئے:۔

(۴۱) محمود و ایاز اور ککڑی کی قاش

مَنقول ہے، مشہور عاشقِ رسول بادشاہ، سلطان محمود غَزنوی علیہ رَحمۃُ اللّٰہِ القوی کے پاس کوئی شخص کَکڑی لے کر حاضِر ہوا۔ سُلطان نے **ککڑی** قبول فرما لی اور پیش کرنے والے کو انعام دیا۔ پھر اپنے ہاتھ سے کَکڑی کی ایک **قاش** تراش کر اپنے منظورِ نظر غلام **ایاز** کو عطا فرمائی۔ ایاز مزے لے لے کر کھا گیا۔ پھر سلطان نے دوسری پھانک کاٹی اور خود کھانے لگے تو وہ اس قَدر کڑوی تھی کہ زَبان پر رکھنا مشکل تھا۔ سلطان نے حیرت سے ایاز کی طرف دیکھا اور فرمایا، "**ایاز**! اتنی کڑوی پھانک تُو کیسے کھا گیا؟ واہ! تیرے چہرے پر تو ذرّہ برابر ناگواری کے اثرات بھی نُمودار نہ ہوئے؟" ایاز نے عرض کیا، "عالی جاہ! کَکڑی واقِعی بہُت کڑوی تھی۔ مُنہ میں ڈالی تو **عَقل** نے کہا، "تھوک دے۔" مگر **عشق** بول اُٹھا، "ایاز خبردار! یہ وُہی ہاتھ ہیں جن سے روزانہ میٹھی اَشیاء کھاتا رہا ہے، اگر ایک دن کڑوی چیز مل گئی تو کیا ہوا! اِس کو تھوک دینا آدابِ مَحبّت کے خلاف ہے لٰھذا عشق کی رہنمائی پر میں کَکڑی کی کڑوی قاش کھا گیا۔" (رھبرِ زندگی ص ۱۶۷) **اللہ** عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفِرت ہو۔**

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! یِہی شان بَحَیثیَّتِ مسلمان ہماری بھی ہونی چاہئے کہ جس ربُّ العِباد جلَّ جلالُہٗ نے ہم پر لاتعداد اِحسانات فرمائے ہیں، اگر کبھی اُس کی طرف سے کوئی مصیبت واُفتاد بھی آجائے، تو اُسے خندہ پیشانی سے قَبول کرلیں۔ باکمال وہ نہیں جومحبوب کی طرف سے مَحَبَّت وپیار ملنے کے سبب وفادار رہے۔ باکمال تو وہ ہے کہ محبوب کی طرف سے دُھتکار ملنے کے باوُجُود بھی اس کا وفادار وجاں نثار رہے۔

وہ عشقِ حقیقی کی لذّت نہیں پاسکتا
جو رنج ومصیبت سے دوچار نہیں ہوتا

(۴۲) عیسائی راہِب کا قَبولِ اِسلام

ایک بُزُرگ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے **ایک عیسائی راہِب** پر اِنفِرادی کوشِش فرماتے ہوئے اس کو اسلام کی دعوت دی، بَہُت بَحث ومُباحَثہ کے بعد اُس نے کہا، ''حضرتِ سیِّدُنا عیسیٰ روحُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کا مُعجِزہ تھا کہ **40** دن تک کچھ نہیں کھاتے تھے اور یہ کمال صِرف نبی علیہ السّلام یا صِدّیق ہی کو حاصِل ہوسکتا ہے۔'' اُس بُزُرگ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا، ''اگر میں **50** دن تک بھوکا رہ جاؤں تو کیا تم کُفر چھوڑ کر مسلمان ہوجاؤ گے؟'' اور اس بات کو جان لوگے کہ اسلام ہی حق ہے اور تم باطِل کے پیروکار ہو؟'' اُس نے جواب دیا، ''ہاں۔''

چُنانچہ وہ بُزُرگ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اُسی کے یہاں ٹھہر گئے اور 50 دن تک کچھ نہ کھایا، پھر مزید 10 دن بڑھا کر 60 دن تک کا فاقہ کیا۔ وہ راہِب یہ **کرامت** دیکھ کر مسلمان ہوگیا۔ (اِحیاءُ العُلوم ج ۳ ص ۹۸) **اللہ** عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفِرت ہو۔**

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِس حکایت سے ہرگز کوئی یہ نہ سمجھے کہ وہ بُزُرگ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مَعاذاللہ عَزَّوَجَلَّ حضرتِ سیِّدُنا عیسیٰ روحُ اللہ علیٰ نَبِیِّناوَعَلَیْہِ الصَّلوٰۃُ وَالسَّلام سے بڑھ گئے۔ اسلام کا یہ مُسلَّمہ **عقیدہ** ہے کہ کسی بھی نبی علیہ السّلام سے کوئی غیرِ نبی افضل ہو ہی نہیں سکتا۔ اور جو غیرِ نبی کو نبی علیہ السّلام سے افضل مانے وہ **کافِر** ہے۔ بات دراَصْل یہ ہے کہ اسلام آوری سے قَبل وہ **راہِب** یہ سمجھتا تھا کہ حضرتِ سیِّدُنا عیسیٰ روحُ اللہ علیٰ نَبِیِّناوَعَلَیْہِ الصَّلوٰۃُ وَالسَّلام کے بعد اب کوئی غلامِ مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم 40 دن کا فاقہ کر ہی نہیں سکتا۔ اِس لئے اُس بُزُرگ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے **کرامت** دِکھا کر اُس کی غَلَط فَہمی دور کردی کہ 40 دن کا فاقہ حضرتِ سیِّدُنا عیسیٰ علیہ السّلام کا خاصّہ نہیں، غلامانِ مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم 40 دن کُجا 60 دن بھی بھوکے رہنے کے باوُجُود جی سکتے ہیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

چاہیں تو اشاروں سے اپنے کایا ہی پلٹ دیں دنیا کی
صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم
یہ شان ہے خدمتگاروں کی سرکار کا عالم کیا ہوگا

(۴۳) مچھلی چاول

ایک بصری بُزُرگ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے بارے میں منقول ہے، بیس[۲۰] برس تک ان کا نَفْس **مچھلی چاول** اور روٹی کا مطالبہ کرتا رہا مگر وہ اپنے نَفْس کو مارتے رہے اور یہ چیزیں نہیں کھائیں۔ وفات کے بعد کسی نے خواب میں دیکھا تو پوچھا، "**ما فعلَ اللہُ بِکَ**؟ یعنی **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا مُعامَلہ فرمایا؟" جواب دیا، "**اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے فضل وکرم سے مجھے جو کچھ نعمتیں مَرحمت کی گئیں وہ بیان سے باہَر ہیں۔ سب سے پہلے **مچھلی چاول** اور روٹی دیکر کہا گیا، آج جس قَدَر دل چاہے کھاؤ۔ (احیاءُ العُلوم ج ۳ ص ۱۰۳) **اللہ** عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔**

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! نَفْس کی پَیروی نہ کرنے والوں کا کس قَدَر اعلیٰ مقام ہوتا ہے۔ جو خوش نصیب لوگ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کی خاطِر نَفْس کو مارتے ہوئے دنیا کی نعمتوں سے پرہیز کرتے ہوئے بھوک برداشت کرنے میں کامیاب ہو جاتے ہیں اُن کو مبارَک ہو کہ مرنے کے بعد

ان کو جنّت کی اعلیٰ نعمتیں عنایت ہوں گی۔ چُنانچہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ سورۃُ الْحَاقَّہ کی آیت نمبر ۲۴ میں ارشاد فرماتا ہے:۔

كُلُوا وَاشْرَبُوا هَنِيٓـًٔا بِمَآ اَسْلَفْتُمْ فِي الْاَيَّامِ الْخَالِيَةِ

ترجَمۂ کنزالایمان: کھاؤ اور پیو رچتا ہوا صِلہ اس کا جو تم نے گزرے دنوں میں آگے بھیجا۔ (پ۲۹ الحآقّۃ آیت ۲۴)

(۴۴) دل کیلئے نَفْع بَخْش

حضرتِ سیِّدُنا شیخ ابوسُلیمان دارانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورانی فرماتے ہیں، "نَفس کی کسی خواہِش کو تَرک کر دینا دل کیلئے ایک سال کے روزے اور شب بیداری سے بھی زِیادہ نَفْع بخش ہے۔ (اَیضاً ج ۳ ص ۱۰۳) **اللہ** عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔**

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۴۵) جنّت کا ولیمہ

حُجَّۃُ الْاِسلام حضرت سیِّدُنا امام محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی فرماتے ہیں، "راہِ آخرت پر گامزن بُزُرگانِ دین عَلَیہِم رَحمۃُ اللہِ المُبِین خواہِشاتِ نَفس کی تکمیل سے بچتے تھے کیوں کہ انسان اگر حسبِ خواہش لذیذ چیزیں کھاتا رہے تو اِس سے اُس کے **نَفس** میں اکڑ (یعنی مغروری) پیدا ہو جاتی اور اس کا **دل** سخت ہو جاتا ہے،

نیز وہ دُنیا کی لذیذ چیزوں سے اس قَدَر مانوس ہو جاتا ہے کہ لذائذِ دنیا کی مَحَبَّت اس کے دل میں گھر کر جاتی ہے اور وہ **ربِّ کائنات** جَلَّ جَلالُہٗ کی ملاقات اور اُس کی بارگاہِ عالی میں حاضِری کو بھول جاتا ہے۔ اس کے حق میں دنیا جنّت اور موت قید خانہ بن جاتی ہے۔ جو اپنے نَفس پر سختی ڈالے اور اس کو لذّتوں سے محروم رکھے تو دنیا اُس کیلئے قید خانہ بن جاتی ہے اور اس میں وہ گھُٹن محسوس کرتا ہے، اب اِس کا **نَفس** دُنیا سے کوچ کرنا اور موت کے ذَرِیعہ زندگی کی قید سے آزاد ہو جانا پسند کرتا ہے۔ اِسی بات کی طرف اشارہ کرتے ہوئے حضرت سیِّدُنا **یَحیٰی مُعاذ** رازی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں، **اے** صِدِّیقین کے گروہ! **جنّت کا ولیمہ** کھانے کیلئے اپنے آپ کو بھوکا رکھو کیوں کہ نَفس کو جس قَدَر بھوکا رکھا جائے اُسی قَدَر کھانے کی خواہِش بڑھتی ہے۔ (یعنی جب شدّت سے بھوک لگی ہوتی ہے اُس وقت کھانا کھانے میں زیادہ لُطف آتا ہے، اس کا تجربہ (تَج۔رِ۔بَہ) عُموماً ہر روزہ دار کو ہوتا ہے، لٰہذا دنیا میں خوب بھوکے رہو تاکہ جنّت کی اعلیٰ نعمتوں سے خوب لذّت یاب ہو سکو۔) (اَیضاً ص ۹۹) **اللہ** عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفِرت ہو۔**

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۴۶) دھوپ کا سوکھا ہوا آٹا

حضرت سیِّدُنا عُتبَۃُ الْغُلام عَلَیْہِ رَحْمَۃُ رَبِّ الْاَنَام آٹا گوندھ کر دھوپ

میں سُکھا کر تناوُل فرما لیتے اور فرمایا کرتے: ”ایک روٹی کے ٹکڑے اور نمک پر گُزارہ کر لینا چاہئے۔ تاکہ بروزِ قیامت بُھنا ہوا گوشت اور اچھا اچھا کھانا ملے۔“ (اِحیاءُ العُلوم ج ۳ ص ۱۰۰) **اللہ** عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفِرت ہو۔**

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۴۷) 40 سال تک دُودھ نہ پِیا

حضرتِ سیِّدُنا مالِک بن دِینار علیہ رحمۃُ اللہِ الجبّار کے بارے میں منقول ہے، آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کا نَفْس **40** برس تک دودھ کی خواہش کرتا رہا مگر آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے نہ پیا۔ ایک دن نذرانہ میں کسی نے کَھجوریں دیں تو آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے شاگردوں کو عنایت کرتے ہوئے فرمایا، آپ لوگ کھا لیجئے میں نے **40** سال سے کھجور (کھانا تو دُور کی بات ہے) چکھی تک نہیں۔ (اَیضاً ص ۱۰۱) **اللہ** عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔**

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۴۸) گوشت روٹی

حضرتِ سیِّدُنا عُتبَۃُ الغُلام علیہ رحمۃُ ربِّ الانام سات برس تک **گوشت** کی خواہش کو ٹالتے رہے پھر ایک دن روٹی اور گوشت کی ایک بوٹی خرید

فرمائی۔ بوٹی بھون کر روٹی پر رکھی، اتنے میں ایک **یتیم** بچّہ آگیا، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اُس کو روٹی اور بوٹی عنایت فرمادی۔ پھر رو پڑے اور پارہ ۲۹ سورۃُ الدّھر کی آٹھویں آیتِ کریمہ تلاوت کرنے لگے:۔

وَيُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِيْنًا وَّيَتِيْمًا وَّاَسِيْرًا ۝۸

(پ ۲۹ الدّھر آیت ۸)

ترجَمۂ کنزالایمان: اور کھانا کھلاتے ہیں اُس کی مَحبّت پر مسکین اور یتیم اور اَسیر (یعنی قیدی) کو۔

حضرت سیِّدُنا **عُتبۃُ الغُلام** علیہ رحمۃ ربّ الانام نے اس کے بعد کبھی بھی روٹی اور بُھنا ہوا گوشت نہ چکھا۔ (اَیضاً ص ۲۱۱) **اللہ** عزّوجلّ **کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفِرت ہو۔**

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب ! صلَّى اللّٰهُ تعالٰى على محمَّد

(۴۹) خوفناک آندھی

حضرت سیِّدُنا **عُتبۃُ الغُلام** علیہ رحمۃ ربّ الانام فرماتے ہیں، کئی برس تک نَفس کھجور کی خواہِش کرتا رہا، میں نے ایک دن کُچھ کھجوریں خرید کر اِفطاری کیلئے رکھیں، اتنے میں اِس قدر **خوفناک آندھی** چلی کہ ہر طرف تاریکی چھاگئی اور لوگوں میں خوف وہراس پھیل گیا۔ یہ دیکھ کر میں نے اپنے آپ سے کہا، یہ تیری جُرأت اور (نَفس کی پَیروی کیلئے) کھجوریں خریدنے کے سبب ہوا اور تیرے گناہوں کے باعث

لوگ اِس آندھی میں مبتلا ہوئے۔ پھر عہد کیا، اب اِسے نہیں چکھوں گا۔ (اَیضاً ص ۲۱۰)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

صَلُّوا عَلَی الحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرتِ سیِّدُنا عُتبَۃُ الغُلام عَلَیْہِ رَحْمَۃُ رَبِّ الْاَنَام کی عاجِزی تھی کہ آندھی آئی تو اِس پر اپنے آپ کو مُورِدِ الزام ٹھہرایا! بُزُرگوں کی بَرَکت سے مُصیبتیں آتی نہیں ٹل جاتی ہیں۔ کیا بعید کہ **زلزلہ** آنے والا ہو اور وہ ان کی بَرَکت سے **آندھی** سے بدل گیا ہو! منقول ہے، "نیک لوگوں کے تذکرہ کے وَقت رَحمت نازِل ہوتی ہے۔" (کشف الخِفاء ج۲ ص ۹۱ رقم الحدیث ۱۷۷۲) جب صِرف تذکرہ پر نُزُولِ رَحمت کی بِشارت ہے تو جہاں ولیُّ اللہ کا وُجودِ مسعود موجود ہو وہاں رَحمتوں کا کیا عالَم ہوتا ہوگا!

جو ولیوں کے مَزاروں پر مسلماں آتے جاتے ہیں
خدا عَزَّوَجَلَّ کی رَحمتوں سے حصّہ وافِر وہ پاتے ہیں

(۵۰) سَبز پیالہ

حضرت سیِّدُنا شقیق بن ابراہیم علیہ رحمۃ الکریم فرماتے ہیں، "میں **مکّۂ مکرَّمہ** زادھا اللّٰہ شرفًا میں سرکارِ **مکّۂ مُکرَّمہ**، سردارِ مدینۂ منوَّرہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کی **وِلادت گاہ شریف** کے قریب حضرتِ سیِّدُنا **ابراھیم** بن اَدھم علیہ

رحمۃُ اللّٰہِ ربّ الْاَعظم سے ملا کہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ راستے کے کنارے پر بیٹھے رو رہے ہیں۔ میں آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے پاس جا کر بیٹھ گیا اور پوچھا، ''اے ابواسحٰق! (یہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی کنّیت تھی) یہ رونا کیسا؟'' ارشاد فرمایا، ''خیر ہے۔'' میں نے اپنی بات کو دو ۲ تین ۳ مرتبہ اصرار کے ساتھ کہا تو ارشاد فرمایا، ''اے شفیق (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)! میرا پردہ رکھنا'' میں نے کہا، ''جو جی میں آئے فرما دیجئے!'' فرمایا، ''میرا نفس تیس ۳۰ سال سے **سِکْباج** (سرکہ، گوشت اور خوشبودار مصالحہ سے تیار کردہ سالن) کی خواہش میں بے چین تھا مگر میں اسے منع کرتا رہا۔ گزشتہ رات جبکہ میں بیٹھا ہوا تھا مجھے نیند نے آگھیرا۔ ایک نوجوان کو ہاتھ میں **سبز پیالہ** لئے دیکھا جس سے **سِکْباج** کی خوشبودار بھاپ اُٹھ رہی تھی۔ میں ہمّت جمع کر کے اُس سے دُور ہٹا تو اس (نوجوان) نے وہ پیالہ میری طرف بڑھا کر کہا، ''اے ابراہیم (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) کھائیے!'' میں نے جواب دیا، ''میں نہیں کھاتا، میں اسے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے لئے چھوڑ چکا ہوں'' کہا، ''**اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے ہی آپ کو نوازا ہے، کھائیے!'' میرے پاس کوئی جواب نہ بچا میں رو دیا۔ تو کہا، ''کھائیے، **اللہ** عَزَّوَجَلَّ آپ پر رَحم فرمائے۔'' میں نے کہا، ''ہمیں حکم دیا گیا ہے کہ جب تک یقین نہ ہو کہاں سے آیا ہے اپنے پیٹوں میں نہ ڈالیں۔'' کہنے لگا، ''کھائیے! **اللہ** عَزَّوَجَلَّ آپ کو عافیت بخشے، مجھے یہ کھانا دے کر کہا گیا کہ **اے خضر** (علیہ السلام)! **اسے** لے جاؤ اور ابراہیم بن اَدْھَم علیہ

رحمۃُ اللّٰہِ ربِّ الاَعظم) کے نَفس کو کھلاؤ کہ **اللّٰہ** عزَّوَجَلَّ نے، اس کو (سِکْباج سے) روکے رکھنے پر اس طویل **صَبْر** کے سبب اس پر رَحم فرما دیا، اے ابراہیم (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)! میں نے فِرِشتوں کو کہتے ہوئے سنا، ''جسے عطاء کیا جائے اور وہ نہ لے تو پھر طلب کرنے پر اسے نہ دیا جائیگا۔'' میں نے کہا، ''اگر ایسا مُعاملہ ہے تو میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ کئے ہوئے وعدے کے سبب آپ کے سامنے ایسا ہی ہوں (یعنی نہ کھاؤں گا)'' پھر میں پلٹا تو ایک نوجوان نے انہیں کوئی چیز دیتے ہوئے کہا، ''**اے خِضر** (علیہ السلام)! انہیں خود کھلائیے۔'' چُنانچہ آپ علیہ السلام مجھے لُقمے دیتے رہے یہاں تک کہ میری آنکھ کُھل گئی۔ میں اٹھا تو منہ میں اسکا ذائِقہ موجود تھا۔'' سیِّدُنا شقیق رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، ''میں نے عرض کیا، ''اپنا ہاتھ دکھایئے!'' میں نے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا ہاتھ تھاما اور اسے چوم لیا۔'' ملخّصاً (اِحیاءُ العُلوم ج ۳ ص ۱۰۰، ۱۰۱)

اللہ عزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

ایمان بر خاتمہ کا عمل

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! حضرتِ سیِّدُنا ابراھیم بن اَدھم علیہ رحمۃُ اللّٰہِ ربِّ الاَعظم خواہشاتِ نفسانی کو کس طرح کُچلتے تھے۔ **تیس برس** (۳۰) سے **سِکْباج** کھانے کی خواہش کو مار رکھا تھا۔ **اللّٰہ** عزَّوَجَلَّ کی رَحمت سے

حضرتِ سیِّدُنا خِضَر علٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے تشریف لاکر انہیں اپنے پیارے پیارے ہاتھوں سے **سِکْباج** کھلایا۔ حضرتِ سیِّدُنا خِضَر علٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کے نبی ہیں جو کہ ابھی تک ظاہری حیات سے مُتَّصِف (مُت۔ تَ۔ صِف) ہیں۔ آپ علیہ السلام کی بَرَکت کا ایک مَدَنی پھول پیش کرتا ہوں اِس کو اپنے دل کے مَدَنی گلدستے میں ضَرور سجالیجئے چُنانچِہ تفسیرِ صاوی شریف میں ہے ، جوکوئی حضرتِ **سیِّدُنا خِضَر** علٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کا نام بمع **کُنْیَت** و وَلْدِیَّت ولقب یادرکھے گا، اِنْ شَاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اُس کا **ایمان پر خاتمہ** ہوگا۔ آپ کا نام بمع کُنْیَت ووَلْدِیَّت ولقب اِس طرح ہے: **اَبُوالْعَبَّاس بَلْیَا بِنْ مَلْکان الخِضَر** ۔(تفسیرِ صاوی ج ۲ ص ۱۲۰۷) **اللہ** عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رَحْمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفِرت ہو۔**

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۵۱)نفس کے ساتھ گفتگو

حضرت سیِّدُنا امامِ اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے شہزادے حضرت سیِّدُنا حَمّاد علیہ رحمۃُ الجواد فرماتے ہیں، ''میں حضرت سیِّدُنا داؤد طائی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی خدمت میں حاضِر ہوا، گھر کے اندر سے آواز آرہی تھی ''اے نَفْس! تُو نے **گاجر** کی خواہِش کی میں نے کِھلا دیا پھر تُو نے **کھجور** کا مطالَبہ شروع کردیا! خدا عَزَّوَجَلَّ کی

قسم! تجھے کبھی بھی کھجور نہیں کھلاؤں گا۔ میں سلام کر کے اندر داخل ہوا تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تنہا تھے۔ (یعنی آپ یہ باتیں اپنے نفس کے ساتھ کر رہے تھے۔)'' (ایضاً ص ۱۰۱)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۵۲) سبزی نہیں کھاؤں گا

حضرتِ سیِّدُنا مالِک بن ضَیغَم علیہ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکرم فرماتے ہیں، ایک بار میں بصرے کے بازار سے گزرا تو ایک ترکاری پر نظر پڑی نفس نے مطالبہ کیا کہ آج رات یہ سبزی کھلا دو۔ میں نے قسم کھائی کہ چالیس راتوں تک یہ **سبزی** نہیں کھاؤں گا۔'' (ایضاً ص ۱۰۱) **اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔**

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

دعوتِ اسلامی کے سنّتوں کی تربیّت کے مَدَنی قافلوں میں سفر اور روزانہ فکرِ مدینہ کے ذَرِیعے مَدَنی انعامات کا کارڈ پُر کر کے ہر مَدَنی ماہ کے دسْ دن کے اندر اندر اپنے یہاں کے ذِمّہ دار کو جَمْع کروانے کا معمول بنا لیجئے۔ اِن شآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اِس کی بَرَکت سے پابندِ سنّت بننے، گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کیلئے کُڑھنے کا ذِہن بنے گا۔

فیضانِ رمضان

ورق الٹئے۔۔۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

مرحبا صد مرحبا پھر آمدِ رمضان ہے

مرحبا صَد مرحبا پھر آمدِ رَمَضان ہے
کِھل اُٹھے مُرجھائے دِل تازہ ہُوا ایمان ہے

ہم گنہگاروں پہ یہ کتنا بڑا اِحْسان ہے
یاخدا عزوجل تُو نے عطا پھر کردیا رَمَضان ہے

تُجھ پہ صَدْقے جاؤں رَمَضاں! تو عَظِیمُ الشّان ہے
کہ خدا عزوجل نے تجھ میں ہی نازِل کیا قران ہے

اَبرِ رَحمت چھا گیا ہے اور سَماں ہے نُور نُور
فضلِ رَبّ عزوجل سے مغفرت کا ہوگیا سامان ہے

ہر گھڑی رَحمت بھری ہے ہر طرف ہیں بَرَکتیں
ماہِ رَمَضاں رَحمتوں اور بَرَکتوں کی کان ہے

آ گیا رَمَضاں عبادت پر کمر اب باندھ لو
فیض لے لو جلد کہ دِن تیس کا مہمان ہے

عاصیوں کی مَغْفِرت کا لے کر آیا ہے پَیام
جُھوم جاؤ مُجرِمو! رَمَضاں مہِ غُفران ہے

بھائیو کرلو گناہوں سے سبھی توبہ کہ اب
بڑ گئے دوزخ پہ تالے قید میں شیطان ہے

خوش دلی سے سُنّتیں اپنائے جاؤ بھائیو!
خُلد کے دَر کُھل گئے ہیں دَاخِلہ آسان ہے

مسجدیں آباد ہیں زورِ گُنہ کم ہوگیا
ماہِ رَمَضانُ المُبارَک کا یہ سب فَیضان ہے

روزہ دارو! جُھوم جاؤ کیونکہ دیدارِ خُدا عزوجل
خُلد میں ہوگا تمہیں یہ وعدۂ رَحمٰن عزوجل ہے

دو جہاں کی نعمتیں مِلتی ہیں روزہ دار کو
جو نہیں رکھتا ہے روزہ وُہ بڑا نادان ہے

یاالٰہی عزوجل! تُو مدینے میں کبھی رَمَضاں دِکھا
مُدّتوں سے دِل میں یہ عطّار کے اَرمان ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

صدائے مدینہ برائے سحری

(رمضانُ المبارک میں صبحِ صادِق سے تقریباً ایک گھنٹہ قبل مساجد میں مائک پر مل کر اس "صدائے مدینہ" کی دھوم مچائیے۔)

وَقتِ سَحَری کا ہوگیا جاگو ۔۔۔ نور ہر سَمت چھا گیا جاگو

اُٹھو سَحَری کی کرلو تیّاری ۔۔۔ روزہ رکھنا ہے آج کا جاگو

ماہِ رَمَضاں کے فَرض ہیں روزے ۔۔۔ ایک بھی تم نہ چھوڑنا جاگو

اُٹھو اُٹھو وُضو بھی کرلو اور ۔۔۔ تم تہجّد کرو ادا جاگو

چُسکیاں گَرم چائے کی لو اور ۔۔۔ کھالو ہلکی سی کچھ غذا جاگو

ہوگی مقبول فضلِ مولیٰ عزوجل سے ۔۔۔ کھا کے سَحَری کرو دُعاء جاگو

ماہِ رَمَضاں کی بَرَکتیں لوٹو ۔۔۔ لوٹ لو رَحمتِ خدا عزوجل جاگو

سَحَری کھا کر کے تم ادا کرلو ۔۔۔ سنّتِ شاہِ انبیاء ﷺ جاگو

تم کو مولیٰ عزوجل مدینہ دِکھلائے ۔۔۔ اور حج بھی کرو ادا جاگو

تم کو ماہِ صِیام کے صَدقے ۔۔۔ دے خدا عزوجل عشقِ مصطفےٰ ﷺ جاگو

تم کو اِفطار کا مدینے میں ۔۔۔ دے شَرَف ربِّ مصطفےٰ عزوجل و ﷺ جاگو

کیسی پیاری فضا ہے رَمَضاں کی ۔۔۔ دیکھ لو کرکے آنکھ وا جاگو

رَحمتوں کی جَھڑی برستی ہے ۔۔۔ جلد اُٹھ کر کے لو نہا جاگو

تم کو دیدارِ مصطفےٰ ﷺ ہوجائے

ہے یہ عطّار کی دعاء جاگو

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

فضائلِ رمضان شریف

شیطان لاکھ سستی دلائے مگر آپ ہمّت کر کے یہ باب (ہر سال) مکمّل پڑھ لیجئے ان شاء اللہ عزوجل اس کی برکتیں خود ہی دیکھ لیں گے۔

دُرُود شریف کی فضیلت

اللہ کے محبوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب عَزَّوَجَلَّ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کا فرمانِ تقرُّب نشان ہے، ''بے شک بروزِ قیامت لوگوں میں سے میرے قریب تَر وہ ہوگا جو مجھ پر سب سے زیادہ دُرُود بھیجے۔''

(ترمذی ج ۲ ص ۲۷ حدیث ٤٨٤)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! خُدائے رَحمٰن عَزَّوَجَلَّ کا کروڑہا کروڑ اِحسان کہ اُس نے ہمیں ماہِ رَمَضان جیسی عظیمُ الشّان نِعمت سے سَرفَراز فرمایا۔ ماہِ رَمَضان کے فَیضان کے کیا کہنے! اِس کی تو ہر گھڑی رَحمت بھری ہے۔ اِس مہینے

میں اَجر و ثَواب بہُت ہی بڑھ جاتا ہے۔ نَفل کا ثواب فَرض کے برابر اور فَرض کا ثواب ستّر گُنا کر دیا جاتا ہے۔ بلکہ اِس مہینے میں تو روزہ دار کا سونا بھی عبادت میں شُمار کیا جاتا ہے۔ عَرش اُٹھانے والے فِرِشتے روزہ داروں کی دُعاء پر آمین کہتے ہیں اور ایک حدیثِ پاک کے مُطابِق **''رَمَضان کے روزہ دار کیلئے دریا کی مچھلیاں اِفطار تک دُعائے مَغفِرت کرتی رہتی ہیں۔''**

(اَلتَّرغیب والتَّرہیب ج۲ ص ۵۵ حدیث ۶)

عبادت کا دَروازہ

روزہ باطِنی عِبادت ہے، کیوں کہ ہمارے بتائے بغیر کِسی کو یہ عِلم نہیں ہوسکتا کہ ہمارا روزہ ہے اور **اللہ** عَزَّوَجَلَّ باطِنی عِبادت کو زِیادہ پسند فرماتا ہے۔ ایک حدیثِ پاک کے مطابِق، **''روزہ عِبادت کا دروازہ ہے۔''**

(اَلجامِعُ الصَّغیر ص ۱۴۶ حدیث ۵۱۵۴)

نُزُولِ قراٰن

اِس ماہِ مُبارَک کی ایک خُصُوصِیَّت یہ بھی ہے کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے اِس میں قُرانِ پاک نازِل فرمایا ہے۔ چُنانچہ مُقدّس قُرآن میں خُدائے رَحمٰن عَزَّوَجَلَّ کا نُزولِ قُرآن اور ماہِ رَمَضان کے بارے میں فرمانِ عالیشان ہے:

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْۤ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَ بَیِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَ الْفُرْقَانِۚ-فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْیَصُمْهُؕ-وَ مَنْ كَانَ مَرِیْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَیَّامٍ اُخَرَؕ-یُرِیْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْیُسْرَ وَ لَا یُرِیْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ٘-وَ لِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَ لِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ وَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ(۱۸۵) (پ ۲ البقرہ ۱۸۵)

ترجَمۂ کنزُ الایمان: رَمَضان کا مہینہ، جس میں قُرآن اُترا، لوگوں کے لئے ہدایت اور رَہنُمائی اور فیصلہ کی رُوشن باتیں، تو تُم میں جو کوئی یہ مہینہ پائے ضَرور اِس کے روزے رکھے اور جو بیمار یا سَفَر میں ہو، تو اُتنے روزے اور دِنوں میں۔ اللہ (عَزَّوَجَلَّ) تُم پر آسانی چاہتا ہے اور تُم پر دُشواری نہیں چاہتا اور اِس لئے کہ تم گِنتی پوری کرو اور اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کی بڑائی بولو اِس پر کہ اُس نے تمہیں ہدایت کی اور کہیں تم حق گزار ہو۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

رَمَضان کی تعریف

اِس آیتِ مُقدَّسہ کے اِبتِدائی حِصّہ شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْٓ کے تَحت مُفَسِّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان تفسیرِ نعیمی میں فرماتے ہیں: "رَمَضان" یا تو "رَحمٰن عَزَّوَجَلَّ" کی طرح **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کا نام ہے، چُونکہ اِس مہینہ میں دِن رات **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی عِبادت ہوتی ہے۔ لِہٰذا اِسے شَہرِ رَمَضان یعنی **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کا مہینہ کہا جاتا ہے۔ جیسے مسجد وکعبہ کو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کا

گھر کہتے ہیں کہ وہاں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے ہی کام ہوتے ہیں۔ ایسے ہی رَمَضان **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کا مہینہ ہے کہ اِس مہینے میں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے ہی کام ہوتے ہیں۔ رَوزہ تَراوِیح وغیرہ تو ہیں ہی **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے۔ مگر بحالتِ روزہ جو جائز نوکری اور جائز تجارت وغیرہ کی جاتی ہے وہ بھی **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے کام قرار پاتے ہیں۔ اِس لئے اِس ماہ کا نام رَمَضان یعنی **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کا مہینہ ہے۔ یا یہ ''رَمْضَاءٌ'' سے مُشْتَق ہے۔ رَمْضَاءٌ موسِمِ خَرِیف کی بارِش کو کہتے ہیں، جس سے زمین دُھل جاتی ہے اور ''رَبِیع'' کی فَصْل خُوب ہوتی ہے۔ چُونکہ یہ مہینہ بھی دِل کے گَرد و غُبار دھو دیتا ہے اور اس سے اَعمال کی کھیتی ہَری بھری رہتی ہے اِس لئے اِسے **رَمَضان** کہتے ہیں۔ ''سَاوَن'' میں روزانہ بارِشیں چاہئیں اور ''بھادَوں'' میں چار۔ پھر ''اَساڑ'' میں ایک۔ اِس ایک سے کھیتیاں پَک جاتی ہیں۔ تو اِسی طرح گیارہ مہینے برابر نیکیاں کی جاتی رہیں۔ پھر **رَمَضان** کے روزوں نے اِن نیکیوں کی کھیتی کو پکا دیا۔ یا یہ ''رَمْض'' سے بنا جس کے معنٰی ہیں ''گرمی یا جلنا۔'' چُونکہ اِس میں مُسلمان بُھوک پیاس کی تپش برداشت کرتے ہیں یا یہ گناہوں کو جلا ڈالتا ہے، اِس لئے اِسے **رَمَضان** کہا جاتا ہے۔ (کَنزُ العُمّال کی آٹھویں جلد کے صَفْحَہ نمبر دو سو سَتَّرہ پر حضرتِ سیِّدُنا اَنَس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت نَقْل کی گئی ہے کہ نبیِّ کریم، رء ُوْفٌ رَّحیم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نے اِرشاد فرمایا، ''اِس مہینے کا نام **رَمَضان** رکھا گیا ہے کیونکہ یہ گناہوں کو جلا دیتا ہے۔'')

مہینوں کے نام کی وجہ

حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں: بعض مُفَسِّرِین رَحِمَہُمُ اللّٰہُ تعالٰی نے فرمایا کہ جب مہینوں کے نام رکھے گئے تو جس موسم میں جو مہینہ تھا اُسی سے اُس کا نام ہُوا۔ جو مہینہ گرمی میں تھا اُسے **رَمَضان** کہہ دیا گیا اور جو موسمِ بہار میں تھا اُسے **ربیعُ الاوّل** اور جو سردی میں تھا جب پانی جَم رہا تھا اُسے **جُمادِی الاُولٰی** کہا گیا۔ اِسلام میں ہر نام کی کوئی نہ کوئی وجہ ہوتی ہے اور نام کام کے مُطابِق رکھا جاتا ہے۔ دُوسری اِصطِلاحات میں یہ بات نہیں ۔ ہمارے یہاں بڑے جاہل کا نام ''محمد فاضِل''، اور بُزدِل کا نام ''شیر بہادُر''، ہوتا ہے اور بدصُورت کو ''یُوسُف خان'' کہتے ہیں ! اِسلام میں یہ عَیب نہیں۔ رَمَضان بہُت خُوبیوں کا جامِع تھا اِسی لئے اس کا نام **رَمَضان** ہوا۔ (تفسیرِ نعیمی ج ۲ ص ۲۰۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمّد

سونے کے دروازے والا محل

سَیِّدُنا ابو سعید خُدری رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے، مکّی مَدَنی سلطان، رَحمتِ عالَمیان صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم کا فرمانِ رَحمت نشان ہے: ''جب ماہِ رَمَضان کی پہلی رات آتی ہے تو آسمانوں اور جنّت کے دروازے کھول دیئے

جاتے ہیں اور آخِر رات تک بند نہیں ہوتے۔ جو کوئی بندہ اس ماہِ مُبارَک کی کسی بھی رات میں نَماز پڑھتا ہے تو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اُس کے ہر سَجدہ کے عِوَض (یعنی بدلہ میں) اُس کے لئے پندرہ سو [۱۵۰۰] نیکیاں لکھتا ہے اور اُس کے لئے جنّت میں **سُرخ یاقوت کا گھر** بناتا ہے۔ جس میں ساٹھ ہزار [۶۰۰۰۰] دروازے ہوں گے۔ اور ہر دروازے کے پَٹ سونے کے بنے ہوں گے جن میں یاقوتِ سُرخ جَڑے ہوں گے۔ پس جو کوئی ماہِ رَمَضان کا **پہلا روزہ** رکھتا ہے تو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ مہینے کے آخِر دِن تک اُس کے گُناہ مُعاف فرمادیتا ہے، اور اُس کیلئے صُبح سے شام تک **ستّر ہزار فِرِشتے** دُعائے مَغفِرت کرتے رہتے ہیں۔ رات اور دِن میں جب بھی وہ **سَجدہ** کرتا ہے اُس کے ہر سَجدہ کے عِوَض (یعنی بدلے) اُسے (جنّت میں) ایک ایک ایسا دَرَخت عطا کیا جاتا ہے کہ اُس کے سائے میں گھوڑے سُوار **پانچ سو برس** تک چلتا رہے۔"

(شُعَبُ الایمان ج۳ ص۳۱۴ حدیث ۳۶۳۵)

سُبحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ **میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** خدائے حنّان ومنّان عَزَّوَجَلَّ کا کِس قدر عظیم اِحسان ہے کہ اُس نے ہمیں اپنے حبیبِ ذیشان، رَحمتِ عالَمیان صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے طُفیل ایسا ماہِ رَمَضان عطا فرمایا کہ اِس ماہِ مُکَرَّم میں جنّت کے تمام دروازے کُھل جاتے ہیں۔ اور نیکیوں کا اَجر خوب بڑھ جاتا

ہے۔ بیان کردہ حدیث کے مُطابق رَمَضانُ المبارَک کی راتوں میں نَماز ادا کرنے والے کو ہر ایک سَجدہ کے بدلے میں **پندرہ سو نیکیاں** عطا کی جاتی ہیں نیز جنّت کا **عظیم الشان محل** مزید برآں۔ اِس حدیثِ مُبارَک میں روزہ داروں کے لئے یہ بِشارتِ عُظمٰی بھی موجُود ہے کہ صُبح تا شام **ستّر ہزار فِرِشتے** اُن کے لئے دُعائے مَغفِرت کرتے رہتے ہیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول سے وابَستہ **عاشِقانِ رسول** کی صحبت حاصِل ہونے کی صورت میں ماہِ رَمَضانُ المُبارَک کی بَرَکتیں لوٹنے کا بَہُت ذِہن بنتا ہے ورنہ بُری صُحبتوں میں رَہ کر اِس مبارَک مہینے میں بھی اکثر لوگ گناہوں میں پڑے رہتے ہیں۔ آیئے! گناہوں کے دلدل میں دھنسے ہوئے ایک **فنکار** کا واقِعہ پڑھئے جسے دعوتِ اسلامی کے **مَدَنی ماحول** نے مَدَنی رنگ چڑھادیا۔ چُنانچہ

میں فنکار تھا

اورنگی ٹاؤن (بابُ المدینہ کراچی) کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا لُبِّ لُباب ہے: افسوس

صد کروڑ افسوس! میں ایک **فنکار** تھا، میوزیکل پروگرامز اور فنکشنز کرتے ہوئے زندگی کے انمول اوقات برباد ہوئے جا رہے تھے، قلب ودماغ پر غفلت کے کچھ ایسے پردے پڑے ہوئے تھے کہ نہ نَماز کی توفیق تھی نہ ہی گناہوں کا اِحساس۔ صَحرائے مدینہ ٹول پلازہ سُپر ہائی وے بابُ المدینہ کراچی میں بابُ الاسلام سطح پر ہونے والے **تین روزہ سنّتوں بھرے اجتماع** (۱۴۲۴ھ۔2003ء) میں حاضِری کیلئے ایک ذِمّہ دار اسلامی بھائی نے **انفرادی کوشش** کر کے ترغیب دلائی۔ زہے نصیب! اُس میں شرکت کی سعادت مل گئی۔ تین روزہ اجتماع کے اِختتام پر **رِقّت انگیز دُعا** میں مجھے اپنے گناہوں پر بہُت زیادہ نَدامت ہوئی، میں اپنے جذبات پر قابو نہ پاسکا، پھوٹ پھوٹ کر رویا، بس رونے نے کام دکھادیا! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مجھے **دعوتِ اسلامی** کا مَدَنی ماحول مل گیا۔ اور میں نے رقص و سُرود (سُ۔رُوْ۔د) کی مَحفِلوں سے **توبہ** کر لی اور **مَدَنی قافلوں** میں سفر کو اپنا معمول بنالیا۔ 25 دسمبر 2004 کو میں جب **مَدَنی قافلے** میں سفر پر روانہ ہو رہا تھا کہ چھوٹی ہمشیرہ کا فون آیا، بھرّائی ہوئی آواز میں انہوں نے اپنے یہاں ہونے والی **نابینا بچّی** کی ولادت کی خبر سنائی اور ساتھ ہی کہا، ڈاکٹروں نے کہہ دیا ہے کہ اِس کی آنکھیں روشن نہیں ہوسکتیں۔ اتنا کہنے کے بعد بند ٹوٹا اور چھوٹی بہن صدمے

سے بِلک بِلک کر رونے لگی۔ میں نے یہ کہکر ڈھارس بندھائی کہ اِن شاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ **مَدَنی قافِلے** میں دُعاء کروں گا۔ میں نے مَدَنی قافِلے میں خود بھی بَہُت دُعائیں کیں اور مَدَنی قافِلہ والے **عاشِقانِ رسول** سے بھی دُعائیں کروائیں۔ جب مَدَنی قافِلے سے پلٹا تو دوسرے ہی دن چھوٹی بہن کا مُسکراتا ہوا فون آیا اور اُنہوں نے خوشی خوشی یہ خبرِ فَرحت اَثر سنائی کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ **میری نابینا بیٹی مہک کی آنکھیں روشن ہوگئی ہیں اور ڈاکٹرز تَعَجُّب کر رہے ہیں کہ یہ کیسے ہوگیا! کیوں کہ ہماری ڈاکٹری میں اس کا کوئی علاج ہی نہیں تھا۔** یہ بیان دیتے وقت اَلْحَمْدُ لِلّٰہ مجھے بابُ المدینہ کراچی میں علاقائی مُشاوَرت کے ایک رُکن کی حیثیت سے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی کاموں کے لئے کوشِشیں کرنے کی سَعادتیں حاصِل ہیں۔

آفتوں سے نہ ڈر، رکھ کرم پر نظر ‏ ‏ روشن آنکھیں ملیں، قافِلے میں چلو

آپ کو ڈاکٹر، نے گو مایوس کر ‏ ‏ بھی دیا مت ڈریں، قافِلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! ‏ ‏ صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! دعوتِ اسلامی کا مَدَنی ماحول کتنا پیارا پیارا ہے۔ اِس کے دامن میں آکر مُعاشرہ کے نہ جانے کتنے ہی

بگڑے ہوئے افراد باکردار بن کر سنّتوں بھری باعزّت زندگی گزارنے لگے نیز مَدَنی قافلوں کی بہاریں بھی آپ کے سامنے ہیں۔ جس طرح مَدَنی قافلوں میں سفر کی بَرَکت سے بعضوں کی دُنیوی مصیبت رُخصت ہوجاتی ہے۔ اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اِسی طرح تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبُوَّت، سراپا رَحْمت، شفیعِ اُمّت صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم کی شَفاعت سے آخِرت کی آفت بھی راحت میں ڈھل جائیگی۔

ٹوٹ جائیں گے گنہگاروں کے فوراً قید و بند
حشر کو کُھل جائے گی طاقت رسولُ اللہ کی

پانچ خُصُوصی کرم

حضرت سیِّدُنا جابِر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رَحْمتِ عالمیان، سلطانِ دوجہان، شَہَنشاہِ کون و مکان، حبیبِ رَحْمٰن عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم کا فرمانِ ذِی شان ہے: ''میری اُمّت کو ماہِ رَمَضان میں **پانچ چیزیں** ایسی عطا کی گئیں جو مجھ سے پہلے کسی نبی علیہ السلام کو نہ ملیں: ﴿۱﴾ جب رَمَضانُ المُبارَک کی پہلی رات ہوتی ہے تو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اُنکی طرف رَحْمت کی نَظَر فرماتا ہے اور جس کی طرف **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نَظَرِ رَحْمت فرمائے اُسے کبھی بھی عذاب نہ دے گا ﴿۲﴾ شام کے وَقت ان کے مُنہ کی بُو (جو بھوک کی وجہ سے ہوتی ہے) اللہ تعالٰی کے نزدیک مُشک کی خوشبو سے

بھی بہتر ہے ﴿۳﴾ فِرِشتے ہر رات اور دن انکے لئے مغفِرت کی دعائیں کرتے رہتے ہیں ﴿۴﴾ اللہ تعالیٰ جنّت کو حکم فرماتا ہے، ''میرے (نیک) بندوں کیلئے مُـزَیَّن (یعنی آراستہ) ہوجا عنقریب وہ دنیا کی مَشقّت سے میرے گھر اور کرم میں راحت پائیں گے ﴿۵﴾ جب ماہِ رَمَضان کی آخری رات آتی ہے تو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ سب کی مغفرت فرما دیتا ہے۔ قوم میں سے ایک شَخص نے کھڑے ہو کر عرض کی، **یارسولَ اللہ** عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کیا یہ **لَیلَۃُ القَدر** ہے؟ ارشاد فرمایا: ''نہیں کیا تم نہیں دیکھتے کہ مزدور جب اپنے کاموں سے فارِغ ہو جاتے ہیں تو انہیں اُجرت دی جاتی ہے۔'' (اَلتَّرغیب وَالتَّرہیب ج ۲ ص ۵۶ حدیث ۷)

صَغیرہ گناہوں کا کفّارہ

حضرت سَیِّدُ نا اَبُوہُرَیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مَروی ہے، حضورِ پُر نور، شافِعِ یومُ النُّشور صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ پُر سُرُور ہے، ''پانچوں نَمازیں، اور جُمعہ اگلے جُمعہ تک اور ماہِ رَمَضان اگلے ماہِ رَمَضان تک گناہوں کا کفّارہ ہیں جب تک کہ کبیرہ گناہوں سے بچا جائے۔'' (صحیح مسلم ص ۱۴۴ حدیث ۲۳۳)

توبہ کا طریقہ

سُبحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ رَمَضَانُ المُبارَک میں رَحمتوں کی چَھما چَھم بارِشیں اور گناہِ صَغیرہ کے

کفّارے کا سامان ہو جاتا ہے۔ **گناہِ کبیرہ** توبہ سے مُعاف ہوتے ہیں۔ **توبہ کرنے کا طریقہ** یہ ہے کہ جو گناہ ہوا خاص اُس گناہ کا ذِکر کرکے دل کی بیزاری اور آئندہ اُس سے بچنے کا عہد کرکے توبہ کرے۔ مَثَلاً جھوٹ بولا، تو بارگاہِ خُداوندی عَزَّوَجَلَّ میں عرض کرے، **یا اللہ!** عَزَّوَجَلَّ میں نے جو یہ جھوٹ بولا اِس سے **توبہ** کرتا ہوں اور آئندہ نہیں بولوں گا۔ توبہ کے دَوران دل میں جھوٹ سے نفرت ہو اور ''آئندہ نہیں بولوں گا'' کہتے وَقت دل میں یہ ارادہ بھی ہو کہ جو کچھ کہہ رہا ہوں ایسا ہی کروں گا جبھی **توبہ** ہے۔ اگر بندے کی حق تلفی کی ہے تو **توبہ** کے ساتھ ساتھ اُس بندے سے مُعاف کروانا بھی ضَروری ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

تُوبُوا اِلَی اللّٰہ ! اَسْتَغْفِرُاللّٰہ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ماہِ رَمَضان کے فضائل سے کُتُبِ اَحادیث مالا مال ہیں۔ رَمَضانُ الْمُبارَک میں اِس قَدَر بَرَکتیں اور رَحمتیں ہیں کہ ہمارے پیارے پیارے آقا، مکّے مدینے والے مصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے یہاں تک ارشاد فرمایا، ''اگر بندوں کو معلوم ہوتا کہ رَمَضان کیا ہے تو میری اُمّت تمنّا کرتی کہ

کاش! پورا سال رَمَضان ہی ہو۔" (صحیح ابنِ خُزَیمہ ج۳ ص ۱۹۰ حدیث ۱۸۸۶)

آقا کا بیانِ جنّت نشان صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

حضرتِ سَیِّدُنا سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ "محبوبِ رَحمٰن، سرورِ ذیشان، رَحمتِ عالمیان، مکّی مَدَنی سُلطان صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ماہِ شعبان کے آخِری دن بیان فرمایا: "اے لوگو! تمہارے پاس عظمت والا بَرَکت والا مہینہ آیا، وہ مہینہ جس میں ایک رات (ایسی بھی ہے جو) ہزار مہینوں سے بہتر ہے، اِس (ماہِ مُبارَک) کے روزے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے فرض کیے اور اِس کی رات میں قِیام[1] تَطَوُّع (یعنی سنّت) ہے، جو اِس میں نیکی کا کام کرے تو ایسا ہے جیسے اور کسی مہینے میں فرض ادا کیا اور اس میں جس نے **فرض** ادا کیا تو ایسا ہے جیسے اور دِنوں میں **ستّر فرض** ادا کیے۔ یہ مہینہ **صَبْر** کا ہے اور **صَبْر** کا ثواب جنّت ہے اور یہ مہینہ مُؤاسات (یعنی غمخواری اور بھلائی) کا ہے اور اس مہینے میں مومن کا **رِزق** بڑھایا جاتا ہے۔ جو اِس میں روزہ دار کو **اِفطار** کرائے اُس کے گناہوں کے لئے **مغفِرت** ہے اور اُس کی گردن آگ سے آزاد کردی جائے گی۔ اور اِس اِفطار کرانے والے کو وَیسا ہی ثواب ملے گا جیسا روزہ رکھنے والے کو ملے گا۔ بغیر اِس کے کہ اُس کے اَجر

[1] یہاں قیام سے مُراد تراویح ہے۔

میں کچھ کمی ہو۔'' ہم نے عرض کی، **یارسولَ اللہ** صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم ہم میں سے ہر شخص وہ چیز نہیں پاتا جس سے روزہ اِفطار کروائے۔ آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ یہ ثواب (تو) اُس (شخص) کو دے گا جو ایک گھونٹ دُودھ یا ایک کھجور یا ایک گھونٹ پانی سے روزہ اِفطار کروائے اور جس نے روزہ دار کو پیٹ بھر کر کھلایا، اُس کو اللہ تعالیٰ میرے حَوض سے پلائے گا کہ کبھی پیاسا نہ ہوگا۔ یہاں تک کہ جنّت میں داخل ہوجائے۔ یہ وہ مہینہ ہے کہ اِس کا **اوّل** (یعنی اِبتِدائی دس دن) **رَحمت** ہے اور اِس کا **اَوْسَط** (یعنی درمیانی دس دن) **مَغفِرت** ہے اور **آخِر** (یعنی آخِری دس دن) **جہنَّم سے آزادی** ہے۔ جو اپنے غُلام پر اِس مہینے میں تَخفِیف کرے (یعنی کام کم لے) اللہ تعالیٰ اُسے بَخش دے گا اور جہنَّم سے آزاد فرمادے گا۔ اِس مہینے میں چار باتوں کی کثرت کرو۔ ان میں سے دو ایسی ہیں جن کے ذَرِیعے تم اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ کو راضی کرو گے اور بَقِیَّہ دو سے تمہیں بے نیازی نہیں۔ پس وہ دو باتیں جن کے ذَرِیعے تم اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ کو راضی کرو گے وہ یہ ہیں: ﴿۱﴾ **لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ** کی گواہی دینا ﴿۲﴾ اِسْتِغْفَار کرنا۔ جبکہ وہ دو باتیں جن سے تمہیں غَنا (بے نیازی) نہیں وہ یہ ہیں: (۱) اللہ تعالیٰ سے جنّت طلب کرنا (۲) جہنَّم سے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی پناہ طَلَب کرنا۔''

(صحیح ابنِ خُزَیمہ ج۳ ص۱۸۸۷)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ابھی جو حدیثِ پاک بیان کی گئی اس میں ماہِ رَمَضانُ الْمبارَک کی رَحمتوں، بَرَکتوں اور عظمتوں کا خوب تذکِرہ ہے۔ اس ماہِ مُبارَک میں **کلِمہ** شریف زیادہ تعداد میں پڑھ کر اور بار بار **اِستِغفار** یعنی خوب توبہ کے ذَرِیعے اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کی سَعی کرنی ہے۔ اور ان دو باتوں سے تو کسی صورت میں بھی لاپرواہی نہیں ہونی چاہئے یعنی اللہ تعالیٰ سے جنّت میں داخِلہ اور جہنَّم سے پناہ کی بَہُت زیادہ اِلتجائیں کرنی ہیں۔

رَمَضانُ المُبارَک کے چار نام

اَللّٰہُ اَکبر عَزَّوَجَلَّ! ماہِ رَمَضان کا بھی کیا خُوب فیضان ہے! **مُفَسِّرِ** شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان **تفسیرِ نعیمی** میں فرماتے ہیں: ''اِس ماہِ مُبارَک کے کُل چار نام ہیں ﴿۱﴾ **ماہِ رَمَضان** ﴿۲﴾ **ماہِ صَبْر** ﴿۳﴾ **ماہِ مُؤاسات** اور ﴿۴﴾ **ماہِ وُسعَتِ رِزْق**۔

مزید فرماتے ہیں، روزہ صَبْر ہے جس کی جزاء ربّ عَزَّوَجَلَّ ہے اور وہ اِسی مہینے میں رکھا جاتا ہے۔ اِس لئے اِسے ماہِ صَبْر کہتے ہیں۔ **مُؤاسات** کے معنٰی ہیں بھَلائی کرنا۔ چُونکہ اِس مہینہ میں سارے مُسلمانوں سے خاص کر اہلِ قَرابَت سے بھَلائی کرنا زِیادہ ثواب ہے اِس لئے اسے **ماہِ مُؤاسات** کہتے ہیں

اِس میں رِزْق کی فَراخی بھی ہوتی ہے کہ غریب بھی نِعمتیں کھالیتے ہیں، اِسی لئے اِس کا نام **ماہِ وُسعتِ رِزْق** بھی ہے۔" (تفسیرِ نعیمی ج۲ ص۲۰۸)

"ماہِ رَمَضان مبارَک" کے تیرہ حُرُوف کی نسبت سے 13 مَدَنی پھول

(یہ تمام مَدَنی پھول تفسیرِ نعیمی جلد۲ سے لئے گئے ہیں)

۱ کعبہ مُعَظَّمہ مُسلمانوں کو بُلا کر دیتا ہے اور یہ آکر رَحمتیں بانٹتا ہے۔ گویا وہ (یعنی کعبہ) کُنواں ہے اور یہ (یعنی رَمَضان شریف) دریا، یا وہ (یعنی کعبہ) دریا ہے اور یہ (یعنی رَمَضان) بارِش۔

۲ ہر مہینے میں خاص تاریخیں اور تاریخوں میں بھی خاص وَقْت میں عبادت ہوتی ہے۔ مَثَلاً بَقَر عید کی چند (مخصوص) تاریخوں میں حج، مُحَرَّم کی دسویں تاریخ اَفضل، مگر **ماہِ رَمَضان** میں ہر دن اور ہر وَقت عبادت ہوتی ہے۔ روزہ عِبادت، اِفطار عِبادت، اِفطار کے بعد تَراوِیح کا اِنتِظار عِبادت، تَراوِیح پڑھ کر سَحَری کے اِنتِظار میں سونا عِبادت، پھر سَحَری کھانا بھی عبادت اَلْغَرَض ہر آن میں خدا عَزَّوَجَلَّ کی شان نظر آتی ہے۔

۳ **رَمَضان** ایک بھَٹّی ہے جیسے کہ بھَٹّی گندے لوہے کو صاف اور صاف لَوہے کو مشین کا پُرزہ بنا کر قیمتی کر دیتی ہے اور سونے کو زیور بنا کر اِستِعمال

کے لائق کر دیتی ہے۔ ایسے ہی **ماہِ رَمَضان** گنہگاروں کو پاک کرتا اور نیک لوگوں کے دَرَجے بڑھاتا ہے۔

٤ **رَمَضان** میں نَفل کا ثواب فَرض کے برابر اور فَرض کا ثواب ستّر گنا ملتا ہے۔

٥ **بعض** عُلَماء فرماتے ہیں کہ جو رَمَضان میں مَر جائے اُس سے سُوالاتِ قَبْر بھی نہیں ہوتے۔

٦ **اِس** مہینے میں شبِ قَدْر ہے۔ گزشتہ آیت سے معلوم ہوا کہ قُرآن رَمَضان میں آیا اور دُوسری جگہ فرمایا:-

اِنَّاۤ اَنْزَلْنٰهُ فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ ۚ ۖ ۱ ترجَمۂ کنزُالایمان: بے شک ہم نے اسے شبِ قدر میں اُتارا۔ (پ ۳۰ القدر ۱)

دونوں آیتوں کے مِلانے سے معلوم ہوا کہ شبِ قدر رَمَضان میں ہی ہے اور وہ غالِباً ستائیسویں شب ہے۔ کیونکہ **لَیْلَةُ الْقَدْر** میں نو حُروف ہیں اور یہ لفظ سُورۂ قدر میں تین بار آیا۔ جس سے ستائیس حاصِل ہوئے معلوم ہوا کہ وہ ستائیسویں شب ہے۔

٧ **رَمَضان** میں اِبلیس قید کرلیا جاتا ہے اور دوزخ کے دروازے بند ہو

جاتے ہیں جنّت آراستہ کی جاتی ہے اس کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ اِسی لئے اِن دنوں میں نیکیوں کی زیادتی اور گناہوں کی کمی ہوتی ہے جو لوگ گُناہ کرتے بھی ہیں وہ نفسِ اَمّارہ یا اپنے ساتھی شیطان (قَرین) کے بہکانے سے کرتے ہیں۔

۸ **رَمَضان** کے کھانے پینے کاحِساب نہیں۔

۹ **قِیامت** میں رَمَضان وقرآن روزہ دار کی شَفاعت کریں گے کہ **رَمَضان** تو کہے گا، مولیٰ عَزَّوَجَلَّ! میں نے اِسے دن میں کھانے پینے سے روکا تھا اور **قُرآن** عَرض کرے گا کہ یاربّ! عَزَّوَجَلَّ میں نے اِسے رات میں تِلاوت وتراویح کے ذَرِیعے سونے سے روکا۔

۱۰ **حُضُور** پُرنور، شافِعِ یومُ النُّشور صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم رَمَضانُ المبارَک میں ہر قیدی کو چھوڑ دیتے تھے اور ہر سائل کو عطا فرماتے تھے۔ ربّ عَزَّوَجَلَّ بھی رَمَضان میں جہنّمیوں کو چھوڑتا ہے۔ لٰہذا چاہیئے کہ رَمَضان میں نیک کام کئے جائیں اور گناہوں سے بچاجائے۔

۱۱ **قُرآن** کریم میں صِرف رَمَضان شریف ہی کا نام لیا گیا اور اسی کے فضائل بیان ہوئے۔ کسی دُوسرے مہینے کا نہ صَراحتًا نام ہے نہ ایسے فضائل۔

مہینوں میں صِرف **ماہِ رَمَضان** کا نام قُرآن شریف میں لیا گیا۔

عورَتوں میں صِرف **بی بی مریم** رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نام قُرآن میں آیا۔

صَحابہ میں صِرف حضرت سیِّدُنا **زید ابنِ حارِثہ** رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام قُرآن میں لیا گیا جس سے ان تینوں کی عَظمت معلوم ہوئی۔

(۱۲) **رَمَضان** شریف میں اِفطار اور سَحَری کے وقت دُعاء قَبول ہوتی ہے۔ یعنی اِفطار کرتے وَقت اور سَحَری کھا کر۔ یہ مرتبہ کسی اور مہینے کو حاصِل نہیں۔

(۱۳) **رَمَضان** میں پانچ حُروف ہیں ر، م، ض، ا، ن۔ **ر** سے مُراد "رَحمتِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ"، **میم** سے مُراد مَحَبّتِ اِلٰہی عَزَّوَجَلَّ، **ض** سے مُراد ضمانِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ **اَلِف** سے امانِ اِلٰہی عَزَّوَجَلَّ، **ن** سے نُورِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ۔ اور **رَمَضان** میں پانچ عِبادات خُصُوصی ہوتی ہیں۔ روزہ، تراویح، تِلاوتِ قُرآن، اِعتِکاف، شبِ قَدر میں عبادات۔ تو جو کوئی صِدقِ دِل سے یہ **پانچ عِبادات** کرے وہ اُن **پانچ اِنعاموں** کا مُستَحق ہے۔

(تفسیر نعیمی ج۲ ص۲۰۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

جنّت سجائی جاتی ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! رَمَضانُ المُبارَک کے اِستِقبال کیلئے سارا سال جنّت کو سجایا جاتا ہے۔ چُنانچہ حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ ابنِ عُمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ، سُرورِ قلب وسینہ، فیض گنجینہ، صاحِبِ مُعطّر پسینہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کا فرمانِ عالیشان ہے، ''بے شک **جنّت** اِبتِدائی سال سے آئندہ سال تک رَمَضانُ المُبارَک کے لئے سجائی جاتی ہے اور فرمایا رَمَضان شریف کے پہلے دِن جنّت کے دَرَختوں کے نیچے سے بڑی بڑی آنکھوں والی حُوروں پر ہوا چلتی ہے اور وہ عَرض کرتی ہیں، ''اے پَروَرْدگار! عَزَّوَجَلَّ اپنے بندوں میں سے ایسے بندوں کو ہمارا شوہر بنا جن کو دیکھ کر ہماری آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور جب وہ ہمیں دیکھیں تو اُن کی آنکھیں بھی ٹھنڈی ہوں۔ (شُعَبُ الایمان ج۳ ص۳۱۲ حدیث۳۶۳۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ جنّت کی عظمت کی تو کیا ہی بات ہے! کاش! ہمیں بے حساب بَخش دیا جائے اور جنّتُ الفِردوس میں مدینے والے آقا مکّی مَدَنی مصطفےٰ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کا پڑوس نصیب ہوجائے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** اہلِ حق کی مَدَنی تحریک ہے، دعوتِ اسلامی والوں پر کیسی کیسی کرم نوازیاں ہوتی ہیں اس کی ایک مَدَنی جھلک مُلاحَظہ فرمایئے:

جنّت میں آقا صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم کے پڑوس کی بشارت

اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کو مُفت درسِ نظامی (یعنی عالم کورس) کروانے کیلئے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے زیرِ اہتمام مُتَعَدَّد جامِعات بنام جامِعۃُ الْمدینہ قائم ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ۱۴۲۷ ھ میں دعوتِ اسلامی کے ان جامِعاتُ المدینہ (بابُ المدینہ کراچی) کے تقریباً 160 طَلَبہ نے ہاتھوں ہاتھ ۱۲ ماہ کیلئے **راہِ خدا** عزوجل میں سفر اختیار کیا۔ اِبتِداءً **مَدَنی قافِلہ کورس** کروانے کی ترکیب بنی، اِس دَوران طَلَبہ کے جذبۂ خدمتِ اسلام کو مزید **مدینے کے ۱۲ چاند** لگ گئے اور ان میں سے تقریباً 77 طَلَبہ نے عُمر بھر کیلئے اپنے آپ کو مَدَنی قافِلوں کے لئے پیش کر دیا! اس عظیم قربانی پر حوصلہ اَفزائی کی بڑی زبردست صورت بنی اور وہ یہ کہ خواب میں **سرکارِ نامدار**، مدینے کے تاجدار، بِاِذنِ پَروَرْدگار دوعالَم کے مالِک ومختار، شَہَنْشاہِ اَبرار صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم کے دیدار سے ایک **عاشقِ رسول** کی آنکھیں ٹھنڈی ہوئیں، لَبہائے مبارَکہ کو جُنبِش ہوئی، رَحمت کے پھول جھڑنے لگے اور اَلفاظ کچھ یوں ترتیب پائے: **جس جس نے اپنے آپ کو عمر بھر کیلئے پیش کر دیا ہے میں ان کو جنّت کے اندر اپنے ساتھ رکھوں گا۔** خواب دیکھنے والے عاشقِ

رسول کے دل میں حسرت ہوئی کہ کاش! صد کروڑ کاش! مجھے بھی ان خوش نصیبوں میں شامل کرلیا جاتا۔ اللہ کے مَحْبوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے میرے دل کی بات جان لی اور فرمایا، "اگر تم بھی ان میں شامل ہونا چاہتے ہو تو اپنے آپ کو عمر بھر کیلئے پیش کردو۔"

سر عرش پر ہے تری گزر، دلِ فرش پر ہے تری نظر
ملکوت و ملک میں کوئی شے نہیں وہ جو تجھ پہ عیاں نہیں

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

خوش نصیب عاشِقانِ رسول کو بِشارتِ عُظمٰی مبارک ہو! **اللہ ربُّ العزّت** عزوجل کی رَحمت پر نظر رکھتے ہوئے قوی امید ہے کہ جن بَخْتوروں کیلئے یہ **مَدَنی خواب** دیکھا گیا ہے اِنْ شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اُن کا خاتمہ ایمان پر ہوگا اور وہ مَدَنی آقا صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کے طُفَیل جنّۃُ الفردوس میں آپ صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کا پڑوس پائیں گے۔ تاہم یہ یاد رہے! کہ اُمّتی جو خواب دیکھے وہ شرعاً حُجَّت نہیں ہوتا، خواب کی بِشارت کی بنیاد پر کسی کو قَطْعی جنّتی نہیں کہا جاسکتا۔

اڑن سے تیرے سرِ حشر کہیں کاش! حضور
ساتھ عطّار کو جنّت میں رکھوں گا یارب

ہر شب ساٹھ ہزار کی بخشش

حضرت سَیِّدُنا عبدُ اللہ ابنِ مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ شَہَنْشاہِ ذِیشان، مکّی مَدَنی سلطان، رَحمتِ عالَمِیان، مَحبوبِ رَحمٰن عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ رَحمت نشان ہے، ''رَمَضان شریف کی ہر شب آسمانوں میں صُبحِ صادِق تک ایک مُنادِی یہ نِدا کرتا ہے، ''اے اچھائی مانگنے والے! مکمّل کر (یعنی اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی طرف آگے بڑھ) اور خوش ہو جا۔ اور اے شریر! شر سے باز آ جا اور عبرت حاصل کر۔ ہے کوئی مغفِرت کا طالِب! کہ اُس کی طلب پُوری کی جائے۔ ہے کوئی تَوبہ کرنے والا! کہ اُس کی تَوبہ قَبول کی جائے۔ ہے کوئی دُعاء مانگنے والا! کہ اُس کی دُعا قَبول کی جائے۔ ہے کوئی سائل! کہ اُس کا سُوال پورا کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ رَمَضانُ المبارَک کی ہر شب میں اِفطار کے وَقت ساٹھ ہزار گناہگاروں کو دوزخ سے آزاد فرما دیتا ہے۔ اور عید کے دِن سارے مہینے کے برابر گناہگاروں کی بخشِش کی جاتی ہے۔ (اَلدُّرُّالْمَنْثُور ج۱ ص۱۴۶)

مدینے کے دیوانو! رَمَضانُ المبارَک کی جَلوہ گری تَو کیا ہوتی ہے، ہم غریبوں کے وارے نیارے ہو جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے

رَحمت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور خُوب **مَغفِرت** کے پَروانے تقسیم ہوتے ہیں۔کاش! ہم گُنہگاروں کو بُطُفیلِ **ماہِ رَمَضان**، سَرورِ کون ومکان، مکّی مَدَنی سُلطان، رَحْمتِ عالمیان، مَحبوبِ رَحْمٰن عَزَّوَجَلَّ و صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کے رَحْمت بھرے ہاتھوں جہنّم سے رِہائی کا پَروانہ مِل جائے۔امامِ اہلسنّت علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن بارگاہِ رِسالت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم میں عَرض کرتے ہیں:

تمنّا ہے فرمایئے روزِ محشر
یہ تیری رِہائی کی چِٹھی مِلی ہے

روزانہ دس لاکھ گنہگاروں کی دوزخ سے رہائی

اللہ تعالیٰ کی عِنایتوں، رَحْمتوں اور بَخشِشوں کا تذکرہ کرتے ہوئے ایک موقع پر سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار، رسولوں کے سالار، نبیوں کے سردار، بِاِذْنِ پروَرْدگار دو عالَم کے مالِک ومُختار، شَہَنْشاہِ اَبرار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ”جب رَمَضان کی پہلی رات ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق کی طرف نظر فرماتا ہے اور جب **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کسی بندے کی طرف نظر فرمائے تو اُسے کبھی عذاب نہ دے گا۔اور **ہر روز دس لاکھ** (گُنہگاروں) **کو جہنّم سے آزاد فرماتا ہے اور جب اُنتیسویں رات**

ہوتی ہے تو مہینے بھر میں جتنے آزاد کیے اُن کے مجموعہ کے برابر اُس ایک رات میں آزاد فرماتا ہے۔ پھر جب عِیدُ الْفِطْر کی رات آتی ہے۔ مَلائِکہ خوشی کرتے ہیں اور **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اپنے نُور کی خاص تجَلّی فرماتا ہے اور فِرِشتوں سے فرماتا ہے، ''**اے گُروہِ مَلائکہ!** اُس مزدور کا کیا بدلہ ہے جس نے کام پورا کرلیا؟'' فِرِشتے عرض کرتے ہیں، ''اُس کو پُورا پُورا اَجر دیا جائے۔'' **اللہ** تعالیٰ فرماتا ہے، ''میں تمہیں گواہ کرتا ہوں کہ میں نے ان سب کو بَخْش دیا۔''

(کَنْزُ الْعُمّال، ج ۸، ص ۲۱۹ حدیث ۲۳۷۰۲)

جُمُعہ کی ہر ہر گھڑی میں دس لاکھ کی مغفرت

حضرت سیِّدُنا عبدُاللہ ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ مَحْبُوبِ ربُّ الْعٰلَمین، سیِّدُ الْاَنْبِیاءِ وَ الْمُرسَلین، شفیعُ الْمُذْنِبِین، جنابِ رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِین عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کا فرمانِ دلنشین ہے، ''**اللہ** عَزَّوَجَلَّ ماہِ رَمَضان میں روزانہ اِفطار کے وَقت دس لاکھ ایسے گنہگاروں کو جہنَّم سے آزاد فرماتا ہے جن پر گناہوں کی وجہ سے جہنَّم واجِب ہوچکا تھا، نیز **شبِ جُمُعہ اور روزِ جُمُعہ** (یعنی جُمعرات کو غُروبِ آفتاب سے لے کر جُمُعہ کو غُروبِ آفتاب تک) **کی ہر ہر گھڑی میں ایسے دس دس لاکھ گنہگاروں کو جہنَّم سے آزاد کیا جاتا ہے جو عذاب کے حقدار**

قرار دیئے جاچکے ہوتے ہیں۔ (کنزُ العُمّال ج ۸ ص ۲۲۳ حدیث ۲۳۷۱۶)

عصیاں سے کبھی ہم نے کنارہ نہ کیا　　پر تُو نے دِل آزُردہ ہمارا نہ کیا

ہم نے تو جہنّم کی بہُت کی تجویز　　لیکن تِری رَحمت نے گوارا نہ کیا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ احادیثِ مُبارَکہ میں **ربُّ الانام** عَزَّوَجَلَّ کے کس قدر عظیمُ الشّان اِنعام واِکرام کا ذِکر ہے۔ **سُبحٰنَ اللہ** عَزَّوَجَلَّ! **رَمَضانُ المُبارَک** میں روزانہ دَس لاکھ ایسے گنہگاروں کی بَخشِش ہوجایا کرتی ہے جو اپنے گناہوں کے سبب جہنَّم کے حقدار قرار پاچکے ہوتے ہیں۔ نیز شبِ **جُمُعہ** اور روزِ **جُمُعہ** کی تو ہر ہر گھڑی میں دَس دَس لاکھ گنہگار عذابِ نار سے آزاد قرار دیئے جاتے ہیں۔ اور پھر **رَمَضانُ المبارَک** کی آخری شب کی تو کیا خوب بہار ہے کہ سارے ماہِ رَمَضان میں جتنے بخشے گئے تھے اُس کے شُمار کے برابر گنہگار اُس ایک رات میں عذابِ نار سے نَجات پاتے ہیں۔ اے کاش! اللہ تعالیٰ ہم گنہگاروں اور بدکاروں کو بھی اِن مَغفِرت یافتگان میں شامل کرلے۔

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم

جب کہا عصیاں سے میں نے سخت لاچاروں میں ہوں
جن کے پلّے کچھ نہیں ہے اُن خریداروں میں ہوں
تیری رَحمت کیلئے شامل گُنہگاروں میں ہوں
بول اُٹھی رَحمت نہ گھبرا میں مدد گاروں میں ہوں

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب!　　صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) مجھ پر کثرت سے درود پاک پڑھو بے شک تمہارا مجھ پر درود پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔

بھلائی ہی بھلائی

امیرُالمُؤمِنین حضرتِ سیِّدُنا عُمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کرتے: ''اُس مہینے کو خُوش آمدید ہے جو ہمیں پاک کرنے والا ہے۔ پُورا **رَمَضان** خَیر ہی خَیر ہے دِن کا روزہ ہو یا رات کا قِیام۔ اِس مہینے میں خَرچ کرنا جہاد میں خَرچ کرنے کا دَرَجہ رکھتا ہے۔'' (تَنبیہُ الغافِلین ص۱۷۶)

خَرچ میں کُشادگی کرو

حضرتِ سیِّدُنا ضَمُرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مَروی ہے کہ نبیوں کے سلطان، سرورِ ذیشان، رَحْمتِ عالَمیان، سردارِ دوجہان، مَحبوبِ رَحمٰن عزَّوَجلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ بَرَکت نشان ہے: ''ماہِ رَمَضان میں گھر والوں کے خَرچ میں کُشادَگی کرو کیونکہ ماہِ **رَمَضان** میں خَرچ کرنا اللہ تعالیٰ کی راہ میں خَرچ کرنے کی طرح ہے۔''

(الجامع الصغیر ص۱۶۲ حدیث ۲۷۱۶)

بڑی بڑی آنکھ والی حوریں

حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ ابنِ عبّاس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مَروی ہے کہ رَحْمتِ عالَم، نُورِ مُجَسَّم، حبیبِ اکرم، نبیِ مُحترم، شاہِ بنی آدم، رسولِ مُحْتَشَم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ معظَّم ہے: ''جب رَمَضان شریف کی پہلی تاریخ آتی ہے تو عرشِ عظیم کے نیچے سے مُثِیرہ (مُ۔ثِی۔رَہ) نامی ہَوا چلتی ہے جو جنّت کے

درختوں کے پتّوں کو ہلاتی ہے۔ اِس ہَوا کے چلنے سے ایسی دِلکش آواز بلند ہوتی ہے کہ اِس سے بہتر آواز آج تک کسی نے نہیں سُنی۔ اِس آواز کو سُن کر **بڑی بڑی آنکھوں والی حُوریں** ظاہر ہوتی ہیں یہاں تک کہ جنّت کے بُلند محلّوں پر کھڑی ہو جاتی ہیں اور کہتی ہیں: ''ہے کوئی جو ہم کو اللہ تعالیٰ سے مانگ لے کہ ہمارا نِکاح اُس سے ہو؟'' پھر وہ حُوریں داروغۂ جنّت (حضرت) رِضوان (علیہ الصّلوٰۃ و السّلام) سے پوچھتی ہیں: ''آج یہ کیسی رات ہے؟'' (حضرت) رِضوان (علیہ الصّلوٰۃ والسّلام) جواباً تَلبِیَہ (یعنی لبّیک) کہتے ہیں، پھر کہتے ہیں: ''یہ ماہِ رَمضان کی پہلی رات ہے، جنّت کے دروازے **اُمّتِ مُحمّدِیّہ** صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے روزے داروں کیلئے کھول دیئے گئے ہیں۔''

(التّرغیب والتّرھیب ج۲ ص۶۰ حدیث۲۳)

دو اندھیرے دُور

منقول ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت سیِّدُنا مُوسیٰ کلیمُ اللہ علیٰ نبِیّنا وَعَلَیہِ الصّلوٰۃُ وَالسّلام سے فرمایا کہ میں نے **اُمّتِ مُحمّدِیّہ** صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو **دو نور** عطا کئے ہیں تاکہ وہ **دو اندھیروں** کے ضَرَر (یعنی نقصان) سے محفوظ رہیں۔ سیِّدُنا مُوسیٰ کلیمُ اللہ علیٰ نبِیّنا وَعَلَیہِ الصّلوٰۃ وَالسّلامُ نے عَرض کی: **یااللہ** عَزَّوَجَلَّ وہ **دو**

نور کون کون سے ہیں؟ اِرشاد ہوا، ''**نورِ رَمَضان** اور **نُورِ قُراٰن**'' سَیِّدُ نا مُوسیٰ کَلِیمُ اللّٰہ علیٰ نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام ُ نے عَرض کی: **دو۲ اندھیرے** کون کون سے ہیں؟ فرمایا، ''**ایک قَبر کا اور دُوسرا قِیامت کا**''۔

(دُرَّۃُ النَّاصِحِین ص۹)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے؟ خُدائے حَنّان ومَنّان عَزَّوَجَلَّ **ماہِ رَمَضان** کے قَدْر دان پر کس دَرَجہ مہربان ہے۔ پیش کردہ دونوں رِوایتوں میں **ماہِ رَمَضان** کی کِس قَدَر عظیم رَحْمتوں اور بَرَکتوں کا ذِکر کیا گیا ہے۔ **ماہِ رَمَضان** کا قدْر دان روزے رکھ کر **خُدائے رَحْمٰن** عَزَّوَجَلَّ کی رِضا حاصِل کر کے جنّتوں کی اَبَدی اور سَرمَدی نِعمتیں حاصِل کرتا ہے۔ نیز دوسری حِکایت میں دو۲ نور اور دو۲ اندھیروں کا ذِکر کیا گیا ہے۔ اندھیروں کو دُور کرنے کیلئے روشنی کا وُجود نا گُزیر ہے۔ **خُدائے رَحْمٰن** عَزَّوَجَلَّ کے اس عظیم اِحْسان پر قربان! کہ اِس نے ہمیں **قُراٰن و رَمَضان** کے دو۲ نُور عطا کر دیئے تا کہ **قبرو قِیامت** کے ہولناک اندھیرے دُور ہوں اور نور ہی نور ہو جائے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعالٰی علٰی محمَّد

روزہ و قرآن شفاعت کریں گے

روزہ اور **قُرآن** روزِ مُحشر مُسلمان کیلئے شَفاعت کا سامان بھی فَراہم کریں گے۔ چُنانچہ مدینے کے سلطان، سردارِ دوجہان، رَحمتِ عالَمیان، سرورِ ذیشان، مَحبوبِ رَحمٰن عَزَّوَجَلَّ وصلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم فرماتے ہیں، روزہ اور قُراٰن بندے کیلئے قِیامت کے دن شَفاعت کریں گے۔ **روزہ** عَرض کرے گا، **اے ربِّ کریم** عَزَّوَجَلَّ! میں نے کھانے اور خواہشوں سے دن میں اِسے روک دیا، میری شَفاعت اِس کے حَق میں قَبول فرما۔ **قُرآن** کہے گا، میں نے اِسے رات میں سونے سے باز رکھا، میری شَفاعت اِس کے لئے قَبول کر۔ پس دونوں کی شَفاعتیں قَبول ہوں گی۔" (مُسنَدِ امام احمد ج۲ ص۵۸۶ حدیث ۶۶۳۷)

بخشش کا بہانہ

امیرُ المُؤمِنِین حضرتِ مولائے کائنات، علیُّ المُرتَضٰی شیرِ خدا کَرَّمَ اللہُ تعالیٰ وَجْہَہُ الکریم فرماتے ہیں، "اگر **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کو **اُمّتِ محمّدی** صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم پر عذاب کرنا مقصود ہوتا تو ان کو رَمَضان اور سُورۂ قُلْ ھُوَاللہ شریف ہرگز عِنایت نہ فرماتا۔" (نُزْهَةُ المجالس ج۱ ص۲۱۶)

ڈر تھا کہ عِصیاں کی سزا اب ہوگی یا روزِ جزا
دی اُن کی رَحمت نے صدا یہ بھی نہیں، وہ بھی نہیں

(حدائقِ بخشش)

لاکھ رَمَضان کا ثواب

حضرت سیِّدُنا عبدُاللہ ابنِ عبّاس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار، بِاِذنِ پروَردگار، دوعالَم کے مالِک ومُختار، شہنشاہِ اَبرار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم فرماتے ہیں، ''جس نے مَکّۂ مُکَرَّمہ میں ماہِ رَمَضان پایا اور روزہ رکھا اور رات میں جتنا مُیَسَّر آیا قِیام کیا تو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ **اُس کے لئے اور جگہ کے ایک لاکھ رَمَضان کا ثواب لکھے گا** اور ہر دن ایک غُلام آزاد کرنے کا ثواب اور ہر رات ایک غُلام آزاد کرنے کا ثواب اور ہر روز جہاد میں گھوڑے پر سُوار کردینے کا ثواب اور ہر دن میں نیکی اور ہر رات میں نیکی لکھے گا۔''

(ابنِ ماجہ ج۳ ص۵۲۳ حدیث ۳۱۱۷)

کاش! عید مدینے میں ہو!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ کے حبیب، حبیبِ لبیب، ہم گناہوں کے مریضوں کے طبیب عَزَّوَجَلَّ و صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کا دِیارِ وِلادَت مَکَّۃُ مُکَرَّمہ زادَھَا اللّٰہُ شَرَفاً وَّ تَعظِیماً ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیبِ مُکَرَّم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کے صَدقے میں کس قَدَر لُطف وکرم فرمایا ہے کہ شاہِ اَنام صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کا کوئی غُلام اگر **ماہِ رَمَضان** مَکَّۃُ مُکَرَّمہ زادَھَا اللّٰہُ شَرَفاً وَّ تَعظِیماً میں گُزارلے اور وہیں روزے رکھے اور رات کو حسبِ توفیق نوافِل وغیرہ ادا کرے تو

اُسے دُوسرے مَقامات کے **ایک لاکھ رَمَضان** کے برابر ثواب عطا کیا جائے گا اور ہر روز و شب ایک ایک غُلام آزاد کرنے کا ثواب اور ایک ایک عظیم الشان نیکی مزید برآں۔ اے کاش! ہمیں بھی **مکّۂ مُکرّمہ** زادَھَا اللّٰہُ شَرَفاً وَّ تعظِیماً میں **ماہِ رَمَضان** گُزارنے کی عظیم سَعادت نصیب ہو جائے اور اُس میں خوب عِبادت کرنے کی بھی توفیق مِلے اور پھر **ماہِ رَمَضان** گُزار کر فوراً ہی **عید** منانے کیلئے اپنے میٹھے میٹھے آقا مکّی مَدَنی مصطفٰے صلّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم کے رَوضۂ ضِیابار پر حاضِر ہو جائیں اور وہاں پر رو رو کر ''عیدی'' کی بھیک مانگیں اور سبز سبز گنبد کے مَکین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِین صلّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم کی رَحمت جوش پر آجائے اور اے کاش! سرکار صلّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم کے دَستِ پُر اَنوار سے ہم گنہگار ''عِیدی'' پائیں اور یہ سب کچھ اُن صلّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم کے کرم ہی سے مُمکِن ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

آقا صلّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم عبادت پر کمر بستہ ہو جاتے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ماہِ رَمَضان میں ہمیں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی خوب خوب عِبادت کرنی چاہئے اور ہر وہ کام کرنا چاہئے جس میں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اور اسکے مَحبوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب عَزَّوَجَلَّ وصلّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم کی رِضا ہو۔ اگر اِس پاکیزہ مہینے میں بھی کوئی اپنی بَخشِش نہ کروا سکا تو پھر کب

کروائے گا؟ ہمارے پیارے پیارے اور میٹھے میٹھے آقا صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم اِس مبارَک مہینے کی آمد کے ساتھ ہی عِبادتِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ میں بہت زیادہ مگن ہوجایا کرتے تھے۔ چُنانچہ اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرتِ سَیِّدَتُنا عائِشہ صِدّیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں، ''جب **ماہِ رَمَضان** آتا تو میرے سَرتاج، صاحِبِ مِعراج صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی عِبادت کیلئے کمر بستہ ہوجاتے اور سارا مہینہ اپنے **بِسترِ مُنوَّر** پر تشریف نہ لاتے۔'' (اَلدُّرُّ الْمَنْثُور ج ۱ ص ۴۴۹)

آقا رمضان میں خُوب دُعائیں مانگتے تھے صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم

مزید فرماتی ہیں کہ جب ماہِ رَمَضان تشریف لاتا تو حُضُورِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم، رسولِ مُحْتَشَم، شافِعِ اُمَم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کا رنگ مبارَک مُتَغَیَّر ہوجاتا اور آپ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم **نَماز** کی کثرت فرماتے اور **خوب گڑگڑا کر دُعائیں مانگتے** اور **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کا خوف آپ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم پر طاری رہتا۔ (شُعَبُ الایمان ج ۳ ص ۳۱۰ حدیث ۳۶۲۵)

آقا رمضان میں خُوب خیرات کرتے صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِس ماہِ مبارَک میں خوب صَدَقہ وخیرات کرنا بھی سنّت ہے۔ چُنانچہ سَیِّدُنا عبداللہ ابنِ عبّاس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں، ''جب

ماہِ رَمَضان آتا تو سرکارِ مدینہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم ہر قیدی کو رِہا کر دیتے اور ہر سائِل کو عطا فرماتے۔" (اَلدُّرُّ المَنثور ج ۱ ص ۴۴۹)

سب سے بڑھ کر سخی

سَیِّدُنا عبد اللہ ابنِ عبّاس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں: "رسولُ اللہ عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم لوگوں میں **سب سے بڑھ کر سخی ہیں** اور سخاوت کا دریا سب سے زیادہ اس وقت جوش پر ہوتا۔ جب **رَمَضان** میں آپ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم سے جبرئیلِ امین عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام ملاقات کے لئے حاضر ہوتے، جبرئیلِ امین عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام (رَمَضانُ المبارَک کی) ہر رات میں ملاقات کیلئے حاضر ہوتے اور رسولِ کریم، رءُوفٌ رَّحیم علیہ اَفضَلُ الصَّلٰوۃِ وَالتَّسلیم انکے ساتھ قرآنِ عظیم کا دَور فرماتے۔" پس **رسولُ اللہ** عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم تیز چلنے والی ہوا سے بھی زیادہ خیر کے معاملے میں **سَخاوت** فرماتے۔

(صحیح بخاری ج ۱ ص ۹ حدیث ۶)

ہاتھ اٹھا کر ایک ٹکڑا اے کریم
ہیں سخی کے مال میں حقدار ہم (حدائقِ بخشش شریف)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ہزار گُنا ثواب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ماہِ رَمَضانُ المُبارَک میں نیکیوں کا اَجر بہُت بڑھ جاتا ہے لہٰذا کوشِش کر کے زیادہ سے زِیادہ نیکیاں اِس ماہ میں جَمع کر لینی چاہئیں۔ چُنانچِہ حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم نَخْعِی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: "ماہِ رَمَضان میں ایک دن کا روزہ رکھنا ایک ہزار دن کے روزوں سے افضل ہے اور ماہِ رَمَضان میں ایک مرتبہ تسبیح کرنا (یعنی سبحٰن اللہ کہنا) اس ماہ کے علاوہ ایک ہزار مرتبہ تسبیح کرنے (یعنی سبحٰنَ اللہ کہنے) سے افضل ہے اور ماہِ رَمَضان میں ایک رَکْعَت پڑھنا غیرِ رَمَضان کی ایک ہزار رَکْعَتوں سے افضل ہے۔"

(اَلدُّرُّ الْمَنْثُور ج۱ ص ٤٥٤)

رَمضان میں ذِکر کی فضیلت

امیرُ الْمُؤمِنین حضرتِ سیِّدُنا عُمَر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ انور، مدینے کے تاجور، نبیوں کے سرور، مَحبوبِ ربِّ اکبر، سیِّدہ آمِنہ کے دِلبر عَزَّوَجَلَّ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم ورضی اللہ تعالیٰ عنہا کا فرمانِ رَحمت نِشان ہے:

"ذَاکِرُ اللّٰهِ فِیْ رَمَضَانَ یُغْفَرُلَهٗ وَسَائِلُ اللّٰهِ فِیْهِ لَا یَخِیْبُ."

(ترجمہ) رَمَضان میں ذِکرُ اللہ عَزَّوَجَلَّ کرنے والے کو بخش دیا جاتا ہے اور اِس مہینے میں اللہ تعالیٰ سے مانگنے والا محروم نہیں رہتا۔

(شُعَبُ الْاِیمان ج۳ ص ۳۱۱ حدیث ۳٦۲۷)

سُنّتوں بھرا اجتماع اور ذِکرُ اللہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! وہ لوگ کتنے خوش نصیب ہیں جو اِس ماہِ مبارَک میں خُصُوصیّت کے ساتھ **سنّتوں بھرے اجتماعات** میں شرکت کی سعادت حاصِل کرتے اور **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ سے اپنی دُنیا و آخِرت کی بھلائی کا سُوال کرتے ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کا **سنّتوں بھرا اجتماع** ازابتداء تا انتہاء ذِکرُ اللہ عزوجل ہی پر مُشتَمِل ہوتا ہے۔ کیوں کہ تِلاوت، نعت شریف، سنّتوں بھرا بیان، دُعا اور صلوٰۃ و سلام وغیرہ سب ذِکرُ اللہ عزوجل میں داخِل ہیں۔ دعوتِ اسلامی کے اجتماع کی برکات کی ایک جھلک مُلاحَظہ ہو چُنانچہ

چھ بیٹیوں کے بعد اولادِ نرینہ

مرکزُ الاولیا (لاہور) کے ایک اسلامی بھائی کا بیان بِالتَّصَرُّف عرض کرتا ہوں: غالِباً 2003ء کی بات ہے، ایک اسلامی بھائی نے مجھے تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی کے تین روزہ بینَ الاقوامی سنّتوں بھرے اجتماع** (صحرائے مدینہ، مدینۃ الاولیاء ملتان) میں شرکت کی دعوت عنایت فرمائی۔ میں نے عرض کی، میں چھ بیٹیوں کا باپ ہوں، میرے گھر

میں پھر ولادت مُتَوَقَّع ہے، دعا فرمایئے کہ اب کی بار **فَرِینہ اولاد** ہو۔ وہ اسلامی بھائی **اِنفِرادی کوشش** کا اَچھوتا انداز اختیار کرتے ہوئے فرمانے لگے: سبحٰن اللّٰہ ! اب تو آپ کو تین روزہ سنّتوں بھرے اجتماع میں حاضری کی زیادہ ضرورت ہے، حج کے بعد تعداد کے لحاظ سے **عاشقانِ رسول** کے سب سے بڑے اجتماع (ملتان شریف) میں آکر دعاء مانگئے نہ جانے کس کے صدقے میں بیڑا پار ہوجائے۔ اُس کی بات میرے دل کو لگ گئی اور میں **سنّتوں بھرے اجتماع** (ملتان شریف) میں حاضر ہوگیا۔ وہاں کے روح پرور مناظر کا بیان کرنے کے لئے میرے پاس اَلفاظ نہیں، مجھے زندگی میں پہلی بار اس قَدَر زبردست روحانی سکون نصیب ہوا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اجتماع کے چند ہی روز کے بعد **اللہ** عزوجل نے مجھے **چاند سا مَدَنی منّا** عطا فرمایا۔ گھر والوں کی خوشی بیان سے باہَر ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول سے وابَستہ ہوگیا۔ **اللہ** عزوجل نے مجھے مزید ایک اور **مَدَنی مُنّے** سے بھی نوازدیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ یہ بیان دیتے وقت مجھ گنہگار کو دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں **قافِلہ ذِمّہ دار** کی حیثیت سے خدمت کی سعادت ملی ہوئی ہے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دعوتِ اسلامی کے **مَدَنی ماحول** اور

سنّتوں بھرے اجتماعات میں رَحمتیں کیوں نازِل نہ ہوں گی کہ ان **عاشِقانِ رسول** میں نہ جانے کتنے اولیاءِ کرام رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تعالیٰ ہوتے ہوں گے۔ میرے آقا اعلیٰ **حضرت** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، ''جماعت میں بَرَکت ہے اور دُعائے مَجْمَعِ مُسلِمین اَقْرَب بقَبُول۔ (یعنی مسلمانوں کے مجمع میں دعا مانگنا قبولیت کے قریب تر ہے) عُلَماء فرماتے ہیں: **جہاں چالیس مُسلمان صالح (یعنی نیک مسلمان) جمع ہوتے ہیں اُن میں سے ایک ولیُّ اللہ ضَرور ہوتا ہے۔** (فتاوٰی رضویہ جلد ۲۴ ص ۱۸۴، تیسیر شرح جامع صغیر، تحت الحدیث ۷۱۴ ج ۱ ص ۳۱۲ دار الحدیث مصر) بالفرض دُعاء کی قبولیت کا اَثَر ظاہر نہ ہو تب بھی حَرفِ شکایت زَبان پر نہیں لانا چاہیے۔ ہماری بھلائی کس بات میں ہے اِس کو یقیناً **اللہ** عزوجل ہم سے زیادہ بہتر جانتا ہے۔ ہمیں ہر حال میں پاک پروردگار کا شکر گزار بندہ بن کر رَہنا چاہیے۔ وہ بیٹا دے تب بھی اُس کا شکر، بیٹی دے تب بھی شکر، دونوں دے تب بھی شکر اور نہ دے تب بھی شکر، ہر حال میں شکر شکر اور شکر ہی ادا کرنا چاہیے۔ پارہ ۲۵ سورۃُ الشُّورٰی کی آیت نمبر ۴۹ اور ۵۰ میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم): جس نے مجھ پر ایک بار درود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ؕ يَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ اِنَاثًا وَّيَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ الذُّكُوْرَ ﴿۴۹﴾ اَوْ يُزَوِّجُهُمْ ذُكْرَانًا وَّاِنَاثًا ۚ وَيَجْعَلُ مَنْ يَّشَآءُ عَقِيْمًا ؕ اِنَّهٗ عَلِيْمٌ قَدِيْرٌ ﴿۵۰﴾

ترجمۂ کنزالایمان: اللہ ہی کیلئے ہے آسمانوں اور زمین کی سلطنت پیدا کرتا ہے جو چاہے، جسے چاہے بیٹیاں عطا فرمائے اور جسے چاہے بیٹے دے یا دونوں ملا دے بیٹے اور بیٹیاں اور جسے چاہے بانجھ کر دے بیشک وہ علم و قدرت والا ہے۔

(پ ۲۵ الشوریٰ ۴۹، ۵۰)

صدرُ الافاضل حضرتِ علّامہ مولیٰنا سیّد محمد نعیم الدّین مُراد آبادی علیہ رحمۃ اللہ الھادی فرماتے ہیں، وہ مالک ہے اپنی نعمت کو جس طرح چاہے تقسیم کرے جسے جو چاہے دے۔ انبیاء علیہم السلام میں بھی یہ سب صورتیں پائی جاتی ہیں۔ حضرتِ سیّدُنا **لُوط** علٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام و حضرتِ سیّدُنا **شُعَیب** علٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے صرف بیٹیاں تھیں کوئی بیٹا نہ تھا اور حضرتِ سیّدُنا **ابراھیم** خلیلُ اللہ علٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے صرف فرزند تھے کوئی دُختر ہوئی ہی نہیں اور سیّدُ الانبیاء حبیبِ خدا **مُحمّدِ مصطفٰے** صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کو اللہ تعالیٰ نے چار فرزند عطا فرمائے اور چار صاحبزادیاں اور حضرت سیّدُنا یحیٰی علٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام اور حضرتِ سیّدُنا **عیسٰی** رُوحُ اللہ علٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے کوئی اولاد ہی نہیں۔

(خزائن العرفان ص ۷۷۷)

رمَضان کا دیوانہ

مُحمَّد نامی ایک آدمی سارا سال نَماز نہ پڑھتا تھا۔ جب **رَمَضان شریف** کا مُتَبرَّک مہینہ آتا تو وہ پاک صاف کپڑے پہنتا اور پانچوں وَقت پابندی کے ساتھ نَماز پڑھتا اور سالِ گُزَشتہ کی قَضاء نَمازیں بھی ادا کرتا۔ لوگوں نے اُس سے پوچھا، تُو ایسا کیوں کرتا ہے؟ اُس نے جواب دیا یہ مہینہ رَحمت، بَرَکت، توبہ اور مغفِرت کا ہے، شاید **اللہ** تعالٰی مجھے میرے اِسی عمل کے سبب بَخش دے۔ جب اُس کا انتِقال ہوگیا تو کسی نے اُسے خواب میں دیکھا تو پُوچھا، **مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِکَ**؟ یعنی **اللّٰہ** تعالٰی نے تیرے ساتھ کیا مُعامَلہ کیا؟ اُس نے جواب دیا، **''میرے اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ **نے مجھے اِحتِرامِ رَمَضان شریف بجالانے کے سبب بَخش دیا۔** (دُرَّۃُ النّاصِحِین ص۸) **اللہ** عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔**

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اللہ بے نیاز ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے؟ خُدائے رَحمٰن عَزَّوَجَلَّ **ماہِ رَمَضان** کے قَدْر دان پر کس دَرَجہ مہربان ہے کہ سال کے باقی مہینے چھوڑ کر

صِرف **ماہِ رَمَضان** میں عبادت کرنے والے کی مغفِرت فرمادی۔ اِس حِکایت سے کہیں کوئی یہ نہ سمجھ بیٹھے کہ اب تو (مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ) سارا سال نَمازوں کی چُھٹّی ہوگئی! صِرف رَمَضَانُ الْمُبَارَك میں روزہ نَماز کرلیا کریں گے اور سیدھے جنّت میں چلے جائیں گے۔ **پیارے اسلامی بھائیو!** دراصل بخشنا یا عذاب کرنا یہ سب کچھ **اللہ** تعالیٰ کی مَشِیَّت پر موقوف ہے۔ وہ بے نیاز ہے۔ اگر چاہے تو کسی مسلمان کو بظاہر چھوٹے سے نیک عمل پر ہی اپنے فضل سے بخش دے اور اگر چاہے تو بڑی بڑی نیکیوں کے باوُجود کسی کو محض ایک چھوٹے سے گناہ پر اپنے عدل سے پکڑ لے۔ پارہ ۳ سُورۃُ البقرہ کی آیت نمبر ۲۸۴ میں ارشادِ ربِّ بے نیاز ہے:

فَيَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ

ترجمۂ کنزالایمان: تو جسے چاہے گا (اپنے فضل سے اہلِ ایمان کو) بخشے گا اور جسے چاہے گا (اپنے عدل سے) سزا دے گا۔ (پ ۳ البقرہ ۲۸۴)

تُو بے حساب بخش کہ ہیں بے شُمار جُرم
دیتا ہوں واسِطہ تجھے شاہِ حجاز صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کا

تین کے اندر تین پوشیدہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کوئی نیکی چھوڑنی نہیں چاہیے نہ جانے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کو کونسی نیکی پسند آجائے اور کوئی چھوٹے سے چھوٹا گناہ بھی نہیں

کرنا چاہئے کہ نہ جانے کس گناہ پر **اللہ** تعالیٰ ناراض ہو جائے اور اُس کا دردناک عذاب آ کر گھیر لے۔ خلیفۂ اعلیٰ حضرت، فقیہِ اعظم سیِّدُنا **ابو یوسف محمد شریف** مُحدِّث کوٹلوی علیہ رحمۃ اللہ القوی نَقْل فرماتے ہیں: ''**اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے تین چیزوں کو تین چیزوں میں مَخفی (یعنی پوشیدہ) رکھا ہے، ﴿۱﴾ اپنی رِضا کو اپنی اِطاعت میں اور ﴿۲﴾ اپنی ناراضگی کو اپنی نافرمانی میں اور ﴿۳﴾ اپنے اولیاء کو اپنے بندوں میں۔'' یہ قول نقل کرنے کے بعد فقیہِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: ''لہٰذا ہر طاعت اور ہر نیکی کو عمل میں لانا چاہئے کہ معلوم نہیں کس نیکی پر وہ راضی ہو جائے اور ہر بدی سے بچنا چاہئے کیونکہ معلوم نہیں کس بدی پر وہ ناراض ہو جائے۔ خواہ وہ بدی کیسی ہی صَغِیر (یعنی چھوٹی) ہو۔ مَثَلاً (بِلا اجازت) کسی کے تنکے کا خِلال کرنا بظاہر ایک معمولی سی بات ہے۔ یا کسی ہمسایہ کی مٹی سے اُس کی اجازت کے بغیر ہاتھ دھونا گویا ایک چھوٹی سی بات ہے۔ مگر مُمکن ہے کہ اِس بُرائی میں ہی حق تعالیٰ کی ناراضگی مَخفی (یعنی چُھپی ہوئی) ہو۔ تو ایسی چھوٹی چھوٹی باتوں سے بھی بچنا چاہئے۔ (اَخلاقُ الصّٰلِحِین ص ۵٦)

کُتّے کو پانی پلانے والی بخشی گئی

رَحْمت کے طلبگارو! جب **اللہ** عَزَّوَجَلَّ بخشنے پر آتا ہے تو بظاہر نیکی کتنی ہی چھوٹی ہو وہ اِسی کے سبب کرم فرما دیتا ہے۔ چُنانچہ اِس ضِمن میں کثیر

احادیث وارِد ہیں۔ مَثَلاً **ایک عورت کو صِرف اِس لئے بخش دیا گیا کہ اُس نے ایک پیاسے کُتّے کو پانی پِلایا تھا۔** (صحیح بخاری ج۲ ص ۴۰۹ حدیث ۳۳۲۱) ایک حدیث میں سرکارِ مدینہ، سلطانِ باقرینہ، قرارِ قلب وسینہ، فیض گنجینہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کا یہ فرمانِ عالیشان بھی مِلتا ہے کہ ایک شخص نے راستے میں سے ایک **دَرَخْت** کو اِس لئے ہٹادیا تاکہ لوگوں کو اِس سے ایذا نہ پہنچے۔ اللہ تعالٰی عَزَّوَجَلَّ نے خوش ہو کر اُس کی **مغفِرت** فرمادی۔ (صحیح مسلم ص ۱۴۱۰ حدیث ۱۹۱۴) ایک صحیح حدیث میں **تقاضے میں نرمی** (یعنی قرض کی وُصولی میں آسانی) کرنے والے ایک شخص کی **نَجات** ہوجانے کا واقِعہ بھی آیا ہے۔ (صحیح بُخاری ج۲ ص ۱۲ حدیث ۲۰۷۸) **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی **رَحْمت** کے واقِعات جَمْع کرنے جائیں تو اتنے ہیں کہ ہم جَمْع ہی نہ کرسکیں۔

مُژدہ باد اے عاصِیو! ذاتِ خُدا غفّار ہے
تَہْنِیَت اے مجرِمو! شافِعِ شہِ اَبرار ہے

(حدائقِ بخشش)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

تُوبُوا اِلَی اللّٰہ! اَسْتَغْفِرُاللّٰہ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

عذاب سے چھٹکارے کے اسباب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب **اللہ** عزّوجلّ رَحمت کرنے پر آتا ہے تو یوں بھی سبب بناتا ہے کہ کسی ایک عمل کو اپنی بارگاہ میں شَرَفِ قَبولیّت عطا فرمادیتا ہے اور پھر اسی کے باعِث اُس پر رَحْمتوں کی بارِش کردیتا ہے۔ لہٰذا اب ایک حدیثِ مُبارَک پیش کی جاتی ہے جس میں مُتَعَدَّد ایسے لوگوں کا بیان کیا گیا ہے کہ وہ کسی نہ کسی نیکی کے سبب **اللہ** تعالیٰ کی گرِفت سے بچ گئے اور رَحْمتِ خُداوندی عزّوجلّ نے انہیں اپنی آغوش میں لے لیا۔ چُنانچِہ حضرتِ سَیِّدُنا عبدالرَّحمٰن بن سَمُرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، ایک بار حُضُورِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم، نبیِّ محترم، رسولِ مُحْتَشَم، شافِعِ اُمَم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم تشریف لائے اور ارشاد فرمایا، "آج رات میں نے ایک عجیب خواب دیکھا کہ

۱. **ایک** شَخْص کی رُوح قبض کرنے کیلئے مَلَکُ الْموت (علیہ الصلوٰۃ والسلام) تشریف لائے لیکن اُس کا ماں باپ کی **اِطاعت** کرنا سامنے آگیا اور وہ بچ گیا۔

۲. **ایک** شَخْص پر عذابِ قَبْر چھا گیا لیکن اُس کے **وضو** (کی نیکی) نے اُسے بچالیا۔

۳ **ایک** شخص کو شیاطین نے گھیر لیا لیکن **ذِکرُ اللہ** عَزَّوَجَلَّ (کرنے کی نیکی) نے اُسے بچالیا۔

۴ **ایک** شخص کو عذاب کے فِرِشتوں نے گھیر لیا لیکن اُسے (اُس کی) **نَماز** **نے** بچالیا۔

۵ **ایک** شخص کو دیکھا کہ پیاس کی شِدّت سے زَبان نکالے ہوئے تھا اور ایک حَوض پر پانی پینے جاتا تھا مگر لوٹا دیا جاتا تھا کہ اتنے میں اُس کے **روزے** آگئے اور (اِس نیکی نے) اُس کو سَیراب کردیا۔

۶ **ایک** شَخْص کو دیکھا کہ جہاں اَنبیاءِ کِرام (علیہمُ الصّلوٰۃ وَ السّلام) حلقے بنائے ہوئے تشریف فرما تھے، وہاں ان کے پاس جانا چاہتا تھا لیکن دُھتکار دیا جاتا تھا کہ اتنے میں اُس کا **غُسلِ جنابت** آیا اور (اُس نیکی نے) اُس کو میرے پاس بٹھادیا۔

۷ **ایک** شَخْص کو دیکھا کہ اُس کے آگے پیچھے، دائیں بائیں، اوپر نیچے اندھیرا ہی اندھیرا ہے اور وہ اس اندھیرے میں حیران و پریشان ہے تو اُس کے **حج و عُمرہ** آگئے اور (ان نیکیوں نے) اُس کو اندھیرے سے نکال کر روشنی میں پہنچادیا۔

(۸) **ایک** شخص کو دیکھا کہ وہ مُسلمانوں سے گفتگو کرنا چاہتا ہے لیکن کوئی اُس کو منہ نہیں لگاتا تو **صِلَۂ رِحمی** (یعنی رِشتہ داروں سے حُسنِ سُلوک کرنے کی نیکی) نے مؤمنین سے کہا کہ تم اِس سے بات چیت کرو۔ تو مسلمانوں نے اُس سے بات کرنا شروع کی۔

(۹) **ایک** شخص کے جِسم اور چہرے کی طرف آگ بڑھ رہی ہے اور وہ اپنے ہاتھ سے بچا رہا ہے تو اُس کا **صَدَقہ** آ گیا اور اُس کے آگے ڈھال بن گیا اور اُسکے سر پر سایہ فِگَن ہو گیا۔

(۱۰) **ایک** شخص کو زَبانِیہ (یعنی عذاب کے مخصوص فِرِشتوں) نے چاروں طرف سے گھیر لیا لیکن اُس کا **اَمْرٌبِالْمَعْرُوفِ وَنَهْیٌ عَنِ الْمُنْكَرِ** آیا (یعنی نیکی کا حُکم کرنے اور بُرائی سے منع کرنے کی نیکی آئی) اور اُس نے اُسے بچا لیا اور رَحمت کے فِرِشتوں کے حوالے کر دیا۔

(۱۱) **ایک** شخص کو دیکھا جو گھٹنوں کے بَل بیٹھا ہے لیکن اُس کے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان حجاب (یعنی پردہ) ہے مگر اُس کا **حُسنِ اَخلاق** آیا اِس (نیکی) نے اُس کو بچا لیا اور اللہ تعالیٰ سے مِلا دیا۔

(۱۲) **ایک** شخص کو اُس کا اَعمالنامہ اُلٹے ہاتھ میں دیا جانے لگا تو اُسکا **خوف**

خُدا عَزَّوَجَلَّ آگیا اور (اِس عظیم نیکی کی بَرَکت سے) اُس کا نامۂ اَعمال سیدھے ہاتھ میں دے دیا گیا۔

۱۳ **ایک** شَخْص کی نیکیوں کا وَزْن ہلکا رہا مگر اُس کی **سَخاوت** آ گئی اور نیکیوں کا وَزْن بڑھ گیا۔

۱۴ **ایک** شَخْص جہنَّم کے کَنارے پر کھڑا تھا مگر اُس کا **خوفِ خُدا** عَزَّوَجَلَّ آ گیا اور وہ بچ گیا۔

۱۵ **ایک** شَخْص جہنَّم میں گر گیا لیکن اُس کے **خوفِ خُدا** عَزَّوَجَلَّ میں بہائے ہوئے **آنسو** آ گئے اور (اِن آنسوؤں کی بَرَکت سے) وہ بچ گیا۔

۱۶ **ایک** شَخْص پُلْ صِراط پر کھڑا تھا اور ٹہنی کی طرح لرز رہا تھا لیکن اُس کا **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے ساتھ حُسنِ ظَن (یعنی **اللہ** عَزَّوَجَلَّ سے اچھا گمان کہ وہ رَحمت ہی کرے گا) آیا اور (اس نیکی نے) اُسے بچالیا اور وہ پُلْ صِراط سے گُزر گیا۔

۱۷ **ایک** شَخْص پُلْ صِراط پر گھسٹ گھسٹ کر چل رہا تھا کہ اُسکا مجھ پر **دُرُودِ** پاک پڑھنا آ گیا اور (اس نیکی نے) اُسکو کھڑا کر کے پُلْ صِراط پار کروا دیا۔

(۱۸) **میری** اُمت کا ایک شخص جنّت کے دروازوں کے پاس پہنچا تو وہ سب اسپر بند تھے کہ اسکا لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ کی گواہی دینا آیا اور اُسکے لئے جنّتی دروازے کُھل گئے اور وہ جنّت میں داخل ہوگیا۔

چُغلی کا دردناک عذاب

(۱۹) **کچھ** لوگوں کے ہونٹ کاٹے جارہے تھے میں نے جبرئیل (علیہ الصلوٰۃ والسلام) سے دریافت کیا، یہ کون ہیں؟ تو اُنھوں نے بتایا کہ یہ لوگوں کے درمیان **چُغل خوری** کرنے والے ہیں۔

اِلزامِ گناہ کی خوفناک سزا

(۲۰) **کچھ** لوگوں کو زَبانوں سے لٹکا دیا گیا تھا۔ میں نے جبرئیل علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اُن کے بارے میں پُوچھا تو اُنہوں نے بتایا کہ یہ لوگوں پر بلا وجہ **اِلزامِ گناہ** لگانے والے ہیں۔ (شرح الصُّدر ص ۱۸۲)

کوئی بھی نیکی نہیں چھوڑنی چاہئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے مُلاحظہ فرمایا، اِطاعتِ والِدَین، وُضو، نَماز، روزہ، ذِکْرُ اللّٰه عَزَّوَجَلَّ، حج وعُمرہ، صِلہ رحمی، اَمْرٌبِالْمَعْرُوفِ وَنَهْیٌ عَنِ الْمُنْكَرِ، صدقہ، حُسنِ اَخلاق، سخاوت، خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں رونا، نیز اللّٰه عَزَّوَجَلَّ کے ساتھ حُسنِ ظن وغیرہ وغیرہ نیکیوں کے سبب اللّٰه عَزَّوَجَلَّ نے

مُعَذَّبِین (یعنی جو لوگ عذاب میں مبتَلا تھے اُن) پر کرم فرمادیا اور اُنہیں عِتاب وعذاب سے رِہائی مِل گئی۔ بَہر حال یہ اُس کے فضل وکرم کے مُعامَلات ہیں۔ وہ مالِک ومُختار عَزَّوَجَلَّ ہے۔ جِسے چاہے بَخش دے، جسے چاہے عذاب کرے، یہ سب اُس کا عَدْل ہی عَدْل ہے۔ جہاں وہ کسی ایک نیکی سے خوش ہو کر اپنی رَحمت سے بَخش دیتا ہے وَہیں کسی ایک گُناہ پر جب وہ ناراض ہوجاتا ہے تو اُس کا قَہر وغضب جوش پر آجاتا ہے اور پھر اُس کی گرِفت نِہایت ہی سَخت ہوتی ہے۔ جیسا کہ ابھی گزشتہ طویل حدیث کے آخِر میں **چُغل خوروں** اور دوسروں پر **گناہ کی تُہمت** باندھنے والوں کا اَنجام بھی ہمارے پیارے آقا صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے مُلاحظہ فرما کر ہمیں بتا کر مُتَنَبِّہ (یعنی خبردار) کیا لہٰذا عقلمند وُہی ہے کہ بظاہِر کوئی چھوٹی سی بھی نیکی ہو اُسے تَرک نہ کرے کہ ہوسکتا ہے یِہی نیکی نَجات کا ذَرِیعہ بن جائے اور بظاہِر گُناہ کتنا ہی معمولی نظر آتا ہو ہرگز ہرگز نہ کرے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

''قَہّار'' کے چار حُرُوف کی نسبت سے گُناہ گاروں کی 4 حِکایت

(۱) قَبْر میں آگ بھڑک اُٹھی!

حضرت سَیِّدُنا عَمْرو بن شُرَحْبِیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک ایسا

شخص اِنتِقال کر گیا جس کو لوگ مُتَّقی سمجھتے تھے۔ جب اُسے دَفن کر دیا گیا تو اُس کی قَبر میں عذاب کے فِرِشتے آ پہنچے اور کہنے لگے، ہم تجھ کو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے **عذاب کے سَو کوڑے** ماریں گے۔ اُس نے خوفزدہ ہو کر کہا کہ مجھے کیوں مارو گے؟ میں تو پرہیزگار آدَمی تھا۔ تو اُنہوں نے کہا، اچّھا چلو پچاس ہی مارتے ہیں مگر وہ برابر بَحث کرتا رہا حتّٰی کہ فِرِشتے ایک پر آگئے اور اُنہوں نے ایک کوڑا مار ہی دیا۔ جس سے تمام **قَبر میں آگ بھڑک اُٹھی** اور وہ شخص جل کر خاکِستر (یعنی راکھ) ہو گیا۔ پھر اُس کو زِندہ کیا گیا تو اُس نے دَرد سے تِلمِلاتے اور روتے ہوئے فریاد کی، آخِر مجھے یہ کوڑا کیوں مارا گیا؟ تو اُنہوں نے جواب دیا، **ایک روز تُو نے بے وُضو نماز پڑھ لی تھی۔ اور ایک روز ایک مظلوم تیرے پاس فریاد لے کر آیا مگر تُو نے فریاد رَسی نہ کی۔**

(شرحُ الصُّدور ص ۱۶۵)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے؟ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ ناراض ہُوا تو اُس نے نیک اور پرہیزگار شخص کی بھی گرِفت فرمائی اور وہ عذابِ **قَبر** میں گھِر گیا۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ ہمارے حالِ زار پر رَحم فرمائے۔ اور ہماری بے حساب مغفِرت فرمائے۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

(۲) ماپنے میں بے اِحْتیاطی کے سبب عتاب

حضرت سَیِّدُ نا حارِث مُحاسِبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک کَیّال (یعنی غلّہ ماپنے والے) نے اِس کام کو چھوڑ دیا اور عبادتِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ میں مشغول ہوا۔ جب وہ مرگیا۔ تو اُس کے بَعض اَحباب نے اُس کو خواب میں دیکھا تو پوچھا، **ما فَعَلَ اللّٰهُ بِكَ؟** یعنی **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے تیرے ساتھ کیامُعاملہ کیا؟ اُس نے کہا، ''میرا وہ پیمانہ جس میں غلّہ وغیرہ ماپا کرتا تھا، اُس میں میری بے اِحْتیاطی کی وجہ سے کچھ مٹّی سی بیٹھ گئی تھی جس کو میں نے لاپرواہی کے سَبَب صاف نہ کیا تو ہر مرتبہ ماپنے کے وَقْت بقدر اُس مٹّی کے کم ہوجاتا تھا۔ میں اُس قُصُور کے سَبَب **عِتاب** میں گرِفتار ہوں۔'' (اَخلاق الصّٰلِحین، ص ۵٦)

(۳) قَبْر سے چِلّانے کی آواز

اِسی طرح ایک اور شَخْص بھی اپنی تَرازُو کو مٹّی وغیرہ سے صاف نہیں کرتا تھا اور اِسی طرح چیز تَول دیتا تھا۔ جب وہ مرگیا تو اُس کو بھی قَبْر میں عذاب شُروع ہوگیا۔ یہاں تک کہ **لوگوں نے اُس کی قَبْر سے چیخنے چلّانے کی آواز سُنی۔ بعض** صالِحین رَحِمَہُمُ اللہُ المُبِین (یعنی نیک لوگوں) کو قَبْر سے چلّانے کی آواز سُن کر رَحْم آگیا اور اُنہوں نے اُس کیلئے دُعائے مَغفِرت کی تو اِس کی بَرَکت سے **اللہ** تعالیٰ نے اُس کے عذاب کو دَفْع کیا۔ (اَیضاً)

حرام کی کمائی کہاں جاتی ہے؟

مذکورہ دونوں لرزہ خیز حکایات سے وہ لوگ ضرور درسِ عبرت حاصل کریں جو ڈنڈی مارتے اور کم ماپ تول کرتے ہیں۔ مُسلمانو! ڈنڈی مار کر کم ماپ کر بعض اَوقات بظاہر مال میں کچھ زیادَتی نظر آ بھی جاتی ہے مگر ایسی آمدَنی کس کام کی! بسا اوقات دُنیا میں بھی اِس قِسم کا مال وَبال بن جاتا ہے۔ ہوسکتا ہے کہ ڈاکٹروں کی فیسوں، بیماریوں کی دواؤں، جیب کتروں، چوروں یا رِشوت خوروں کے ہاتھوں میں یہ مال چلا جائے۔ اور پھر **مَعاذَاللہ** عزّوجلّ آخرت کا عذابِ شدید بھی بھگتنا پڑ جائے۔

کرلے توبہ ربّ کی رَحمت ہے بڑی
قبر میں ورنہ سزا ہوگی کڑی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمّد

تُوبُوا اِلَی اللّٰہ! اَسْتَغْفِرُاللّٰہ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمّد

آگ کے دو پہاڑ

روح البیان میں ہے، ”جو شخص ناپ تول میں خِیانت کرتا ہے، قِیامت کے روز اُسے دوزخ کی گہرائیوں میں ڈالا جائے گا اور **آگ کے دو پہاڑوں** کے درمیان

دِتھا کر حُکم دیا جائے گا، اِن پہاڑوں کو ناپو اور تو لو! جب تولنے لگے گا تو آگ اُسے جَلا ڈالے گی۔" (تفسیر روحُ البیان ج ۱۰ ص ۳۶٤)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! خوب غور فرمایئے! مختصر سی زندگی میں چند فانی سِکّے حاصِل کرنے کیلئے اگر ڈنڈی ماری تو کس قدر شدید عذاب کی وَعید ہے۔ آج معمولی گرمی برداشت نہیں ہوتی تو جہنَّم میں آگ کے پہاڑوں کی تپش کِس طرح برداشت ہوگی! خُدارا! اپنے حال پر رَحم کرتے ہوئے مال کی ہَوَس سے دُور رہیے۔ ورنہ مالِ غیرِ حلال دُونوں جہاں میں وَبال ہی وَبال ثابت ہوگا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(٤) تِنکے کا بوجھ

حضرت سَیِّدُنا وَہب بن مُنَبِّہ (مُ۔نَبْ۔بِہْ) رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں، "بنی اسرائیل کے ایک نوجوان نے ہر قِسم کے گُناہوں سے توبہ کی۔ پھر ستّر سال تک مُسلسل عِبادت کرتا رہا۔ دِن کو روزہ رکھتا، رات کو جاگتا۔ **اُس کے تقوٰی کا یہ عالَم تھا کہ نہ کسی سایہ کے نیچے آرام کرتا اور نہ ہی کوئی عُمدہ غذا کھاتا۔** جب اُس کا اِنتِقال ہوگیا تو اُس کے بَعض دوستوں نے اُسے خواب میں دیکھ کر پُوچھا، **مَافَعَلَ اللّٰہُ بِکَ؟** یعنی **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے تیرے ساتھ کیامُعامَلہ

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اس نے مجھ پر درودِ پاک نہ پڑھا تحقیق وہ بدبخت ہو گیا۔

کیا؟ اُس نے بتایا کہ، **اللہ** عزَّوَجَلَّ نے میرا حساب لیا، پھر سب گُناہوں کو بَخش دیا مگر آہ! ایک **تِنکا**، جسے میں نے اُس کے مالِک کی مرضی کے بِغیر لے لیا تھا اور اُس سے دانتوں میں خِلال کیا تھا وہ **تِنکا** اُس کے مالِک سے مُعاف کروانا رہ گیا تھا۔ **افسوس صد افسوس! اِسی سَبَب سے ابھی تک مجھے جنّت سے روکا ہوا ہے۔** (تَنبِیہُ المُغتَرِّین ص ۵۱)

گُناہ آخِر گُناہ ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! لَرَز جاؤ! تھرّا اُٹھو!! کہ جب غَضَبِ جبّار اور قہرِ قَہّار عزَّوَجَلَّ جوش پر آتا ہے تو ایسے گُناہ پر بھی گرفت ہو جاتی ہے جسے دنیا والوں کے نزدیک بَہُت ہی معمولی تصوُّر کیا جاتا ہے۔ جیسا کہ ابھی حِکایت میں گزرا کہ ایک عابِد و زاہِد اور نیک بندہ صِرف اور صِرف اِس وجہ سے جنّت سے روک دیا گیا کہ اُس نے ایک **حقیر تِنکا** اُس کے مالِک کی اِجازت کے بِغیر لے کر اُس سے دانتوں میں خِلال کر لیا اور پھر بے مُعاف کروائے اِنتقال کر گیا تو پھنس گیا۔ ذرا سوچئے! غور کیجئے!!! ایک **تِنکا** تو کیا شَے ہے؟ آج کل تو لوگ نہ جانے کیسی کیسی قیمتی امانتیں ہڑپ کر جاتے ہیں اور ڈکار تک نہیں لیتے۔

تُوبُوا اِلَی اللّٰہ! اَستَغفِرُ اللّٰہ

فرمانِ مصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم: جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

ادائے قرض میں بلا مُہلت لئے تاخیر گناہ ہے

مُسلمانو! ڈر جاؤ!! **حُقُوقُ الْعِباد** کا مُعامَلہ نہایت ہی سَخت ہے۔ اگر ہم نے کسی بندے کا حق دَبا لیا۔ یا اُس کو گالی دے دی، آنکھیں دکھا کر ڈرایا، دھمکایا، غُصّہ اور ڈانٹ ڈَپٹ کی جس سے اُس کا دِل دُکھا۔ **اَلْغَرَض** کسی طرح بھی بے اجازتِ شَرْعی اُس کی دِل آزاری کی یا قَرضہ دبا لیا بلکہ بغیر صحیح مجبوری کے قَرض کی ادائیگی میں تاخیر ہی کی۔ یہ سب بندوں کی حق تلفیاں ہیں۔ **یاد رکھئے!** اگر آپ نے کسی سے قَرض لیا اور ادائیگی کیلئے رقم پاس نہیں ہے مگر گھر کے اَسباب، فرنیچر وغیرہ بیچ کر قَرض ادا کیا جا سکتا ہے تو یہ بھی کرنا پڑے گا۔ قَرض ادا کرنے کی مُمکن صُورت ہونے کے باوُجُود قرضدار سے مُہلت لئے بغیر آپ قرض کی ادائیگی میں جب تک تاخیر کرتے رہیں گے گنہگار ہوتے رہیں گے۔ اب خواہ آپ جاگ رہے ہوں یا سو رہے ہوں ایک ایک لمحے کا گُناہ لکھا جاتا رہے گا۔ گویا ادائیگیٔ قرض تک مُسلسل آپ کے گُناہوں کا میٹر چلتا رہے گا۔ **اَلْاَمَان وَالْحَفِیْظ**. جب قَرض کی ادائیگی میں تاخیر کا یہ وَبال ہے تو جو کوئی پُورا قَرضہ ہی دَبا لے اُس کا کیا حال ہوگا!

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمّد

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ صبح اور دس مرتبہ شام درودِ پاک پڑھا اسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

تین پیسے کا وبال

میرے آقا **اعلیٰ حضرت**، امامِ اَہلسنت، مولیٰنا شاہ امام اَحمد رَضا خان علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن سے قرضے کی ادائیگی میں سُستی اور جھوٹے حِیل (ح۔ی۔ل) وحُجت کرنیوالے شخص زَید کے بارے میں اِسْتِفْسار ہوا تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ارشاد فرمایا: ''زَید فاسِق وفاجِر، مُرتکِبِ کبائر، ظالم، کذّاب، مُستحِق عذاب ہے اس سے زِیادہ اور کیا اَلقاب اپنے لئے چاہتا ہے! اگر اِس حالت میں مر گیا اور دَین (قرض) لوگوں کا اِس پر باقی رہا، اِس کی نیکیاں اُن (قرضخواہوں) کے مُطالبہ میں دی جائیں گی۔ کیونکر دی جائیں گی (یعنی کس طرح دی جائیں گی۔ یہ بھی سُن لیجئے) تقریباً تین پیسہ دَین (قرض) کے عِوَض (یعنی بدلے) **سات سو نمازیں باجماعت** (دینی پڑیں گی)۔ جب اِس (قرضہ دبا لینے والے) کے پاس نیکیاں نہ رہیں گی اُن (قرضخواہوں) کے گناہ اِس (مقروض) کے سر پر رکھے جائیں گے اور آگ میں پھینک دیا جائے گا۔''

(مُلَخَّصاً فتاوٰی رضویہ ج ۲۵ ص ۶۹)

مت دبا قرضہ کسی کا نابکار
روئے گا دوزخ میں ورنہ زار زار

تُوبُوا اِلَی اللّٰہ! اَسْتَغْفِرُاللّٰہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دُنیا میں کسی پر ذرّہ برابر ظُلم کرنے والا بھی جب تک مظلوم کو راضی نہیں کرلے گا اُس وقت تک اُس کی خَلاصی (یعنی چھٹکارا) ناممکن ہے۔ ہاں، **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اگر چاہے گا تو اپنے فضل وکرم سے قِیامت کے روز ظالم و مظلوم میں صُلح کروادے گا۔ بصُورتِ دِیگر اُس مظلوم کو ظالم کی نیکیاں دے دی جائیں گی۔ اگر اس سے بھی مظلوم یا مظلومین کے حُقوق ادا نہ ہوئے تو مظلومین کے گُناہ ظالم کے سَر پر ڈال دیئے جائیں گے اور اِس طرح وہ ظالم اگرچہ دنیا میں نیک وپرہیزگار رہ کر بڑی بڑی نیکیاں لے کر قِیامت میں آیا ہوگا۔ مگر بندوں کے حُقوق ضائع کرنے کے سَبَب بالکل مُفلِس وقلّاش ہوجائے گا اور اِسی وجہ سے جہنّم رَسید کردیا جائے گا۔ وَالْعِیاذُ بِاللہِ تعالیٰ۔ عَزَّوَجَلَّ

قِیامت میں مُفلِس کون؟

تاجدارِ مدینۂ منوّرہ، سلطانِ مکّۂ مکرّمہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے صَحابۂ کِرام علیہم الرضوان سے اِستِفسار فرمایا، ”کیا تم جانتے ہو کہ **مُفلِس** کون ہے؟“ صَحابۂ کِرام علیہم الرضوان نے عرض کی یا رسولَ اللہ عزوجل وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہم میں سے **مُفلِس** تو وہ ہے

جس کے پاس دِرہم و دُنیاوی سازوسامان نہ ہو۔ تو آپ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم نے اِرشاد فرمایا: ''میری اُمّت کا **مُفلِس ترین** شخص وہ ہے، جو قِیامت کے دن نَماز، روزہ، زکوٰۃ تو لیکر آئے گا مگر ساتھ ہی کسی کو گالی بھی دی ہوگی، کسی کو تُہمت لگائی ہوگی، اُس کا مال ناحق کھایا ہوگا، اُسکا خون بہایا ہوگا، اسکو مارا ہوگا، پس ان سب گناہوں کے بدلے میں اس کی نیکیاں لی جائیں گی۔ پس اگر اسکی نیکیاں **خَتْم** ہوجائیں اور مزید حُقدار باقی ہوں تو اُن (یعنی مظلوموں) کے گُناہ لیکر بدلے میں اِس (یعنی ظالم) پر ڈالے جائیں گے پھر اس (ظالم) شخص کو جہنّم میں ڈال دیا جائے گا۔''

(صحیح مسلم ص۱۳۹۴ حدیث ۲۵۸۱)

ظالِم سے مُراد کون ہے؟

یاد رہے! یہاں ظالم سے مُراد صِرف قاتِل، ڈاکو یا مار دھاڑ کرنے والا ہی نہیں۔ بلکہ جس نے بظاہر کسی کی تھوڑی سی بھی حق تلفی کی مَثَلاً ایک آدھ روپیہ ہی دبا لیا ہو، بِلا اجازتِ شَرعی ڈانٹ ڈپٹ کی ہو یا غصّے میں گھورا ہو، مذاق اُڑایا ہو وغیرہ تب بھی یہ ظالم ہے اور وہ مظلوم۔ اب یہ جُدا بات ہے کہ اِس ''مظلوم'' نے بھی ''اُس ظالم'' کی بعض حق تلفیاں کی ہوں۔ اِس صورتِ حال میں دونوں ایک دوسرے کے حق میں مخصوص مُعاملات میں ''ظالم'' بھی ہیں اور ''مظلوم''

بھی۔ اسی طرح کئی لوگ ہونگے جو بعضوں کے حق میں ''ظالم'' اور بعضوں کے حق میں ''مظلوم'' ہوں گے۔

حضرت سَیِّدُنا عبدُ اللہ اُنَیس رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، **اللہ** عَزَّوَجَلَّ قِیامت کے دن ارشاد فرمائے گا، ''کوئی دوزخی دوزخ میں اور کوئی جنّتی جنّت میں داخِل نہ ہو، جب تک وہ **حُقُوقُ الْعِباد** کا بدلہ نہ ادا کرے۔ یعنی جس کسی کا حَق جس کسی نے دَبایا ہو اُس کا فیصلہ ہونے تک دوزخ یا جنّت میں داخِل نہ ہوگا۔

(اَخلاقُ الصّٰلِحِین، ص ۵۵)

حُقُوقُ الْعِباد کی تفصیلی معلومات کیلئے مکتبۃُ المدینہ کا مطبوعہ تحریری بیان **ظُلم کا انجام** ضَرور مُلاحظہ فرمائیے۔ **یا اللہ** عَزَّوَجَلَّ ہم سب مُسلمانوں کو ایک دُوسرے کی حق تلفی کرنے سے بچا اور جو کچھ اس سلسلے میں کوتاہیاں ہو چکی ہیں اِنہیں آپس میں مُعاف کروالینے کی توفیق مَرحمت فرما۔

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

ماہِ رَمضان میں مرنے کی فضیلت

جو خوش نصیب مُسلمان **ماہِ رَمَضان** میں اِنتِقال کرتا ہے اُس کو سُوالاتِ قَبر سے اَمان مِل جاتی، عذابِ قَبر سے بچ جاتا اور جنّت کا حقدار قرار پاتا ہے۔ چُنانچہ حضراتِ مُحدِّثین کرام رَحِمَہُمُ اللہُ المبین کا قول ہے، ''جو

مؤمن اِس مہینے میں مرتا ہے وہ سیدھا جنّت میں جاتا ہے، گویا اُس کے لئے دوزخ کا دروازہ بند ہے۔" (انیسُ الواعِظِین ص ۲۵)

تین افراد کیلئے جنّت کی بشارت

حضرت سیِّدُنا عبداللہ ابنِ مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، نبیوں کے سردار، دوعالَم کے مالِک ومُختار، بِاِذنِ پروردگار ہم بے کسوں کے مددگار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: "جسکو **رمضان کے اِختتام** کے وَقت موت آئی وہ **جنّت** میں داخِل ہوگا اور جسکی موت **عرفہ** کے دن (یعنی ۹ ذُوالحجۃُ الحرام) کے **خَتم** ہوتے وَقت آئی وہ بھی **جنّت** میں داخِل ہوگا اور جسکی موت **صَدَقہ** دینے کی حالت میں آئی وہ بھی داخِلِ جنّت ہوگا۔" (حِلیۃُ الاولیاء ج ۵ ص ۲۶ حدیث ۶۱۸۷)

قِیامت تک کے روزوں کا ثواب

اُمُّ المؤمنین سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے، میرے سرتاج، صاحِبِ مِعراج صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کا ارشادِ بِشارت بنیاد ہے: "جس کا **روزہ** کی حالت میں اِنتِقال ہوا، **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اُسکو قِیامت تک کے روزوں کا ثواب عطا فرماتا ہے۔"

(الفردوس بماثور الخطاب ج ۳ ص ۵۰۴ حدیث ۵۵۵۷)

سبحٰنَ اللہ عزّوجلّ! روزہ دار کس قدر نصیب دار ہے کہ اگر روزے کی حالت میں موت سے ہمکنار ہوا تو قیامت تک کے روزوں کے ثواب کا حقدار قرار پائے گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمّد

حضرت سیِّدُنا اَنَس بن مالِک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسولِ اکرم، رَحمتِ عالَم، نُورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم، رسولِ مُحْتَشَم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کو فرماتے ہوئے سنا، "یہ رَمَضان تمہارے پاس آگیا ہے، اس میں جنّت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور جہنَّم کے دروازے بند کردیئے جاتے ہیں اور شَیاطین کو قید کردیا جاتا ہے، محروم ہے وہ شخص جس نے **رَمَضان** کو پایا اور اس کی **مغفرت** نہ ہوئی کہ **جب اس کی رَمَضان میں مغفِرت نہ ہوئی تو پھر کب ہوگی؟**"

(مجمعُ الزَّوائد، ج ۳، ص ۳۴۵ حدیث ٤٧٨٨)

جنّت کے دروازے کُھل جاتے ہیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ماہِ رَمَضان تو کیا آتا ہے رَحمت وجنّت کے دروازے کُھل جاتے، دوزخ کو تالے پڑجاتے اور شیاطین قید کر لیے جاتے ہیں۔ چُنانچہ حضرت سیِّدُنا ابوہُریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسولِ اکرم، رَحمتِ عالَم، نُورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم، رسولِ مُحْتَشَم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم

اپنے صحابۂ کرام رضوانُ اللہِ تعالیٰ علیھم اجمعین کوخُوش خبری سُناتے ہوئے ارشادفرمایا کرتے تھے کہ ''**رَمَضان** کامہینہ آگیاہے جوکہ بہُت ہی بابَرَکت ہے۔ **اللہ** تعالیٰ نے اِس کے روزے تم پر فَرض کیے ہیں، اِس میں آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔اور **جہنَّم** کے دروازے بند کردیئے جاتے ہیں۔ **سَرکَش شیطانوں** کوقَید کرلیا جاتا ہے۔اِس میں اللہ تعالیٰ کی ایک رات **شبِ قدر** ہے، جو **ہزار مہینوں** سے بڑھ کر ہے جواسکی بھلائی سے محروم ہواؤ ہی محروم ہے۔''

(سنَنِ نَسائی ج ٤ ص ١٢٩)

شیاطین زنجیروں میں جکڑ دیئے جاتے ہیں

حضرت سیِّدُنا ابوہُریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: حُضُورِ اکرم، نُورِ مُجسَّم، شاہِ بنی آدم، رسولِ مُحتَشَم، شافِعِ اُمَم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نے اِرشاد فرمایا: جب رَمَضان آتا ہے تو آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ (صحیح البخاری ج اوّل ص ٦٢٦ حدیث ١٨٩٩) اورایک رِوایت میں ہے کہ جنَّت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کردیئے جاتے ہیں شیاطین زَنجیروں میں جکڑ دیئے جاتے ہیں ایک روایت میں ہے کہ رَحمت کے دروازے کھولے جاتے ہیں۔ (صحیح مسلم ص ٥٤٣ حدیث ١٠٧٩)

شیطان قید میں ہونے کے باوُجود گناہ کیوں ہوتے ہیں؟

مُفَسِّرِ شہیر حکیمُ **الْاُمَّت** حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں: حق یہ ہے کہ **ماہِ رَمَضان** میں آسمانوں کے دروازے بھی کُھلتے ہیں جن سے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی خاص رَحمتیں زمین پر اُترتی ہیں اور جنّتوں کے دروازے بھی جس کی وجہ سے جنّت والے حُور وغِلمان کو خبر ہو جاتی ہے کہ دنیا میں **رَمَضان** آگیا اور وہ روزہ داروں کے لئے دعاؤں میں مشغول ہو جاتے ہیں۔ **ماہِ رَمَضان** میں واقعی دوزخ کے دروازے ہی بند ہو جاتے ہیں جس کی وجہ سے اِس مہینے میں گنہگاروں بلکہ کافروں کی قبروں پر بھی دوزخ کی گرمی نہیں پہنچتی۔ وہ جو مسلمانوں میں مشہور ہے کہ **رَمَضان** میں عذابِ قبر نہیں ہوتا اِس کا یہی مطلب ہے اور حقیقت میں اِبلیس مَع اپنی ذُرِّیَّتوں (یعنی اولاد) کے قید کر دیا جاتا ہے۔ **اِس مہینے میں جو کوئی بھی گناہ کرتا ہے وہ اپنے نفسِ اَمّارہ کی شرارت سے کرتا ہے نہ شیطان کے بہکانے سے۔** (مراٰۃ المناجیح ج۳ ص۱۳۳)

گناہوں میں کمی تو آہی جاتی ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بہر کیف عام مُشاہدہ یہی ہے کہ رَمَضانُ المبارَک میں ہماری مساجد غیرِ رَمَضان کے مقابلہ

میں زِیادہ آباد ہوجاتی ہیں۔ نیکیاں کرنے میں آسانیاں رہتی ہیں اور اتنا ضَرور ہے کہ ماہِ رَمَضان میں گناہوں کا سِلسِلہ کچھ نہ کچھ کم ہو جاتا ہے۔

جُوں ہی شیطان آزاد ہوتا ہے!

رَمَضانُ الْمبارَک کے رُخصت ہوتے ہی، **شیطٰن** آزاد ہوجاتا اور گناہوں کا زَور خُوب بڑھ جاتا ہے۔ اور عید کے دِن تو اِس قَدر گناہوں کی کثرت ہوجاتی ہے کہ وہ سینما گھر جو شاید سارے سال میں کبھی نہ بھرتے ہوں اُن پر بھی ''ہاؤس فُل'' کا بورڈ لگ جاتا ہے، پُورے سال میں جن تماشوں کے مَیلے نہیں لگتے وہ بھی عید کے روز ضَرور لگ جاتے ہیں، گویا ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ایک مہینے کی قید کے سَبَب **شیطٰن** بے حد بِھَر چکا ہے اور ماہِ رَمَضانُ الْمبارَک کی ساری کَسر وہ عِید کے روز ہی نِکال دینا چاہتا ہے۔ تمام تفریح گاہیں بے پردہ عورتوں اور مَردوں سے بَھر جاتی ہیں، تمام ڈِرامہ گاہوں میں اِزْدِحام ہوتا ہے، بلکہ عِید کے لئے نئی نئی فِلمیں اور جدید ڈِرامے لگادیئے جاتے ہیں۔ آہ! **شیطٰن** کے ہاتھوں بے شمار مسلمان کِھلونا بن کر رہ جاتے ہیں۔ مگر ایسے خوش نصیب مسلمان بھی ہوتے ہیں جو **اللّٰہ** **رَبُّ الْعِزّت** عَزَّوَجَلَّ کی یاد سے غفلت نہیں کرتے اور **شیطٰن** کے بہکانے سے مَحْفُوظ رہتے ہیں۔

آتَش پرست پر رحمت

بُخارا میں ایک مجوسی (آتَش پرَسْت) رہتا تھا ایک مرتبہ **رَمَضان شریف** میں وہ اپنے بیٹے کے ساتھ مسلمانوں کے بازار سے گُزر رہا تھا۔ اُس کے بیٹے نے کوئی چیز عَلانیہ طور پر کھانی شُروع کر دی۔ مَجُوسی نے جب یہ دیکھا تو اپنے بیٹے کو ایک **طَمانچہ** رَسید کر دیا اور خوب ڈانٹ کر کہا: تجھے **رَمَضانُ الْمبارَک** کے مہینہ میں مسلمانوں کے بازار میں کھاتے ہوئے شَرم نہیں آتی؟ لڑکے نے جواب دیا: ابّا جان! آپ بھی تو رَمَضان شریف میں کھاتے ہیں۔ والِد نے کہا: میں مسلمانوں کے سامنے نہیں اپنے گھر کے اندر چُھپ کر کھاتا ہوں، اِس ماہِ مُبارَک کی بے حُرمتی نہیں کرتا۔ کچھ عرصہ بعد اُس شَخْص کا اِنتِقال ہو گیا۔ کسی نے خواب میں اُس کو جنّت میں ٹہلتے ہوئے دیکھا تو حیرت سے پُوچھا: تُو تو مَجُوسی تھا، جنّت میں کیسے آ گیا؟ کہنے لگا: ''واقِعی میں مَجُوسی تھا، لیکن جب موت کا وَقْت قریب آیا تو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے **اِحْتِرامِ رَمَضان** کی بَرَکت سے **مجھے ایمان کی دولت** سے اور مرنے کے بعد **جنّت** سے سرفَراز فرمایا۔''

(نُزهَةُ الْمَجَالِس ج ۱ ص ۲۱۷)

رَمَضان میں علَی الاعلان کھانے کی دُنیوی سزا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے؟ رَمَضانُ الْمبارَک کی تعظیم کے سَبَب ایک آتَش پَرَست کو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے نہ صِرف دَولتِ اِیمان سے نَوازدیا بلکہ اُس کو جنّت کی لازوال نعمتوں سے بھی مالا مال فرمادیا۔ اِس واقِعہ سے خُصُوصاً ہمارے اُن غافِل اِسلامی بھائیوں کو دَرسِ عِبرت حاصِل کرنا چاہئے جو مسلمان ہونے کے باوُجود رَمَضانُ الْمُبارَک کا بالکل اِحترام نہیں کرتے۔ اوّل تو وہ روزہ نہیں رکھتے، پھر چوری اور سینہ زوری یُوں کہ روزہ داروں کے سامنے ہی سگریٹ کے کَش لگاتے، پان چباتے، حتّٰی کہ بَعض تَو اتنے بیباک و بے مُرُوَّت کہ سرِ عام پانی پیتے بلکہ کھانا کھاتے بھی نہیں شرماتے۔ یاد رکھئے! فُقَہائے کِرام (رَحِمَھُمُ اللہُ تعالٰی) فرماتے ہیں، ''جو شَخص رَمَضانُ الْمُبارَک میں دن کے وَقت بِغیر کسی مَجبوری کے علَی الاعلان جان بُوجھ کر کھائے پئے اُس کو (بادشاہِ اسلام کی طرف سے) قَتْل کردیا جائے۔''

(دُرِّمُختار مع رَدُّالْمُحتار ج۳ ص۳۹۲)

کیا آپ کو مرنا نہیں؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غور کیجئے! خوب سوچئے!! جب روزہ خوروں کی دُنیا میں اِس قَدَر سَخت سزا تجویز کی گئی ہے (یہ سزا صِرف حاکمِ اسلام ہی دے سکتا ہے) تو

آخِرت کی سزا کس قدر ہولناک اور تباہ کُن ہوگی؟ مُسلمانو! ہوش میں آیئے! کب تک اِس دُنیا میں گُلچھرّے اُڑائیں گے؟ کیا آپ کو مَرنا نہیں؟ کیا اِس دُنیا میں ہمیشہ اِسی طرح دَنْدناتے پھریں گے؟ یاد رکھئے! ایک نہ ایک دِن موت ضَرور آئے گی اور آپ کا رِشتۂ حیات مُنْقَطِع کرکے (یعنی کاٹ کر) نَرم و آرام دِہ گدّیلوں سے اُٹھا کر مِٹّی پر سُلادے گی۔ ہر طرح کے سامانِ طَرَب سے آراستہ و پیراستہ کمروں سے نکال کر اندھیری قبروں میں پہنچادے گی، پھر پچھتانے سے کچھ ہاتھ نہ آئے گا۔ ابھی موقع ہے، گناہوں سے سچّی توبہ کرلیجئے اور روزہ و نماز کی پابندی اِختیار کیجئے۔

کرلے توبہ ربّ کی رَحمت ہے بڑی عَزَّوَجَلَّ
قبر میں ورنہ سزا ہوگی کڑی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! گناہوں بھری زندگی سے چُھٹکارا پانے کیلئے تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہئے۔ اِن شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ دنیا و آخِرت دونوں میں سُرخ رُوئی نصیب ہوگی۔ آپ کی ترغیب کیلئے ایک نہایت ہی خوشگوار و خوشبودار **مَدَنی بہار** آپ کے گوش گزار کی جاتی ہے چُنانچہ

سُنّتوں بھرے بیانات کی بَرَکات

پاکستان کے ایک اسلامی بھائی کے حلفیہ بیان کا لُبِّ لُباب ہے:

میں 1987 تا 1990 تک ایک سیاسی پارٹی سے وابستہ رہا۔ آئے دن کے فَسادات سے بیزار ہو کر گھر والوں نے مجھے بیرونِ پاکستان بھیجنے کی ٹھانی۔ چُنانچہ 3.11.90 کو میں سلطنت عُمان کے دارالامارات **مَسقط** کی ایک گارمِنٹ فیکٹری میں ملازِم ہو گیا۔ 1992 میں **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول سے وابَستہ ایک اسلامی بھائی کام کے سلسلے میں ہماری فیکٹری میں بھرتی ہوئے۔ ان کی **انفرادی کوشش** سے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں نَمازی بنا۔ فیکٹری کا ماحول بَہُت ہی خراب تھا، صرف ہمارے شُعبے ہی کو لے لیجئے اُس میں آٹھ یا نو ٹیپ ریکارڈر تھے جن کے ذَرِیعے مختلف زَبانوں، مَثَلاً اردو، پنجابی، پُشتو، ہندی اور بنگالی وغیرہ میں اونچی آواز کے ساتھ گانے چلانے کا سلسلہ رَہتا۔ دعوتِ اسلامی والے **عاشِقِ رسول** کی صُحبت کی بَرَکت سے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں گانے باجوں سے مُتَنَفِّر ہو گیا۔ باہَمی مشورہ سے ہم دونوں نے مکتبۃُ المدینہ سے جاری ہونے والی سنّتوں بھرے بیانات کی کیسیٹیں چلانی شروع کر دیں۔ ابتِداءً بعض لوگوں نے ہماری مخالفت بھی کی مگر ہم نے ہمّت نہیں ہاری۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ سنّتوں بھرے بیانات چلانے کی

بَرَکات کا خود مجھ پر بھی ظُہور ہونے لگا۔ بالخصوص، **قبر کی پہلی رات**، **غیرتی دنیا**، **بد نصیب دولہا**، **قبر کی پکار** اور **تین قبریں** نامی بیانات نے مجھے ہلا کر رکھ دیا، (یہ تمام بیانات اپنے اپنے ملک کے مکتبۃُ المدینہ کے بستے سے ہدِیۃً طلب کئے جاسکتے ہیں) آخِرت کی تیاری کی **مَدَنی سوچ** ملی اور میرا دل گناہوں سے نفرت کرنے لگا۔ اِس دَوران چند اور افراد بھی سنّتوں بھرے بیانات سے مُتأثِّر ہو کر قریب آگئے۔ جنہوں نے ہمارے دلوں میں مَدَنی انقِلاب برپا کیا تھا وہ **عاشقِ رسول** ملازمت چھوڑ کر پاکستان لوٹ گئے۔ ہم نے پاکستان سے سنّتوں بھرے بیانات کی 90 کیسیٹیں منگوالیں۔ **پہلے ہماری فیکٹری میں صِرف 50 یا 60 نمازی تھے بیانات سُن سُن کر نمازِیوں کی تعداد بڑھتے بڑھتے** اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ **200 سے 250 ہو گئی۔** ہم نے مل کر 400 واٹ کا قیمتی اسپیکر خرید کر اپنی منزِل کی دیوار پر نَصب کر لیا اور دھوم دھام سے کیسیٹیں چلانے لگے روزانہ صبح 7 تا 8 بجے تِلاوتِ کلامِ پاک کی کیسیٹ، 8 تا 9 نعت شریف اور 9 تا 10 سنّتوں بھرے بیان کی کیسیٹ چلانے کا معمول بنالیا۔ رفتہ رفتہ ہمارے پاس 500 کیسیٹیں جمع ہو گئیں۔ مجھ سمیت **پانچ اسلامی بھائیوں** نے اپنے آپ کو دعوتِ اسلامی کے مَدَنی رنگ میں رنگ لیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مسجد درس کا آغاز

فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جس نے مجھ پر روزِ جمعہ دو سو بار دُرُود پاک پڑھا اُس کے دو سو سال کے گناہ مُعاف ہوں گے۔

ہوگیا۔ پھر رفتہ رفتہ ہماری فیکٹری میں **ہفتہ وار سنّتوں بھرا اجتماع** شروع ہو گیا، اجتماع میں کم و بیش 250 اسلامی بھائی شرکت کرتے تھے، **مدرسۃُ المدینہ** (برائے بالغان) بھی قائم ہو گیا۔ سنّتوں کی بہاریں آنے لگیں، مُتَعَدَّد اسلامی بھائیوں نے اپنے چہرے پر **مَدَنی آقا** صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کی مَحَبَّت کی نشانی مبارَک داڑھی سجالی۔ 20 سے 25 اسلامی بھائیوں کے سروں پر **عمامے** کے تاج جگمگانے لگے۔ ہماری فیکٹری کے مینیجر ابتِداءً کیسٹیں چلانے وغیرہ سے منع کرتے رہے مگر بیانات کی کیسیٹوں کی آواز ان کے کانوں میں بھی رس گھولتی رہی اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ بالآخر وہ بھی مُتأثِّر ہو ہی گئے نہ صِرْف مُتأثِّر ہوئے بلکہ نمازی بھی بن گئے اور ایک مُٹھی داڑھی بھی سجالی۔

اسلامی بھائی کا مزید بیان ہے، اب میں واپَس پاکستان آچکا ہوں اور یہ واقِعہ بیان کرتے وقت بابُ المدینہ کراچی کے ایک ڈویژن کی مُشاوَرت کے **خادِم** (نگران) کی حیثیت سے سنّتوں کی خدمت کا سائی ہوں۔ چُونکہ مکتبۃُ المدینہ سے جاری ہونے والے سنّتوں بھرے بیانات کی کیسیٹوں نے میری تقدیر میں مَدَنی انقلاب برپا کیا ہے لٰہذا میری خواہش ہے کہ ہر اسلامی بھائی اور اسلامی بہن روزانہ کم از کم ایک سنتوں بھرے بیان کی یا **مَدَنی مذاکرہ** کی کیسیٹ سننے کا معمول بنا

لے، اِن شاءَ اللہ عزّوجلّ وہ بر کتیں ملیں گی کہ دونوں جہاں میں بیڑا پار ہو جائیگا۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! مکتبۃ المدینہ سے جاری کردہ بیانات کی کیسیٹیں سننے کی بھی کیسی بَرَکات ہیں! یہ سب مقدّروالوں کے سَودے ہیں، ورنہ بے شُمار افراد ایسے بھی دیکھے جاتے ہیں کہ وہ برسہا برس سے سنّتوں بھرے اجتماع میں حاضر ہوتے ہیں مگر اُن پر مَدَنی رنگ نہیں چڑھ پاتا۔ شاید اس کی ایک بڑی وجہ یہ بھی ہے کہ وہ بیٹھ کر توجُّہ کے ساتھ بیان نہیں سنتے۔ لاپرواہی کے ساتھ اِدھر اُدھر دیکھتے ہوئے یا باتیں کرتے ہوئے سننے سے بیانات کی بَرَکات کہاں سے ملیں گی! غفلت کے ساتھ نصیحت سننا کُفّار کی صفت ہے مسلمانوں کو اس حَرَکت سے بچنا ضروری ہے چنانچہ پارہ ۱۷ سُوْرَۃُ الانبیاء کی آیت نمبر ۲ اور ۳ میں ارشادِ ربُّ العزّت جلّ جلالُہٗ ہے:

مَا يَأْتِيهِم مِّن ذِكْرٍ مِّن رَّبِّهِم مُّحْدَثٍ إِلَّا اسْتَمَعُوهُ وَهُمْ يَلْعَبُونَ ۝ لَاهِيَةً قُلُوبُهُمْ

ترجمۂ کنزالایمان: جب ان کے ربّ کے پاس سے انہیں کوئی نئی نصیحت آتی ہے تو اسے نہیں سنتے مگر کھیلتے ہوئے، ان کے دل کھیل میں پڑے ہیں۔ (پ ۱۷ الانبیاء ۲،۳)

لہٰذا یکسوئی کے ساتھ **سنّتوں بھرے بیانات کی کیسیٹیں** سننے

کی ترکیب بنالے۔ اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کو وہ وہ بَرَکتیں نصیب ہوں گی کہ آپ حیران رہ جائیں گے۔[1]

سال بھر کی نیکیاں برباد

حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مَروی ہے کہ نبیوں کے سلطان، رَحمتِ عالَمیان، سردارِ دو جہان، مَحبوبِ رَحمٰن عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کا فرمانِ عالیشان ہے، ''بے شک جنّت ماہِ رَمَضان کیلئے ایک سال سے دوسرے سال تک سجائی جاتی ہے، پس جب ماہِ رَمَضان آتا ہے تو جنّت کہتی ہے، ''اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! مجھے اِس مہینے میں اپنے بندوں میں سے (میرے اندر) رہنے والے عطا فرمادے۔'' اور حُورِعین کہتی ہیں، ''اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! اِس مہینے میں ہمیں اپنے بندوں میں سے شوہر عطا فرما۔'' پھر سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا، ''جس نے اِس ماہ میں اپنے نفس کی حِفاظت کی کہ نہ تو کوئی نشہ آور شَے پی اور نہ ہی کسی مؤمن پر بُہتان لگایا اور نہ ہی اِس ماہ میں کوئی گُناہ کیا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ ہر رات کے بدلے اِسکا سو حُوروں سے نِکاح فرمائے گا اور اسکے لئے جنّت میں سونے، چاندی، یاقوت اور زَبَرجَد کا ایسا مَحَل بنائے گا کہ اگر ساری دُنیا جمع

---

[1] سنّتوں بھرے بیانات کی کیسیٹوں کی برکات کی تفصیلات جاننے کیلئے ''بیانات کی کیسیٹوں کے کرشمات'' نامی رسالہ (۵۴ صَفحات) مکتبۃ المدینہ سے ھدِیّۃً حاصل کیجئے۔ ۔مجلسِ مکتبۃُ المدینہ

ہوجائے اور اِس مَحَل میں آجائے تو اس مَحَل کی اُتنی ہی جگہ گھیرے گی جتنا بکریوں کا ایک باڑہ دُنیا کی جگہ گھیرتا ہے، اور **جس نے اِس ماہ میں کوئی نشہ آور شے پی یا کسی مؤمن پر بُہتان باندھا یا اِس ماہ میں کوئی گناہ کیا تو اللہ** عَزَّوَجَلَّ **اسکے ایک سال کے اَعمال برباد فرمادے گا**۔ پس تم ماہِ رَمَضان (کے حق) میں کوتاہی کرنے سے ڈرو کیونکہ یہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کا مہینہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے گیارہ مہینے کردیئے کہ ان میں نِعمتوں سے لُطف اندوز ہو اور تلذُّذ (لذّت) حاصِل کرو اور اپنے لئے ایک مہینہ خاص کرلیا ہے۔ پس تم ماہِ رَمَضان کے مُعاملے میں ڈرو۔"

(المعجم الاوسط ج۲ ص۴۱۴ حدیث۳۶۸۸)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا جہاں ماہِ رَمَضانُ الْمبارَک کی تعظیم کرنے والوں کیلئے اُخرَوی اِنعامات وکرامات کی بشارَات ہیں وہاں اِس مبارَک مہینے کی ناقدری کرتے ہوئے اِس میں گناہ کرنے والوں کیلئے وَعیدات بھی ہیں۔ اِس حدیثِ پاک میں نشہ آور چیز پینے اور مؤمن پر بُہتان باندھنے کا خُصُوصیت کے ساتھ تذکرہ ہے یاد رکھئے! شراب **اُمُّ الْخَبائِث** (یعنی بُرائیوں کی ماں ہے) اِس کا پینا حرام اور جہنّم میں لے جانے والا کام ہے۔ حضرتِ سَیِّدُنا جابر رضی

اللہ تعالیٰ عنہ سے رِوایت ہے، سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نے فرمایا، ''جو چیز زیادہ مِقدار میں نَشہ لائے تو اُس کی تھوڑی سی مِقدار بھی حرام ہے۔''

(سُنَنِ ابوداؤد ج۳ص ۴۵۹ الحدیث ۳۶۸۱)

دوزخیوں کا خون اور پیپ

مُؤمِن پر بُہتان باندھنا بھی حرام اور جہنَّم میں لے جانے والا کام ہے، حدیثِ پاک میں ہے: ''جو کسی مؤمن کے بارے میں ایسی چیز کہے جو اس میں نہ ہو تو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اُس (بہتان تراش) کو اُس وقت تک **رَدْغَةُ الْخَبال** میں رکھے گا یہاں تک کہ وہ اپنی کہی ہوئی بات سے نکل جائے۔

(سُنَنِ ابوداؤد ج ۳ ص ۴۲۷ حدیث ۳۵۹۷)

رَدْغَةُ الْخَبال جہنَّم میں وہ مقام ہے جہاں دوزخیوں کا خون اور پیپ جَمْع ہوتا ہے۔ (مرآۃُ المَناجیح ج۵ص۳۱۳) اِس کے تحت **مُحقِق عَلَی الْاِطلاق** حضرتِ شاہ عبدُ الحق مُحَدِّث دِہلوی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: ''یہاں تک کہ وہ اپنی کہی ہوئی بات سے نکل جائے'' مُراد یہ ہے کہ ''اِس گناہ سے توبہ کے ذَرِیعے یا جس عذاب کا وہ مُستحق ہو چکا ہے اسے بُھگتنے کے بعد پاک ہو جائے۔

(اَشِعَّةُ اللَّمعات ج۳ص ۲۹۰)

فرمانِ مصطَفٰے (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ صبح اور دس مرتبہ شام دُرُود پاک پڑھا اُسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

رَمضان میں گُناہ کرنیوالا

سَیِّدَتُنا اُمِّ ھانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے دو جہاں کے سلطان، شَہَنشاہِ کون ومکان، سَروَرِ ذِیشان، مَحبُوبِ رَحمٰن عَزَّوَجَلَّ و صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے، ''میری اُمّت ذلیل و رُسوا نہ ہوگی جب تک وہ ماہِ رَمَضان کا حق ادا کرتی رہے گی۔'' عرض کی گئی، **یا رسولَ اللہ** عَزَّوَجَلَّ و صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم رَمَضان کے حق کو ضائع کرنے میں ان کا ذلیل و رُسوا ہونا کیا ہے؟ فرمایا، ''اِس ماہ میں انکا حرام کاموں کا کرنا۔ پھر فرمایا، **جس نے اِس ماہ میں زِنا کیا یا شراب پی تو اگلے رَمَضان تک اللہ** عَزَّوَجَلَّ **اور جتنے آسمانی فِرِشتے ہیں سب اُس پر لعنت کرتے ہیں۔ پس اگر یہ شخص اگلے ماہِ رَمَضان کو پانے سے پہلے ہی مر گیا تو اس کے پاس کوئی ایسی نیکی نہ ہوگی جو اسے جہنّم کی آگ سے بچا سکے۔ پس تم ماہِ رَمَضان کے مُعامَلے میں ڈرو کیونکہ جس طرح اِس ماہ میں اور مہینوں کے مقابلے میں نیکیاں بڑھا دی جاتی ہیں اِسی طرح گناہوں کا بھی مُعامَلہ ہے۔''** (المعجم الصّغیر للطبرانی ج ۹ ص ۶۰ حدیث ۱۴۸۸)

تُوبُوا اِلَی اللّٰہ! اَستَغفِرُاللّٰہ

فرمانِ مصطفٰی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم): جس نے مجھ پر دس مرتبہ صبح اور دس مرتبہ شام دُرُود پاک پڑھا اُسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

ناقدرو خبردار!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! لرز اٹھئے ! ماہِ **رَمَضان** کی ناقدری سے بچنے کا خُصُوصیّت کے ساتھ سامان کیجئے ۔ اِس ماہِ مبارَک میں دوسرے مہینوں کے مقابلے میں جس طرح نیکیاں بڑھادی جاتی ہیں اِسی طرح دیگر مہینوں کے مقابلے میں گناہوں کی ہلاکت خیز یاں بھی بڑھ جاتی ہیں۔ **ماہِ رَمَضان** میں شراب پینے والا اور زِنا کرنے والا تو ایسا بدنصیب ہے کہ آئندہ **رَمَضان** سے پہلے پہلے مرگیا تو اب اس کے پاس کوئی نیکی ایسی نہ ہوگی جو اسے جہنَّم کی آگ سے بچاسکے۔ **یاد رہے!** آنکھوں کا زِنا بدنِگاہی، ہاتھوں کا زِنا اَجنَبِیّہ کو (یاشَہوت کے ساتھ اَمرَد کو) چُھونا ہے لہٰذا خبردار! خبردار! خبردار! **ماہِ رَمَضان** میں بِالخصوص اپنے آپ کو بدنِگاہی اور اَمرَد بینی سے بچائیے۔ حتَّی الامکان ''آنکھوں کا قُفلِ مدینہ'' لگا لیجئے یعنی نِگاہیں نیچی رکھنے کی بھرپور سعی کیجئے۔ آہ! صد ہزار آہ! بسا اوقات نمازی اور روزہ دار بھی **ماہِ رَمَضان** کی بے حُرمتی کر کے قہرِ قہّار اور غضبِ جبّار کا شِکار ہو کر عذابِ نار میں گِرِفتار ہو جاتے ہیں۔

دل پر سیاہ نُقطہ

حدیثِ مُبارَک میں آتا ہے، ''جب کوئی انسان گُناہ کرتا ہے تو اُس کے دل پر ایک سیاہ نُقطہ بن جاتا ہے، جب دوسری بار گُناہ کرتا ہے تو دُوسرا سیاہ نُقطہ بنتا ہے یہاں تک کہ اُس کا

دِل سِیاہ ہوجاتا ہے۔ نتیجۃً بھلائی کی بات اُس کے دِل پر اثر انداز نہیں ہوتی۔''

(اَلدُّرُّالْمَنْثُور ج۸ ص۴٤٦)

اب ظاہر ہے کہ جس کا دِل ہی زنگ آلود اور سِیاہ ہو چکا ہو اُس پر بھلائی کی بات اور نصیحت کہاں اثر کرے گی؟ ماہِ رَمَضان ہو یا غیرِ رَمَضان ایسے انسان کا گناہوں سے باز و بیزار رہنا نہایت ہی دُشوار ہو جاتا ہے۔ اُس کا دِل نیکی کی طرف مائل ہی نہیں ہوتا۔ اگر وہ نیکی کی طرف آ بھی گیا تو بسااَوقات اُس کا جی اِسی سِیاہی کے سَبَب نیکی میں نہیں لگتا اور وہ سنّتوں بھرے مَدَنی ماحول سے بھاگنے ہی کی تدبیریں سوچتا ہے۔ اُس کا نَفْس اُسے لمبی اُمّیدیں دِلاتا، غَفلت اُسے گھیر لیتی اور وہ بدنصیب سنّتوں بھرے مَدَنی ماحول سے دُور جا پڑتا ہے۔ **ماہِ رَمَضان** کی مُبارَک ساعَتیں بلکہ بسااوقات پوری پوری راتیں ایسا شخص، کھیل کُود، گانے باجے، تاش و شَطرنج، گپ شپ وغیرہ میں برباد کرتا ہے۔

دِل کی سیاہی کا علاج

اِس سِیاہ قلبی کا عِلاج ضَروری ہے اور اِس کے عِلاج کا ایک مُؤثِّر ذَرِیعہ پیرِ کامل بھی ہے یعنی کسی ایسے بُزُرگ کے ہاتھ میں ہاتھ دے دیا جائے جو پرہیز گار اور مُتَّبِعِ سُنّت ہو، جس کی زِیارت خُدا و مُصطَفٰے عَزَّوَجَلَّ و صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کی یاد دِلائے، جس

کی باتیں صَلٰوۃ وسُنّت کا شوق اُبھارنے والی ہوں، جس کی صُحبت موت وآخِرت کی تیّاری کا جذبہ بڑھاتی ہو۔ اگر خوش قسمتی سے ایسا پیرِ کامل مُیَسَّر آگیا تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ دل کی سیاہی کا ضَرور عِلاج ہو جائے گا۔ لیکن کسی مُعَیَّن گنہگار مسلمان کے بارے میں یہ کہنے کی اجازت نہیں کہ اس کے دل پر مُہر لگ گئی یا اُس کا دل سیاہ ہوگیا جبھی نیکی کی دعوت اس پر اثر نہیں کرتی۔ یقیناً **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اُس بات پر قادِر ہے کہ اُسے توبہ کی توفیق عطا فرمادے جس سے وہ راہِ راست پر آ جائے۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ ہمارے دِل کی سِیاہی کو دُور فرمائے۔

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

ایک عِبرت انگیز حِکایت پیش کرتا ہوں اِس کو پڑھئے اور خوفِ خُداوندی عَزَّوَجَلَّ سے لرزئیے! خاص کر وہ لوگ اِس حِکایت سے دَرسِ عِبرت حاصِل کریں جو روزہ رکھنے کے باوُجُود تاش، شَطرَنج، لُڈّو، وِڈیو گیمز، فِلمیں ڈرامے، گانے باجے وغیرہ وغیرہ بُرائیوں سے باز نہیں رہتے۔ چُنانچہ مَنقُول ہے،

قبر کا بھیانک منظر!

ایک بار امیرُ الْمُؤمِنِین حضرتِ مولائے کائنات، عَلیُّ الْمُرتَضٰی شیرِ خدا (کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیم) زِیارتِ قُبُور کے لئے کُوفہ کے قَبرِستان تشریف لے گئے۔

وہاں ایک تازہ قَبْر پر نظر پڑی۔ آپ کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کو اُس کے حالات معلوم کرنے کی خواہش ہوئی۔ چُنانچہ بارگاہِ خُداوندی عَزَّوَجَلَّ میں عَرض گزار ہوئے، "یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! اِس مَیِّت کے حالات مجھ پر مُنْکَشِف (یعنی ظاہر) فرما۔" اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں آپ کی اِلتِجا فوراً مَسْمُوع ہوئی (یعنی سُنی گئی) اور دیکھتے ہی دیکھتے آپ کے اور اُس مُردے کے درمیان جتنے پردے حائل تھے تمام اٹھادیئے گئے۔ اب ایک قَبر کا بھیانک منظر آپ کے سامنے تھا۔ کیا دیکھتے ہیں کہ مُردہ آگ کی لپیٹ میں ہے اور رو رو کر آپ کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم سے اِس طرح فریاد کررہا ہے:

یَاعَلِیُّ! اَنَا غَرِیْقٌ فِی النَّارِ وَحَرِیْقٌ فِی النَّارِ۔

یعنی یاعلی! کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم میں آگ میں ڈوبا ہوا ہوں اور آگ میں جل رہا ہوں۔ قَبْر کے دہشتناک منظر اور مُردے کی دردناک پُکار نے حیدرِ کرّار کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کو بے قرار کردیا۔ آپ کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے اپنے رَحْمت والے پروردگار عَزَّوَجَلَّ کے دربار میں ہاتھ اُٹھادیئے اور نہایت ہی عاجزی کے ساتھ اُس مَیِّت کی بَخشش کیلئے درخواست پیش کی۔ غیب سے آواز آئی، "اے علی (کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم)! آپ (کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم) اِس کی

سِفارش نہ ہی فرمائیں کیوں کہ روزے رکھنے کے باوُجُود یہ شخص رَمَضانُ الْمُبارَک کی بے حُرمتی کرتا، رَمَضانُ الْمُبارَک میں بھی گُناہوں سے باز نہ آتا تھا۔ دن کو روزے تو رکھ لیتا مگر راتوں کو گُناہوں میں مُبتَلا رہتا تھا۔ مولائے کائنات علیُّ الْمُرتَضٰی شیرِ خدا کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم یہ سُن کر اور بھی رنجیدہ ہوگئے اور سَجدے میں گر کر رو رو کر عرض کرنے لگے، **یا اللہ** عَزَّوَجَلَّ! میری لاج تیرے ہاتھ میں ہے، اِس بندے نے بڑی اُمّید کے ساتھ مجھے پُکارا ہے، میرے مالِک عَزَّوَجَلَّ! تُو مجھے اِس کے آگے رُسوا نہ فرما، اِس کی بے بَسی پر رَحم فرمادے اور اِس بیچارے کو بَخش دے۔ حضرت علی کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم رو رو کر مُناجات کر رہے تھے۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی رَحمت کا دریا جوش میں آگیا اور نِدا آئی، اے علی! (کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم) ہم نے تمہاری شِکَستہ دِلی کے سَبَب اِسے بَخْش دیا۔ چُنانچِہ اُس مُردے پر سے عذاب اُٹھالیا گیا۔ (انیسُ الواعظین ص ۲۵)

کیوں نہ مُشکل کُشا کہوں تم کو! | تم نے بگڑی مِری بنائی ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

مُردوں سے گفتگو

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! امیرُ الْمُؤمِنِین حضرتِ مولائے کائنات، علیُّ الْمُرتَضٰی شیرِ خدا کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کی عظمت وشان کے کیا کہنے! **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی عطا

سے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اہلِ قُبور سے گفتگو فرمالیا کرتے تھے۔ ایک اور **حکایت** پیشِ خدمت ہے۔ چُنانچہ حضرتِ علامہ جَلالُ الدّین السُّیُوطی الشافعی علیہ رَحمۃُ اللہِ القوی نَقْل کرتے ہیں، حضرتِ سَیِّدُ نا سَعید بن مُسَیَّب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، ''ہم امیرُ الْمُؤمِنِین حضرتِ مولائے کائنات، علیُّ الْمُرتَضٰی شیرِ خدا کَرَّمَ اللہُ تعالیٰ وَجْهَهُ الْکَرِیْم کے ہمراہ قبرِستان سے گزرے۔ حضرتِ مولائے کائنات، علیُّ الْمُرتَضٰی شیرِ خدا کَرَّمَ اللّٰہُ تعالیٰ وَجْهَهُ الْکَرِیْم نے ارشاد فرمایا، اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَھْلَ الْقُبُوْرِ وَرَحْمَۃُ اللہِ وَبَرَکَاتُہٗ۔ تم ہم کو اپنی خبریں سُناتے ہو یا ہم تم کو اپنی خبریں سُنائیں؟ راوی کہتے ہیں کہ ہم نے ایک قبر کے اندر سے آواز سُنی وَعَلَیْکَ السَّلَامُ وَرَحْمَۃُ اللہِ وَبَرَکَاتُہٗ یا امیرَ الْمُؤمِنِین کَرَّمَ اللہُ تعالیٰ وَجْهَهُ الْکَرِیْم! آپ کَرَّمَ اللہُ تعالیٰ وَجْهَهُ الْکَرِیْم ہمیں بتایئے ہمارے بعد دنیا میں کیا ہوا؟ تو آپ کَرَّمَ اللّٰہُ تعالیٰ وَجْهَهُ الْکَرِیْم نے فرمایا، ''تمہاری بیویاں نئی شادیاں کرچکیں، تمہارے مال بٹ چکے، اور اولاد یتیموں کے زُمرہ میں شامل ہے، وہ گھر جو تم نے پُختہ بنائے تھے، اُن میں تمہارے دشمن آباد ہوگئے۔ اب تم اپنا حال سُناؤ''۔ تو ایک قبر سے آواز آئی، کفن پھٹ چکے، بال بکھر گئے، کھالیں ٹکڑے ٹکڑے ہوگئیں اور آنکھیں رُخساروں پر بہ گئیں اور نتھنوں کا پیپ بن گیا، جیسا کیا ویسا پایا، جو چھوڑ کر آئے اس میں نقصان

اُٹھایا اور اب اعمال کے بدلے رَہن ہیں۔'' (یعنی جس کے اچّھے اعمال ہوں گے آخرت میں آسائش پائے گا اور بُرے اعمال والا اپنی کرنی کا پھل بھگتے گا) (شرحُ الصُّدور ص ۲۰۹)

رَمَضان کی راتوں میں کھیل کُود

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! گزَشتہ دونوں حِکایات میں ہمارے لئے عبرت کے بے شمار **مَدَنی پھول** ہیں۔ زندہ انسان خوب پُھدکتا ہے مگر جب موت کا شکار ہو کر قبر میں اُتار دیا جاتا ہے، اُس وقت آنکھیں بند ہونے کے بجائے حقیقت میں کُھل چکی ہوتی ہیں۔ اچّھے اعمال اور راہِ خُدائے ذُوالْجلال عَزَّوَجَلَّ میں دیا ہوا مال تو کام آتا ہے مگر جو کچھ دَھن دولت پیچھے چھوڑ آتا ہے اُس میں بھلائی کا اِمکان نہ ہونے کے برابر ہوتا ہے۔ وُرَثاء سے یہ اُمّید کم ہی ہوتی ہے کہ وہ اپنے مرحوم عزیز کی آخرت کی بہتری کیلئے مالِ کثیر خرچ کریں۔ بلکہ مرنے والا اگر حرام و ناجائز مال مَثَلاً گناہوں کے اَسباب جیسا کہ آلاتِ مُوسیقی، وِڈیو گیمز کی دُکان، مِیُوزک سینٹر سینما گھر، شراب خانہ، جُوا کا اڈّا ملاوٹ والے مال کا کاروبار وغیرہ پیچھے چھوڑے تو اُس کیلئے مرنے کے بعد سَخت ترین اور ناقابلِ تصوُّر نقصان ہے۔ **قبر کا بھیانک منظر** نامی حِکایت میں رَمَضانُ الْمبارَک کی بے حُرمتی کرنے والے کا خوفناک انجام پیش کیا گیا ہے۔ اس سے دَرسِ عبرت حاصل کیجئے۔ آہ! صد آہ!

رَمَضانُ المُبارَک کی پاکیزہ راتوں میں کئی نوجوان مَحَلّہ میں کرکٹ، فُٹ بال وغیرہ کھیل کھیلتے، خوب شور مچاتے ہیں اور اِس طرح یہ بدنصیب خود تو عِبادت سے محروم رَہتے ہی ہیں، دوسروں کیلئے بھی بے حد پریشانی کا باعِث بنتے ہیں۔ نہ تو خود عِبادت کرتے ہیں نہ دوسروں کو کرنے دیتے ہیں۔ اِس قِسم کے کھیل اللہ عَزَّوَجَلَّ کی یاد سے غافِل کرنے والے ہیں۔ نیک لوگ تو اِن کھیلوں سے سدا دُور ہی رہتے ہیں۔ خود کھیلنا تو دَرکنار ایسے کھیل تماشے دیکھتے بھی نہیں بلکہ اِس قِسم کے کھیلوں کا آنکھوں دیکھا حال (COMMENTARY) بھی نہیں سُنتے۔ لٰہذا اِن حَرَکات سے ہمیشہ بچنا چاہیے اور خُصُوصاً رَمَضانُ المُبارَک کے بابَرَکت لَمحات تو ہرگز ہرگز اِس طرح برباد نہیں کرنے چاہئیں۔

روزے میں وَقت "پاس" کرنے کے لئے......

کافی نادان ایسے بھی دیکھے جاتے ہیں جو اگرچہ روزہ تو رکھ لیتے ہیں مگر پھر ان بے چاروں کا وَقت ''پاس'' نہیں ہوتا۔ لٰہذا وہ بھی اِحتِرامِ رَمَضان شریف کو ایک طرف رکھ کر حرام وناجائز کاموں کا سَہارا لے کر وَقت ''پاس'' کرتے ہیں اور یُوں **رَمَضان شریف** میں شَطرَنج، تاش، لُڈّو، گانے باجے، وغیرہ میں مشغول ہو جاتے ہیں۔ **یاد رکھئے!** شَطرَنج اور تاش

فرمانِ مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جب تم مُرسلین (علیہم السلام) پر دُرُود پاک پڑھو تو مجھ پر بھی پڑھو، بے شک میں تمام جہانوں کے رب کا رسول ہوں۔

وغیرہ پر کسی قسم کی بازی یا شَرط نہ بھی لگائی جائے تب بھی یہ کھیل ناجائز ہیں۔ بلکہ تاش میں چُونکہ جانداروں کی تصویریں بھی ہوتی ہیں اِس لئے میرے آقا اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے تاش کھیلنے کو مُطْلَقاً حرام لکھا ہے۔ چنانچہ فرماتے ہیں، گَنْجِفَہ (پتّوں کے ذَرِیعے کھیلے جانے والے ایک کھیل کا نام اور) تاش حرامِ مُطْلَق ہیں کہ ان میں علاوہ لَہْو ولَعِب کے تصویروں کی تعظیم ہے۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۲۴ ص ۱٤۱)

افضل عبادت کون سی؟

اے جنّت کے طلبگار روزہ دار اِسلامی بھائیو! رَمَضانُ الْمبارَک کے مُقدّس لمحات کو فُضُولیات وخُرافات میں برباد ہونے سے بچایئے! زندگی بے حد مُختصَر ہے اِس کوغنیمت جانئے، تاش کی گڈّیوں اور فلمی گانوں کے ذَرِیعے وَقت ''پاس'' (بلکہ برباد) کرنے کے بجائے تلاوتِ قرآن اور ذِکرو دُرُود میں وَقت گزارنے کی کوشش فرمایئے۔ بُھوک پیاس کی شِدّت جس قدر زیادہ محسوس ہوگی صبر کرنے پر اِن شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ثواب بھی اُسی قدر زائد ملے گا۔ جیسا کہ منقول ہے، ''اَفْضَلُ الْعِبَادَاتِ اَحْمَزُھَا یعنی افضل عبادت وہ ہے جس میں زَحمت (تکلیف) زِیادہ ہے۔'' (کَشْفُ الْخِفاء وَمُزِیْلُ الْاَلباس ج۱ ص ۱٤۱ حدیث ٤٥٩)

امام شَرَفُ الدّین نَوَوِی (نَ۔وَ۔وِی) علیہ رحمۃ القوی فرماتے ہیں، ''یعنی عبادات میں

مَشَقَّت اور خَرْچ زیادہ ہونے سے ثواب اور فضیلت زیادہ ہو جاتی ہے۔ (شرح صحیح مسلم للنووی ج ۱ ص ۳۹۰) حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم بن اَدْھَم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا فرمانِ معظَّم ہے، ''دُنیا میں جو نیک عَمَل جتنا دُشوار ہو گا قِیامت کے روز نیکیوں کے پلڑے میں اُتنا ہی زِیادہ وَزْن دار ہو گا۔'' (تذکرۃ الاولیاء ص ۹۵) اِن رِوایات سے صاف ظاہِر ہوا کہ ہمارے لئے روزہ رکھنا جتنا دُشوار اور نَفْسِ بدکار کے لئے جس قَدَر ناگوار ہو گا۔ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ الْغَفَّار عَزَّوَجَلَّ بروزِ شُمار میزانِ عَمَل میں اُتنا ہی زیادہ وَزْن دار ہو گا۔

روزے میں زِیادہ سونا

حُجَّةُ الْاِسلام حضرتِ سیِّدُنا امام محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی کیمیائے سعادَت میں فرماتے ہیں، ''روزہ دار کے لئے سُنّت یہ ہے کہ دِن کے وَقْت زِیادہ دیر نہ سوئے بلکہ جاگتا رہے تاکہ بُھوک اور ضُعْف (یعنی کمزوری) کا اَثَر محسوس ہو۔'' (کیمیائے سعادت ص ۱۸۵) (اگرچہ افضل کم سونا ہی ہے پھر بھی اگر ضَروری عبادات کے علاوہ کوئی شخص سویا رہے تو گنہگار نہ ہو گا)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! صاف ظاہِر ہے کہ جو دِن بھر روزہ میں سو کر وَقْت گُزار دے اُس کو روزہ کا پتا ہی کیا چلے گا؟ ذرا سوچو تو سہی!

حُجَّۃُ الْاِسلام حضرتِ سیِّدُنا اِمام مُحَمَّد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی تو زیادہ سونے سے بھی مَنع فرماتے ہیں کہ اِس طرح بھی وَقت فالتو''پاس'' ہوجائے گا۔ تو جو لوگ کھیل تماشوں اور حرام کاموں میں وَقت برباد کرتے ہیں وہ کس قَدَر محرُوم و بدنصیب ہیں۔ اِس مُبارَک مہینے کی قَدر کیجئے، اِس کا اِحترام بجالایئے، اِس میں خُوش دِلی کے ساتھ روزے رکھئے اور **اللہ** عزّوجلّ کی رِضا حاصِل کیجئے۔

اے ہمارے پیارے پیارے **اللہ** عزّوجلّ فیضانِ رَمَضان سے ہر مسلمان کو مالا مال فرما۔ اِس ماہِ مبارک کی ہمیں قدرومنزلت نصیب کر اور اِس کی بےاَدَبی سے بچا۔ اٰمین بجاہِ النَّبیِّ الْاَمین صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِحترامِ ماہِ **رَمَضانُ الْمبارَک** کا دل میں جذبہ بڑھانے، اس کی خوب بَرَکتیں پانے ڈھیروں ڈھیر نیکیاں کمانے اور خود کو گناہوں سے بچانے کیلئے تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول کو اپنانے اور **عاشقانِ رسول** کے ساتھ سنّتوں کی تربیت کے **مَدَنی قافِلوں** کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر فرمانے کی سعادت حاصِل کیجئے۔ **اِن شَاءَ اللہ** عزّوجلّ وہ فوائد حاصِل ہوں گے کہ آپ کی عقل حیران رہ جائے گی۔ ایک عاشِقِ رسول کا روح پرور واقِعہ سنئے اور جھومئے۔ چُنانچہ

فرمانِ مصطفیٰ: [illegible]

روزانہ فکرِ مدینہ کرنے کا انعام

ایک اسلامی بھائی کی تحریر کا خُلاصہ ہے: اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ مجھے **مَدَنی اِنعامات** سے پیار ہے اور روزانہ **فکرِ مدینہ** کرنے کا میرا معمول ہے۔ ایک بار میں تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کے سُنّتوں کی تربِیَت کے مَدَنی قافِلے میں **عاشِقانِ رسول** کے ساتھ صُوبۂ بلوچستان (پاکستان) کے سفر پر تھا۔ اِسی دَوران مجھ گنہگار پر بابِ کرم کُھل گیا۔ ہوا یوں کہ رات کو جب سویا تو قسمت انگڑائی لیکر جاگ اُٹھی، **جنابِ رسالت مآب** صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم خواب میں تشریف لے آئے، ابھی جلوؤں میں گُم تھا کہ لب ہائے مبارَکہ کو جُنبِش ہوئی اور رَحمت کے پھول جھڑنے لگے، الفاظ کچھ یوں ترتیب پائے: جو مَدَنی قافِلے میں **روزانہ فکرِ مدینہ کرتے ہیں میں انہیں اپنے ساتھ جنّت میں لے جاؤں گا۔**"

شکریہ کیوں کر ادا ہو آپ کا یا مصطفیٰ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم
کہ پڑوسی خُلد میں اپنا بنایا شکریہ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

فکرِ مدینہ کیا ہے؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مسلمانوں کی دنیا و آخِرت بہتر بنانے کیلئے سوالنامے کی صورت میں اسلامی بھائیوں کیلئے 72، اسلامی بہنوں کیلئے 63، دینی طَلَبہ کیلئے

92 اور دینی طالبات کیلئے 83 جبکہ مَدَنی مُنّوں کیلئے 40 **مَدَنی انعامات** پیش کئے گئے ہیں۔ **مَدَنی اِنْعامات** کا کارڈ مکتبۃُ المدینہ سے مل سکتا ہے۔ روزانہ **فکرِ مدینہ** کے ذَرِیعے اُس کو پُر کر کے مَدَنی ماہ کی 10 تاریخ کے اندر اندر اپنے یہاں کے **دعوتِ اسلامی** کے ذِمّہ دار کو جَمع کروانا ہوتا ہے۔ اپنے گناہوں کا اِحتِساب کرنے، قَبر و حَشر کے بارے میں غور وفکر کرنے اور اپنے اچھے بُرے کاموں کا جائزہ لیتے ہوئے **مَدَنی انعامات** کا کارڈ پُر کرنے کو **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول میں **فکرِ مدینہ** کرنا کہتے ہیں۔ آپ بھی کارڈ حاصل کر لیجئے اگر فِی الحال پُر نہیں کرنا چاہتے تو نہ سہی، اِتنا تو کیجئے کہ ولیِ کامل، عاشقِ رسول، **اعلیٰ حضرت** امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن کی پچیسویں[25] شریف کی نسبت سے روزانہ کم از کم 25 سیکنڈ کیلئے اُس کو دیکھ لیجئے۔ اِن شاءَ اللہ عزّوجلّ دیکھنے سے پڑھنے اور پڑھتے رہنے سے **فکرِ مدینہ** کرنے اور اِس کارڈ کو بھرنے کا ذِہن بنے گا اور اگر بھرنے کا معمول بن گیا تو اِن شاءَ اللہ عزّوجلّ اس کی بَرَکتیں آپ خود ہی دیکھ لیں گے۔

مَدَنی انعامات پر کرتا ہے جو کوئی عمل
مغفِرت کر بے حساب اس کی خدائے لم یَزَل عزّوجلّ

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

اَحکامِ روزہ (حنفی)[1]

دُرُود شریف کی فضیلت

حضرت سیِّدُنا شیخ احمد بن منصور علیہ رحمۃُ الغفور جب فوت ہوئے تو اہلِ شیراز میں سے کسی نے خواب میں دیکھا کہ وہ شیراز کی جامع مسجد کی مِحراب میں کھڑے ہیں اور اُنہوں نے بہترین حُلّہ (جنّتی لباس) زیبِ تن کیا ہوا ہے اور سر پر موتیوں والا تاج سجا ہوا ہے۔ خواب دیکھنے والے نے حال دریافت کیا تو فرمایا: ''**اللہ** تعالٰی نے مجھے بخشا، کرم فرمایا اور تاج پہنا کر جنّت میں داخل کیا۔'' پوچھا، کس سبب سے؟ فرمایا: ''میں تاجدارِ مدینہ صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم پر کثرت سے دُرُودِ پاک پڑھا کرتا تھا یہی عمل کام آ گیا۔'' اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔ (القولُ البدیع ص ۲۵٤)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

---

[1] فیضانِ سُنّت میں ہر جگہ مسائل فِقہِ حنفی کے مطابق دیئے گئے ہیں۔ لہٰذا شافعی، مالکی اور حنبلی اسلامی بھائی فقہی مسائل کے معاملے میں اپنے اپنے عُلمائے کرام سے رُجوع کریں۔

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم) جو شخص مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنّت کا راستہ بھول گیا۔

اللہ تَبارَکَ وَ تَعالٰی کا کتنا بڑا کرم ہے کہ اُس نے ہم پر ماہِ رَمَضانُ الْمبارَک کے روزے فرض کر کے ہمارے لئے تقوٰی اور اپنی رِضا جُوئی کا سامان فراہم کیا۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ پارہ ۲ سُورۃُ البَقَرۃ کی آیت نمبر ۱۸۳ تا ۱۸٤ میں ارشاد فرماتا ہے:۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۙ اَيَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ ۭ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا اَوْ عَلٰي سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ ۭ وَعَلَي الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهٗ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ ۭ فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَهُوَ خَيْرٌ لَّهٗ ۭ وَاَنْ تَصُوْمُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝

(پ ۲ البقرہ ۱۸۳ تا ۱۸٤)

ترجَمۂ کنزُالایمان: اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کئے گئے جیسے اگلوں پر فرض ہوئے تھے کہ کہیں تمہیں پرہیز گاری ملے، گنتی کے دن ہیں تو تم میں جو کوئی بیمار یا سفر میں ہو تو اتنے روزے اور دِنوں میں اور جنہیں اس کی طاقت نہ ہو وہ بدلہ میں ایک مسکین کا کھانا پھر جو اپنی طرف سے نیکی زِیادہ کرے تو وہ اُس کے لئے بہتر ہے اور روزہ رکھنا تمہارے لئے زیادہ بھلا ہے اگر تم جانو۔

روزہ کس پر فرض ہے؟

توحید و رِسالت کا اِقرار کرنے اور تمام ضَروریاتِ دِین پر ایمان لانے کے بعد جس طرح ہر مُسلمان پر نَماز فَرض قرار دی گئی ہے اِسی طرح **رَمضان شریف** کے **روزے** بھی ہر مُسلمان (مرد و عورت) عاقِل و بالِغ پر **فرض** ہیں۔ دُرِّمُختار میں ہے، روزے ۱۰ شعبانُ المُعظّم ۲ ہ کو فرض ہوئے۔

(دُرِّمُختار مع رَدُّالمُحتار ج۳ ص ۳۳۰)

روزہ فرض ہونے کی وجہ

اِسلام میں اکثر اَعمال کسی نہ کسی رُوح پَرور واقِعہ کی یادتازہ کرنے کے لئے مُقرّر کیے گئے ہیں۔ مَثَلاً **صَفا** اور **مَروَہ** کے درمیان حاجیوں کی سَعْی حضرتِ سَیِّدَتُنا **ہاجرہ** رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی یادگار ہے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اپنے لختِ جگر حضرتِ سَیِّدُنا **اِسماعیل** ذَبیحُ اللہ علیٰ نَبِیِّنا وعلیہ الصّلوٰۃ والسّلام کیلئے پانی تلاش کرنے کیلئے اِن دونوں پہاڑوں کے درمیان **سات بار** چلی اور دوڑی تھیں۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کو حضرتِ سَیِّدَتُنا ھاجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی یہ ادا پسند آگئی، لہٰذا اِسی سُنّتِ **ہاجرہ** رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے باقی رکھتے ہوئے **حاجیوں** اور عُمرہ کرنے والوں کے لئے **صفا و مروہ** کی سَعْی کو واجِب کر دیا۔ اِسی طرح

ماہِ رَمَضانُ الْمبارَک میں سے کچھ دن ہمارے پیارے سرکار، مکّے مدینے کے تاجدار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نے غارِ حرا میں گزارے تھے۔ اِس دَوران آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم دن کو کھانے سے پرہیز کرتے اور رات کو ذِکرُ اللہ عزَّوَجلَّ میں مشغول رہتے تھے۔ تو اللہ عزَّوَجلَّ نے اُن دِنوں کی یاد تازہ کرنے کیلئے روزے فَرض کئے تا کہ اُس کے مَحبوب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کی سُنّت قائم رہے۔

اَنبیائے کرام علیہم السّلام کے روزے

روزہ گزشتہ اُمّتوں میں بھی تھا مگر اُس کی صُورت ہمارے روزوں سے مختلِف تھی۔ رِوایات سے پتا چلتا ہے کہ ''حضرتِ سیِّدُنا آدم صَفِیُّ اللہ علیٰ نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلامُ نے ۱۳، ۱۴، ۱۵ تاریخ کو روزہ رکھا۔''

(کنزالعُمّال ج۸ص۲۵۸ حدیث۲۴۱۸۸)

''حضرتِ سیِّدُنا نُوح نَجِیُّ اللہ علیٰ نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام ہمیشہ روزہ دار رہتے۔'' (ابنِ ماجہ ج ۲ ص ۳۳۳ حدیث ۱۷۱۴)

''حضرتِ سیِّدُنا عیسیٰ روحُ اللہ علیٰ نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام ہمیشہ روزہ رکھتے تھے کبھی نہ چھوڑتے تھے۔'' (کنزالعُمّال، ج۸ص ۳۰۴ حدیث ۲۴۶۲۴)

''حضرتِ سیِّدُنا داؤد علیٰ نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلامُ ایک دن چھوڑ

کر ایک دن روزہ رکھتے'' (صحیح مسلم ص ٥٨٤ حدیث ١١٨٩)

حضرتِ سیِّدُنا سُلیمان علٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام تین دن مہینے کے شُروع میں، تین دن درمیان میں اور تین دن آخِر میں (یعنی مہینے میں ۹ دن) روزہ رکھا کرتے۔ (کَنزُالعُمّال ج ٨ ص ٣٠٤ حدیث ٢٤٦٢٤)

روزہ دار کا ایمان کتنا پختہ ہے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سخت گرمی ہے، پیاس سے حلق سُوکھ رہا ہے، ہونٹ خُشک ہو رہے ہیں، پانی موجود ہے مگر روزہ دار اُس کی طرف دیکھتا تک نہیں، کھانا موجود ہے بھوک کی شِدّت سے حالت دِگرگوں ہے مگر وہ کھانے کی طرف ہاتھ تک نہیں بڑھاتا۔ آپ اندازہ فرمایئے اِس شخص کا خُدائے رَحمٰن عَزَّوَجَلَّ پر کتنا **پختہ ایمان** ہے کیونکہ وہ جانتا ہے کہ اِس کی حَرَکت ساری دُنیا سے تو چُھپ سکتی ہے مگر **اللہ** عَزَّوَجَلَّ سے پوشیدہ نہیں رَہ سکتی۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ پر اس کا یہ یقینِ کامل روزے کا عملی نتیجہ ہے۔ کیونکہ دُوسری عِبادتیں کسی نہ کسی ظاہری حَرَکت سے ادا کی جاتی ہیں مگر روزے کا تَعَلُّق باطِن سے ہے۔ اِس کا حال **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے سِوا کوئی نہیں جانتا اگر وہ چُھپ کر کھا پی لے تب بھی لوگ تو یہی سمجھتے رہیں گے کہ یہ روزہ دار ہے۔ مگر وہ مَحض خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ کے باعث

کھانے پینے سے اپنے آپ کو بچا رہا ہے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہوسکے تو اپنے بچوں کو بھی جلدی جلدی **روزہ** رکھنے کی عادت ڈلوایئے تاکہ جب وہ بالغ ہو جائیں تو اُنہیں **روزہ** رکھنے میں دُشواری نہ ہو۔ چُنانچہ فُقہائے کرام رَحِمَہُمُ اللہ تعالٰی فرماتے ہیں، ''بچّہ کی عُمر دَس سال کی ہو جائے اور اُس میں **روزہ** رکھنے کی طاقت ہو تو اُس سے رَمَضانُ المبارَک میں **روزہ** رکھوایا جائے۔ اگر پُوری طاقت ہونے کے باوُجُود نہ رکھے تو مار کر رکھوایئے اگر رکھ کر توڑ دیا تو قضاء کا حُکم نہ دیں گے۔ اور نَماز توڑ دے تو پھر پڑھوایئے۔ (رَدُّالمُحتار ۳۸۵)

کیا روزے سے آدمی بیمار ہو جاتا ہے؟

بعض لوگوں میں یہ تأثُّر پایا جاتا ہے کہ **روزہ** رکھنے سے انسان کمزور ہو کر بیمار پڑ جاتا ہے۔ حالانکہ ایسا نہیں۔ **الملفوظ** حصّہ دُوُم ص ۱۴۳ پر ہے، میرے آقا **اعلیٰ حضرت** رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ ارشاد فرماتے ہیں: ''ایک سال رَمَضانُ المبارَک سے تھوڑا عرصہ قبل والِدِ مرحوم حضرتِ رئیسُ المُتکلِّمین سَیِّدُنا و مولٰینا نقی علی خان علیہ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن خواب میں تشریف لائے اور فرمایا: بیٹا! آئندہ **رَمَضان شریف** میں تم سخت بیمار ہو جاؤ گے، مگر خیال رکھنا کوئی **روزہ** قضا نہ

ہونے پائے۔ چُنانچہ والِد صاحِب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے حسبُ الِارشاد واقِعی رَمَضانُ الْمبارَک میں سخت بیمار ہوگیا۔ لیکن کوئی **روزہ** نہ چھوٹا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! روزوں ہی کی بَرَکت سے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے مجھے صحّت عطا فرمائی۔ اور صحّت کیوں نہ ملتی کہ سَیِّدُ الْمَحْبُوبِین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا ارشادِ پاک بھی تو ہے: **صُوْمُوْا تَصِحُّوا** یعنی **روزہ** رکھو صِحّتیاب ہوجاؤ گے۔'' (دُرِّمَنثور ج ۱ ص ۴۴۰)

روزے سے صِحّت ملتی ہے

امیرُالْمُؤمِنِین حضرتِ مولائے کائنات، علیُّ الْمُرتَضیٰ شیرِ خدا کَرَّمَ اللّٰہُ تعالیٰ وَجْھَہُ الْکریم سے مَروی ہے، **اللہ** کے پیارے رسول، رسولِ مقبول، سیِّدہ آمِنہ کے گُلشن کے مہکتے پھول عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ورضی اللہ تعالیٰ عنہا کا فرمانِ صحّت نشان ہے، ''بے شک **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے بنی اسرائیل کے ایک نبی علیہ السلام کی طرف وَحْی فرمائی کہ آپ اپنی قوم کو خبر دیجئے کہ جو بھی بندہ میری رِضا کیلئے **ایک دن کا روزہ** رکھتا ہے تو میں اُس کے **جِسْم کو صِحّت** بھی عطا فرماتا ہوں اور اسکو عظیم اَجر بھی دُوں گا۔'' (شُعَبُ الایمان ج ۳ ص ۴۱۲ حدیث ۳۹۲۳)

مِعْدے کا وَرَم

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ احادیثِ مبارَکہ سے مُستَفاد (

مُس ۔ت ۔فاد) ہوا کہ **روزہ** اجر وثواب کے ساتھ ساتھ حُصولِ **صحت** کا بھی ذَرِیعہ ہے۔اب تو سائِنسدان بھی اپنی تحقیقات میں اس حقیقت کوتسلیم کرنے لگے ہیں۔ جیسا کہ آکسفورڈ یونیورسٹی کا پروفیسر مور پالڈ (MOORE PALID) کہتا ہے، ”میں اسلامی علوم پڑھ رہا تھا جب روزوں کے بارے میں پڑھا تو اُچھل پڑا کہ اسلام نے اپنے ماننے والوں کو کیسا عظیمُ الشّان نُسخہ دیا ہے! مجھے بھی شوق ہوا، لہٰذا میں نے مسلمانوں کی طرز پر روزے رکھنے شروع کردیئے۔ عرصۂ دراز سے میرے **مِعْدے پر وَرَم** تھا۔ کچھ ہی دِنوں کے بعد مجھے تکلیف میں کمی محسوس ہوئی میں روزے رکھتا رہا یہاں تک کہ ایک مہینے میں میرا مرض بالکل خَتم ہوگیا!“

حیرت انگیز انکشافات

ہالینڈ کا پادری ایلف گال (ALF GAAL) کہتا ہے، میں نے **شُوگر**، **دل** اور **مِعْدے** کے مریضوں کو مسلسل **30 دن روزے** رکھوائے ، نتیجتاً **شُوگر** والوں کی شوگر کنٹرول ہوگئی، **دِل** کے مریضوں کی گھبراہٹ اور سانس کا پھولنا کم ہوا اور **مِعْدے** کے مریضوں کو سب سے زیادہ فائدہ ہوا۔ ایک اِنگریز ماہرِ نفسیات سگمنڈ فرائیڈ **(SIGMEND FRIDE)** کا بیان ہے، روزے سے جسمانی کھچاؤ، ذِہنی ڈِپریشن اور نفسیاتی امراض کا خاتمہ ہوتا ہے۔

ڈاکٹروں کی تحقیقاتی ٹیم

ایک اخباری رَپورٹ کے مطابق جرمنی، انگلینڈ اور امریکہ کے ماہر ڈاکٹروں کی تحقیقاتی ٹیم رَمَضانُ الْمبارَک میں پاکستان آئی اور اُنہوں نے بابُ المدینہ **کراچی**، مرکزُ الاولیاء رَحِمَھُمُ اللّٰہُ تعالٰی **لاہور** اور دِیارِ مُحدِّثِ اعظم علیہ الرحمۃ **سردارآباد** (فیصل آباد) کاانتخاب کیا۔ جائزہ (SURVEY) کے بعد اُنہوں نے یہ رَپورٹ پیش کی، چُونکہ مسلمان نَماز پڑھتے اور رَمَضانُ الْمبارَک میں اس کی زیادہ پابندی کرتے ہیں اسلئے وُضو کرنے سے .E.N.T یعنی ناک، کان، اور گلے کے اَمراض میں کمی واقع ہوجاتی ہے، نیز مسلمان روزے کے باعِث کم کھاتے ہیں لہٰذا مِعدے جگر، دل اور اَعصاب (یعنی پٹھوں) کے اَمراض میں کم مبتلا ہوتے ہیں۔''

خُوب ڈَٹ کر کھانے سے بیماریاں پیدا ہوتی ہیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! فِی نَفْسِہٖ **روزہ** سے کوئی بیمار نہیں ہوتا بلکہ سَحَری و اِفطاری میں بے اِحتیاطیوں اور بد پرہیزیوں کے سبب نیز دونوں وَقت خوب مُرغَن (یعنی تیل، گھی والی) غِذاؤں کے اِستِعمال اور رات بھر وقتاً فوقتاً کھاتے پیتے رہنے سے روزہ دار بیمار ہوجاتا ہے۔ لہٰذا سَحَری اور اِفطاری کے وَقت کھانے پینے میں اِحتیاط برتنی چاہیے۔ رات کے دَوران

پیٹ میں غذا کا اتنا زیادہ بھی ذخیرہ نہ کرلیا جائے کہ دن بھر ڈکاریں آتی رہیں اور روزے میں بھوک و پیاس کا اِحساس ہی نہ رہے۔ کیونکہ اگر بھوک و پیاس کا احساس ہی نہ رہا تو پھر روزے کا لُطف ہی کیا ہے؟ **روزہ** کا تو مزا ہی اس بات میں ہے کہ سخت گرمی ہو، شِدّت پیاس سے لب سُوکھ گئے ہوں اور بھوک سے خوب نِڈھال ہوچکے ہوں۔ ایسے میں کاش! **مدینۂ منوّرہ** زادھَا اللّٰہُ شرفاً وّ تعظیماً کی میٹھی میٹھی گرمی اور ٹھنڈی ٹھنڈی دُھوپ کی یاد تازہ ہو۔ اور اے کاش! کربلا کے تپتے ہوئے صحرا اور گلستانِ نُبُوّت صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے مہکتے ہوئے توشگفتہ پھولوں، تین دن کی بھوک اور پیاس سے تڑپتے بلکتے مدینے کے "حقیقی مدنی مُنّوں" اور شہنشاہِ مدینہ، سُرورِ قلب وسینہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے بھوکے پیاسے مظلوم شہزادوں کی یاد تڑپانے لگے، اور جس وَقت بھوک اور پیاس کچھ زیادہ ہی ستائے اُس وَقت تسلیم ورِضا کے پیکر، مدینے کے تاجور، نبیوں کے سَرور، محبوبِ داوَر صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے شِکَمِ اَطہَر پر بندھے ہوئے بامُقَدّر پتّھر بھی یاد آجائیں تو کیا کہنے! لہٰذا **میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** واقِعی روزے تو ایسے ہونے چاہئیں کہ ہم اپنے آقاؤں اور سَرکاروں کی حَسین یادوں میں گُم ہوجائیں۔

کیسے آقاؤں کا بندہ ہوں رضاؔ

بول بالے مِری سرکاروں کے (حدائقِ بخشش شریف)

بغیر آپریشن کے وِلادت ہوگئی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! روزے کی نورانیت اور روحانیت پانے اور مَدَنی ذِہن بنانے کیلئے تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہوجائیے اور سنّتوں کی تربیّت کے مَدَنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرے سفر کی سعادت حاصل کیجئے۔ **سبحٰن اللہ**! دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول، سنّتوں بھرے اجتماعات اور مَدَنی قافلوں کی بھی کیا خوب بہاریں اور برکتیں ہیں۔ چُنانچہ حیدر آباد (بابُ الاسلام سندھ) کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کالُبِّ لُباب ہے: غالباً 1998ء کا واقِعہ ہے، میری اَہلیہ اُمید سے تھیں، دن بھی ''پورے'' ہوگئے تھے۔ ڈاکٹر کا کہنا تھا کہ شاید **آپریشن** کرنا پڑیگا۔ تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کا بینَ الاقوامی **تین روزہ سنّتوں بھرا اجتماع** (صحرائے مدینہ ملتان) قریب تھا۔ اجتماع کے بعد سنّتوں کی تربیّت کے 30 دن کے **مَدَنی قافلے** میں عاشِقانِ رسول کے ہمراہ سفر کی میری نیّت تھی۔ اجتماع کیلئے روانگی کے وقت، سامانِ قافِلہ ساتھ لیکر اسپتال پہنچا، چُونکہ خاندان کے دیگر افراد تعاون کیلئے موجود تھے، اہلیہ مُحترمہ نے اشکبار آنکھوں سے مجھے سنّتوں بھرے

اجتماع (ملتان) کیلئے الوداع کیا۔ میرا ذِہن یہ بنا ہوا تھا کہ اب تو مجھے بینَ الاقوامی سنّتوں بھرے اجتماع اور پھر وہاں سے 30 دن کے **مَدَنی قافلے** میں ضَرور سفر کرنا ہے کہ کاش! اس کی بَرَکت سے عافیت کے ساتھ وِلادت ہو جائے۔ مجھ غریب کے پاس تو **آپریشن** کے اَخراجات بھی نہیں تھے! بَہر حال میں مدینۃُ الاولیا **ملتان شریف** حاضِر ہو گیا۔ سنّتوں بھرے اجتماع میں خوب دعائیں مانگیں۔ اجتماع کی اِختتامی **رِقّت انگیز دُعاء** کے بعد میں نے گھر پرفون کیا تو میری امّی جان نے فرمایا، **مبارَک ہو! گزشتہ رات ربِّ کائنات عزوجل نے بِغیر آپریشن کے تمہیں چاند سی مَدَنی مُنّی عطا فرمائی ہے۔** میں نے خوشی سے جھومتے ہوئے عرض کی، امّی جان! میرے لئے کیا حکم ہے؟ آجاؤں یا 30 دن کیلئے مَدَنی قافِلے کا مسافر بنوں؟ امّی جان نے فرمایا، ''بیٹا! بے فِکر ہو کر **مَدَنی قافِلے** میں سفر کرو۔'' اپنی **مَدَنی مُنّی** کی زیارت کی حسرت دل میں دبائے **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ میں 30 دن کے مَدَنی قافِلے میں **عاشِقانِ رسول** کے ساتھ روانہ ہو گیا۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ مَدَنی قافِلے میں سفر کی نیّت کی بَرَکت سے میری مُشکل آسان ہو گئی تھی **مَدَنی قافلوں کی بہاروں** کی بَرَکت کے سبب گھر والوں کا بَہُت زبردست مَدَنی ذِہن بن گیا، حتّٰی کہ میرے بچوں کی امّی کا کہنا ہے، جب آپ **مَدَنی قافِلے**

فرمانِ مصطفٰے (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) جو مجھ پر روزِ جمعہ دُرُود شریف پڑھے گا میں قیامت کے دن اُس کی شفاعت کروں گا۔

کے مسافر ہوتے ہیں میں بچّوں سمیت اپنے آپ کو محفوظ تصوُّر کرتی ہوں۔

آپریشن نہ ہو، کوئی اُلجھن نہ ہو غم کے سائے ڈھلیں، قافِلے میں چلو
بیوی بچّے سبھی، خوب پائیں خوشی خیریت سے رہیں، قافِلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمّد

سابِقہ گناہوں کا کفّارہ

حضرت سیِّدُنا ابوسَعید خُدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رِوایت ہے کہ ہمارے میٹھے میٹھے آقا مکّی مَدَنی مصطَفٰے صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم فرماتے ہیں: ''جس نے رَمضان کا روزہ رکھا اور اُس کی حُدُود کو پہچانا اور جس چیز سے بچنا چاہیے اُس سے بچا تو جو (کچھ گناہ) پہلے کرچکا ہے اُس کا کفّارہ ہوگیا۔''

(الاحسان بترتیب صحیح ابنِ حبّان ج ۵ ص ۱۸۳ حدیث ۳۴۲۴)

روزہ کی جزاء

حضرت سیِّدُنا ابوہُریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رِوایت ہے کہ سلطانِ دوجہان، شَہَنشاہِ کون ومکان، رَحمتِ عالمیان صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم فرماتے ہیں: ''آدمی کے ہر نیک کام کا بدلہ دس سے سات سو گنا تک دیا جاتا ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے فرمایا: اِلَّا الصَّوْمَ فَاِنَّہٗ لِیْ وَاَنَا اَجْزِیْ بِہٖ۔ سوائے روزے کے کہ روزہ میرے لئے ہے اور اِس کی جزا میں خود دوں گا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا مزید ارشاد ہے، بندہ اپنی خواہش اور کھانے کو

صِرف میری وَجہ سے ترک کرتا ہے۔ روزہ دار کیلئے **دو ۲ خوشیاں** ہیں۔ ایک **اِفطار** کے وَقت اور ایک اپنے ربّ عزّوجلّ سے ملاقات کے وَقت۔ روزہ دار کے منہ کی **اللہ** عزّوجلّ کے نزدیک مُشک سے زیادہ پاکیزہ ہے۔"

(صحیح مسلم ص ۵۸۰ حدیث ۱۱۵۱)

مزید ارشاد ہے، "**روزہ** سِپَر (یعنی ڈھال) ہے اور جب کسی کے **روزہ** کا دِن ہو تو نہ بے ہُودہ بکے اور نہ ہی چیخے۔ پھر اگر کوئی اور شخص اِس سے گالم گلوچ کرے یا لڑنے پر آمادہ ہو، تو کہہ دے، میں روزہ دار ہوں۔ (صحیح بخاری ج ۱ ص ۶۲۴ حدیث ۱۸۹۴)

روزہ کا خُصُوصی اِنعام

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ اَحادیثِ مُبارکہ میں **روزہ کی** کئی خُصُوصِیات ارشاد فرمائی گئی ہیں۔ کتنی پیاری بِشارت ہے اُس روزہ دار کے لئے جس نے اِس طرح **روزہ** رکھا جس طرح **روزہ** رکھنے کا حق ہے۔ یعنی کھانے پینے اور جماع سے بچنے کے ساتھ ساتھ اپنے تمام اَعضاء کو بھی گناہوں سے باز رکھا تو وہ روزہ **اللہ** عزّوجلّ کے فضل و کرم سے اُس کیلئے تمام پچھلے گناہوں کا کفّارہ ہو گیا۔ اور حدیثِ مُبارک کا یہ فرمانِ عالیشان تو خاص طور پر قابلِ توجہ ہے جیسا کہ سرکارِ نامدار، بِاِذنِ پروَرْدگار، دو ۲ عالَم کے مالِک و مختار، شہنشاہِ اَبرار صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم اپنے پروَرْدگار عزّوجلّ کا فرمانِ خوشگوار سُناتے ہیں "فَاِنَّهٗ لِیْ وَاَنَا اَجْزِیْ بِهٖ"

یعنی **روزہ** میرے لئے ہے اور اِس کی جزا میں خود ہی دُوں گا۔ حدیثِ قُدسی کے اِس ارشادِ پاک کو بعض مُحدِّثینِ کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ تعالٰی نے، **"اَنَا اُجزیٰ بِہٖ"** بھی پڑھا ہے جیسا کہ **تفسیرِ نعیمی** وغیرہ میں ہے تو پھر معنیٰ یہ ہوں گے، "**روزہ** کی جزا میں خُود ہی ہوں"۔ **سُبْحٰنَ اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ یعنی **روزہ** رکھ کر روزہ دار بذاتِ خود **اللّٰہ** تبارَکَ وَ تعالٰی ہی کو پالیتا ہے۔

نیک اعمال کی جزا جنّت ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! قُرآنِ کریم میں مختلف مقامات پر بیان ہُوا ہے کہ جو اچھے اَعمال کرے گا اُسے جنّت ملے گی۔ چُنانچہ **اللّٰہ** تبارَکَ وَ تعالٰی پارہ ۳۰ سورۃُ البیّنہ کی آیت نمبر ۷ اور ۸ میں ارشاد فرماتا ہے:

اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ اُولٰٓئِكَ هُمْ خَیْرُ الْبَرِیَّةِ ؕ جَزَآؤُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَاۤ اَبَدًا ؕ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَ رَضُوْا عَنْهُ ؕ ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِیَ رَبَّهٗ ۠

(پ ۳۰ البینہ ۷،۸)

ترجمۂ کنزالایمان: بے شک جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے وُہی تمام مخلوق میں بہتر ہیں۔ اُن کا صِلہ اُن کے ربّ عزوجل کے پاس بسنے کے باغ ہیں، جن کے نیچے نہریں بہیں، اُن میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں۔ اللّٰہ (عزوجل) اُن سے راضی اور وہ اُس سے راضی۔ یہ اُس کیلئے ہے جو اپنے ربّ عزوجل سے ڈرے۔

غیرِ صَحابی کیلئے "رضی اللہ تعالیٰ عنہ" کہنا کیسا؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ بات بِالکل غَلَط ہے کہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہنا لکھنا صِرف **صَحابی** کے نام کیساتھ مخصوص ہے۔ پیش کردہ آیات کے اِس آخِری حصّے **رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ وَرَضُوْا عَنْہُ ؕ ذٰلِکَ لِمَنْ خَشِیَ رَبَّہٗ ۝** (ترجَمۂ کنزالایمان: **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اُن سے راضی اور وہ اُس سے راضی۔ یہ اُس کیلئے ہے جو اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرے) نے اِس عوامی غَلَط فَہمی کو جڑ سے اُکھاڑ دیا! خوفِ خُدا عَزَّوَجَلَّ رکھنے والے ہر مُؤمِن کیلئے یہ بِشارتِ عُظمیٰ ارشاد فرمائی گئی ہے کہ جو بھی **اللہ** عَزَّوَجَلَّ سے ڈرنے والا ہے وہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ وَرَضُوْا عَنْہُ کے زُمْرہ میں داخِل ہے۔ اِس میں صَحابی و غیرِ صَحابی کی کوئی تخصیص نہیں، **ہر صَحابی اور ہر وَلی کے لئے** رضی اللہ تعالیٰ عنہ **لکھنا اور بولنا بالکل دُرُست وجائز ہے۔** جس نے ایمان کے ساتھ سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی حَیاتِ ظاہِری میں سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ایک لمحہ بھر بھی صُحبت پائی یا دیکھا اور اس کا ایمان پر خاتمہ ہوا وہ **صَحابی** ہے۔ بڑے سے بڑا ولی، **صَحابی** کے مرتبہ کو نہیں پا سکتا، ہر **صَحابی** عادِل اور قَطعی جنّتی ہے۔

رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بات توضِمناً آ گئی دَراصل بتانا یہ مقصود تھا کہ نَماز، حج، زکوٰۃ، غُرباء کی اِمداد، بیماروں کی عِیادت، مَساکین کی خبر گیری وغیرہ تمام اَعمالِ خَیر سے جنّت ملتی ہے۔ مگر **روزہ** وہ عِبادت ہے، جس سے جنّت والا یعنی خود مالِکِ حقیقی عَزَّوَجَلَّ ہی مِل جاتا ہے۔ کہتے ہیں، کہ

مجھے موتیوں والا چاہئے

ایک مرتبہ محمود غزنوی علیہ رحمۃ القوی نے کچھ قیمتی مَوتی اپنے افسران کے سامنے پھینکتے ہوئے فرمایا: "چُن لیجئے اور خود آگے چل دیئے۔ تھوڑی دُور جانے کے بعد مُڑ کر دیکھا تو اَیاز گھوڑے پر سُوار پیچھے چلا آ رہا ہے۔ پوچھا، اَیاز! کیا تجھے مَوتی نہیں چاہئیں؟ ایاز نے عَرض کی، "عالی جاہ! جو موتیوں کے طالِب تھے وہ موتی چُن رہے ہیں، مجھے تو مَوتی نہیں بلکہ موتیوں والا چاہیے۔"

ہم رسولُ اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) کے جنّت رسولُ اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) کی

اِس سلسلے میں ایک حدیثِ مُبارک بھی مُلاحظہ فرمایئے۔ حضرتِ سیِّدُنا ربیعہ بن کعب اَسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، ایک مرتبہ میں نے حُضُور، سَراپا نُور، فَیض گنجُور، شاہِ غَیُور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو وُضو کروایا

تو رَحمۃٌ لِّلعٰلَمِین صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے خوش ہوکر ارشاد فرمایا: **سَلْ رَبِیعَۃُ!** یعنی رَبیعہ! مانگ کیا مانگتا ہے؟ حضرت رَبیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عَرض کی، **اَسْئَلُكَ مُرَافَقَتَكَ فِی الْجَنَّۃ**، یعنی سرکار صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم جنّت میں آپ کی رَفاقت (یعنی پڑوس) چاہیے۔ (گویا عرض کر رہے ہیں)

تجھ سے تجھی کو مانگ لوں تو سب کچھ مل جائے
سَو۱۰۰ سُوالوں سے یہی ایک سُوال اچھا ہے

دریائے رَحمت مزید جوش میں آیا اور فرمایا، "**اَوَغَیْرَ ذٰلِكَ؟** یعنی کچھ اور مانگنا ہے؟" میں نے عرض کی، "بس صِرْف یہی۔" (یعنی یارسولَ اللہ عزّوجلّ وصلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم! جنّتُ الفِردَوس میں آپ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کا پڑوس مانگنے کے بعد اب دُنیا وعُقبیٰ کی اور کونسی نعمت باقی رہ جاتی ہے جسے مانگا جائے!) ؎

تجھ سے تجھی کو مانگ کر مانگ لی ساری کائنات
مجھ سا کوئی گدا نہیں، تجھ سا کوئی سَخی نہیں

جب حضرتِ سیِّدُنا رَبیعہ بن کَعب اَسلَمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جنّت کی رَفاقت (پڑوس) طَلَب کرچکے اور مزید کسی حاجت کے طَلَب کرنے سے اِنکار کردیا تو اِس پر سرکارِ نامدار، باِذنِ پروردگار دو۲ عالَم کے مالِک ومُختار، شہنشاہِ اَبرار صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ

وسلَّم نے فرمایا:

"**فَاَعِنِّیْ عَلٰی نَفْسِكَ بِكَثْرَةِ السُّجُوْد**" یعنی اپنے نَفْس پر کثرتِ سُجود (یعنی زیادہ نوافل) سے میری مدد کر۔ (صحیح مسلم ص ۲۵۳ حدیث ۴۸۹)

(یعنی ہم نے تمہیں جنّت تو عطا کر ہی دی اب تم بھی بطورِ شکرانہ نوافل کی کثرت کرتے رہو۔)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

جو چاہو مانگ لو!

سُبْحٰنَ اللہ ! سُبْحٰنَ اللہ ! سُبْحٰنَ اللہ ! عَزَّوَجَلَّ اس حدیثِ مبارک نے تو ایمان ہی تازہ کردیا۔ حضرت سیِّدُنا شیخ عبدُالحق مُحَدِّث دِہلوی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں، سرکارِ مدینہ، سلطانِ باقرینہ، قرارِ قلب وسینہ، فیض گنجینہ، صاحِبِ مُعَطَّر پسینہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کا بِلا کسی **تَقْیِید وتَخْصِیص مُطْلَقاً** فرمانا، سَلْ؟ یعنی مانگ کیا مانگتا ہے؟ اِس بات کو ظاہر کرتا ہے کہ سارے ہی مُعامَلات سرورِ کائنات، شاہِ موجودات صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کے مبارک ہاتھ میں ہیں، جو چاہیں جس کو چاہیں اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ کے حُکْم سے عطا کردیں۔ علّامہ بُوصیری رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ **قصیدہ بُردہ شریف** میں فرماتے ہیں۔

فَاِنَّ مِنْ جُوْدِكَ الدُّنْیَا وَضَرَّتَهَا وَمِنْ عُلُوْمِكَ عِلْمَ اللَّوْحِ وَالْقَلَم

یعنی، یارسولَ اللہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم! دُنیا اور آخرت آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم ہی کی سخاوت کا حِصّہ ہے اور لَوح وقَلَم کا عِلْم تو آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کے عُلُومِ مُبارَکہ کا ایک حِصّہ ہے۔

اگر خیریت دُنیا و عُقبیٰ آرزو داری

بَدَرگاہَش بیا وہر چہ مِی خواہی تمنّا کُن

یعنی دُنیا و آخرت کی خیر چاہتے ہو تو اس آستانِ عرش نشان پر آؤ اور جو چاہو مانگ لو!

(اَشِعَّةُ اللُّمعات ج ۱ ص ۴۲۴، ۴۲۵)

خالِق عزوجل کُل نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کو مالِکِ کُل بنا دیا

دونوں جہان دے دیئے قبضہ و اختیار میں

جنتی دروازہ

حضرت سَیِّدُنا سَہل بن عبدُ اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، ماہِ نُبُوَّت، مِہرِ رِسالت، مَنبعِ جُود و سخاوت، قاسِمِ نِعمت، سراپا رَحمت، شافِعِ اُمّت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ عظمت نِشان ہے، ''بے شک جنّت میں ایک دروازہ ہے جسکو **رَیّان** کہا جاتا ہے اس سے قِیامت کے دن روزہ دار داخِل ہوں گے ان کے علاوہ کوئی اور داخِل نہ ہوگا۔ کہا جائے گا روزے دار کہاں ہیں؟ پس یہ لوگ کھڑے ہوں گے ان کے علاوہ کوئی اور

اِس دروازے سے داخل نہ ہوگا۔ جب یہ داخل ہوجائیں گے تو دروازہ بند کردیا جائے گا پس پھر کوئی اس دروازے سے داخل نہ ہوگا۔

(صحیح بخاری ج۱ ص ۶۲۵ حدیث ۱۸۹۶)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُبحٰنَ اللّٰہ! روزہ داروں کا بھی خوب مُقدر ہے۔ بروزِ قیامت ان کا خُصوصی اِعزاز ہوگا۔ جانا جنّت ہی میں ہے دیگر خوش قسمت بھی جُوق در جُوق داخلِ جنّت ہورہے ہوں گے مگر روزہ دار خُصوصی طور پر "بابُ الرَّیّان" سے داخلِ جنّت ہوں گے۔

ایک روزے کی فضیلت

حضرت سَیِّدُنا سَلَمہ بن قَیصر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، رسولوں کے سالار، نبیوں کے سردار، دوعالَم کے مالِک ومختار بِاِذْنِ پروردگار، شہنشاہِ اَبرار عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ خوشبودار ہے، جس نے ایک دن کا روزہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی رِضا حاصل کرنے کیلئے رکھا، **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اُسے جہنَّم سے اتنا دُور کردے گا جتنا کہ ایک کوّا جو اپنے بچپن سے اُڑنا شروع کرے یہاں تک کہ بوڑھا ہوکر مَر جائے۔

(مسند ابی یعلٰی ج۱ ص ۳۸۳ حدیث ۹۱۷)

کوّے کی عمر

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کوّا لمبی عُمر پانے والا پرندہ ہے۔ غُنیَۃُ الطّالِبین میں ہے،

کہا جاتا ہے، ''کوّے کی عُمر پانچ سو سال تک ہوتی ہے''۔

سُرخ یاقوت کا مکان

امیرُ المُؤمِنین حضرتِ سیِّدُنا عُمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مَروی ہے نبیِّ کریم، رءُوفٌ رَّحیم علیہِ اَفضلُ الصَّلٰوۃِ وَالتَّسلیم کا فرمانِ عظیم ہے، ''جس نے ماہِ رَمَضان کا ایک روزہ بھی خاموشی اور سُکون سے رکھا اسکے لئے جنّت میں ایک گھر سُرخ یاقوت یا سبز زبرجد کا بنایا جائے گا۔'' (مَجمَعُ الزَّوائد ج۳ ص۳۴۶ حدیث ۴۷۹۲)

جسم کی زکوٰۃ

حضرتِ سیِّدُنا ابُو ہُریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مَروی ہے حُضورِ پُرنور، شافِعِ یومُ النُّشور صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کا فرمانِ پُرسُرور ہے، ''ہر شَے کیلئے زکوٰۃ ہے اور جسم کی زکوٰۃ **روزہ** ہے اور **روزہ** آدھا صَبْر ہے۔'' (سُنَنِ ابنِ ماجہ ج ۲ ص۳۴۷ حدیث ۱۷۴۵)

سونا بھی عبادت ہے

حضرتِ سیِّدُنا عبدُاللہ بن اَبی اَوفٰی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، مدینے کے تاجور، دلبروں کے دلبر، محبوبِ ربِّ اکبر عَزَّوَجَلَّ وصلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کا فرمانِ مُنوَّر ہے، ''**روزہ دار** کا سونا عبادت اور اسکی خاموشی تسبیح کرنا اور اسکی دعاء قبول اور اسکا عمل مقبول ہوتا ہے۔'' (شُعَبُ الایمان ج۳ ص۴۱۵ حدیث ۳۹۳۸)

سُبحٰن اللہ عزَّوَجَلَّ! روزہ دار کس قدر بَختوَر ہے کہ اُس کا سونا بندگی، خاموشی تسبیح خُداوندی عزَّوَجَلَّ، دعائیں اور اعمالِ حَسنہ مقبولِ بارگاہِ الٰہی عزَّوَجَلَّ ہیں۔

تیرے کرم سے اے کریم! کون سی شے ملی نہیں
جھولی ہماری تنگ ہے، تیرے یہاں کمی نہیں

اَعْضاء کا تسبیح کرنا

اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرتِ سَیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں، میرے سرتاج، صاحبِ معراج صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے: ”جو بندہ **روزہ** کی حالت میں صُبح کرتا ہے، اُس کے لئے آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور اسکے اَعضاء **تسبیح** کرتے ہیں اور آسمانِ دُنیا پر رَہنے والے (فِرِشتے) اسکے لئے سورج ڈوبنے تک **مغفِرت** کی دُعاء کرتے رہتے ہیں۔ اگر وہ ایک یا دو رَکعتیں پڑھتا ہے تو یہ آسمانوں میں اسکے لئے نُور بن جاتی ہیں اور **حُورِ عین** (یعنی بڑی آنکھوں والی حوروں) میں سے اُسکی بیویاں کہتی ہیں، اے **اللہ** عزَّوَجَلَّ تُو اس کو ہمارے پاس بھیج دے ہم اس کے دیدار کی بَہُت زِیادہ مُشتاق ہیں۔ **اور اگر وہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ یا سُبْحٰنَ اللہ یا اللہُ اَکْبَر پڑھتا ہے تو سَتّر ہزار فِرِشتے اُسکا ثواب سورج ڈوبنے تک لکھتے رہتے ہیں۔**

(شُعَبُ الایمان ج ۳ ص ۲۹۹ حدیث ۳۵۹۱)

سُبْحٰنَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! سُبْحٰنَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! سُبْحٰنَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! روزہ دار کے تو وارے ہی نیارے ہیں کہ اسکے لئے آسمان کے دروازے کُھلیں، اسکے جسم کے اَعضاء **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کی تسبیح کریں، آسمانِ دنیا پر رہنے والے ملائکہ غروبِ آفتاب تک اسکے لئے دعائے مغفِرت مانگیں، نماز پڑھے تو اسکے لئے آسمان میں روشنی ہو اور حُورِ عِین یعنی بڑی بڑی آنکھوں والی حوریں جو اس کے لئے مُقرّر ہوئی ہیں وہ جنّت میں اِس کی آمد کا اِنتظار کریں، **لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ یا سُبْحٰنَ اللّٰہ یا اَللّٰہُ اَکْبَرُ** کہے تو ستّر ہزار فِرِشتے غُروبِ آفتاب تک اس کا ثواب لکھیں۔

جنّتی پھل

اَمِیْرُالْمُؤْمِنِین حضرتِ مولائے کائنات، علیُّ الْمُرتَضٰی شیرِ خدا کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم سے رِوایت ہے، امامُ الصّابِرِین، سَیِّدُ الشّاکِرِین، سُلطانُ الْمُتَوَکِّلِین، مُحِبُّ الْفُقَراءِ وَالْمَساکِین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلَّم کا فرمانِ دلنشین ہے: ”جس کو روزے نے کھانے یا پینے سے روک دیا کہ جسکی اسے خواہش تھی تو اللہ تعالیٰ اسے **جنّتی پھلوں** میں سے کِھلائے گا اور جنّتی شراب سے سَیراب کرے گا۔“

(شُعَبُ الایمان ج۳ ص۴۱۰ حدیث ۳۹۱۷)

سونے کا دسترخوان

حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ ابنِ عبّاس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مَروی ہے، مالکِ

جنّت، ساقیٔ کوثر، محبوبِ ربِّ داوَر عَزَّوَجَلَّ و صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ پُر اثر ہے، ''قیامت والے دن روزہ داروں کیلئے ایک **سونے کا دستر خوان** رکھا جائے گا، حالانکہ لوگ (حساب کتاب کے) منتظِر ہوں گے''۔

(کَنزُ العُمّال ج۸ص۲۱۴حدیث۲۳۶٤۰)

سات قِسم کے اعمال

حضرت سَیِّدُ نا عبداللہ ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبیِّ کریم رءوفٌ رَّحیم، محبوبِ ربِّ عظیم عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم فرماتے ہیں: ''**اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک اعمال سات قِسم پر ہیں، ۲ دوعمل واجِب کرنے والے، ۲ دوعملوں کی جزاء (ان کی) مِثل، ایک عمل کی جزاء اپنے سے ۱۰ دس گنا، ایک عمل کی سات ۷۰۰ سو گنا تک اور ایک عمل ایسا ہے کہ اس کا ثواب اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی نہیں جانتا۔ پس جو دو ۲ واجِب کرنے والے ہیں ﴿۱﴾ وہ شخص جو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ سے اِس حال میں ملاکہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی عِبادت اِخلاص کے ساتھ اسطرح کی کہ کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہرایا تو اس کیلئے جنّت واجِب ہوگئی ﴿۲﴾ اور جو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ سے اس حال میں ملا کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرایا تو اس کیلئے دوزخ واجِب ہوگئی۔ اور جس نے ایک گناہ کیا تو اس کی مِثل (یعنی ایک ہی گناہ کی) جزاء پائے گا اور جس نے صِرف

نیکی کا ارادہ کیا تو ایک نیکی کی جزاء پائے گا۔ اور جس نے نیکی کر لی تو وہ دس (نیکیوں کا اجر) پائے گا اور جس نے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں اپنا مال خرچ کیا تو اس کے خرچ کئے ہوئے ایک دِرہم کو سات سو دِرہم اور ایک دینار کو سات سو دینار میں بڑھا دیا جائے گا اور **روزہ** اللہ تعالیٰ کیلئے ہے اسکے رکھنے والے کا ثواب **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے علاوہ کوئی نہیں جانتا۔" (کنزُ العُمّال ج۸ ص۲۱۱ حدیث ۲۳۶۱۶)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جس کا ایمان پر خاتمہ ہو گا وہ یا تو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی رَحمت سے بے حساب یا **معاذَاللہ** عَزَّوَجَلَّ گناہوں کا عذاب ہوا تب بھی بالآخر یقیناً داخلِ جنّت ہو گا۔ اور جس کا (معاذَاللہ عَزَّوَجَلَّ) خاتمہ کُفر پر ہوا وہ ہمیشہ ہمیشہ دوزخ میں رہیگا۔ جس نے ایک گناہ کیا اُس کو ایک ہی گناہ کا بدلہ ملے گا۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی رَحمت کے قربان! صرف **نیکی کی نیّت** کرنے پر ایک نیکی کا ثواب اور اگر نیکی کر لی تو ثواب دس گُنا، راہِ خُدا عَزَّوَجَلَّ میں خرچ کرنے والے کو سات سو گُنا اور **روزہ دار** کی بھی کتنی زبردست عظمت ہے کہ اس کے ثواب کو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے سِوا کوئی نہیں جانتا۔

بے حساب اجر

حضرتِ سیِّدُنا کَعْبُ الْاَحْبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مَروی ہے، فرماتے ہیں، "بروزِ قیامت ایک مُنادی اسطرح نِداء کریگا، ہر بونے والے (یعنی عمل کرنے والے) کو اس کی کھیتی

(یعنی عمل) کے برابر اَجر دیا جائے گا سوائے قُرآن والوں (یعنی عالِمِ قُرآن) اور روزہ داروں کے کہ انہیں بے حدو **بے حِساب اَجْر** دیا جائیگا۔"

(شُعَبُ الْاِیمان ج۳ص۴۱۳حدیث۳۹۲۸)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دنیا میں جیسا بوئیں گے وَیسا کاٹیں گے۔ عُلَمائے کرام رَحِمَهُمُ اللهُ تعالیٰ اور روزہ دار بہُت ہی نصیب دار ہیں کہ بروزِ قِیامت ان کو بے حِساب ثواب سے نوازا جائیگا۔

یَرقان سے صِحَّت مل گئی!

روزوں کی بَرَکتوں کو دوبالا کرنے اور اپنے باطِن میں علمِ دین سے اُجالا کرنے کیلئے تبلیغِ قرانو سنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کے **مَدَنی ماحول** کو اپنالیجئے۔ اپنی اِصلاح کی خاطِر مکتبۃُ الْمدینہ سے **مَدَنی اِنْعامات** کا کارڈ حاصِل کر کے اِس کو پُر کر کے ہر مَدَنی ماہ کی 10 تاریخ کے اندر اندر اپنے یہاں کے **دعوتِ اسلامی** کے ذِمّہ دار کو جَمْع کروایئے اور سنّتوں کی تربیَت کے **مَدَنی قافلوں** میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرے سفر کو اپنا معمول بنایئے۔ **مَدَنی قافِلے** کی بھی کیا خوب بہاریں ہیں چُنانچہ حیدر آباد (بابُ الاسلام سندھ) کے ایک اسلامی بھائی کا کچھ اس طرح بیان ہے۔ غالِباً 1994ء کی بات ہے۔ میرے بچّوں کی امّی کا **یَرقان** کافی بڑھ چکا تھا اور وہ بابُ المدینہ

کراچی کے اندر اپنے میکے میں زیرِ علاج تھیں۔ میں نے **63 دن کیلئے مَدَنی قافلے** میں سفر اختیار کیا اور اس ضمن میں بابُ المدینہ کراچی حاضری ہوئی، فون پر رابطہ کیا، طبیعت کافی تشویشناک تھی، بلوروبن (BLORBIN) تشویشناک حدتک بڑھ چکا تھا تقریباً 25 گلوکوز کی ڈرپیں لگانے کے باوُجُود خاطر خواہ فائدہ نہ ہوا تھا۔ میں نے اُن کو تسلّی دیتے ہوئے کہا، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں **مَدَنی قافلے کا مسافر** ہوں، عاشِقانِ رسول کی صُحبتیں مُیَسَّر ہیں اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ مَدَنی قافِلے کی بَرَکت سے سب بہتر ہو جائے گا۔ اِس کے بعد بھی میں نے برابر رابِطہ رکھا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ روز بروز صحت بہتر ہوتی جارہی تھی۔ پانچویں دن بابُ المدینہ سے آگے سفر درپیش تھا، میں نے جب فون کیا تو مجھے یہ خبرِ فرحت اثر سننے کو ملی، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ **بلوروبن کی رپورٹ نارمل آگئی ہے اور ڈاکٹر نے اطمینان کا اظہار کیا ہے۔** اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر ادا کرتے ہوئے میں خوشی خوشی **عاشِقانِ رسول** کے ہمراہ مَدَنی قافِلے میں مزید آگے سفر پر روانہ ہوگیا۔

زوجہ بیمار ہے، قرض کا بار ہے آؤ سب غم مٹیں، قافِلے میں چلو

کالا یرقان ہے، کیوں پریشان ہے پاؤ گے صحتیں، قافِلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

جہنّم سے دُوری

حضرت سیِّدُنا ابوسعید خُدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مَروی ہے کہ رسولوں کے سالار، نبیوں کے سردار، بِاِذْنِ پروَرْدگار، غیبوں پر خبردار، عَزَّوَجَلَّ وصلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کا فرمانِ مُشکبار ہے، ''جس نے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں ایک دن کا **روزہ** رکھا **اللہ** عَزَّوَجَلَّ **اس کے چہرے کو جہنّم سے ستّر سال کی مَسافت دُور کر دے گا۔**

(صحیح بخاری ج۲ص۲٦٥حدیث ۲۸٤٠)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جہاں روزہ رکھنے کے بے شُمار فضائل ہیں وَہیں بِغیر کسی صحیح مجبوری کے **رَمَضانُ المبارَک** کا **روزہ** تَرک کرنے پر سخت وَعیدیں بھی ہیں۔ **رَمَضان شریف** کا ایک روزہ جو بِلا کسی عُذْرِ شَرْعی جان بُوجھ کر ضائع کر دے تو اب عُمر بھر بھی اگر روزے رکھتا رہے تب بھی اُس چھوڑے ہوئے ایک روزے کی فضیلت کو نہیں پا سکتا۔ چُنانچہ

ایک روزہ چھوڑنے کا نقصان

حضرت سیِّدُنا ابوہُریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، سرکارِ والا تبار، بِاِذْنِ پروَرْدگار، دو[2] جہاں کے مالِک ومختار، شہنشاہِ اَبرار صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم فرماتے ہیں: ''جس نے **رَمَضان** کے ایک دن کا **روزہ** بِغیر رُخصت وبِغیر مَرَض اِفطار کیا (یعنی

نہ رکھا) تو زمانہ بھر کا **روزہ** بھی اُس کی قضا نہیں ہوسکتا اگرچہ بعد میں رکھ بھی لے۔"

(صحیح بُخاری ج۱ص۶۳۸حدیث۱۹۳٤)

یعنی وہ فضیلت جو **رَمَضانُ المبارَک** میں روزہ رکھنے کی تھی اب کسی طرح نہیں پا سکتا۔ لہٰذا ہمیں ہرگز غفلت کا شِکار ہو کر **روزۂ رَمَضان** جیسی عظیم الشان نعمت نہیں چھوڑنی چاہیے۔ جو لوگ **روزہ** رکھ کر بغیر صحیح مجبوری کے توڑ ڈالتے ہیں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے قہر و غَضَب سے خوب ڈریں۔ چُنانچہ

اُلٹے لٹکے ہوئے لوگ

حضرت سیِّدُنا ابُو اُمامہ باہِلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، میں نے سرکارِ مدینہ، سُلطانِ باقرینہ، قرارِ قلب وسینہ، فیض گنجینہ، صاحِبِ مُعطَّر پسینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو یہ فرماتے سُنا، "میں سویا ہوا تھا تو خواب میں دو شخص میرے پاس آئے اور مجھے ایک دُشوار گزار پہاڑ پر لے گئے۔ جب میں پہاڑ کے درمیانی حصّے پر پہنچا تو وہاں بڑی سخت آوازیں آرہی تھیں، میں نے کہا، "یہ کیسی آوازیں ہیں؟" تو مجھے بتایا گیا کہ یہ جہنّمیوں کی آوازیں ہیں۔ پھر مجھے اور آگے لے جایا گیا تو **میں کچھ ایسے لوگوں کے پاس سے گزرا کہ اُن کو اُن کے ٹخنوں کی رگوں میں باندھ کر (اُلٹا) لٹکایا گیا تھا اور اُن لوگوں کے جبڑے پھاڑ**

دیئے گئے تھے جن سے خون بہ رہا تھا۔ تَو میں نے پوچھا، "یہ کون لوگ ہیں؟" تَو مجھے بتایا گیا کہ یہ لوگ **روزہ** اِفطار کرتے تھے قبل اِس کے کہ **روزہ** اِفطار کرنا حَلال ہو۔" (الاحسان بترتیب صحیح ابن حبّان ج۹ص۲۸٦ حدیث۷٤٤۸)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! رَمَضان کا **روزہ** بلا اجازتِ شرعی توڑ دینا بَہُت بڑا گُناہ ہے۔ وَقت سے پہلے اِفطار کرنے سے مُراد یہ ہے کہ **روزہ** تَو رکھ لیا مگر سُورج غُروب ہونے سے پہلے پہلے جان بُوجھ کر کسی صحیح مجبوری کے بِغیر توڑ ڈالا۔ اس حدیثِ پاک میں جو عذاب بیان کیا گیا ہے وہ **روزہ** رکھ کر توڑ دینے والے کیلئے ہے اور جو بِلا عُذرِ شرعی **روزۂ رَمَضان** ترک کر دیتا ہے وہ بھی سَخْت گنہگار اور عذابِ نار کا حقدار ہے۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اپنے پیارے حبیب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلَّم کے طُفیل ہمیں اپنے قہر وغضب سے بچائے۔

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلَّم

تین بدبخت

حضرتِ سَیِّدُنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مَروی ہے، تاجدارِ مدینۂ مُنوَّرہ، سلطانِ مکّۂ مکرَّمہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلَّم کا فرمانِ باقرینہ ہے، "جس نے **ماہِ رَمَضان** کو پایا اور اسکے روزے نہ رکھے وہ شخص شَقی (یعنی بدبخت) ہے۔ جس نے اپنے والِدَین یا

کسی ایک کو پایا اور ان کے ساتھ اچّھا سُلوک نہ کیا وہ بھی شَقی (یعنی بد بخت) ہے اور جس کے پاس میرا ذِکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دُرُود نہ پڑھا وہ بھی شقی (یعنی بد بخت) ہے''۔ (مَجمعُ الزَّوائد ج۳ ص ۳۴۰ حدیث ۴۷۷۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

ناک مٹّی میں مل جائے

حضرت سَیِّدُنا ابوہُریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مَروی ہے، رسولُ اللہ عزّوجلّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ''اُس شخص کی ناک مٹّی میں مل جائے کہ جس کے پاس میرا ذِکر کیا گیا تو اُس نے میرے اوپر دُرُود نہیں پڑھا اور اُس شخص کی ناک مٹّی میں مل جائے جس پر رَمَضان کا مہینہ داخِل ہوا پھر اس کی مغفِرت ہونے سے قبل گزر گیا۔ اور اس آدمی کی ناک مٹّی میں مِل جائے کہ جس کے پاس اسکے والِدَین نے بُڑھاپے کو پالیا اور اس کے والِدَین نے اسکو جنّت میں داخِل نہیں کیا۔ (یعنی بوڑھے ماں باپ کی خدمت کر کے جنّت حاصل نہ کرسکا) (مُسندِاحمد ج۳ ص ۶۱ حدیث ۷۴۵۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

روزے کے ۳ تین درجے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! روزہ کی اگرچہ ظاہِری شَرط یِہی ہے کہ روزہ دار قصداً کھانے پینے اور جِماع سے باز رہے۔ تاہَم روزے کے

فرمانِ مصطفٰی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم) اُس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر دُرُودِ پاک نہ پڑھے۔

کچھ باطِنی آداب بھی ہیں جن کا جاننا ضَروری ہے تا کہ حقیقی معنوں میں ہم **روزہ** کی بَرَکتیں حاصِل کرسکیں۔ چُنانچہ **روزے کے تین دَرَجے ہیں۔**

(۱) عوام کا روزہ (۲) خَواص کا روزہ (۳) اَخَصُّ الخَواص کا روزہ۔

(۱) عوام کا روزہ

روزہ کے لُغوی معنٰی ہیں: ''رُکنا'' لہٰذا شرِیعت کی اِصْطِلاح میں صُبحِ صادِق سے لے کر غُروبِ آفتاب تک قَصْداً کھانے پینے اور جِماع سے ''رُکے رہنے'' کو **روزہ** کہتے ہیں اور یِہی عوام یعنی عام لوگوں کا **روزہ** ہے۔

(۲) خَواص کا روزہ

کھانے پینے اور جِماع سے رُکے رہنے کے ساتھ ساتھ جِسْم کے تمام اَعْضاء کو بُرائیوں سے ''روکنا'' **خَواص** یعنی خاص لوگوں کا **روزہ** ہے۔

(۳) اَخَصُّ الخَواص کا روزہ

اپنے آپ کو تمام تر اُمُور سے ''روک'' کر صِرْف اور صِرْف **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی طرف مُتَوَجِّہ ہونا، یہ **اَخَصُّ الخَواص** یعنی خاصُ الخاص لوگوں کا **روزہ** ہے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ضَرورت اِس اَمْر کی ہے کہ کھانے پینے

وغیرہ سے "رُکے رہنے" کے ساتھ ساتھ اپنے تمام تر اعضائے بدن کو بھی روزے کا پابند بنایا جائے۔

داتا صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا ارشاد

حضرت سیِّدُنا داتا گنج بخش علی ہجویری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: "روزے کی حقیقت "رُکنا" ہے اور رُکے رہنے کی بہُت سی شرائط ہیں مثلاً **معدے** کو کھانے پینے سے رَوکے رکھنا، **آنکھ** کو شہوانی نظر سے روکے رکھنا، **کان** کو غیبت سُننے، زَبان کو فُضُول اور فِتنہ انگیز باتیں کرنے اور **جسم** کو حُکمِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ کی مخالفت سے روکے رکھنا **روزہ** ہے۔ جب بندہ اِن تمام شرائط کی پیروی کرے گا تب وہ **حقیقتاً روزہ دار** ہوگا۔"
(کَشْفُ الْمَحْجُوب ص ۳۵۴،۳۵۳)

افسوس صد کروڑ افسوس! ہمارے اکثر اِسلامی بھائی **روزہ** کے آداب کا بِالکل ہی لحاظ نہیں کرتے، وہ صِرف "بُھوکے پیاسے" رہنے ہی کو بہُت بڑی بہادُری تصوُّر کرتے ہیں۔ **روزہ** رکھ کر بے شُمار ایسے اَفعال کر گزرتے ہیں جو خِلافِ شَرع ہوتے ہیں۔ اِس طرح فِقہی اِعتِبار سے **روزہ** ہو تو جائے گا لیکن ایسا **روزہ** رکھنے سے روحانی کیف وسُرور حاصل نہ ہو سکے گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

روزہ رکھ کر بھی گناہ توبہ! توبہ!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! خُدا عَزَّوَجَلَّ! اپنے حالِ زار پر ترس کھایئے اور غور فرمایئے! کہ روزہ دار ماہِ رَمَضانُ الْمُبارَک میں دن کے وَقت کھانا پینا چھوڑ دیتا ہے حالانکہ یہ کھانا پینا اِس سے پہلے دِن میں بھی بالکل جائز تھا۔ پھر خُود ہی سوچ لیجئے کہ جو چیزیں **رَمَضان شریف** سے پہلے حلال تھیں وہ بھی جب اِس مُبارَک مہینے کے مُقدّس دِنوں میں منْع کردی گئیں۔ تو جو چیزیں رَمَضانُ الْمُبارَک سے پہلے بھی حرام تھیں، مَثَلاً جھوٹ، غیبت، چغلی، بدگمانی، گالم گلوچ، فلمیں ڈرامے، گانے باجے، بدنگاہی، داڑھی مُنڈانا یا ایک مُٹھی سے گھٹانا، والِدین کو ستانا، بلا اجازتِ شَرْعی لوگوں کا دل دُکھانا وغیرہ وہ رَمَضانُ الْمُبارَک میں کیوں نہ اور بھی زیادہ حرام ہوجائیں گی؟ روزہ دار جب رَمَضانُ الْمُبارَک میں حلال وطیّب کھانا پینا چھوڑ دیتا ہے، حرام کام کیوں نہ چھوڑے؟ اب فرمایئے! جو شخص پاک اور حلال کھانا، پینا تو چھوڑ دے لیکن حرام اور جہنّم میں لے جانے والے کام بدستُور جاری رکھے۔ وہ کس قسم کا روزہ دار ہے؟

اللہ عَزَّوَجَلَّ کو کچھ حاجت نہیں

یاد رکھئے! نبیوں کے سلطان، سرورِ ذیشان، محبوبِ رحمٰن عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے، ''جو بُری بات کہنا اور اُس پر عَمَل کرنا نہ چھوڑے تو

اُس کے بھوکا پیاسا رہنے کی **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کو کچھ حاجت نہیں۔"

(صحیح بُخاری ج ۱ ص ۶۲۸ حدیث ۱۹۰۳)

ایک اور مقام پر فرمایا، "صِرْف کھانے اور پینے سے باز رہنے کا نام **روزہ** نہیں بلکہ **روزہ** تو یہ ہے کہ لَغْو اور بے ہُودہ باتوں سے بچا جائے۔"

(مُستَدرَك لِلحَاکِم ج ۲ ص ۶۷ حدیث ۱۶۱۱)

میں روزہ دار ہوں

مطلب یہ کہ روزہ دار کو چاہئے کہ وہ روزے میں جہاں کھانا پینا چھوڑ دیتا ہے، وہاں جُھوٹ، غیبت، چُغلی، بدگمانی، اِلزام تراشی اور بدزبانی وغیرہ گُناہ بھی چھوڑ دے۔ ایک مَقام پر حُضُورِ سَراپا نُور صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم نے فرمایا: تم سے اگر کوئی لڑائی کرے، گالی دے تو تم اُس سے کہدو کہ **میں روزہ سے ہوں**۔

(اَلتَّرغیب وَالتَّرھیب ج ۱ ص ۸۷ حدیث ۱)

روزہ تجھ سے کھولوں گا!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آجکل تو مُعامَلہ ہی اُلٹا ہوگیا ہے یعنی اگر کوئی کسی سے لڑ بھی پڑتا ہے تو گرج کر یُوں گویا ہوتا ہے، "چُپ ہوجا! ورنہ یاد رکھنا میں روزے سے ہوں اور **روزہ تجھ ہی سے کھولوں گا**۔" یعنی تجھے کھا جاؤں گا۔ (مَعاذَاللہ عَزَّوَجَلَّ) توبہ! توبہ! اِس قِسم کی بات ہرگز زبان سے نہ نکلنی چاہیئے بلکہ

عاجزی کا مُظاہَرہ کرنا چاہیئے۔ اِن تمام آفتوں سے ہم صِرف اُسی صُورت میں بچ سکتے ہیں کہ اپنے **اَعضاء کو روزے کا پابند** کرنے کی کوشش کریں۔

اَعضاء کے روزوں کی تعریف

اَعضاء کا روزہ یعنی ''جِسم کے تمام حِصّوں کو گناہوں سے بچانا'' یہ صِرف **روزہ** ہی کیلئے مخصوص نہیں بلکہ پُوری زندگی اِن اَعضاء کو گُناہوں سے بچانا ضَروری ہے اور یہ جبھی ممکن ہے کہ ہمارے دِلوں میں **خوفِ خُدا** عَزَّوَجَلَّ راسِخ ہوجائے۔ آہ! قِیامت کے اُس ہوشرُبا منظر کو یاد کیجئے جب ہر طرف ''نَفسی نَفسی'' کا عالَم ہوگا۔ سُورج آگ برسارہا ہوگا۔ زَبانیں شِدَّتِ پیاس کے سبب مُنہ سے باہَر نِکل پڑی ہوں گی۔ بیوی شَوہر سے، ماں اپنے لَختِ جگر سے اور باپ اپنے نورِ نظر سے نظر بچا رہا ہوگا۔ مُجرِموں کو پکڑ پکڑ کر لایا جارہا ہوگا۔ اُن کے مُنہ پر مُہر ماردی جائے گی اور اُن کے اَعضاء اُن کے گُناہوں کی داستان سُنا رہے ہوں گے جِس کا قُرآن پاک کی ''سُورہ یٰسۤ'' میں یوں تذکِرہ کیا گیا ہے:-

اَلْیَوْمَ نَخْتِمُ عَلٰۤی اَفْوَاهِهِمْ وَ تُكَلِّمُنَاۤ اَیْدِیْهِمْ وَ تَشْهَدُ اَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا یَكْسِبُوْنَ۝

(پ ۲۳ یٰسۤ ۶۵)

ترجَمۂ کنزالایمان: آج ہم اِن کے مُونہوں پر مُہر کردینگے اور ان کے ہاتھ ہم سے بات کریں گے اور ان کے پاؤں ان کے کئے کی گواہی دیں گے۔

آہ! اے کمزور وناتواں اسلامی بھائیو! قِیامت کے اُس کڑے وَقت سے اپنے دِل کو ڈرایئے اور ہر وَقت اپنے تمام اَعضائے بَدَن کو مَعصِیَت کی مُصیبت سے باز رکھنے کی کوشش فرمایئے۔ اب اَعْضاء کے روزے کی تفصیلات پیش کی جاتی ہیں۔

آنکھ کا روزہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آنکھ کا روزہ اِس طرح رکھنا چاہئے کہ آنکھ جب بھی اُٹھے تو صِرف اور صِرف جائز اُمُور ہی کی طرف اُٹھے۔ آنکھ سے مسجِد دیکھئے، قُرآنِ مجید دیکھئے، مزاراتِ اَولیاء رَحِمَہُمُ اللّٰہُ تعالٰی کی زیارت کیجئے، عُلَمائے کرام، مشائخِ عِظام اور **اللّٰہ** تبارَکَ وَ تعالٰی کے نیک بندوں کا دیدار کیجئے، **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ دِکھائے تو کعبۂ مُعَظَّمہ کے اَنوار دیکھئے، مکّۂ مُکرّمہ زادَھَا اللّٰہُ شَرَفاً وَّ تعظِیماً کی مہکی مہکی گلیاں اور وہاں کے وادی و کُہسار دیکھئے، مدینۂ منوَّرہ زادَھَا اللّٰہُ شَرَفاً وَّ تعظِیماً کے دَرو دیوار دیکھئے، سبز سبز گنبد و مینار دیکھئے، میٹھے میٹھے مدینے کے صَحرا و گلزار دیکھئے، سُنہری جالیوں کے اَنوار دیکھئے، جنّت کی پیاری پیاری کیاری کی بہار دیکھئے۔ تاجدارِ اہلسنّت حُضُور مفتیٔ اَعظم ہند سیِّدُنا محمد مُصطَفٰے رضا خان علیہ رَحمۃُ الرَّحمٰن خدائے حنّان و منّان عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہِ بے کس پناہ میں عرض کرتے ہیں ؎

کچھ ایسا کر دے مرے کردگار (عزوجل) آنکھوں میں
ہمیشہ نقش رہے رُوئے یار (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) آنکھوں میں

انہیں نہ دیکھا تو کس کام کی ہیں یہ آنکھیں
کہ دیکھنے کی ہے ساری بہار آنکھوں میں

(سامانِ بخشش شریف)

پیارے روزہ دارو! آنکھ کا روزہ رکھئے اور ضرور رکھئے بلکہ **آنکھ کا روزہ** تو ڈبل بارہ گھنٹے، تیسوں دِن اور بارہ مہینے ہونا چاہئے۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی عطا کردہ **آنکھوں** سے ہرگز ہرگز **فلم** نہ دیکھئے، **ڈرامے** نہ دیکھئے، **نامحرم** عورتوں کو نہ دیکھئے، شہوت کے ساتھ **اَمْرَدوں** کو نہ دیکھئے، کسی کا کھلا ہوا سِتْر نہ دیکھئے، بلکہ بلاضرورت اپنا کھلا ہوا سِتْر بھی نہ دیکھئے، **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی یاد سے غافِل کرنے والے **کھیل تماشے** مَثَلاً ریچھ اور بندر کا ناچ وغیرہ نہ دیکھئے (ان کو نچانا اور ناچ دیکھنا دونوں ناجائز ہیں) کرکٹ، کبڈی، فٹبال، ہاکی، تاش، شطرنج، وِڈیو گیمز، ٹیبل فٹبال وغیرہ وغیرہ کھیل نہ دیکھئے۔ (جب دیکھنے کی اجازت نہیں تو کھیلنے کی اجازت کس طرح ہوسکتی ہے؟ اور اِن میں بعض کھیل تو ایسے ہیں جو نیکر یا چڈی پہن کر کھیلے جاتے ہیں جس کی وجہ سے گھٹنے بلکہ مَعَاذَاللہ عَزَّوَجَلَّ رانیں تک کھلی رہتی ہیں اور اِس طرح دُوسروں کے آگے رانیں یا گھٹنے کھولے رہنا گناہ ہے اور دُوسروں کو اِس طرف نظر کرنا بھی گناہ) کسی کے **گھر** میں بے اِجازت نہ جھانکئے، کسی کا **خط** یا چٹھی (رُخصتِ شرعی کے بغیر) نہ دیکھئے، کسی کی **ڈائری** کی تحریر بھی بے اجازتِ شرعی نہ دیکھئے۔ اور **یاد رکھئے!** حدیثِ

پاک میں ہے، ”جو اپنے بھائی کے **خط** کو بغیر اجازت دیکھتا ہے گویا وہ آگ میں دیکھتا ہے۔“ (مُستَدرَک لِلحاکِم ج٥ ص٣٨٤ حدیث ٧٧٧٩)

اُٹھے نہ آنکھ کبھی بھی گناہ کی جانب عطا کرم سے ہو ایسی ہمیں حیا یا رَبّ! عزوجل

کسی کی خامیاں دیکھیں نہ میری آنکھیں اور سُنیں نہ کان بھی عیبوں کا تذکرہ یا ربّ عزوجل

دکھا دے ایک جھلک سبز سبز گنبد کی
بس ان کے جلووں میں آ جائے پھر قضا یا ربّ عزوجل

کان کا روزہ

کانوں کا روزہ یہ ہے کہ صِرْف اور صِرْف جائز باتیں سُنیں۔ مَثَلاً **کانوں** سے تِلاوت ونَعت سُنئے، سُنّتوں بھرے بیانات سُنئے، اچّھی بات، اَذان واِقامت سُنئے، سُن کر جواب دیجئے، ہرگز ہرگز ڈھول، باجے اور مُوسیقی نہ سُنئے، گانے اور نغمے اور فُضُول یا فُحش لطیفے نہ سُنئے، کسی کی غیبت نہ سُنئے، کسی کی چُغلی نہ سُنئے، کسی کے عَیب ہرگز ہرگز نہ سُنئے اور جب دو آدمی چُھپ کر بات کریں تو کان لگا کر نہ سُنئے۔ **فرمانِ مصطفےٰ** صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم ہے: **جو شخص کسی قوم کی باتیں کان لگا کر سنے اور وہ اِس بات کو ناپسند کرتے ہوں تو قِیامت کے روز اس کے کانوں میں پگھلا ہوا سیسہ ڈالا جائے گا۔** (المعجم الکبیر ج١١ ص ١٩٨)

سُنیں نہ فُحش کلامی نہ غیبت وچغلی — تری پسند کی باتیں فَقَط سنا یاربّ عزوجل

اندھیری قبر کا دل سے نہیں نکلتا ڈر — کروں گا کیا جو تو ناراض ہوگیا یاربّ عزوجل

رسولِ پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم اگر مسکراتے آجائیں

تو گورِ تیرہ میں ہوجائے چاندنا یاربّ عزوجل

زَبان کا روزہ

زبان کا روزہ یہ ہے کہ **زبان** صِرف اور صِرف نیک وجائز باتوں کیلئے ہی حرکت میں آئے۔ مَثَلاً **زبان** سے تِلاوتِ قُرآن کیجئے، ذِکر ودُرُود کا وِرد کیجئے۔ نعت شریف پڑھئے، دَرس دیجئے، سُنّتوں بھرا بیان کیجئے، نیکی کی دعوت دیجئے، اچھی اچھی اور پیاری پیاری دینداری والی باتیں کیجئے۔ فُضُول "بک بک" سے بچتے رہئے۔ خبردار! گالی گلوچ، جھوٹ، غیبت، چغلی وغیرہ سے **زبان** ناپاک نہ ہونے پائے کہ "چمچہ اگر نَجاست میں ڈال دیا جائے تو دو ایک گلاس پانی سے پاک ہوجائے گا مگر **زبان** بے حیائی کی باتوں سے ناپاک ہوگئی تو اِسے سات سُمندر بھی نہیں دھو سکیں گے۔"

زَبان کی بے اِحتیاطی کی تباہ کاریاں

حضرت سیِّدُنا اَنَس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رِوایت ہے، سلطانِ دوجہان شَہَنْشاہِ کون ومکان، رَحْمتِ عالَمیان صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے صَحابۂ کِرام علیہم الرضوان کو ایک دِن **روزہ** رکھنے کا حُکم دیا اور ارشاد فرمایا: "جب تک میں

تمہیں اِجازت نہ دوں، تم میں سے کوئی بھی اِفطار نہ کرے۔'' لوگوں نے **روزہ** رکھا۔ جب شام ہوئی تو تمام صَحابۂ کرام علیہم الرضوان ایک ایک کر کے حاضِرِ خدمتِ بابَرَکت ہو کر عَرْض کرتے رہے، ''**یارسولَ اللہ** عزَّوَجلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم! میں روزے سے رہا، اب مجھے اِجازت دیجئے تاکہ میں **روزہ** کھول دُوں۔'' آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم اُسے اِجازت مَرحَمت فرما دیتے۔ ایک صَحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حاضِر ہو کر عَرْض کی، آقا صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم! میرے گھر والوں میں سے دُونوجوان لڑکیاں بھی ہیں جنہوں نے **روزہ** رکھا اور آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کی خدمتِ بابَرَکت میں آنے سے شرماتی ہیں۔ اُنہیں اجازت دیجئے تاکہ وہ بھی **روزہ** کھول لیں'' **اللہ** کے مَحبوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب عزَّوَجلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نے اُن سے رُخِ انور پھیر لیا، اُنہوں نے دُوبارہ عَرْض کی۔ آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نے پھر چہرۂ انور پھیر لیا۔ جب تیسری بار اُنہوں نے بات دُہرائی تو **غیب دان** رسول صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نے (غَیب کی خبر دیتے ہوئے) ارشاد فرمایا: ''اُن لڑکیوں نے **روزہ** نہیں رکھا وہ کیسی روزہ دار ہیں؟ وہ تو سارا دن لوگوں کا گوشت کھاتی رہیں! جاؤ، ان دُونوں کو حُکم دو کہ وہ اگر روزہ دار ہیں تو قَے کر دیں۔'' وہ صَحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اُن کے پاس تشریف لائے اور انہیں **فرمانِ شاہی** صلَّی اللہ

تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم سُنایا۔ اِن دونوں نے قے کی، تو قے سے خُون اور چِھیچھڑے نکلے۔ اُن صَحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی خِدمتِ بابَرَکت میں واپَس حاضِر ہو کر صُورتِحال عَرْض کی۔ **مَدَنی آقا** صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا: ''اُس ذات کی قَسم! جس کے قَبضۂ قُدرت میں میری جان ہے، اگر یہ اُن کے پیٹوں میں باقی رَہتا، تو اُن دونوں کو آگ کھاتی۔'' (کیوں کہ اُنہوں نے غیبت کی تھی۔) (اَلتَّرغیب وَالتَّرہیب ج۳ص۳۲۸ حدیث ۱۵)

ایک اور رِوایَت میں ہے کہ جب سرکارِ مدینہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے ان صَحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مُنہ پھیرا تو وہ سامنے آئے اور عَرض کی، ''**یا رسولَ اللہ** عَزَّوَجَلَّ وصلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم! وہ دونوں فوت ہو چکی ہیں یا کہا کہ وہ دونوں مَرنے کے قریب ہیں۔'' **سرکارِ مدینہ** صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے حُکم فرمایا: ''اُن دونوں کو میرے پاس لاؤ۔ وہ دونوں حاضِر ہوئیں۔ **سرکارِ عالی وقار** صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے ایک پیالہ منگوایا اور اُن میں سے ایک کو حُکم فرمایا، اس میں قے کرو! اُس نے خون اور پِیپ کی قے کی، حتّٰی کہ پیالہ بھر گیا۔ پھر آپ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے دُوسری کو حُکم دیا کہ تم بھی اِس میں قے کرو! اُس نے بھی اِسی طرح کی قے کی۔ **اللہ** کے پیارے رسول، رسولِ مقبول، سیِّدہ آمِنہ کے گلشن کے مہکتے پھول عَزَّوَجَلَّ و

صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم و رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ارشاد فرمایا: ''اِن دونوں[2] نے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی **حلال کردہ چیزوں** (یعنی کھانا، پینا وغیرہ) **سے تو روزہ رکھا مگر جن چیزوں کو اللہ** عَزَّوَجَلَّ **نے** (علاوہ روزے کے بھی) **حرام رکھا ہے ان** (حرام چیزوں) **سے روزہ اِفطار کرڈالا**۔ ہُوا یُوں کہ ایک لڑکی دُوسری لڑکی کے پاس بیٹھ گئی اور دونوں[2] مِل کر لوگوں کا گوشت کھانے لگیں۔ (یعنی لوگوں کی غیبت کرنے لگیں[1]) (اَلتَّرغیب وَالتَّرہیب ج۲ ص۹۵ الحدیث۸)

عِلمِ غیبِ مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِس حِکایت سے روزِ روشن کی طرح واضح ہوا کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی عطا سے ہمارے میٹھے میٹھے آقا مکّی مَدَنی مصطفےٰ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو **عِلمِ غیب** حاصِل ہے اور آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو اپنے غلاموں کے تمام مُعامَلات معلوم ہوجاتے ہیں۔ جبھی تو اُن لڑکیوں کے بارے میں مسجد شریف میں بیٹھے بیٹھے **غیب کی خبر** ارشاد فرمادی۔ اِس حِکایت سے یہ بھی پتا چلا کہ **غیبت** اور دُوسرے گناہوں کا اِرتِکاب کرنے سے براہِ راست اِس کا اثر روزے پر بھی پڑسکتا ہے جس کی وجہ سے **روزہ** کی تکلیف ناقابلِ برداشت ہوسکتی ہے۔ بہرحال **روزہ** ہو یا

---

[1] مکتبۃ المدینہ کی طرف سے شائع کردہ مُنفرِد رسالہ ''غیبت کی تباہ کاریاں (46 صَفحات)'' پڑھئے۔ ان شاءَ اللہ عزوجل غیبت جیسے گناہِ کبیرہ سے مزید بچنے کا ذِہن بنے گا۔

نہ ہو، **زَبان** قابو ہی میں رکھنی چاہئے ورنہ یہ ایسے گُل کِھلاتی ہے کہ توبہ! اگر ان **تین اُصُولوں** کو پیشِ نظر رکھ لیا جائے تو اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ بڑا نَفْع ہوگا: ﴿۱﴾ بُری بات کہنا ہر حال میں بُرا ہے ﴿۲﴾ فُضُول بات سے خاموشی اَفضل ہے ﴿۳﴾ اچھی بات کرنا خاموشی سے بہتر ہے۔

بری زَبان پہ قفلِ مدینہ لگ جائے ‏ ‏ ‏ فُضُول گوئی سے بچتا رہوں سدا یاربّ! عَزَّوَجَلَّ

کریں نہ تنگ خیالاتِ بد کبھی کردے ‏ ‏ ‏ شُعور و فکر کو پاکیزگی عطا یاربّ! عَزَّوَجَلَّ

بوَقتِ نَزْع سلامت رہے مرا ایماں

مجھے نصیب ہو کلمہ ہے التجاء یاربّ! عَزَّوَجَلَّ

ہاتھوں کا روزہ

ہاتھوں کا روزہ یہ ہے کہ جب بھی ہاتھ اُٹھیں، صِرف نیک کاموں کے لئے اُٹھیں۔ مَثَلاً باطہارت قرانِ مجید کو ہاتھ لگایئے، نیک لوگوں سے **مُصافَحہ** کیجئے۔ فرمانِ مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم: **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی خاطر آپس میں مَحَبَّت رکھنے والے جب باہم ملیں اور مُصافَحہ کریں اور نبی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم) پر دُرُود پاک بھیجیں تو ان کے جدا ہونے سے پہلے دُونوں کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔ (مسند ابی یعلیٰ ج۳ ص۹۵ حدیث ۲۹۵۱) ہو سکے تو کسی **یتیم** کے سر پر شَفْقَت سے ہاتھ پھیریئے کہ ہاتھ کے نیچے جتنے بال آئیں گے ہر بال کے عِوَض ایک ایک نیکی ملے گی۔ (بچہ

یا بچی اُس وقت تک ہی یتیم ہیں جب تک نابالغ ہیں ہُوں ہی بالغ ہوئے یتیم نہ رہے۔ لڑکا بارہ اور پندرہ سال کے درمیان بالغ اور لڑکی نو اور پندرہ سال کے درمیان بالِغہ ہوتی ہے) خبردار! کسی پر **ظلماً** ہاتھ نہ اُٹھیں، **رِشوت** لینے دینے کے لئے نہ اُٹھیں، نہ کسی کا مال **چُرائیں**، نہ **تاش** کھیلیں نہ پتنگ اُڑائیں، نہ کسی **نامَحرم عورت** سے مُصافَحہ کریں۔ (بلکہ شہوت کا اندیشہ ہو تو **اَمرد** سے بھی ہاتھ نہ مِلائیں، اُس کی دل آزاری نہ ہو اس طرح حکمتِ عملی سے کترا جائیں)

ہمیشہ ہاتھ بھلائی کے واسطے اُٹھیں بچانا ظلم و ستم سے مجھے سدا یا ربّ! عزوجل

کہیں کا مجھ کو گناہوں نے اب نہیں چھوڑا عذابِ نار سے بہرِ نبی بچا یا ربّ! عزوجل

الٰہی ایک بھی نیکی نہیں ہے نامے میں عزوجل

فقط ہے تیری ہی رَحمت کا آسرا یا ربّ عزوجل

پاؤں کا روزہ

پاؤں کا روزہ یہ ہے کہ پاؤں اُٹھیں تو صِرف نیک کاموں کیلئے اُٹھیں۔ مَثَلاً پاؤں چلیں تو مساجِد کی طرف چلیں، مزاراتِ اولیاء رحمہم اللہ تعالیٰ کی طرف چلیں، عُلَماء و صُلَحا کی زیارت کے لئے چلیں، سُنّتوں بھرے اِجتماع کی طرف چلیں، نیکی کی دعوت دینے کیلئے چلیں، سُنّتوں کی تربیت کیلئے مَدَنی قافِلوں میں سفر کیلئے چلیں، نیک صُحبتوں کی

طرف چلیں، کسی کی مدد کیلئے چلیں، کاش! **مکّۃُ مکرّمہ** زادھا اللہ شرفاً و تعظیماً و **مدینۂ منوّرہ** زادھا اللہ شرفاً و تعظیماً کی طرف چلیں، سوئے منیٰ و عرفات و مُزدَلِفہ چلیں، طواف و سَعْیْ میں چلیں۔ ہرگز ہرگز سینما گھر کی طرف نہ چلیں، ڈِرامہ گاہ کی طرف نہ چلیں، بُرے دوستوں کی مجلسوں کی طرف نہ چلیں، شَطرَنج، لُڈّو، تاش، کرکِٹ، فُٹ بال، وِڈیو گیمز، ٹیبل فُٹبال وغیرہ وغیرہ کھیل کھیلنے یا دیکھنے کی طرف نہ چلیں، کاش! پاؤں کبھی تو ایسے بھی چلیں کہ بس مدینہ ہی مدینہ لب پر ہو اور سَفَر بھی مدینے کا ہو۔

رہیں بھلائی کی راہوں میں گامزن ہر دم کریں نہ رُخ مرے پاؤں گناہ کا یا ربّ! عزّوجلّ

مدینے جائیں پھر آئیں دوبارہ پھر جائیں اسی میں عمر گزر جائے یا خدا یا ربّ! عزّوجلّ

بقیعِ پاک میں مدفن نصیب ہو جائے

برائے غوث و رضا مُرشِدی ضیا (رحمہم اللہ تعالٰی) یا ربّ! عزّوجلّ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقِعی حقیقی معنوں میں روزے کی بَرَکتیں تو اُسی وَقت نصیب ہوں گی، جب ہم تمام اَعْضاء کا بھی **روزہ** رکھیں گے۔ ورنہ بھوک اور پیاس کے سِوا کچھ بھی حاصِل نہ ہوگا جیسا کہ حضرتِ سیِّدُنا ابوہُریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مَروی ہے کہ سرکارِ عالی وَقار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کا ارشاد ہے، ''بَہُت سے روزہ دار ایسے ہیں کہ اُن کو اُن کے روزے سے بُھوک اور پیاس کے سِوا کچھ

حاصِل نہیں ہوتا، اور بہُت سے قِیام کرنے والے ایسے ہیں کہ اُن کو اُن کے قِیام سے سِوائے جاگنے کے کچھ حاصِل نہیں ہوتا۔"

(سنن ابن ماجہ ج ۲ ص ۳۲۰ حدیث ۱۶۹۰)

یعنی بَعض لوگ **روزہ** تو رکھتے ہیں مگر اپنے اَعضاء کو چُونکہ بُرائیوں سے نہیں بچاتے اِس لئے اُن کو **روزہ** کی نُورانیّت اور اُس کی اَصل رُوح سے محرُومی ہی رَہتی ہے۔ نیز جو لوگ خواہ مخواہ رات جاگ کر گپ شپ لگاتے ہیں۔ انہیں وقت، صحّت اور آخرت کے نقصان کے سوا کچھ ہاتھ نہیں آتا۔

K.E.S.C. میں نوکری مل گئی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! روزے کی نُورانیّت اور رُوحانیّت پانے اور مَدَنی ذِہن بنانے کیلئے تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول سے وابَستہ ہو جائیے اور سنّتوں کی تربیت کے **مَدَنی قافلوں** میں **عاشِقانِ رسول** کے ساتھ سنّتوں بھرے سفر کی سعادت حاصِل کیجئے۔ سبحٰنَ اللہ! دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول، سنّتوں بھرے اجتماعات اور مَدَنی قافِلوں کی بھی کیا خوب بہاریں اور بَرَکتیں ہیں۔ چُنانچہ اَورنگی ٹاؤن (بابُ المدینہ کراچی) کے ایک ذمّہ دار اسلامی بھائی نے اپنے **مَدَنی ماحول** میں آنے اور سلسلۂ رُوزگار پانے کا واقِعہ کچھ یوں بیان فرمایا:

19.6.2003 کو ایک اسلامی بھائی کے دعوت دینے پر **دعوتِ اسلامی** کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع کی طرف رُخ ہوا مگر پابندی نہیں تھی۔ بے رُوزگاری کے سبب پریشانی تھی، ایک اسلامی بھائی کی **انفرادی کوشش** کے نتیجے میں **مَدَنی قافِلہ کورس** کیلئے دعوتِ اسلامی کے عالمی مرکز **فیضانِ مدینہ** میں داخِلہ لے لیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ **عاشِقانِ رسول** کی صُحبتوں اور بَرَکتوں نے مجھ گنہگار پر مَدَنی رنگ چڑھا دیا، اور جینے کا ڈھنگ سکھا دیا۔ **مَدَنی قافِلہ کورس** پورا کرنے کے دوسرے یا تیسرے دن بعض دوستوں نے بتایا کہ .K.E.S.C کو ملازِموں کی ضَرورت ہے، ہم نے بھی درخواستیں جَمع کروادی ہیں آپ بھی کروا دیجئے۔ میں نے عَرض کی، آج کل صِرْف درخواستوں پر کہاں! سِفارِشوں بلکہ (رِشوتوں) پر نوکریوں کی ترکیب بنتی ہے! اپنے پاس تو کچھ بھی نہیں۔ بِالآخِر اُن کے اِصرار پر میں نے ''درخواست'' جَمع کروادی۔ اِبتِداءً تحریری ٹیسٹ ہوئے پھر انٹرویو کے بعد میڈیکل ٹیسٹ کی صورت بنی۔ بے شُمار اَثَر ورُسوخ والی درخواستوں کے باوُجود میں واحِد ایسا تھا کہ ہر جگہ کامیاب رہا! فائنل انٹرویو میں گھر والوں نے زور دیا کہ پینٹ شَرٹ پہن کر جاؤ مگر میں تو **عاشِقانِ رسول** کی صُحبت کی بَرَکت سے اِنگریزی لباس ترک کرچکا تھا لہٰذا سفید شلوار قمیص میں ہی پہنچ گیا۔ افسر نے میرا

مذہبی حُلیہ دیکھ کر مجھ سے بعض اسلامی معلومات کے سُوالات کئے۔ جن کے میں نے بآسانی جوابات دے دیئے کیوں کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں نے یہ سب **مَدَنی قافِلہ کورس** کے اندر سیکھے ہوئے تھے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ بغیر کسی سفارش و رشوت کے مجھے **مُلازمت** مل گئی۔ ہمارے گھر والے **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی قافِلہ کورس اور مَدَنی ماحول کی بَرَکت دیکھ کر دنگ رہ گئے اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ **دعوتِ اسلامی** کے مُحِبّ بن گئے۔ یہ بیان دیتے وَقت اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں دعوتِ اسلامی کی **علاقائی مُشاوَرت** کے خادِم (نگران) کی حیثیت سے اپنے عَلاقے میں **سنّتوں** کے ڈنکے بجا رہا ہوں اور **مَدَنی اِنعامات** و مَدَنی قافِلوں کی دھوم مچا رہا ہوں۔

نوکری چاہئے، آیئے آیئے قافِلے میں چلیں، قافِلے میں چلو
تنگدستی مٹے، دور آفت ہٹے لینے کو بَرَکتیں، قافِلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

رَوزہ کی نِیَّت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! روزہ کیلئے بھی اُسی طرح **نِیَّت** شَرط ہے جس طرح کہ نَماز، زکوٰۃ وغیرہ کے لئے۔ لہٰذا ''بے نِیَّتِ روزہ اگر کوئی اِسلامی بھائی یا اسلامی بہن صُبحِ صادِق کے بعد سے لے کر غُروبِ آفتاب تک بالکل نہ کھائے پئے تب بھی اُس کا

روزہ نہ ہوگا (رَدُّالْمُحتار ج۳ ص ۳۳۱) رَمَضان شریف کا **روزہ** ہو یا نَفل یا **نَذرِ مُعَیَّن** کا روزہ یعنی **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کیلئے کسی مخصوص دِن کے **روزہ** کی مَنّت مانی ہو مَثَلاً خُود سُن سکے اتنی آواز سے یُوں کہا ہو کہ ''مجھ پر **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کیلئے اِس سال رَبیعُ النُّور شریف کی ہر پیر شریف کا **روزہ** ہے۔ تَو یہ **نَذرِ مُعَیَّن** ہے اور اِس مَنّت کا پُورا کرنا واجِب ہوگیا۔ اِن تینوں قِسم کے روزوں کے لئے غُروبِ آفتاب کے بعد سے لیکر ''نِصْفُ النَّہارِ شَرْعی'' (اسے ضَحْوَۂ کُبریٰ بھی کہتے ہیں) سے پہلے پہلے تک جب بھی **نِیَّت** کرلیں **روزہ** ہو جائے گا۔ (رَدُّالْمُحتار ج۳ ص۳۳۲)

نِصْفُ النَّہارِ شَرْعی کا وَقت معلوم کرنے کا طریقہ

شاید آپ کے ذِہن میں یہ سُوال اُبھر رہا ہوگا کہ نِصْفُ النَّہارِ شَرْعی کا وَقت کونسا ہے؟ اِس کا جواب یہ ہے کہ جس دِن کا **نِصْفُ النَّہار** شَرْعی معلوم کرنا ہو اُس دِن کے صُبحِ صادِق سے لے کر غُروبِ آفتاب تک کا وَقت شُمار کرلیجئے اور اُس سارے وَقت کے ۲ دو حصّے کرلیجئے پہلا آدھا حصّہ خَتْم ہوتے ہی ''نِصْفُ النَّہارِ شَرْعی'' کا وَقت شُروع ہوگیا۔ مَثَلاً آج صُبحِ صادِق ٹھیک ۵ پانچ بجے ہے اور غُروبِ آفتاب ٹھیک ۶ چھ بجے۔ تَو ۲ دونوں کے درمیان کا وَقت کُل ۱۳ تیرہ گھنٹے ہوا۔ اِن کے ۲ دو حصّے کریں تو ۲ دونوں میں کا ہر ایک

حِصّہ ساڑھے ۶½ چھ گھنٹے کا ہوا۔ اب صُبحِ صادِق کے ۵ پانچ بجے کے بعد والے اِبتِدائی ساڑھے ۶½ چھ گھنٹے ساتھ مِلا لیجئے۔ تو اِس طرح دِن کے ساڑھے گیارہ بجے "نِصفُ النَّہارِ شَرْعی" کا وَقت شُروع ہو گیا۔ تو اب ان ۳ تین طرح کے روزوں کی **نیّت** نہیں ہو سکتی۔ (رَدُّالْمُحتار ج ۳ ص ۳۴۱ ملخصاً)

بیان کردہ تین قِسم کے روزوں کے عِلاوہ دیگر جتنی بھی اَقْسامِ روزہ ہیں اُن سب کیلئے یہ لازِمی ہے کہ راتوں رات یعنی غُروبِ آفتاب کے بعد سے لیکر صُبحِ صادِق تک **نیّت** کرلیں۔ اگر صُبحِ صادِق ہو گئی تو اب **نیّت** نہیں ہو سکے گی۔ مَثَلاً قَضائے روزۂ رَمضان، کَفّارے کے روزے، قَضائے روزۂ نَفل (روزۂ نَفل شُروع کرنے سے واجِب ہو جاتا ہے۔ اب بے عُذرِ شَرْعی توڑنا گُناہ ہے۔ اگر کسی طرح سے بھی ٹوٹ گیا خواہ عُذر سے ہو یا بلاعُذر، اِس کی قَضا بَہر حال واجِب ہے) "روزۂ نَذرِ غیر مُعَیَّن" (یعنی **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کیلئے روزہ کی مَنّت تو مانی ہو مگر دِن مَخصوص نہ کیا ہو اِس مَنّت کا بھی پورا کرنا واجِب ہے اور **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کیلئے مانی ہوئی ہر شَرْعی مَنّت کا پورا کرنا واجِب ہے۔ جب کہ زَبان سے اِس طرح کے اَلفاظ اتنی آواز سے کہے ہوں کہ خود سن سکے، مَثَلاً اِس طرح کہا، "مجھ پر **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کیلئے ایک **روزہ** ہے" اب چُونکہ اِس میں دِن مَخصوص نہیں کیا کہ کونسا **روزہ** رکھوں گا۔ لِہٰذا زِندگی میں جب بھی مَنّت کی نیّت سے **روزہ** رکھ لیں گے مَنّت ادا ہو جائے گی۔

مَنّت کیلئے زَبان سے کہنا شرط ہے اور یہ بھی شرط ہے کہ کم از کم اتنی آواز سے کہیں کہ خود سُن لیں۔ مَنّت کے اَلفاظ اتنی آواز سے ادا تو کیے کہ خود سُن لیتا مگر بہرا پن یا کسی قِسم کے شور وغُل وغیرہ کی وجہ سے سُن نہ پایا جب بھی مَنّت ہوگئی اس کا پورا کرنا واجِب ہے) وغیرہ وغیرہ ان سب روزوں کی نیّت رات میں ہی کر لینی ضَروری ہے۔

(مُلَخَّص از رَدُّالمُحتار ج۳ ص ۳۴۴)

"مجھے ماہِ رَمَضان سے پیار ہے" کے بِیس حُرُوف کی نسبت سے روزہ کی نیت کے 20 مَدَنی پھول

(۱) ادائے روزۂ رَمَضان اور نَذرِ مُعَیَّن اور نَفل کے روزوں کیلئے نیّت کا وَقت غُروبِ آفتاب کے بعد سے ضَحوۂ کُبریٰ یعنی نِصفُ النَّہارِ شرعی سے پہلے پہلے تک ہے اِس پورے وَقت کے دَوران آپ جب بھی نیّت کرلیں گے یہ روزے ہوجائیں گے۔

(رَدُّالمحتار ج۳ ص ۳۳۲)

(۲) نیّت دِل کے اِرادے کا نام ہے زَبان سے کہنا شَرط نہیں، مگر زَبان سے کہہ لینا مُستَحب ہے اگر رات میں روزۂ رَمَضان کی نیّت کریں تو یُوں کہیں:

نَوَیْتُ اَنْ اَصُوْمَ غَدًا لِلّٰہِ تَعَالٰی مِنْ فَرْضِ رَمَضَانَ۔ ترجمہ: میں نے نیّت کی کہ اللہ عزّوجل کے لئے اس رَمضان کا فَرض روزہ کل رکھوں گا۔

۳ اگر دن میں نیّت کریں تو یُوں کہیں:۔

نَوَیْتُ اَنْ اَصُوْمَ ھٰذَا الْیَوْمَ لِلّٰہِ تَعَالٰی مِنْ فَرْضِ رَمَضَانَ۔ ترجمہ: میں نے نیّت کی کہ اللہ عزّوجل کے لئے اِس رَمضان کا فَرض روزہ رکھوں گا۔ (رَدُّالمحتار ج۳ ص ۳۳۲)

۴ عَرَبی میں نیّت کے کلِمات ادا کرنے اُسی وَقت نِیَّت شُمار کئے جائیں گے جبکہ اُن کے معنیٰ بھی آتے ہوں۔ اور یہ بھی یاد رہے کہ زَبان سے نیّت کرنا خواہ کسی بھی زَبان میں ہو اُسی وَقت کارآمد ہوگا جبکہ اُس وقت دِل میں بھی نیّت مَوجُود ہو۔ (اَیضاً)

۵ نیّت اپنی مادَری زَبان میں بھی کی جاسکتی ہے۔ مگر شَرط یہی ہے کہ عَرَبی میں کریں خواہ کسی اور زَبان میں۔ نیّت کرتے وَقت دِل میں بھی اِرادہ مَوجُود ہو، وَرنہ بے خیالی میں صِرف زَبان سے رَٹے رَٹائے جملے ادا کرلینے سے نیّت نہ ہوگی۔ ہاں اگر بالفرض زَبان سے رَٹی ہوئی نیّت

کہہ لی مگر بعد میں نیّت کیلئے مقرّرہ وَقْت کے اندر دِل میں بھی نیّت کرلی تَو اب نیّت صحیح ہے۔ (رَدُّالمحتار ج۳ ص ۳۳۲)

٦ **اگر** دِن میں **نیّت** کریں تو ضَروری ہے کہ یہ **نیّت** کریں کہ میں صُبح سے روزہ دار ہوں۔ اگر اِس طرح **نیّت** کی کہ اب سے روزہ دار ہوں صُبح سے نہیں، تَو روزہ نہ ہوا۔ (الجَوہَرَۃُ النَّیِّرۃ ج۱ ص ۱۷۵)

٧ **دِن** میں وہ **نیّت** کام کی ہے کہ صُبحِ صادِق سے **نیّت** کرتے وَقت تک روزے کے خِلاف کوئی اَمْر نہ پایا گیا ہو۔ البتّہ اگر صُبحِ صادِق کے بعد بُھول کر کھاپی لیا یا جِماع کرلیا تب بھی **نیّت** صحیح ہوجائے گی۔ کیوں کہ بُھول کر اگر کوئی ڈَٹ کر بھی کھاپی لے تَو اِس سے **روزہ** نہیں جاتا۔

(مُلَخَّص از ردالمحتار ج۳ ص۳۶۷)

٨ **آپ** نے اگر یُوں **نیّت** کی کہ "کل کہیں دعوت ہوئی تو **روزہ** نہیں اور نہ ہوئی تو **روزہ** ہے"۔ یہ **نیّت** صحیح نہیں۔ بَہَر حال آپ روزہ دار نہ ہوئے۔ (عالمگیری ج۱ ص۱۹۵)

٩ **ماہِ رَمَضان** کے دِن میں نہ روزہ کی **نیّت** کی نہ ہی یہ کہ "روزہ نہیں" اگرچہ معلوم ہے کہ یہ رَمَضانُ الْمبارَک کا مہینہ ہے تو **روزہ** نہ ہوگا۔

(عالمگیری ج۱ ص۱۹۵)

۱۰ **غُروب** آفتاب کے بعد سے لیکر رات کے کسی وَقت میں بھی **نیّت** کی پھر اِس کے بعد رات ہی میں کھایا پیا تو **نیّت** نہ ٹُوٹی، وُہی پہلی ہی کافی ہے پھر سے **نیّت** کرنا ضَروری نہیں۔ (الجَوْهَرَةُ النَّيِّرة ج۱ ص۱۷۵)

۱۱ **آپ** نے اگر رات میں روزہ کی **نیّت** تو کی مگر پھر راتوں رات پکّا اِرادہ کرڈالا کہ ''روزہ نہیں رکھوں گا۔'' تو اب وہ آپ کی، کی ہوئی نیّت جاتی رہی۔ اگر نئی **نیّت** نہ کی اور دِن بھر روزہ داروں کی طرح بھوکے پیاسے رہے تب بھی روزہ نہ ہوا۔ (دُرِّمُختار مع ردالمُحتار ج۳ ص۳٤٥)

۱۲ **دورانِ** نَماز کلام (بات چیت) کی **نیّت** تو کی مگر بات نہیں کی تو نَماز فاسِد نہ ہوگی۔ اِسی طرح روزے کے دَوران توڑنے کی صِرف **نیّت** کر لینے سے **روزہ** نہیں ٹوٹے گا جب تک توڑنے والی کوئی چیز نہ کرے۔ (الجَوْهَرَةُ النَّيِّرة ج۱ ص۱۷۵) یعنی صِرف یہ **نیّت** کرلی بس اب میں روزہ توڑ ڈالتا ہوں تو اسطرح اُس وَقت تک **روزہ** نہیں ٹوٹے گا جب تک حَلق کے نیچے کوئی چیز نہ اُتاریں گے یا کوئی ایسا فِعل نہ کر گزریں گے جس سے روزہ ٹوٹ جاتا ہو۔

۱۳ **سَحَری** کھانا بھی **نیّت** ہی ہے۔ خواہ ماہِ رَمضان کے روزے کیلئے ہو یا کسی اور روزے کیلئے مگر جب **سَحَری** کھاتے وَقت یہ اِرادہ ہے کہ صُبح کو

روزہ نہ رکھوں گا تو یہ سَحَری کھانا **نیّت** نہیں۔ (الجَوْهَرَةُ النَّيِّرَة ج ۱ ص ۱۷۶)

۱۴ **رَمَضانُ المبارَک** کے ہر روزے کے لئے نئی **نیّت** ضَروری ہے۔ پہلی تاریخ یا کسی بھی اور تاریخ میں اگر پُورے **ماہِ رَمَضان** کے روزے کی **نیّت** کر بھی لی تو یہ **نیّت** صِرف اُسی ایک دن کے حق میں ہے، باقی دِنوں کیلئے نہیں۔ (اَیضاً ص ۱۶۷)

۱۵ **ادائے** رَمَضان اور **نَذرِ مُعَیَّن** اور نَفل کے علاوہ باقی روزے مَثَلاً قضائے رَمَضان اور **نَذرِ غیرِ مُعَیَّن** اور نَفل کی قضاء (یعنی نفلی روزہ رکھ کر توڑ دیا تھا اُس کی قضاء) اور **نَذرِ مُعَیَّن** کی قضاء اور کَفّارے کا روزہ اور **تَمَتُّع**[1] کا روزہ اِن سب میں عَین صبح چمکتے وقت یا

---

[1] حج کی تین قسمیں ہیں (۱) قِران، (۲) تَمَتُّع (۳) اِفراد۔ قِران اور تَمَتُّع والے پر حج ادا کرنے کے بعد بطورِ شکرانہ حج کی قربانی کرنا واجِب ہے جبکہ اِفراد والے کیلئے مستحب۔ اگر قِران اور تَمَتُّع والے بہُت زیادہ مسکین اور مُحتاج ہیں مگر قِران اور تَمَتُّع کی نیّت کر لی ہے اور اب ان کے پاس نہ کوئی قربانی کے لائق جانور ہے نہ رقم نہ ہی کوئی ایسا سامان وغیرہ ہے جسے فروخت کر کے قربانی کا اِنتِظام کر سکیں تو اب قربانی کے بدلے ان پر دَس روزے واجِب ہونگے۔ تین روزے حج کے مہینوں میں یعنی یکم شوّالُ المُکرّم سے نویں ذِی الْحِجَّۃُ الحرام تک اِحرام باندھنے کے بعد اس بیچ میں جب چاہیں رکھ لیں۔ ترتیب وار رکھنا ضَروری نہیں۔ ناغہ کر کے بھی رکھ سکتے ہیں۔ بہتر یہ ہے کہ سات، آٹھ اور نویں ذِی الْحِجَّۃُ الحرام کو رکھیں اور پھر تیرہ ذِی الحجۃ الحرام کے بعد بقیہ سات روزے جب چاہیں رکھ سکتے ہیں بہتر یہ ہے کہ گھر جا کر رکھیں۔

رات میں **نِیّت** کرنا ضَروری ہے اور یہ بھی ضَروری ہے کہ جو **روزہ** رکھنا ہے خاص اُسی مخصوص روزے کی **نِیّت** کریں۔ اگر اِن روزوں کی **نِیّت** دِن میں (یعنی صُبحِ صادِق سے لیکر ضَحوَۂ کُبریٰ سے پہلے پہلے) کی تو نَفْل ہوئے پھر بھی اِن کا پُورا کرنا ضَروری ہے۔ توڑیں گے تو قَضاء واجِب ہوگی۔ اگرچہ یہ بات آپ کے عِلْم میں ہو کہ میں جو **روزہ** رکھنا چاہتا تھا یہ وہ **روزہ** نہیں ہے بلکہ نَفْل ہی ہے۔

(دُرِّمُختَار مَعَہٗ رَدُّالمُحْتَار ج۳ ص۳۴۴)

۱۶ **آپ** نے یہ گُمان کر کے **روزہ** رکھا کہ میرے ذِمّے روزے کی قَضاء ہے، اب رکھنے کے بعد معلوم ہوا کہ گُمان غَلَط تھا۔ اگر فوراً توڑ دیں تو کوئی حَرَج نہیں۔ البتّہ بہتر یِہی ہے کہ پُورا کرلیں۔ اگر معلوم ہونے کے فوراً بعد نہ توڑا تو اب لازِم ہوگیا اسے نہیں توڑ سکتے اگر توڑیں گے تو قَضاء واجِب ہے۔ (رَدُّالمُحْتَار ج۳ ص۳۴۶)

۱۷ **رات** میں آپ نے قَضاء روزے کی **نِیّت** کی، اگر اب صُبح شُروع ہو جانے کے بعد اِسے نَفْل کرنا چاہتے ہیں تو نہیں کر سکتے۔ (اَیضاً ص ۳۴۵)

۱۸ **دَورانِ** نَماز بھی اگر روزے کی **نِیّت** کی تو یہ **نِیّت** صحیح ہے۔

(دُرِّمُختَار، رَدُّالمُحْتَار ج۳ ص۳۴۵)

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ درود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے۔

(19) **کئی** روزے قضاء ہوں تو **نیّت** میں یہ ہونا چاہیے کہ اُس رَمَضان کے پہلے روزے کی قضاء، دوسرے کی قضاء اور اگر کچھ اِس سال کے قضاء ہوگئے کچھ پچھلے سال کے باقی ہیں تو یہ **نیّت** ہونی چاہئے کہ اِس **رَمَضان** کی قضاء اور اُس **رَمَضان** کی قضاء اور اگر دِن کو **مُعَیَّن** نہ کیا، جب بھی ہوجائیں گے۔ (عالمگیری ج۱ ص۱۹۶)

(20) **معاذَاللہ** عزّوجلّ آپ نے **رَمَضان** کا روزہ قصداً (یعنی جان بُوجھ کر) توڑ ڈالا تھا تو آپ پر اِس **روزہ** کی قضاء بھی ہے اور (اگر کفّارے کی شرائط پائی گئیں تو) ساٹھ روزے کفّارے کے بھی۔ اب آپ نے **اِکسٹھ روزے** رکھ لئے قضاء کا دِن **مُعَیَّن** نہ کیا تو اِس میں قضاء اور کفّارہ دونوں ادا ہوگئے۔ (عالمگیری ج۱ ص۱۹۶)

داڑھی والی بچّی!

روزہ اور دیگر اعمال کی نیّتیں سیکھنے کا جذبہ بیدار کرنے کیلئے تبلیغِ قران وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کے سنّتوں کی تربیّت کے مَدَنی قافِلوں میں **عاشِقانِ رسول** کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر کیجئے اور دونوں جہاں کی برکتیں حاصِل کیجئے۔ آپ کی ترغیب کیلئے مَدَنی قافِلے کی ایک خوشگوار وخوشبودار

مَدَنی بہار آپ کے گوش گزار کرتا ہوں چُنانچہ رنچھوڑ لائن (بابُ المدینہ کراچی) کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خُلاصہ ہے کہ ایک بار **عاشِقانِ رسول** کے تین دن کے **مَدَنی قافلے** میں تقریباً 26 سالہ ایک اسلامی بھائی بھی شریکِ سفر تھے، وہ دُعاء میں بہُت زیادہ گریہ وزاری کرتے تھے۔ اِستِفسار پر بتایا کہ میری ایک ہی **مَدَنی مُنّی** ہے اور اُس کے چہرے پر داڑھی کے بال اُگنے شُروع ہو گئے ہیں! اِس کی وجہ سے مجھے سخت تشویش ہے، ایکسرے اور ٹیسٹ وغیرہ سے سبب سامنے نہیں آ رہا اور کوئی بھی علاج کارگر نہیں ہو پارہا۔ ان کی درخواست پر شُرکائے مَدَنی قافِلہ نے ان کی مَدَنی مُنّی کیلئے دعاء کی۔ سفر مکمَّل ہو جانے کے بعد جب دوسرے دن اُس دُکھیارے اسلامی بھائی سے ملاقات ہوئی تو اُنہوں نے مُسرَّت سے جُھومتے ہوئے یہ خوشخبری سنائی کہ بچّی کی امّی نے بتایا کہ آپ کے **مَدَنی قافلے** میں سفر پر روانہ ہونے کے دوسرے ہی دن اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ حیرت انگیز طور پر مَدَنی مُنّی کے چہرے سے بال ایسے غائب ہوئے ہیں جیسے کبھی تھے ہی نہیں!

ہو گا لُطفِ خدا، آؤ بھائی دُعا مل کے سارے کریں، قافِلے میں چلو
غم سے روتے ہوئے، جان کھوتے ہوئے مرحبا! ہنس پڑیں! ، قافِلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

''حضرتِ سیّدنا علی اصغر'' کے سولہ حُرُوف کی نسبت سے دودھ پیتے بچّوں کیلئے 16 مَدَنی پھول

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے ! **مَدَنی قافِلے** کی بَرَکتوں کی بھی کیا خوب بہاریں ہیں۔ بچّوں کو اَمراض سے بچانے کیلئے شروع میں کی جانے والی اِحتیاطی تدابیر کافی سُودمند ہوسکتی ہیں لہٰذا اِس ضِمن میں **16 مَدَنی پھول** مُلاحَظہ فرمایئے: ﴿1﴾ بچّہ یا بچّی کے پیدا ہونے کے فوراً بعد **یابَرُّ** سات بار (اوّل آخر ایک بار دُرُود شریف) پڑھ کر اگر بچّے کو دم کر دیا جائے تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ بالغ ہونے تک آفتوں سے حفاظت میں رہے گا ﴿۲﴾ پیدائش کے بعد بچّے کو پہلے نمک ملے ہوئے نیم گرم پانی سے نہلایئے پھر سادہ پانی سے غُسل دیجئے تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ بچّہ پھوڑے پھنسی کی بیماریوں سے محفوظ رہے گا ﴿۳﴾ نمک ملے ہوئے پانی سے بچّوں کو کچھ دنوں تک نہلاتے رہیئے کہ یہ بچّوں کی تندُرُستی کیلئے بے حد مُفید ہے۔ اور نیز ﴿٤﴾ نہلانے کے بعد بدن پر سرسوں کے تیل کی مالش بچّوں کی صحّت کے لیے اِکسیر ہے ﴿۵﴾ بچّوں کو دودھ پلانے سے پہلے روزانہ دو۲ تین۳ مرتبہ ایک اُنگلی شہد چٹا دینا کافی فائدہ مند ہے ﴿٦﴾ خواہ جُھولے میں جُھلائیں یا بچھونے پر سُلائیں یا گود میں کِھلائیں ہر حال میں بچّوں کا سر اُونچا رکھئے سر نیچا اور

پاؤں اُونچے نہ ہونے دیجئے کہ نقصان دِہ ہے ﴿۷﴾ وِلادت کے بعد بَہُت تیز روشنی والی جگہ میں رکھنے سے بچّے کی نگاہ کمزور ہو جاتی ہے ﴿۸﴾ جب بچّے کے مَسُوڑھے سخت ہو جائیں اور دانت نکلتے معلوم ہوں تو مَسُوڑھوں پر مُرغ کی چربی مَلا کریں اور ﴿۹﴾ روزانہ ایک ۲ دو مرتبہ مَسُوڑھوں پر شہد مَلا کریں اور بچّے کے سر اور گردن پر تیل کی مالش کرنا مُفید ہے ﴿۱۰﴾ جب دودھ چُھڑوانے کا وَقت آئے اور بچّہ کھانے لگے تو خبردار! اس کو کوئی سَخت چیز نہ چبانے دیجئے، بَہُت ہی نرم اور جلد ہَضْم ہونے والی غِذائیں کِھلایئے ﴿۱۱﴾ گائے یا بکری کا دودھ بھی پِلاتے رہئے ﴿۱۲﴾ حسبِ حیثیت بچّوں کو اِس عمر میں اچّھی خوراک دیجئے کہ اِس عمر میں جو کچھ طاقت بدن میں آجائے گی وہ اگر بچّہ زندہ رہا تو اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ تمام عمر کام آئے گی ﴿۱۳﴾ بچّوں کو بار بار غِذا نہیں دینی چاہئے۔ جب تک ایک غذا ہَضْم نہ ہو جائے دوسری غذا ہر گز مت دیجئے ﴿۱۴﴾ ٹافیاں، مٹھائی اور کھٹائی کی عادت سے بچانا بَہُت بَہُت ضَروری ہے کہ یہ چیزیں بچّوں کی صحّت کے لیے بَہُت ہی نقصان دِہ ہیں ﴿۱۵﴾ بچّوں کو سُوکھے میوے اور تازہ پھل کِھلانا بَہُت ہی اچّھا ہے ﴿۱۶﴾ خَتنہ جتنی چھوٹی عمر میں ہو جائے بہتر ہے تکلیف بھی کم ہوتی اور زخم بھی جلدی بھر جاتا ہے۔

زچّہ و بچّہ کی حفاظت کا رُوحانی نسخہ

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کسی کاغذ پر 55 بار لکھ کر (یا لکھوا کر) حسبِ ضرورت تعویذ کی طرح تہ کر کے موم جامہ یا پلاسٹک کوٹنگ کروا کر کپڑے یا ریگزین یا چمڑے میں سی کر **حامِلہ** گلے میں پہن یا بازو میں باندھ لے اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ **حَمل** کی بھی حفاظت اور **بچّہ** بھی بَلا و آفت سے سلامت رہے۔ اگر **لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ** 55 بار (اوّل و آخر ایک بار درود شریف) پڑھ کر پانی پر دم کر کے رکھ لیں اور پیدا ہوتے ہی **بچّہ کے منہ** پر لگا دیں تو اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ بچّہ ذَہین ہو گا اور بچّوں کو ہونے والی بیماریوں سے محفوظ رہے گا۔ اگر یہی پڑھ کر **زَیت** (یعنی زیتون شریف کے تیل) پر دم کر کے بچّے کے جسم پر نرمی کے ساتھ مَل دیا جائے تو بے حد مُفید ہے۔ اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ کیڑے مکوڑے اور دیگر مُوذی جانور بچّے سے دُور رہیں گے۔ اِس طرح کا پڑھا ہوا زَیت بڑوں کے جِسمانی دردوں میں مالِش کیلئے بھی نہایت کارآمد ہے۔

سَحَری کرنا سُنّت ہے

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے کروڑہا کروڑ اِحسان کہ اُس نے ہمیں **روزہ** جیسی عظیمُ الشان نعمت عطا فرمائی اور ساتھ ہی قُوّت کیلئے **سَحَری** کی نہ صِرف اجازت مَرحمت فرمائی، بلکہ اِس میں ہمارے لئے ڈھیروں ثواب بھی رکھ دیا۔

ہمارے پیارے آقا، مَدَنی مُصطَفےٰ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم اگرچہ کھانے، پینے کے ہماری طرح مُحتاج نہیں۔ تاہم ہمارے پیارے آقا صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم ہم غُلاموں کی خاطِر **سَحَری** فرمایا کرتے تاکہ مَحَبَّت والے غُلام اپنے مُحسِن آقا، شاہِ خَیرُ الْاَنام صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کی سُنَّت سمجھ کر **سَحَری** کرلیا کریں۔ یُوں انہیں دِن کے وَقت روزہ میں قُوَّت کے ساتھ ساتھ **سُنَّت** پر عَمَل کرنے کا ثواب بھی ہاتھ آئے۔

بعض اِسلامی بھائیوں کو دیکھا گیا ہے کہ کبھی **سَحَری** کرنے سے رہ جاتے ہیں تو فخریہ باتیں بناتے ہیں اور یوں کہتے سنائی دیتے ہیں، ہم نے تو **سَحَری** کے بِغیر ہی روزہ رکھ لیا ہے۔ **مکّی مَدَنی آقا** صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کے **دِیوانو! سَحَری** کے بِغیر روزہ رکھنا کوئی کمال تو نہیں جس پر فخر کیا جارہا ہے۔ بلکہ **سَحَری کی سُنَّت** چھُوٹنے پر نَدامت ہونی چاہیئے، افسوس کرنا چاہیئے کہ تاجدارِ رِسالت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کی ایک عظیم سُنَّت چھُوٹ گئی۔

ہزار سال کی عبادت سے بہتر

حضرت سیِّدُنا شیخ شَرَفُ الدّین اَلْمَعروف بابا بُلبُل شاہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، "**اللہ** تبارَکَ وَتَعالٰی نے مجھے اپنی رَحمت سے اِتنی طاقت بخشی ہے کہ میں بِغیر کھائے پیئے اور بِغیر سازوسامان کے اپنی زندَگی گُزار سکتا ہوں۔ مگر چُونکہ یہ اُمور مدینے کے سُلطان، رَحمتِ عالمیان صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کی سُنَّت نہیں

ہیں، اِس لئے میں اِن سے بچتا ہوں، **میرے نزدیک سُنّت کی پَیروی ہزار سال کی عِبادت سے بہتر ہے۔"**

بہر حال تمام تر اَعمال کا حُسن و جمال اِتباعِ سُنّتِ محبوبِ رَبِّ ذُوالجلال عزّوجلّ و صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم ہی میں پنہاں ہے۔

سونے کے بعد سَحَری کی اجازت نہ تھی

اِبتِداءً رات کو اُٹھ کر **سَحَری** کرنے کی اِجازت نہیں تھی۔ روزہ رکھنے والے کو غُروبِ آفتاب کے بعد صِرف اُس وَقت تک کھانے پینے کی اِجازت تھی جب تک وہ سو نہ جائے۔ اگر سوگیا تو اب بیدار ہو کر کھانا پینا ممنوع تھا۔ مگر **اللہ** عزّوجلّ نے اپنے پیارے بندوں پر اِحسانِ عظیم فرماتے ہوئے **سَحَری** کی اجازت مَرحَمت فرمادی اور اِس کا سَبَب یُوں ہوا جیسا کہ **خزائنُ العِرفان** میں **صدرُ الافاضل** حضرتِ علّامہ مولیٰنا سیِّد محمد نعیم الدین مُرادآبادی علیہ رحمۃ اللہ الہادی نَقل کرتے ہیں:

سَحَری کی اجازت کی حکایت

حضرتِ سیِّدُنا صِرمہ بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہما مِحنتی شَخص تھے۔ ایک دن بحالتِ **روزہ** اپنی زمین میں دِن بھر کام کر کے شام کو گھر آئے۔ اپنی زوجہ مُحترمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کھانا طَلَب کیا، وہ

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم): جب تم مُرسلین (علیہم السلام) پر دُرُود پاک پڑھو تو مجھ پر بھی پڑھو، بے شک میں تمام جہانوں کے رب کا رسول ہوں۔

پکانے میں مصروف ہوئیں۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھکے ہوئے تھے، آنکھ لگ گئی۔ کھانا تیار کر کے جب آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جگایا گیا تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کھانے سے اِنکار کردیا۔ کیوں کہ اُن دِنوں (غُروبِ آفتاب کے بعد) سوجانے والے کیلئے کھانا پینا ممنُوع ہوجاتا تھا۔ چُنانچہ کھائے پیئے بِغیر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دوسرے دِن بھی **روزہ** رکھ لیا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کمزوری کے سَبَب **بے ہوش** ہوگئے (تفسیر الخازن ج۱ص۱۲۶) تو ان کے حق میں یہ آیتِ مُقَدَّسہ نازِل ہوئی:-

وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّيَامَ اِلَى الَّيْلِ

ترجَمۂ کنز الایمان: اور کھاؤ اور پیو یہاں تک کہ تمہارے لئے ظاہر ہوجائے سپیدی کا ڈورا سِیاہی کے ڈورے سے پَو پھٹ کر۔ پھر رات آنے تک روزے پُورے کرو۔ (پ ۲ البقرہ ۱۸۷)

اِس آیتِ مُقَدَّسہ میں رات کو سِیاہ ڈورے سے اور صُبحِ صادِق کو سفید ڈورے سے **تشبیہ** (تَش۔بی۔ہ) دی گئی۔ معنیٰ یہ ہیں کہ تمہارے لئے رَمَضانُ المبارَک کی راتوں میں کھانا پینا مُباح (یعنی جائز) قرار دے دیا گیا ہے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ روزہ کا اذان

فَجر سے کوئی تعلُّق نہیں یعنی فَجر کی اَذان کے دَوران کھانے پینے کا کوئی جواز ہی نہیں۔ اَذان ہو یا نہ ہو، آپ تک آواز پہنچے یا نہ پہنچے صُبحِ صادِق ہوتے ہی آپ کو کھانا پینا بالکل ہی بند کرنا ہوگا۔

''سَحَری سنّت ہے'' کے نو حُرُوف کی نسبت سے سَحَری کے مُتعلِّق 9 فرامینِ مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم

﴿۱﴾ **سَحَری** کھایا کرو کیوں کہ سَحَری میں بَرَکت ہے۔''

(صحیح بخاری ج۱ ص۶۳۳ حدیث۱۹۲۳)

﴿۲﴾ ہمارے اور اہلِ کِتاب کے دَرمیان **سَحَری** کھانے کا فرق ہے۔

(صحیح مسلم ص۵۵۲ حدیث۱۰۹۶)

﴿۳﴾ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اور اُس کے فِرِشتے **سَحَری** کھانے والوں پر رحمت نازِل فرماتے ہیں۔ (الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان ج۵ ص۱۹۴ حدیث۳۴۵۸)

﴿۴﴾ **نبیِّ کریم**، رء ُوفٌ رَّحیم، مَحْبُوبِ ربِّ عظیم عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم اپنے ساتھ جب کِسی صَحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو **سَحَری** کھانے کیلئے بُلاتے تو ارشاد فرماتے، ''آؤ بَرَکت کا کھانا کھالو۔''

(سنن ابوداوٗد ج۲ ص۴۴۲ حدیث۲۳۴۴)

﴿۵﴾ **روزہ** رکھنے کیلئے **سَحَری** کھا کر قُوّت حاصِل کرو اور دن (یعنی دوپہر)

کے وَقْت آرام (یعنی قَیلُولہ) کر کے رات کی عِبادت کیلئے طاقت حاصِل کرو۔ (سُنَن ابنِ ماجہ ج۲ ص۳۲۱ حدیث۱۶۹۳)

حدیث ۶: **سَحَری** بَرَکت کی چیز ہے جو اللہ تعالٰی نے تم کو عطا فرمائی ہے، اِس کو مت چھوڑنا۔ (السُّنَنُ الکبریٰ للنسائی ج۲ ص۷۹ حدیث۲۴۷۲)

حدیث ۷: **تین**[۳] آدمی جتنا بھی کھالیں اِن شآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اُن سے کوئی حِساب نہ ہوگا بشرطیکہ کھانا حَلال ہو۔ (۱) روزہ دار اِفطار کے وَقْت (۲) **سَحَری** کھانے والے۔ (۳) مُجاہِد جو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے راستہ میں سَرحدِ اسلام کی حِفاظت کرے۔ (اَلتَّرغِیب وَالتَّرہِیب ج۲ ص۹۰ حدیث۹)

حدیث ۸: **سَحَری** پوری کی پوری بَرَکت ہے پس تم نہ چھوڑو چاہے یِہی ہو کہ تم پانی کا ایک گھونٹ پی لو۔ بے شک **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اور اسکے فِرِشتے رَحْمت بھیجتے ہیں **سَحَری** کرنے والوں پر۔

(مُسندِ امام احمد ج٤ ص۸۸ حدیث۱۱۳۹۶)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بے چَین دلوں کے چَین، رَحْمتِ دارَین، تاجدارِ حَرَمین، سرورِ کونَین، نانائے حَسَنَین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم ورضی اللہ تعالٰی عنہما کے اِن تمام فرامین سے ہمیں یِہی دَرْس ملتا ہے کہ **سَحَری** ہمارے

لئے ایک عظیم نِعمت ہے جس سے بے شُمار جسمانی اور رُوحانی فوائِد حاصِل ہوتے ہیں۔ اِسی لئے آپ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم نے اِسے مُبارَک ناشتہ کہا ہے۔ جیسا کہ

حضرتِ سیِّدُنا عِرباض بن ساریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دَفعہ رَمَضانُ الْمُبارَک میں **رَسُولُ الله** عزّوجلّ وصلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم نے مجھے اپنے ساتھ **سَحَری** کھانے کیلئے بُلایا اور فرمایا، ''آؤ مُبارَک ناشتہ کیلئے۔'' (سُنَنِ ابو داوٗد ج ۲ ص ۴۴۲ حدیث ۲۳۴۴)

کیا روزے کیلئے سَحَری شرط ہے؟

کسی کو یہ غلط فہمی نہ ہو جائے کہ **سَحَری** روزہ کیلئے شَرط ہے۔ ایسا نہیں **سَحَری** کے بِغیر بھی **روزہ** ہو سکتا ہے۔ مگر جان بُوجھ کر **سَحَری** نہ کرنا مُناسِب نہیں کہ ایک عظیم سُنّت سے مَحرومی ہے اور یہ بھی یاد رہے کہ **سَحَری** میں خُوب ڈَٹ کر کھانا ہی ضَروری نہیں۔ چند کھجوریں اور پانی ہی اگر بہ نیّتِ **سَحَری** استِعمال کرلیں جب بھی کافی ہے بلکہ کھجور اور پانی سے تو **سَحَری** کرنا سُنّت بھی ہے جیسا کہ

کھجور اور پانی سے سحری کرنا سُنّت ہے

حضرت سَیِّدُ نا اَنَس بِن مالِک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ تاجدارِ مدینہ، سُرورِ قلب و سینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم **سحری** کے وَقت مجھ سے فرماتے: ''میرا روزہ رکھنے کا ارادہ ہے مجھے کچھ کِھلاؤ۔ تو میں کچھ کھجوریں اور ایک برتن میں پانی پیش کرتا۔'' (السُّنَنُ الکُبریٰ لِلنَّسائی ج۲ ص۸۰ حدیث ۲۴۷۷)

کھجور بہترین سحری ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ روزہ دار کیلئے ایک تو **سحری** کرنا بذاتِ خود **سُنّت** ہے اور کھجور اور پانی سے **سحری** کرنا دوسری سُنّت بلکہ کھجور سے **سحری** کرنے کی تو ہمارے آقا و مولیٰ، مدینے والے مصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ترغیب بھی دلائی ہے۔ چُنانچہ سَیِّدُ نا سائب بِن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، **اللہ** کے پیارے حبیب، حبیبِ لبیب، عَزَّوَجَلَّ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''نِعۡمَ السَّحُوۡرُ التَّمۡرُ۔ یعنی کھجور بہترین **سحری** ہے۔''

(اَلتَّرۡغِیب وَالتَّرۡھِیب ج۲ ص۹۰ حدیث ۱۲)

ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا، نِعۡمَ سَحُوۡرُ الۡمُؤۡمِنِ التَّمۡرُ۔ ''یعنی **کھجور** مومن کی بہترین **سحری** ہے''۔

(سنن ابوداوٗد ج ۲ ص۴۴۳ حدیث ۲۳۴۵)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کھجور اور پانی کا جمع کرنا بھی **سَحَری** کے لئے شرط نہیں صِرف تھوڑا سا پانی بھی اگر بہ نیّتِ **سَحَری** پی لیا جائے تو اِس سے بھی **سَحَری کی سنّت** ادا ہو جائے گی۔

سَحَری کا وَقْت کب ہوتا ہے؟

عَرَبی کی مشہور کتابِ لُغت ''قامُوس'' میں ہے کہ **سَحَر** اُس کھانے کو کہتے ہیں جو صُبح کے وَقْت کھایا جائے۔'' حنفیوں کے زبردست پیشوا حضرتِ علّامہ مولیٰنا علی بن سلطان محمد المعروف مُلّا علی قاری علیہ رَحْمۃُ الباری فرماتے ہیں، ''بعضوں کے نزدیک **سَحَری** کا وَقْت **آدھی رات** سے شُروع ہو جاتا ہے۔''

(مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوٰۃ المصابیح ج٤ ص٤٧٧)

سَحَری میں تاخیر اَفضل ہے جیسا کہ حدیثِ مُبارک میں آتا ہے کہ حضرتِ سَیِّدُنا یَعْلیٰ بن مُرّہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رِوایت ہے کہ پیارے سرکار، مدینے کے تاجدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم نے فرمایا: ''تین چیزوں کو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ محبوب رکھتا ہے (۱) اِفطار میں جلدی اور (۲) **سَحَری** میں تاخیر اور (۳) نماز (کے قِیام) میں ہاتھ پر ہاتھ رکھنا۔''

(اَلتَّرغِیب وَالتَّرہِیب ج٢ ص٩١ حدیث٤)

سَحَری میں تاخیر سے کونسا وَقت مُراد ہے؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سحری میں تاخیر کرنا مُستَحَب ہے اور دیر سے **سَحَری** کرنے میں زیادہ ثواب مِلتا ہے۔ مگر اتنی تاخیر بھی نہ کی جائے کہ صُبحِ صادِق کا شُبہ ہونے لگے! یہاں ذِہن میں یہ سُوال پیدا ہوتا ہے کہ ''تاخیر'' سے مُرادکونسا وَقت ہے؟ مُفَسِّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان ''تفسیرِ نعیمی'' میں فرماتے ہیں کہ اِس سے مُراد **رات کا چھٹا حِصّہ** ہے۔ پھر سُوال ذِہن میں اُبھرا کہ رات کا چھٹا حِصّہ کیسے معلوم کیا جائے؟ اِس کا جواب یہ ہے کہ **غُروبِ آفتاب سے لیکر صُبحِ صادِق تک رات کہلاتی ہے۔** مَثَلاً کسی دِن **سات** بجے شام کو سُورج غُروب ہوا اور پھر **چار** بجے صُبحِ صادِق ہوئی۔ اِس طرح غروبِ آفتاب سے لیکر صُبحِ صادِق تک جو نو گھنٹے کا وَقفہ گُزرا وہ رات کہلایا۔ اب رات کے اِن نو گھنٹوں کے برابر برابر چھ حصّے کر دیجئے۔ ہر حِصّہ **ڈیڑھ گھنٹے** کا ہوا اب رات کے آخِری ڈیڑھ گھنٹے (یعنی اڑھائی بجے تا چار بجے) کے دَوران صُبحِ صادِق سے پہلے پہلے جب بھی **سَحَری** کی، وہ تاخیر سے کرنا ہوا۔ **سَحَری** و اِفطار کا وَقت عُمُوماً روزانہ تبدیل ہوتا رہتا ہے۔ بیان کئے ہوئے طریقے کے مطابق جب بھی چاہیں رات کا چھٹا حصّہ نِکال سکتے ہیں اگر رات

سَحَری کرلی اور روزہ کی نِیَّت بھی کرلی۔ بلکہ عوامی اِصطِلاح میں ''روزہ بند'' بھی کرلیا پھر بھی بَقِیَّہ رات میں جب چاہیں کھاپی سکتے ہیں۔ نئی نِیَّت کی حاجت نہیں۔

اَذانِ فجر نَماز کیلئے ہے نہ کہ روزہ بند کرنے کیلئے!

سَحَری میں اِتنی تاخیر بھی نہ کردیں کہ صُبحِ صادِق کا شک ہونے لگے۔ بلکہ بعض لوگ تو صُبحِ صادِق کے بعد فَجر کی اذانیں ہورہی ہوتی ہیں مگر کھاتے پیتے رہتے ہیں۔ اور کان لگا کر سنتے ہیں کہ ابھی فُلاں مسجِد کی اذان خَتم نہیں ہوئی یا وہ سنو! دُور سے اذان کی آواز آرہی ہے! اور یوں کچھ نہ کچھ کھالیتے ہیں۔ اگر کھاتے نہیں تو پانی پی کر اپنی اِصطِلاح میں ''روزہ بند'' ضَرور کرتے ہیں۔ آہ! اِس طرح ''روزہ بند'' تو کیا کریں گے روزے کو بالکل ہی ''کُھلا'' چھوڑ دیتے ہیں اور یوں ان کا روزہ ہوتا ہی نہیں اور سارا دن بُھوک پیاس کے سِوا کچھ ہاتھ آتا ہی نہیں۔ ''روزہ بند'' کرنے کا تعلُّق اَذانِ فَجر سے نہیں۔ صُبحِ صادِق سے پہلے پہلے کھانا پینا بند کرنا ضَروری ہے۔ جیسا کہ آیتِ مُقدَّسہ کے تَحت گُزرا۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ ہر مسلمان کو عَقلِ سَلیم عطا فرمائے اور صحیح اَوقات کی معلومات کرکے روزہ نَماز وغیرہ عبادات صحیح صحیح بجالانے کی توفیق مَرحمت فرمائے۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

کھانا پینا بند کر دیجئے

آج کل عِلمِ دین سے دُوری کے سبب عام طور پر لوگوں کا یہی مَعمول دیکھا گیا ہے کہ وہ اَذان یا سائرن ہی پر **سَحَری** و اِفطار کا دارومَدار رکھتے ہیں۔ بلکہ بَعض تو اَذانِ فَجر کے دَوران ہی "روزہ بند" کرتے ہیں۔ اِس عام غَلَطی کو دُور کرنے کیلئے کیا ہی اچھا ہو کہ رَمَضانُ الْمُبارَک میں روزانہ صُبحِ صادِق سے تین (۳) مِنَٹ پہلے ہر مَسجِد میں بُلند آواز سے صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد کہنے کے بعد اِس طرح تین (۳) بار اِعلان کر دیا جائے، **"روزہ رکھنے والو! آج سَحَری کا آخری وَقت (مَثَلاً) چار بج کر بارہ مِنَٹ ہے۔ وَقت خَتم ہو رہا ہے، فوراً کھانا پینا بند کر دیجئے۔ اذان کا ہرگز انتِظار نہ فرمایئے، اذان سَحَری کا وقت خَتم ہو جانے کے بعد نمازِ فَجر کے لئے دی جاتی ہے۔"** ہر ایک کو یہ بات ذِہن نشین کرنی ضَروری ہے کہ اَذانِ **فَجر** لازِمی طور پر صُبحِ صادِق کے بعد ہی ہوتی ہے اور وہ "روزہ بند" کرنے کیلئے نہیں بلکہ صِرْف **نمازِ فَجر** کیلئے دی جاتی ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

مَدَنی قافلے کی نیّت کرتے ہی مشکل آسان ہوگئی!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کے سنّتوں کی تربیّت کے مَدَنی قافِلوں میں **عاشِقانِ رسول** کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر فرماتے رہئے اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ دنیاوآخرت کی بے شُمار بھلائیاں ہاتھ آئیں گی۔ آپ کی ذَوق افزائی کیلئے مَدَنی قافلے کی ایک بہار گوش گزار کرتا ہوں چُنانچِہ لانڈھی (بابُ المدینہ کراچی) کے ایک اسلامی بھائی کا بیان بِالتَّصَرُّف عرض کرتا ہوں: میرے بڑے بھائی کی شادی کے دن قریب آرہے تھے، اَخراجات کا اِنتِظام نہیں تھا، مجھے سخت تشویش تھی، قرض لینے کا ذِہن بھی نہیں بن رہا تھا کہ ادا کرنے میں تاخیر کی صورت میں میری جان سے پیاری مَدَنی تَحریک **دعوتِ اسلامی** کے نام پر بَٹّا لگ سکتا ہے۔ ایک دن اِنتِہائی پریشانی کے عالَم میں نَمازِ ظہر ادا کی اور دل ہی دل میں نیّت کی کہ اگر رقم کا انتِظام ہوگیا تو **مَدَنی قافلے** میں سفر کی سعادت حاصل کروں گا۔ نَماز سے فراغت کے بعد ابھی نَمازیوں سے مُلاقات اور **اِنفِرادی کوشش** میں مَصرُوف تھا کہ امام صاحِب جو رِشتے میں میرے تایا جان ہیں اور میری پریشانی سے واقِف بھی۔ اُنہوں نے مجھے بُلایا اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ بِغیر سُوال کے خود ہی

رقم دینے کا وعدہ فرمالیا۔ میں دوسرے ہی دن مَدَنی قافِلے کا مسافر بن گیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ **مَدَنی قافِلے** میں سفر کی نیّت کی بَرَکت سے میری اُلجھن دُور ہوگئی۔ تاریخ طے ہوتے وقت ہم بارِ قرض تلے دبے ہوئے تھے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ بڑے بھائی جان کی شادی بھی ہوگئی اور قرض بھی اُتر گیا۔

قلب بھی شاد ہو، گھر بھی آباد ہو | شادیاں بھی رَچیں، قافِلے میں چلو
قرض اُتر جائے گا، زخم بھر جائیگا | سب بلائیں ٹلیں، قافِلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! چھوٹے بھائی کی مَدَنی قافِلے میں سفر کی نیّت کی بَرَکت سے ادائے قرض کا اِنتِظام، رقم کا اہتمام اور بڑے بھائی کی شادی والا کام ہوگیا۔

قرض سے نجات کا عمل

ہر نماز کے بعد سات بار سورۂ قُریش (اوّل آخر ایک بار دُرُود شریف) پڑھ کر دُعاء مانگئے۔ پہاڑ جتنا قرض ہوگا تب بھی اِن شآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ادا ہوجائے گا۔ عمل تا حُصولِ مُراد جاری رکھئے۔

قرضہ اُتارنے کا وظیفہ

اَللّٰھُمَّ اکْفِنِیْ بِحَلَالِکَ عَنْ حَرَامِکَ وَاَغْنِنِیْ بِفَضْلِکَ عَمَّنْ سِوَاکَ

(ترجمہ: یااللہ عزوجل مجھے حلال رِزْق عطا فرما کر حرام سے بچا اور اپنے فَضْل وکرم سے اپنے سوا غیروں سے بے نیاز کردے) تا حُصولِ مُراد ہر نَماز کے بعد 11، 11 بار اور صبح وشام 100، 100 بار روزانہ (اوّل وآخر ایک ایک بار دُرُود شریف) پڑھئے۔ مروی ہوا کہ ایک مُکاتَب[1] نے حضرت مولائے کائنات، علیُّ الْمُرتَضٰی شیرِ خدا کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم کی بارگاہ میں عرض کی: ''میں اپنی کتابت (یعنی آزادی کی قیمت) ادا کرنے سے عاجز ہوں میری مدد فرمائیے۔'' آپ کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم نے فرمایا: ''میں تمہیں چند کلمات نہ سکھاؤں جو رسولُ اللہ عزوجل وصلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم نے مجھے سکھائے ہیں، اگر تم پر جَبَلِ صِیر[2] جتنا دَین (یعنی قرض) ہو گا تو اللہ تعالٰی تمہاری طرف سے ادا کردے گا، تم یوں کہا کرو، ''اَللّٰھُمَّ اکْفِنِیْ بِحَلَالِکَ عَنْ حَرَامِکَ وَاَغْنِنِیْ بِفَضْلِکَ عَمَّنْ سِوَاکَ (ترجمہ: یااللہ عزوجل مجھے حلال رِزْق عطا فرما کر حرام سے بچا اور اپنے فَضْل وکرم سے اپنے سوا غیروں سے بے نیاز کردے)۔''

(جامع ترمذی ج ۵ ص ۳۲۹ حدیث ۳۵۷۴)

مدنی التجاء: عمل شُروع کرنے سے قبل حُضورِ غوثِ اعظم علیہ رَحْمَۃُ اللہِ الاکرم کے ایصالِ ثواب کیلئے کم از کم گیارہ روپے کی نیاز اور کام ہو جانے کی صورت میں کم از کم پچیس روپے کی

---

[1] مُکاتَب اس غلام کو کہتے ہیں جس نے اپنے آقا سے مال کی ادائیگی کے بدلے آزادی کا مُعاہدہ کیا ہوا ہو۔ (المختصر القدوری، کتاب المکاتب، ص ۳۷۶)

[2] صِیر ایک پہاڑ کا نام ہے۔ (النھایۃ، ج ۳، ص ۶۱)

نیاز امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے ایصالِ ثواب کیلئے تقسیم کیجئے۔ (مذکورہ رقم کی دینی کتابیں بھی تقسیم کی جاسکتی ہیں)

صبح وشام کی تعریف: آدھی رات کے بعد سے لیکر سورج کی پہلی کرن چمکنے تک **صُبح** اور ابتداءِ وقتِ ظہر سے غُروبِ آفتاب تک **شام** کہلاتی ہے۔

مَدَنی مشورہ: پریشان حال اسلامی بھائی کو چاہیے کہ **دعوتِ اسلامی** کے سنّتوں کی تربیت کے مَدَنی قافِلے میں **عاشِقانِ رسول** صلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر کرکے وہاں دعاء مانگے، اگر خود مجبور ہے مَثَلاً اسلامی بہن ہے تو اپنے گھر میں سے کسی اور کو سفر پر بھجوائے۔

اِفطار کا بیان

جب غُروبِ آفتاب کا یقین ہوجائے، اِفطار کرنے میں دیر نہیں کرنی چاہیئے۔ نہ سائرِن کا اِنتِظار کیجئے، نہ اَذان کا۔ فوراً کوئی چیز کھا یا پی لیجئے مگر **کھجور** یا چُھوہارا یا پانی سے اِفطار کرنا سُنَّت ہے۔ **کھجور** کھا کر یا پانی پی لینے کے بعد یہ دُعاء پڑھے: [1]

[1] اِفطار کی دُعاء عُموماً قبل از اِفطار پڑھنے کا رَواج ہے مگر امامِ اہلسنّت مولٰینا شاہ احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن نے "فتاویٰ رضویہ ج ۱۰ ص ۶۳۱" میں اپنی تحقیق یہی پیش کی ہے کہ دُعاء اِفطار کے بعد پڑھی جائے۔

افطار کی دُعا

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ لَکَ صُمْتُ وَبِکَ اٰمَنْتُ وَعَلَیْکَ تَوَکَّلْتُ وَعَلٰی رِزْقِکَ اَفْطَرْتُ۔

ترجمہ: اے اللہ عزّوجلّ میں نے تیرے لئے روزہ رکھا اور تجھ پر ایمان لایا اور تجھی پر بھروسہ کیا اور تیرے دیئے ہوئے رِزْق سے روزہ اِفطار کیا۔ (عالمگیری ج ا ص ۲۰۰)

اِفطار کیلئے اذان شرط نہیں

اِفطار کیلئے اذان شرط نہیں۔ ورنہ اُن عَلاقوں میں روزہ کیسے کُھلے گا جہاں مساجد ہی نہیں یا اذان کی آواز نہیں آتی۔ بہرحال مغرِب کی اَذان نمازِ مغرِب کیلئے ہوتی ہے۔ جہاں مساجد ہوں وہاں کاش یہ طریق کار رائج ہو جائے کہ جیسے ہی آفتاب غُروب ہونے کا یقین ہو جائے۔ بُلند آواز سے "صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمّد کہنے کے بعد اس طرح تین بار اِعلان کر دیا جائے:

"روزہ دارو! روزہ اِفطار کرلیجئے"

"یا غوثُ الاعظم" کے گیارہ حُرُوف کی نسبت سے اِفطار کے 11 فضائل

۱ **حضرت** سَیِّدُ نا سَہل بن سَعْد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رِوایَت ہے کہ بحر و بر

کے بادشاہ، دوعالم کے شہنشاہ، اُمّت کے خیر خواہ، آمِنہ کے مہرو ماہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم ورضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتے ہیں، ''ہمیشہ لوگ خیر کے ساتھ رہیں گے جب تک اِفطار میں جلدی کرینگے۔''

(صحیح بُخاری ج۱ ص ٦٤٥ حدیث۱۹۵۷)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جیسے ہی غُروبِ آفتاب کا یقین ہوجائے بلا تاخیر کھجور یا پانی وغیرہ سے روزہ کھول لیں اور دُعاء بھی اب روزہ کھول کر مانگیں تا کہ اِفطار میں کسی قسم کی تاخیر نہ ہو۔

حدیث ۲ **سرکار**ِ نامدار، دوعالم کے مالِک ومختار، شہنشاہِ اَبرار صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کا ارشادِ مشکبار ہے: ''میری اُمّت میری سُنّت پر رہے گی جب تک اِفطار میں ستاروں کا اِنتظار نہ کرے۔''

(الاحسان بترتیب صحیح ابنِ حِبان ج ٥ ص ۲۰۹ حدیث ۳۵۰۱)

حدیث ۳ **حضرت** سَیِّدُ نا ابُوہُریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رِوایت ہے، سلطانِ دو جہان، مدینے کے سلطان، رحمتِ عالمیان، سرورِ ذیشان صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم فرماتے ہیں، **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے فرمایا: ''میرے بندوں میں مجھے زیادہ پیارا وہ ہے جو اِفطار میں جلدی کرتا ہے۔''

(ترمذی ج۲ ص ۱٦٤ حدیث ۷۰۰)

سُبحٰنَ اللہ! اللہ عَزَّوَجَلَّ کا پیارا بننا ہے تو اِفطار کے وَقت کسی قسم کی مشغولیّت مت رکھئے، بس فوراً اِفطار کر لیجئے۔

حدیث ۴ حضرت سیِّدُنا اَنَس بن مالِک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، میں نے اللہ کے مَحبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب عَزَّوَجَلَّ و صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کو کبھی اِس طرح نہیں دیکھا کہ آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نے اِفطار سے پہلے نَمازِ مغرب ادا فرمائی ہو، چاہے ایک گھونٹ پانی ہی ہوتا۔ (آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم اس سے اِفطار فرماتے)۔

(الترغیب والترھیب ج۲ ص۹۱ حدیث ۹۱)

حدیث ۵ حضرت سیِّدُنا اَبُوہُرَیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رِوایت ہے کہ سرکارِ والا تَبار، بِاِذْنِ پروردگار دوجہاں کے مالِک ومختار، شَہَنْشاہِ اَبرار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: ’’یہ دِین ہمیشہ غالِب رہے گا جب تک لوگ اِفطار میں جلدی کرتے رہیں گے کہ یہود و نصاریٰ تاخیر کرتے ہیں۔‘‘ (سنن ابوداوٗد ج۲ ص۴۴۶ حدیث ۲۳۵۳)

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! اس حدیثِ پاک میں بھی اِفطار میں تاخیر کرنے پر ناپسندیدگی کا اِظہار کیا گیا ہے۔ اور اِفطار میں تاخیر کرنا

فرمانِ مصطفٰے: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم) جس نے کتاب میں مجھ پر درودِ پاک لکھا تو جب تک میرا نام اس میں رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

چُونکہ یہُود و نصارٰی کا فِعل ہے اِس لئے اِن کی مُشابہَت (یعنی نَقل) سے روکا گیا ہے۔

حضرت سَیِّدُنا زَید بن خالِد جُھَنِی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رِوایَت ہے کہ تاجدارِ مدینۂ منوّرہ، سلطانِ مکّۂ مکرّمہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا:

مَنْ جَھَّزَ غَازِیاً اَوْحَاجًّا اَوْخَلَفَہٗ فِیْ اَھْلِہٖ اَوْ فَطَّرَصَائِماً کَانَ لَہٗ مِثْلُ اَجْرِہٖ مِنْ غَیْرِ اَنْ یَّنْقُصَ مِنْ اُجُوْرِھِمْ شَیْءٌ

ترجمہ: جس نے کسی غازی یا حاجی کو سامان (زادِ راہ) دیا یا اسکے پیچھے اسکے گھر والوں کی دیکھ بھال کی یا کسی روزہ دار کا روزہ اِفطار کروایا تو اُسے بھی انہی کی مثل اجر ملے گا بغیر اس کے کہ اُن کے اجر میں کچھ کمی ہو۔ (السنن الکبرٰی للنّسائی ج ۲ ص ۲۵٦ حدیث ۳۳۳۰)

سُبحٰنَ اللہ عزوجل! کتنی پیاری بِشارت ہے کہ غازی کو سامانِ جہاد فراہم کرنے والے کو غازی جیسا، حج پر جانے والے کی مالی مدد کرنے پر حاجی جیسا اور اِفطار کروانے والے کو روزہ دار جیسا ثواب دیا جائے گا اور کرم بالائے کرم یہ کہ اُن لوگوں کے ثواب میں بھی کوئی کمی نہیں ہوگی۔ **ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰہ** عزوجل۔ مگر یہ حکمِ شریعت یاد رکھئے کہ حج وعمرہ

کیلئے سُوال کرنا حرام ہے اور اِس سُوال کرنے والے کو دینا بھی گناہ ہے۔

اِفطار کروانے کی عظیم الشّان فضیلت

حضرت سیِّدُ نا سَلمان فارسی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے رِوایَت ہے کہ حُضُورِ انور، شافِعِ مَحْشر، مدینے کے تاجور، بِاِذْنِ ربِّ اکبر غیبوں سے باخبر محبوبِ داوَر عزوجل وصلّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم کا فرمانِ رُوح پرور ہے: ”جس نے حَلال کھانے یا پانی سے (کسی مُسلمان کو) روزہ اِفْطار کروایا، فِرِشتے ماہِ رَمَضان کے اَوْقات میں اُس کے لئے **اِسْتِغْفار** کرتے ہیں اور جبرِیل (عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام) شبِ قَدْر میں اُس کیلئے **اِسْتِغْفار** کرتے ہیں۔“ (طبرانی المعجم الکبیر ج٦ ص٢٦٢ حدیث٦١٦٢)

سُبحٰنَ اللہ! سُبحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! قُربان جائیے **اللہ** رَبُّ الْعِزَّت عَزَّوَجَلَّ کی عنایت و رَحْمت پر کہ کوئی مسلمان ماہِ رَمَضان میں اگر کسی روزہ دار کو ایک آدھ **کھجور** کِھلا کر یا پانی کا ایک گھونٹ پِلا کر روزہ اِفْطار کروادے تو اُس کے لئے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے

مَعصوم فِرِشتے رَمَضَانُ الْمُبَارَك کے اَوقات میں اور فِرِشتوں کے سردار حضرتِ سَیِّدُنا جِبرِیل علیہ السلام شبِ قدر میں دُعائے مَغْفِرت فرماتے ہیں۔ اَلْحَمْدُلِلّٰہِ عَلٰی اِحسَانِہٖ ط

جِبرِیل اَمین کی مُصافَحہ کرنے کی علامت

(8) **ایک** رِوایَت میں آتا ہے، ''جو حَلال کمائی سے رَمَضان میں روزہ اِفْطار کروائے۔ رَمَضان کی تمام راتوں میں فِرِشتے اُس پر دُرُود بھیجتے ہیں اور شبِ قَدْر میں جِبرِیل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام اُس سے مُصَافَحہ کرتے ہیں۔ اور جس سے جِبرِیل علیہ السلام مُصَافَحہ کرلیں اُس کی آنکھیں (خوفِ خدا عزوجل سے) اشک بار ہوجاتی ہیں اور اسکا دل نَرْم ہوجاتا ہے۔

(کنزالعمال ج۸ص ۲۱۵ حدیث ۲۳۶۵۳)

روزہ دار کو پانی پلانے کی فضیلت

(9) **ایک** اور رِوایَت میں ہے، ''جو روزہ دار کو پانی پلائے گا اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اُسے میرے حَوض سے پلائے گا کہ جَنّت میں داخِل ہونے تک پیاسا نہ ہوگا۔'' (صحیح ابن خُزَیمہ، ج ۳ ص ۱۹۲ حدیث ۱۸۸۷)

(۱۰) **حضرت** سَیِّدُ نا سلمان بن عامر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے رِوایت ہے، خاتَمُ الْمُرسَلین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِین ،شفیعُ الْمُذْنِبِین، انیسُ الْغَرِیبِین، سِراجُ السَّالِکِین، مَحبوبِ ربُّ الْعٰلَمِین، جنابِ صادِق واَمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ بَرَکت نشان ہے: ''جب تم میں کوئی روزہ اِفْطار کرے تو **کھجور** یا چھوہارے سے اِفْطار کرے کہ وہ بَرَکت ہے اور اگر نہ ملے تو پانی سے کہ وہ پاک کرنے والا ہے۔''

(جامع تِرمذی ج۲ ص۱۶۲ الحدیث ۶۹۵)

اِس حدیثِ پاک میں یہ ترغیب دلائی گئی ہے کہ ہوسکے تو **کھجور** یا چھوہارے سے اِفْطار کیا جائے کہ یہ سُنَّت ہے اور اگر **کھجور** مُیَسَّر نہ ہو تو پھر پانی سے اِفْطار کرلیجئے کہ یہ بھی پاک کرنے والا ہے۔

(۱۱) **حضرت** سَیِّدُ نا اَنَس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے رِوایت ہے ''طبیبوں کے طبیب، اللہ کے حبیب، حبیبِ لبیب عَزَّوَجَلَّ و صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نَماز سے پہلے تَر **کھجوروں** سے روزہ اِفْطار فرماتے، تَر **کھجوریں** نہ ہوتیں تَو چند خُشک **کھجوریں** یعنی چُھوہاروں سے اور یہ بھی نہ ہوتیں تو چند چُلُّو پانی پیتے۔

(سنن ابو داوٗد ج۲ ص۴۴۷ حدیث ۲۳۵۶)

اِس حدیثِ پاک میں ارشاد فرمایا گیا ہے کہ ہمارے پیارے آقا صلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم اَوَّلاً تَر **کَھجور** سے روزہ اِفْطار کرنا پسند فرماتے اگر یہ حاضِر نہ ہوتیں تَو پھر چُھو ہاروں سے، یہ بھی اگر مَوجُود نہ ہوتے تَو پھر پانی سے روزہ اِفْطار فرماتے۔ لہٰذا ہماری پہلی کوشِش یہ ہونی چاہئے کہ ہمیں اِفْطار کیلئے میٹھی میٹھی تر **کَھجور** مِل جائے جو کہ میٹھے میٹھے آقا مکّی مَدَنی مصطَفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم کی میٹھی میٹھی سُنَّت ہے۔ یہ بھی نہ مِلے تَو پھر چُھو ہارا اور یہ بھی مُیَسَّر نہ ہو تو پھر اب پانی سے روزہ اِفْطار کرلیں۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! احادیثِ مبارَکہ میں **سَحَری** اور اِفطار میں **کَھجور** کے استِعمال کی کافی ترغیب موجود ہے۔ **کَھجور** کھانا، اِس کو بھگو کر اس کا پانی پینا، اس سے عِلاج تجویز کرنا یہ سب سنّتیں ہیں۔ اَلْغَرَض اس میں لاتعداد بَرَکتیں اور بے شمار بیماریوں کا علاج ہے۔

"سیّدی اعلیٰ حضرت کی پچّیویں شریف" کے پچّیس حُرُوف کی نسبت سے کَھجور کے 25 مَدَنی پھول

(۱) **طبیبوں** کے طبیب، اللہ عزَّوَجلَّ کے حبیب، حبیبِ لبیب صلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم کا فرمان صحت نشان ہے: "عالِیہ" (یعنی مدینۂ منوّرہ زادھا اللہ شرفاً

تَعظِیمًا میں مسجِدِ قُبا شریف کی جانِب ایک جگہ کا نام) کی عَجوَہ (مدینۂ منوَّرہ کی سب سے عظیم کھجور کا نام) میں ہر بیماری سے شِفا ہے۔ **ایک روایت کے مطابِق** ''سات روز تک روزانہ سات عَدَد **عَجوہ کھجور** کھانا جُذام (یعنی کوڑھ) میں نَفع دیتا ہے۔'' (الکامل لابن عدی ج ۷ ص ۴۰۷)

۲ **میٹھے** میٹھے آقا مکّی مَدَنی مصطَفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے، **عَجوہ کھجور** جنَّت سے ہے، اس میں زَہر سے شِفاء ہے۔ (جامع ترمذی ج ٤ ص ١٧ حدیث ٢٠٧٣) **بخاری شریف کی رِوایت کے مطابِق** جس نے نَہار مُنہ **عَجوہ کھجور** کے سات دانے کھالئے اُس دن اسے جادو اور زَہر بھی نقصان نہ دے سکیں گے۔

(صحیح بخاری ج ۳ ص ٥٤٠ حدیث ٥٤٤٥)

۳ **سیِّدُنا** ابوہُریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے، **کھجور** کھانے سے قُولنج[1] (یعنی بڑی انتڑی کا درد) نہیں ہوتا۔

(کَنزُ العُمَّال ج ١٠ ص ١٢ حدیث ٢٤١٩١)

٤ **طبیبوں** کے طبیب، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حبیب، حبیبِ لبیب صلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمان شِفاء نشان ہے، نَہار مُنہ **کھجور** کھاؤ اِس سے

---

[1] قُولنج کو انگریزی میں اپنڈکس (APPENDIX) کہتے ہیں۔

پیٹ کے کیڑے مرجاتے ہیں۔ (الجامعُ الصَّغیر ص ۳۹۸ حدیث ۶۳۹۴)

۵ **حضرت** سیِّدُنا ربیع بن خُثَیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، ''میرے نزدیک حامِلہ کے لئے **کھجور** سے اور مریض کیلئے شَہد سے بہتر کسی چیز میں شِفاء نہیں''۔ (دُرِّ منثور ج ۵ ص ۵۰۵)

۶ **سیِّدی** محمد احمد ذَہَبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، حامِلہ کو **کھجوریں** کِھلانے سے اِنْ شَآءَ اللہ عزوجل لڑکا پیدا ہوگا جو کہ خوبصورت بُردبار اور نَرم مزاج ہوگا۔

۷ **جو** فاقہ کی وجہ سے کمزور ہوگیا ہو اُس کیلئے **کھجور** بَہُت مفید ہے کیونکہ یہ غِذائیت سے بھرپور ہے۔ اسکے کھانے سے جلد توانائی بحال ہو جاتی ہے۔ لِہٰذا **کھجور** سے اِفطار کرنے میں یہ حکمت بھی ہے۔

۸ **روزے** میں فوراً برف کا ٹھنڈا پانی پی لینے سے گیس، تَبَخُّرِ مِعدہ اور جگر کے وَرَم کا سخت خطرہ ہے۔ **کھجور** کھا کر ٹھنڈا پانی پینے سے نقصان کا خطرہ ٹَل جاتا ہے، مگر سخت ٹھنڈا پانی پینا ہر وقت نقصان دِہ ہے۔

۹ **کھجور** اور کِھیرا یا ککڑی، نیز **کھجور** اور **خربوزہ** ایک ساتھ کھانا سنّت ہے۔ اِس میں بھی حِکمتوں کے مَدَنی پھول ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ

ہمارے عمل کیلئے تو اس کا سنّت ہونا ہی کافی ہے۔ اَطِبّاء کا کہنا ہے کہ اس سے جنسی و جسمانی کمزوری اور دُبلاپن دُور ہوتا ہے۔ حدیثِ پاک میں ہے، "مکھن کے ساتھ **کھجور** کھانا بھی سنّت ہے" (سُنَن ابنِ ماجہ ج ٤ ص ٤١ حدیث ٣٣٣٤) بیک وقت پُرانی اور تازہ **کھجوریں** کھانا بھی سنّت ہے۔ ابنِ ماجہ میں ہے، جب شیطان کسی کو ایسا کرتا دیکھتا ہے تو افسوس کرتا ہے کہ پُرانی کیساتھ نئی **کھجور** کھا کر آدمی تَنُو مَنْد (یعنی مضبوط جسم والا) ہو گیا۔ (سنن ابن ماجہ ج ٤ ص ٤٠ حدیث ٣٣٣٠)

١٠ **کھجور** کھانے سے پُرانی قَبض دُور ہوتی ہے۔

١١ **دَمہ**، دل، گُردہ، مَثانہ، پِتّا اور آنتوں کے اَمراض میں **کھجور** مُفید ہے۔ یہ بلغم خارِج کرتی، مُنہ کی خشکی کو دُور کرتی، قُوّتِ باہ بڑھاتی اور پیشاب آور ہے۔

١٢ **دل** کی بیماری اور کالا موتیا کیلئے **کھجور** کو **گُٹھلی** سَمیت کُوٹ کر کھانا مُفید ہے۔

١٣ **کھجور** کو بھگو کر اِس کا پانی پی لینے سے جگر کی بیماریاں دُور ہوتی ہیں۔ دَسْت کی بیماری میں بھی یہ پانی مفید ہے۔ (رات کو بھگو کر صُبح نِہار مُنہ

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم) اس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر دُرود پاک نہ پڑھے۔

اِس کا پانی پئیں مگر بھگونے کے لئے فریز رمیں نہ رکھیں۔)

١٤ **کَھجور** کو دودھ میں اُبال کر کھانا بہترین مُقَوِّی (یعنی طاقت دینے والی) غذاء ہے۔ یہ غذاء بیماری کے بعد کی کمزوری دُور کرنے کیلئے بے حد مفید ہے۔

١٥ **کَھجور** کھانے سے زَخم جلدی بھرتا ہے۔

١٦ **یَرقان** (یعنی پیلیا) کیلئے **کَھجور** بہترین دواء ہے۔

١٧ **تازہ** پکی ہوئی **کَھجوریں** صَفراء (یعنی "پت" جس میں قے کے ذَریعے کڑوا پانی نکلتا ہے) اور **تیزابِیّت** (ACIDITI) کو خَتم کرتی ہیں۔

١٨ **کَھجور** کی گُٹھلیوں کو آگ میں جلا کر اِس کا مَنجن بنالیجئے۔ یہ دانتوں کو چمکدار اور مُنہ کی بدبُو کو دُور کرتا ہے۔

١٩ **کَھجور** کی جلی ہوئی گُٹھلیوں کی راکھ لگانے سے زَخم کا خون بند ہوتا اور زَخم بھر جاتا ہے۔

٢٠ **کَھجور** کی گُٹھلیوں کو آگ میں ڈال کر دُھونی لینا بواسیر کے مَسّوں کو خشک کرتا ہے۔

٢١ **کَھجور** کے دَرَخت کی جڑوں یا پتّوں کی راکھ سے مَنجن کرنا دانتوں

کے دَرْد کیلئے مُفید ہے۔ جَوؤں یا پتّوں کو پانی میں اُبال کر اِس سے کُلّیاں کرنا بھی دانتوں کے دَرْد میں فائدہ مند ہے۔

۲۲ **جس** کو **کَھجور** کھانے سے کسی قِسم کا نقصان (SIDE EFFECT) ہوتا ہو تو اَنار کا رس، یا **خَشخاش** یا کالی مِرچ کے ساتھ اِستِعمال کرے اِنْ شَآءَ اللّٰہ عزوجل فائدہ ہوگا۔

۲۳ **اَدھ** پکی اور پُرانی **کَھجوریں** بیک وَقْت کھانا نقصان دہ ہے۔ اِسی طرح **کَھجور** کے ساتھ انگور یا **کِشمِش** یا مُنَقّہ ملا کر کھانا، **کَھجور** اور اَنجیر بیک وقْت کھانا، بیماری سے اُٹھتے ہی کمزوری میں زیادہ کھجوریں کھانا اور آنکھوں کی بیماری میں **کَھجوریں** کھانا مُضِر یعنی نقصان دِہ ہے۔

۲۴ **ایک** وقْت میں ۵ تولہ (یعنی تقریباً ۶۰ گرام) سے زیادہ **کَھجوریں** نہ کھائیں۔ پُرانی **کَھجور** کھاتے وَقْت کھول کر اندر سے دیکھ لیجئے کیوں کہ اِس میں بعض اَوقات سُرسُرِیاں (یعنی چھوٹے چھوٹے لال کیڑے) ہوتی ہیں لھٰذا صاف کر کے کھائیے۔ جس **کَھجور** میں کیڑے ہونے کا گُمان ہو اُس کو صاف کئے بِغیر کھانا مکروہ ہے۔ (عون

المعبود ج ۱۰ ص ۲۴۶) بیچنے والے چمکانے کیلئے اکثر سرسوں کا تیل لگا دیتے ہیں۔ لہٰذا بہتر یہ ہے کہ **کھجوروں** کو چند مِنَٹ کیلئے پانی میں بھگو دیں۔ تاکہ مکھیوں کی بیٹ اور مَیل کُچیل چُھوٹ جائے۔ پھر دھو کر استِعمال فرمائیں۔ دَرَخْت کی پکی ہوئی **کھجوریں** زیادہ مُفید ہوتی ہیں۔

۲۵ **مدینۂ منوَّرہ** زادَھَا اللّٰہُ شَرَفاً وَّ تَعظِیماً کی **کھجوروں** کی **گُٹھلیاں** مت پھینکئے۔ کسی اَدَب کی جگہ ڈال دیجئے یا دَریا بُرد فرما دیجئے، بلکہ ہو سکے تو سَرَوتے سے باریک ٹکڑیاں کر کے ڈِبیہ میں ڈال کر جیب میں رکھ لیجئے اور چھالیہ کی جگہ استِعمال کر کے اسکی بَرَکتیں لوٹئے۔ کوئی چیز خواہ دُنیا کے کسی بھی خِطّے کی ہو جب مدینۂ منوَّرہ زادَھَا اللّٰہُ شَرَفاً وَّ تَعظِیماً کی فضاؤں میں داخِل ہوئی تو مدینے کی ہو گئی لہٰذا عُشّاق اس کا اَدَب کرتے ہیں۔

اِفطار کے وقت دُعاء قبول ہوتی ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! روزہ دار کتنا خوش نصیب ہے کہ ہر وقت **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی رِضا حاصِل کرتا رہتا ہے۔ یہاں تک کہ اِفطار کے وَقْت وہ جو بھی دُعاء مانگتا ہے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اُسے اپنے فَضل و کرم سے قبول

فرماتا ہے۔ چُنانچِہ سَیِّدُنا عبداللہ بن عَمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے رِوایت ہے کہ امامُ الْمُتَوَکِّلِین، سَیِّدُ الْقَانِعِین، رَحْمَةٌ لِّلْعٰلَمِین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کا فرمانِ دلنشین ہے،

"اِنَّ لِلصَّائِمِ عِنْدَ فِطْرِہٖ لَدَعْوَةً مَّاتُرَدُّ"۔ ترجَمہ: بے شک روزہ دار کے لئے اِفطار کے وَقت ایک ایسی دُعاء ہوتی ہے جو رَد نہیں کی جاتی۔"

(الترغیب والترھیب ج۲ ص۵۳ حدیث۲۹)

سَیِّدُنا ابُوہُرَیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مَروی ہے کہ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، پیکرِ جُود وسخاوت، سراپا رَحمت، محبوبِ رَبُّ الْعِزَّت عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کا فرمانِ پُرعظمت ہے، "تین[۳] شخصوں کی دُعاء رَدّ نہیں کی جاتی ﴿۱﴾ ایک روزہ دار کی بوَقتِ اِفطار ﴿۲﴾ دُوسرے بادشاہِ عادِل کی اور ﴿۳﴾ تیسرے مظلُوم کی۔ اِن تینوں[۳] کی دُعاء اللہ عَزَّوَجَلَّ بادَلوں سے بھی اُوپر اُٹھا لیتا ہے اور آسمان کے دروازے اُس کیلئے کُھل جاتے ہیں اور اللہ عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے، "مجھے میری عِزّت کی قَسم! میں تیری ضَرور مَدد فرماؤں گا اگرچِہ کچھ دیر بعد ہو۔"

(سُنَن ابنِ ماجہ ج۲ ص۳۴۹ حدیث۱۷۵۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمّد

ہم کھانے پینے میں رہ جاتے ہیں

پیارے روزہ دارو! آپ کو مُبارک ہو کہ آپ کے لئے یہ بِشارت ہے کہ اِفطار کے وَقت جو کچھ دُعاء مانگو گے وہ دَرَجۂ قَبولیّت تک پہنچ کر رہے گی۔ مگر افسوس کہ آج کل ہماری حالت کچھ ایسی عجیب ہو چکی ہے کہ نہ پُوچھو بات! اِفطار کے وَقت ہمارا نَفس بڑی سَخت آزمائش میں پڑ جاتا ہے۔ کیونکہ عُموماً اِفطار کے وَقت ہمارے آگے اَنواع واَقسام کے پھلوں، کباب، سَموسوں، پکوڑوں کے ساتھ ساتھ گرمی کا مَوسم ہو تو ٹھنڈے ٹھنڈے شَربت کے جام بھی مَوجود ہوتے ہیں۔ بُھوک اور پیاس کی شِدّت کے سَبَب ہم نِڈھال تو ہو ہی چکے ہوتے ہیں۔ بس جیسے ہی سُورج غُروب ہوا، کھانوں اور شربت پر ایسے ٹوٹ پڑتے ہیں کہ دُعاء یاد ہی نہیں رہتی! دُعاء تو دُعاء ہمارے بے شُمار اِسلامی بھائی اِفطار کے دَوران کھانے پینے میں اس قدر مُنْہَمِک ہو جاتے ہیں کہ ان کو نَمازِ مغرب کی پُوری جَماعت تک نہیں مِلتی۔ بلکہ مَعَاذَ اللہ بَعض تو اِس قدر سُستی کرتے ہیں کہ گھر ہی میں اِفطار کر کے وَہیں پر بِغیر جَماعت نَماز پڑھ لیتے ہیں۔ تَوبہ! تَوبہ!!

جنّت کے طلبگارو! اتنی بھی غفلت مت کرو!! نَمازِ باجَماعت کی شَرِیعت میں نِہایت ہی سَخت تاکید آئی ہے۔ اور ہمیشہ یاد رکھو! بِلا کسی صحیح شَرعی مجبوری کے مسجد کی پنج وَقتہ نَماز کی جَماعت تَرک کر دینا گُناہ ہے۔

اِفطار کی احتیاطیں

بہتر یہ ہے کہ ایک آدھ کھجور سے اِفطار کر کے فوراً اچھی طرح مُنہ صاف کر لے اور نَمازِ باجماعت میں شریک ہو جائے۔ آج کل مسجد میں لوگ پھل پکوڑے وغیرہ کھانے کے بعد مُنہ کو اچّھی طرح صاف نہیں کرتے فوراً جماعت میں شریک ہو جاتے ہیں حالانکہ غِذا کا معمولی ذرّہ یا ذائِقہ بھی مُنہ میں نہیں ہونا چاہئے کہ ایک **فرمانِ مصطفےٰ** صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم یہ بھی ہے: **کِراماً کاتِبِین** (یعنی اعمال لکھنے والے دونوں بُزرگ فِرِشتوں) پر اس سے زیادہ کوئی بات شدید نہیں کہ وہ جس شخص پر مقرَّر ہیں اُسے اِس حال میں نَماز پڑھتا دیکھیں کہ اسکے دانتوں کے درمیان کوئی چیز ہو۔" (طبرانی کبیر ج ٤ ص ١٧٧ حدیث ٤٠٦١) میرے آقا **اعلیٰ حضرت** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: مُتَعَدَّد احادیث میں ارشاد ہوا ہے کہ جب بندہ نَماز کو کھڑا ہوتا ہے فِرِشتہ اس کے منہ پر اپنا منہ رکھتا ہے یہ جو پڑھتا ہے اِس کے منہ سے نکل کر فِرِشتے کے منہ میں جاتا ہے اُس وَقت اگر کھانے کی کوئی شے اُس کے دانتوں میں ہوتی ہے ملائکہ کو اُس سے ایسی سخت ایذا ہوتی ہے کہ اور شے سے نہیں ہوتی۔

حُضُورِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم، رسولِ مُحتَشَم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم نے فرمایا، جب تم میں سے کوئی رات کو نَماز کیلئے کھڑا ہو تو چاہئے، کہ مِسواک کر لے

کیونکہ جب وہ اپنی نَماز میں قراءت (قِرَ ا۔ ءَت) کرتا ہے تو فِرِشتہ اپنا منہ اِس کے منہ پر رکھ لیتا ہے اور جو چیز اِس کے منہ سے نکلتی ہے وہ فِرِشتہ کے منہ میں داخِل ہو جاتی ہے۔ (کنزُ العُمّال ج ۹ ص ۳۱۹) اور طَبَرانی نے کَبِیر میں حضرتِ سیّدُنا ابو ایُّوب انصاری رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی ہے کہ دونوں فِرِشتوں پر اس سے زِیادہ کوئی چیز گِراں نہیں کہ وُہ اپنے ساتھی کو نَماز پڑھتا دیکھیں اور اس کے دانتوں میں کھانے کے رَیزے پھنسے ہوں۔ (فتاوٰی رضویہ ج اوّل ص ٦٢٤ تا ٦٢٥)

مسجِد میں اِفطار کرنے والوں کو اکثر مُنہ کی صفائی دشوار ہوتی ہے کہ اچّھی طرح صفائی کرنے بیٹھیں تو جماعت نکل جانے کا اندیشہ ہوتا ہے لہٰذا مشورہ ہے کہ صِرْف ایک آدھ کَھجور کھا کر پانی پی لیں۔ پانی کو مُنہ کے اندر خوب جُنبِش دیں یعنی ہِلائیں تاکہ کَھجور کی مِٹھاس اور اس کے اَجْزا چھوٹ کر پانی کے ساتھ پیٹ میں چلے جائیں ضَرورتاً دانتوں میں خِلال بھی کریں۔ اگر مُنہ صاف کرنے کا موقع نہ ملتا ہو تو آسانی اِسی میں ہے کہ صِرْف پانی سے اِفطار کر لیجئے۔ مجھے اُن روزہ داروں پر بڑا پیار آتا ہے جو طرح طرح کی نعمتوں کے تھالوں سے بے نیاز ہو کر غروبِ آفتاب سے پہلے پہلے مسجد کی پہلی صَف میں کَھجور، پانی لیکر بیٹھ جاتے ہیں۔ اِس طرح اِفطار سے جلدی فراغت بھی ملے، مُنہ کو صاف کرنا بھی آسان رہے اور پہلی صَف میں تکبیرِ اُولیٰ کے ساتھ باجماعت نَماز بھی نصیب ہو۔

اِفطار کی دُعاء

ایک آدھ **کھجور** وغیرہ سے روزہ اِفطار کرلیں اور پھر دُعاء ضَرور مانگ لیا کریں۔ کم از کم کوئی ایک **دُعائے ماثورہ**[1] ہی پڑھ لیں۔ دو عالم کے مالِک و مختار، مکّی مَدَنی سرکار، محبوبِ پروَرْدگار عَزَّوَجَلَّ و صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم نے جو مختلف اَوْقات پر جُدا جُدا دُعائیں مانگی ہیں اُن میں سے کم از کم کوئی ایک دُعاء تَو یاد کرہی لینی چاہیے۔ اِسی کو پڑھ لینا چاہیے۔ اِفطار کے بعد کی ایک مشہور دُعاء آگے ص ۱۷۸ پر گُزر چکی ہے۔ اِس ضِمْن میں ایک اور رِوایَت مُلاحَظہ فرمایئے۔ چُنانچہ ابوداؤد (رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ) کی رِوایَت میں آتا ہے کہ سرکارِ مدینۂ منوَّرہ، سردارِ مکّۂ مکرّمہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم بوقتِ اِفطار یہ دُعاء پڑھتے :۔

اَللّٰھُمَّ لَکَ صُمْتُ وَعَلٰی رِزْقِکَ اَفْطَرْتُ۔

ترجمہ: اے اللہ عزوجل میں نے تیرے لئے روزہ رکھا اور تیرے ہی عطا کردہ رِزْق سے اِفْطار کیا۔

(سنن ابوداوٗد ج۲ص ٤٤٧ حدیث ۲۳۵۸)

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! گزشتہ حدیثِ مُبارَک میں فرمایا گیا ہے کہ "اِفطار کے وَقْت دُعاء رَدّ نہیں کی جاتی۔" بَعْض اَوقات قَبولیّتِ دُعاء کے اظہار میں تاخیر ہوجاتی ہے تو ذِہن میں یہ بات آتی ہے کہ **دُعاء** آخر قبول کیوں نہیں ہوئی! جبکہ

---

[1] قراٰن وحدیث میں جو دعائیں وارِد ہوئی ہیں انہیں دعائے ماثورہ کہتے ہیں۔

حدیثِ مُبارَک میں تو قبولِ دُعاء کی بِشارت آئی ہے۔ **پیارے اسلامی بھائیو!** بظاہر تاخیر سے نہ گھبرایئے۔ سیِّدی **اعلیٰ حضرت** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے والدِ گرامی حضرتِ رئیسُ الْمُتَکَلِّمِین سَیِّدُنا نقی علی خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن اَحْسَنُ الْوِعاءِ لِاٰدابِ الدُّعاءِ ص ۷ پر نَقْل کرتے ہیں:-

دُعاء کے تین فوائد

اللہ کے محبوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب عَزَّوَجَلَّ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم فرماتے ہیں: **دُعاء** بندے کی، تین باتوں سے خالی نہیں ہوتی ﴿۱﴾ یا اُس کا گُناہ بخشا جاتا ہے۔ یا ﴿۲﴾ اُسے فائِدہ حاصِل ہوتا ہے۔ یا ﴿۳﴾ اُس کے لئے آخِرت میں بھلائی جَمْع کی جاتی ہے کہ جب بندہ آخِرت میں اپنی دُعاؤں کا ثواب دیکھے گا جو دُنیا میں مُستَجاب (یعنی مقبول) نہ ہوئی تھیں تمنا کرے گا، کاش! دُنیا میں میری کوئی **دُعاء** قبول نہ ہوتی اور سب یہیں (یعنی آخِرت) کے واسطے جَمْع ہو جاتیں۔ (اَلتَّرْغِیب وَالتَّرْہِیب ج ۲ ص ۳۱۵)

دُعاء میں پانچ سَعادتیں

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! دُعاء رائیگاں تو جاتی ہی نہیں۔ اِس کا دُنیا میں اگر اثر ظاہِر نہ بھی ہو تو آخِرت میں اَجْر و ثواب مِل ہی جائے گا۔ لہٰذا دُعاء میں سُستی کرنا مُناسِب نہیں۔

"یا غَفُوْرُ" کے پانچ حُرُوف کی نِسبت سے 5 مَدَنی پھول

(۱) **پہلا** فائدہ یہ ہے کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے حُکْم کی پَیروی ہوتی ہے کہ اُس کا حُکْم ہے مجھ سے دُعاء مانگا کرو۔ جیسا کہ قُرانِ پاک میں ارشاد ہے:

اُدْعُوْنِیْۤ اَسْتَجِبْ لَكُمْ ؕ ترجمۂ کنزالایمان: مجھ سے دُعاء کرو میں قَبول کروں گا۔ (پ ۲٤ مؤمن ٦٠)

(۲) **دُعاء** مانگنا سُنَّت ہے کہ ہمارے پیارے پیارے آقا مکّی مَدَنی مصطَفٰے صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم اکثر اَوقات **دُعاء** مانگتے۔ لہٰذا دُعاء مانگنے میں **اِتّباعِ سُنَّت** کا بھی شَرَف حاصِل ہوگا۔

(۳) **دُعاء** مانگنے میں اِطاعتِ رَسُول صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم بھی ہے کہ آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم **دُعاء** کی اپنے غُلاموں کو تاکید فرماتے رہتے۔

(٤) **دُعاء** مانگنے والا عابِدوں کے زُمرہ (یعنی گروہ) میں داخِل ہوتا ہے کہ دُعاء بذاتِ خود ایک عِبادَت بلکہ عِبادَت کا بھی مَغْز ہے۔ جیسا کہ ہمارے پیارے آقا صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے:۔

اَلدُّعَاءُ مُخُّ الْعِبَادَةِ. ترجَمہ: دُعاء عِبادَت کا مَغز ہے۔

(جامع تِرمِذی ج٥ ص٢٤٣ حدیث ٣٣٨٢)

دُعاء مانگنے سے یا تو اُس کا گُناہ مُعاف کیا جاتا ہے یا دُنیا ہی میں اُس کے مسائل حل ہوتے ہیں یا پھر وہ **دُعاء** اُس کے لئے آخِرت کا ذخیرہ بن جاتی ہے۔

نہ جانے کون سا گُناہ ہو گیا ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے؟ دُعاء مانگنے میں **اللہ رَبُّ الْعِزَّت** عزوجل اور اُس کے پیارے حَبیب ماہِ نُبُوَّت صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی اِطاعت بھی ہے، دُعاء مانگنا سُنَّت بھی ہے، دُعاء مانگنے سے عِبادت کا ثواب بھی ملتا ہے نیز دُنیا و آخِرت کے مُتَعَدَّد فوائِد حاصِل ہوتے ہیں۔ بَعض لوگوں کو دیکھا گیا ہے کہ وہ دُعاء کی قَبولیّت کیلئے بہُت جلدی مچاتے بلکہ مَعاذَاللہ! عزوجل باتیں بناتے ہیں کہ ہم تو اتنے عَرصہ سے دُعائیں مانگ رہے ہیں، بُزرگوں سے بھی دُعائیں کرواتے رہے ہیں، کوئی پیر فقیر نہیں چھوڑا، یہ وظائف پڑھتے ہیں، وہ اَوراد پڑھتے ہیں، فُلاں فُلاں مزار پر بھی گئے مگر اللہ عزوجل ہماری حاجت پُوری کرتا ہی نہیں۔ بلکہ بَعض یہ بھی کہتے سُنے جاتے ہیں:

”نہ جانے ایسا کون سا گُناہ ہو گیا ہے جس کی ہمیں سزا مل رہی ہے۔“

نماز نہ پڑھنا تو گویا خطا ہی نہیں!!!

اس طرح کی ''بھڑاس'' نِکالنے والے سے اگر دَریافت کیا جائے کہ بھائی! آپ نَماز تو پڑھتے ہی ہوں گے؟ تو شاید جواب ملے، ''جی نہیں۔'' دیکھا آپ نے! زَبان پر تو بے ساختہ جاری ہورہا ہے، ''نہ جانے کیا خطا ہم سے ایسی ہوئی ہے؟ جس کی ہم کو سزا مل رہی ہے!'' اور نَماز میں اِن کی غفلت تو اُنہیں نظر ہی نہیں آرہی! گویا نَماز نہ پڑھنا تو (مَعَاذَاللہ عزوجل) کوئی گناہ ہی نہیں ہے! ارے! اپنے مختصر سے وُجُود پر ہی تھوڑی نظر ڈال لیتے، دیکھئے تو سہی! سَر کے بال اِنگریزی، اِنگریزوں کی طرح سَر بھی برہنہ (بَ۔رَہ۔نہ) لِباس بھی اِنگریزی، چِہرہ دُشمنانِ مُصْطَفٰے آتَش پَرَستوں جیسا یعنی تاجدارِ رسالت صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم کی عظیم سُنَّت داڑھی مُبارَک چِہرے سے غائب! تَہذیب وتَمَدُّن اِسلام کے دُشمنوں جیسا، نَماز تک بھی نہ پڑھیں۔ حالانکہ نَماز نہ پڑھنا زبردست گناہ، داڑھی منڈانا حرام اور بھی دِن بھر میں جُھوٹ، غِیبت، چُغلی، وَعدہ خِلافی، بدگمانی، بدنگاہی، والِدَین کی نافرمانی، گالی گلوچ، فِلمیں ڈرامے، گانے باجے وغیرہ وغیرہ نہ جانے کتنے گُناہ کئے جائیں۔ لیکن یہ گُناہ ''جناب'' کو نظر ہی نہ آئیں۔ اِتنے اِتنے گُناہ کرنے کے باوُجُود شیطان غافِل کردیتا ہے۔ اور زَبان پر یہ اَلفاظِ شِکوہ کھیل رہے ہوتے ہیں۔

کیا خطا ہم سے ایسی ہوئی ہے؟ جس کی ہم کو سزا مل رہی ہے!

جس دوست کی بات ہم نہ مانیں

ذرا سوچئے تو سہی! آپ کا کوئی جگری دَوست آپ کو کئی بار کچھ کام بتائے مگر آپ اُس کا کام نہ کریں۔ اور کبھی آپ کو اپنے اُسی دَوست سے کام پڑ جائے تو ظاہر ہے آپ پہلے ہی سَہمے رہیں گے کہ میں نے تو اِس کا ایک بھی کام نہیں کیا اب وہ بھلا میرا کام کیوں کرے گا! اگر آپ نے ہمّت کرکے بات کرکے بھی دیکھی اور واقِعی اُس نے کام نہ بھی کیا تب بھی آپ شِکوہ نہیں کرسکیں گے کیوں کہ آپ نے بھی تو اپنے دوست کا کوئی کام نہیں کیا تھا۔

اب ٹھنڈے دِل سے غور کیجئے کہ **اللہ** عزّوجل نے کتنے کتنے کام بتائے، کیسے کیسے اَحکام جاری فرمائے۔ مگر ہم اُس کے کون کون سے اَحکام پر عمل کرتے ہیں؟ غور کرنے پر معلوم ہوگا کہ اُس کے کئی اَحکامات کی بَجا آوری میں نِہایت ہی کوتاہ واقع ہوئے ہیں۔ اُمّید ہے بات سمجھ میں آگئی ہوگی کہ خود تو اپنے پروَرْدْگار عَزَّوَجَلَّ کے حُکموں پر عَمَل نہ کریں۔ اور وہ اگر کسی بات (یعنی دُعاء) کا اثر ظاہِر نہ فرمائے تو شِکوہ، شِکایت لے کر بیٹھ جائیں۔ دیکھئے نا! آپ اگر اپنے کسی جگری دَوست کی کوئی بات بار بار ٹالتے رہیں تو ہوسکتا ہے کہ وہ آپ سے دوستی ہی خَتم

کردے۔ لیکن **اللہ** عَزَّوَجَلَّ بندوں پر کس قَدَر مہربان ہے کہ لاکھ اُس کے فرمان کی خِلاف وَرزی کریں۔ پھر بھی وہ اپنے بندوں کی فِہرِس سے خارِج نہیں کرتا۔ وہ لُطف وکرم فرماتا ہی رہتا ہے۔ ذرا غور تو فرمایئے! جو بندے اِحْسان فَراموشی کا مُظاہَرہ کررہے ہیں۔ اگر وہ بھی بطورِ سزا اپنے اِحْسانات ان سے روک لے تو ان کا کیا بنے؟ یقیناً اُس کی عِنایت کے بغیر ایک قدم بھی نہیں اُٹھا سکتا۔ ارے! وہ اپنی عظیمُ الشّان نعمت ہوا کو جو بِالکل مُفت عطا فرمارکھی ہے اگر چند لمحوں کیلئے روک لے تو ابھی لاشوں کے اَنْبار لگ جائیں!!

قبولیّتِ دُعاء میں تاخیر کا ایک سبب

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! بسا اَوقات قبولیّتِ دُعاء کی تاخیر میں کافی **مَصْلَحتیں** بھی ہوتی ہیں جو ہماری سمجھ میں نہیں آتیں۔ حُضُور، سراپا نُور، فَیض گَنْجُور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ پُرسُرور ہے، جب **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کا کوئی پیارا **دُعاء** کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ جبرئیل (عَلَیْہِ السّلام) سے ارشاد فرماتا ہے، ''ٹھہرو! ابھی نہ دو تاکہ پھر مانگے کہ مجھ کو اِس کی آواز پسند ہے۔'' اور جب کوئی کافِر یا فاسِق **دُعاء** کرتا ہے، فرماتا ہے، ''اے جبرئیل (عَلَیْہِ السّلام)! اِس کا کام جلدی کردو، تاکہ پھر نہ مانگے کہ مجھ کو اِس کی

فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم: جو مجھ پر ایک مرتبہ دُرُود شریف پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کیلئے ایک قیراط اجر لکھتا ہے اور قیراط اُحد پہاڑ جتنا ہے۔

آواز مکرُوہ (یعنی ناپسند) ہے۔

(کنزُالعُمّال ج ۲ ص ۳۹ حدیث ۳۲۶۱)

حِکایت

حضرت سیِّدُنا یَحْیٰی بن سَعید بن قطّان (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے **اللہ** عزَّوَجَلَّ کو خواب میں دیکھا، عَرض کی، اِلٰہی عزَّوَجَلَّ! میں اکثر **دُعاء** کرتا ہوں۔ اور تُو قَبول نہیں فرماتا؟ حُکم ہوا، "اے یَحْیٰی! میں تیری آواز کو دَوسْت رکھتا ہوں۔ اِس واسطے تیری **دُعاء** کی قَبولیّت میں تاخیر کرتا ہوں۔" (اَحْسَنُ الوِعاء ص ۳۵)

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! ابھی جو حدیثِ پاک اور حِکایت گزری اُس میں یہ بتایا گیا ہے کہ **اللہ** عزوجل کو اپنے نیک بندوں کی گِریہ وَزاری پسند ہے تو یُوں بھی بسا اوقات قَبولیّتِ **دُعاء** میں تاخیر ہوتی ہے۔ اب اِس مَصلحت کو ہم کیسے سمجھ سکتے ہیں! بہر حال جلدی نہیں مچانی چاہئے۔ **اَحْسَنُ الْوِعاء** ص ۳۳ میں **آدابِ دُعاء** بیان کرتے ہوئے حضرتِ رئیسُ الْمُتَکَلِّمین مولٰینا نقی علی خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحمٰن فرماتے ہیں:۔

جلدی مچانے والے کی دُعاء قَبول نہیں ہوتی!

(دعاء کے آداب میں سے یہ بھی ہے کہ) **دُعاء** کے قَبول میں جلدی نہ کرے۔ حدیث شریف میں ہے کہ خُدائے تعالیٰ تین[۳]

آدمیوں کی **دُعاء** قبول نہیں کرتا۔ ایک[1] وہ کہ گُناہ کی **دُعاء** مانگے۔ دوسرا[2] وہ کہ ایسی بات چاہے کہ قَطعِ رِحم ہو۔ تیسرا[3] وہ کہ قَبول میں جلدی کرے کہ میں نے **دُعاء** مانگی اب تک قَبول نہیں ہوئی۔ (الترغیب والترھیب ج۲ ص ۳۱۴ حدیث ۹)

اس حدیث میں فرمایا گیا ہے کہ ناجائز کام کی **دُعاء** نہ مانگی جائے کہ وہ قبول نہیں ہوتی۔ نیز کسی رِشتہ دار کا حق ضائع ہوتا ہو ایسی دُعاء بھی نہ مانگیں اور **دُعاء** کی قَبولیّت کیلئے جلدی بھی نہ کریں ورنہ **دُعاء** قَبول نہیں کی جائے گی۔

اَحْسَنُ الْوِعَاءِ لِاٰدَابِ الدُّعَاءِ پر اعلیٰ حضرت، امامِ اَہلسنّت، مولیٰنا شاہ احمد رضا خان علیہ رحمۃُ الرحمٰن نے حاشِیہ تحریر فرمایا ہے۔ اور اس کا نام **ذَیلُ الْمُدَّعَا لِاَحْسَنِ الْوِعَاء** رکھا ہے۔ اسی حاشیہ میں ایک مقام پر **دُعاء** کی قَبولیّت میں جلدی مچانے والوں کو اپنے مخصوص اور نہایت ہی عِلمی انداز میں سمجھاتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

افسروں کے پاس تو بار بار دھکّے کھاتے ہو مگر ...

سگانِ دُنیا (یعنی دُنیوی افسروں) کے اُمّید واروں (یعنی اُن سے کام نکلوانے کے آرزو مندوں) کو دیکھا جاتا ہے کہ تین[2] تین[3] برس تک اُمّید واری (اور انتِظار) میں گزارتے ہیں، صُبح وشام اُن کے دروازوں پر

دَوڑتے ہیں، (دھکّے کھاتے ہیں) اور وہ (افسران) ہیں کہ رُخ نہیں مِلاتے، جواب نہیں دیتے، جھڑکتے، دِل تنگ ہوتے، ناک بھوں چڑھاتے ہیں، اُمّید واری میں لگایا تو بیگار (بے کار محنت) سَر پر ڈالی، یہ حضرت، گرہ (یعنی اُمّید وار جیب) سے کھاتے، گھر سے منگاتے، بیکار بیگار (فُضول محنت) کی بلاء اُٹھاتے ہیں، اور وہاں (یعنی افسروں کے پاس دھکّے کھانے میں) برسوں گُوریں ہنوز (یعنی ابھی تک گویا) روزِ اوّل (ہی) ہے۔ مگر یہ (دنیوی افسروں کے پاس دھکّے کھانے والے) نہ اُمّید توڑیں، نہ (افسروں کا) پیچھا چھوڑیں۔ اور **اَحْکَمُ الْحَاکِمِیْن، اَکْرَمُ الْاَکْرَمِیْن، عَزَّ جَلَالُہٗ** کے دروازے پر اوّل تو آتا ہی کون ہے! اور آئے بھی تو اُکتاتے، گھبراتے، کل کا ہوتا آج ہو جائے، ایک ہفتہ کچھ پڑھتے گُزرا اور شِکایَت ہونے لگی، صاحِب! پڑھا تو تھا، کچھ اَثَر نہ ہوا! یہ اَحمق اپنے لئے اِجابَت (یعنی قبولیّت) کا دروازہ خُود بند کر لیتے ہیں۔ **مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰه** ! صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم فرماتے ہیں:

یُسْتَجَابُ لِاَحَدِکُمْ مَالَمْ یَعْجَلْ یَقُوْلُ دَعَوْتُ فَلَمْ یُسْتَجِبْ لِیْ ۔ (صحیح البخاری ج ٤ ص ٢٠٠ حدیث ٦٣٤٠)

ترجمہ: ”تمہاری دُعاء قبول ہوتی ہے جب تک جلدی نہ کرو یہ مت کہو کہ میں نے دُعاء کی تھی قبول نہ ہوئی۔“

بعض تو اِس پر ایسے جامے سے باہَر (یعنی بے قابو) ہوجاتے ہیں کہ اَعمال واَذْعِیَہ (یعنی اَورادِ اور دُعاؤں) کے اَثَر سے بے اِعْتِقاد، بلکہ اللہ عزوجل کے وَعْدہَ کرم سے بے اِعْتِماد، وَالْعِیَاذُ بِاللّٰہِ الْکَرِیْمِ الْجَوَّاد۔ ایسوں سے کہا جائے کہ اَے بے حَیاء! بے شَرْم ہو! ذرا اپنے گِریبان میں مُنہ ڈالو۔ اگر کوئی تُمہارا برابر والا دوست تم سے ہزار بار کچھ کام اپنے کہے اور تُم اُس کا ایک کام نہ کرو تو اپنا کام اُس سے کہتے ہوئے اَوّل تو آپ لَجاؤ (شرماؤ) گے، (کہ) ہم نے تو اُس کا کہنا کیا ہی نہیں اب کِس مُنہ سے اُس سے کام کو کہیں؟ اور اگر غَرَض دِیوانی ہوتی ہے (یعنی مطلب پڑا تو) کہہ بھی دیا اور اُس نے (اگر تمہارا کام) نہ کیا تو اصلاً مَحَلِّ شِکایَت نہ جانو گے (یعنی اس بات پر شکایت کرو گے ہی نہیں ظاہر ہے خود ہی سمجھتے ہو) کہ ہم نے (اُس کا کام) کب کیا تھا جو وہ کرتا۔

اب جانچو، کہ تم مالِکُ عَلَی الْاِطْلاق عَزَّجَلَالُہٗ کے کِتنے اَحکام بجالاتے ہو؟ اُس کے حُکم بجانہ لانا اور اپنی دَرخواست کا خواہی نخواہی (ہرصُورت میں) قَبول چاہنا کیسی بے حیائی ہے!

اَو اَحْمَق! پھر فَرْق دیکھ! اپنے سَر سے پاؤں تک نَظرِ غور کر! ایک ایک رُوئیں میں ہر وَقْت ہر آن کتنی کتنی ہزار دَر ہزار دَر ہزار صد ہزار بے شُمار

نِعمتیں ہیں۔ تُو سوتا ہے اور اُس کے مَعْصُوم بندے (یعنی فِرِشتے) تیری حِفاظت کو پَہرا دے رہے ہیں، تُو گُناہ کررہا ہے اور (پھر بھی) سَر سے پاؤں تک صِحّت و عافِیَت، بلاؤں سے حِفاظت، کھانے کا ہَضْم، فُضْلات (یعنی جسم کے اندر کی گندگیوں) کا دَفْع، خُون کی رَوانی، اَعْضاء میں طاقت، آنکھوں میں روشنی۔ بے حساب کرم بے مانگے بے چاہے تُجھ پر اُتر رہے ہیں۔ پھر اگر تیری بَعض خواہشیں عطا نہ ہوں، کِس مُنہ سے شِکایَت کرتا ہے؟ تُو کیا جانے کہ تیرے لئے بَھلائی کا ہے میں ہے! تُو کیا جانے کیسی سَخت بلا آنے والی تھی کہ اِس (بظاہر نہ قبول ہونے والی) دُعاء نے دَفْع کی، تُو کیا جانے کہ اِس دُعاء کے عِوَض کیسا ثواب تیرے لئے ذَخیرہ ہو رہا ہے، اُس کا وَعْدہ سچّا ہے اور قَبول کی یہ تینوں صُورتیں ہیں جن میں ہر پہلی، پچھلی سے اَعلٰی ہے۔ ہاں، بے اِعتِقادی آئی تو یقین جان کہ مارا گیا اور اِبلیسِ لَعین نے تجھے اپنا سا کرلیا۔ وَالْعِیَاذُ بِاللّٰہِ سُبْحٰنَہٗ وَتَعَالٰی عزوجل۔ (اور اللہ کی پناہ وہ پاک ہے اور عظمت والا)

اَے ذَلیل خاک! اے آبِ ناپاک! اپنا مُنہ دیکھ اور اِس عظیم شَرَف پر غور کر کہ اپنی بارگاہ میں حاضِر ہونے، اپنا پاک، مُتَعالی (یعنی بُلند) نام لینے، اپنی طرف مُنہ کرنے، اپنے پُکارنے کی تجھے اجازت دیتا ہے۔ لاکھوں مُرادیں اِس فَضلِ عظیم پر نِثار۔

او بے صَبرے! ذرا بھیک مانگنا سیکھ۔ اِس آستانِ رَفیع کی خاک پر لَوٹ جا۔ اور لپٹا رہ اور ٹِکٹِکی بندھی رکھ کہ اب دیتے ہیں، اب دیتے ہیں! بلکہ پُکارنے، اُس سے مُناجات کرنے کی لذّت میں ایسا ڈوب جا کہ اِرادہ ومُراد کچھ یاد نہ رہے، یقین جان کہ اِس دروازے سے ہرگز محرُوم نہ پھریگا کہ مَنْ دَقَّ بَابَ الْكَرِيْمِ اِنْفَتَحَ (جس نے کریم کے دروازے پر دستک دی تو وہ اس پر کُھل گیا)

وَبِاللّٰهِ التَّوْفِيْقُ (اور توفیق اللہ عزوجل کی طرف سے ہے)

(ذَیلُ المُدَّعا لِاَحْسَنِ الوِعاء ص۳۴ تا ۳۷)

دُعاء کی قبولیت میں تاخیر تو کرم ہے

حضرتِ سیِّدُنا مولیٰنا نقی علی خان (عَلَیہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن) فرماتے ہیں، اَے عزیز! تیرا پروَرْدگار عزوجل فرماتا ہے،

اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ (پ ۲ البقرہ ۱۸۶)

ترجمہ: میں دُعاء مانگنے والے کی دُعاء قبول کرتا ہوں جب مجھ سے دُعاء مانگے۔

فَلَنِعْمَ الْمُجِيْبُوْنَ (پ ۲۳ صٰفّٰت ۷۵)

ترجمہ: ہم کیا اچھے قبول کرنے والے ہیں۔

اُدْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَکُمْ ؕ ترجمہ مُجھ سے دُعاء مانگو میں قبول فرماؤں۔ (پ ٢٤ مؤمن ٦٠)

پس یقین سمجھ کہ وہ تجھے اپنے دَر سے مَحروم نہیں کرے گا اور اپنے وَعدے کو وَفا فرمائے گا۔ وہ اپنے حبیب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے فرماتا ہے:

وَاَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنْهَرْ ؕ۱۰ ترجمہ سائل کو نہ جِھڑک۔

(پ ٣٠ والضحیٰ ١٠)

آپ عزوجل کس طرح اپنے خوانِ کرم سے دُور کرے گا۔ بلکہ وہ تُجھ پر نظرِ کرم رکھتا ہے۔ کہ تیری دُعاء کے قبول کرنے میں دیر کرتا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حال۔ (اَحْسَنُ الوِعاء ص ٣٣)

عِرقُ النِّسَاء کا دَرد جاتا رہا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کے **مَدَنی قافِلوں** میں **عاشِقانِ رسول** کے ساتھ سُنّتوں بھرا سفر کر کے دعاء مانگنے والوں کے مسائل حل ہونے کے کافی واقِعات سننے کو ملتے ہیں۔ ایک اسلامی بھائی کا بیان اپنے انداز میں عرض کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں۔ ہمارا **مَدَنی قافِلہ** ٹھٹھہ شہر وارِد ہوا، شُرکاء

میں سے ایک اسلامی بھائی کو **عِرقُ النِّساء** کا شدید درد اُٹھتا تھا بے چارے شدّتِ درد سے ماہیِ بے آب کی طرح تڑپتے تھے۔ ایک بار درد کے سبب رات بھر سو نہ سکے۔ آخری دن **امیرِ قافلہ** نے فرمایا: آیئے! سب مل کر ان کیلئے دُعا کرتے ہیں۔ چُنانچہ دُعا شُروع ہوئی، ان اسلامی بھائی کا بیان ہے: **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ دَورانِ دُعا ہی درد میں کمی آنی شُروع ہو گئی اور کچھ دیر کے بعد **عِرقُ النِّساء کا درد بالکل جاتا رہا۔** **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ یہ بیان دیتے وَقت کافی عرصہ ہو چکا ہے وہ دن آج کا دن مجھے پھر کبھی **عِرقُ النِّساء** کی تکلیف نہیں ہوئی۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** یہ بیان دیتے وَقت مجھے علاقائی **مَدَنی قافِلہ** ذِمّہ دار کی حیثیت سے مَدَنی قافِلوں کی دھومیں مچانے کی خدمت ملی ہوئی ہے۔

گر ہو عِرقُ النِّسا، یا عارِضہ کوئی سا   پاؤ گے صحّتیں، قافِلے میں چلو

دُور بیماریاں، اور پریشانیاں   ہوں گی بس چل پڑیں، قافِلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب!   صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! **مَدَنی قافِلے** کی بَرَکت سے **عِرقُ النِّساء** جیسی مُوذی بیماری سے نَجات مل گئی۔ **عِرقُ النِّساء** کی پہچان یہ ہے کہ اِس میں چڈھے (یعنی ران کے جوڑ) سے لیکر پاؤں کے ٹخنے تک

شدید درد ہوتا ہے یہ مرض برسوں تک پیچھا نہیں چھوڑتا۔

عِرقُ النِّساء کے 2 روحانی علاج

﴿۱﴾ درد کے مقام پر ہاتھ رکھ کر اوّل آخر دُرُود شریف، سورۃُ الْفاتِحہ ایک بار اور سات ۷ مرتبہ یہ دُعا پڑھ کر دم کر دیجئے: اَللّٰھُمَّ اَذْھِبْ عَنِّیْ سُوْءَ مَا اَجِدُ (اے اللہ عزوجل مجھ سے مرض دُور فرما دے) اگر دوسرا دم کرے تو عَنِّیْ کی جگہ عَنْہُ (یعنی اس سے) کہے۔ (مدت: تا حُصولِ شِفاء) ﴿۲﴾ یَا مُحْیِیُ سات بار پڑھ کر گیس ہو یا پیٹھ یا پیٹ میں تکلیف یا عِرق النِّساء یا کسی بھی جگہ درد ہو یا کسی عُضْو کے ضائع ہو جانے کا خوف ہو، اپنے اوپر دم کر دیجئے اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ فائدہ ہوگا۔ (مدتِ علاج: تا حُصولِ شفاء)

"صَدَقے یا رسولَ اللہ" کے ۱۴ حُرُوف کی نسبت سے روزہ توڑنے والی باتوں کے 14 پیرے

۱ **کھانے**، پینے یا ہمبستری کرنے سے روزہ جاتا رہتا ہے جبکہ روزہ دار ہونا یاد ہو۔ (رَدُّالمُحتار ج۳ ص۳۶۵)

۲ **حُقّہ**، سِگار، سگریٹ، چُرٹ وغیرہ پینے سے بھی روزہ جاتا رہتا ہے۔ اگرچہ اپنے خیال میں حلق تک دُھواں نہ پہنچتا ہو۔

(بہارِ شریعت حصّہ پنجم ص ۱۱۷)

(۳) **پان** یا صِرف تمبا کو کھانے سے بھی روزہ جاتا رہے گا اگرچہ آپ بار بار اس کی پیک تُھوکتے رہیں۔ کیوں کہ حَلق میں اُس کے باریک اَجزاء ضَرور پہنچتے ہیں۔ (اَیضاً)

(۴) **شکر** وغیرہ ایسی چیزیں جو مُنہ میں رکھنے سے گُھل جاتی ہیں مُنہ میں رکھی اور تُھوک نِگل گئے روزہ جاتا رہا۔ (اَیضاً)

(۵) **دانتوں** کے دَرمیان کوئی چیز چَنے کے برابر یا زیادہ تھی اُسے کھا گئے یا کم ہی تھی مگر مُنہ سے نِکال کر پھر کھالی تو روزہ ٹوٹ گیا۔

(دُرِّ مُختار ج۳ ص۳۹۴)

(۶) **دانتوں** سے خُون نِکل کر حَلق سے نیچے اُترا اور خُون تُھوک سے زیادہ یا برابر یا کم تھا مگر اِس کا مزا حَلق میں مَحسوس ہوا تو روزہ جاتا رہا اور اگر کم تھا اور مزہ بھی حَلق میں مَحسوس نہ ہوا تو روزہ نہ گیا۔

(دُرِّمختار، رَدُّالمُحتار ج۳ ص۳۶۸)

(۷) **روزہ** یاد رہنے کے باوُجود حُقْنَہ[1] لیا۔ یا ناک کے نتھنوں سے دوائی چڑھائی روزہ جاتا رہا۔ (عالمگیری ج۱ ص۲۰۴)

---

[1] یعنی کسی دوا کی بتی یا پچکاری پیچھے کے مقام میں چڑھانا جس سے اجابت ہو جائے

(۸) **کُلّی** کر رہے تھے بلا قَصد پانی حَلق سے اُتر گیا یا ناک میں پانی چڑھایا اور دِماغ کو چڑھ گیا روزہ جاتا رہا مگر جبکہ روزہ دار ہونا بھول گیا ہو تو نہ ٹوٹے گا اگرچہ قَصداً ہو۔ یُوں ہی روزے دار کی طرف کسی نے کوئی چیز پھینکی وہ اُس کے حَلق میں چلی گئی تو روزہ جاتا رہا۔

(الجوہرۃ النیرۃ ج۱ ص۱۷۸)

(۹) **سوتے** میں (یعنی نیند کی حالت میں) پانی پی لیا یا کچھ کھالیا، یا مُنہ کُھلا تھا، پانی کا قطرہ یا بارِش کا اَولا حَلق میں چلا گیا تو روزہ جاتا رہا۔

(الجوہرۃ النیرۃ ج۱ ص۱۷۸)

(۱۰) **دُوسرے** کا تُھوک نِگل لیا یا اپنا ہی تُھوک ہاتھ میں لے کر نِگل لیا تو روزہ جاتا رہا۔ (عالمگیری ج۱ص ۲۰۳)

(۱۱) جب تک تُھوک یا بَلْغَم مُنہ کے اندر موجود ہو اُسے نِگل جانے سے روزہ نہیں جاتا، بار بار تُھوکتے رہنا ضَروری نہیں۔

(۱۲) **مُنہ** میں رنگین ڈورا وغیرہ رکھا جس سے تُھوک رنگین ہو گیا پھر وُہی رنگین تُھوک نِگل گئے تو روزہ جاتا رہا۔ (عالمگیری ج۱ص ۲۰۳)

(۱۳) **آنسو** مُنہ میں چلا گیا اور آپ اُسے نِگل گئے۔ اگر قطرہ دو

قطرہ ہے تو روزہ نہ گیا اور زیادہ تھا کہ اُس کی نمکینی پورے مُنہ میں محسوس ہوئی تو جاتا رہا۔ پسینہ کا بھی یہی حُکم ہے۔

(عالمگیری ج۱ص۲۰۳)

(۱۴) فُضلے کا مقام باہَر نِکل آیا تو حُکم یہ ہے کہ خُوب اچھی طرح کسی کپڑے وغیرہ سے پُونچھ کر اُٹھیں تا کہ تَری باقی نہ رہے۔ اگر کچھ پانی اُس پر باقی تھا اور کھڑے ہوگئے جس کی وجہ سے پانی اندر چلا گیا تو روزہ فاسِد ہوگیا۔ اِسی وجہ سے فُقَہائے کِرام رَحِمَہُمُ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ روزہ دار **اِستِنجاء** کرنے میں سانس نہ لے۔

(عالمگیری ج۱ص۲۰۴)

روزہ میں قے ہونا

بعض اَوقات جب روزہ میں **قے** ہوجاتی ہے تو لوگ پریشان ہوجاتے ہیں بلکہ بعض تو سمجھتے ہیں کہ روزہ میں خُود بَخُود **قے** ہوجانے سے بھی روزہ ٹُوٹ جاتا ہے۔ حالانکہ ایسا نہیں۔ چُنانچہ سَیِّدُنا ابوہُرَیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حُضُورِ پُرنور، شافِعِ یومُ النُّشُور صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کا فرمانِ عالیشان ہے: ترجمہ: جس کو ماہِ رَمَضان میں خود بخود **قے** آئی اسکا روزہ نہ ٹوٹا اور جس نے جان بوجھ کر **قے** کی اسکا روزہ

ٹوٹ گیا۔ (کنزالعُمّال ج۸ص۲۳۰ حدیث ۲۳۸۱٤) **ایک** اور مقام پر ارشاد فرمایا، ''جس کو خود بخود قے آئی اس پر **قضاء** نہیں اور جس نے جان بوجھ کر **قے** کی وہ روزہ کی **قضاء** کرے۔ (ترمذی ج۲ص۱۷۳ حدیث ۷۲۰)

''کرم یاربّ عزوجل!'' کے سات حُرُوف کی نسبت سے قے کے بارے میں 7 پیرے

۱ **روزہ** میں خود بخود کتنی ہی **قے** (اُلٹی) ہو جائے (خواہ بالٹی ہی کیوں نہ بھر جائے) اِس سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ (دُرِّمُختار ج۳ص۳۹۲)

۲ **اگر** روزہ یاد ہونے کے باوُجُود قصداً (یعنی جان بُوجھ کر) **قے** کی اور اگر وہ مُنہ بھر ہے (مُنہ بھر کی تعریف آگے آتی ہے) تو اب روزہ ٹوٹ جائے گا۔

(دُرِّمُختار ج۳ص۳۹۲)

۳ **قصداً** مُنہ بھر ہونے والی **قے** سے بھی اِس صُورت میں روزہ ٹوٹے گا جبکہ قے میں کھانا یا (پانی) یا صَفراء (یعنی کڑوا پانی) یا خُون آئے۔

(اَیضاً)

٤ اگر **قے** میں صِرف بَلغَم نِکلا تو **روزہ** نہیں ٹوٹے گا۔

(اَیضاً ص۳۹٤)

(۵) **قصداً قے** کی مگر تھوڑی سی آئی، مُنہ بھر نہ آئی تو اب بھی **روزہ** نہ ٹوٹا۔ (دُرِّ مُختار ج۳ ص ۳۹۳)

(۶) **مُنہ** بھر سے کم قے ہوئی اور مُنہ ہی سے دوبارہ لوٹ گئی یا خود ہی لوٹا دی، ان دونوں صورتوں میں روزہ نہیں ٹوٹے گا۔ (اَیضاً)

(۷) **مُنہ** بھر قے بلا اختیار ہوگئی تو **روزہ** تو نہ ٹوٹا البتّہ اگر اِس میں سے ایک چنے کے برابر بھی واپس لوٹا دی تو **روزہ** ٹوٹ جائے گا۔ اور ایک چنے سے کم ہو تو **روزہ** نہ ٹوٹا۔ (دُرِّ مُختار ج۳ ص ۳۹۲)

مُنہ بھر قے کی تعریف

مُنہ بھر **قے** کے معنٰی یہ ہیں، "اِسے بلا تکلُّف نہ روکا جاسکے۔" (عالمگیری ج۱ ص ۲۰۴)

"مدینہ" کے پانچ حُرُوف کی نسبت سے وُضو میں قے کے 5 اَحکامِ شَرعی

(۱) **وُضو** کی حالت میں (جان بُوجھ کرتے کریں یا خود بخود ہوجائے دونوں صورتوں میں) اگر مُنہ بھر **قے** آئی اور اِس میں کھانا، پانی یا صَفرا ء (کڑوا پانی) آیا تو وُضو ٹوٹ جائے گا۔ (بہارِ شریعت حصّہ دُوم ص ۲۶)

(۲) **اگر بلغم** کی مُنہ بھر **قے** ہوئی تو **وُضو** نہیں ٹوٹے گا۔ (اَیضاً)

فرمانِ مصطفٰی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم): جس نے مجھ پر دس مرتبہ صبح اور دس مرتبہ شام دُرُودِ پاک پڑھا اُسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

(۳) بہتے خُون کی قے وُضو توڑ دیتی ہے۔

(۴) بہتے خُون کی قے سے وُضو اُس وَقت ٹُوٹتا ہے جبکہ خُون تھوک سے مَغلُوب نہ ہو۔ (رَدُّالمحتار ج ۱ ص ۲۶۷) یعنی خُون کی وجہ سے قے سُرخ ہو رہی ہے تو خُون غالِب ہے وُضو ٹوٹ گیا اور اگر تھُوک زیادہ ہے اور خون کم تو وُضو نہیں ٹوٹے گا۔ خون کم ہونے کی نشانی یہ ہے کہ پُوری قے جو تھُوک پر مُشتَمِل ہے وہ زَرد (یعنی پیلی) ہوگی۔

(۵) اگر قے میں جما ہوا خُون نِکلا اور وہ مُنہ بھر سے کم ہے تو وُضو نہیں ٹُوٹے گا۔ (مُلَخَّص از بہارِ شریعت حصّہ دُوُم ص ۲۶)

ضَروری ہدایت

مُنہ بھر قے (عِلاوہ بَلغَم کے) ناپاک ہے۔ اِس کا کوئی چھینٹا کپڑے یا جِسم پر نہ گِرنے پائے اِس کی اِحتیاط فرمائیے۔ آج کل لوگ اِس میں بڑی بے اِحتِیاطی کرتے ہیں، کپڑوں پر چھینٹے پڑنے کی کوئی پرواہ نہیں کرتے اور مُنہ وغیرہ پر جو ناپاک قے لگ جاتی ہے اُس کو بھی بِلا جِھجک اپنے کپڑوں سے پُونچھ لیتے ہیں۔ اللہ رَبُّ الْعِزّت عزّوجلّ ہمیں نَجاست سے بچنے کا ذِہن عنایت فرمائے۔

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

بُھول کر کھانے پینے سے روزہ نہیں جاتا

حضرت سَیِّدُنا ابُوہُریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مَروی ہے کہ سلطانِ دو جہان، شَہَنشاہِ کون ومکان، رَحمتِ عالمیان صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم فرماتے ہیں کہ جس روزہ دار نے بُھول کر کھایا پیا وہ اپنے **روزہ** کو پُورا کرے کہ اُسے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے کِھلایا اور پِلایا۔ (صحیح بُخاری ج۱ص۶۳۶حدیث۱۹۳۳)

"واہ کیا بات ہے ماہِ رَمضان کی" کے اِکیس حُرُوف کی نِسبت سے روزہ نہ توڑنے والی چیزوں کے مُتَعلِّق 21 پیرے

(۱) **بُھول** کر کھایا، پیا یا جِماع کیا روزہ فاسِد نہ ہوا، خواہ وہ روزہ فرض ہو یا نَفل۔ (دُرِّمُختار، رَدُّالمحتار ج۳ص۳۶۵)

(۲) **کِسی** روزہ دار کو اِن اَفعال میں دیکھیں تو یاد دِلانا واجِب ہے۔ ہاں اگر روزہ دار بہُت ہی کمزور ہو کہ یاد دِلانے پر وہ کھانا چھوڑ دے گا جس کی وجہ سے کمزوری اِتنی بڑھ جائے گی کہ اِس کیلئے **روزہ** رکھنا ہی دُشوار ہوجائے گا اور اگر کھالے گا تو **روزہ** بھی اچھی طرح پُورا کرلے گا اور دیگر عِبادتیں بھی بخوبی ادا کر سکے گا (اور چونکہ بُھول کر کھاپی رہا ہے اِس لئے

اِس کا روزہ تو ہو ہی جائے گا) لہٰذا اِس صُورت میں یاد نہ دِلانا ہی بہتر ہے۔ بَعض مَشائِخ کِرام (رحِمَھُمُ اللّٰہُ تعالٰی) فرماتے ہیں: ''**جوان** کو دیکھے تو یاد دِلادے اور **بُوڑھے** کو دیکھے تو یاد نہ دِلانے میں حَرَج نہیں۔'' مگر یہ حُکم اکثر کے لحاظ سے ہے کیونکہ **جوان** اکثر قَوی (یعنی طاقتور) ہوتے ہیں اور **بوڑھے** اکثر کمزور۔ چُنانچہ اَصل حُکم یِہی ہے کہ جوانی اور بڑھاپے کو کوئی دَخْل نہیں، بلکہ قُوّت وضُعف (یعنی طاقت اور کمزوری) کا لحاظ ہے لہٰذا اگر **جوان** اِس قَدَر کمزور ہو تو یاد نہ دِلانے میں حَرَج نہیں اور **بوڑھا** قَوی (یعنی طاقتور) ہو تو یاد دِلانا واجِب ہے۔

(رَدُّالْمُحتار ج۳ص ۳۶۵)

۳ روزہ یاد ہونے کے باوُجُود بھی مکّھی یا غُبار یا دُھواں حَلْق میں چلے جانے سے **روزہ** نہیں ٹوٹتا۔ خواہ غُبار آٹے کا ہو جو چکّی پیسنے یا آٹا چھاننے میں اُڑتا ہے یا غَلّہ کا غُبار ہو یا ہوا سے خاک اُڑی یا جانوروں کے کُھر یا ٹاپ سے۔ (دُرِّمُختار رَدُّالْمُحتار ج۳ص ۳۶۶)

۴ **اِسی** طرح بس یا کار کا دُھواں یا اُن سے غُبار اُڑ کر حَلْق میں پہنچا اگرچہ **روزہ دار** ہونا یاد تھا، **روزہ** نہیں جائے گا۔

فرمانِ مصطفیٰ ﷺ

(۵) **اگر** بتّی سُلگ رہی ہے اور اُس کا دُھواں ناک میں گیا تو **روزہ** نہیں ٹُوٹے گا۔ ہاں اگر لُوبان یا اگر بتّی سُلگ رہی ہو اور **روزہ** یاد ہونے کے باوُجُود مُنہ قریب لے جا کر اُس کا دُھواں ناک سے کھینچا تو **روزہ** فاسِد ہو جائیگا۔ (رَدُّالمُحتار ج ۳ ص ۳۶۶)

(۶) **بھری** سینگی [1] لگوائی یا تیل یا سُرمہ لگایا تو روزہ نہ گیا اگرچہ تیل یا سُرمہ کا مزہ حلق میں محسوس ہوتا ہو بلکہ تھوک میں سُرمہ کا رنگ بھی دکھائی دیتا ہو جب بھی روزہ نہیں ٹوٹتا۔ (الجَوہَرۃ النیرہ ج ۱ ص ۱۷۹)

(۷) **غُسل** کیا اور پانی کی خنکی (یعنی ٹھنڈک) اندر محسوس ہوئی جب بھی **روزہ** نہیں ٹوٹا۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۲۳۰)

(۸) **کُلّی** کی اور پانی بالکل پھینک دیا صِرف کچھ تری مُنہ میں باقی رہ گئی تھی تھوک کے ساتھ اِسے نِگل لیا، **روزہ** نہیں ٹوٹا۔ (رَدُّالمُحتار ج ۳ ص ۳۶۷)

(۹) **دوا** کُوٹی اور حلق میں اِس کا مزہ محسوس ہوا **روزہ** نہیں ٹوٹا۔ (اَیضاً)

(۱۰) **کان** میں پانی چلا گیا جب بھی **روزہ** نہیں ٹوٹا۔ بلکہ خود پانی ڈالا جب بھی نہ ٹوٹا۔ (دُرِّمُختار ج ۳ ص ۳۶۷)

---

[1] یہ ذرو کے علاج کا ایک مخصوص طریقہ ہے جس میں سوراخ کیا ہوا سینگ ذرو کی جگہ رکھ کر مُنہ کے ذریعے جسم کی گرمی کھینچتے ہیں۔

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم) مجھ پر کثرت سے دُرُود پاک پڑھو بے شک تمہارا مجھ پر دُرُود پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔

(۱۱) **تِنکے** سے کان کُھجایا اور اُس پر کان کا مَیل لگ گیا پھر وُہی مَیل لگا ہُوا تِنکا کان میں ڈالا اگرچہ چند بار ایسا کیا ہو جب بھی **روزہ** نہ ٹوٹا۔ (اَیضاً)

(۱۲) **دانت** یا مُنہ میں خَفِیف (یعنی معمولی) چیز بے معلوم سی رہ گئی کہ لُعاب کیساتھ خود ہی اُتر جائے گی اور وہ اُتر گئی، **روزہ** نہیں ٹوٹا۔ (اَیضاً)

(۱۳) **دانتوں** سے خُون نِکل کر حَلق تک پہنچا مگر حَلق سے نیچے نہ اُترا تو **روزہ** نہ گیا۔ (فتح القدیر ج۲ ص۲۵۸)

(۱۴) **مکّھی** حَلق میں چلی گئی **روزہ** نہ گیا اور قَصْداً (یعنی جان بوجھ کر) نِگلی تو چلا گیا۔ (عالمگیری ج۱ ص۲۰۳)

(۱۵) **بُھولے** سے کھانا کھا رہے تھے، یاد آتے ہی لُقمہ پھینک دیا یا پانی پی رہے تھے یاد آتے ہی مُنہ کا پانی پھینک دیا تو **روزہ** نہ گیا۔ اگر مُنہ میں کا لُقمہ یا پانی یاد آنے کے باوُجُود نِگل گئے تو **روزہ** گیا۔ (اَیضاً)

(۱۶) **صُبح** صادِق سے پہلے کھا پی رہے تھے اور صُبح ہوتے ہی (یعنی سَحَری کا وَقْت خَتَم ہوتے ہی) مُنہ میں کا سب کچھ اُگل دیا تو **روزہ** نہ گیا، اور اگر نِگل لیا تو جاتا رہا۔ (عالمگیری ج۱ ص۲۰۳)

(۱۷) **غیبت** کی تو **روزہ** نہ گیا۔ (دُرِّمُختار ج۳ ص۳۶۲) اگرچہ غیبت سخت کبیرہ

گُناہ ہے۔ قُرآنِ مجید میں غیبت کرنے کی نسبت فرمایا، ''جیسے اپنے مُردہ بھائی کا گوشت کھانا۔'' اور حدیثِ پاک میں فرمایا، ''غیبت زِنا سے بھی سخت تر ہے۔'' (الترغیب والترھیب ج۳ ص۳۳۱ حدیث ۲۴) غیبت کی وجہ سے **روزہ کی نورانیّت** جاتی رہتی ہے۔ (بہارِ شریعت حصّہ ۵ ص ۶۱۱)

۱۸ **جَنابَت** (یعنی غُسل فرض ہونے) کی حالت میں صُبح کی بلکہ اگرچہ سارے دِن **جُنُب** (یعنی بے غُسل) رہا روزہ نہ گیا۔ (دُرِّمُختار ج ۳ ص ۳۷۲) مگر اتنی دیر تک قصداً (یعنی جان بُوجھ کر) **غُسل نہ کرنا کہ نماز قضاء ہوجائے گناہ وحرام ہے۔** حدیثِ شریف میں فرمایا، جس گھر میں **جُنُب** ہو اُس میں رَحمت کے فِرِشتے نہیں آتے۔''

(بہارِ شریعت حصّہ ۵ ص ۱۱۶)

۱۹ **تِل** یا تِل کے برابر کوئی چیز چبائی اور تھوک کے ساتھ حَلق سے اُتر گئی تو **روزہ** نہ گیا مگر جب کہ اُس کا مزہ حَلق میں مَحسُوس ہوتا ہو تو **روزہ** جاتا رہا۔ (فتح القدیر ج۲ ص۲۵۹)

۲۰ **تھوک** یا بَلغم مُنہ میں آیا پھر اُسے نِگل گئے تو **روزہ** نہ گیا۔

(رَدُّالمُحتار ج۳ ص۳۷۳)

۲۱ **اِسی** طرح ناک میں رِینٹھ جمع ہوگئی، سانس کے ذَرِیعے کھینچ کر نِگل جانے سے بھی **روزہ** نہیں جاتا۔ (ایضاً)

مکروہاتِ روزہ

اب روزہ کے مَکرُوہات کا بَیان کیا جاتا ہے جن کے کرنے سے **روزہ** ہو تو جاتا ہے مگر اُس کی نُورانیت چلی جاتی ہے۔ لفظ **"نبی"** کے تین حُروف کی نسبت سے پہلے **تین احادیثِ مبارکہ** مُلاحظہ فرمائیں۔ پھر فِقہی اَحکام عَرض کئے جائیں گے۔

﴿۱﴾ حضرتِ سَیِّدُنا اَبُوہُرَیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رِوایَت ہے کہ نبیوں کے سلطان، رَحمتِ عالمیان، سردارِ دوجہان، مَحبوبِ رَحمٰن عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: "جو بُری بات کہنا اور اُس پر عَمل کرنا نہ چھوڑے تو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کو اِس کی کچھ حاجت نہیں کہ اُس نے کھانا، پینا چھوڑ دیا ہے۔" (صحیح بُخاری ج۱ ص۶۲۸ حدیث۱۹۰۳)

﴿۲﴾ حضرتِ سَیِّدُنا اَبُوہُرَیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رِوایَت ہے، **نُورِ مُجَسَّم**، شاہِ بنی آدم، **رسولِ مُحتَشَم**، غریبوں کے ہمدم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ رَحمت نشان ہے: **روزہ** سِپَر (یعنی ڈھال) ہے جب تک اُسے پھاڑا نہ ہو۔ عَرض کی گئی، کِس چیز سے پھاڑے گا؟ اِرشاد فرمایا: "جھوٹ یا غیبت سے۔"

(الترغیب والترھیب ج۲ ص۹۴ حدیث۳)

﴿۳﴾ حضرتِ سیِّدُنا عامِر بن رَبیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے رِوایت ہے: ''میں نے بے شمار بار سرکارِ والا تبار، بِاِذنِ پروَرْدگارِ دو جہاں کے مالِک و مختار، شَہَنْشاہِ اَبرار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کو **روزہ** میں مِسواک کرتے دیکھا''۔

(ترمذی ج۲ ص۱۷۶ الحدیث ۷۲۵)

''رَمَضانُ المُبارَک'' کے بارہ حُرُوف کی نسبت سے مکروہاتِ روزہ پر مُشتَمِل 12 پَیرے

۱ جُھوٹ، چُغلی، غیبت، بدنِگاہی، گالی دینا، بِلا اجازتِ شرعی کسی کا دِل دُکھانا، داڑھی مُنڈانا وغیرہ چیزیں ویسے بھی ناجائز و حرام ہیں روزہ میں اور زِیادہ حرام اور ان کی وجہ سے روزہ میں کراہیت آتی اور روزے کی نورانیت چلی جاتی ہے۔

۲ روزہ دار کا بِلا عُذر کسی چیز کو چکھنا یا چبانا مکروہ ہے۔ چکھنے کے لئے عُذر یہ ہے کہ مَثَلاً عورت کا شوہر بد مِزاج ہے کہ نمک کم یا بیش ہوگا تو اُس کی ناراضگی کا باعِث ہوگا۔ اِس وجہ سے چکھنے میں حَرَج نہیں۔ چبانے کیلئے عُذر یہ ہے کہ اِتنا چھوٹا بچّہ ہے کہ روٹی نہیں چبا سکتا اور کوئی نَرم غذاء نہیں جو اُسے کِھلائی جاسکے، نہ حَیض و نِفاس [1] والی یا کوئی اور ایسا ہے

[1] حیض ونفاس کی حالت میں عورت کو روزہ، نماز، تلاوت ناجائز وگناہ ہے۔ نماز مُعاف ہے مگر بعد فراغت روزہ قضا کرنا لازمی ہے۔

کہ اُسے چبا کر دے۔ تو بچّے کے کھلانے کیلئے روٹی وغیرہ چبانا مکرُوہ نہیں۔ (دُرِّمُختار ج ۳ ص ۳۹۵) مگر پوری احتیاط رکھئے اگر حلق سے نیچے کچھ اُتر گیا تو روزہ گیا۔

چکھنا کسے کہتے ہیں؟

چکھنے کے معنٰی وہ نہیں جو آج کل عام مُحاوَرہ ہے یعنی کسی چیز کا مزہ دَرْیافت کرنے کیلئے اُس میں سے تھوڑا کھا لیا جاتا ہے! کہ یُوں ہو تو کراہِیَت کیسی **روزہ** ہی جاتا رہے گا۔ بلکہ کفّارہ کے شرائط پائے جائیں تو کفّارہ بھی لازِم ہوگا۔ چکھنے سے مُراد یہ ہے کہ صِرف زَبان پر رکھ کر مزہ دَرْیافت کرلیں اور اُسے تُھوک دیں۔ اُس میں سے حلق میں کچھ بھی نہ جانے پائے۔

۳ **کوئی** چیز خریدی اور اُس کا چکھنا ضَروری ہے کہ اگر نہ چکھا تو نقصان ہوگا تو ایسی صُورت میں چکھنے میں حَرَج نہیں ورنہ مکرُوہ ہے۔

(دُرِّمُختار ج ۳ ص ۳۹۵)

۱ **بیوی** کا بوسہ لینا اور گلے لگانا اور بدَن کو چُھونا مکروہ نہیں۔ ہاں اگر یہ اندیشہ ہو کہ **اِنزال** ہو جائے گا یا جماع میں مُبتَلا ہوگا اور ہونٹ اور زَبان چُوسنا روزہ میں مُطلَقاً مکروہ ہیں۔ یُوں ہی مُباشَرتِ فاحِشہ (یعنی شرمگاہ

سے شرمگاہ ٹکرانا) (رَدُّالْمُحتار ج۳ ص۳۹۶)[1]

﴿۵﴾ **گُلاب** یا مُشک وغیرہ سُونگھنا، داڑھی مُونچھ میں تیل لگانا اور سُرمہ لگانا مکروہ نہیں۔ (دُرِّمُختار ج۳ ص۳۹۷)

﴿۶﴾ روزے کی حالت میں ہر قسم کا **عِطْر** سُونگھ بھی سکتے ہیں اور کپڑوں پر لگا بھی سکتے ہیں۔ (رَدُّالْمُحتار ج۳ ص۳۹۷)

﴿۷﴾ **روزے** میں مِسواک کرنا مکروہ نہیں بلکہ جیسے اور دِنوں میں سُنَّت ہے وَیسے ہی **روزہ** میں بھی سُنَّت ہے، **مِسواک** خُشک ہو یا تر، اگرچہ پانی سے تَر کی ہو، زَوال سے پہلے کریں یا بعد، کسی وَقْت بھی مکروہ نہیں۔ (رَدُّالْمُحتار ج۳ ص۳۹۹)

﴿۸﴾ **اکثر** لوگوں میں مشہور ہے کہ دوپہر کے بعد روزہ دار کیلئے مِسواک کرنا مکروہ ہے یہ ہمارے مَذہب حنفیہ کے خِلاف ہے۔ (اَیضاً)

﴿۹﴾ **اگر** مِسواک چَبانے سے رَیشے چُھوٹیں یا مزہ مَحسوس ہو تو ایسی **مِسواک** روزے میں نہیں کرنا چاہئے۔ (فتاویٰ رضویہ تخریج شدہ ج۱۰ ص۵۱۱) اگر

---

[1] شادی شدگان بَشُمُول وغیرہ کی معلومات کیلئے فتاویٰ رضویہ جلد ۲۳ صفحہ نمبر 386.385 پر مسئلہ نمبر 42,41 کا مطالعہ فرمالیں۔

روزہ یاد ہوتے ہوئے **مسواک** کا ریشہ یا کوئی جُز حلق سے نیچے اتر گیا تو **روزہ** فاسِد ہوجائے گا۔

(۱۰) **وضو** و غُسل کے عِلاوہ ٹھنڈک پہنچانے کی غَرَض سے کُلّی کرنا یا ناک میں پانی چڑھانا یا ٹھنڈک کیلئے نہانا بلکہ بَدَن پر بھیگا کپڑا لپیٹنا بھی مکروہ نہیں۔ ہاں پریشانی ظاہر کرنے کیلئے بھیگا کپڑا لپیٹنا مکروہ ہے کہ عِبادَت میں دِل تنگ ہونا اچھی بات نہیں۔ (رَدُّالمُحتار ج۳ ص۳۹۹)

(۱۱) **بعض** اسلامی بھائی روزہ میں بار بار تُھوکتے رہتے ہیں شاید وہ سمجھتے ہیں کہ روزے میں تُھوک نہیں نِگلنا چاہئے، ایسا نہیں۔ البتّہ مُنہ میں تُھوک اِکٹھا کرکے نِگل جانا، یہ تو بغیر **روزہ** کے بھی ناپسندیدہ ہے اور روزہ میں مکروہ۔ (بہارِ شریعت حصّہ ۵ ص۱۲۹)

(۱۲) **رَمَضانُ الْمُبارَك** کے دِنوں میں ایسا کام کرنا جائز نہیں جس سے ایسا ضُعف (یعنی کمزوری) آجائے کہ **روزہ** توڑنے کا ظَنِّ غالِب ہو۔ لہٰذا نانبائی کو چاہیے کہ دوپَہَر تک روٹی پکائے پھر باقی دِن میں آرام کرے۔ (دُرِّمُختار ج۳ ص۴۰۰) یِہی حُکم مِعمار و مزدور اور دیگر مَشَقّت کے کام کرنے والوں کا ہے۔ زیادہ ضُعف (کمزوری) کا اَندیشہ ہو تو کام میں کمی کردیں تاکہ **روزہ** ادا کرسکیں۔

آسمان پر سے کاغذ کا پُرزہ گرا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! روزوں کے شَرعی اَحکام سیکھنے کا جذبہ اُجاگر کرنے کیلئے تبلیغِ قران وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** میں **عاشقانِ رسول** کے ساتھ سنّتوں بھرے سفر کو اپنا معمول بنا لیجئے۔ ایک بار سفر کر کے تجرِبہ کر لیجئے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کو وہ وہ دینی منافع حاصل ہوں گے کہ آپ حیران رہ جائیں گے۔ آپ کی ترغیب کیلئے مَدَنی قافِلے کی **ایک بہار** گوش گزار کی جاتی ہے۔ چُنانچہ قصبہ کالونی (بابُ المدینہ کراچی) کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خُلاصہ ہے: ”ہمارے خاندان میں لڑکیاں کافی تھیں، چچا جان کے یہاں سات لڑکیاں تو بڑے بھائی جان کے یہاں 9 لڑکیاں! میری شادی ہوئی تو میرے یہاں بھی لڑکی کی وِلادت ہوئی۔ سب کو تشویش سی ہونے لگی اور آج کل کے ایک عام ذِہن کے مُطابِق سب کو وہم سا ہونے لگا کہ کسی نے جادو کر کے اولادِ نرینہ کا سلسلہ بند کروا دیا ہے! میں نے مَنّت مانی کہ میرے یہاں لڑکا پیدا ہوا تو **30 دن کے مَدَنی قافلے** میں سفر کروں گا۔ میری مَدَنی مُنّی کی امّی نے ایک بار خواب دیکھا کہ آسمان سے کوئی کاغذ کا پُرزہ ان کے قریب آکر گرا، اُٹھا کر دیکھا تو اُس پر لکھا تھا **بلال**۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ 30 دن کے مَدَنی قافِلے کی بَرَکت

سے میرے یہاں **مَدَنی مُنّے** کی آمد ہوگئی! نہ صِرْف ایک بلکہ آگے چل کر کے بعد دیگرے دو[2] **مَدَنی مُنّے** مزید پیدا ہوئے۔ **اللہ** عزوجل کا کرم دیکھئے! **30 دن کے مَدَنی قافِلے** کی بَرَکت صِرْف مجھ تک مَحدود نہ رہی۔ ہمارے خاندان میں جو بھی اولادِ نرینہ سے محروم تھا سب کے یہاں خوشیوں کی بہاریں لٹاتے ہوئے **مَدَنی مُنّے** تولُّد ہوئے۔ یہ بیان دیتے وقت اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں عَلاقائی مَدَنی قافِلہ ذمّہ دار کی حیثیت سے مَدَنی قافِلوں کی بہاریں لُٹانے کی کوششیں کر رہا ہوں۔

آ کے تم با ادب، دیکھ لو فضلِ ربّ عزوجل ۔۔۔ مَدَنی مُنّے ملیں، قافِلے میں چلو

کھوٹی قسمت کھری، گود ہوگی ہری ۔۔۔ مُنّا مُنّی ملیں، قافِلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

مانگی مُراد نہ ملنا بھی نعمت!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! **مَدَنی قافِلے** کی بَرَکت سے کس طرح مَن کی مُرادیں بَر آتی ہیں! اُمیدوں کی سوکھی کھیتیاں ہری ہو جاتی ہیں، دلوں کی پژمُردہ کلیاں کِھل اُٹھتی ہیں اور خانماں بربادوں کی خوشیاں لوٹ آتی ہیں۔ مگر یہ ذِہن میں رہے کہ ضَروری نہیں ہر ایک کی دلی مُراد لازِمی ہی پوری ہو۔ بارہا ایسا

ہوتا ہے کہ بندہ جو طلب کرتا ہے وہ اُس کے حق میں بہتر نہیں ہوتا اور اُس کا سُوال پورا نہیں کیا جاتا۔ اُس کی منہ مانگی مُراد نہ ملنا ہی اُس کیلئے اِنعام ہوتا ہے۔ مَثَلاً یہی کہ وہ **اَولادِ نَرینہ** مانگتا ہے مگر اُس کو مَدَنی مُنّیوں سے نوازا جاتا ہے اور یہی اُس کے حق میں بہتر بھی ہوتا ہے۔ چُنانچہ پارہ دوسرا سورۃُ البقرہ کی آیت نمبر 216 میں ربُّ العِباد عزوجل کا ارشادِ حقیقت بنیاد ہے:

عَسٰۤى اَنْ تُحِبُّوْا شَیْــٴًـا وَّ هُوَ شَرٌّ لَّكُمْ (پ ۲ البقرۃ ۲۱٦)

ترجَمۂ کنزالایمان: قریب ہے کہ کوئی بات تمہیں پسند آئے اور وہ تمہارے حق میں بُری ہو۔

بیٹی کے فضائل

یاد رکھئے! بیٹی کی فضیلت کسی طرح کم نہیں اس ضِمن میں مُلاحظہ ہوں **تین فرامینِ مصطفٰے** صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم:-

﴿۱﴾ جس نے اپنی تین بیٹیوں کی پرورش کی وہ جنّت میں جائے گا اور اسے راہِ خدا عزوجل میں اُس جِہاد کرنے والے کی مِثل اَجر ملے گا جس نے دَورانِ جہاد روزے رکھے اور نماز قائم کی۔ (الترغیب والترھیب ج۳ ص٤٦ حدیث۲٦ دار الکتب العلمیہ بیروت)

﴿۲﴾ جس کی تین بیٹیاں یا تین بہنیں ہوں اور وہ انکے ساتھ اچھا سُلوک کرے تو داخِلِ جنّت ہوگا۔ (جامع ترمذی ج۳ ص۳٦٦ حدیث ۱۹۱۹ دار الفکر بیروت)

﴿۳﴾ جو شخص تین[۳] بیٹیوں یا بہنوں کی اس طرح پَروَرِش کرے کہ ان کو ادب سکھائے اور ان پر مہربانی کا برتاؤ کرے یہاں تک کہ **اللہ** عزوجل انہیں بے نیاز کردے (یعنی وہ بالغ ہوجائیں یا ان کا نِکاح ہوجائے یا وہ صاحِبِ مال ہوجائیں)[۱] تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنّت واجِب فرمادیتا ہے۔ یہ ارشادِ نبوی سُن کر صَحابۂ کرام علیہم الرضوان نے عَرض کی، اگر کوئی شخص دو[۲] لڑکیوں کی پرورِش کرے؟ تو ارشاد فرمایا کہ اس کیلئے بھی یہی اُجر وثواب ہے یہاں تک کہ اگر لوگ ایک کا ذِکر کرتے تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم اس کے بارے میں بھی یہی فرماتے۔ (شَرْحُ السُّنَّة لِلبغوی ج٦ ص ٤٥٢ حدیث ٣٣٥١)

اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرتِ سَیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا رِوایت فرماتی ہیں، میرے پاس ایک عورت اپنی دو[۲] بیٹیوں کو لے کر مانگنے کے لیے آئی (بعض مجبوریوں میں مانگنا جائز ہے یہ بی بی صاحِبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا انھیں مجبوریوں میں پھنسی ہوں گی اس لیے سُوال دُرُست تھا)[۲] تو ایک کھجور کے سوا اس نے میرے پاس کچھ نہیں پایا، وُہی ایک کھجور میں نے اس کو دے دی۔ تو اس نے اس ایک کھجور کو اپنی دو[۲] بیٹیوں کے درمیان تقسیم کردیا اور خود نہیں کھایا اور بیٹیوں کے ساتھ چلی گئی۔ اِس کے بعد جب رسول اللہ عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور میں نے اس واقِعہ کا تذکِرہ حُضُور سے کیا، تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، جو شخص ان

---

[۱] اشعة اللمعات ج ٤ ص ١٣٢ [۲] مراٰۃ المناجیح ج٦ ص ٥٤٥

بیٹیوں کے ساتھ مُبتَلا کیا گیا اس نے ان بیٹیوں کے ساتھ اچھا سُلوک کیا تو یہ بیٹیاں اس کے لئے آگ (جہنَّم) سے پردہ اور آڑ بن جائیں گی۔

(صحیح مسلم ص ۱٤۱٤ حدیث ۲٦۲۹ دار ابن حزم بیروت)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دعوتِ اسلامی کے **مَدَنی ماحول** اور سنّتوں بھرے اجتماعات میں رَحمتیں کیوں نازِل نہ ہوں گی کہ ان **عاشقانِ رسول** میں نہ جانے کتنے اولیاءِ کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ تعالٰی ہوتے ہوں گے۔ میرے **آقا اعلیٰ حضرت** رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں، جماعت میں بَرَکت ہے اور دعائے مَجمعِ مسلمین اقرب بقبول (یعنی مسلمانوں کے مجمع میں دعا مانگنا قبولیت کے قریب تر ہے) عُلَماء فرماتے ہیں، **جہاں چالیس مُسلمان صالح (یعنی نیک) جَمع ہوتے ہیں اُن میں سے ایک ولیُّ اللہ ضَرور ہوتا ہے۔** (فتاوٰی رضویہ تخریج شدہ ج ۲٤ ص ۱۸٤، تیسیر شرح جامع صغیر، تحت الحدیث ۷۱٤، ج ۱ ص ۳۱۲ طبعۃ دار الحدیث مصر)

بالفرض دُعاء کی قَبولیت کا اَثر ظاہر نہ ہو تب بھی حَرفِ شکایت زَبان پر نہیں لانا چاہئے۔ ہماری بہتری کس بات میں ہے اِس کو یقیناً **اللہ** عزوجل ہم سے زیادہ بہتر جانتا ہے۔ ہمیں ہر حال میں اُس کا شکر گزار بندہ بن کر رَہنا چاہئے۔ وہ بیٹا دے تب بھی اُس کا شکر، بیٹی دے تب بھی شُکر، دونوں[2] دے تب بھی شکر اور نہ دے تب بھی شکر

شُکر ہر حال میں شُکر شُکر اور شُکر ہی ادا کرنا چاہئے۔ پارہ ۲۵ سورۃُ الشُّوریٰ کی آیت نمبر، ۴۹ اور ۵۰ میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ يَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ اِنَاثًا وَّ يَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ الذُّكُوْرَ ﴿۴۹﴾ اَوْ يُزَوِّجُهُمْ ذُكْرَانًا وَّ اِنَاثًا وَ يَجْعَلُ مَنْ يَّشَآءُ عَقِيْمًا اِنَّهٗ عَلِيْمٌ قَدِيْرٌ ﴿۵۰﴾

ترجَمۂ کنزالایمان: اللہ ہی کیلئے ہے آسمانوں اور زمین کی سلطنت پیدا کرتا ہے جو چاہے، جسے چاہے بیٹیاں عطا فرمائے اور جسے چاہے بیٹے دے یا دونوں ملادے بیٹے اور بیٹیاں اور جسے چاہے بانجھ کردے بیشک وہ علم وقدرت والا ہے۔

(پ ۲۵ الشوریٰ ۴۹، ۵۰)

صدرُ الافاضِل حضرتِ علّامہ مولٰینا سیِّد محمد نعیم الدّین مُراد آبادی علیہ رحمۃ اللہ الھادی فرماتے ہیں، وہ مالِک ہے اپنی نعمت کو جس طرح چاہے تقسیم کرے جسے جو چاہے دے۔ اَنبیاء علیہم السلام میں بھی یہ سب صورتیں پائی جاتی ہیں۔ حضرتِ سیِّدُنا **لوط** عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام و حضرتِ سیِّدُنا **شُعیب** عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے صِرْف بیٹیاں تھیں کوئی بیٹا نہ تھا اور حضرتِ سیِّدُنا **ابراھیم** خلیلُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے صِرْف فرزند تھے کوئی دُختر ہوئی ہی نہیں اور سیِّدُ الْاَنبیاء

حبیبِ خدا **مُحمّدِ مصطفےٰ** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو اللہ تعالٰی نے چار فرزند عطا فرمائے اور چار صاحبزادیاں اور حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ علیٰ نبیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلوٰۃُ وَالسَّلام اور حضرتِ سیِّدُنا **عیسیٰ** رُوحُ اللہ علیٰ نبیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلوٰۃُ وَالسَّلام کے کوئی اولاد ہی نہیں۔

(خزائن العرفان ص ۷۷۷)

روزہ نہ رکھنے کی مجبوریاں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بعض مجبوریاں ایسی ہیں جن کے سبب رَمَضانُ الْمُبارَک میں **روزہ** نہ رکھنے کی اِجازت ہے۔ مگر یہ یاد رہے کہ مجبوری میں **روزہ** مُعاف نہیں وہ مجبوری خَتْم ہو جانے کے بعد اس کی **قضاء** رکھنا فَرض ہے۔ البتّہ **قضاء** کا گُناہ نہیں ہوگا۔ جیسا کہ ''بہارِ شریعت'' میں ''دُرِّ مُختار'' کے حوالہ سے لکھا ہے کہ سَفَر و حَمل اور بچّہ کو دُودھ پلانا اور مَرض اور بُڑھاپا اور خوفِ ہلاکت و اِکراہ (یعنی اگر کوئی جان سے مار ڈالنے یا کسی عُضْو کے کاٹ ڈالنے یا سخت مار مارنے کی صحیح دھمکی دے کر کہے کہ روزہ توڑ ڈال اگر روزہ دار جانتا ہو کہ یہ کہنے والا جو کچھ کہتا ہے وہ کر گزرے گا تو ایسی صورت میں روزہ فاسِد کر دینا یا ترک کرنا گناہ نہیں۔ ''اِکْراہ سے مُراد یہی ہے'') ونُقصانِ عَقْل اور جہاد یہ سب روزہ نہ رکھنے کے عُذر ہیں اِن وُجوہ سے اگر کوئی **روزہ** نہ رکھے تو گُناہ گار نہیں۔ (دُرِّمُختار، رَدُّالْمُحتار ج۳ ص۴۰۲)

سفر کی تعریف

دورانِ سفر بھی **روزہ** نہ رکھنے کی اِجازت ہے۔ سفر کی مِقدار بھی ذِہن نشین کر لیجئے۔ سیِّدی ومُرشِدی امامِ اَہلسنّت، **اعلیٰ حضرت**، مولیٰنا شاہ احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن کی تحقیق کے مُطابق شَرعاً **سَفَر** کی مِقدار ساڑھے **ستاون میل** (یعنی تقریباً بانوے کلومیٹر) ہے جو کوئی اِتنی مِقدار کا فاصِلہ طے کرنے کی غَرَض سے اپنے شہر یا گاؤں کی آبادی سے باہَر نِکل آیا، وہ اب شرعاً **مُسافِر** ہے۔ اُسے **روزہ** قضاء کر کے رکھنے کی اِجازت ہے اور **نَماز** میں بھی وہ **قصر** کرے گا۔ **مُسافِر** اگر **روزہ** رکھنا چاہے تو رکھ سکتا ہے مگر چار رَکعت والی فَرض نَمازوں میں اُسے **قَصْر** کرنا واجِب ہے نہیں کرے گا تو گنہگار ہوگا۔ اور جہالتاً (یعنی عِلْم نہ ہونے کی وجہ سے) پوری (چار) پڑھی تو اس **نَماز** کا پھیرنا بھی واجِب ہے۔ (مُلَخَّصاً فتاویٰ رضویہ تخریج شدہ ج ۸ ص ۲۷۰)

یعنی معلومات نہ ہونے کی بِناء پر آج تک جتنی بھی نَمازیں **سفر** میں پوری پڑھی ہیں ان کا حِساب لگا کر چار رَکعتی فرض **قصر** کی نیّت سے دو دو لوٹانے ہوں گے۔ ہاں **مُسافِر** کو مُقیم امام کے پیچھے فرض چار پورے پڑھنے ہوتے ہیں۔ سُنّتیں اور وِتر لوٹانے کی ضَرورت نہیں۔ **قصر** صِرْف ظُہر، عَصر اور عِشاء کی فَرض رَکعتوں میں کرنا ہے۔ یعنی اِن میں چار رَکعت فَرض کی جگہ دو رَکعت ادا کی جائیں گی۔ باقی سُنّتوں

اور وِتر کی رَکعتیں پُوری ادا کی جائیں گی۔ دُوسرے شہر یا گاؤں وغیرہ میں پہنچنے کے بعد جب تک پندرہ (15) دِن سے کم مُدَّت تک قِیام کی نِیَّت تھی **مُسافِر** ہی کہلائے گا اور **مُسافِر** کے اَحکام رہیں گے۔ اور اگر **مُسافِر** نے وہاں پہنچ کر پندرہ (15) دِن یا اُس سے زِیادہ قِیام کی نِیَّت کر لی تو اب **مُسافِر** کے اَحکام خَتْم ہو جائیں گے۔ اور وہ مُقیم کہلائے گا۔ اب اسے **روزہ بھی** رکھنا ہوگا اور نَماز بھی قَصر نہیں کرے گا۔ سفر کے مُتعلِّق ضَروری اَحکام کی تفصیلی معلومات حاصل کرنے کیلئے بہارِ شریعت حصّہ چہارُم کے باب ''نمازِ مسافِر کا بیان'' کا مُطالَعہ فرمائیں۔

معمولی بیماری کوئی مجبوری نہیں

کوئی سخت بیمار ہو اور اُسے **روزہ** رکھنے کی صُورت میں مَرَض بڑھ جانے یا دیر میں شِفایابی کا گُمانِ غالِب ہو تو ایسی صُورت میں بھی **روزہ قضاء** کرنے کی اِجازت ہے۔ (اس کے تفصیلی اَحکام آگے آرہے ہیں) مگر آج کل دیکھا جاتا ہے کہ **معمولی نَزلہ**، بُخار یا دردِ سَر کی وجہ سے لوگ **روزہ** تَرک کر دیا کرتے ہیں یا مَعاذَاللہ عزوجل رکھ کر توڑ دیتے ہیں، ایسا ہرگز نہیں ہونا چاہیے۔ اگر کسی صحیح شَرعی مجبوری کے بِغیر کوئی **روزہ** چھوڑ دے اگرچہ بعد میں ساری عُمر بھی روزے رکھے، اُس ایک روزے کی فضیلت کو نہیں پا سکتا۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِس سے قَبل کہ روزہ نہ رکھنے کے اَعذار (یعنی مجبوریوں) کا تفصیلی بَیان کیا جائے لفظ ''**کرم**'' کے ۳ تین حُروف کی نسبت سے ۳ تین احادیثِ مُبارکہ بَیان کیجاتی ہیں۔

سَفر میں چاہے روزہ رکھو، چاہے نہ رکھو

(۱) اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرتِ سَیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا رِوایت فرماتی ہیں، حضرتِ سَیِّدُنا حَمزہ بن عَمْرو اَسلَمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بہُت روزے رکھا کرتے تھے۔ اُنہوں نے تاجدارِ رِسالت، شَہَنشاہِ نُبُوَّت، پیکرِ جُودو سخاوت، سراپا رَحمت، مَحْبُوبِ رَبُّ الْعِزَّت عزَّوَجلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم سے دریافْت کیا، سَفر میں **روزہ** رکھوں؟ آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: **''چاہے رکھو، چاہے نہ رکھو۔''**

(صحیح بُخاری ج۱ ص ۶۴۰ حدیث ۱۹۴۳)

(۲) **حضرت** سَیِّدُنا ابُو سَعِید خُدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، سولھویں رَمَضانُ الْمُبارَک کو سَروَرِ کائنات، شاہِ موجودات صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کے ساتھ ہم **جِہاد** میں گئے، ہم میں بعض نے **روزہ** رکھا اور بعض نے نہ رکھا۔ نہ تو روزہ داروں نے غیر روزہ داروں پر عَیب لگایا اور نہ اِنہوں نے

اُن پر۔ (صحیح مُسلم ص ۵٦٤ حدیث ١١١٦)

۲ **حضرت** سَیِّدُنا اَنَس بن مالِک کَعْبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رِوایت ہے کہ مَدینے کے تاجدار، غریبوں کے **غمگسار** صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ خوشگوار ہے: **اللّٰہ** عزوجل نے **مُسافِر** سے آدھی نَماز مُعاف فرمادی۔ (یعنی چار رَکْعت والی فَرض نَماز دو رَکْعت پڑھے) اور مُسافِر اور دُودھ پلانے والی اور حامِلہ سے **روزہ** مُعاف فرمادیا۔ (کہ اجازت ہے اُس وَقت نہ رکھیں بعد میں وہ مِقدار پُوری کرلیں)

(جامع تِرمذی ج۲ ص ۱۷۰ حدیث ۷۱۵)

"الصَّلٰوۃُ وَالسَّلامُ علیكَ یا سَیِّدی یا رسولَ اللّٰہ" کے تینتیس ۳۳ حُرُوف کی نسبت سے روزہ نہ رکھنے کی اِجازات پر مبنی 33 پیرے

(مگر وہ مجبوری ختم ہوجانے کی صُورت میں ہر روزہ کے بدلے ایک روزہ قضاء رکھنا ہوگا)

۱ **مُسافِر** کو روزہ رکھنے یا نہ رکھنے کا اِختیار ہے۔ (رَدُّالْمُحتار ج۳ ص ۴۰۳)

۲ **اگر** خود اُس **مُسافِر** کو اور اُس کے ساتھ والے کو **روزہ** رکھنے میں ضَرَر (یعنی نقصان) نہ پہنچے تو **روزہ** رکھنا **سَفَر** میں بہتر ہے اور اگر دونوں یا اُن

میں سے کسی ایک کو نقصان ہو رہا ہو تو **روزہ** نہ رکھنا بہتر ہے۔ (دُرِّمُختار ج۳ ص۴۰۵)

٣ **مُسافِر** نے **ضَحوَۂ کُبریٰ**[1] سے پیشتر اِقامت کی اور ابھی کچھ کھایا نہیں تو **روزہ** کی نِیَّت کرلینا واجِب ہے۔ (الجَوْهَرَةُ النيرة ج۱ ص۱۸۶) مَثَلاً آپ کا گھر پاکستان کے مشہور شہر حیدر آباد میں ہے اور آپ بابُ المدینہ کراچی سے حیدر آباد کیلئے چلے اور صُبح دس بجے پہنچ گئے اور صُبحِ صادِق کے بعد راستے میں کچھ کھایا پیا نہ تھا تو اب روزہ کی نِیَّت کرلیجئے۔

٤ دِن میں اگر سَفَر کیا تو اُس دِن کا **روزہ** چھوڑ دینے کیلئے آج کا سَفَر عُذر نہیں۔ البتّہ اگر دورانِ سَفَر توڑ دیں گے تو **کفّارہ** لازِم نہ آئے گا مگر گناہ ضَرور ہوگا۔ (رَدُّالمُحتار ج۳ ص۴۱۶) اور روزہ قضا کرنا فرض رہے گا۔

٥ **اگر** سَفَر شُروع کرنے سے پہلے توڑ دیا۔ پھر سَفَر کیا تو (اگر کفّارے کے شرائط پائے گئے تو) **کفّارہ** بھی لازِم آئیگا۔ (اَیضاً)

٦ **اگر** دن میں **سَفَر** شُروع کیا (اور دورانِ سَفَر روزہ توڑا نہ تھا) اور مکان پر کوئی چیز بھول گئے تھے اسے لینے واپس آئے اور اب اگر آکر **روزہ** توڑ ڈالا تو (شرائط پائے جانے کی صورت میں) **کفّارہ** بھی واجِب ہے۔ اگر

---

[1] ضَحوَۂ کُبریٰ کی تعریف روزے کی نِیَّت کے بیان میں گزر چکی ہے۔

دَورانِ سَفَر ہی توڑ دیا ہوتا تو صِرْف **قضاء** رکھنا فَرض ہوتا جیسا کہ نمبر ٤ میں گُزرا۔ (فتاوٰی عالمگیری ج ۱ ص ۲۰۷)

٧ **کسی** کو **روزہ** توڑ ڈالنے پر مجبور کیا گیا تو **روزہ تو** توڑ سکتا ہے مگر صَبْر کیا تو اَجْر ملے گا۔ (مجبوری کی تعریف ص ٢٣٤ پر گُزری)

(رَدُّالمُحتار ج ۳ ص ٤۰۲)

٨ سانپ نے ڈَس لیا اور جان خَطرے میں پڑ گئی تو روزہ توڑ دے۔

(رَدُّالمُحتار ج ۳ ص ٤۰۲)

٩ **جن** لوگوں نے اِن مجبوریوں کے سَبَب **روزہ** توڑا اُن پر فَرض ہے کہ اُن روزوں کی **قضاء** رکھیں اور اِن **قضاء** روزوں میں ترتیب فَرض نہیں۔ لِہٰذا اگر اُن روزوں کی قضا کرنے سے قَبل **نفل روزے** رکھے تو یہ نَفلی روزے ہوگئے، مگر حُکْم یہ ہے کہ عُذْر جانے کے بعد آئندہ رَمَضانُ الْمُبارَک کے آنے سے پہلے پہلے **قضاء** رکھ لیں۔ حدیثِ پاک میں فرمایا، "جس پر گُزَشْتہ رَمَضانُ الْمُبارَک کی قضاء باقی ہے اور وہ نہ رکھے، اُس کے اِس رَمَضانُ المبارَک کے روزے قبول نہ ہوں گے" (مجمعُ الزوائد ج ۳ ص ٤١٥) اگر وَقت گزرتا گیا اور قضاء روزے نہ رکھے

یہاں تک کہ دُوسرا **رَمَضان شریف** آ گیا تو اب **قَضاء** روزے رکھنے کی بجائے پہلے اِسی رَمَضانُ المُبارَك کے **روزے** رکھ لیجئے۔ **قَضاء** بعد میں رکھ لیجئے۔ بلکہ اگر غیرِ مَریض و مُسافِر نے **قَضاء** کی نِیّت کی جب بھی **قَضاء** نہیں بلکہ اِسی رَمَضان شریف کے روزے ہیں۔

(دُرِّ مُختار ج۳ ص۴۰۵)

۱۰ **حَمَل** والی یا دُودھ پِلانے والی عورت کو اگر اپنی یا بچّہ کی جان جانے کا صحیح اَندیشہ ہے تو اِجازت ہے کہ اِسوقت **روزہ** نہ رکھے۔ خواہ دُودھ پِلانے والی بچّہ کی ماں ہو یا دائی، اگرچہ رَمَضانُ المُبارَك میں دُودھ پِلانے کی نوکری اِختیار کی ہو۔ (دُرِّمُختار، ردُّ المُحتار ج۳ ص۴۰۳)

۱۱ **بھوک** اور پیاس ایسی ہو کہ ہلاک کا خوف صحیح ہو یا نُقصانِ عَقْل کا اَندیشہ ہو تو **روزہ** نہ رکھیں۔ (دُرِّمُختار، ردُّ المُحتار ج۳ ص۴۰۲)

۱۲ **مَریض** کو مَرَض بڑھ جانے یا دیر میں اچّھا ہونے یا تَنْدُرُست کو بیمار ہو جانے کا گُمانِ غالِب ہو تو اِجازت ہے کہ اُس دِن **روزہ** نہ رکھے۔ (بلکہ بعد میں قَضا کرلے) (دُرِّمُختار ج۳ ص۴۰۳)

۱۳ **اِن** صُورتوں میں غالِب گُمان کی قَید ہے، مَحْض وَہْم ناکافی ہے۔ غالِب

گُمان کی تین[3] صُورَتیں ہیں۔ ﴿۱﴾ پہلی صُورت یہ ہے کہ اس کی ظاہری نِشانی پائی جاتی ہے ﴿۲﴾ دُوسری[2] یہ کہ اِس شخص کا ذاتی تجرِبہ ہے۔ ﴿۳﴾ تیسری[3] یہ کہ کسی مُسلمان حاذِق (یعنی تجرِبہ کار اور اپنے فنِّ طِب میں ماہر) طبیبِ مستُور یعنی غیرِ فاسِق نے اِس کی خبر دی ہو۔ اور اگر نہ کوئی علامَت ہو، نہ تجرِبہ، نہ اِس قسم کے طبیب نے اُسے بتایا بلکہ کسی کافِر یا فاسِق طبیب (مَثَلاً داڑھی مُنڈے ڈاکٹر) کے کہنے سے اِفطار کرلیا یعنی روزہ توڑ ڈالا تو شرائط پائے جانے کی صورت میں **قضاء** کے ساتھ ساتھ **کفّارہ** بھی لازِم آئے گا۔ (رَدُّ المُحتار ج۳ ص ۴۰۴)

۱۴ **حَیض** یا نِفاس کی حالت میں **نَماز، روزہ** حرام ہے اور ایسی حالت میں نَماز و روزہ صَحیح ہوتے ہی نہیں۔ نیز تِلاوتِ قُرانِ پاک یا قُرانِ پاک کی آیاتِ مُقدَّسہ یا اُن کا تَرجَمہ چُھونا یہ سب بھی **حرام** ہے۔

(بہارِ شریعت حصہ ۲ ص ۸۸،۸۹)

۱۵ **حَیض** ونِفاس والی کے لئے اِختیار ہے کہ چُھپ کر کھائے یا ظاہراً۔ روزہ دار کی طرح رَہنا اُس پر ضَروری نہیں۔ (الجَوہَرۃُ النیرۃ ج ۱ ص ۱۸۶)

۱۶ **مگر** چُھپ کر کھانا بہتر ہے خُصُوصاً حَیض والی کے لئے۔

(بہارِ شریعت حصہ ۵ ص ۱۳۵)

۱۷ ''شیخِ فانی'' یعنی وہ مُعَمَّر بُزُرگ جن کی عُمر اتنی بڑھ چکی ہے کہ اب وہ بے چارے روز بروز کمزور ہی ہوتے چلے جائیں گے۔ جب وہ بالکل ہی روزہ رکھنے سے عاجِز ہو جائیں۔ یعنی نہ اب رکھ سکتے ہیں نہ آیندہ روزے کی طاقت آنے کی اُمّید ہے۔ اُنہیں اب روزہ نہ رکھنے کی اِجازت ہے۔ لہٰذا ہر روزہ کے بدلہ میں (بطورِ فِدْیہ) ایک **صَدَقَۂ فِطر** (صَدَقۂ فطر کی مِقدار دو کلو سے 80 گرام کم گیہوں یا اُس کا آٹا یا اُن گیہوں کی رقم ہے۔) کی مِقدار **مسکین** کو دیدیں۔

(دُرِّمُختار ج۳ص ۴۱۰)

۱۸ **اگر** ایسا بوڑھا گرمیوں میں روزے نہیں رکھ سکتا تو نہ رکھے مگر اِس کے بدلے سردیوں میں رکھنا فرض ہے۔ (ردُّ المُحتار ج۳ ص ۴۷۲)

۱۹ **اگر** فِدْیہ دینے کے بعد روزہ رکھنے کی طاقت آگئی تو دیا ہوا **فِدْیہ** صَدَقَۂ نَفل ہو گیا۔ اُن روزوں کی **قضاء** رکھیں۔ (عالمگیری ج۱ص۲۰۷)

۲۰ **یہ** اِختیار ہے کہ شُروعِ رَمَضان ہی میں پُورے رَمَضان کا ایک دَم **فِدْیہ** دے دیں یا آخِر میں دیں۔ (عالمگیری ج۱ص۲۰۷)

۲۱ **فِدْیہ** دینے میں یہ ضَروری نہیں کہ جتنے فِدْیے ہوں اُتنے ہی مساکین کو

الگ الگ دیں۔ بلکہ ایک ہی مِسکین کو کئی دِن کے بھی دیئے جاسکتے ہیں۔ (دُرِّمُختار ج۳ص۴۱۰)

۲۲ **نَفل** روزہ قَصْداً شُروع کرنے والے پر اب پُورا کرنا واجِب ہو جاتا ہے کہ توڑ دیا تو **قضا** واجِب ہوگی۔ (رَدُّالمُحتار ج۳ص۴۱۱)

۲۳ **اگر** آپ نے یہ گُمان کر کے **روزہ** رکھا کہ میرے ذِمّہ کوئی **روزہ** ہے مگر **روزہ** شُروع کرنے کے بعد معلوم ہوا کہ مجھ پر کسی قِسم کا کوئی **روزہ** نہیں ہے، اب اگر فوراً توڑ دیا تو **کُچھ** نہیں اور یہ معلوم کرنے کے بعد اگر فوراً نہ توڑا، تو اب نہیں توڑ سکتے، اگر توڑیں گے تو **قضا** واجِب ہوگی۔ (دُرِّمُختار ج۳ص۴۱۱)

۲۴ نَفل روزہ قَصْداً نہیں توڑا بلکہ بِلا اِختیار ٹوٹ گیا۔ مَثَلاً دَورانِ **روزہ** عورت کو حَیض آ گیا، جب بھی **قضا** واجِب ہے۔ (دُرِّمُختار ج۳ص۴۱۲)

۲۵ عیدُ الفِطْر یا بَقَرْ عید کے چار دِن یعنی ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳ **ذُوالحِجّۃِ الحرام** میں سے کسی بھی دِن کا روزہ نَفل رکھا تو (چُونکہ اِن پانچ دِنوں میں روزہ رکھنا **حرام** ہے لہٰذا) اِس روزہ کا پورا کرنا واجِب نہیں۔ نہ اِس کے توڑنے پر

قضاء واجِب ، بلکہ اِس کا توڑ دینا ہی **واجِب** ہے۔اور اگر اِن دِنوں میں روزہ رکھنے کی مَنّت مانی تو مَنّت پُوری کرنی واجِب ہے مگر اِن دِنوں میں نہیں، بلکہ اور دِنوں میں۔ (رَدُّ المحتار ج۳ص ۴۱۲)

۲۶ **نَفل** روزہ بلاعُذر توڑ دینا ناجائز ہے۔مہمان کے ساتھ اگر میز بان نہ کھائے گا تو اُسے ناگوار ہوگا یا مہمان اگر کھانا نہ کھائے گا تو میز بان کو اَذِیَّت ہوگی تو نَفل روزہ توڑ دینے کیلئے یہ عُذر ہے۔(سُبحٰنَ اللہ شریعت کو احتِرامِ مسلم کا کس قَدَر لحاظ ہے) بشرطیکہ یہ بھروسہ ہو کہ اِس کی قضاء رکھ لے گا اور **ضَحوَۂ کُبریٰ** سے پہلے توڑدے بعد کو نہیں۔

(عالمگیری ج۱ ص۲۰۸)

۲۷ **دعوت** کے سبب **ضَحوَۂ کُبریٰ** سے پہلے روزہ توڑ سکتا ہے جبکہ دعوت کرنے والا شخص اس کی موجودگی پر راضی نہ ہو اور اس کے نہ کھانے کے سبب ناراض ہو بشرطیکہ یہ بھروسہ ہو کہ بعد میں رکھ لے گا، لہٰذا اب روزہ توڑ لے اور اُس کی قضا رکھے۔لیکن اگر دعوت کرنے والا شخص اس کی موجودگی پر راضی ہو جائے اور نہ کھانے پر ناراض نہ ہو تو روزہ توڑنے کی اجازت نہیں ہے۔ (فتاویٰ عالمگیری،ج۱،ص۲۰۸ کوئٹہ)

۲۸ **نَفْل** روزہ زَوال کے بعد ماں باپ کی ناراضگی کے سبب توڑ سکتا ہے۔ اور اِس میں عَصْر سے پہلے تک توڑ سکتا ہے بعدِ عصر نہیں۔

(دُرِّمُختار، رَدُّالْمُحتار ج۳ص ۴۱۴)

۲۹ **عورت** بغیر شوہر کی اجازت کے نَفْل اور مَنّت وقسم کے روزے نہ رکھے اور رکھ لئے تو شوہر تُڑوا سکتا ہے مگر توڑے گی تو **قضاء** واجِب ہوگی مگر اِس کی **قضاء** میں بھی شوہر کی اِجازت دَرکار ہے۔ یا شوہر اور اُس کے دَرمیان جُدائی ہو جائے یعنی طَلاقِ بائن (طلاقِ بائن اُس طلاق کو کہتے ہیں جس سے بیوی نِکاح سے باہَر ہو جاتی ہے، اب شوہر رُجوع نہیں کرسکتا) دے دے یا مرجائے۔ ہاں اگر **روزہ** رکھنے میں شوہر کا کچھ حَرَج نہ ہو، مَثَلاً وہ سَفَر میں ہے یا بیمار ہے یا اِحْرام میں ہے تو ان حالتوں میں بِغیر اِجازت کے بھی **قضاء** رکھ سکتی ہے بلکہ وہ مَنْع کرے جب بھی رکھ سکتی ہے۔ البتّہ اِن دِنوں میں بھی شوہر کی اِجازت کے بِغیر نَفْل روزہ نہیں رکھ سکتی۔

(رَدُّالمحتار ج۳ص ۴۱۵)

۳۰ رَمَضانُ الْمُبارَک اور قضائے رَمَضانُ الْمُبارَک کیلئے شوہر کی اِجازت کی کچھ ضَرورت نہیں بلکہ اُس کی مُمانَعَت پر بھی رکھے۔

(دُرِّمُختار، رَدُّالْمُحتار ج۳ص ۴۱۵)

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم): جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور وہ مجھ پر دُرُود شریف نہ پڑھے تو وہ لوگوں میں سے کنجوس ترین شخص ہے۔

(۳۱) **اگر** آپ کسی کے ملازِم ہیں یا اُس کے یہاں مزدُوری پر کام کرتے ہیں تو اُس کی اِجازت کے بِغیر **نَفل روزہ** نہیں رکھ سکتے کیوں کہ **روزہ** کی وجہ سے کام میں سُستی آئے گی۔ ہاں۔ اگر **روزہ** رکھنے کے باوُجود آپ باقاعِدہ کام کرسکتے ہیں، اُس کے کام میں کسی قِسم کی کوتاہی نہیں ہوتی، کام پُورا ہوجاتا ہے۔ تو اب **نَفل روزہ** کی اِجازت لینے کی ضَرورت نہیں۔ (رَدُّالمُحتار ج۳ص۴۱۶)

(۳۲) **نَفل** روزہ کیلئے بیٹی کو باپ، ماں کو بیٹے، بَہن کو بھائی سے اِجازت لینے کی ضَرورت نہیں۔ (رَدُّالمُحتار ج۳ص۴۱۶)

(۳۳) **ماں** باپ اگر بیٹے کو **روزۂ نَفل** سے مَنع کردیں اِس وجہ سے کہ مَرَض کا اندیشہ ہے تو ماں باپ کی اِطاعت کرے۔ (رَدُّالمُحتار ج۳ص۴۱۶)

اب "لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ" کے ۱۲ بارہ حُرُوف کی نِسبت سے "۱۲ اُمُور" اُن چیزوں کے مُتَعَلِّق بیان کئے جاتے ہیں جن کے کرنے سے صِرف قَضاء لازِم آتی ہے۔ قَضاء کا طریقہ یہ ہے کہ ہر روزہ کے بدلے رَمَضانُ المُبارَک کے بعد قَضاء کی نِیّت سے ایک روزہ رکھ لیں۔

قَضاء کے بارے میں ۱۲ پَیرے

(۱) **یہ** گُمان تھا کہ صُبح نہیں ہوئی اور کھایا، پیا یا، جماع کیا بعد کو معلوم ہوا کہ صُبح ہوچکی تھی تو **روزہ** نہ ہوا، اِس **روزہ کی قضاء** کرنا ضَروری ہے یعنی اِس **روزہ** کے بدلے میں ایک **روزہ** رکھنا ہوگا۔ (رَدُّالمُحتار ج۳ص ۳۸۰)

(۲) **کھانے** پر سَخْت مجبور کیا گیا یعنی **اِکراہِ شَرْعی** پایا گیا۔ اب چُونکہ مجبوری ہے، لہٰذا خواہ اپنے ہاتھ سے ہی کھایا ہو صِرْف **قضاء** لازِم ہے۔ (دُرِّ مُختار ج۳ص ۴۰۲) اس مسئلہ کا خُلاصہ یہ ہے کہ کوئی قَتْل یا عُضْو کاٹ ڈالنے یا شدید مار لگانے کی صحیح دھمکی دے کر کہے کہ روزہ توڑ ڈال! اگر روزہ دار یہ سمجھے کہ دھمکی دینے والا جو کچھ کہہ رہا ہے وہ کر گزرے گا۔ تو اب "اکراہِ شَرْعی" پایا گیا اور ایسی صورت میں روزہ توڑ ڈالنے کی رخصت ہے مگر بعد میں اِس روزہ کی قضا لازِمی ہے۔

(۳) **بُھول** کر کھایا، پیا یا جماع کیا تھا یا نظر کرنے سے اِنزال ہوا تھا یا اِحْتِلام ہوا یا قَے ہوئی اور ان سب صُورتوں میں یہ گُمان کیا کہ **روزہ** جاتا رہا۔ اب قَصْداً کھالیا تو صِرْف **قضاء** فَرض ہے۔ (دُرِّ مُختار ج۳ص ۳۷۵)

۴ **روزہ** کی حالت میں ناک میں دَوا چڑھائی تو روزہ ٹوٹ گیا اور اِس کی **قضاء** لازِم ہے۔ (دُرِّ مُختار ج۳ص۳۷۶)

۵ **پتّھر**، کنکر، (ایسی) مِٹّی (جو عادتاً نہ کھائی جاتی ہو) رُوئی، گھاس، کاغذ وغیرہ ایسی چیزیں کھائیں جن سے لوگ گِھن کرتے ہوں۔ اِن سے بھی روزہ تَو ٹوٹ گیا مگر صِرف **قضاء** کرنا ہوگا۔ (دُرِّ مُختار ج۳ص۳۷۷)

۶ **بارِش** کا پانی یا اَولا حلق میں چلا گیا تو **روزہ** ٹوٹ گیا اور **قضاء** لازِم ہے۔ (دُرِّ مُختار ج۳ص۳۷۸)

۷ بہُت سارا پسینہ یا آنسو نِگل لیا تو روزہ ٹوٹ گیا، **قضاء** کرنا ہوگا۔ (اَیضاً)

۸ گُمان کیا کہ ابھی تو رات باقی ہے، **سَحَری** کھاتے رہے اور بعد میں پتا چلا کہ سَحَری کا وَقت **خَتْم** ہو چُکا تھا۔ اِس صُورت میں بھی **روزہ** گیا اور قَضاء کرنا ہوگا۔ (رَدُّالمُحتار ج۳ص۳۸۰)

۹ **اِسی** طرح گُمان کر کے کہ سُورج غُروب ہو چُکا ہے۔ کھا پی لیا اور بعد میں معلوم ہوا کہ سورج نہیں ڈوبا تھا جب بھی **روزہ** ٹوٹ گیا اور **قضاء** کریں۔ (رَدُّالمُحتار ج۳ص۳۸۰)

۱۰ **اگر** غُروبِ آفتاب سے پہلے ہی **سائرن** کی آواز گونج اُٹھی یا **اذان**

مَغرِب شُروع ہوگئی اور آپ نے **روزہ اِفطار** کرلیا۔ اور پھر بعد میں معلوم ہوا کہ **سائرَن** یا **اَذان** تو وَقت سے پہلے ہی شُروع ہوگئے تھے۔ اِس میں آپ کا قُصُور ہو یا نہ ہو بہَر حال **روزہ** ٹوٹ گیا اِسے **قضاء** کرنا ہوگا۔ (ماخوذ مِنْ رَدِّالْمُحْتَار ج۳ص ۳۸۳)

۱۱ **آج کل** چُونکہ لاپرواہی کا دَور دَورہ ہے اِس لئے ہر ایک کو چاہئے کہ اپنے روزے کی خُود حِفاظت کرے۔ **سائرَن**، **ریڈیو**، **ٹی.وی.** کے اِعلان بلکہ مسجِد کی **اذان** پر بھی اِکتِفاء کرنے کے بجائے خُود **سَحَری وا فطار** کے وَقت کی صحیح صحیح معلومات حاصِل کرے۔

۱۲ **وُضُو** کررہے تھے پانی ناک میں ڈالا اور دِماغ تک چڑھ گیا یا حَلْق کے نیچے اُتر گیا، روزہ دار ہونا یاد تھا تو **روزہ** ٹوٹ گیا اور **قضاء** لازِم ہے۔ ہاں اگر اُس وَقت روزہ دار ہونا یاد نہیں تھا تو **روزہ** نہ گیا۔ (عالمگیری ج۱ص ۲۰۲)

کفّارے کے اَحکام

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! رَمَضانُ الْمُبارَک کا روزہ رکھ کر بِغیر کسی صحیح مجبوری کے جان بُوجھ کر توڑ دینے سے بَعض صُورَتوں میں صِرْف **قضاء** لازِم آتی ہے اور

بَعض صُورتوں میں **قضاء** کے ساتھ ساتھ **کفّارہ** بھی لازِم ہوجاتا ہے۔ اِس کے بارے میں **چند اَحکام** بیان ہوں اِس سے پہلے یہ ذِہن نشین کرلیجئے کہ **روزہ کا کفّارہ** کیا ہے۔

روزہ کے کفّارہ کا طریقہ

روزہ توڑنے کا **کفّارہ** یہ ہے کہ مُمکِن ہو تو ایک باندی یا غُلام آزاد کرے اور یہ نہ کرسکے مَثَلاً اِس کے پاس نہ لونڈی، غُلام ہے نہ اتنا مال کہ خرید سکے، یا مال تو ہے مگر غُلام مُیَسَّر نہیں، جیسا کہ آج کل لونڈی غُلام نہیں ملتے۔ تو اب **پے دَر پے ساٹھ روزے** رکھے۔ یہ بھی اگر ممکِن نہ ہو تو **ساٹھ مِسکینوں کو پیٹ بھر کر دونوں وَقت کھانا کِھلائے** یہ ضَروری ہے کہ جس کو ایک وقت کِھلایا دوسرے وقت بھی اُسی کو کِھلائے۔ یہ بھی ہوسکتا ہے کہ **ساٹھ مساکین کو ایک ایک صَدَقۂ فِطر** یعنی دو کلو سے 80 گرام کم گیہوں یا اُس کی رقم کا مالک کردیا جائے۔ ایک ہی مسکین کو اکٹھے ساٹھ صَدَقۂ فِطر نہیں دے سکتے۔ ہاں یہ کرسکتے ہیں کہ ایک ہی کو ساٹھ دن تک روزانہ ایک ایک صَدَقۂ فِطر دیں۔ رَوزوں کی صُورت میں (دَورانِ کَفّارہ) اگر درمیان میں ایک دِن کا بھی **روزہ چُھوٹ گیا** تو پھر نئے سرے سے **ساٹھ روزے** رکھنے ہوں گے، پہلے کے روزے شامِل

حِساب نہ ہوں گے اگرچہ **اُنتیس** رکھ چُکا تھا۔ چاہے بیماری وغیرہ کسی بھی عُذر کے سَبَب چُھوٹا ہو۔ ہاں عورت کو اگر حَیض آ جائے تو حَیض کی وجہ سے جتنے ناغے ہوئے، یہ ناغے شُمار نہیں کئے جائیں گے۔ یعنی پہلے کے روزے اور حَیض کے بعد والے دونوں[2] مِل کر ساٹھ[60] ہو جانے سے **کَفّارہ** ادا ہو جائے گا۔

(مُلخّص از ردالمحتار ج ۳ ص ۳۹۰)

جو کوئی رات سے ہی روزے کی **نیّت** کر چکا ہو اور پھر صُبح یا دِن میں کسی بھی وَقت بلکہ اگر **اِفطار** سے ایک لَمحہ بھی قَبل کسی صحیح مجبوری کے بِغیر کسی ایسی چیز جس سے طبیعتِ اِنسانی نفرت نہ کرتی ہو (مَثَلاً کھانا، پانی، چائے، پھَل، بِسکٹ، شربت، شہد، مِٹھائی وغیرہ وغیرہ) سے عَمداً (یعنی جان بوجھ کر) روزہ توڑ ڈالے تو اب **رَمَضان شریف** کے بعد اِس روزہ کی **قَضاء** کی نیّت سے **ایک روزہ** رکھنا ہوگا۔ اور پھر اُس کا **کَفّارہ** بھی دینا ہوگا۔ جس کا طریقہ گزرا۔

"یا اللہ کرم کر" کے گیارہ حُرُوف کی نسبت سے کَفّارہ سے مُتَعَلِّق 11 پیرے

(۱) **رَمَضانُ المُبارَک** میں کسی عاقِل بالِغ مُقیم (یعنی جو مُسافِر نہ ہو) نے ادائے روزۂ رَمَضان کی نیّت سے روزہ رکھا اور بِغیر کسی صحیح مجبوری کے جان

بُوجھ کر جماع کیا یا کروایا، یا کوئی بھی چیز لذّت کیلئے کھائی یا پی تو روزہ ٹوٹ گیا اور اِس کی **قضاء** اور **کفّارہ** دونوں لازِم ہیں۔

(رَدُّالمُحتار ج۳ ص۳۸۸)

۲ **جس** جگہ روزہ توڑنے سے **کفّارہ** لازِم آتا ہے، اُس میں شَرط یہ ہے کہ **رات** ہی سے روزۂ رَمَضانُ المُبارَک کی نیّت کی ہو۔ اگر **دِن** میں نیّت کی اور توڑ دیا تو کفّارہ لازِم نہیں۔ صِرف **قضاء** کافی ہے۔

(الجوهرة النيرة ج۱ ص۱۸۰)

۳ **قے** آئی یا بُھول کر کھایا یا جماع کیا اور اِن سب صُورتوں میں اِسے معلوم تھا کہ روزہ نہ گیا پھر بھی کھالیا تو **کفّارہ** لازِم نہیں۔

(رَدُّالمُحتار ج۳ ص۳۷۵)

۴ **اِحتِلام** ہوا اور اسے معلوم بھی تھا کہ روزہ نہ گیا اِس کے باوُجود کھالیا تو **کفّارہ** لازِم ہے۔ (رَدُّالمُحتار ج۳ ص۳۷۵)

۵ اپنا لُعاب تُھوک کر چاٹ لیا۔ یا دُوسرے کا تُھوک نِگل لیا تو **کفّارہ** نہیں مگر محبوب کا لُذّت یا مُعَظَّمِ دینی (یعنی بُزُرگ) کا **تبرُّک** کے طور پر تُھوک نِگل لیا تو **کفّارہ** لازِم ہے۔ (عالمگیری ج۱ ص۲۰۳)

خَربُوزہ یا تَربُوز کا چھِلکا کھایا۔ اگر خُشک ہو یا ایسا ہو کہ لوگ اِس کے کھانے سے گِھن کرتے ہوں، تو **کفّارہ** نہیں، ورنہ ہے۔ (عالمگیری ج۱ ص۲۰۲)

(۶) **کچّے** چاول، باجرہ، مَسُور، مُونگ کھائی تو **کفّارہ** لازِم نہیں، یِہی حُکم کچّے جَو کا ہے اور بُھنے ہوئے ہوں تو **کفّارہ** لازِم۔ (عالمگیری ج۱ ص۲۰۲)

(۷) **سَحَری** کا نِوالہ مُنہ میں تھا کہ صُبحِ صادِق کا وَقت ہوگیا، یا بُھول کر کھا رہے تھے، نِوالہ مُنہ میں تھا کہ یاد آ گیا، پھر بھی نِگل لیا تو اِن دونوں صُورتوں میں **کفّارہ** واجِب اور اگر نِوالہ مُنہ سے نِکال کر پھر کھالیا ہو تو صِرف **قَضاء** واجِب ہوگی **کفّارہ** نہیں۔ (عالمگیری ج۱ ص۲۰۳)

(۸) **باری** سے بُخار آتا تھا اور آج باری کا دِن تھا لہٰذا یہ گُمان کر کے کہ بُخار آئے گا، روزہ قصداً توڑ دیا تو اِس صُورت میں **کفّارہ** ساقِط ہے (یعنی کفّارہ کی ضَرورت نہیں صِرف قضاء کافی ہے) یُوں ہی عورت کو مُعَیَّن تارِیخ پر حَیض آتا تھا اور آج حَیض آنے کا دِن تھا اُس نے قَصداً روزہ توڑ دیا اور حیض نہ آیا تو **کفّارہ** ساقِط ہوگیا۔ (یعنی کفّارہ کی ضَرورت نہیں صِرف قضاء کافی ہے)۔ (دُرِّ مختار، رَدُّالمُحتار ج۳ ص۳۹۱)

(٩) **اگر** دو۲ روزے توڑے تو دونوں کیلئے **دو۲ کفّارے** دے اگرچہ پہلے کا اَبھی کفّارہ ادا نہ کیا تھا جبکہ دو۲نوں دو۲ رَمَضان کے ہوں اور اگر دو۲نوں روزے ایک ہی رَمَضان کے ہوں اور پہلے کا **کفّارہ** نہ ادا کیا ہو تو ایک ہی **کفّارہ** دونوں۲ کیلئے کافی ہے۔ (الجَوْھَرۃ النیرۃ ج۱ ص۱۸۲)

(١٠) **کفّارہ** لازِم ہونے کے لئے یہ بھی ضَروری ہے کہ روزہ توڑنے کے بعد کوئی ایسا اَمر واقع نہ ہوا ہو جو روزہ کے مُنافی ہے یا بغیر اختیار ایسا اَمر نہ پایا گیا ہو جس کی وجہ سے روزہ توڑنے کی رخصت ہوتی مثلاً عورت کو اس دن حیض یا نفاس آگیا یا روزہ توڑنے کے بعد اسی دن میں ایسا بیمار ہوا جس میں روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے تو کفّارہ ساقِط ہے اور سفر سے ساقِط نہ ہوگا کہ یہ اختیاری اَمر ہے۔ (الجَوْھَرۃ النیرۃ ج۱ ص۱۸۱)

(١١) جن صورتوں میں روزہ توڑنے پر کفّارہ لازِم نہیں ان میں شَرط ہے کہ ایک بار ایسا ہوا ہو اور معصیّت (یعنی نافرمانی) کا قَصد (ارادہ) نہ کیا ہو ورنہ ان میں کفّارہ دینا ہوگا۔ (اَلدُّرُّالمُختار و رَدُّالمُحتار ج۳ ص۴٤٠)

روزہ برباد ہونے سے بچاؤ!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کل اسلامی معلومات سے اکثر مسلمان بالکل

کورے ہوتے چلے جارہے ہیں۔ اور ایسی ایسی غلطیاں کرتے ہیں کہ بعض اوقات عِبادَت ہی ضائع ہوجاتی ہے۔ **افسوس**! کہ اب تمام تر توجُّہ صِرف اور صِرف دُنیوی علُوم وفُنون کے حُصُول پر ہی ہے۔ آہ! اب سُنَّتیں سیکھنے کیلئے، عِبادات کے اَحکامات کی معلومات حاصِل کرنے کیلئے ہماری اکثریت کو فُرصت ہے نہ شوق۔ بلکہ اگر کوئی دَردمند **اِسلامی بھائی** سمجھانے کی کوشِش کرے بھی تو ناگوار گُزرتا ہے۔ عِبادات میں اِس قدر غَلَط باتیں خَلَط مَلَط ہوگئی ہیں کہ **پناہِ خُدا** عزوجل! اِنہیں میں سے **سَحَری** اور **اِفطار** بھی ہے۔ اِن کے بارے میں بھی بعض لوگ طرح طرح کی باتیں بتاتے ہیں اور پھر اُس پر ضِد بھی کرتے ہیں۔ مَثَلاً **سَحَری** کے آخِری وَقت کے بارے میں بَعض لوگ کہہ دیتے ہیں، ''جب تک صُبح کا اِتنا اُجالا پھیل جائے کہ چیونٹیاں نظر آنے لگیں اُس وَقت تک سَحَری کا وَقت باقی رہتا ہے۔''!!! اِسی طرح کچھ لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ جب تک **فَجر** کی **اَذان** کی آواز آتی رہے **سَحَری** کھانے پینے میں مُضایقہ نہیں اور جہاں کئی کئی اذانوں کی آوازیں آتی ہیں وہاں آخِری اذان کی آواز **خَتم** ہونے تک کھاتے پیتے رہتے رہیں۔ **عَجب تماشہ** ہے! ذرا سوچئے تو سہی! اگر آپ ایسی جگہ ہوں جہاں **اذان** کی آواز ہی نہ آئے تو آپ کیا کریں گے؟ **اللہ** عزوجل کی عِبادَت کا ذَوق رکھنے والو! اپنی عِبادَت کو چند

منٹوں کی غفلت کے سبب برباد مت کیجئے۔ **سحری** کے بیان میں ص **165** پر بھی سورۃُ البقرہ کی یہ آیتِ مقدّسہ گُزری، اس کو پھر بغور مُلاحظہ فرمائیے:-

وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّيَامَ اِلَى الَّيْلِ

ترجَمۂ کنزالایمان: اور کھاؤ اور پیو یہاں تک کہ تمہارے لئے ظاہر ہوجائے سپیدی کا ڈورا سیاہی کے ڈورے سے پَو پھٹ کر۔ پھر رات آنے تک روزے پُورے کرو۔ (پ۲ البقرہ۱۸۷)

ظاہر ہے اِس آیتِ مُقدّسہ میں نہ چیونٹیوں کا تذکرہ ہے نہ اذانِ فَجر کا۔ بلکہ صُبحِ صادِق کا ذِکر ہے۔ لہٰذا اذان کا اِنتظار نہ کیا کریں، مُعتَبر نقشہ نظامُ الاَوقات (ٹائم ٹیبل) میں صُبحِ صادِق اور غُروبِ آفتاب کا وَقت دیکھ کر اُسی کے مُطابِق سَحری و اِفطار کیجئے۔

اے ہمارے پیارے پیارے **اللہ** عزوجل ہمیں عَینِ شریعت وسُنّت کے مطابق ماہِ رَمَضانُ الْمبارَک کا اِحترام کرنے، اِس میں روزے رکھنے، تَراویح ادا کرنے، تِلاوتِ کلامِ پاک اور نوافل کی کثرت کرنے کی تَوفیق مَرحمت فرما۔ اور ہماری عِبادات قبول فرما اور مَحض اپنے فَضل وکرم سے ہماری مغفرت فرما۔

اٰمین بِجاہِ النَّبیِّ الْاَمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم

اَلحمدُ للہ عزوجل میں بدل گیا!!

تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول کے کیا کہنے اور مَدَنی قافلوں کی بھی کیا بات ہے۔ ترغیب کیلئے مُلاحَظہ ہو۔ شالیمار ٹاؤن (مرکز الاولیا لاہور) کے ایک اسلامی بھائی کا کچھ یوں بیان ہے میں بے حد بگڑا ہوا انسان تھا، فلموں ڈراموں کا رَسیا ہونے کے ساتھ ساتھ جوان لڑکیوں کے ساتھ چھیڑ خانیاں، اَوباش نوجوانوں کے ساتھ دوستیاں، رات گئے تک ان کے ساتھ آوارہ گردیاں وغیرہ میرے معمولات تھے۔ میری حَرَکاتِ بد کے باعِث خاندان والے بھی مجھ سے کتراتے، اپنے گھروں میں میری آمد سے گھبراتے نیز اپنی اَولاد کو میری صُحبت سے بچاتے تھے۔ میری گناہوں بھری خزاں رسیدہ شام کے صُبحِ بہاراں بننے کی سبیل یوں ہوئی کہ ایک **دعوتِ اسلامی** والے **عاشقِ رسول** کی مجھ پر میٹھی نظر پڑگئی، اُس نے نہایت ہی شَفقت کے ساتھ **اِنفرادی کوشش** کرتے ہوئے مجھے **مَدَنی قافلے** میں سفر کی ترغیب دِلائی۔ بات میرے دل میں اُتر گئی اور میں نے مَدَنی قافِلے میں سفر کی سعادت حاصل کی اَلحمدُ لِلّٰہ عزوجل مَدَنی قافلوں میں عاشِقانِ رسول کی صُحبتوں نے مجھ پاپی وبدکار کے دل میں **مَدَنی اِنقلاب** برپا کر دیا۔ گناہوں سے توبہ کا تحفہ اور سنّتوں بھرے

مَدَنی لباس کا جذبہ ملا، سر پر **سبز سبز عمامہ** سجا اور میرے جیسا گنہگار و اَبُوالفُضُول سنّتوں کے مَدَنی پھول لٹانے میں مشغول ہو گیا۔ جو عزیز و اَقرِبا دیکھ کر کتراتے تھے۔ اَلحَمدُ لِلّٰہ عزّوجلّ اب وہ گلے لگاتے ہیں۔ پہلے میں خاندان کے اندر بدترین تھا۔ اَلحَمدُ لِلّٰہ عزّوجلّ دعوتِ اسلامی کے **مَدَنی قافِلے** کی بَرَکت سے اب عزیز ترین ہو گیا ہوں۔

جب تک بکے نہ تھے کوئی پوچھتا نہ تھا
تُو نے خرید کر مجھے انمول کر دیا

بے نمازیوں میں بیٹھنا کیسا؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! بُری صُحبتوں کا کتنا زبردست نقصان ہوتا ہے۔ بُری صُحبت میں رہ کر بگڑ جانے والے آدمی پر لوگ تھو تھو کرتے ہیں اور اچھی صُحبتوں کی بھی کیا خوب بَرَکت ہے کہ گناہوں سے بھی بچت ہوتی رہتی ہے اور لوگ بھی مَحَبَّت کرتے ہیں۔ ہمیشہ ایسی صُحبت اختیار کرنی چاہئے جس سے عبادت کا شوق اور سنّت پر عمل کرنے کا ذوق بڑھے۔ ہمنشین ایسا ہو جسے دیکھ کر **اللہ** عزّوجلّ یاد آجائے، اُس کی باتوں سے نیکیوں کی طرف رغبت بڑھے، دنیا کی مَحَبَّت میں کمی اور آخرت کی اُلفت میں زِیادتی ہو۔ مُصاحِب ایسا ہو کہ اُس کے سبب اللہ عزّوجلّ اور اُس کے پیارے رسول صلی اللہ تعالٰی

علیہ والہٖ وسلَّم کی مَحبَّت میں اضافہ ہو۔ غیر سنجیدہ حَرَکتیں کرنے والوں، فیشن پرستوں اور بے نمازیوں کی صُحبت سے بچنا چاہئے۔ بے نمازیوں کی بابت پوچھے گئے ایک سُوال کے جواب میں میرے آقا اعلیٰ حضرت رَحْمۃُ اللّٰہِ تعالیٰ علیہ نے فرمایا: (بے نَمازیوں کو) بہ نرمی سمجھائیں ترکِ نماز و ترکِ جماعت و ترکِ مسجد پر قرانِ عظیم و احادیث میں جو سخت وعیدیں ہیں بار بار سُنائیں جن کے دلوں میں ایمان ہے انھیں ضَرور نَفع پہنچے گا۔ **اللہ** تبارَکَ وَ تَعالیٰ پارہ ۲۷ سورۃُ الذّٰرِیٰت کی آیت نمبر ۵۵ میں ارشاد فرماتا ہے:

وَّذَكِّرْ فَاِنَّ الذِّكْرٰى تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِيْنَ (پ ۲۷ الذّٰرِیٰت ۵۵)

ترجَمۂ کنزُ الایمان: اور سمجھاؤ کہ سمجھانا مسلمانوں کو فائدہ دیتا ہے۔

اللہ کے کلام واَحکام یاد دلاؤ کہ بیشک ان کا یاد دلانا ایمان والوں کو نفع دے گا۔ اور جو کسی طرح نہ مانیں اُس پر اگر کسی کا دباؤ ہے اس کے ذَرِیعے سے دباؤ ڈالیں اور یُوں بھی باز نہ آئے تو اس سے سلام و کلام، مَیل جول یک لخت ترک کر دیں، قال اللہ تعالیٰ (یعنی **اللہ** تبارَکَ وَ تَعالیٰ پارہ ۷ سورۃُ الْاَنعام کی آیت نمبر ۶۸ میں ارشاد فرماتا ہے:)

وَاِمَّا يُنْسِيَنَّكَ الشَّيْطٰنُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ (پ ۷ الانعام ۶۸)

ترجَمۂ کنزُ الایمان: اور جو کہیں تجھے شیطان بُھلاوے تو یاد آئے پر ظالموں کے پاس نہ بیٹھ۔

تخریج شدہ

(فتاویٰ رضویہ ج ۶ ص ۱۹۱، ۱۹۲)

فرمانِ مصطفٰی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم): جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ؕ

فیضانِ تراویح

دُرُود شریف کی فضیلت

امیرُ الْمُؤمِنِین حضرتِ سیِّدُنا عُمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ”دعاء آسمان و زمین کے درمیان مُعلَّق رہتی ہے اس میں سے کچھ بھی اوپر نہیں چڑھتا (یعنی دعاء قبول نہیں ہوتی) جب تک تُو اپنے نبی پر دُرُود نہ بھیجے۔“

(جامع ترمذی ج۲ ص ۲۸ حدیث ۴۸۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

سُنّت کی فضیلت

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ رَمَضانُ المبارَک میں جہاں ہمیں بے شمار نعمتیں مُیَسَّر آئی ہیں انہی میں **تراویح کی سنّت** بھی شامل ہے اور **سنّت** کی عظمت کے کیا کہنے! اللہ کے پیارے رسول، رسولِ مقبول، سیِّدہ آمِنہ کے گلشن کے مہکتے پھول عَزَّوَجَلَّ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم ورضی اللہ تعالیٰ عنہا کا فرمانِ جنّت نشان

ہے، ''جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہوگا۔''

(جامع ترمذی ج٤ ص٣١٠ حدیث ٢٦٨٧)

رَمَضان میں 61 بار خَتمِ قراٰن

تراویح سنّتِ مُؤَکَّدہ ہے اور اس میں کم از کم ایک بار خَتمِ قراٰن بھی سنّتِ مُؤَکَّدہ۔ ہمارے امامِ اعظم سیِّدُنا امام ابو حنیفہ رضی اللہ تعالٰی عنہ رَمَضانُ الْمبارَک میں اِکسٹھ بار قراٰنِ کریم خَتم کیا کرتے۔ **تیس** (۳۰) دن میں، **تیس** (۳۰) رات میں اور **ایک تراویح** میں نیز آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے **پینتالیس** (٤٥) برس عشاء کے وُضو سے نمازِ فجر ادا فرمائی۔ (بہارِ شریعت حصّہ ٤ ص ٣٧)

ایک رِوایت کے مطابِق امامِ اعظم علیہ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکرم نے زندگی میں 55 حج کئے اور جس مکان میں وفات پائی اُس میں سات ہزار بار قراٰنِ مجید خَتم فرمائے تھے۔ (عقود الجمان ص ٢٢١)

تِلاوت اور اہلُ اللہ

میرے آقا **اعلٰی حضرت** رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: امامُ الائمّہ سیِّدُنا امامِ اعظم (ابو حنیفہ) رضی اللہ تعالٰی عنہ نے تیس (۳۰) برس کامل ہر رات ایک رَکعت میں قراٰنِ کریم خَتم

کیا ہے۔ (فتاوٰی رضویہ تخریج شدہ ج ۷ ص ۴۷۶)

عُلَمائے کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ تعالٰی نے فرمایا ہے، سَلَف صالحین (رَحِمَہُمُ اللّٰہُ المُبین) میں بعض اکابِر دن رات میں دو۲ خَتْم فرماتے بعض چار بعض آٹھ، میزانُ الشَّریعۃ از امام عبدُ الوہّاب شَعرانی (قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورانی) میں ہے کہ سیِّدی علی مرصفی قُدِّسَ سِرُّہُ الرَّبّانی نے ایک رات دن میں تین لاکھ ساٹھ ہزار خَتْم فرماتے۔ (المیزانُ الشَّریعۃ الکبرٰی ج ۱ ص ۷۹) آثار میں ہے، امیرُ الْمُؤمِنین حضرتِ مولائے کائنات، علیُّ الْمُرتضٰی شیرِ خدا کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجْہَہُ الْکریم بایاں پاؤں رِکاب میں رکھ کر قرانِ مجید شروع فرماتے اور دَہنا (سیدھا) پاؤں رکاب تک نہ پہنچتا کہ کلام شریف خَتْم ہو جاتا۔ (فتاوٰی رضویہ تخریج شدہ ج ۷ ص ۴۷۷) حدیث شریف میں ارشادِ مصطفےٰ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا داوٗد علٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام اپنی سُواری تیار کرنے کا حکم فرماتے اور اس سے پہلے کہ سُواری پر زِین کس دی جائے (یہ) زبور شریف خَتْم فرمالیتے۔ (صحیح بخاری ج ۲ ص ۴۴۷ حدیث ۳۴۱۷)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہوسکتا ہے کسی کو وَسوَسہ آئے کہ ایک دن میں کئی بار بلکہ لحہ بھر میں خَتْمِ قرانِ پاک یا خَتْمِ زبور شریف کیسے ممکن ہے؟ اِس کا
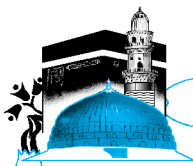
جواب یہ ہے کہ یہ اولیاء کرام رَحِمَھُمُ اللّٰہُ تعالٰی کی کرامات اور حضرتِ سیِّدُنا داؤد عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا مُعجِزہ ہے اور مُعجِزہ اور کرامت وُہی ہیں جو عادۃً مُحال یعنی ناممکن ہوں۔

حَرْف چبانا

افسوس! آج کل دینی مُعامَلات میں سُستی کا دَور دورہ ہے، عُموماً تراویح میں قراٰنِ مجید ایک بار بھی صحیح معنوں میں خَتْم نہیں ہو پاتا۔ قراٰنِ پاک تَرتِیل کے ساتھ یعنی ٹھہر ٹھہر کر پڑھنا چاہیے، مگر حال یہ ہے کہ اگر کوئی ایسا کرے تو لوگ اُس کے ساتھ تراویح پڑھنے کیلئے تیّار ہی نہیں ہوتے۔ اب وُہی حافِظ پسند کیا جاتا ہے جو تَراویح سے جلد فارِغ کردے۔ یاد رکھیئے! تراویح کے علاوہ بھی تِلاوت میں حَرْف چبا جانا حرام ہے۔ اگر جلدی جلدی پڑھنے میں حافِظ صاحِب پورے قراٰنِ مجید میں سے صِرْف ایک حَرْف بھی چبا گئے تو خَتْمِ قراٰن کی سنّت ادا نہ ہوگی۔ لہٰذا کسی آیت میں کوئی حَرْف "چَب" گیا یا اپنے "مَخْرَج" سے نہ نکلا تو لوگوں سے شرمائے بِغیر پلٹ پڑیئے اور دُرُست پڑھ کر پھر آگے بڑھئے۔ ایک افسوس ناک اَمر یہ بھی ہے کہ حُفّاظ کی ایک تعداد ایسی ہوتی ہے جسے تَرتِیل کے ساتھ پڑھنا ہی نہیں آتا! تیزی سے نہ پڑھیں تو بے چارے بھول جاتے ہیں! ایسوں کی خدمت میں

ہمدردانہ مَدَنی مشورہ ہے، لوگوں سے نہ شرمائیں، خدا کی قسم! **اللہ** عزوجل کی ناراضگی بَہُت بھاری پڑے گی لہٰذا بلا تاخیر **تجوید** کے ساتھ پڑھانے والے کسی قاری صاحِب کی مدد سے از اِبتِداء تا اِنتِہا اپنا حِفظ دُرُست فرمالیں۔ مَدّ و لین[1] کا خیال رکھنا لازِمی ہے نیز **مَد، غُنّہ، اِظہار، اِخفا** وغیرہ کی بھی رعایت فرمائیں۔ صاحِبِ بہارِ شریعت حضرت صدرُ الشَّریعہ بدْرُ الطَّریقہ علّامہ مولٰینا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں، "**فرضوں** میں ٹھہر ٹھہر کر قراءَت کرے اور **تراویح** میں **مُتَوَسِّط** (یعنی درمیانہ) انداز پر اور **رات کے نوافِل** میں جلد پڑھنے کی اجازت ہے، مگر ایسا پڑھے کہ سمجھ میں آسکے یعنی کم سے کم "مَدّ" کا جو دَرَجہ قاریوں نے رکھا ہے اُس کو ادا کرے ورنہ حرام ہے۔ اس لئے کہ تَرتیل سے (یعنی خوب ٹھہر ٹھہر کر) قراٰن پڑھنے کا حُکم ہے۔" (الدُّرُّ المُختار و رَدُّالمُحتار ج ۲ ص ۲۶۲)

پارہ ۲۹ سورۃُ الْمُزَّمِّل کی چوتھی آیت میں ارشادِ ربّانی ہے:

وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِیْلًا ﴿۴﴾ ترجَمۂ کنزالایمان: اور قراٰن خوب ٹھہر ٹھہر کر پڑھو۔

میرے آقا **اعلیٰ حضرت** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کمالین علی حاشیہ جلالین کے

---

[1] واؤ، ی اور الف ساکن اور قبل کی حرکت مُوافِق ہو تو اس کو مدّ اور واؤ اور ی ساکن ماقبل مفتوح کو لین کہتے ہیں (نصاب التجوید ص ۹ المدینۃ العلمیۃ باب المدینہ)، (یعنی واؤ کے پہلے پیش اور ی کے پہلے زیر اور الف کے پہلے زبر۔)

حوالے سے ''ترتیل'' کی وضاحت کرتے ہوئے نَقل کرتے ہیں: ''یعنی قرانِ مجید اِس طرح آہستہ اور ٹھہر کر پڑھو کہ سُننے والا اِس کی آیات و اَلفاظ گِن سکے''۔ (فتاوی رضویہ تخریج شدہ ج ٦ ص ٢٧٦) نیز فَرض نَماز میں اِس طرح تلاوت کرے کہ جُدا جُدا ہر حُرف سمجھ آئے، تَراویح میں مُتَوَسِّط طریقے پر اور رات کے نَوافِل میں اِتنی تیز پڑھ سکتا ہے جسے وہ سمجھ سکے۔ (دُرِّمُختار ج ١ ص ٨٠) **مدارِکُ التَّنزِیل** میں ہے: قران کو آہستہ اور ٹھہر کر پڑھو، اس کا معنیٰ یہ ہے کہ اِطمینان کے ساتھ حُروف جُدا جُدا، وقف کی حفاظت اور تمام حَرکات کی ادائیگی کا خاص خیال رکھنا ہے ''تَرتیلا'' اس مسئلہ میں تاکید پیدا کر رہا ہے کہ یہ بات تلاوت کرنے والے کے لئے نہایت ہی ضَروری ہے۔

(تفسیر مدارک التنزیل ج ٤ ص ٢٠٣، فتاوٰی رضویہ تخریج شدہ ج ٦ ص ٢٧٨، ٢٧٩)

تراویح بغیر اُجرت پڑھائیے

پڑھنے پڑھانے والوں کو اپنے اندر **اِخلاص** پیدا کرنا ضَروری ہے اگر **حافِظ** اپنی تیزی دِکھانے، خوش آوازی کی داد پانے اور نام چمکانے کیلئے قرانِ پاک پڑھے گا تو ثواب تو دُور کی بات ہے، اُلٹا **حُبِّ جاہ اور رِیاکاری** کی تباہ کاری میں جا پڑے گا۔ اِسی طرح **اُجرت** کا لَین دَین بھی نہ ہو۔ طے کرنے ہی کو **اُجرت** نہیں کہتے بلکہ اگر یہاں **تراویح** پڑھانے اِسی لئے آتے ہیں کہ معلوم ہے

کہ یہاں کچھ ملتا ہے اگرچہ طے نہ ہوا ہو تو یہ بھی اُجرت ہی ہے۔ اُجرت رقم ہی کا نام نہیں بلکہ کپڑے یا غلّہ وغیرہ کی صورت میں بھی اُجرت، اُجرت ہی ہے۔ ہاں اگر حافِظ صاحِب اصلاحِ نیّت کے ساتھ صاف صاف کہہ دیں کہ میں کچھ نہیں لوں گا یا پڑھوانے والا کہہ دے، نہیں دوں گا۔ پھر بعد میں حافِظ صاحِب کی خدمت کر دیں تو حرج نہیں کہ حدیثِ مبارک میں ہے، اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّات۔ یعنی اعمال کا دارومدار نیّتوں پر ہے۔ (صحیح بخاری ج۱ ص۶ حدیث ۱)

تِلاوت و ذِکر و نعت کی اُجرت حرام ہے

میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت مولیٰنا شاہ احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن کی بارگاہ میں اُجرت دے کر میّت کے ایصالِ ثواب کیلئے خَتمِ قراٰن و ذِکرُ اللہ عزّوجلّ کروانے سے مُتعلِّق جب اِستِفتاء پیش ہوا تو جواباً ارشاد فرمایا: "**تِلاوتِ قراٰن و ذِکرِ الٰہی** عزّوجلّ **پر اُجرت لینا دینا دونوں حرام ہے۔** لینے دینے والے دونوں گنہگار ہوتے ہیں اور جب یہ فِعلِ حرام کے مُرتکِب ہیں تو ثواب کس چیز کا اَموات (یعنی مرنے والوں) کو بھیجیں گے؟ گناہ پر ثواب کی اُمید اور زیادہ سخت واَشَدّ (یعنی شدید ترین جُرم) ہے۔ اگر لوگ چاہیں کہ ایصالِ ثواب بھی ہو اور طریقۂ جائزہ شرعیّہ بھی حاصل ہو (یعنی شرعاً جائز بھی رہے)

تو اُس کی صورت یہ ہے کہ پڑھنے والوں کو گھنٹے دو گھنٹے کے لئے نوکر رکھ لیں اور تنخواہ اُتنی دیر کی ہر شخص کی مُعَیَّن (مقرّر) کردیں۔ مَثَلاً پڑھوانے والا کہے، ''میں نے تجھے آج فُلاں وَقت سے فُلاں وَقت کیلئے اِس اُجرت پر نوکر رکھا (کہ) جو کام چاہوں گا لوں گا''۔ وہ کہے، ''میں نے قَبول کیا''۔ اب وہ اُتنی دیر کے واسطے اَجیر (یعنی مُلازِم) ہوگیا۔ جو کام چاہے لے سکتا ہے اس کے بعد اُس سے کہے فُلاں مَیِّت کے لئے اِتنا قراٰنِ عظیم یا اِس قَدَر کلِمۂ طیبہ یا دُرُود پاک پڑھ دو۔ یہ صورت جواز (یعنی جائز ہونے) کی ہے۔'' (فتاوٰی رضویہ ج ۱۰ ص ۱۹۳، ۱۹۴)

تراویح کی اُجرت کا شَرعی حِیلہ

اِس مبارَک فتوٰی کی روشنی میں **تراویح** کیلئے حافِظ صاحِب کی بھی ترکیب ہوسکتی ہے۔ مَثَلاً مسجِد کی کمیٹی والے اُجرت طے کرکے حافِظ صاحِب کو ماہِ رَمَضانُ الْمبارَک میں نَمازِ عشاء کیلئے **امامت** پر رکھ لیں اور حافِظ صاحِب بِالتَّبع یعنی ساتھ ہی ساتھ **تراویح** بھی پڑھا دیا کریں کیوں کہ رَمَضانُ الْمبارَک میں تراویح بھی نَمازِ عشاء کے ساتھ ہی شامل ہوتی ہے۔ یا یوں کریں کہ ماہِ رَمَضانُ الْمبارَک میں روزانہ تین گھنٹے کیلئے (مَثَلاً رات 8 تا 11) حافِظ صاحِب کو نوکری کی آفر کرتے ہوئے کہیں کہ ہم جو کام دیں گے وہ کرنا ہوگا، تنخواہ کی رقم بھی

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم): مجھ پر کثرت سے دُرُودِ پاک پڑھو بے شک تمہارا مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔

بتادیں۔ اگر حافِظ صاحِب منظور فرمالیں گے تو وہ ملازم ہوگئے۔ اب روزانہ حافِظ صاحِب کی ان تین ۳ گھنٹوں کے اندر ڈیوٹی لگادیں کہ وہ **تراویح** پڑھادیا کریں۔ یاد رکھئے! چاہے امامت ہو یا خِطابت، مُؤَذِّنی ہو یا کسی قسم کی مَزدوری جس کام کیلئے بھی **اِجارہ** کرتے وَقت یہ معلوم ہو کہ یہاں اُجرت یا تنخواہ کا لین دَین یقینی ہے تو پہلے سے رقم **طے کرنا واجِب** ہے، ورنہ دینے والا اور لینے والا دونوں ۲ گنہگار ہوں گے۔ ہاں جہاں پہلے ہی سے اُجرت کی مقرَّرہ رقم معلوم ہو مَثَلاً بس کا کرایہ، یا بازار میں بوری لادنے، لے جانے کی فی بوری مزدوری کی رقم وغیرہ۔ تو اب بار بار طے کرنے کی حاجت نہیں۔ یہ بھی ذِہن میں رکھئے کہ جب حافِظ صاحِب کو (یا جس کو بھی جس کام کیلئے) نوکر رکھا اُس وقت یہ کہہ دینا جائز نہیں کہ ہم جو مناسِب ہوگا دے دیں گے یا آپ کو راضی کردیں گے، بلکہ صَراحۃً یعنی واضح طور پر رقم کی مِقدار بتانی ہوگی، مَثَلاً ہم آپ کو ۱۲ ہزار روپے پیش کریں گے اور یہ بھی ضَروری ہے کہ حافِظ صاحِب بھی منظور فرمالیں۔ اب بارہ ہزار دینے ہی ہوں گے، چاہے چندہ ہوسکے یا نہ ہوسکے۔ ہاں حافِظ صاحِب کو مطالبہ کے بغیر اگر اپنی مرضی سے طے شُدہ سے زائد دے دیں تب بھی جائز ہے۔ جو حافِظ صاحِبان، یا نعت خوان بغیر پیسوں کے **تراویح**، قراٰن خوانی یا نعت خوانی میں حصّہ نہیں لے سکتے وہ شرم کی

وجہ سے ناجائز کام کا ارتِکاب نہ کریں۔ میرے آقا **اعلیٰ حضرت** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے بتائے ہوئے طریقے کے مطابق عمل کر کے پاک روزی حاصل کریں۔ اور اگر سخت مجبوری نہ ہو تو حیلے کے ذَرِیعے بھی رقم حاصل کرنے سے گُریز کریں کہ **جس کا عمل ہو بے غَرَض اُس کی جزا کچھ اور ہے۔** ایک امتحان سخت امتحان یہ ہے کہ جو ملنے والی رقم قبول نہیں کرتا اُس کی کافی واہ! واہ! ہوتی ہے اور وہ بے چارہ اپنے آپ کو نہ جانے کس طرح **ریا کاری** سے بچاپاتا ہوگا! **زہے مقدّر**! ایسا جذبہ نصیب ہوجائے کہ بیان کردہ حیلے کے ذَرِیعے رقم حاصل کرلے اور چُپ چاپ خیرات کردے مگر اپنے قریبی کسی ایک اسلامی بھائی بلکہ گھر کے کسی فرد کو بھی نہ بتائے، ورنہ **رِیا کاری** سے بچنا دشوار ہوجائے گا۔ لُطف تو اسی میں ہے کہ بندہ جانے اور اُس کا ربّ عَزَّوَجَلَّ جانے۔

مِرا ہر عمل بس ترے واسطے ہو کر اِخلاص ایسا عطا یا الٰہی عَزَّوَجَلَّ

ختمِ قرآن اور رِقّت

جہاں تراویح میں ایک بار قرانِ پاک کی تِلاوت کی جائے وہاں بہتر یہ ہے کہ **ستائیسویں شب** کو **خَتْم** کریں۔ رِقّت وسوز کے ساتھ اِختِتام ہو اور یہ اِحساس دل کو تڑپا کر رکھ دے کہ میں نے صحیح معنوں میں قرانِ پاک پڑھا یا سنا نہیں، کوتاہیاں بھی ہوئیں، دل جَمعی بھی نہ رہی، **اِخلاص** میں بھی کمی تھی۔ **صد ہزار افسوس!**

دُنیوی شخصیت کا کلام تو توجُّہ کے ساتھ سنا جاتا ہے مگر سب کے خالِق و مالِک اپنے پیارے پیارے **اللّٰہ رَبُّ الْعِزَّت** عَزَّوَجَلَّ کا پاکیزہ کلام دھیان سے نہ سنا، ساتھ ہی یہ بھی غم ہو کہ افسوس! اب ماہِ **رَمَضانُ الْمُبارَک** چند گھڑیوں کا مہمان رہ گیا، نہ جانے آئندہ سال اس کی تشریف آوری کے وَقت اس کی بہاریں لوٹنے کیلئے میں زِندہ رہوں گا یا نہیں! اِس طرح کے تصوُّرات جما کر اپنی لاپرواہیوں پر خود کو شرمندہ کرے اور ہو سکے تو روئے اگر رونا نہ آئے تو رونے کی سی صورت بنائے کہ اچھوں کی نَقل بھی اچھی ہے۔ اگر کسی کی آنکھ سے مَحَبَّتِ قراٰن و فِراقِ رَمَضان میں ایک آدھ قطرۂ آنسو ٹپک کر مقبولِ بارگاہِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ ہو گیا تو کیا بعید کہ اُسی کے صَدْقے خدائے غفّار عَزَّوَجَلَّ سبھی حاضِرین کو بَخش دے۔

لاج رکھ لے گنہگاروں کی نام رَحمٰن عَزَّوَجَلَّ ہے ترا یا ربّ عَزَّوَجَلَّ!
عیب میرے نہ کھول محشر میں نام ستّار عَزَّوَجَلَّ ہے ترا یاربّ عَزَّوَجَلَّ!
بے سبب بخش دے نہ پوچھ عمل نام غفّار عَزَّوَجَلَّ ہے ترا یاربّ عَزَّوَجَلَّ!
تو کریم اور کریم بھی ایسا
کہ نہیں جس کا دوسرا یاربّ عَزَّوَجَلَّ!

تراویح کی جماعت بدعتِ حَسَنہ ہے

اللّٰہ کے مَحبوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے خود بھی تراویح ادا فرمائی اور اس کو خوب پسند بھی فرمایا: چُنانچِہ صاحِبِ قراٰن، مدینے کے سلطان صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ

والہٖ وسلّم کا فرمانِ عالیشان ہے، جو ایمان و طلبِ ثواب کے سبب سے **رَمَضان** میں **قِیام** کرے اُس کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ (یعنی صَغیرہ گناہ) پھر اِس اَندیشے کی وجہ سے تَرک فرمائی کہ کہیں اُمّت پر (تراویح) فَرض نہ کر دی جائے۔ پھر امیرُ الْمُؤمِنِین حضرتِ سیِّدُنا **عُمر فاروقِ اعظم** رضی اللہ تعالٰی عنہ نے (اپنے دَورِ خِلافت میں) ماہِ رَمَضانُ الْمُبارَک کی ایک رات مسجِد میں دیکھا کہ لوگ جُدا جُدا انداز پر (تراویح) ادا کر رہے ہیں، کوئی اکیلا تو کچھ حضرات کسی کی اِقتِداء میں پڑھ رہے ہیں۔ یہ دیکھ کر آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا: میں مناسِب خیال کرتا ہوں کہ ان سب کو ایک امام کے ساتھ جمع کر دوں۔ لِھٰذا آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے حضرتِ سیِّدُنا **اُبَیِّ ابنِ کَعب** رضی اللہ تعالٰی عنہ کو سب کا امام بنا دیا۔ پھر جب دوسری رات تشریف لائے' اور دیکھا کہ لوگ باجماعت (تراویح) ادا کر رہے ہیں (تو بہت خوش ہوئے اور) فرمایا، نِعْمَ الْبِدْعَۃُ ھٰذِہٖ۔ یعنی "یہ اچھی بدعت ہے"۔

(صحیح بخاری ج ۱ ص ۶۵۸ حدیث ۲۰۱۰)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! محبوبِ ربِّ ذُوالجلال عزّوجلّ وصلّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم کو ہمارا کتنا خیال ہے! مَحض اِس خوف سے **تراویح** پر ہمیشگی نہ فرمائی کہ کہیں اُمّت پر فرض نہ کر دی جائے۔ اِس حدیثِ پاک سے بعض **وَساوِس** کا علاج بھی

ہو گیا۔ مثلاً **تراویح** کی باقاعِدہ جماعت سرکارِ نامدار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم بھی جاری فرما سکتے تھے مگر نہ فرمائی اور یوں اسلام میں اچّھے اچّھے طریقے رائج کرنے کا اپنے غلاموں کو موقع فراہم کیا۔ جو کام شاہِ خیرُ الانام صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے نہیں کیا وہ کام سیِّدُنا **فاروقِ اعظم** رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مَحض اپنی مرضی سے نہیں کیا بلکہ سرکارِ عالَم مدار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے تا قِیامت ایسے اچّھے اچّھے کام جاری کرتے رہنے کی اپنی حیاتِ ظاہری میں ہی اجازت مَرحمت فرما دی تھی۔ چنانچہ حُضُورِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم، رسولِ مُحْتَشَم، شافِعِ اُمَم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ مُعظَّم ہے، ''جو کوئی اسلام میں **اچّھا طریقہ** جاری کرے اُس کو اس کا ثواب ملے گا اور اُس کا بھی جو (لوگ) اِس کے بعد اُس پر عمل کریں گے اور اُن کے ثواب سے کچھ کم نہ ہوگا اور جو شخص اِسلام میں **بُرا طریقہ** جاری کرے اُس پر اِس کا گناہ بھی ہے اور ان (لوگوں) کا بھی جو اِس کے بعد اِس پر عمل کریں اور اُن کے گناہ میں کچھ کمی نہ ہوگی۔ (صحیح مُسلم ص ۱۴۳۸ حدیث ۱۰۱۷)

"کرم یا نبیَّ اللہ" بارہ حُروف کی نسبت سے 12 بدعاتِ حَسَنہ

اِس حدیثِ مبارَک سے معلوم ہوا، قِیامت تک اسلام میں اچّھے اچّھے نئے طریقے نکالنے کی اجازت ہے اور اَلحمدُ لِلّٰہ عزَّوَجلَّ نکالے بھی جا رہے ہیں جیسا کہ

﴿۱﴾ امیرُ الْمُؤمِنِین حضرتِ سیِّدُنا عُمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے **تراویح** کی باقاعِدہ جماعت کا اہتمام کیا اور اس کو خود اچّھی بدعت بھی قرار دیا۔ اِس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ **سرکار** صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کے وِصالِ ظاہری کے بعد صحابۂ کرام علیہم الرضوان بھی جو اچھا نیا کام جاری کریں وہ بھی **بدعتِ حَسَنہ** کہلاتا ہے۔ ﴿۲﴾ مسجِد میں امام کیلئے طاق نُما **مِحراب** نہیں ہوتی تھی سب سے پہلے حضرتِ سیِّدُنا **عمر بن عبدُالعزیز** رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے **مسجدُ النَّبَوِیِّ الشَّریف** علیٰ صاحِبِھا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام میں **مِحراب** بنانے کی سعادت حاصل کی اِس نئی ایجاد (بدعتِ حَسَنہ) کو اِس قدر مقبولیت حاصل ہے کہ اب دنیا بھر میں مسجد کی پہچان اِسی سے ہے۔ ﴿۳﴾ اِسی طرح مساجِد پر **گُنبد و مینار** بنانا بھی بعد کی ایجاد ہے۔ بلکہ کعبے کے **منارے** بھی سرکارِ مدینہ وصحابۂ کرام صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم وعلیہم الرضوان کے دَور میں نہیں تھے ﴿۴﴾ ایمانِ مُفَصَّل ﴿۵﴾ ایمانِ مُجمَل ﴿۶﴾ چھ کلمے ان کی تعداد و ترکیب کہ یہ پہلا یہ دوسرا اور ان کے نام ﴿۷﴾ قراٰنِ پاک کے تیس پارے بنانا، اِعراب لگانا ان میں رُکوع بنانا، رُمُوزِ اَوقاف کی علامات لگانا۔ بلکہ نُقطے بھی بعد میں لگائے گئے، خوبصورت جِلدیں چھاپنا وغیرہ ﴿۸﴾ احادیثِ مبارَکہ کو کتابی شکل دینا، اس کی اَسْناد پر جرح کرنا، ان کی صحیح، حَسَن، ضعیف اور مَوضُوع وغیرہ اَقسام بنانا ﴿۹﴾ فِقہ، اُصولِ فِقہ و

عِلمِ کلام ﴿۱۰﴾ زکوٰۃ وفطرہ سکّۂ رائجُ الوقت بلکہ باتصویر نوٹوں سے ادا کرنا ﴿۱۱﴾ اونٹوں وغیرہ کے بجائے سفینے یا ہوائی جہاز کے ذریعے سفرِ حج کرنا ﴿۱۲﴾ شریعت وطریقت کے چاروں سلسلے یعنی حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی اِسی طرح قادِری نقشبندی، سُہروردی اور چشتی۔

ہر بدعت گمراہی نہیں ہے

ہوسکتا ہے کہ کسی کے ذِہن میں یہ سُوال پیدا ہو کہ اِن دو احادیثِ مبارَکہ (۱) **کُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ وَّ کُلُّ ضَلَالَةٍ فِی النَّارِ** یعنی ہر بدعت (نئی بات) گمراہی ہے اور ہر گمراہی جہنَّم میں (لے جانے والی) ہے۔ (سُنَنُ النَّسائی ج۲ص۱۸۹) (۲) **شَرَّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا وَ کُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ** یعنی بدترین کام نئے طریقے ہیں ہر بدعت (نئی بات) گمراہی ہے۔ (صحیح مسلم ص ۴۳۰ حدیث ۸۶۷)

کے کیا معنیٰ ہیں؟ اِس کا جواب یہ ہے کہ دونوں احادیثِ مبارَکہ حق ہیں۔ یہاں **بدعت** سے مُراد بدعتِ سَیِّئَہ (سَیْ.یِ.ءَہ) یعنی **بُری بدعت** ہے اور یقیناً ہر وہ بدعت بُری ہے جو کسی **سنّت** کے خِلاف یا سنّت کو مٹانے والی ہو۔ جیسا کہ دیگر احادیث میں اس مسئلے کی مزید وضاحت موجود ہے چنانچہ ہمارے پیارے پیارے آقا مکّی مَدَنی مصطفےٰ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: ہر وہ گمراہ کرنے والی **بدعت** جس سے اللہ اور

اس کا رسول راضی نہ ہو تو اس گمراہی والی **بدعت** کو جاری کرنے والے پر اس **بدعت** پر عمل کرنے والوں کی مثل گناہ ہے، اسے گناہ مل جانا لوگوں کے گناہوں میں کمی نہیں کرے گا۔ (جامع ترمذی ج٤ص٣٠٩ حدیث٢٦٨٦) ایک اور حدیثِ مبارَک میں مزید وَضاحت ملاحظہ فرمایئے چُنانچہ اُمُّ الْمُؤمِنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائِشہ صِدّیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے، **اللہ** کے مَحبوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب عزّوجلّ و صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا: "مَنْ اَحْدَثَ فِیْ اَمْرِنَا ھٰذَا مَا لَیْسَ فِیْہِ فَھُوَ رَدٌّ." (صحیح بخاری شریف ج٦ص٢١١ حدیث ٢٦٩٧) یعنی "جو ہمارے دین میں ایسی نئی بات نکالے جو اس (کی اصل) میں سے نہ ہو وہ مردود ہے۔" ان احادیثِ مبارکہ سے معلوم ہوا ایسی نئی بات جو سنّت سے دُور کر کے گمراہ کرنے والی ہو، جس کی اصل دین میں نہ ہو وہ **بدعتِ سَیِّئَہ** یعنی بُری بدعت ہے جبکہ دین میں ایسی نئی بات جو **سنّت** پر عمل کرنے میں مدد کرنے والی ہو اور جس کی اصل دین سے ثابت ہو وہ بدعتِ حَسَنہ یعنی اچھی بدعت ہے۔

حضرت سیِّدُنا شیخ عبدُ الحق مُحَدِّث دِہلوی علیہ رحمۃ اللہِ القوی حدیثِ پاک، "وَ کُلُّ ضَلَالَۃٍ فِی النَّار" کے تحت فرماتے ہیں، جو **بدعت** کہ اُصول اور قواعدِ **سنّت** کے مُوافق اور اُس کے مطابق قیاس کی ہوئی ہے (یعنی
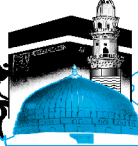
شَرِیعت وسُنّت سے نہیں ٹکراتی) اُس کو **بدعتِ حَسَنہ** کہتے ہیں اور جو اس کے خِلاف ہے وہ **بدعتِ ضَلالت** یعنی گمراہی والی کہلاتی ہے۔

(اَشِعَّةُ اللَّمعات ج اوّل ص ۱۳۵)

بدعتِ حَسَنہ کے بِغیر گزارہ نہیں

بَہَر حال اچّھی اور بُری بدعات کی تقسیم ضَروری ہے ورنہ کئی اچّھی اچّھی بدعتیں ایسی ہیں کہ اگر ان کو صِرْف اس لئے ترْک کر دیا جائے کہ **قُرُونِ ثَلاثہ** یعنی (۱) شاہِ خیرُ الْاَنام صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم اور صَحابۂ کِرام عَلَیھِمُ الرِّضوان (۲) تابِعینِ عِظام اور (۳) تبعِ تابِعینِ کِرام رَحِمَھُمُ اللّٰہُ السّلام کے اَدوارِ پُرانوار میں نہیں تھیں، تو دین کا موجودہ نِظام ہی نہ چل سکے، جیسا کہ دینی مدارِس، ان میں درسِ نِظامی، قُرآن واحادیث اور اسلامی کتابوں کی پریس میں چھپائی وغیرہ وغیرہ یہ تمام کام پہلے نہ تھے بعد میں جاری ہوئے اور **بدعتِ حَسَنہ** میں شامل ہیں۔ بَہَر حال ربِّ ذُوالْجلال عَزَّوَجَلَّ کی عطا سے اُس کے پیارے حبیب صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم یقیناً یہ سارے اچھے اچھے کام اپنی حیاتِ ظاہِری میں بھی رائج فرما سکتے تھے۔ مگر **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ نے اپنے مَحْبوب صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کے غلاموں کے لئے ثوابِ جارِیّہ کمانے کے بے شُمار مواقع فراہم کر دیئے اور **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندوں نے صَدَقۂ جارِیّہ کی خاطر جو شَرِیعت سے نہیں ٹکراتی ہیں

ایسی نئی ایجادوں کی دھوم مچادی۔ کسی نے اذان سے پہلے دُرُود و سلام پڑھنے کا رَواج ڈالا، کسی نے عیدِ میلاد منانے کا طریقہ نکالا پھر اس میں چَراغاں اور سبز سبز پرچموں اور مرحبا کی دھومیں مچاتے مَدَنی جلوسوں کا سلسلہ ہوا، کسی نے گیارھویں شریف تو کسی نے اَعراسِ بُزُرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللہُ المُبِین کی بُنیاد رکھ دی اور اب بھی یہ سلسلے جاری ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ **دعوتِ اسلامی** والوں نے سنّتوں بھرے اجتماعات وغیرہ میں اُذْکُرُوا اللہ (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذِکر کرو!) اور صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! (یعنی حبیب پر دُرُود بھیجو!) کے نعرے لگانے کی بالکل نئی ترکیب نکال کر **اللہ اللہ** اور دُرُود و سلام کی پُرکیف صداؤں کا حَسین سماں قائم کر دیا!

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں
اے دعوتِ اسلامی تری دھوم مچی ہو

سبز گنبد کی تاریخ

سبز سبز گنبد جس کے دیدار کے لئے ہر عاشق کا دل بے قرار ہوتا اور آنکھ اشکبار ہو جایا کرتی ہے۔ یہ بھی **بدعتِ حَسنہ** ہے کیوں کہ وہ سرکار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کے وِصالِ ظاہری کے سینکڑوں برس بعد بنا ہے۔ اِس کی مختصر اً معلومات بھی حاصل کر لیجئے۔

سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کے رَوضۂ انور پر سب سے پہلا گُنبد شریف ۶۷۸ھ (1269ء) میں **تعمیر** ہوا اور اس پر زَرد رنگ کروایا گیا اور وہ پیلا **گُنبد** کہلایا، پھر مختلف اَدوار میں **تغیُّر و تبدُّل** ہوتا رہا۔ یہاں تک کہ ۸۸۸ھ (1483ء) میں کالے پتھر سے نیا گُنبد بنایا گیا اور اس پر سفید رنگ کروایا گیا۔ عُشّاق اُس کو قُبّۃُ الْبَیضا یا ''گُنبدِ بَیضاء'' یعنی **سفید گُنبد** کہنے لگے۔ ۹۸۰ھ (1572ء) میں انتہائی حسین گُنبد بنایا گیا اور اُس کو رنگ برنگے پتھروں سے سجایا گیا۔ اب اس کا ایک رنگ نہ رہا۔ غالباً میناکاری کے دِلکش و جاذِبِ نظر منظر کے باعث وہ **رنگ برنگا گُنبد** کہلایا۔ ۱۲۳۳ھ (1818ء) میں از سرِ نو اس کی **تعمیر** کی گئی اور اس پر سبز رنگ کیا گیا۔ جو **اَلْقُبَّۃُ الْخَضْراء** یعنی **سبز گُنبد** کے نام سے مشہور ہوا۔ اس کے بعد اب تک کسی نے اس میں ردّو بدل نہیں کیا۔ ہاں سبز رنگ کو یہ سعادت ملتی رہتی ہے کہ وہ خُدّام کے ہاتھوں اُوپر جا کر لِپٹ جاتا ہے۔ گُنبدِ خضرا جو کہ یقیناً قطعاً بدعتِ حَسَنہ ہے وہ اب دنیا بھر کے مسلمانوں کا مَرجَع، آنکھوں کا نور اور دل کا سُرُور ہے۔ اِن شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اِس کو دنیا کی کوئی طاقت نہیں مِٹا سکتی۔ جو اس کو عِناداً (یعنی بُغض کی وجہ سے) مِٹانا چاہے گا اِن شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ وہ خود ہی مِٹ جائے گا۔

گُنبدِ خضرا خدا عَزَّوَجَلَّ تجھ کو سلامت رکھے

دیکھ لیتے ہیں تجھے پیاس بجھا لیتے ہیں

اِن جیسے تمام نَو ایجاد نیک کاموں کی بنیاد وُہی حدیثِ پاک ہے جو **مُسلِم شریف** کے حوالے سے، ص ۱۳ پر گُزری جس میں فرمایا گیا ہے، جو کوئی اسلام میں اچّھا طریقہ جاری کرے اُس کو اِس کا ثواب ملیگا اور اُس کا بھی جو اِس کے بعد اس پر عمل کریں [1]۔

دیدارِ مصطفےٰ صلی اللہ تعالٰی علیہ والہ وسلم

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عقائد و اعمال کی اصلاح اور ضَروری معلومات کے حُصول کی خاطر تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی قافِلوں میں سفر کو اپنا معمول بنالیجئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی اہلِ حق کی سنّتوں بھری تحریک ہے اس کی ایک ایمان افروز بہار سنئے اور جھومئے چُنانچہ تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** کے **تین روزہ بینُ الاقوامی** سنّتوں بھرے اجتماع (ملتان شریف) کے اِختتام پر **عاشِقانِ رسول** کے بے شُمار **مَدَنی قافلے** سنّتوں کی تربیّت کیلئے شہر بہ شہر اور گاؤں بہ گاؤں سفر پر روانہ ہوتے ہیں۔ اِسی ضِمن میں بینَ الاَقوامی اجتماع (۱۴۲۶ھ) سے آگرہ تاج کالونی (بابُ المدینہ کراچی) کا ایک مَدَنی قافِلہ سفر کرتا ہوا ترکیب کے مطابق ایک

---

[1] مُفَسّرِ شہیر حکیمُ الْاُمّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان کی کتابِ مُستطاب "جاءَ الحق وزَھَقَ الْباطِل" میں بدعات اور ان کی اَقسام وغیرہ کے بارے میں مزید تفصیلات دیکھی جاسکتی ہیں۔

فرمانِ مصطفےٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) جس نے مجھ پر ایک بار دُرُود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

مسجد میں قِیام پذیر ہوا۔ شب کو جب سب سو گئے تو **مَدَنی قافِلے** میں شریک ایک نئے اسلامی بھائی کی قسمت انگڑائی لے کر جاگ اٹھی اور ان کو خواب میں **مدینے کے تاجدار** صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کا دیدار ہو گیا۔ وہ بَہُت خوش ہوئے، **دعوتِ اسلامی** کی حقانیت کے دل و جان سے مُعترف ہو کر **مَدَنی ماحول** سے وابستہ ہو گئے۔ ؎

کوئی آیا پا کے چلا گیا کوئی عمر بھر بھی نہ پا سکا
یہ بڑے کرم کے ہیں فیصلے یہ بڑے نصیب کی بات ہے

اچھوں سے محبّت کے فضائل

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! عاشقانِ رسول کی صُحبت کی بَرَکت سے ایک خوش قسمت اسلامی بھائی کو تاجدارِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کی زِیارت ہو گئی۔ لہٰذا ہمیشہ اچّھی صُحبت اِختیار کرنی اور اچھوں سے مَحَبَّت رکھنی چاہئے۔ مَدَنی قافِلے میں سفر کرنے والے خوش نصیبوں کو اچھوں سے مَحَبَّت کرنے کا بہترین موقع نصیب ہو جاتا ہے۔ رِضائے الٰہی عزوجل کیلئے اچھوں سے مَحَبَّت رکھنے کے **سات فضائل** سنئے اور جھومئے۔ **﴿۱﴾** اللہ تعالیٰ قِیامت کے دن فرمائے گا کہاں ہیں جو میرے جلال کی وجہ سے آپس میں مَحَبَّت

رکھتے تھے آج میں اُن کو اپنے سائے میں رکھوں گا آج میرے سائے کے سوا کوئی سایہ نہیں۔(صحیح مسلم، ص ۱۳۸۸ ،حدیث ۲۵٦٦) ﴿۲﴾ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے جو لوگ میری وجہ سے آپس میں مَحَبَّت رکھتے ہیں اور میری وجہ سے ایک دوسرے کے پاس بیٹھتے ہیں اور آپس میں ملتے جُلتے ہیں اور مال خرچ کرتے ہیں اُن سے میری مَحَبَّت واجِب ہو گئی۔(المُوَطا، ج ۲ ص ٤۳۹، حدیث ۱۸۲۸)

﴿۳﴾ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جو لوگ میرے جلال کی وجہ سے آپس میں مَحَبَّت رکھتے ہیں اُن کیلئے نُور کے مِنۡبَر ہونگے۔ اَنبِیاء وشُہَداء اُن پر غِبطہ (یعنی رشک) کریں گے۔(سُنَنُ التِرمذی، ج ٤ ، ص ۱۷٤ ،حدیث ۲۳۹۷ ، دار الفکر بیروت)

﴿٤﴾ دو۲ شخصوں نے **اللہ** کے لئے باہَم مَحَبَّت کی اور ایک مشرق میں ہے دوسرا مغرب میں قِیامت کے دن اللہ تعالیٰ دو۲نوں کو جمع کرے گا اور فرمائے گا: یہی وہ ہے جس سے تُو نے میرے لیے مَحَبَّت کی تھی۔(شُعَبُ الْاِیمان، ج٦ ص ٤۹۲، حدیث ۹۰۲۲ دار الکتب العلمیۃ بیروت) ﴿۵﴾ جنّت میں یاقوت کے ستون ہیں اُن پر زَبَرجد کے بالاخانے ہیں وہ ایسے روشن ہیں جیسے چمکدار ستارے لوگوں نے عرض کی، یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم ان میں کون رہے گا فرمایا: وہ لوگ جو **اللہ** کیلئے آپس میں مَحَبَّت رکھتے ہیں ایک جگہ بیٹھتے ہیں آپس میں ملتے ہیں۔

(شُعَبُ الایمان، ج۶،ص ۴۸۷ ، حدیث ۹۰۰۲، دار الکتب العلمیۃ، بیروت) ﴿۶﴾ اللہ کیلئے مَحَبَّت رکھنے والے عَرش کے گرد یاقوت کی کُرسی پر ہوں گے۔ (المعجم الکبیرج ٤ ص ۱۵۰ ،حدیث ۳۹۷۳،دار احیاء التراث العربی،بیروت) ﴿۷﴾ جو کسی سے اللہ کے لیے مَحَبَّت رکھے اللہ کے لیے دشمنی رکھے اور اللہ کے لیے دے اور اللہ کے لیے منع کرے اُس نے اپنا ایمان کامل کرلیا۔

(سُنَنِ ابی داوٗد، ج ٤، ص ۲۹۰، حدیث ۴۶۸۱)

"تراویح پڑھئے اور خدا و رسول کی رَحمتیں لوٹئے" کے ۳۵ حُروف کی نسبت سے تراویح کے 35 مدنی پھول

۱ **تراویح** ہر عاقِل و بالغ اسلامی بھائی اور اسلامی بہن کیلئے سنّتِ مُؤَکَّدہ ہے۔ (دُرِّ مُختار، ج ۲،ص ۴۹۳) اس کا ترک جائز نہیں۔

۲ **تراویح** کی بیس۲۰ رَکعتیں ہیں۔ سیِّدُنا فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہد میں بیس۲۰ رَکعتیں ہی پڑھی جاتی تھیں۔

(السُّنَنُ الکُبریٰ لِلبَیْھَقی ج ۲ ص ۶۹۹ حدیث ۴۶۱۷)

۳ **تراویح** کی جماعت سنّتِ مُؤَکَّدہ عَلَی الْکِفَایہ ہے۔ اگر مسجد کے سارے لوگوں نے چھوڑ دی تو سب **اِساءت** کے مُرتکِب ہوئے (یعنی بُرا کیا) اور اگر چند افراد نے با جماعت پڑھ لی تو تنہا پڑھنے والا

جماعت کی فضیلت سے محروم رہا۔ (ھِدایہ ج۱ ص ۷۰)

۴ **تراویح** کا وَقْت عِشاء کے فرض پڑھنے کے بعد سے صُبحِ صادِق تک ہے۔ عشاء کے فرض ادا کرنے سے پہلے اگر پڑھ لی تو نہ ہوگی۔

(عالمگیری ج۱ ص ۱۱۵)

۵ **عشاء** کے فرض و **وِتر** کے بعد بھی تراویح پڑھی جاسکتی ہے۔ (الدُّرُّ المُختار ج۲ ص ٤٩٤) جیسا کہ بعض اوقات ۲۹ کو رُویَتِ ہلال کی شہادت ملنے میں تاخیر کے سبب ایسا ہوجاتا ہے۔

۶ **مُسْتَحَب** یہ ہے **تراویح** میں تہائی رات تک تاخیر کریں اگر آدھی رات کے بعد پڑھیں تب بھی کراہت نہیں۔ (الدُّرُّ المُختار ج۲ ص ٤٩٥)

۷ **تراویح** اگر فوت ہوئی تو اس کی قضاء نہیں۔ (الدُّرُّ المُختار ج۲ ص ٤٩٤)

۸ **بہتر** یہ ہے کہ **تراویح** کی بیس۲۰ رَکعَتیں دُو دُو۲ کر کے دَس۱۰ سلام کے ساتھ ادا کرے۔ (الدُّرُّ المُختار ج۲ ص ٤٩٥)

۹ **تراویح** کی بیس۲۰ رَکعَتیں ایک سلام کے ساتھ بھی ادا کی جاسکتی ہیں، مگر ایسا کرنا مکروہ ہے، ہر دُو۲ رَکعَت پر **قعدہ** کرنا فرض ہے۔ ہر **قعدہ میں** اَلتَّحِیَّات کے بعد دُرُود شریف بھی پڑھے اور طاق رَکعَت (یعنی پہلی، تیسری، پانچویں وغیرہ) میں **ثَناء** پڑھے اور امام **تَعَوُّذ و تَسمِیَہ** بھی پڑھے۔

(الدُّرُّ المُختار ج۲ ص ٤٩٦)

۱۰ **جب** دُو دُو۲ رَکعَت کر کے پڑھ رہا ہے تو ہر دُو۲ رَکعَت پر الگ الگ نیّت

کرے اور اگر بیس رَکعتوں کی ایک ساتھ نیّت کر لی تب بھی جائز ہے۔

(اَلدُّرُّالْمُختار ج۲ ص۴۹۴)

۱۱ **بلاعُذر** تراویح بیٹھ کر پڑھنا مکروہ ہے بلکہ بعض **فُقَہائے** کِرام رَحِمَہُمُ اللّٰہ تعالٰی کے نزدیک تو ہوتی ہی نہیں۔ (اَلدُّرُّالْمُختار ج۲ ص۴۹۹)

۱۲ **تراویح** مسجِد میں باجماعت ادا کرنا افضل ہے۔ اگر گھر میں باجماعت ادا کی تو ترکِ جماعت کا گناہ نہ ہوا مگر وہ ثواب نہ ملے گا جو **مسجِد** میں پڑھنے کا تھا۔ (عالمگیری ج۱ ص۱۱۶) عشاء کے فرض مسجِد میں باجماعت ادا کر کے گھر یا ہال وغیرہ میں تراویح ادا کیجئے اگر بلا عذرِ شرعی مسجِد کے بجائے گھر یا ہال وغیرہ میں عشاء کے فرض کی جماعت قائم کر لی تو ترکِ واجِب کے گنہگار ہوں گے۔ اس کا تفصیلی مسئلہ فیضانِ سنّت کے باب "پیٹ کا قفلِ مدینہ" ص 135 پر مُلاحظہ فرمالیجئے۔

۱۳ **نابالغ** امام کے پیچھے صرف نابالغان ہی **تراویح** پڑھ سکتے ہیں۔

۱۴ **بالغ** کی تراویح (بلکہ کوئی بھی نماز حتّٰی کہ نفل بھی) نابالغ کے پیچھے نہیں ہوتی۔

۱۵ **تراویح** میں پورا کلام اللہ شریف پڑھنا اور سننا سنّتِ مُؤکّدہ ہے۔

(فتاوٰی رضویہ شریف تخریج شدہ ج۷ ص۴۵۸)

۱۶ **اگر** باشرائط حافِظ نہ مل سکے یا کسی وجہ سے خَتم نہ ہو سکے تو **تراویح** میں کوئی سی بھی سُورتیں پڑھ لیجئے اگر چاہیں تو اَلَمْ تَرَ سے وَالنَّاس دو۲ بار پڑھ لیجئے، اِس طرح بیس۲۰ رَکعَتیں یاد رکھنا آسان رہے گا۔

(عالمگیری ج۱ص۱۱۸)

۱۷ ایک بار بِسمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیمِ ط جہر کے ساتھ (یعنی اُونچی آواز سے) پڑھنا سنّت ہے اور ہر سُورۃ کی ابتدا میں آہستہ پڑھنا مُستَحَب ہے۔ مُتَأَخِرین (یعنی بعد میں آنے والے فُقَہائے کرام رَحِمَہُمُ اللهُ تعالی) نے **خَتمِ تراویح** میں تین۳ بار قُلْ هُوَ اللهُ شریف پڑھنا مُستَحَب کہا نیز بہتر یہ ہے کہ خَتم کے دن پچھلی رَکعت میں الٓمّٓ سے مُفلِحُون تک پڑھے۔ (بہارِ شریعت حصہ ٤، ص۳۷)

۱۸ **اگر** کسی وجہ سے (تراویح) کی نماز فاسِد ہو جائے تو جتنا قرانِ پاک اُن رَکعَتوں میں پڑھا تھا اُن کا اِعادہ کریں تا کہ خَتم میں نقصان نہ رہے۔

(عالمگیری ج۱ص۱۱۸)

۱۹ امام غَلَطی سے کوئی آیت یا سُورۃ چھوڑ کر آگے بڑھ گیا تو مُستَحَب یہ ہے کہ اُسے پڑھ کر پھر آگے بڑھے۔ (عالمگیری ج۱ص۱۱۸)

۲۰ **الگ** الگ مسجِد میں **تراویح** پڑھ سکتا ہے جبکہ **خَتمِ** قراٰن میں نقصان نہ ہو۔ مَثَلاً تین[۳] مساجد ایسی ہیں کہ ان میں ہر روز سوا پارہ پڑھا جاتا ہے تو تینوں[۳] میں روزانہ باری باری جا سکتا ہے۔

۲۱ دُو[۲] **رَکْعَت** پر بیٹھنا بھول گیا تو جب تک تیسری[۳] کا سَجدہ نہ کیا ہو بیٹھ جائے آخر میں سجدۂ سَہو کر لے۔ اور اگر تیسری کا سَجدہ کر لیا تو چار پوری کر لے مگر یہ دُو[۲] شمار ہوں گی۔ ہاں اگر دُو[۲] پر قعدہ کیا تھا تو چار[۴] ہوئیں۔

(عالمگیری ج۱ ص۱۱۸)

۲۲ **تین**[۳] رَکعتیں پڑھ کر سلام پھیرا اگر دوسری پر بیٹھا نہیں تھا تو نہ ہوئیں ان کے بدلے کی دُو[۲] رَکعتیں دوبارہ پڑھے۔ (عالمگیری ج۱ ص۱۱۸)

۲۳ سلام پھیرنے کے بعد کوئی کہتا ہے دُو[۲] ہوئیں کوئی کہتا ہے تین[۳]، تو امام کو جو یاد ہو اُس کا اِعتِبار ہے، اگر امام خود بھی تَذَبذُب کا شکار ہو تو جس پر اعتماد ہو اُس کی بات مان لے۔ (عالمگیری ج۱ ص۱۱۷)

۲۴ **اگر** لوگوں کو شک ہو کہ بیس[۲۰] ہوئیں یا اٹھارہ[۱۸]؟ تو دُو[۲] رَکعت تنہا تنہا پڑھیں۔

(عالمگیری ج۱ ص۱۱۷)

۲۵ اَفضل یہ ہے کہ تمام شُفعوں میں قِراءَت برابر ہو اگر ایسا نہ کیا جب بھی

حرج نہیں اِسی طرح ہر شَفع (کہ ۲ دو رکعت پر مُشتمِل ہوتا ہے اس) کی پہلی اور دوسری رَکعت کی قِراءَت مُساوی (یعنی یکساں) ہو دوسری کی قِراءَت پہلی سے زائد نہیں ہونی چاہیئے۔ (عالمگیری ج۱ ص۱۱۷)

۲۶ **امام** و مقتدی ہر ۲ دو رَکعت کی پہلی پر **ثَناء** پڑھیں (امام اعوذ اور بسم اللہ بھی پڑھے) اور **اَلتَّحِیَّاتُ** کے بعد دُرودِ ابراہیم اور دُعا بھی۔

(دُرِّمختار ج۲ ص۴۹۸)

۲۷ **اگر** مقتدیوں پر گِرانی ہوتی ہو تو تَشَہُّد کے بعد **اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ** پر اِکتِفا کرے۔ (دُرِّمختار ج۲ ص۴۹۹)

۲۸ **اگر** ستائیسویں ۲۷ کو (یا اس سے قبل) قراٰنِ پاک **خَتْم** ہو گیا تب بھی آخِرِ رَمَضان تک **تراویح** پڑھتے رہیں کہ سنّتِ مُؤَکَّدہ ہے۔

(عالمگیری ج۱ ص۱۱۸)

۲۹ **ہر** ۴ چار رَکعتوں کے بعد اُتنی دیر آرام لینے کیلئے بیٹھنا مُستَحَب ہے جتنی دیر میں ۴ چار رَکعات پڑھی ہیں۔ اِس وَقفے کو **تَرْوِیحہ** کہتے ہیں۔ (عالمگیری ج۱ ص۱۱۵)

۳۰ **تَرْوِیحہ** کے دَوران اختیار ہے کہ چُپ بیٹھا رہے یا ذِکر و دُرود اور تلاوت کرے یا تنہا نَفل پڑھے (دُرِّمختار ج۲ ص۴۹۷) یہ تسبیح بھی پڑھ سکتے ہیں:۔

سُبْحَانَ ذِی الْمُلْكِ وَالْمَلَكُوْتِ ۞ سُبْحَانَ ذِی الْعِزَّتِ وَالْعَظَمَتِ وَالْهَيْبَتِ وَالْقُدْرَةِ وَالْكِبْرِيَآءِ وَالْجَبَرُوْتِ ۞ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْحَیِّ الَّذِیْ لَا يَنَامُ وَلَا يَمُوْتُ ۞ سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَّبُّنَا وَرَبُّ الْمَلٰٓئِكَةِ وَالرُّوْحِ ۞ اَللّٰهُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّارِ ۞ يَا مُجِيْرُ يَا مُجِيْرُ يَا مُجِيْرُ ۞ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ ۞

۳۱ **بیس** رکعتیں ہو چکنے کے بعد پانچواں ترویحہ بھی مُستحب ہے، اگر لوگوں پر گراں ہو تو پانچویں بار نہ بیٹھے۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۱۱۵)

۳۲ **بعض** مقتدی بیٹھے رہتے ہیں جب امام رُکوع کرنے والا ہوتا ہے اُس وقت کھڑے ہوتے ہیں۔ یہ مُنافقین کی مُشابہت ہے۔ چنانچہ سورۃُ النساء کی آیت نمبر ۱۴۲ میں ہے وَاِذَا قَامُوْٓا اِلَى الصَّلٰوةِ قَامُوْا كُسَالٰى (ترجمۂ کنز الایمان: اور (منافق) جب نماز کو کھڑے ہوں تو ہارے جی سے) فرض کی جماعت میں بھی اگر امام رُکوع سے اُٹھ گیا تو سجدوں وغیرہ میں فوراً شریک ہو جائیں نیز امام قعدۂ اُولیٰ میں ہو تب بھی اُس کے کھڑے ہونے کا انتظار نہ کریں بلکہ شامل ہو جائیں۔ اگر **قعدہ** میں شامل ہو گئے اور امام کھڑا ہو گیا تو اَلتَّحِیَّات پوری کئے

وغیرہ نہ کھڑے ہوں۔ (بہارِ شریعت حصّہ ٤، ص ٣٦، غنیۃ المتملی ص ٤١٠)

٣٣ **رَمَضان** شریف میں **وِتر** جماعت سے پڑھنا افضل ہے۔ مگر جس نے عشاء کے فَرض بغیر جماعت کے پڑھے وہ **وِتر** بھی تنہا پڑھے۔

(بہارِ شریعت حصّہ ٤، ص ٣٦)

٣٤ **ایک** امام کے پیچھے عشاء کے فَرض، دوسرے امام کے پیچھے **تراویح** اور تیسرے امام کے پیچھے وِتر پڑھے اس میں حَرَج نہیں۔

٣٥ حضرتِ سیِّدُنا عُمرِ فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ فَرض و وِتر کی جماعت کرواتے تھے۔ اور حضرتِ سیِّدُنا اُبَیِّ بْنِ کَعْب رضی اللہ تعالٰی عنہ **تراویح** پڑھاتے۔ (عالمگیری ج ١ ص ١١٦)

اے ہمارے پیارے پیارے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ! ہمیں نیک، مُخلِص اور دُرُست پڑھنے والے حافِظ صاحِب کے پیچھے اِخلاص و دل جَمعی کے ساتھ ہر سال **تراویح** ادا کرنے کی سعادت نصیب کر اور قبول بھی فرما۔

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم

کینسر کا مریض ٹھیک ہو گیا

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی پر **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اور اس کے پیارے حبیب صلّی اللہ تعالٰی

علیہ والہٖ وسلَّم کا بے حد کرم ہے۔ بارہا سننے میں آیا کہ ڈاکٹروں نے جن مریضوں کو لا علاج قرار دے دیا ان کا مَدَنی قافلوں میں خیر سے علاج ہو گیا چُنانچِہ **ماڑی پور** (بابُ المدینہ کراچی) کے ایک اسلامی بھائی نے ایک ایمان افروز واقِعہ لکھ کر دیا جس کا مضمون کچھ یوں تھا: ہاکس بے (بابُ المدینہ کراچی) کے مُقیم ایک اسلامی بھائی جوکہ کینسر کے مریض تھے اُنہوں نے تبلیغِ قران وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** کے **مَدَنی قافِلے** میں **عاشقانِ رسول** کے ساتھ سفر کی سعادت حاصل کی۔ دورانِ سفر بے چارے کافی سہمے ہوئے اور مایوس سے تھے۔ شُرَکائے قافِلہ ڈھارس بندھاتے اور ان کیلئے دعائیں بھی فرماتے۔ ایک دن صُبح کے وَقْت بیٹھے بیٹھے اچانک انہیں قے ہوئی اور اُس میں ایک گوشت کی بوٹی حَلْق سے نکل پڑی! قے کے بعد اُن کو کافی سکون مل گیا۔ مَدَنی قافِلے سے واپسی پر جب ڈاکٹروں سے رُجوع کیا اور دوبارہ ٹیسٹ کروائے تو حیرت بالائے حیرت کے **مَدَنی قافلے** میں سفر کی بَرَکت سے اُن کا **کینسر** کا مرض خَتْم ہو چکا تھا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ وہ بالکل رُو بہ صحّت ہو گئے۔

اَلسَر و کینسر یا ہو دردِ کمر دیگا مولیٰ شِفا، قافِلے میں چلو
دور بیماریاں، اور پریشانیاں ہوں بَفَضلِ خُدا، قافِلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

فیضانِ لَیلَۃُ القَدر

دُرُود شریف کی فضیلت

اللہ کے مَحبوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب عزّوجلّ و صلّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے، ''جس نے مجھ پر دن میں **ایک ہزار مرتبہ دُرُودِ پاک** پڑھا، وہ مرے گا نہیں جب تک **جنّت** میں اپنا ٹھکانہ نہ دیکھ لے۔'' (التّرغیب وَالتّرھیب ج۲ ص۳۲۸ حدیث ۲۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! لَیلَۃُ القَدر اِنتہائی بَرَکت والی رات ہے اِس کو لَیلَۃُ القَدر اِس لئے کہتے ہیں کہ اِس میں سال بھر کے اَحکام نافِذ کئے جاتے ہیں۔ یعنی فِرِشتے رَجِسٹروں میں آیندہ سال ہونے والے مُعامَلات لکھتے ہیں۔ جیسا کہ ''تفسیرِ صاوِی جلد 6 صَفْحہ نمبر 2398 پر ہے،'' اَیْ اِظْھَارُھَا فِی

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم) جو شخص مجھ پر دُرود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنّت کا راستہ بھول گیا۔

دَوَاوِیْنِ الْمَلَاۤءِ الْاَعْلٰی ۔ ''ترجمہ: اسے (یعنی امورِ تقدیر کو) مُقرَّب فرشتوں کے رجسٹروں میں ظاہر کر دیا جاتا ہے۔'' اور بھی مُتَعَدَّد شَرافتیں اِس مُبارَک رات کو حاصِل ہیں۔ مُفَسِّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں: ''اِس شب کو لیلۃُ القَدْر چند وُجُوہ سے کہتے ہیں ﴿۱﴾ اس میں سالِ آئندہ کے اُمُور مقرّر کر کے ملائکہ کے سُپُرد کر دیئے جاتے ہیں۔ قَدْر بمعنی تقدیر یا قَدر بمعنیٰ عزّت یعنی عزّت والی رات ﴿۲﴾ اس میں قَدْر والا قراٰنِ پاک نازِل ہوا ﴿۳﴾ جو عِبادت اِس میں کی جاوے اُس کی قَدر ہے ﴿۴﴾ قَدَر بمعنی تنگی یعنی ملائکہ اِس رات میں اِس قَدر آتے ہیں کہ زمین تنگ ہو جاتی ہے۔ ان وُجُوہ سے اسے **شبِ قَدر** یعنی قَدْر والی رات کہتے ہیں''۔ (مواعظِ نعیمیہ ص ٦٢)

بُخاری شریف کی حدیث میں ہے، ''جس نے اِس رات میں ایمان اور **اِخلاص** کے ساتھ قِیام کیا تو اِس کے عمر بھر کے گُزَشتہ گناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔ (صحیح بُخاری ج۱ص ٦٦٠ حدیث ٢٠١٤)

83 سال 4 ماہ سے زیادہ عبادت کا ثواب

لہٰذا اِس مُقدّس رات کو ہرگز ہرگز غفلت میں نہیں گُزارنا چاہیے۔ **اِس رات عِبادت کرنے والے کو ایک ہزار ماہ یعنی**

تراسی ۸۳ سال چار ماہ سے بھی زیادہ عبادت کا ثواب عطا کیا جاتا ہے۔ اور اس ''زیادہ'' کا عِلم **اللہ** عَزَّوَجَلَّ جانے یا اِس کے بتائے سے اُس کے پیارے حبیب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم جانیں کہ کتنا ہے۔ اِس رات میں حضرتِ سیِّدُنا **جبرِیل** (علیہ السلام) اور فِرِشتے نازِل ہوتے ہیں اور پھر عبادت کرنے والوں سے **مُصافَحہ** کرتے ہیں۔ اِس مُبارَک شب کا ہر ایک لمحہ سلامتی ہی سلامتی ہے اور یہ سلامتی صُبحِ صادِق تک برقرار رہتی ہے۔ یہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کا خاص اِنْعام کرم ہے کہ یہ عظیم رات صِرف اپنے پیارے حبیب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کو اور آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کے صَدقے میں آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کی اُمّت کو عطا کی گئی ہے۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ قراٰنِ پاک میں ارشاد فرماتا ہے:-

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اِنَّاۤ اَنْزَلْنٰهُ فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ ۝ وَمَاۤ اَدْرٰىكَ مَا لَیْلَةُ الْقَدْرِ ۝ لَیْلَةُ الْقَدْرِ ﳔ خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ ۝ تَنَزَّلُ الْمَلٰٓىٕكَةُ وَ الرُّوْحُ فِیْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ ۚ مِنْ كُلِّ اَمْرٍ ۝ سَلٰمٌ ۛ هِیَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ ۝

(پ ۳۰ سورۃُ القدر)

ترجمۂ کنز الایمان: اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کے نام سے شُروع جو بہُت مہربان رحمت والا۔ بے شک ہم نے اسے شبِ قدر میں اُتارا اور تُم نے کیا جانا، کیا شبِ قدر؟ شبِ قدر ہزار مہینوں سے بہتر، اِس میں فرِشتے اور جبرِیل (علیہ السلام) اُترتے ہیں اپنے رب کے حُکم سے، ہر کام کیلئے، وہ سلامتی ہے صُبح چمکنے تک۔

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! شَبِ قَدْر کس قَدَر اَہَم رات ہے کہ اِس کی شانِ مُبارَک میں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے پُوری ایک سُورت نازِل فرمائی۔ جسے ابھی آپ نے مُلاحَظہ کیا۔ اِس سُورہ مُبارَکہ میں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے اِس مُبارَک رات کی کئی خُصوصِیّات ارشاد فرمائی ہیں۔

مُفَسِّرِین کِرام رَحِمَہُمُ اللہُ تعالیٰ اِسی سُورہ قَدْر کے ضِمن میں فرماتے ہیں "اِس رات میں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے قُرانِ مجید کو لَوحِ مَحفُوظ سے آسمانِ دنیا پر نازِل فرمایا اور پھر تقریباً 23 برس کی مُدّت میں اپنے پیارے حَبیب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلَّم پر اسے بَتَدرِیج نازِل کیا۔" (از تفسیرِ صاوی ج ۶ ص ۲۳۹۸)

سرکار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلَّم رنجیدہ ہوگئے

"تفسیرِ عزیزی" میں ہے کہ جب ہمارے میٹھے میٹھے آقا مکّی مَدَنی مصطَفٰے صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلَّم نے سابِقہ اَنبِیاءِ کرام علیہم السّلام کی اُمّتوں کی طویل عُمروں اور اپنی اُمّت کی قلیل عُمروں کو مُلاحَظہ فرمایا تو غمخوارِ اُمّت، تاجدارِ رِسالت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلَّم کا مبارک دِل شَفْقت سے بھر آیا اور **سرکار** صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلَّم **رنجیدہ ہوگئے** کہ میرے اُمّتی اگر خوب خوب نیکیاں کریں جب بھی اُن کی برابری نہیں کر سکیں گے۔ چُنانچہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی رَحمت جوش پر آئی اور اُس نے اپنے پیارے

حَبیب صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کو لَیْلَۃُ الْقَدْر عطا فرمائی۔

(تفسیرِ عزیزی ج ٤ ص ٤٣٤)

ایمان افروز حکایت

سُورۂ قَدْر کا شانِ نُزول بیان کرتے ہوئے بَعض مُفَسِّرین (رحمہم اللہ تعالٰی) کِرام نے ایک نہایت ہی **ایمان افروز حِکایت** بیان کی ہے۔ اِس کا مضمون کچھ اِس طرح ہے، کہ **حضرتِ شَمْعُون** رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے ہزار ماہ اس طرح عِبادت کی کہ رات کو قِیام اور دِن کو روزہ رکھنے کے ساتھ ساتھ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں کُفّار کے ساتھ جہاد بھی کرتے۔ وہ اس قدر **طاقتور** تھے کہ لوہے کی وَزنی اور مضبوط **زنجیروں** کو اپنے ہاتھوں سے توڑ ڈالتے تھے۔

کُفّارِ نا ہنجار نے جب دیکھا کہ **حضرتِ شَمْعُون** رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ پر کوئی بھی حَربہ کارگر نہیں ہوتا تو باہم مشورہ کرنے کے بعد بہُت سارے مال و دولت کا لالچ دیکر آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی زَوجہ کو اِس بات پر آمادہ کرلیا کہ وہ کسی رات نیند کی حالت میں پائے تو انہیں نہایت ہی **مضبوط رسّیوں** سے خوب اچّھی طرح جکڑ کر اِن کے حوالے کردے۔ چُنانچہ **بے وفا بیوی** نے ایسا ہی کیا۔ جب آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ بیدار ہوئے اور اپنے آپ کو **رسّیوں** سے بندھا ہوا پایا تو فوراً اپنے اَعضاء کو

حَرکت دی۔ دیکھتے ہی دیکھتے رَسّیاں ٹوٹ گئیں اور آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ آزاد ہوگئے۔ پھر اپنی بیوی سے اِستِفسار کیا، ''مجھے کِس نے باندھ دیا تھا؟ **بے وفا بیوی** نے وفاداری کی نَقلی اَداؤں سے جُھوٹ مُوٹ کہہ دیا کہ میں تو آپ کی طاقت کا اندازہ کر رہی تھی کہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اِن رَسّیوں سے کِس طرح اپنے آپ کو آزاد کرواتے ہیں۔'' بات رَفع دَفع ہوگئی۔ ایک بار ناکام ہونے کے باوُجود **بے وفا بیوی** نے ہمّت نہیں ہاری اور مُسلسَل اِس بات کی تاک میں رہی کہ کب آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پر نیند طاری ہو اور وہ اِنہیں باندھ دے۔

آخِرکار ایکبار پھر موقع مل ہی گیا۔ لہٰذا جب آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پر نیند کا غَلَبہ ہُوا تو اُس ظالمہ نے نِہایَت ہی چالاکی کے ساتھ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو **لوہے کی زنجیروں** میں اچھی طرح جکڑ دیا۔ جُوں ہی آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی آنکھ کُھلی، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ایک ہی جھٹکے میں **زنجیر** کی ایک ایک کڑی الگ کر دی اور بآسانی آزاد ہوگئے۔ بیوی یہ منظر دیکھ کر سٹپٹا گئی مگر پھر مکّاری سے کام لیتے ہوئے وُہی بات دُہرادی کہ میں تو آپ (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) کو آزما رہی تھی۔ دَورانِ گفتگو (حضرت) **شَمعُون** (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) نے اپنی بیوی کے آگے اپنا راز اِفشاء کر دیا کہ مجھ پر **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کا بڑا کرم ہے اُس نے مجھے اپنی وِلایت کا شَرَف عِنایَت فرمایا ہے۔

مجھ پر دُنیا کی کوئی چیز اَثر نہیں کر سکتی مگر ہاں، "**میرے سَر کے بال**"۔ چالاک عورت ساری بات سمجھ گئی۔

آہ! اُسے دُنیا کی مَحَبَّت نے اندھا کر دیا تھا۔ آخِر ایک بار موقَعہ پا کر اُس نے آپ (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) کو آپ (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) ہی کے اُن **آٹھ گیسوؤں** سے باندھ دیا جن کی درازی زَمین تک تھی۔ (یہ اگلی اُمّت کے بُزُرگ تھے۔ ہمارے آقا صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کی سنّتِ گیسو زیادہ سے زیادہ شانوں تک ہے) آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے آنکھ کھلنے پر بڑا زور لگایا مگر آزاد نہ ہو سکے۔ دُنیا کی دولت کے نشہ میں بد مست بے وفا عورت نے اپنے نیک اور پارسا شوہر کو دشمنوں کے حوالے کر دیا۔

کُفّارِ بد اَطوار نے **حضرتِ شمعُون** (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) **کو ایک سُتُون سے باندھ دیا اور اِنتِہائی بے دردی اور سَفّاکی سے اُن کے ناک، کان کاٹ ڈالے اور آنکھیں نِکال لیں**۔ اپنے وَلیِ کامِل کی بے کسی پر **رَبُّ العِزّت** عَزَّوَجَلَّ کی غیرت کو جوش آیا۔ قہرِ قہّار و غضبِ جَبّار جَلَّ جلالُہٗ نے ظالم کافروں کو زَمین کے اندر دھنسا دیا اور دُنیا کے لالچ میں آ کر بے وفائی کرنے والی **بدنصیب بیوی** پر **قہرِ** خُداوندی عَزَّوَجَلَّ کی بجلی گری اور وہ بھی خاکِستر ہو گئی۔ (ماخوذ از مُکاشَفَۃُ القُلُوب ص ۳۰۶)

ہماری عمریں تو بہت قلیل ہیں

حضراتِ صحابۂ کرام علیہم الرضوان نے جب حضرتِ **شمعون** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی عِبادات وجہاد وتکالیف ومَصائب کا تذکِرہ سُنا تو انہیں **حضرتِ شمعون** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پر بڑا رشک آیا اور ماہِ نُبُوَّت، آقائے رَحمت صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کی خِدمتِ بابرکت میں عرض کی، ''**یا رسولَ اللہ** عزّوجلّ وصلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم! ہمیں تو بہُت تھوڑی عُمریں ملی ہیں۔ اِس میں بھی کچھ حِصّہ نیند میں گزرتا ہے تو کچھ طلبِ مَعاش میں، کھانے پکانے میں اور دیگر اُمورِ دُنیوی میں بھی کچھ وقت صَرف ہوجاتا ہے۔ لہٰذا ہم تو **حضرتِ شمعون** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی طرح عِبادت کرہی نہیں سکتے۔ یُوں بنی اِسرائیل ہم سے عِبادت میں بڑھ جائیں گے۔''

اُمّت کے غمخوار آقا صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم یہ سُن کر غمگین ہوگئے۔ اُسی وَقت حضرتِ سیِّدُنا **جبرئیلِ امین** عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام حاضرِ خدمتِ بابرکت ہوئے اور **اللہ** عزّوجلّ کی جانب سے **سُورۂ قدر** پیش کی۔ اور تسلّی دے دی گئی کہ **پیارے حبیب** صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم آپ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم رَنجیدہ نہ ہوں، آپ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کی اُمّت کو ہم نے ہر سال میں ایک ایسی رات

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) مجھ پر کثرت سے درود پاک پڑھو بے شک تمہارا مجھ پر درود پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔

عِنایَت فرمادی کہ **اگر وہ اُس رات میں میری عِبادت کریں گے تو حضرتِ شمعُون** رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ **کے ہزار ماہ کی عِبادت سے بھی بڑھ جائیں گے۔** (ماخوذ از تفسیرِ عزیزی ج ٤ ص ٤٣٤)

آہ! ہمیں قدر کہاں؟

اللہ اکبر عَزَّوَجَلَّ! میرے میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! خُدائے رَحمٰن عَزَّوَجَلَّ اپنے محبوبِ ذیشان، رَحمتِ عالَمیان صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کی اُمّت پر کس قَدَر مہربان ہے اور اُس نے ہم غُلاموں پر ہمارے میٹھے میٹھے آقا نبیِّ آخِرُ الزَّمان صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کے صَدْقے کِس قَدَر عظیمُ الشّان اِحسان فرمایا کہ اگر **شبِ قَدْر** میں عِبادت کرلیں تو **ایک ہزار ماہ** سے بھی زِیادہ کی عِبادت کا ثواب پالیں۔ مگر **آہ!** ہمیں شبِ قَدْر کی قدر کہاں! ایک صَحابۂ کِرام علیہم الرضوان **بھی** تو تھے کہ اُن کی حسرت پر ہم سب کو اِتنا بڑا **اِنْعام** بِغیر کسی خواہش کے مِل گیا۔ اُنہوں نے تو اِس کی قَدر بھی کی مگر ہم ناقَدروں کو تو عِبادت کی فُرصت ہی نہیں ملتی۔ **آہ!** ہر سال ملنے والے اِس عظیمُ الشّان **اِنْعام** کو ہم غَفلت کی نَذر کردیتے ہیں۔

مَدَنی اِنعامات کے کارڈ کی بَرَکت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! شبِ قَدْر کی دل میں عظمت بڑھانے کیلئے تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول

فرمانِ مصطفٰے صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم: جو مجھ پر ایک مرتبہ دُرُود شریف پڑھتا ہے اللہ تعالٰی اس کیلئے ایک قیراط اجر لکھتا ہے اور قیراط اُحد پہاڑ جتنا ہے۔

سے ہر دم وابستہ رہیے۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ سنّتوں بھری زندگی گزارنے کیلئے عبادات و اَخلاقیات کے تعلُّق سے اسلامی بھائیوں کیلئے 72، اسلامی بہنوں کیلئے 63 اور طَلَبہ ٴعلمِ دین کیلئے 92 دینی طالِبات کیلئے 83 اور مَدَنی مُنّوں اور مُنّیوں کیلئے 40 **مَدَنی اِنْعامات** سُوالات کی صورت میں مُرتَّب کئے گئے ہیں۔ **فکرِ مدینہ** (یعنی اپنے اعمال کا مُحاسبہ) کرتے ہوئے روزانہ **مَدَنی اِنْعامات کا کارڈ** پُر کر کے دعوتِ اسلامی کے مقامی ذِمّہ دار کو ہر مَدَنی ماہ یعنی اسلامی مہینے کی ابتدائی 10 تاریخ کے اندر اندر جمْع کروانا ہوتا ہے۔ مَدَنی اِنْعامات نے نہ جانے کتنے اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کی زندگیوں میں **مَدَنی اِنقِلاب** برپا کر دیا ہے! اِس کی ایک جھلک مُلاحَظہ ہو چُنانچہ نیو کراچی کے ایک اسلامی بھائی کا کچھ اس طرح کا بیان ہے: عَلاقے کی مسجد کے امام صاحِب جو کہ **دعوتِ اسلامی** سے وابستہ ہیں، انہوں نے **اِنفِرادی کوشِش** کرتے ہوئے میرے بڑے بھائی جان کو **مَدَنی انعامات** کا ایک کارڈ تحفے میں دیا۔ وہ گھر لے آئے اور پڑھا تو حیران رہ گئے کہ اِس مختصَر سے کارڈ میں ایک مُسلمان کو اسلامی زندگی گزارنے کا اتنا زبردست فارمولا دے دیا گیا ہے! **مَدَنی اِنْعامات کا کارڈ** ملنے کی بَرَکت سے **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عزوجل اُن کو **نماز** کا جذبہ ملا اور نمازِ باجماعت کی ادائیگی کے لئے مسجد میں حاضِر ہو گئے اور اب پانچ وَقت کے **نمازی** بن چکے ہیں، **داڑھی مبارَک** بھی

سجالی اور مَدَنی اِنعامات کا کارڈ بھی پُر کرتے ہیں۔

مَدَنی اِنعامات کے عامِل پہ ہر دم ہر گھڑی
یاالٰہی عزوجل! خوب برسا رَحمتوں کی تُو جھڑی

عامِلینِ مَدَنی اِنعامات کیلئے بشارتِ عظمیٰ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مَدَنی انعامات کا کارڈ پُر کرنے والے کس قَدَر خوش قسمت ہوتے ہیں اِس کا اندازہ اس **مَدَنی بہار** سے لگایئے چُنانچِہ حیدرآباد (بابُ الاسلام سندھ) کے ایک اسلامی بھائی کا کچھ اس طرح حَلفیہ بیان ہے کہ ماہِ رَجَبُ الْمُرَجَّب ۱۴۲۶ ھ کی ایک شب مجھے خواب میں **مصطَفٰے جانِ رَحمت** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی زیارت کی عظیم سعادت ملی۔ لَبہائے مبارَکہ کو جُنبِش ہوئی اور رَحمت کے پھول جھڑنے لگے، اَلفاظ کچھ یوں ترتیب پائے: **جو اس ماہ روزانہ پابندی سے مَدَنی اِنعامات سے مُتَعَلِّق فکرِ مدینہ کرے گا، اللہ عزَّوَجَلَّ اُس کی مغفِرت فرما دیگا۔**

مَدَنی اِنعامات کی بھی مرحبا کیا بات ہے
قُربِ حق عزوجل کے طالبوں کے واسطے سوغات ہے

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

تمام بھلائیوں سے محروم کون؟

حضرت سَیِّدُنا اَنَس بن مالِک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، ایک بار جب **ماہِ رَمَضان شریف** تشریف لایا تو سلطانِ دو جہان[2]، مدینے کے سلطان، رَحمتِ عالمیان، سَرورِ ذیشان صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم نے فرمایا: "تمہارے پاس ایک مہینہ آیا ہے جس میں ایک رات ایسی بھی ہے جو **ہزار مہینوں** سے اَفضل ہے جو شَخص اُس رات سے مَحروم رہ گیا، گویا تمام کی تمام بھلائی سے مَحروم رہ گیا اور اُس کی بھلائی سے مَحروم نہیں رہتا مگر وہ شَخص جو حقیقۃً مَحروم ہے۔"

(سُنَن ابنِ ماجہ ج۲ ص۲۹۸ حدیث ۱۶۴۴)

ایک ہزار شہزادے

سُورَۃُ الْقَدْر کا ایک اور شانِ نُزول مشہور تابِعی حضرتِ سَیِّدُنا کَعْبُ الْاَحْبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مَنقُول ہے۔ چُنانچِہ سَیِّدُنا کَعْبُ الْاَحْبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، بنی اسرائیل میں ایک نیک خصلت بادشاہ تھا۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے اُس زمانے کے نبی علیہ السلام کی طرف وَحی فرمائی کہ فُلاں سے کہو کہ اپنی تمنّا بیان کرے۔ جب اس کو پیغام ملا تو اس نے عرض کی، "اے میرے ربّ عَزَّوَجَلَّ میری تمنّا ہے کہ میں اپنے مال، اولاد اور جان کے ساتھ جِہاد کروں۔" **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے اسے ایک ہزار لڑکے عطا فرمائے۔ وہ اپنے ایک ایک شہزادے کو اپنے مال کے ساتھ لشکر کیلئے تیّار کیا کرتا اور پھر اسے

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں مجاہِد بنا کر بھیج دیتا۔ وہ ایک ماہ جِہاد کرتا اور شہید ہو جاتا۔ پھر دوسرے شہزادے کو لشکر میں تیار کرتا تو ہر ماہ ایک شہزادہ شہید ہو جاتا۔ اِس کے ساتھ ساتھ بادشاہ رات کو قِیام کرتا اور دِن کو روزہ رکھا کرتا۔ ایک ہزار مہینوں میں اس کے ہزار شہزادے شہید ہو گئے۔ پھر خود آگے بڑھ کر جہاد کیا اور شہید ہو گیا۔ لوگوں نے کہا کہ اس بادشاہ کا مرتبہ کوئی شخص نہیں پا سکتا۔ تو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے یہ آیتِ مبارکہ نازِل فرمائی کہ **لَیْلَةُ الْقَدْرِ ﳔ خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ ۟ؕ** (ترجَمۂ کنز الایمان: شبِ قدر ہزار مہینوں سے بہتر) یعنی اِس بادشاہ کے ہزار مہینوں سے جو کہ اِس نے رات کے قیام، دِن کے روزوں اور مال، جان اور اولاد کے ساتھ راہِ خُدا عَزَّوَجَلَّ میں جِہاد کر کے گزارے اِس سے بہتر ہے۔

(تفسیرِ قُرطبی ج ۲۰ پ ۳۰ ص ۱۲۲)

ہزار شہروں کی بادشاہت

حضرت سیِّدُنا ابوبکر وَرّاق رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں کہ سیِّدُنا سُلیمان عَلٰی نَبِیِّنَا وَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی مِلک میں **پانچ سو شہر** تھے اور سیِّدُنا ذُوالقرنَین رضی اللہ تعالٰی عنہ کی مِلک میں بھی **پانچ سو شہر**۔ یوں ان دونوں کی مِلک میں **ایک ہزار شہر** ہوئے۔ تو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے اِس رات کے عمل کو جو اِسے پائے اُس کیلئے ان دونوں کی مِلک سے بہتر بنایا ہے۔

(تفسیرِ قُرطبی ج ۲۰ پ ۳۰ ص ۱۲۲)

فرمانِ مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جس نے مجھ پر روزِ جمعہ دو سو بار دُرُود پاک پڑھا اس کے دو سو سال کے گناہ معاف ہوں گے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ رات ہر طرح سے خیریت وسلامتی کی ضامن ہے۔ یہ رات اوّل تا آخر رَحمت ہی رَحمت ہے۔ مُفَسِّرِین کرام رَحِمَہُمُ اللہ تعالٰی فرماتے ہیں، "یہ رات سانپ وبچھو، آفات وبلیّات اور شیاطین سے بھی محفوظ ہے اِس رات میں سلامتی ہی سلامتی ہے۔"

پرچم کشائی

رِوایت ہے کہ شبِ قدر میں سِدرۃُ المُنتَہٰی کے فِرشتوں کی فوج حضرتِ **جبریل** علیہ السلام کی سرداری میں زمین پر اُترتی ہے، اور اُن کے ساتھ **چار جھنڈے** ہوتے ہیں، **ایک جھنڈا** حُضورِ انور، شافِعِ مَحشر، مدینے کے تاجور صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کی قبرِ مُنوّر پر، ایک جھنڈا بیتُ المُقدَّس کی چھت پر۔ اور **ایک جھنڈا** کعبۂ مُعَظَّمہ کی چھت پر، **ایک جھنڈا** طورِ سینا پر لہراتے ہیں پھر یہ فِرِشتے مسلمانوں کے گھروں میں تشریف لے جا کر ہر مؤمن مرد وعورت کو سلام کرتے ہیں اور کہتے ہیں، سلام عَزَّوَجَلَّ (سلام اللہ عزوجل کا صِفاتی نام ہے) **تم پر سلامتی بھیجتا ہے۔** مگر جن گھروں میں **شرابی یا خنزیر** کا گوشت کھانے والا یا بلا وجہِ شَرعی اپنی **رشتہ داری کاٹ دینے والا** رہتا ہو اِن گھروں میں یہ فِرِشتے داخِل نہیں ہوتے۔"

(تفسیرِ صاوی ج۶ ص ۲۴۰۱)

ایک رِوایت میں یہ بھی ہے کہ "اِن فِرِشتوں کی تعداد روئے زمین کی

کنکریوں سے بھی زیادہ ہوتی ہے اور یہ سب سلام و رَحمت لے کر نازِل ہوتے ہیں۔" (تفسیرِ دُرِّمنثور ج۸ص ۵۷۹)

سبز جھنڈا

ایک اور طویل حدیث جسے حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللہ ابنِ عبّاس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے رِوایت کیا ہے، اِس میں **شبِ قدر** کے بارے میں نبیِ کریم، رءُوفٌ رَّحیم، محبوبِ ربِّ عظیم عزّوَجلّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کا یہ فرمانِ عالیشان نَقل کیا گیا ہے :۔ "جب **شبِ قدر** آتی ہے تو **اللہ** عزّوَجلّ کے حُکم سے حضرتِ **جبرِیل** عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلام ایک **سبز جھنڈا** لئے فِرِشتوں کی بَہُت بڑی فوج کے ساتھ زمین پر نُزُول فرماتے ہیں اور اُس سبز جھنڈے کو کعبۂ مُعَظّمہ پر لہرا دیتے ہیں۔ حضرتِ **جبرِیل** عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلام کے سو(۱۰۰) بازُو ہیں، جن میں سے **دو(۲) بازُو** صِرف اِسی رات کھولتے ہیں۔ وہ بازُو مَشرِق و مَغرِب میں پھیل جاتے ہیں۔ پھر حضرتِ **جبرِیل** عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلام فِرِشتوں کو حُکم دیتے ہیں کہ جو کوئی مسلمان آج رات قِیام، نَماز یا **ذِکرُ اللہ** عزّوَجلّ میں مشغُول ہے اُس سے **سلام و مُصافَحہ** کرو۔ نیز اُن کی دُعاؤں پر آمین بھی کہو۔ چُنانچِہ صُبح تک یہی سِلسلہ رہتا ہے۔ صُبح ہونے پر حضرتِ **جبرِیل** عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلام فِرِشتوں کو واپَسی کا حُکم صادِر فرماتے ہیں۔ فِرِشتے عَرض کرتے ہیں، **اے جبرِیل** عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلام **اللہ** عزّوَجلّ کے **پیارے حبیب** صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کی **اُمّت** کی حاجات کے

بارے میں کیا کیا؟ حضرتِ جبریل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام فرماتے ہیں، ''اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اِن لوگوں پر خُصُوصی نَظَرِ کرم فرمائی اور چار قِسم کے لوگوں کے عِلاوہ تمام لوگوں کو مُعاف فرمادیا۔ صَحابۂ کِرام علیہم الرضوان نے عَرض کی، ''یا رسولَ اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ والہ وسلم وہ چار قِسم کے لوگ کون سے ہیں؟'' ارشاد فرمایا: ﴿۱﴾ ایک تو عادی شرابی ﴿۲﴾ دُوسرے والِدَین کے نافرمان ﴿۳﴾ تیسرے قَطعِ رِحمی کرنے والے (یعنی رِشتہ داروں سے تعلُّقات توڑنے والے) اور ﴿۴﴾ چوتھے وہ لوگ جو آپس میں بُغض وکینہ رکھتے ہیں اور آپس میں قَطعِ تعلُّق کرنے والے۔''

(شُعَبُ الایمان ج۳ ص۳۳۶ حدیث ۳۶۹۵)

بد نصیب لوگ

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے؟ شبِ قدر کِس قَدَر عظمت والی رات ہے۔ اِس رات میں ہر خاص وعام کو بَخش دیا جاتا ہے۔ تاہم عادی شرابی، ماں باپ کے نافرمان، قَطعِ رِحمی کرنے والے اور بِلا مصلحتِ شَرْعی آپَس میں کینہ رکھنے والے اور اس سبب سے آپَس میں تعلُّقات مُنقطع کرنے والے اِس عام بَخشش سے مَحروم کردیئے جاتے ہیں۔

توبہ کرلو!

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! قہّار وغضب جبّار عَزَّوَجَلَّ سے لَرز جانے کیلئے کیا یہ بات کافی نہیں؟ اور

فرمانِ مصطفےٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اس نے مجھ پر دُرودِ پاک نہ پڑھا تحقیق وہ بدبخت ہوگیا۔

شبِ قدر جیسی بابرکت رات بھی جن مُجرموں کی بخشش نہیں کی جارہی وہ کس قدر شدید مُجرم ہوں گے؟ اِن گناہوں سے صِدقِ دل سے توبہ کرلینی چاہئے اور حُقوقُ العِباد والے مُعاملات بھی حل کر لئے جائیں بے شک **اللہ** عزوجل کا فضل وکرم بے حد و بے اِنتہا ہے۔

لڑائی کا وبال

حضرت سیِّدُنا عُبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میٹھے میٹھے آقا مکّی مدنی مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم باہر تشریف لائے تاکہ ہم کو شبِ قدر کے بارے میں بتائیں (کہ کس رات میں ہے) دو مسلمان آپس میں **جھگڑ** رہے تھے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''میں اِس لئے آیا تھا کہ تمہیں **شبِ قدر** بتاؤں لیکن فُلاں فُلاں شخص **جھگڑ** رہے تھے۔ اِس لئے اِس کا تعیُّن اُٹھالیا گیا۔ اور ممکن ہے کہ اسی میں تمہاری بہتری ہو۔ اب اِس کو (آخری عشرے کی) **نویں، ساتویں** اور **پانچویں** راتوں میں ڈھونڈو۔''

(صحیح بُخاری ج ۱ ص ۶۶۳ حدیث ۲۰۲۳)

ہم تو شریف کے ساتھ شریف اور.....

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِس حدیث پاک میں ہمارے لئے کس قدر **دَرسِ عبرت** ہے کہ میٹھے میٹھے آقا مکّی مدنی مصطفےٰ

صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم بتانے ہی والے تھے کہ **شبِ قدر** کون سی رات ہے کہ دو[2] مسلمانوں کا **باہم لڑنا** مانِع ہوگیا اور ہمیشہ ہمیشہ کیلئے **شبِ قدر** کو مخفی کردیا گیا۔ **اِس سے اندازہ لگایئے کہ مُسلمانوں کا آپس میں لڑائی جھگڑا کرنا رَحمت سے کِس قَدَر دُوری کا سَبَب بَن جاتا ہے۔** مگر آہ! اب کون کس کو سمجھائے؟ آج تو بڑے فَخر سے کہا جارہا ہے کہ ''میاں اِس دُنیا میں شریف رَہ کر تو گزارہ ہی نہیں، ہم تو شریفوں کے ساتھ شریف اور بدمَعاش کے ساتھ بدمَعاش ہیں!'' صِرف اِس قول ہی پر اِکتِفا نہیں۔ اب تو معمولی سی بات پر پہلے زَبان درازی، پھر دست اندازی، اس کے بعد چاقو بازی بلکہ گولیاں تک چل جاتی ہیں۔ **اَفسوس!** آج کل بعض مُسلمان کبھی **پٹھان** بن کر کبھی **پنجابی** کہلا کر، کبھی **مُہاجر** ہوکر، کبھی **سندھی** اور **بلوچ** قومِیَّت کا نعرہ لگا کر ایک دُوسرے کا گلا کاٹ رہے ہیں۔ ایک دوسرے کی اَملاک واَموال کو آگ لگا رہے ہیں۔ آپس میں ایک دوسرے کے خِلاف صِرف نسلی اور لِسانی فَرق کی بِناء پر مَحاذ آرائی ہورہی ہے۔ مُسلمانو! آپ تو ایک دوسرے کے مُحافِظ تھے آپ کو کیا ہوگیا ہے؟ ہمارے پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کا فرمانِ عالیشان تو یہ ہے کہ ''مؤمنوں کی مِثال تو ایک جِسم کی طرح ہے کہ اگر ایک عُضْو کو تکلیف پہنچے تو سارا جِسم اِس تکلیف کو محسوس کرتا ہے۔'' (صحیح بُخاری ج ٤ ص ١٠٣ حدیث ٦٠١١)

ایک شاعر نے کتنے پیارے انداز میں سمجھایا ہے

مُبتلائے دردِ کوئی عُضو ہو روتی ہے آنکھ

کس قدر ہمدرد سارے جسم کی ہوتی ہے آنکھ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں آپس میں **لڑائی جھگڑا** کرنے کے بجائے ایک دوسرے کی ہمدردی اور غمگساری کرنی چاہئے۔ مُسلمان ایک دوسرے کو مارنے، کاٹنے اور لُوٹنے، ایک دوسرے کی دُکانیں اور اَسباب جلانے والا نہیں ہوتا۔

مسلمان مومن اور مُہاجر کی تعریف

سیِّدُنا فُضالہ بن عُبَید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رِوایت ہے کہ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، پیکرِ جُود و سخاوت، سراپا رَحمت، محبوبِ رَبُّ العِزَّت عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے حَجَّۃُ الْوَداع کے موقع پر ارشاد فرمایا: ”کیا تمہیں مؤمِن کے بارے میں خبر نہ دوں؟“ پھر ارشاد فرمایا: **مؤمن** وہ ہے جس سے دوسرے مسلمان اپنی جان اور اپنے اَموال سے بے خوف ہوں اور **مسلمان** وہ ہے جس کی زَبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں اور **مجاہد** وہ ہے جس نے اطاعتِ خداوندی عَزَّوَجَلَّ کے معاملے میں اپنے نَفس کے ساتھ جہاد کیا اور **مہاجر** وہ ہے جس نے خطا اور گناہوں سے علیحدگی اختیار کی۔“ (المستدرك للحاكم ج ١ ص ١٥٨)

اور ارشاد فرمایا: کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں کہ وہ کسی دوسرے مسلمان کی طرف (یا اُس کے بارے میں) اِس قسم کے اِشارے، کِنائے سے کام لے جو اُس کی **دِل آزاری** کا باعِث ہو۔ اور یہ بھی حلال نہیں کہ کوئی ایسی حَرکت کی جائے جو کسی مسلمان کو ہراساں یا **خوفزدہ** کردے۔ (اتحاف السادۃ المتقین ج۷ص ۱۷۷)

طریقِ مصطفےٰ کو چھوڑنا ہے وجہِ بربادی

اسی سے قوم دنیا میں ہوئی بے اقتدار اپنی

ناقابلِ برداشت خارِش

حضرت سیِّدُنا مُجاہد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ **اللہ** عزوجل بَعض دوزخیوں کو ایسی **خارِش** میں مُبتَلا کردے گا کہ کُھجاتے کُھجاتے اُن کی کھال اُدھڑ جائے گی یہاں تک کہ اُن کی ہڈّیاں ظاہر ہوجائیں گی۔ پھر ندا سُنائی دے گی کہ کہو، کیسی رہی یہ تکلیف؟ وہ کہیں گے کہ انتِہائی سخت اور **ناقابلِ برداشت** ہے۔ تب انہیں بتایا جائے گا۔ کہ ''دُنیا میں جو تم مسلمانوں کو ستایا کرتے تھے یہ اُس کی سزا ہے۔''

(اتحاف السادۃ المتقین ج۷ص ۱۷۵)

تکلیف دُور کرنے کا ثواب

حُضُورِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم، رسولِ مُحتَشَم، شافِعِ اُمَم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ''میں نے ایک شخص کو **جنّت** میں گھومتے ہوئے

دیکھا کہ جدھر چاہتا تھا نکل جاتا تھا۔ جانتے ہو کیوں؟ صِرف اِس لئے کہ اُس نے اِس دنیا میں ایک دَرَخت راستے سے اِس لئے کاٹ دیا تھا کہ مُسلمانوں کو راہ چلنے میں تکلیف نہ ہو۔" (صحیح مُسلم ص ۱۴۱۰ حدیث ۱۹۱۴)

لڑنا ہے تو نفس کے ساتھ لڑو!

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! اِن احادیثِ مُبارَکہ سے دَرْس حاصِل کیجئے اور آپس میں **لڑائی جھگڑا** اور لُوٹ مار سے پرہیز کیجئے۔ اگر لڑنا ہی ہے تو مَردُود شیطان سے لڑیئے، **نَفسِ اَمّارہ** سے لڑائی کیجئے۔ بَوَقتِ جِہاد دین کے دُشمنوں سے قِتال کیجئے۔ مگر آپس میں بھائی بھائی بن کر رہئے۔ آپس میں **جھگڑا** کرنے کا نقصانِ عظیم تو آپ نے دیکھ ہی لیا کہ **شبِ قدر** کی تَعیُّن اُٹھالی گئی۔ اِس کے عِلاوہ بھی آپس میں **لڑائی جھگڑا** کرنے سے نہ جانے کیسی کیسی عظیم نِعمتوں اور رَحمتوں سے ہمیں مَحرُوم کیا جاتا ہوگا؟ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ ہمارے حالِ زار پر رَحم فرمائے اور اِس بات کو سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے کہ ہم اگرچہ **پنجابی، پٹھان، سِندھی، بلوچ، سرائیکی، مُہاجر، بنگالی، بِہاری** وغیرہ قومیّت سے تعلُّق رکھتے ہوں مگر ہیں **"عَرَبی آقا** صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کے غُلام۔" ہمارے پیارے آقا صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم نہ "پَٹھان" ہیں، نہ "پنجابی"، نہ "بلوچ" ہیں، نہ "سندھی"۔ بلکہ آپ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم تو "**عَرَبی**" ہیں۔ اے کاش! ہم

حقیقی معنوں میں **عَرَبی آقا** صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے دامنِ کرم سے لپٹ کر رہیں اور تمام نسلی اور لسانی اختلافات کو بُھلا کر ایک اور نیک بن جائیں۔

فرد قائم ربطِ ملّت سے ہے تنہا کچھ نہیں
موج ہے دریا میں اور بیرونِ دریا کچھ نہیں

مَدَنی اِنعامات کے کارڈز کو دیکھ کر آقا صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم مسکرا رہے تھے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عزّوجلّ دعوتِ اسلامی کے **مَدَنی ماحول** میں کسی قسم کا لِسانی اور قومی اختلاف نہیں، ہر زبان بولنے والا اور ہر برادری سے تعلُّق رکھنے والا **عَرَبی آقا** صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے دامنِ کرم ہی میں پناہ گزیں ہے۔ آپ بھی ہر دم **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول سے وابستہ رہیے اور عشقِ رسول صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم میں ڈوبی ہوئی زندگی گزارنے کیلئے اپنے آپ کو **مَدَنی اِنعامات** کے سانچے میں ڈھال لیجئے۔ ترغیب وتحریص کیلئے ایک خوشگوار وخوشبودار **مَدَنی بہار** آپ کے گوش گزار کی جاتی ہے چنانچہ 5 فروری 2005 میں تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کے عالمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ بابُ المدینہ کراچی میں **مَدَنی قافلہ کورس** کرنے کیلئے تشریف لائے ہوئے **راولپنڈی** کے ایک مُبلِّغ نے جو کچھ حلفیہ لکھ کر دیا اس کا خُلاصہ ہے کہ میں **عالمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ** میں سو رہا تھا، سر کی آنکھیں

تو کیا بند ہوئیں اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دل کی آنکھیں کُھل گئیں، عالمِ خواب میں دیکھا کہ سرکارِ رسالت مآب صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ایک بُلند چبوترے پر جلوہ افروز ہیں، قریب ہی مَدَنی اِنْعامات کے کارڈز کی بوریاں رکھی ہوئی ہیں۔ سرورِ کائنات، شاہِ موجودات صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم مَدَنی اِنْعامات کے ایک ایک کارڈ کو مُسکراتے ہوئے بغور مُلاحظہ فرما رہے ہیں۔ پھر میری آنکھ کُھل گئی۔

مَدَنی اِنْعامات سے عطّار ہم کو پیار ہے
ان شآءَ اللہ دو جہاں میں اپنا بیڑا پار ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

جادوگر کا جادو ناکام

حضرتِ سَیِّدُنا اسمٰعیل حَقِّی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نَقْل فرماتے ہیں، ''یہ رات سلامتی والی رات ہے یعنی اِس میں بہُت سی چیزوں سے سلامَتی ہے۔ اِس رات میں بیماری، شَر اور آفات سے سلامَتی ہے، اِسی طرح آندھی، بجلی وغیرہ ایسی باتیں جن سے ڈر پیدا ہوتا ہو ان سے بھی سلامَتی ہے، بلکہ اِس رات میں جو کچھ نازِل ہوتا ہے وہ سلامَتی، نَفْع اور خَیر پر مُشْتَمِل ہوتا ہے۔ اور نہ ہی اِس میں شیطان بُرائی کروانے کی طاقت رکھتا ہے اور نہ ہی **جادوگر کا جادو** اِس میں چلتا ہے بس اس رات میں سلامَتی ہی سلامَتی ہے۔'' (رُوْحُ البَیان ج ۱۰ ص ۴۸۵)

عَلاماتِ شبِ قَدْر

حضرتِ سیِّدُنا عُبادَہ بن صامِت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سرکارِ والا تبار، بِاِذْنِ پروَرْدگار دوجہان کے مالِک ومختار، شہنشاہِ اَبرار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کی خدمتِ بابَرَکت میں شبِ قدر کے بارے میں سُوال کیا تو سرکارِ مدینۂ منوَّرہ، سردارِ مکّۂ مکرَّمہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''شبِ قدر رَمَضانُ الْمُبارَک کے آخِری عَشرہ کی طاق راتوں یعنی اِکیسویں[۲۱]، تیئیسویں[۲۳]، پچیسویں[۲۵]، ستائیسویں[۲۷] یا اُنتیسویں[۲۹] شب یا رَمَضان کی آخِری شب میں ہے۔ تو جو کوئی ایمان کیساتھ بہ نیّتِ ثواب اِس مُبارَک رات میں عِبادت کرے، اُس کے تمام گزشتہ گناہ بَخش دیئے جاتے ہیں۔ اُس کی علامات میں سے یہ بھی ہے کہ وہ مُبارَک شب کُھلی ہوئی، روشن اور بالکل صاف وشفّاف ہوتی ہے۔ اِس میں نہ زیادہ گرمی ہوتی ہے نہ زیادہ سردی بلکہ یہ رات مُعتَدِل ہوتی ہے، گویا کہ اِس میں چاند کُھلا ہوا ہوتا ہے، اِس پُوری رات میں شیاطین کو آسمان کے سِتارے نہیں مارے جاتے۔ مزید نِشانیوں میں سے یہ بھی ہے کہ اِس رات کے گزرنے کے بعد جو صُبح آتی ہے اُس میں سُورج بِغیر شُعاع کے طُلوع ہوتا ہے اور وہ ایسا ہوتا ہے گویا کہ چودھویں کا چاند۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اِس دن طُلوعِ آفتاب کے ساتھ شیطان کو نکلنے سے روک دیا ہے۔ (اِس ایک دن کے عِلاوہ ہر روز سُورج کے ساتھ ساتھ شیطان بھی نکلتا ہے)۔'' (مُسند اِمام احمد ج۸ ص ۴۱۴ حدیث ۲۲۸۲۹)

سَمُندر کا پانی میٹھا ہو جاتا ہے

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! حدیثِ پاک میں فرمایا گیا ہے کہ رَمَضانُ الْمُبارَک کے آخِری عَشرہ کی **طاق راتوں** میں یا آخِری رات میں سے چاہے وہ ۳۰ ویں شب ہو کوئی ایک رات شبِ قدر ہے۔ اِس رات کو مَخْفی رکھنے میں ہزار ہا حِکمتیں ہیں۔ جن میں یقیناً ایک حِکمت یہ بھی ہے کہ مسلمان ہر رات اسی رات کی جُستجو میں **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کی عِبادت میں گزارنے کی کوشش کریں کہ نہ جانے کون سی رات، **شبِ قدر** ہو۔ اِسی حدیث پاک میں **شبِ قدر** کی بَعض علامات بھی اِرشاد فرمائی گئی ہیں۔ اِن علامات کے علاوہ بھی دیگر رِوایات میں مزید علاماتِ لَیْلَۃُ الْقَدْر کا بَیان کیا گیا ہے۔ اِن علامات کو پالینا سب کے بس کی بات نہیں۔ بلکہ یہ تو صِرف اَہلِ نَظَر ہی کا حِصّہ ہے۔ **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ بسا اوقات اپنے خاص بندوں پر ان کا ظُہور فرماتا ہے۔ شبِ قدر کی ایک علامت یہ بھی ہے کہ اس رات میں سَمُندر کا کھاری پانی میٹھا ہو جاتا ہے۔ نیز اِنسان و جِنّات کے عِلاوہ کائنات کی ہر شے **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کی بُزُرگی کے اِعتِراف میں سَجدہ رَیز ہو جاتی ہے مگر یہ ہر ایک کو نظر نہیں آتا۔

حکایت

حضرتِ سیِّدُنا عُبَید ابنِ عمران رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، ''میں ایک رات بُحَیرۂ قُلزُم (قُلزُم نامی سَمُندر) کے کَنارے پر تھا اور اُسی کھاری پانی سے وُضو کرنے لگا۔ جب میں نے وہ

پانی چکھا تو **شہد** سے بھی زیادہ میٹھا معلوم ہوا۔ مجھے بے حد تعجب ہوا۔ میں نے جب حضرتِ سیِّدُنا عُثمانِ غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اِس بات کا ذِکر کیا تو انہوں نے فرمایا: ''**اے عُبَید!** رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہ لَیْلَۃُ الْقَدْر ہوگی۔'' مزید فرمایا: ''جس شخص نے یہ رات **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی یاد میں گزاری اُس نے گویا ہزار ماہ سے بھی زیادہ عرصہ عِبادت کی اور اللہ تعالیٰ اُس کے تمام گناہوں کو مُعاف فرمادے گا۔'' (تذکرۃُ الواعِظین ص ٦٢٦) **اللہ** عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفِرت ہو۔**

حکایت

حضرتِ سیِّدُنا عُثمان ابنِ ابی اُلعاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے غُلام نے اُن سے عَرض کی، ''اے آقا رضی اللہ تعالیٰ عنہ! مجھے کشتی بانی کرتے ایک عرصہ گزرا۔ میں نے دریا کے پانی میں ایک عجیب بات محسوس کی۔ جسکو میری عَقْل تسلیم کرنے سے انکار کرتی ہے۔'' آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پوچھا ''وہ کیا عجیب بات ہے؟'' عَرض کی، ''اے آقا رضی اللہ تعالیٰ عنہ! ہر سال ایک ایسی رات بھی آتی ہے کہ جس میں سَمُندر کا پانی میٹھا ہوجاتا ہے۔'' آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے غُلام سے فرمایا، ''اِس بار خیال رکھنا جیسے ہی رات میں پانی میٹھا ہوجائے تو مجھے مُطَّلع کرنا۔ جب رَمَضان کی ستائیسویں رات آئی تو غُلام نے آقا سے عَرض کی کہ آقا! آج سَمُندر کا پانی میٹھا ہوچکا ہے۔'' (رُوحُ البیان ج ١٠ ص ٤٨١) **اللہ** عَزَّوَجَلَّ **کی اُن**

پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔

ہمیں علامات کیوں نظر نہیں آتیں؟

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! شبِ قَدر کی مُتَعَدَّد عَلامات کاذِکر گزرا۔ ہمارے ذِہن میں یہ سُوال اُبھر سکتا ہے کہ ہماری عُمر کے کافی سال گزرے ہرسال شبِ قَدر آتی رہتی ہے تو کیا وجہ ہے کہ ہمیں کبھی اِس کی عَلامات نظر نہیں آتیں؟ اِس کے جواب میں عُلَمائے کِرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ تعالٰی فرماتے ہیں، اِن باتوں کا عِلم ہر ایک کونہیں ہوسکتا کیوں کہ اِن کا تَعلُّق **کَشف و کرامت** سے ہے۔ اِسے تو وُہی دیکھ سکتا ہے جس کو بَصیرت (یعنی قَلبی نَظَر) کی نِعمت حاصل ہو۔ ہر وقت مَعصِیَت کی نُحُوست میں لَت پَت رہنے والا گنہگار اِنسان اِن نظاروں کو کیسے دیکھ سکتا ہے؟

آنکھ والا ترے جوبن کا تماشہ دیکھے
دِیدۂ کور کو کیا آئے نظر کیا دیکھے

طاق راتوں میں ڈھونڈو

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنی مَشِیَّت کے تَحت **شبِ قدر** کو پوشیدہ رکھا ہے۔ لہٰذا ہمیں یقین کیساتھ نہیں معلوم کہ **شبِ قدر** کون سی رات ہوتی ہے۔

فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جو مجھ پر ایک مرتبہ درود شریف پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کیلئے ایک قیراط اجر لکھتا ہے اور قیراط احد پہاڑ جتنا ہے۔

اُمّ الْمُؤمِنِین حضرتِ سیِّدَتُنا عائِشہ صِدّیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے رِوایت ہے، میرے سرتاج، صاحِبِ مِعراج صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا: ''**شبِ قدر** کو رَمَضانُ الْمُبارَک کے آخِری عَشرہ کی **طاق راتوں** یعنی اِکیسویں (۲۱)، تیئسویں (۲۳)، پچّیسویں (۲۵)، ستائیسویں (۲۷)، اور اُنتیسویں (۲۹) راتوں میں تلاش کرو۔''

(صحیح بُخاری ج۱ ص۶۶۲ حدیث ۲۰۲۰)

آخِری سات راتوں میں تلاش کرو

حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ ابنِ عُمَر رضی اللہ تعالیٰ عنہما رِوایت کرتے ہیں کہ بَحر و بَر کے بادشاہ، دُو (۲) عالم کے شَہَنشاہ، اُمّت کے خیر خواہ، آمِنہ کے مہر و ماہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم ورضی اللہ تعالیٰ عنہا کے صَحابۂ کرام رِضوانُ اللّٰہِ تعالیٰ عَلَیْھِم اَجْمَعِین میں سے چند اَفراد کو خواب میں آخِری سات راتوں میں **شبِ قدر** دِکھائی گئی۔ میٹھے میٹھے آقا مکّی مَدَنی مصطفےٰ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا: ''میں دیکھتا ہوں کہ تمہارے خواب آخِری سات راتوں میں مُتَّفِق ہوگئے ہیں۔ اِس لئے اِس کا تلاش کرنے والا اِسے **آخِری سات راتوں** میں تلاش کرے۔''

(صحیح بُخاری ج۱ ص۶۶۰ حدیث ۲۰۱۵)

لَیلَۃُ القدر پوشیدہ کیوں؟

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ کی سُنّتِ کریمہ ہے کہ اُس نے

بعض اَہم ترین مُعاملات کو اپنی مَشِیَّت سے بندوں پر پوشیدہ رکھا ہے۔ جیسا کہ منقول ہے، ''اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنی رِضا کو نیکیوں میں، اپنی ناراضگی کو گناہوں میں اور اپنے اَولیا رَحِمَہُمُ اللہُ تعالیٰ کو اپنے بندوں میں پوشیدہ رکھا ہے۔'' اِس کا خُلاصہ یِہی ہے کہ بندہ کسی بھی نیکی کو چھوٹی سمجھ کر چھوڑ نہ دے۔ کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کس نیکی پر راضی ہو جائے۔ ہوسکتا ہے کہ نیکی بظاہر بَہُت ہی چھوٹی نظر آتی ہو اُسی سے اللہ عَزَّوَجَلَّ راضی ہو جائے۔ مُتَعَدَّد احادیثِ مُبارَکہ سے یِہی پتا چلتا ہے۔ مَثَلاً قِیامت کے روز ایک بدکار عورت صِرف اِس نیکی کے عِوَض بَخش دی جائے گی کہ اُس نے ایک پیاسے کُتّے کو دُنیا میں پانی پلا دیا تھا۔ اِسی طرح اپنی ناراضگی کو گناہوں میں پوشیدہ رکھنے کی حکمت یِہی ہے کہ بندہ کسی گُناہ کو چھوٹا تَصَوُّر کر کے کر نہ بیٹھے بلکہ ہر گُناہ سے بچتا ہی رہے۔ چُونکہ بندہ نہیں جانتا کہ اللہ تَبارَکَ وتعالیٰ کس گناہ سے ناراض ہو جائے گا۔ لِہٰذا وہ ہر گُناہ سے پرہیز ہی کرے۔ اِسی طرح اَولیا رَحِمَہُمُ اللہُ تعالیٰ کو بندوں میں اِسی لئے پوشیدہ رکھا ہے کہ اِنسان ہر نیک مسلمان کی رِعایَت و تعظیم بجالائے اور سوچے کہ ہوسکتا ہے کہ ''یہ'' وَلِیُّ اللہ ہو۔ ہوسکتا ہے، ''وہ'' وَلِیُّ اللہ ہو۔ اور ظاہر ہے جب ہم نیک لوگوں کا اَدَب و تعظیم کرنا سیکھ لیں گے، بدگُمانی کی عادت نِکال دیں گے اور سب مسلمانوں کو اپنے سے اچّھا تَصَوُّر کرنے لگیں گے تو ہمارا مُعاشَرہ بھی صحیح ہو جائے گا اور اِن شَآءَ

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہماری عاقِبت بھی سنور جائے گی۔

حکمتوں کے مَدَنی پھول

امام فخرالدِّین رازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنی مشہور تفسیر، تفسیرِ کبیر میں فرماتے ہیں، **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے **شبِ قدر** کو چند وُجوہ کی بناء پر پوشیدہ رکھا ہے۔ **اوّل** یہ کہ جس طرح دیگر اشیاء کو پوشیدہ رکھا، مَثَلاً **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے اپنی **رِضا** کو اطاعتوں میں پوشیدہ فرمایا تاکہ بندے ہر اطاعت میں رَغبت حاصل کریں۔ اپنے **غَضَب** کو گناہوں میں پوشیدہ فرمایا کہ ہر گُناہ سے بچتے رہیں۔ اپنے **ولی** کو لوگوں میں پوشیدہ رکھا تاکہ لوگ سب کی تعظیم کریں، **قبولیتِ دعاء** کو دعاؤں میں پوشیدہ رکھا کہ سب دعاؤں میں مُبالَغہ کریں اور **اسمِ اعظم** کو اَسماء میں پوشیدہ رکھا کہ سب اسماء کی تعظیم کریں۔ اور **صلوٰۃِ وُسطٰی** کو نمازوں میں پوشیدہ رکھا کہ تمام نمازوں پر محافظت کریں اور **قبولِ توبہ** کو پوشیدہ رکھا کہ مُکَلَّف (بندہ) توبہ کی تمام اَقسام پر ہمیشگی اِختیار کرے۔ اور **موت** کا وَقت پوشیدہ رکھا کہ **مُکلَّف** (بندہ) خوف کھاتا رہے۔ اسی طرح **شبِ قدر** کو بھی پوشیدہ رکھا کہ رَمَضانُ الْمُبارَک کی تمام راتوں کی تعظیم کریں۔ **دوسرے** یہ کہ گویا **اللہ** عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے، "اگر میں شبِ قدر کو مُعَیَّن کردیتا اور یہ کہ میں گناہ پر تیری جُراَت کو بھی جانتا ہوں تو اگر کبھی شہوت تجھے اس رات میں معصیت کے کِنارے لا چھوڑتی اور تو گُناہ میں مبتلا ہوجاتا تو تیرا اس

رات کو جاننے کے باوُجُود گناہ کرنا لاعلمی کے ساتھ گناہ کرنے سے بڑھ کر سخت ہوتا۔ پس اِس سبب سے میں نے اِسے پوشیدہ رکھا۔ مَروی ہے کہ **سرکار** صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم مسجِد میں تشریف لائے تو ایک شخص کو سوئے ہوئے مُلاحَظہ فرمایا، ارشاد فرمایا ''**اے علی** کَرَّمَ اللّٰہُ تعالیٰ وَجْہَہُ الْکَرِیْم اسے اُٹھاؤ کہ وُضو کرلے۔ حضرتِ علی کَرَّمَ اللّٰہُ تعالیٰ وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے اسے بیدار فرمایا، پھر عرض کی، **یارسولَ اللہ** صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم آپ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم تو نیکی کی طرف زیادہ سبقت فرمانے والے ہیں آپ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم نے خود اسے بیدار کیوں نہ فرمایا؟ ارشاد فرمایا، ''اِس لئے کہ اسکا تجھے انکار کردینا کُفر نہیں لہٰذا میں نے اس کے جُرم میں تخفیف کیلئے ایسا کیا۔'' تو جب رحمتِ رسول صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کا یہ حال ہے تو اب اِسی پر ربّ تعالیٰ کی رَحمت کو قِیاس کرو کہ اس کا کیا عالَم ہوگا! گویا کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرمارہا ہے، ''اگر تُو **شبِ قدر** کو جانتا اور اِس میں عِبادت کرتا تو **ہزار ماہ سے زیادہ کا** ثواب کماتا اور اگر اِس میں معصِیَت (گناہ) کرتا تو **ہزار مہینے کی سزا** پاتا اور سزا کا دَفع کرنا ثواب لینے سے اَوْلیٰ (یعنی بہتر) ہے۔ **تیسرے** یہ کہ میں نے اِس رات کو پوشیدہ رکھا تاکہ مُکلّف (بندہ) اِس کی طلب میں محنت کرے اور اِس محنت کا ثواب کمائے۔ **چوتھے یہ** کہ جب بندے کو شبِ قدر کا یقین حاصل نہ ہوگا تو رَمَضانُ المُبارَک کی ہر رات میں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی اطاعت میں کوشِش کریگا اِس امید پر کہ

ہوسکتا ہے کہ یِہی رات شبِ قدر ہو۔ تو ان کے ساتھ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے فِرِشتوں کو تَنْبِیہ (تَمْ۔بِی۔ہ) فرمائی اور ارشاد فرمایا کہ تم ان (انسانوں) کے بارے میں کہتے تھے کہ جھگڑا کرینگے اور خون بہائیں گے، حالانکہ یہ تو اِس کی اِس گمان شدہ رات میں محنت وکوشِش ہے اگر میں اِسے اِس رات کا عِلم عطا کر دیتا تو پھر کیسا ہوتا......؟ تو یہاں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے اس قول کا بَھید کُھلا کہ جو فِرِشتوں کو جواباً ارشاد فرمایا تھا۔ جب **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے ان سے ارشاد فرمایا کہ

إِنِّي جَاعِلٌ فِي الْأَرْضِ خَلِيفَةً (پ ۱ البقرہ ۳۰)

ترجَمۂ کنزالایمان: ''میں زمین میں اپنا نائب بنانے والا ہوں۔''

تو فِرِشتوں نے عرض کی:۔

قَالُوا أَتَجْعَلُ فِيهَا مَن يُفْسِدُ فِيهَا وَيَسْفِكُ الدِّمَاءَ وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ (پ ۱ البقرہ ۳۰)

ترجَمۂ کنزالایمان: بولے، کیا ایسے کو نائب کرے گا جو اِس میں فساد پھیلائے اور خُونریزیاں کرے اور ہم تجھے سَراہتے ہوئے تیری تسبیح کرتے اور تیری پاکی بولتے ہیں۔''

تو پھر یہ ارشاد فرمایا کہ:۔

قَالَ اِنِّیْۤ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۳۰﴾ (پ ۱، البقرہ آیت ۳۰)

ترجَمۂ کنزالایمان: فرمایا، مجھے معلوم ہے جو تم نہیں جانتے۔"

تو آج اِسی قول کا بھید کھولا گیا۔ (تفسیرِ کبیر ج ۱۱ ص ۲۲۹)

سال میں کوئی بھی رات شبِ قدر ہو سکتی ہے

چُنانچہ بے شُمار مَصلَحتوں کی بِناء پر لَیلَۃُ القَدر کو پوشیدہ رکھا گیا ہے تاکہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندے اُس کی تلاش میں سارا سال ہی لگے رہیں اور یُوں ہر حال میں وہ نیکیاں کمانے میں کوشاں رہیں۔ اِس کے تَعَیُّن میں عُلَمائے کِرام رَحِمَہُمُ اللّٰہ تعالٰی کا بے حد اِختِلاف پایا جاتا ہے۔ بَعض بُزُرگوں رَحِمَہُمُ اللہ تعالٰی کے نزدیک تو شبِ قَدر پورے سال میں پھرتی رہتی ہے۔ مَثَلاً حضرتِ سَیِّدُنا عبدُ اللہ ابنِ مَسعُود رضی اللہ تعالٰی عنہ کا فرمان ہے، شبِ قَدر کو وُہی شخص پا سکتا ہے جو سارا ہی سال راتوں کو **مُتَوَجِّہ** رہے۔ اِسی قول کی تائید کرتے ہوئے امامُ العارِفین سَیِّدُنا شیخ مُحیُ الدّین ابنِ عَرَبی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے شَعبانُ المُعَظَّم کی پندرہو۱۵یں شب (یعنی شبِ بَراءَت) اور ایک بار شَعبانُ المُعَظَّم ہی کی اُنیسو۱۹یں شب میں شبِ قَدر کو پایا ہے۔ نیز رَمَضانُ المُبارَک کی تیرہو۱۳یں شب اور اٹھارہو۱۸یں شب کو بھی دیکھا۔ اور مختلف سالوں میں رَمَضانُ المُبارَک کے آخِری عَشَرہ کی ہر طاق رات میں اِس کو پایا ہے۔ مزید

فرماتے ہیں کہ اگرچہ زیادہ تر **شبِ قدر** رَمَضان شریف میں ہی پائی جاتی ہے تاہم میرا تجرِبہ تو یِہی ہے کہ یہ پورا سال گھومتی رہتی ہے۔ یعنی ہر سال کیلئے اِس کی کوئی ایک ہی رات مخصوص نہیں ہے۔

رَحمتِ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی بمع شیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہما جلوہ گری

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں رَمَضانُ الْمُبارَک کے اعتِکاف کی خوب بہاریں ہوتی ہیں دنیا کے مختلف مقامات پر اسلامی بھائی مساجد میں اور اسلامی بہنیں ''مسجدِ بیت'' میں اعتِکاف کی سعادت حاصِل کرتے اور خوب جلوے سمیٹتے ہیں ترغیب کیلئے ایک بہار آپ کے گوش گزار کی جاتی ہے۔ چُنانچہ تحصیل لیاقت پور، ضِلع رحیم یار خان (پنجاب، پاکستان) کے ایک نوجوان اسلامی بھائی حلقہ قافِلہ ذمہ دار کے بیان کا لُبِّ لُباب ہے: میں فلموں کا ایسا رسیا تھا کہ ہمارے گاؤں کی سی ڈیز کی دکان کی تقریباً آدھی سی ڈیز دیکھ چکا تھا۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ مجھے طلبانی گاؤں کی **مدنی مسجد** میں آخری عشرۂ رَمَضانُ الْمُبارَک (۱۴۲۲ھ، 2001) کے **اعتِکاف** کی سعادت نصیب ہوگئی۔ دعوتِ اسلامی کے **عاشِقانِ رسول** کی صُحبت کی برکتوں کے کیا کہنے! **27** رَمَضانُ الْمُبارَک کا ناقابلِ فراموش ایمان افروز واقِعہ تحدیثِ نعمت کیلئے عرض کرتا ہوں: شب بھر بیدار رہ کر میں نے خوب رو رو کر **سرکارِ نامدار** صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے **دیدار** کی بھیک مانگی۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ صبح دم مجھ پر خُصوصی بابِ کرم کُھل گیا، میں نے عالَمِ غُنُودگی میں اپنے آپ کو کسی مسجِد کے اندر پایا، اتنے میں اِعلان کیا گیا: ''**سرکارِ مدینہ** صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم **تشریف لائیں گے اور نماز کی اِمامت فرمائیں گے**'' کچھ ہی دیر میں رَحمتِ کونَین، سلطانِ دارَین، نانائے حَسَنَین، ہم دُکھیا دلوں کے چَین، بَمَع شَیخَینِ کریمَین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم و رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین جلوہ نُما ہو گئے اور میری آنکھ کُھل گئی۔ صِرف ایک جھلک نظر آتے ہی وہ **حسین جلوہ** نگاہوں سے اوجھل ہو گیا، اس پر دل ایک دم بھر آیا اور آنکھوں سے سَیلِ اشک رواں ہو گیا یہاں تک کہ روتے روتے میری ہچکیاں بندھ گئیں۔ اے کاش! ؎

اِتنی دیر تک ہو دیدِ مُصْحَفِ عارِض نصیب

حِفظ کرلوں ناظِرہ پڑھ پڑھ کے قُرانِ جمال

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اِس کے بعد میرے دل میں تبلیغِ قران وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کی مَحَبَّت اور بڑھ گئی بلکہ میں **دعوتِ اسلامی** ہی کا ہو کر رہ گیا۔ گھر سے ترکیب بنا کر میں نے بابُ المدینہ کراچی کا رُخ کیا اور **درسِ نظامی** کرنے کیلئے جامِعۃُ المدینہ میں داخِلہ لے لیا۔ یہ بیان دیتے وَقْت دَرَجۂ اُولیٰ میں عِلْمِ دین حاصِل کرنے کے ساتھ ساتھ تنظیمی طور پر ایک ذَیلی حلقے کے **قافِلہ ذِمّہ دار** کی حیثیت سے **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی کاموں

کی دھومیں مچانے کی کوشش کر رہا ہوں۔

جلوۂ یار کی آرزو ہے اگر، مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف

میٹھے آقا کریں گے کرم کی نظر، مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمّد

امامِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے دو اقوال

حضرتِ سیِّدُنا امامِ اعظم ابُو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس بارے میں دو قول منقول ہیں ﴿۱﴾ لیلۃُ القدر رَمَضانُ المُبارَک ہی میں ہے لیکن کوئی رات مُعیَّن نہیں۔ جبکہ سیِّدُنا امام **ابُو یوسف** اور سیِّدُنا **امام محمد** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہما کے نزدیک رَمَضان کی **آخِری پندرہ** راتوں میں لَیلَۃُ القَدر ہوتی ہے۔

﴿۲﴾ سیِّدُنا امامِ اعظم **ابو حنیفہ** رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک مشہور قول یہ ہے کہ لَیلَۃُ القَدر پورے سال گھومتی رہتی ہے کبھی ماہِ رَمَضانُ المبارَک میں ہوتی ہے اور کبھی دوسرے مہینوں میں یہی قول سیِّدُنا عبدُ اللہ ابنِ عباس سیِّدُنا عبد اللہ ابنِ مسعود اور سیِّدُنا عِکرِمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین سے بھی منقول ہے۔

(عُمدۃُ القاری ج۸ ص ۲۵۳ حدیث ۲۰۱۵)

سیِّدُنا امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے نزدیک شبِ قدر رَمَضانُ المُبارَک کے عشرۂ اخیرہ میں ہے اور اس کا دِن مُعیَّن ہے اس میں قیامت تک تبدیلی

نہیں ہوگی۔ (عُمدۃُ القاری ج۸ص۲۵۳ الحدیث ۲۰۱۰)

شبِ قدر بدلتی رہتی ہے

سَیِّدُنا امامِ مالِک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے نزدیک **شبِ قدر** رَمَضانُ المُبارَک کے آخِری عَشَرہ کی **طاق راتوں** میں ہوتی ہے۔ مگر اِس کیلئے کوئی ایک رات مخصوص نہیں، ہر سال اِن طاق راتوں میں گھومتی رہتی ہے، یعنی کبھی اِکیسویں (۲۱) شب لَیلَۃُ القَدْر ہوجاتی ہے تو کبھی تیئیسویں (۲۳)، کبھی پچیسویں (۲۵) تو کبھی ستائیسویں (۲۷) اور کبھی کبھی اُنتیسویں (۲۹) شب بھی شبِ قدر ہوجایا کرتی ہے۔

(تفسیرِ صاوی ج۶ص۲۴۰۰)

ابوالحسن عراقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور شبِ قدر

بعض بُزُرگوں نے حضرتِ سَیِّدُنا شیخ ابوالحسن عِراقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا ارشاد نقل کیا ہے کہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، میں جب سے بالغ ہوا ہوں اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ کبھی ایسا نہیں ہوا کہ میں نے شبِ قدر کو نہ دیکھا ہو۔ پھر اپنا تجربہ ارشاد فرماتے ہیں، ''جب کبھی اتوار یا بدھ کو پہلا روزہ ہوا تو اُنتیسویں (۲۹) شب، اگر پیر کا پہلا روزہ ہوا تو اِکیسویں (۲۱) شب، اگر پہلا روزہ منگل یا جُمعہ کو ہوا تو ستائیسویں (۲۷) شب اگر پہلا روزہ جُمعرات کو ہوا تو پچیسویں (۲۵) شب اور اگر پہلا روزہ ہفتہ کو ہوا تو میں نے تیئیسویں (۲۳) شب میں شبِ قدر کو پایا۔ (نزہۃ المَجالِس ج۱ص۲۲۳)

ستائیسویں رات کو شبِ قدر

اگر چہ بُزُرگانِ دین اور مُفَسِّرین و مُحَدِّثین رَحِمَھُمُ اللّٰہُ تعالٰی اجمعین کا شبِ قَدْر کے تَعَیُّن میں اِختِلاف ہے۔ تاہَم بھاری اکثریَّت کی رائے یِہی ہے کہ ہر سال **شَبِ قَدْر** ماہِ رَمَضانُ الْمُبارَک کی **ستائیسویں** (۲۷) **شَب** کو ہی ہوتی ہے۔

حضرتِ سَیِّدُنا اُبَیِّ بْنِ کَعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ **ستائیسویں** (۲۷) **شَبِ** رَمَضان ہی کو شَبِ قَدْر کہتے ہیں۔ (تفسیرِ صاوی ج۶ ص ۲۴۰۰)

حُضُورِ غوثِ اعظم سَیِّدُنا شیخ عبدُ القادِر جیلانی قُدِّسَ سِرُّہُ الرَّبّانی **بھی** اِسی کے قائل ہیں۔ حضرتِ سَیِّدُنا عبدُ اللہ ابنِ عُمَر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بھی یِہی فرماتے ہیں۔

حضرتِ سَیِّدُنا شاہ عبدُ العزیز مُحَدِّث دِہلوی علیہ رحمۃ اللّٰہِ القوی بھی فرماتے ہیں کہ **شَبِ قَدْر** رَمَضان شریف کی **ستائیسویں رات** ہی کو ہوتی ہے۔ اپنے بَیان کی تائید کیلئے اُنہوں نے دو (۲) دلائل بَیان فرمائے ہیں، **اوّلاً** یہ کہ ''لَیْلَۃُ الْقَدْر'' کا لفظ نو (۹) حُروف پر مُشتَمِل ہے اور یہ کلِمہ **سُوْرَۃُ الْقَدْر** میں تین (۳) مرتبہ استِعمال کیا گیا ہے۔ اِس طرح ''تین'' (۳) کو ''نو'' (۹) سے ضَرب دینے سے حاصِلِ ضَرب ''ستائیس'' (۲۷) آتا ہے۔ جو اِس بات کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ شبِ قَدْر **ستائیسویں** (۲۷) کو ہوتی ہے۔ دوسری تَوجِیہ یہ پیش کرتے ہیں کہ اِس سُورۂ مُبارَکہ میں تیس (۳۰) کلِمات (یعنی تیس

الفاظ) ہیں۔ ستائیسواں کلمہ "ھِیَ" ہے جس کا مرکز لَیلَۃُ القَدر ہے۔ گویا اللہ تَبارَکَ وَتَعالیٰ کی طرف سے نیک لوگوں کیلئے یہ اِشارہ ہے کہ رَمَضان شریف کی ستائیسویں کو شبِ قدر ہوتی ہے۔ (تفسیر عزیزی ج ٤ ص ٤٣٧)

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے شبِ قدر کو پوشیدہ رکھ کر گویا اپنے بندوں کو ہر رات میں کچھ نہ کچھ عِبادت کرنے کی ترغیب عنایت فرمائی ہے۔ اگر وہ شبِ قدر کیلئے کسی ایک رات کو مخصوص فرما کر صَراحۃً اِس کا عِلم ہمیں عطا فرما دیتا تو پھر اِس بات کا امکان تھا کہ ہم سال کی دیگر راتوں کے مُعامَلہ میں غافِل ہو جاتے۔ صِرف اُسی ایک رات کا اِہتمام کرتے۔ اب چُونکہ اِسے مَخفِی رکھا گیا ہے۔ اِس لئے عَقلمند وُہی ہے جو تمام سال اِس عظیم الشّان رات کی جُستُجو میں رہے کہ نہ جانے کون سی رات شبِ قدر ہو۔ واقِعی اگر کوئی صِدقِ دل سے اِس کو تمام سال تلاش کرے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کسی کی محنت کو ضائع نہیں فرماتا۔ وہ ضَرور اپنے فَضل وکَرَم سے اُسے اِس رات کی سَعادت عطا فرمادے گا۔

ہر رات عبادت میں گزارنے کا آسان نُسخہ

"غرائِبُ القُران" ص ١٨٧ پر ایک رِوایت نَقل کی گئی ہے کہ جو شخص رات میں یہ دُعاء تین مرتبہ پڑھ لے گا۔ تو

اُس نے گویا **شبِ قدر** کو پالیا۔ لہٰذا ہر رات اِس دُعاء کو پڑھ لینا چاہئے۔ دُعاء یہ ہے:-

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ، سُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ۔ یعنی اللہ حلیم وکریم کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، اللہ عزَّوَجَلَّ پاک ہے جو ساتوں آسمانوں اور عرشِ عظیم کا پروردگار ہے۔

رضائے الٰہی عزَّوَجَلَّ کے خواہش مندو! ہو سکے تو سارا ہی سال ہر رات میں خُصُوصی اہتمام کے ساتھ کچھ نہ کچھ نیک عمل ضرور کرلینا چاہیے۔ کہ نہ جانے کب **شبِ قدر** ہو جائے۔ ہر رات میں دُو فرض نمازیں آتی ہیں، دیگر نمازوں کے ساتھ ساتھ مغرب وعِشاء کی نمازوں کی جماعت کا بھی خُوب اہتمام ہونا چاہیے کہ اگر **شبِ قدر** میں ان کی جماعت نصیب ہوگئی تو ان شاءَ اللہ عزَّوَجَلَّ بیڑا ہی پار ہے۔ بلکہ اِسی طرح پانچوں نمازوں کے ساتھ ساتھ روزانہ عِشاء وفَجر کی جماعت کی بھی خُصُوصیّت کے ساتھ عادت ڈال لیجئے۔ مدینے کے سلطان، رَحمتِ عالمیان، سرورِ ذیشان صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے، ''جس نے عِشاء کی نَماز باجماعت پڑھی اُس نے گویا آدھی رات قِیام کیا اور جس نے فَجر کی نَماز باجماعت ادا کی اُس نے گویا پوری رات قِیام کیا۔'' (صحیح مُسلم ص ۳۲۹ حدیث ۶۵۶) امام جلالُ الدّین سُیوطی شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کا

فرمانِ رَحمت نشان نَقل کرتے ہیں، ''جس نے عِشاء کی نَماز باجماعت پڑھی تحقیق اُس نے لَیلَۃُ القَدر سے اپناحِصّہ حاصِل کرلیا۔''

(الجامعُ الصّغیر ص ۵۳۲ حدیث ۸۷۹۶)

ستائیسوِیں شب کی قدر کریں

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رَحمت کے مُتلاشیو! اگر تمام سال یِہی عادتِ جماعت رہی تو شبِ قدر میں بھی اِن دونوں نَمازوں کی جماعت اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ نصیب ہوجائے گی۔ اوررات بھر سوئے رہنے کے باوُجود بھی اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ روزانہ کی طرح شبِ قدر میں بھی تمام رات عِبادت کرنے کاثواب مِل جائے گا۔

اگر قدردانی تو ہرشب، شبِ قدر اُست

جن راتوں میں **شبِ قدر** ہونے کازیادہ اِمکان ہے مَثَلاً رَمَضانُ المُبارَک کا آخِری عَشرَہ یاکم ازکم اُس کی **طاق راتیں** ان میں تو عِبادت کاخاص اہتمام ہونا چاہئے اورخاص کر **ستائیسویں شب** کہ اِس رات کے بارے میں قوی تر گُمان **شبِ قدر** ہونے کا ہے۔ اِس رات کو تو غفلت میں گنوانا ہی نہیں چاہئے۔ **ستائیسویں رات** توخُصوصاً توبہ واِستغفار اوردُرُود واذکار کی تکرار میں گُزارنا چاہئے۔

شبِ قدر میں پڑھیے

امیرُ الْمُؤمِنِین حضرتِ مولائے کائنات، علیُّ الْمُرتَضٰی شیرِ خدا کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیم فرماتے ہیں، ''جو کوئی شبِ قدر میں سُورۃُ الْقَدْر سات بار پڑھتا ہے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اُسے ہر بلا سے مَحفُوظ فرمادیتا ہے اور **ستّر ہزار فِرِشتے** اس کیلئے جنّت کی دُعاء کرتے ہیں اور جو کوئی (سال بھر میں جب کبھی) **جُمُعہ** کے روز نمازِ جُمُعہ سے قبل **تین بار** پڑھتا ہے، **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اُس روز کے تمام نَماز پڑھنے والوں کی تعداد کے برابر نیکیاں لکھتا ہے۔''

(نُزھۃُ الْمَجالِس ج۱ ص۲۲۳)

شبِ قدر کی دُعا

اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا رِوایت فرماتی ہیں، مَیں نے اپنے سرتاج، صاحِبِ مِعْراج صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کی خدمتِ بابَرَکت میں عَرض کی، ''یا رسولَ اللہ! عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم! اگر مجھے **شبِ قدر** کا عِلم ہوجائے تو کیا پڑھوں؟'' سرکارِ اَبَد قرار، شفیعِ روزِ شُمار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ''اِس طرح دُعاء مانگو:- اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ کَرِیْمٌ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ بیشک تُو معاف فرمانے والا ہے اور مُعافی دینے کو پسند بھی کرتا ہے لہٰذا مجھے بھی مُعاف فرمادے۔

(جامع ترمذی ج۵ ص۳۰۶ حدیث ۳۵۲۴)

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! کاش! روزانہ رات کو ہم اِس دُعاء کو کم از کم ایک بار ہی پڑھ لیا کریں کہ کبھی تو **شبِ قدر** نصیب ہو جائے گی۔ ورنہ کم از کم ستائیسویں شب تو اِس دُعاء کو بارہا پڑھنا چاہیے۔ اِس کے عِلاوہ بھی **ستائیسویں شب** کو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ توفیق دے تو شب بیداری کر کے دُرُود وسلام کی کثرت کیجئے، **اجتماعِ ذکر ونعت** مُیَسَّر آئے تو اُس میں بھی شرکت فرمائیے اور نوافِل میں وَقت گزارنے کی کوشش کیجئے۔

شبِ قدر کے نوافِل

حضرتِ سیِّدُنا اِسمٰعیل حَقّی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ”تفسیرِ رُوحُ البیان“ میں یہ رِوایت نَقل کرتے ہیں، جو **شبِ قدر** میں اِخلاصِ نیّت سے نوافِل پڑھے گا۔ اُس کے اگلے پچھلے گُناہ مُعاف ہو جائیں گے۔ (رُوحُ البیان ج۱۰ ص۴۸۰)

سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم جب رَمَضانُ المُبارَک کے **آخِری دس دِن** آتے تو عِبادت پر کمر باندھ لیتے ان میں راتوں کو جاگا کرتے اور اپنے اہل کو جگایا کرتے۔ (سُنَن ابنِ ماجہ ج۲ ص۳۵۷ حدیث۱۷۶۸)

حضرتِ سیِّدُنا اِسمٰعیل حَقّی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نَقل کرتے ہیں کہ **بُزُرگانِ دین** رَحِمَھُمُ اللّٰہُ المُبِین اس عَشرے کی ہر رات میں ۲ دو رکعت نفل **شبِ قدر** کی نیّت سے پڑھا کرتے تھے۔ نیز بعض اکابر سے منقول ہے کہ جو **ہر رات دس**

آیات اِس نیّت سے پڑھ لے تو اس کی بَرَکت اور ثواب سے محروم نہ ہوگا۔ اور **فقیہ ابُو اللّیث سَمَرقَندی** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، **شبِ قدر** کی کم سے کم نَماز دو۲ رَکعت ہے اور زیادہ سے زیادہ **ہزار رَکعت** (نوافِل) اور درمیانہ دَرَجہ **دوسو رَکعت** ہے، اور ہر رَکعت میں اَوسط قِراءَت یہ ہے کہ سورۂ فاتحہ کے بعد ایک مرتبہ سورۂ قَدْر اور تین مرتبہ سورۂ اِخلاص پڑھے اور ہر دو۲ رَکعت کے بعد سلام پھیرے اور سلام کے بعد سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم پر دُرُود پاک بھیجے اور پھر نَماز کے لئے کھڑا ہو جائے یہاں تک کہ اپنا دوسو۲۰۰ رَکعت کا یا اس سے کم یا اِس سے زیادہ کا جو ارادہ کیا ہو پورا کرے تو ایسا کرنا اِس شَبِ قَدْر کی جَلالتِ قَدْر جو کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے بیان فرمائی اور جو سرکارِ دو۲ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے اس کے قِیام کے مُتَعلِّق ارشاد فرمایا ہے اس کے لئے اسے کِفایت کریگا۔

(رُوحُ البَیان ج ۱۰ ص ۴۸۳)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً یہ رات مَنْبَعِ بَرَکات ہے۔ چُنانچہ حُضُورِ انور، شافعِ مَحشر، مدینے کے تاجور، بِاِذنِ ربِّ اکبر غیبوں سے باخبر محبوبِ داوَر عزوجل وصلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم نے فرمایا: تم پر ایک ایسا مہینہ آیا ہے جس میں ایک رات ایسی ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ جو اِس رات سے محروم رہ گیا وہ پُوری

بھلائی سے مَحروم رہ گیا۔اور **شبِ قدر** کی بھلائی سے مَحروم نہیں رہتا مگر اَصلی مَحروم۔

(مشکوٰۃ ج ۱ ص ۳۷۲ حدیث ۱۹۶۴)

ایسی رَحمتوں اور بَرَکتوں والی رات کو گنوانا بَہُت بڑے مَحروم ہونے کی دلیل ہے۔لہٰذا سب کو چاہیے کہ شبِ قدر کی پُورے رَمَضانُ الْمُبارَك میں تلاش کریں ورنہ کم ازکم ستائیسویں شب کو تو ضَرور، عِبادت میں گزاریں۔

اے ہمارے پیارے پیارے اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے پیارے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے طُفیل ہم گنہگاروں کو لَیلَۃُ القدر کی بَرَکتوں سے مالا مال کر اور زیادہ سے زیادہ اپنی عبادت کی توفیق مَرحمت فرما۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

لَیلَۃُ القدر میں مَطلَعِ الفَجرِ حق

مانگ کی استقامت پہ لاکھوں سلام

(حدائقِ بخشش)

بیداری میں دیدار ہوگیا.....کس کا؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کے سنّتوں کی تربیت کے **مَدَنی**

قافِلوں میں **عاشِقانِ رسول** کے ساتھ سنّتوں بھرے سفر کا معمول بنایئے اِن شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ شبِ قدر پانے کا جذبہ نصیب ہوگا۔ ترغیب کے لئے مَدَنی قافلے کی ایک خوشبودار بہار آپ کے گوش گزار کرتا ہوں۔ چُنانچہ نیو کراچی کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خُلاصہ ہے: میں نے پہلی بار **12 دن کے مَدَنی قافلے** میں سفر کی سعادت حاصِل کی، نواب شاہ (بابُ الاسلام سندھ) کی ایک مسجد میں ہمارا مَدَنی قافِلہ قِیام پذیر ہوا۔ نیکیوں کی طرف رغبت کم ہونے کے سبب دل اُچاٹ سا تھا۔ ایک دن صحنِ مسجد میں جدوَل کے مُطابِق **سنّتوں بھرا حلقہ** قائم تھا کہ دھوپ آگئی۔ ایک اسلامی بھائی اُٹھ کر مسجد کے اندرونی حصّے میں چلے گئے۔ کچھ ہی دیر بعد مسجد کے اندرونی حصّے میں ایک آواز بُلند ہوئی۔ سب اُس طرف مُتَوَجِّہ ہوئے اتنے میں وُہی اسلامی بھائی رَوتے ہوئے برآمد ہوئے اور کہنے لگے، ابھی ابھی جاگتی حالت میں مجھے **سبز سبز عمامہ** سجائے ہوئے، روشن چِہرے والے ایک بُزُرگ نظر آئے جو کچھ اِس طرح فرما رہے تھے، **"صحن کے اندر دھوپ میں سنّتیں سیکھنے والے زیادہ ثواب کما رہے ہیں۔"** یہ سُن کر تمام شُرکائے مَدَنی قافِلہ اَشکبار ہوگئے اور میں بھی بہُت ہی مُتأثِّر ہوا اور میں نے دل ہی دل میں ٹھان لی کہ اب کبھی **دعوتِ اسلامی** کا **مَدَنی ماحول** نہیں چھوڑوں گا۔ اَلحمدُ لِلّٰہ

عَزَّوَجَلَّ اب تو **مَدَنی قافِلوں** میں سفر کی عادت میری فطرتِ ثانیہ بن چکی ہے۔

ایک بار ہمارا **مَدَنی قافِلہ** میر پور خاص (بابُ الاسلام سندھ) میں ٹھہرا ہوا تھا۔ ایک عاشقِ رسول نے بتایا کہ تہجُّد کے وَقت میں نے دیکھا سارے قافِلے والوں پر نور کی برسات ہو رہی ہے۔ اِس سے مزید جذبہ ملا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ یہ بیان دیتے ہوئے مجھے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی کاموں میں سے **مَدَنی اِنْعامات** کی عَلاقائی ذِمّہ داری ملی ہوئی ہے۔

آدھی دھوپ میں نہ بیٹھیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! مَدَنی قافِلے والوں پر کیا خوب کرم کی بارِشیں ہوتی ہیں! غالِباً وہ موسم سخت گرمیوں کا نہیں ہوگا اور صُبح کی ٹھنڈی ٹھنڈی دھوپ میں دیوانے سنّتیں سیکھنے میں مشغول ہوں گے۔ اور ان کی حوصلہ اَفزائی کی ترکیب بنی ہوگی۔ ورنہ بلا وجہ سخت دھوپ میں سنّتیں سیکھنے کا حلقہ لگانا مناسب نہیں کہ اس سے یکسوئی حاصِل نہیں ہوگی اور سیکھنے میں بھی غَلَط فہمیوں کا اِمکان رہے گا۔ تحصیلِ علمِ دین کیلئے پُرسکون ماحول ہونا چاہئے۔ جسم کے کچھ حصے پر دھوپ آ رہی ہو تو سنّت یہ ہے کہ وہاں سے ہٹ جائے۔ یعنی یا تو مکمَّل چھاؤں میں رہے یا پھر مکمَّل دھوپ میں۔ چُنانچہ حضرتِ سَیِّدُنا ابوہُریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم): جب تم مرسلین (علیہم السلام) پر دُرود پاک پڑھو تو مجھ پر بھی پڑھو، بے شک میں تمام جہانوں کے رب کا رسول ہوں۔

روایت ہے، **اللہ** کے پیارے حبیب، حبیبِ لبیب، طبیبوں کے طبیب عزَّوَجَلَّ و صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کا فرمانِ شفقت نشان ہے، جب کوئی شخص سائے میں ہو اور سایہ سمٹ گیا، کچھ سائے میں ہو گیا کچھ دھوپ میں تو وہاں سے اُٹھ جائے۔

(سُنَن ابی داوٗد ج ٤ ، ص ٣٣٨، حدیث ٤٨٢١)

اولیا کا کرم، خوب لوٹیں گے ہم آؤ مل کر چلیں، قافِلے میں چلو
دھوپ میں چھاؤں میں، جاؤں میں آؤں میں سب یہ نیّت کریں، قافِلے میں چلو
ہوتی ہیں سب سنیں نور کی بارشیں
سب نہانے چلیں قافِلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمّد

جنّت میں بھی عُلَماء کی حاجت ہو گی

مدینے کے سلطان، رحمتِ عالمیان، سرورِ ذیشان صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کا فرمانِ پُرنور ہے: **جنّتی جنّت میں عُلَماء کِرام کے مُحتاج ہوں گے، اس لئے کہ وہ ہر جُمعہ کو اللہ تعالیٰ کے دیدار سے مُشرَّف ہوں گے۔** اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تَمَنَّوْا عَلَیَّ مَا شِئْتُمْ یعنی "مجھ سے مانگو، جو چاہو"، وہ جنّتی عُلَماء کرام کی طرف مُتَوَجِّہ ہوں گے کہ اُپنے ربِّ کریم عزّوجلّ سے کیا مانگیں؟ وہ فرمائیں گے، یہ مانگو وہ مانگو، جیسے وہ لوگ دنیا میں عُلَماء کرام کے مُحتاج تھے، جنّت میں بھی ان کے مُحتاج ہوں گے۔ (الفِردوس بماثور الخطاب ج ١، ص ٢٣٠ حدیث ٨٨٠، الجامع الصغیر للسیوطی ص ١٣٥ حدیث: ٢٢٣٥)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہُوا جاتا ہے رُخصت ماہِ رمضاں یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم

ہُوا جاتا ہے رخصت ماہِ رمضاں یارسولَ اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم)
رہا اب چند گھڑیوں کا یہ مہماں یارسولَ اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم)

خوشی کی لہر دوڑی ہر طرف رمضاں کی آمد پر
مگر رنجیدہ ہے اب ہر مسلماں یارسولَ اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم)

مُسرّت ہی مُسرّت اور خوشی ہی تھی خوشی جس دم
نظر آیا ہلالِ ماہِ رمضاں یارسولَ اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم)

مگر اب غم کے مارے خون کے آنسو بہاتے ہیں
چلا تڑپا کے ہائے ماہِ رمضاں یارسولَ اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم)

چلا اب جلد یہ رمضاں ستائیس آگئی تاریخ
فقط دو دن کا اب رمضاں ہے مہماں یارسولَ اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم)

فضائیں نور برساتیں بہاریں مسکراتی تھیں
سماں اب ہوگیا افسوس ویراں یارسولَ اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم)

ریاضت کچھ نہ کی میں نے عبادت کچھ نہ کی میں نے
رہا بس ہر گھڑی مشغولِ عصیاں یارسولَ اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم)

میں ہائے جی چُراتا ہی رہا ربّ (عزوجل) کی عبادت سے
گزارا غفلتوں میں سارا رمضاں یارسولَ اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم)

میں سوتا رہ گیا غفلت کی چادر تان کر افسوس
خدارا (عزوجل) میری بخشش کا ہو ساماں یارسولَ اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم)

جدائی کی گھڑی جاں سوز ہے عُشّاقِ رمضاں پر
چلا ان کو رُلا کر ماہِ رمضاں یارسولَ اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم)

تڑپتے ہیں بلکتے ہیں قرار آتا نہیں ان کو
بہت بے چین ہیں عُشّاقِ رمضاں یارسولَ اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم)

گناہوں کی سیاہی چھا رہی ہے رُخ پہ محشر میں
مرا چہرہ بنے رمضاں ہو تاباں یارسولَ اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم)

مہِ رمضاں کی رُخصت جانِ عاشق پر قیامت ہے
گدا تیرے ہیں حیران و پریشاں یارسولَ اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم)

خدا (عزوجل) کے نیک بندے نیکیوں میں لگ گئے لیکن
گُنہ کرتا رہا عطارِ ناداں یارسولَ اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حسرتا وا حسرتا اے ماہ رمضاں الوداع

آہ! کیا ماہِ مبارک ہم سے ہوتا ہے جُدا
آہ! جب اِس میں نہیں ہم سے ہوئی طاعت ادا
الوداعِ وَالوداع اے ماہِ غُفراں الوداع
اَلفراق! اے ماہِ رَمضاں! اَلفراق وَ اَلفراق!
دَرد پہنچاتا رہے گا دِل کو تیرا اِشتیاق
پھر نہ کیوں کہتے رہیں اے وقتِ ہجراں الوداع
اے مہِ فرخندہ پے! افسوس! ہم غافل رہے
نیں ہوئیں ہیہات! ہم سے نیکیاں ہوں چاہئے
اِس لئے کہتے ہیں اب ہم اَشک ریزاں الوداع
تیرے آنے سے زمانہ چوطرف پُر نور تھا
روزہ داروں کا بھی تھا چہرہ بڑا رَونق بھرا
ہیں زَبان و جان ودِل گویا ہراساں الوداع
آہ! اے رَمضاں کوئی دم کا تُو اب مہمان ہے
ہے تڑپتا کوئی تو تصویرِ سا حیران ہے
پھر نہ کیوں رَورَو کہے ہر اِک مُسلماں الوداع
اہ! اب جاتا ہے تُو اے ماہِ رَمضاں السّلام
ہم بھی زِندہ رہ کے دیکھیں پھر سُہانے صبح وشام
السّلام اے عازِمِ درگاہِ سُبحاں الوداع
اے مہِ رَمضان! حشر میں بدرگاہِ اِلٰہ
اور ہماری مَغفِرت کے واسطے ہو عذر خواہ
اے شفیعِ سائرِ اَرباب عِصیاں الوداع

آہ! کیسا منبعِ بَرکات دنیا سے چلا
پھر وَداع اِس کو نہ کیوں رو رو کریں ایسا بجا
حسرتا وا حسرتا اے ماہِ رَمضاں الوداع
تیری فُرقت اور جُدائی ہے نہایت ہم پہ شاق
تجھ سے پھر ملنے کا ہوگا یا نہ ہوگا اِتفاق
حسرتا وا حسرتا اے ماہِ رَمضاں الوداع
قدَر دانی سے تری ہم روز وشب کاہل رَہے
تیری حُرمت کچھ نہ کی ہم نے پشیماں ہی رَہے
حسرتا وا حسرتا اے ماہِ رَمضاں الوداع
مسجد و محراب ومنبر جگمگاتے جابجا
آہ! ایسی بَرکتیں اب ہم سے ہوتی ہیں جُدا
حسرتا وا حسرتا اے ماہِ رَمضاں الوداع
ہر مُسلماں اب جُدائی سے تری بے جان ہے
آہ! یہ دل کا ہمارے دَرد بے درمان ہے
حسرتا وا حسرتا اے ماہِ رَمضاں الوداع
کاش! پھر لاوے تجھے دُنیا میں جب ربُّ الانام
پھر ترے بَرکات ہوویں نشر عالم میں تمام
حسرتا وا حسرتا اے ماہِ رَمضاں الوداع
ہم گنہگاروں کے اِیماں پر کَرم سے ہو گواہ
اور دِلوادے ہمیں نارِ جہنّم سے پناہ
حسرتا وا حسرتا اے ماہِ رَمضاں الوداع

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

فَیضانِ اِعتِکاف

حضرت سیِّدُنا ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ شفیعُ المُذنِبین رحمۃٌ لِّلعٰلَمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کا ارشادِ دلنشین ہے:

مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ حِیْنَ یُصْبِحُ عَشْرًا وَحِیْنَ یُمْسِیْ عَشْرًا اَدْرَکَتْهُ شَفَاعَتِیْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ۔

ترجمہ: جس نے مجھ پر صبح و شام دس دس مرتبہ **دُرُودِ پاک** پڑھا وہ قِیامت کے دن میری شَفاعت کو پائے گا۔ (مَجمعُ الزَّوائد ج ۱۰ ص ۱۶۳ حدیث ۱۷۰۲۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! رَمَضانُ الْمُبارَک کی بَرَکتوں کے کیا کہنے! یوں تو اس کی ہر ہر گھڑی رَحمت بھری اور ہر ہر ساعت اپنے جِلَو میں بے پایاں بَرَکتیں لئے ہوئے ہے۔ مگر اس ماہِ مُحتَرَم میں شبِ قدر سب سے زیادہ اَھَمِّیَّت

کی حامل ہے۔ اسے پانے کے لئے ہمارے پیارے آقا، مدینے والے مصطفٰے صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے ماہِ رَمَضانِ پاک کا پورا مہینہ بھی اعتِکاف فرمایا ہے اور آخِری دَس دن کا بَہُت زیادہ اہتمام تھا۔ یہاں تک کہ ایک بار کسی خاص عُذر کے تحت "آپ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم رَمَضانُ المبارَک میں **اعتِکاف** نہ کرسکے توشوّالُ المکرم کے آخِری عَشرہ میں **اعتِکاف** فرمایا۔" (صحیح بخاری ج۱ ص ۶۷۱ حدیث ۲۰۳۱)

"ایک مرتبہ سفر کی وجہ سے آپ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کا **اعتِکاف** رہ گیا تو اگلے رَمَضان شریف میں بیس دن کا **اعتِکاف** فرمایا۔" (جامع ترمذی ج۲ ص ۲۱۲ حدیث ۸۰۳)

اِعتکاف پُرانی عبادت ہے

پچھلی اُمّتوں میں بھی **اعتِکاف** کی عبادت موجود تھی۔ چُنانچہ پارہ پہلا سورۃُ الْبقرہ کی آیت نمبر ۱۲۵ میں **اللہ** عزّوجلّ کا فرمانِ عالی شان ہے:

وَعَهِدْنَآ اِلٰٓى اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ اَنْ طَهِّرَا بَيْتِيَ لِلطَّآئِفِيْنَ وَالْعٰكِفِيْنَ وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ ﴿۱۲۵﴾

ترجَمۂ کنزُالایمان: اور ہم نے تاکید فرمائی ابراہیم واسمٰعیل (علیہما السّلام) کو کہ میرا گھر خوب سُتھرا کرو طواف والوں اور **اعتِکاف** والوں اور رُکوع وسُجود والوں کیلئے۔ (پ۱ البقرہ ۱۲۵)

مسجدوں کو صاف رکھنے کا حکم ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نَماز واعتِکاف کیلئے کعبۂ مُشَرَّفہ کی پاکیزگی اور صفائی کا خود ربِّ کعبہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے فرمان جاری کیا گیا ہے۔ **مُفَسِّرِ** شہیر حکیمُ **الْاُمَّت** حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں: معلوم ہوا کہ مسجدوں کو پاک صاف رکھا جائے، وہاں گندگی اور بدبودار چیز نہ لائی جائے یہ سنّتِ انبیاء ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ اعتِکاف عبادت ہے اور پچھلی اُمّتوں کی نَمازوں میں رکوع سُجود دونوں تھے یہ بھی معلوم ہوا کہ مسجدوں کا مُتَوَلّی ہونا چاہئے اور مُتَوَلّی صالح (پرہیزگار) انسان ہونا چاہئے۔ مزید آگے فرماتے ہیں: طواف ونَماز و اعتِکاف بڑی پُرانی عبادتیں ہیں جو زمانہ ابراہیمی میں بھی تھیں۔ (نورالعرفان ص ۲۹)

دس دن کا اعتکاف

اِس کے بعد اللہ کے پیارے حبیب، حبیبِ لبیب، ہم گناہوں کے مریضوں کے طبیب عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کا یہ معمول ہوگیا کہ ہر رَمَضان شریف کے عَشْرَہ آخِرہ (یعنی آخری دس دن) کا **اِعْتِکاف** فرمایا کرتے اور اسی سنّتِ کریمہ کو زندہ رکھتے ہوئے اُمَّہاتُ الْمُؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہن بھی **اعتِکاف** فرماتی رہیں۔ چُنانچہ اُمُّ الْمُؤْمِنِین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا رِوایت فرماتی

ہیں کہ میرے سرتاج ، صاحبِ معراج صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم رَمضانُ الْمبارَک کے آخِری عَشَرَہ (یعنی آخِری دس دن) کا اِعتِکاف فرمایا کرتے۔ یہاں تک کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کو وفاتِ (ظاہری) عطا فرمائی۔ پھر آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کے بعد آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کی ازواجِ مُطَہَّرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن **اعتِکاف** کرتی رہیں۔ (صحیح بخاری ج۱ ص۶۶۴ حدیث۲۰۲۶)

عاشقوں کی دُھن

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یوں تو اعتِکاف کے بے شُمار فضائل ہیں مگر عُشّاق کیلئے تو اتنی ہی بات کافی ہے کہ آخِری عَشَرَہ کا اِعتِکاف سُنّت ہے۔ یہ تصوُّر ہی ذَوق اَفزا ہے کہ ہم پیارے سرکار، مدینے کے تاجدار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کی ایک پیاری پیاری سُنّت ادا کر رہے ہیں۔ **عاشقوں کی تو دُھن** یہی ہوتی ہے کہ فُلاں فُلاں کام ہمارے پیارے آقا صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نے کیا ہے بس اسی لئے ہمیں بھی کرنا ہے۔ مگر عمل کرنے کیلئے یہ ضَروری ہے کہ ہمارے لئے کوئی شَرعی مُمانَعت نہ ہو مَثَلاً اِعتِکاف میں چارپائی بچھانا سرکار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم سے ثابِت ہے مگر ہم نہیں بچھاسکتے کہ نمازیوں کیلئے جگہ کی تنگی بھی ہوگی اور مسلمانوں کیلئے تشویش کا باعث بھی۔

اونٹنی کے ساتھ پھیرے لگانے کی حکمت

حضرت سیدُنا عبداللہ ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بَہُت زیادہ **مُتَّبِعِ سنّت** تھے۔ انہیں جب بھی کوئی **سُنّت** معلوم ہوجاتی تو اُس کی بجا آوری میں کسی قسم کی پَس و پیش کا مُظاہرہ نہ فرماتے۔ چُنانچہ "ایک بار کسی مقام پر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ **اونٹنی** کے ساتھ پھیرے لگا رہے تھے یہ دیکھ کر لوگوں کو تعجب ہوا۔ پوچھنے پر ارشاد فرمایا: ایک بار میں نے مدینے کے تاجدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کو یہاں اِسی طرح کرتے دیکھا تھا، لہٰذا آج میں اِس مقام پر اُسی **ادائے مصطفٰے** صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کو ادا کر رہا ہوں۔" (الشفاء ج۲ ص ۳۰)

بتاتا ہوں تم کو میں کیا کر رہا ہوں میں پھیرے جو ناقے کو لگوا رہا ہوں
مجھے شادمانی اِسی بات کی ہے میں سنّت کا اُن کی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) مزا پا رہا ہوں

ایک بار تو اِعتکاف کر ہی لیں!

آقا (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) کی سُنّتوں کے دیوانو! ہو سکے تو ہر برس ورنہ زندگی میں کم از کم ایک بار تو رَمَضانُ الْمبارَک کے آخری عَشرہ کا **اعتِکاف** کر ہی لینا چاہئے اور یوں بھی مسجد میں پڑا رہنا بَہُت بڑی سَعادت ہے اور مُعتَکِف کی تو کیا بات ہے کہ رضائے الٰہی عَزَّوَجَلَّ پانے کیلئے اپنے آپ کو تمام مشاغِل سے فارِغ کر کے مسجد میں ڈیرے ڈال دیتا ہے۔ فتاوٰی عالمگیری میں ہے، "**اعتِکاف** کی

خوبیاں بالکل ہی ظاہر ہیں کیونکہ اس میں بندہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی رِضا حاصل کرنے کیلئے کُلِیَّۃً (یعنی مکمّل طور پر) اپنے آپ کو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی عبادت میں مُنْہمِک کر دیتا ہے اوران تمام مشاغِلِ دنیا سے کَنارہ کَش ہو جاتا ہے جو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے قُرب کی راہ میں حائل ہوتے ہیں اور مُعْتَکِف کے تمام اَوقات حقیقۃً یا حکماً نماز میں گزرتے ہیں۔ (کیونکہ نَماز کا اِنتظار کرنا بھی نَماز کی طرح ثواب رکھتا ہے) اور **اِعتکاف** کا مقصودِ اصلی جماعت کے ساتھ نَماز کا اِنتظار کرنا ہے اور مُعْتَکِف ان (فرشتوں) سے مُشابَہت رکھتا ہے جو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے حکم کی نافرمانی نہیں کرتے اور جو کچھ انہیں حُکم ملتا ہے اسے بجا لاتے ہیں، اوران کے ساتھ مُشابہت رکھتا ہے جو شب وروز **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی تسبیح (پاکی) بیان کرتے رہتے ہیں اوراس سے اُکتاتے نہیں۔" (فتاوی عالمگیری ج ۱ ص ۲۱۲)

ایک دن کے اعتکاف کی فضیلت

جو رَمَضانُ الْمبارَک کے عِلاوہ بھی صِرف **ایک دن** مسجِد کے اندر اِخلاص کے ساتھ **اِعتکاف** کرے اُس کیلئے بھی زبردست ثواب کی بِشارت ہے۔ چُنانچہ **اِعتکاف** کی ترغیب دلاتے ہوئے، سرکارِ نامدار، دو عالَم کے مالِک و مختار شَہَنْشاہِ اَبرار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نے فرمایا: "جو شخص **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی رِضا وخوشنودی کیلئے ایک دن کا اِعتکاف کرے گا

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کے اور جہنَّم کے درمیان تین خندقیں حائل کردے گا جن کی مسافت مشرِق ومغرِب کے فاصلے سے بھی زِیادہ ہوگی۔'' (الدر المنثور ج ۱ ص۴۸۶)

سابقہ گناہوں کی بخشش

اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے رِوایت ہے کہ سرکارِ ابد قرار، شفیعِ روزِ شمار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ خوشبودار ہے:

مَنِ اعْتَکَفَ اِیْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَلَہٗ مَاتَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ

ترجَمہ: ''جس شخص نے ایمان کیساتھ ثواب حاصِل کرنے کی نیّت سے **اِعتکاف** کیا اس کے تمام پچھلے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔''

(جامعِ صغیر ص۵۱۶ الحدیث ۸۴۸۰)

آقا صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کی جائے اِعتکاف

حضرت سیِّدُنا نافِع رضی اللہ تعالٰی عنہ کہتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ ابنِ عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما فرماتے ہیں، مدینے کے سلطان، رَحمتِ عالَمیان، سروَرِ ذیشان صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم ماہِ رَمَضان کے **آخِری عشرے کا اعتِکاف** فرمایا کرتے تھے۔ حضرتِ سیِّدُنا نافِع رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ ابنِ عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما نے مجھے مسجِد میں وہ جگہ دکھائی جہاں سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم اعتِکاف فرماتے تھے۔ (صحیح مسلم ص۵۹۷ حدیث ۱۱۷۱)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مسجِد نبوِیِّ الشّریف علٰی صاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ

وَالسَّلام میں جس جگہ ہمارے میٹھے میٹھے آقا مکّی مَدَنی مصطفےٰ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اعتِکاف کیلئے کھجور شریف کی لکڑی وغیرہ سے بنی ہوئی مبارک چارپائی بچھاتے تھے۔ وہاں بطورِ یادگار ایک مبارک سُتُون بنام "اُسْطُوانَۃُ السَّرِیر" آج بھی قائم ہے۔ خوش نصیب عُشّاق اُس کی زیارت کرتے اور حُصُولِ بَرَکت کیلئے یہاں نَوافِل ادا کرتے ہیں۔

سارے مہینے کا اعتِکاف

ہمارے پیارے پیارے اور رَحْمت والے آقا، میٹھے میٹھے مصطَفٰے صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی رِضا جوئی کیلئے ہر وقت کمربستہ رہتے تھے اور خُصُوصاً رَمَضان شریف میں عبادت کا خوب ہی اِہتمام فرمایا کرتے۔ چُونکہ **ماہِ رَمَضان** ہی میں **شبِ قدر** کو بھی پوشیدہ رکھا گیا ہے لہٰذا اِس مبارَک رات کو تلاش کرنے کیلئے آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ایک بار **پورے ماہِ مبارَک کا اعتِکاف** فرمایا۔ چُنانچہ **حضرت** سیِّدُنا ابوسعید خُدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، "ایک مرتبہ سلطانِ دوجہان، شَہَنْشاہِ کون ومکان، رَحْمتِ عالَمیان صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے یکم رَمَضان سے بیس رَمَضان تک **اعتِکاف** کرنے کے بعد ارشاد فرمایا: میں نے شبِ قدر کی تلاش کیلئے رَمَضان کے پہلے عَشَرہ کا اعتِکاف کیا پھر درمیانی عَشَرہ کا اِعتِکاف کیا پھر مجھے بتایا گیا کہ شبِ قدر آخِری عَشَرہ میں ہے لہٰذا تم میں

سے جو شخص میرے ساتھ اِعتِکاف کرنا چاہے وہ کرلے۔''

(صحیح مسلم ص ۵۹۴ حدیث ۱۱۶۷)

تُرکی خیمے میں اعتِکاف

حضرت سیِّدُنا ابوسعید خُدری رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں، ''سرکارِ مدینہ صلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم نے ایک **تُرکی خیمے** کے اندر رَمَضانُ الْمُبارَک کے پہلے عشرے کا اعتِکاف فرمایا، پھر درمیانی عَشرے کا، پھر سرِ اقدس باہَر نکالا اور فرمایا، ''میں نے **پہلے عَشرے کا اعتِکاف** شبِ قَدْر تلاش کرنے کیلئے کیا، پھر اسی مقصد کے تَحت **دوسرے عَشرے کا اعتِکاف** بھی کیا، پھر مجھے اللہ تعالٰی کی طرف سے یہ خبر دی گئی کہ **شبِ قدر آخری عَشرے** میں ہے۔ لہٰذا جو شخص میرے ساتھ اِعتِکاف کرنا چاہے وہ آخری عَشرے کا اعتِکاف کرے۔ اس لئے کہ مجھے پہلے شبِ قَدْر دکھادی گئی تھی پھر بُھلادی گئی، اور اب میں نے یہ دیکھا ہے کہ **شبِ قدر** کی صُبْح کو گیلی مٹّی میں سجدہ کررہا ہوں۔ لہٰذا اب تم شبِ قَدْر کو آخری عَشرے کی طاق راتوں میں تلاش کرو۔ حضرتِ سیِّدُنا ابوسعید خُدری رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ اس شب بارِش ہوئی اور مسجد شریف کی چھت مبارک ٹپکنے لگی، چُنانچہ اکیس (۲۱) رَمَضانُ الْمُبارَک کی صُبْح کو میری آنکھوں نے میٹھے میٹھے آقا مکّی مَدَنی مصطَفٰے صلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم کو اس حالت میں دیکھا کہ آپ صلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم کی پیشانی مُبارک پر پانی والی گیلی مٹّی

کا نشانِ عالی شان تھا۔ (مشکوٰۃ ج ۱ ص ۳۹۲ حدیث ۲۰۸۶)

اِعتکاف کا مقصدِ عظیم

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی اگر ہر سال نہ سہی کم از کم زندگی میں ایک بار اِس ادائے مصطفٰے صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم کو ادا کرتے ہوئے پورے ماہِ رَمَضانُ الْمُبارَک کا اِعتِکاف کرلینا چاہیے۔ رَمَضانُ الْمُبارَک میں اِعتِکاف کرنے کا سب سے بڑا مقصد شبِ قَدْر کی تلاش ہے۔ اور راجِح (یعنی غالِب) یہی ہے کہ شبِ قَدْر رَمَضانُ الْمُبارَک کے آخِری دس۱۰ دنوں کی طاق راتوں میں ہوتی ہے۔ اِس حدیثِ مبارک سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اُس بار شبِ قَدْر اکیسوِیں۲۱ شب تھی مگر یہ فرمانا کہ ''آخِری عشرہ کی طاق راتوں میں اِس کو تلاش کرو'' اس بات کو ظاہر کرتا ہے کہ شبِ قَدْر بدلتی رَہتی ہے یعنی کبھی اکیسوِیں۲۱، کبھی تیئسوِیں۲۳، کبھی پچیسوِیں۲۵ کبھی ستائیسوِیں۲۷ تو کبھی اُنتیسوِیں۲۹ شب۔ مسلمانوں کو شبِ قَدْر کی سعادت حاصِل کرنے کیلئے آخِری عَشَرہ کے اِعتِکاف کی ترغیب دلائی گئی ہے۔ کیوں کہ مُعْتَکِف دسوں۱۰ دن مسجد میں ہی پڑا رَہتا ہے اوران دس۱۰ دنوں میں کوئی بھی ایک رات شبِ قَدْر ہوتی ہے۔ لہٰذا وہ یہ شب مسجِد میں گزارنے میں کامیاب ہو جاتا ہے۔ ایک اور نکتہ اس حدیثِ پاک سے یہ بھی معلوم ہوا کہ رسولِ پاک، صاحِبِ لَولاک، سیّاحِ اَفلاک صلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم نے خاک پر سَجدہ ادا فرمایا جبھی تو خاک کے خوش نصیب ذَرّات سرورِ کائنات، شَہَنْشاہِ

موجودات صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کی نورانی پیشانی سے بے تابانہ چمٹ گئے تھے۔

بِلا حائل زمین پر سَجدہ کرنا مستحب ہے

اللہُ اکبر عَزَّوَجَلَّ ! ہمارے سرکار صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم کس قَدَر سادگی پسند ہیں، یقیناً **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے حُضُور سجدہ میں اپنی پیشانی خاک پر رکھنا اور پیشانی سے خاکِ پاک کے ذَرّات کا چمٹ جانا سرکار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کی بَہُت بڑی عاجِزی ہے۔ فُقَہائے کِرام رحمہم اللہ تعالٰی فرماتے ہیں: زمین پر بِلا حائل (یعنی مُصَلّٰی، کپڑا وغیرہ نہ ہوں) سجدہ کرنا مُسْتَحَب ہے۔(مراقِی الفلاح حصہ ۲ ص ۸۵) "مُکاشَفَۃُ الْقُلُوب" میں ہے، "حضرت عُمر بن عبدُ العزیز رضی اللہ تعالٰی عنہ صِرْف مٹّی ہی پر سَجدہ کرتے تھے۔"

(مُکاشَفَۃُ القُلوب ص ۱۸۱)

دو حج اور دو عمروں کا ثواب

امیرُ المُؤمِنِین حضرتِ مولائے کائنات، علیُّ الْمُرتَضٰی شیرِ خدا کَرَّمَ اللہُ تَعالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم سے روایت ہے کہ محمّدِ مصطَفٰے، حبیبِ کبریا صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم کا فرمانِ خوشنما ہے:

مَنِ اعْتَکَفَ فِیْ رَمَضَانَ کَانَ کَحَجَّتَیْنِ وَعُمْرَتَیْنِ۔

ترجمہ: "جس نے رَمَضانُ الْمُبارَک میں (دس دن کا) اعتِکاف کرلیا وہ ایسا ہے جیسے دو حج اور دو عمرے کئے۔"

(شُعَبُ الْاِیمان ج ۳ ص ۴۲۵ حدیث ۲۹۶۶)

گناہوں سے تحفُّظ

حضرت سیِّدُنا عبداللہ ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ سلطانِ ذی شان، رَحْمتِ عالَمیان صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ تحَفُّظ نشان ہے:

هُوَ يَعْكِفُ الذُّنُوبَ يُجْرِي لَهُ مِنَ الْحَسَنَاتِ كَعَامِلِ الْحَسَنَاتِ كُلِّهَا۔

ترجَمہ: ”اعتِکاف کرنے والا گناہوں سے بچا رہتا ہے اور اس کیلئے تمام نیکیاں لکھی جاتی ہیں جیسے ان کے کرنے والے کے لئے ہوتی ہیں۔“

(ابن ماجه ج۲ ص۳۶۵ حدیث ۱۷۸۱)

بِغیر کئے نیکیوں کا ثواب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اعتِکاف کا ایک بَہُت بڑا فائدہ یہ بھی ہے کہ جتنے دن مسلمان اِعتِکاف میں رہے گا گُناہوں سے بچا رہے گا اور جو گناہ وہ باہَر رہ کر کرتا، ان سے بھی محفوظ رہے گا۔ لیکن یہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی خاص رَحمت ہے کہ باہَر رہ کر جو نیکیاں وہ کیا کرتا تھا، اِعتِکاف کی حالت میں اگرچِہ وہ ان کو انجام نہ دے سکے گا مگر پھر بھی وہ اس کے نامہء اعمال میں بدستور لکھی جاتی رہیں گی اور اسے ان کا ثواب بھی ملتا رہے گا۔ مَثَلاً کوئی اسلامی بھائی مریضوں کی **عِیادت** کرتا تھا، اور **اِعتِکاف** کی وجہ سے یہ کام نہیں کرسکا تو وہ اس کے ثواب سے محروم نہیں ہوگا بلکہ اس کو ایسا ہی ثواب ملتا رہے گا جیسے وہ خود اس کو انجام دیتا رہا ہو۔

روزانہ حج کا ثواب

حضرت سیِّدُ نا حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے، ''**مُعْتَکِف** کو ہر روز ایک **حج** کا **ثواب** ملتا ہے۔'' (شُعَبُ الایمان، ج۳، ص۴۲۵، الحدیث ۳۹۶۸)

اِعتِکاف کی تعریف

''**مسجِد میں اللہ** عَزَّوَجَلَّ **کی رِضا کیلئے بہ نیّتِ اِعْتِکاف** ٹھہرنا **اِعْتِکاف ہے۔**'' اس کیلئے مسلمان کا عاقِل اور جَنابت اور حَیض ونِفاس سے پاک ہونا شُرط ہے۔ بُلوغ شَرط نہیں نابالغ بھی جو تمیز رکھتا ہے اگر بہ نیّتِ **اِعْتِکاف** مسجِد میں ٹھہرے تو اُس کا **اِعْتِکاف** صحیح ہے۔ (عالمگیری ج۱ ص۲۱۱)

اِعتِکاف کے لفظی معنیٰ

اِعتِکاف کے لُغوی معنیٰ ہیں، ''**دھرنا مارنا**'' مطلب یہ کہ **مُعتَکِف اللہ ربُّ العزّت** عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہِ عظمت میں اُس کی عبادت پر کمر بستہ ہو کر دھرنا مار کر پڑا رہتا ہے۔ اس کی یِہی دُھن ہوتی ہے کہ کسی طرح اس کا پروردگار عَزَّوَجَلَّ اس سے راضی ہو جائے۔

اب تو غنی کے دَر پر بستر جما دیئے ہیں

حضرت سیِّدُ نا عطاء خُراسانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورانی فرماتے ہیں، ''**مُعْتَکِف** کی مِثال اُس شخص کی سی ہے جو اللہ تعالیٰ کے دَر پر آپڑا ہو اور یہ کہہ رہا ہو، ''**یا اللہ ربُّ العزّت** عَزَّوَجَلَّ جب تک تُو میری مغفِرت نہیں فرما دے

گا میں یہاں سے نہیں ٹلوں گا۔'' (شُعَبُ الایمان ج ۳ ص ۴۲۶ حدیث ۳۹۷۰)

ہم سے فقیر بھی اب پھیری کو اُٹھتے ہوں گے

اب تو غنی کے در پر بستر جما دیئے ہیں

(حدائقِ بخشش)

اِعتِکاف کی قسمیں

اِعتِکاف کی تین[3] قسمیں ہیں ﴿۱﴾ اِعتِکافِ واجِب ﴿۲﴾ اِعتِکافِ سُنّت ﴿۳﴾ اِعتِکافِ نَفل۔

اِعتِکافِ واجِب

اِعتِکاف کی نَذْر (یعنی مَنّت) مانی یعنی زَبان سے کہا: ''میں **اللّٰہ ربُّ العِزّت** عَزَّوَجَلَّ کیلئے فُلاں دن یا اتنے دن کا **اِعتِکاف** کروں گا۔'' تو اب جتنے بھی دن کا کہا ہے اُتنے دن کا **اِعتِکاف** کرنا واجِب ہوگیا۔ یہ بات خاص کر یاد رکھئے کہ جب کبھی کسی بھی قسم کی **مَنّت** مانی جائے اُس میں یہ شَرْط ہے کہ **مَنّت** کے اَلْفاظ **زَبان** سے ادا کئے جائیں صِرف دل ہی دل میں **مَنّت** کی نیّت کرلینے سے **مَنّت** صحیح نہیں ہوتی۔ (ایسی مَنّت کا پورا کرنا واجِب نہیں ہوتا) (رَدُّالمُحتار ج ۳ ص ۴۳۰)

اِعتِکافِ سُنّت

مَنّت کا اِعتِکاف مَرد مسجِد میں کرے اور عورت **مسجِدِ بَیت** میں۔ اِس میں روزہ بھی شَرط ہے۔ (عورت گھر میں جو جگہ نَماز کیلئے مخصوص کرلے اُسے ''مسجِدِ بَیت'' کہتے ہیں) رَمَضانُ المُبارَک کے آخِری عَشرہ کا اِعتِکاف ''سُنّتِ مُؤَکّدہ عَلَی الکِفایہ'' ہے

(دُرِّمُختار معہ رَدُّالمُحتار ج ۳ ص ۴۳۰) یعنی پورے شہر میں کسی ایک نے کرلیا تو سب کی طرف سے ادا ہوگیا اور اگر کسی ایک نے بھی نہ کیا تو سبھی مجرِم ہوئے۔

(بہارِ شریعت حصّہ پنجم ص ۱۵۲)

اِس اعتِکاف میں یہ ضَروری ہے کہ رَمَضانُ المُبارَک کی **بیسویں** تاریخ کوغُروبِ آفتاب سے **پہلے پہلے** مسجِد کے اندر بہ **نیّتِ اعتِکاف** موجود ہو اور **انتیس** ۲۹ کے چاند کے بعد یا **تیس** ۳۰ کے غُروبِ آفتاب کے بعد مسجِد سے باہَر نکلے۔

(بہارِ شریعت حصّہ پنجم ص ۱۵۱)

اگر ۲۰ رَمَضانُ المُبارَک کوغُروبِ آفتاب کے بعد مسجِد میں داخِل ہوئے **تو اعتِکاف** کی سنّتِ مُؤَکَّدہ ادا نہ ہوئی بلکہ سورج ڈوبنے سے پہلے پہلے مسجِد میں تو داخِل ہوچکے تھے **مگر نیّت** کرنا بھول گئے تھے یعنی دل میں **نیّت** ہی نہیں تھی (نیّت دل کے ارادہ کو کہتے ہیں) تو اِس صورت میں بھی **اِعتِکاف** کی سنّتِ مُؤَکَّدہ ادا نہ ہوئی۔ اگر غُروبِ آفتاب کے بعد **نیّت** کی تو **نفلی اعتِکاف** ہوگیا۔ دل میں نیّت کرلینا ہی کافی ہے زَبان سے کہنا شَرط نہیں۔ البتّہ دل میں نیّت حاضِر ہونا ضَروری ہے ساتھ ہی زَبان سے بھی کہہ لینا زیادہ بہتر ہے:

اِعتِکاف کی نیّت اِس طرح کیجئے

"میں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کیلئے رَمَضانُ المُبارَک کے آخِری عَشَرہ کے

سنّتِ اِعتِکاف کی نیّت کرتا ہوں۔"

اِعتِکافِ نفل

نذر اور سنّتِ مُؤَکَّدہ کے علاوہ جو اعتِکاف کیا جائے وہ مستحب (یعنی نفلی) و سنّتِ غیر مُؤَکَّدہ ہے۔

(بہارِ شریعت حصہ ۵ ص ۱۵۲)

اِس کیلئے نہ روزہ شَرط ہے نہ کوئی وَقت کی قید۔ جب بھی مسجِد میں داخِل ہوں **اِعتِکاف** کی نیّت کر لیجئے۔ جب تک مسجِد میں رہیں گے کچھ پڑھیں یا نہ پڑھیں اِعتِکاف کا ثواب ملتا رہے گا، جب مسجِد سے باہَر نکلیں گے **اِعتِکاف** خَتم ہو جائے گا۔ میرے آقا اعلیٰحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: مذہب مُفتیٰ بِہٖ پر (نفلی) اِعتِکاف کیلئے روزہ شَرط نہیں اور ایک ساعت کا بھی ہوسکتا ہے جب سے داخِل ہو باہَر آنے تک (کیلئے) اِعتِکاف کی نیّت کر لے، انتظارِ نماز و ادائے نماز کے ساتھ اِعتِکاف کا بھی ثواب پائے گا۔ (فتاویٰ رضویہ تخریج شدہ ج ۵ ص ۶۷۴) ایک اور جگہ فرماتے ہیں: جب مسجِد میں جائے اِعتِکاف کی نیّت کر لے، جب تک مسجِد ہی میں رہے گا اِعتِکاف کا بھی ثواب پائے گا۔ (ایضاً ج ۸ ص ۹۸) **اِعتِکاف** کی نیّت کرنا کوئی مشکل کام نہیں، نیّت دل کے ارادہ کو کہتے ہیں، اگر دل ہی میں آپ نے ارادہ کر لیا کہ "میں سنّتِ **اِعتِکاف** کی نیّت کرتا ہوں۔" یہی کافی ہے اور اگر دل میں نیّت حاضِر ہے اور زَبان سے بھی یہی الفاظ ادا کر لیں تو زیادہ بہتر ہے۔ **مادری زَبان** میں

بھی نیّت ہوسکتی ہے اور اگر عَرَبی میں **نیّت** یاد کرلیں تو زیادہ مناسب ہے۔ ہوسکے تو آپ یہ عَرَبی نیّت یاد کرلیجئے: جیسا کہ "اَلْمَلْفُوظ" حصہ 2 ص 272 پر ہے:

نَوَیْتُ سُنَّةَ الْاِعْتِکَاف

ترجمہ: میں نے سنّتِ اِعْتِکاف کی نیّت کی۔

مَسْجِدُ النَّبَوِیِّ الشَّرِیف علیٰ صاحِبِہا الصّلوۃ والسلام کے قدیم اور مشہور دروازہ "بابُ الرَّحمۃ" سے داخل ہوں تو سامنے ہی سُتونِ مبارک ہے اُس پر یاددہانی کیلئے قدیم زمانے سے نُمایاں طور پر **نَوَیْتُ سُنَّةَ الْاِعْتِکَاف** لکھا ہوا ہے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب بھی آپ کسی عبادت مَثَلاً نماز، روزہ، اِحرام، طوافِ کعبہ وغیرہ کی عَرَبی میں نیّت کریں تو اس بات کا خاص خیال رکھئے کہ اس عَرَبی عبارت کے معنیٰ بھی آپ سمجھ رہے ہوں کیوں کہ نیّت دل کے ارادے کو کہتے ہیں اگر آپ نے رَٹی ہوئی "عَرَبی نیّت" کے الفاظ ادا کرلئے یا کتاب میں دیکھ کر پڑھ لئے اور دھیان کسی اور طرف لگا ہوا تھا اور ارادہ دل میں موجود نہ تھا تو نیّت سِرے سے ہوگی ہی نہیں۔ مَثَلاً آپ مسجِد میں داخِل ہوکر **نَوَیْتُ سُنَّةَ الْاِعْتِکَاف** کہیں تو دل میں بھی ارادہ ہونا لازِمی ہے کہ میں یہ **اِعْتِکاف** کی نیّت کررہا ہوں۔ یہ بات خاص طور پر ذِہن نشین کرلیں کہ یہ آخِری عَشَرۂ **رَمَضَانُ الْمُبَارَک** کا اعتِکاف نہیں یہ **نفلی اِعْتِکاف** ہے اور ایک لحہ کیلئے بھی کیا جاسکتا ہے، آپ جب

بھی مسجِد سے باہَر نکلیں گے یہ **نفلی اعتِکاف** اُسی وَقت خَتم ہوجائے گا۔

مسجِد میں کھانا پینا

یاد رکھئے! مسجِد کے اندر کھانے پینے اور سونے کی شَرعاً اجازت نہیں، اگر **اعتِکاف** کی نیّت تھی تو ضِمناً کھانے پینے اورسونے کی اجازت بھی ہوجائے گی۔ ہمارے یہاں اکثر مساجِد میں دُرُودوسلام وغیرہ کا وِرْد ہوتا ہے پھر پانی پر دم کر کے ہمارے اسلامی بھائی اس کو تبرُّکاً پیتے ہیں۔ بے شک یہ ایک بہُت اچھا عمل ہے۔ البتّہ کسی اسلامی بھائی کی **اعتِکاف** کی نیّت نہ ہو تو وہ مسجِد میں یہ پانی نہیں پی سکتا۔ اسی طرح مسجِد کے اندر جس نے اعتِکاف کی نیّت کی ہوئی تھی وُہی مسجِد کے اندر رَمَضانُ الْمُبارَك میں اِفطار کرسکتا ہے۔ مسجِدُ الحرام شریف میں بھی **آبِ زم زم** شریف پینے، اِفطار کرنے یاسونے کیلئے اِعتِکاف کی نیّت ہونی چاہئے۔ **مسجِدُالنَّبَوِیِّ الشَّریف** علٰی صاحِبِھَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام میں بھی **بلانیّتِ اعتِکاف،** پانی وغیرہ نہیں پی سکتے۔ یہاں یہ بات بھی سمجھ لینا ضَروری ہے کہ اعتِکاف کی نیّت صِرف کھانے، پینے اورسونے کیلئے نہ کی جائے، ثواب کیلئے کی جائے۔ رَدُّالمُحتار (شامی) میں ہے، اگر کوئی مسجِد میں کھانا، پینا یا سونا چاہے تو **اعتِکاف کی نیّت** کرلے۔ کچھ دیر ذِکرُ اللہ عَزَّوَجَلَّ کرے پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھاپی یا سوسکتا ہے)۔ (رَدُّالْمُحتار ج۲ ص۴۳۵)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کی جانب سے دنیا کے مختلف ممالک کے جُدا جُدا شہروں میں اجتماعی اِعتِکاف کی ترکیب کی جاتی ہے دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کی جانب سے باقاعِدہ تربیتی جَدْوَل پیش کیا جاتا ہے اِن مُعْتَکِفِین کیلئے نیّتوں کی فِہرس حاضِر کی ہے۔ جو اجتماعی اعتکاف سے الگ ہوں وہ بھی حسبِ ضَرورت نیّتیں کر کے اپنے ثواب میں اِضافے کی ترکیب فرمائیں۔

اجتماعی اعتکاف کی 41 نیّتیں

فرمانِ مصطفٰے صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم: نِيَّةُ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِّنْ عَمَلِهٖ۔

''مسلمان کی نیّت اسکے عمل سے بہتر ہے۔'' (طبرانی معجم کبیر حدیث ۵۹۴۲ ج۶ ص ۱۸۵)

اپنے اعتِکاف کی عظیمُ الشّان نیکی کے ساتھ مزید اچّھی اچّھی نیّتیں شامل کر کے ثواب میں خوب اِضافہ کیجئے۔ مکتبۃُ المدینہ کی طرف سے شائع کردہ کارڈ میں سے سرکارِ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی بیان کردہ مسجد میں جانے کی 40 نیّتوں کے ساتھ ساتھ مزید یہ نیّتیں کر کے گھر سے نکلئے، (مسجد میں آکر بھی حسبِ حال نیّتیں کی جاسکتی ہیں، جب بھی اچّھی اچّھی نیّتیں کریں ثواب کی نیّت پیشِ نظر رکھا کریں)

(۱) رَمَضانُ الْمُبارَك کے آخری دس دن (یا پورے ماہ) کے سنّتِ اعتِکاف۔ کیلئے جارہا ہوں (۲) تصوُّف کے ان مَدَنی اُصولوں (اَلِف) تَقْلِیلِ طعام (یعنی کم کھانا)

(ب) تقلیلِ کلام (یعنی کم بولنا) (ج) تقلیلِ منام (یعنی کم سونا) پر کار بند رہوں گا (۳) روزانہ پانچوں نمازیں پہلی صف میں (٤) تکبیرِ اُولیٰ کے ساتھ (۵) باجماعت ادا کروں گا (٦) ہر اذان اور (۷) ہر اِقامت کا جواب دوں گا (۸) ہر بار بمع اوّل و آخر دُرُود شریف اذان کے بعد کی دُعا پڑھوں گا (۹) روزانہ تہجد (۱۰) اِشراق (۱۱) چاشت اور (۱۲) اوّابین کے نوافِل ادا کروں گا (۱۳) تِلاوت اور (١٤) دُرُود شریف کی کثرت کروں گا (۱۵) روزانہ رات سورۃُ المُلک پڑھوں یا سُنوں گا (۱٦) کم از کم طاق راتوں میں صلوٰۃُ التّسبیح ادا کروں گا (۱۷) تمام سنّتوں بھرے حلقوں اور (۱۸) بیانات میں اوّل تا آخِر شرکت کروں گا (۱۹) رِشتے داروں اور مُلاقاتیوں کو بھی اِنفرادی کوشش کر کے سنّتوں بھرے حلقوں میں بٹھاؤں گا (۲۰) زبان پر قفلِ مدینہ لگاؤں گا یعنی فُضُول گوئی سے بچوں گا اور ممکن ہوا تو اِس نیّتِ خیر کے ساتھ ضَرورت کی بات بھی حَتَّی الامکان لکھ کر یا اشارہ سے کروں گا تا کہ فُضُول، یا بُری باتوں میں نہ جا پڑوں یا شور وغُل کا سبب نہ بن جاؤں (۲۱) مسجِد کو ہر طرح کی بدبُو سے بچاؤں گا (۲۲) مسجِد میں نظر آنے والے تنکے اور بالوں کے گچھے وغیرہ اُٹھاتے رہنے کیلئے اپنی جیب میں شاپر رکھوں گا۔ **فرمانِ مصطَفےٰ** صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم: جو مسجِد سے اَذِیّت کی چیز نکالے اللہ عزوجل اُس کیلئے جنّت میں ایک گھر بنائیگا (سُنَن ابنِ ماجہ ج۱ ص٤١٩ حدیث ٧٥٧) (۲۳) اپنے پسینے، مُنہ کی رال وغیرہ کی آلودَگی سے مسجِد کے فَرش یا دری کو بچانے کیلئے صِرف اپنی چادر یا

چٹائی پر ہی سوؤں گا (۲۴) بہ نیّتِ حیا سونے میں **پردے میں پردہ** کا ہر طرح سے خیال رکھوں گا (سوتے وقت پاجامے پر تہبند باندھ کر مزید اوپر سے چادر اوڑھ لینی مُفید ہے۔ مَدَنی قافلے میں، گھر میں اور ہر جگہ اس کا خیال رکھنا چاہئے) (۲۵) وُضو خانہ فنائے مسجد میں ہونے کی صورت میں (اگر کوئی وُضو کیلئے مُنتظِر ہو تو نشست سے ہٹ کر تیل کنگھی کیجئے) تیل کنگھی وَہیں کروں گا اور جو بال جھڑیں گے اُٹھالوں گا (۲۶) بغیر اجازت کسی کی کوئی چیز مَثَلاً اِستنجا خانے جانے کیلئے دوسروں کے چپل وغیرہ استعمال نہیں کروں گا بلکہ (۲۷) چپل، چادر تکیہ وغیرہ کسی چیز کیلئے دوسروں سے سُوال بھی نہیں کروں گا (۲۸) کھانا فِنائے مسجد میں وہ بھی کھانے کی مخصوص دری پر کھاؤں گا نَماز کی دری پر ہرگز نہیں کھاؤں گا (۲۹) کھانا کم ہونے کی صورت میں ایثار کی نیّت سے آہِستہ آہِستہ کھاؤں گا تا کہ دوسرے اسلامی بھائی زیادہ کھاسکیں۔ ایثار کا ثواب بے شُمار ہے چُنانچہ تاجدارِ رسالت، ماہِ نُبُوَّت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ بخشش نشان ہے: ''جو شخص اُس چیز کو جس کی خود اِسے حاجت ہو دوسرے کو دے دے تو **اللہ** عزَّوَجَلَّ اِسے بخش دیتا ہے۔'' (اتحاف السادۃ المتقین ج۹ ص۷۷۹) (۳۰) پیٹ کا **قُفلِ مدینہ** لگاؤں گا یعنی خواہش سے کم کھاؤں گا (۳۱) اگر کسی نے زیادتی کی تو صَبْر کروں گا اور (۳۲) اُس کو **اللہ** عزَّوَجَلَّ کی رِضا کیلئے مُعاف کروں گا (۳۳) پڑوسی **مُعتَکِف** کے ساتھ حُسنِ سُلوک کروں گا (۳۴) اپنے اِعتِکاف کے حلقے کے **نگران** کی اطاعت کروں گا (۳۵) **فکرِ مدینہ** کرتے ہوئے روزانہ **مَدَنی اِنعامات** کا کارڈ

پُر کروں گا (۳۶) اسلامی بھائیوں کے سامنے مُسکرا کر صَدَقہ کرنے کا ثواب کماؤں گا (۳۷) کوئی میری طرف دیکھ کر مسکرائے گا تو یہ دُعا پڑھوں گا: **اَضْحَکَ اللّٰہُ سِنَّکَ** یعنی (اللہ عزوجل تجھے ہنستا بَستا رکھے) (۳۸) اپنے لئے، گھر والوں، اَحباب اور ساری اُمّت کیلئے دعائیں کروں گا (۳۹) اگر کوئی **مُعْتَکِف** بیمار ہو گیا تو ممکِنہ حد تک اُس کی دلجوئی اور خدمت کروں گا (۴۰) عُمر رسیدہ **مُعْتَکِفِین** کے ساتھ بَہُت زیادہ حُسنِ سُلوک کروں گا (۴۱) دورانِ اِعْتِکاف حسبِ توفیق لنگرِ رسائل تقسیم کروں گا (ہر **مُعْتَکِف** اسلامی بھائی کی خدمت میں دردبھری مَدَنی اِلتجاء ہے کہ کم از کم 25 روپے کے مکتبۃ المدینہ کے رسائل یا سنّتوں بھرے مَدَنی پھولوں کے مَدَنی پمفلٹ ضَرور تقسیم فرمائیں اور اگر حیثیت ہو تو زیادہ تقسیم کریں۔ آنے والے مُلاقاتیوں کو سنّتوں بھرے بیان کی کیسیٹ یا رِسالہ یا کم از کم مَدَنی پھولوں کا ایک پمفلٹ ضَرور تحفے میں پیش کیا جائے کہ رَمَضانُ الْمبارَک میں ثواب زیادہ ملیگا۔ بانٹنے میں بدنظمی نہ ہو اِس کا خیال رکھنا ضَروری ہے)

اِعتکاف کس مسجِد میں کرے؟

اِعْتِکاف کیلئے تمام مساجد سے **مسجِدُالحرام** شریف افضل ہے، پھر **مسجِدُ النَّبَوِیِّ الشَّرِیف** علٰی صَاحِبِھَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام پھر **مسجِد اقصٰی** شریف (بَیتُ الْمُقَدَّس) پھر ایسی جامع مسجِد جس میں پنج وقتہ باجماعت نماز ہوتی

ہو۔ اگر جامع مسجد میں جماعت نہ ہوتی ہو تو پھر اپنے مَحَلّہ کی مسجد میں اعتِکاف کرنا افضل ہے۔ (فتحُ القدیر ج۲ ص۳۰۸)

جامع مسجد ہونا اعتِکاف کے لئے شَرْط نہیں بلکہ مسجدِ جماعت میں بھی ہوسکتا ہے۔ مسجدِ جماعت وہ ہے جس میں امام و مُؤَذِّن مقرَّر ہوں اگرچہ اس میں پنجگانہ نَماز نہ ہوتی ہو اور آسانی اس میں ہے کہ مُطلَقاً ہر مسجِد میں **اعتِکاف** صحیح ہے۔ اگرچہ وہ مسجِد جماعت نہ ہو۔ (رَدُّالمُحتَار ج۳ ص۴۲۹) خُصوصاً اِس زمانے میں کہ بعض مسجِدیں ایسی ہیں کہ جن میں نہ امام ہیں نہ مُؤَذِّن۔

(بہارِشریعت حصہ۵ ص۱۵۱)

مُعتَکِف اور احترامِ مسجِد

پیارے مُعتَکِف اسلامی بھائیو! چُونکہ آپ کو دس روز مسجِد ہی میں گزارنے ہیں اِس لئے مناسِب یِہی ہے کہ چند باتیں اِحتِرامِ مسجِد سے مُتَعَلِّق سیکھ لیجئے۔ دَورانِ اِعتِکاف مسجِد کے اندر ضَرورۃً دُنیَوی بات کرنے کی اجازت ہے لیکن دِھیمی آواز کے ساتھ اور اِحتِرامِ مسجِد کو ملحُوظ رکھتے ہوئے بات کیجئے۔ یہ نہیں ہونا چاہئے کہ آپ چِلّا کر کسی اسلامی بھائی کو بُلا رہے ہوں اور وہ بھی آپ کو چِلّا کر جواب دے رہا ہو، "ابے تبے" اور غُل غَپاڑے سے مسجِد گونج رہی ہو۔ یہ انداز ناجائز و گناہ ہے۔ یادرکھئے! مسجِد میں بِلا ضَرورت دُنیَوی بات چیت کی مُعتَکِف کو بھی اجازت نہیں۔

ان کو اللہ سے کچھ کام نہیں

سیّدُنا حَسَن بصری رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ نبیِّ رَحمت، شفیعِ اُمّت، شَہَنشاہِ نُبُوّت، تاجدارِ رسالت صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ ذی شان ہے:

یَاْتِیْ عَلَی النَّاسِ زَمَانٌ یَّکُوْنُ حَدِیْثُھُمْ فِیْ مَسَاجِدِھِمْ فِیْ اَمْرِ دُنْیَاھُمْ فَلَا تُجَالِسُوْھُمْ فَلَیْسَ لِلّٰہِ فِیْھِمْ حَاجَۃٌ.

ترجمہ: لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ مساجد میں دُنیا کی باتیں ہوں گی، تم ان کے ساتھ مت بیٹھو کہ ان کو اللہ عَزَّوَجَلَّ سے کچھ کام نہیں۔

(شُعَبُ الایمان ج۳ ص۸۷ حدیث۲۹۶۲)

اللہ تیری گمشدہ چیز نہ ملائے

حضرتِ سیّدُنا ابوہُریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے رِوایت ہے کہ سرکارِ مدینہ راحتِ قلب وسینہ، فیض گنجینہ، صاحِبِ مُعطّر پسینہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم فرماتے ہیں:

مَنْ سَمِعَ رَجُلًا یَّنْشُدُ ضَالَّۃً فِی الْمَسْجِدِ فَقُوْلُوْا لَارَدَّھَا اللّٰہُ عَلَیْکَ فَاِنَّ الْمَسَاجِدَ لَمْ تُبْنَ لِھٰذَا۔

ترجمہ: جو کسی کو مسجِد میں (با آوازِ بلند گمشدہ چیز ڈھونڈتے سُنے تو وہ کہیں، ''اللہ عَزَّوَجَلَّ وہ گمشدہ شے تجھے نہ ملائے''۔ کیونکہ مسجِدیں اس کام کیلئے نہیں بنائی گئیں۔

(صحیح مسلم ص۲۸۴ حدیث۵۶۸)

مسجد میں جوتے تلاش کرتے پھرنا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جولوگ اپنے جوتے یا کوئی اور چیز گُم ہوجانے پر مسجِد میں شور کرتے ہوئے ڈھونڈتے پھرتے ہیں ان کو بیان کردہ حدیثِ مبارَک سے دَرس حاصِل کرنا چاہئے۔ معلوم ہوا کہ ہراُس کام سے مسجِد کو بچانا ضروری ہے جس سے مسجد کا تقدُّس پامال ہوتا ہو۔ دُنیوی باتیں، ہنسی مذاق اوراسی طرح کی لَغوِیات کیلئے مسجِدیں نہیں بنائی گئیں بلکہ مسجدیں تو عبادتِ الٰہی، کیلئے بنائی گئی ہیں۔ مسجد میں بلند آواز سے گفتگو کرنے کو صحابہء کرام علیہم الرضوان کتنا ناپسند کرتے ہیں اس کا اس رِوایت سے اندازہ لگایئے۔ چُنانچہ

تو تمہیں سزا دیتا

حضرت سیِّدُنا سائِب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، میں مسجِد میں کھڑا ہوا تھا کہ مجھے کسی نے کنکری ماری۔ میں نے دیکھا تو وہ حضرتِ سیِّدُنا امیرُ الْمُؤمِنین عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے، اُنھوں نے مجھ سے (اشارہ کرکے) فرمایا: ''ان دو شخصوں کو میرے پاس لاؤ!'' میں ان دونوں کو لے آیا حضرتِ سیِّدُنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُن سے اِستِفسار فرمایا، ''تم کہاں سے تعلُّق رکھتے ہو؟ عَرض کی، '' طائف سے۔'' فرمایا ''اگر تم مدینۃ منوَّرہ کے رَہنے والے ہوتے (کیونکہ وہ مسجد کے آداب بخوبی جانتے ہیں) تو میں تمہیں ضَرور سزا دیتا (کیونکہ) تم رسولُ اللہ عزَّوَجلَّ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کی مسجِد

میں اپنی آوازیں بُلند کرتے ہو! (صحیح بخاری ج ۱ ص ۱۷۸ حدیث ٤٧٠)

مباح کلام نیکیوں کو کھا جاتا ہے

حضرتِ سیِّدُنا مُلّا علی قاری علیہ رَحْمۃُ اللہِ الباری، مُحَقِّق عَلَی الْاِطْلاق شیخ ابنِ ھُمام علیہ رحمۃُ اللہ السلام کے حوالے سے نَقل فرماتے ہیں،

"اَلْکَلَامُ الْمُبَاحُ فِی الْمَسْجِدِ مَکْرُوْہٌ یَاْکُلُ الْحَسَنَاتِ." (ترجَمہ) "مسجد میں مُباح (یعنی جائز) بات کرنا مکروہ (تحریمی) ہے اور نیکیوں کو کھا جاتا ہے۔" (مرقاۃ المفاتیح ج ۲ ص ٤٤٩)

سیِّدُنا اَنَس بن مالِک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مَروی ہے کہ سرکارِ والا تبار، بِاِذْنِ پروردگار دوجہاں کے مالِک و مختار، شہنشاہِ اَبرار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا:

اَلضَّحْکُ فِی الْمَسْجِدِ ظُلْمَۃٌ فِی الْقَبْرِ (الجامع الصغیر ص ۳۲۲ حدیث ۵۲۳۱) ترجَمہ: "مسجد میں ہنسنا قبر میں اندھیرا (لاتا) ہے۔"

قبر میں اندھیرا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مذکورہ بالا رِوایات کو بار بار پڑھئے اور **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے خوف سے لرزیئے! کہیں ایسا نہ ہو کہ مسجد میں داخل تو ہوئے ثواب کمانے مگر خوب ہنس بول کر نیکیاں برباد کر کے باہَر نکلے کہ مسجد میں دُنیا کی جائز بات بھی نیکیوں کو کھا جاتی ہے۔ لہٰذا مسجد میں پُرسکون اور خاموش رہئے۔ بیان بھی کریں یا سنیں تو سنجیدگی کے ساتھ کہ کوئی ایسی بات نہ ہو جس سے لوگوں کو ہنسی

آئے۔ نہ خود ہنسئے نہ لوگوں کو ہنسنے دیجئے کہ مسجد میں ہنسنا قبر میں اندھیرا لاتا ہے۔ ہاں ضرورتاً مسکرانا منع نہیں۔ مسجِد کے اِحترام کا ذِہن بنانے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں سفر کا معمول بنائیے۔ آپ کی ترغیب کیلئے ایک مَدَنی بہار گوش گزار کرتا ہوں چُنانچِہ

مفتیٔ دعوتِ اسلامی کا اِعتِکاف

کھُوَیلیاں کینٹ (سرحد، پاکستان) کے ایک اسلامی بھائی (عمر 52 سال) کا کچھ اس طرح بیان ہے، میں سرتاپا گناہوں میں ڈوبا ہوا تھا، بچّے جوان ہو چکے تھے پھر بھی فیشن کا بھوت نہیں اُترتا تھا۔ ماہِ رَمَضانُ المبارَک میں بابُ المدینہ کراچی سے تبلیغِ قران وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کے **عاشقانِ رسول** کا 30 دن کا مَدَنی قافِلہ **کھُوَیلیاں** تشریف لایا۔ اُس **مَدَنی قافلے** کی خصوصیّت یہ تھی کہ اُس میں دعوتِ اسلامی کی مجلسِ شوریٰ کے رُکن **مفتیٔ دعوتِ اسلامی الحاج محمد فاروق عطّاری مَدَنی** علیہ رحمۃُ اللہِ الغنی بھی شریک تھے۔ میرے بڑے صاحبزادے مجھے **مَدَنی قافلے** والے **عاشقانِ رسول** سے ملوانے لے گئے۔ **مفتیٔ دعوتِ اسلامی** قُدِّسَ سِرُّہُ السّامی کی **انفرادی کوشش** سے میں اُن کے مَدَنی قافلے کے ساتھ آخِری عَشرہ میں مُعتَکِف ہو گیا۔ **مفتیٔ دعوتِ اسلامی** قُدِّسَ سِرُّہُ السّامی کے حُسنِ

اَخلاق نے میرا دل جیت لیا، دیگر **عاشِقانِ رسول** نے بھی مجھ پر خوب اِنفرادی کوشِش کی۔ حتّٰی کہ مجھ سا سخت دل اِنسان بھی موم ہوگیا اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میرے قَلب میں **مَدَنی اِنقلاب** برپا ہوگیا۔ میں نے فیشن سے مُنہ موڑا، سنّتوں سے رِشتہ جوڑا، داڑھی مُنڈانا چھوڑا، بُرائیوں سے ناطہ توڑا اور بھرپور طریقے پر مَدَنی ماحول سے تعلُّق جوڑا۔ اَلْغَرَض میں نے گناہوں سے توبہ کرلی، داڑھی رکھ لی اور **عمامہ شریف** کا تاج سر پر سجا لیا۔ اب میری کوشِش یہ ہوتی ہے کہ جو بھی سنّت معلوم ہوجائے اُس پر عمل کروں۔ یہ بیان دیتے وقت اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی کاموں کی دھومیں مچانے کیلئے تنظیمی طور پر **حلقہ سَطح کا ذِمّہ دار** ہوں۔

آئیں گی سنّتیں جائیں گی نُحوستیں نیکیاں بھی ملیں کیجئے اعتِکاف
بَرَکتیں پائیں گے اور سُدھر جائیں گے مَدَنی ماحول میں کیجئے اعتِکاف

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

مفتیٔ دعوتِ اسلامی نے بعدِ وفات بھی مدنی قافلے کی دعوت دی

مفتیٔ دعوتِ اسلامی قُدِّسَ سِرُّہُ السَّامی کی بھی کیا بات ہے! مَدَنی ماحول میں رہ کر انہوں نے مَدَنی قافلوں میں خوب سفر کیا اور بے شمار اسلامی بھائیوں کی اصلاح کرکے اپنے

لئے ثوابِ جارِیہ کا ذخیرہ جمع کر کے ۱۸ مُحَرَّمُ الحرام ۱۴۲۷ ھ۔(17.2. 2006) کو بعدِ نمازِ جُمعہ رِحلت فرمائی اوراب دنیا سے جانے کے بعد بھی خواب میں آکر انفرادی کوشِش کے ذَرِیعے ایک اسلامی بھائی کو **مَدَنی قافلے** کا مسافر بنادیا اور پھر مَدَنی قافِلے میں پہنچ کر بھی اُس کو **جلوہ** دِکھایا اور بِاِذْنِ اللہ عَزَّوَجَلَّ مثانے کے مَرَض سے چھٹکارا دلایا چُنانچہ ایک اسلامی بھائی کا بیان ہے، میرے **مَثانے** میں کچھ عرصہ سے تکلیف تھی، میں نے خواب میں **حضرتِ قبلہ مفتیِ دعوتِ اسلامی مولیٰنا محمد فاروق عطاری مَدَنی** علیہ رَحْمۃُ اللہِ الغنی کی زِیارت کی انہوں نے مجھے مَدَنی قافِلے میں سفر کا حُکم فرمایا۔ میں نے سفر کی نیّت کرلی مگر جُمادِی الاُولیٰ (۱۴۲۷ ھ) میں سفر نہ کرسکا۔ ۲۴ **جُمادِی الآخِر** (۱۴۲۷ ھ) کو میں نے تین ۳ روزہ مَدَنی قافِلے میں **عاشِقانِ رسول** کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر اختیار کیا۔ قافِلے والی مسجد میں پہنچ کر جب لیٹا تو **مفتیِ دعوتِ اسلامی** قُدِّسَ سِرُّہُ السّامی میرے خواب میں تشریف لائے اُس وَقت آپ **پردے میں پردہ** کئے (یعنی گود میں چادر پھیلا کر رانیں وغیرہ چھپائے) تشریف فرما تھے اور کچھ مَلفوظات سے نواز رہے تھے جو میں سمجھ نہ پایا۔ جب سے مَدَنی قافلے سے واپَس آیا ہوں یہ بیان دیتے ہوئے تقریباً ایک ہفتہ ہوچکا ہے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ **مجھے مَثانے کی تکلیف سے نَجات مل چکی ہے۔**

دردِ گرچہ تمہارے مِٹانے میں ہے، نَفْع پُر آخِرت کے بنانے میں ہے

کہتے فاروق ہیں قافِلے میں چلو سب مُبلِّغ کہیں قافِلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمّد

"بسمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیم" کے اُنّیس حُرُوف کی نسبت سے مسجِد کے مُتَعَلِّق 19 مَدَنی پھول

(۱) مروی ہوا کہ ایک مسجد اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ کے حُضُور شکایت کرنے چلی کہ لوگ مجھ میں دنیا کی باتیں کرتے ہیں۔ ملائکہ اسے آتے ہوئے ملے اور بولے، ہم ان (مسجد میں دنیا کی باتیں کرنے والوں) کے ہلاک کرنے کو بھیجے گئے ہیں۔ (فتاوٰی رضویہ ج۱۶ص۳۱۲)

(۲) روایت کیا گیا ہے کہ جو لوگ غیبت کرتے (جو کہ سخت حرام اور زِنا سے بھی اَشَدّ ہے) اور جو لوگ مسجد میں دنیا کی باتیں کرتے ہیں ان کے منہ سے گندی بدبو نکلتی ہے جس سے فِرِشتے **اللّٰہ** عزوجل کے حُضُور ان کی شکایت کرتے ہیں۔" سبحٰنَ اللّٰہ جب مُباح وجائز بات بلاضَرورتِ شَرعیّہ کرنے کو مسجد میں بیٹھنے پر یہ آفتیں ہیں تو (مسجِد میں) حرام وناجائز کام کرنے کا کیا حال ہوگا! (ایضاً)

(۳) **درزی** کو اجازت نہیں کہ مسجد میں بیٹھ کر کپڑے سیئے۔ ہاں اگر بچّوں کو

روکنے اور مسجد کی حفاظت کیلئے بیٹھا تو حرج نہیں۔ اسی طرح کاتب کو (مسجد میں) اُجرت پر کتابت کرنے کی اجازت نہیں۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۱۱۰)

۴ **مسجد** کے اندر کسی قسم کا کُوڑا ہرگز نہ پھینکیں۔ سیِّدُنا شیخ عبدُالحق مُحدِّث دِہلوی علیہ رحمۃ اللہ القوی ''جذبُ القُلوب'' میں نقل کرتے ہیں کہ مسجد میں اگر خس (یعنی معمولی سا تنکا یا ذرّہ) بھی پھینکا جائے تو اس سے مسجد کو اس قدر تکلیف پہنچتی ہے جس قدر تکلیف انسان کو اپنی آنکھ میں خس (یعنی معمولی ذرّہ) پڑجانے سے ہوتی ہے۔ (جذبُ القُلوب ص ۲۵۷)

۵ **مسجد** کی دیوار، اِس کے فرش، چٹائی یا دَری کے اُوپر یا اس کے نیچے تھوکنا، ناک سِنکنا، ناک یا کان میں سے مَیل نکال کر لگانا، مسجد کی دری یا چٹائی سے دھاگہ یا تنکا وغیرہ نوچنا سب ممنوع ہے۔

۶ **ضَرورتاً** اپنے رومال وغیرہ سے ناک پُونچھنے میں کوئی مُضایقہ نہیں۔

۷ **مسجد** کا کُوڑا جھاڑ کر ایسی جگہ مت ڈالئے جہاں بے اَدَبی ہو۔

۸ **جُوتے** اُتار کر مسجد میں ساتھ لے جانا چاہیں تو گرد وغیرہ باہَر جھاڑ لیں۔ اگر پاؤں کے تلووں میں گَرد کے ذَرّات لگے ہوں تو اپنے رومال وغیرہ سے پُونچھ کر مسجد میں داخل ہوں۔

۹ **مسجد** کے وُضو خانے پر وُضو کرنے کے بعد پاؤں وُضو خانے ہی پر اچھی

طرح خُشک کر لیجئے۔ گیلے پاؤں لیکر چلنے سے مسجد کا فَرش گندا اور دَریاں مَیلی اور بد نُما ہو جاتی ہیں۔

اب میرے آقا اعلیٰحضرت، امامِ اَہلسنّت، مُجَدِّدِ دین وملّت مولیٰنا شاہ احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن کے ملفوظات شریفہ سے بعض آدابِ مسجد پیش کئے جا رہے ہیں:

۱۰ **مسجد** میں دَوڑنا یا زور سے قدم رکھنا، جس سے دَھمک پیدا ہو مَنْع ہے۔

۱۱ وُضو کرنے کے بعد اَعضائے وُضو سے ایک بھی چھینٹ پانی فرشِ مسجد پر نہ گرے۔ (یاد رکھئے! اَعضائے وُضو سے وُضو کے پانی کے قطرے فرشِ مسجد پر گرانا، ناجائز ہے)

۱۲ **مسجد** کے ایک دَرَجے سے دوسرے دَرَجے کے داخلے کے وَقت (مَثَلاً صَحْن میں داخِل ہوں تب بھی اور صَحْن سے اندرونی حصّے میں جائیں جب بھی) سیدھا قدم بڑھایا جائے حتّٰی کہ اگر صَف بچھی ہو اُس پر بھی سیدھا قدم رکھیں اور جب وَہاں سے ہٹیں تب بھی سیدھا قدم فرشِ مسجد پر رکھیں (یعنی آتے جاتے ہر بچھی ہوئی صَف پر پہلے سیدھا قدم رکھیں) یا خطیب جب مِنْبر پر جانے کا اِرادہ کرے۔ پہلے سیدھا قدم رکھے اور جب اُترے تو (بھی) سیدھا قدم اُتارے۔

۱۳ مسجِد میں اگر چھینک آئے تو کوشش کریں آہستہ آواز نکلے اسی طرح

کھانسی۔ سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم مسجِد میں زور کی چھینک کو ناپسند فرماتے۔ اسی طرح ڈکار کو ضبط کرنا چاہیے اور نہ ہو تو حَتَّی الْاِمکان آواز دَبائی جائے اگرچہ غیرِ مسجد میں ہو۔ خُصُوصاً مجلِس میں یا کسی مُعَظَّم (یعنی بُزُرگ) کے سامنے بے تَہذِیبی ہے۔ حدیث میں ہے، "ایک شَخْص نے دربارِ اقدس صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم میں ڈکار لی آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اِرشاد فرمایا: "ہم سے اپنی ڈکار دُور رکھ کہ دنیا میں جو زیادہ مدّت تک پیٹ بھرتے تھے وہ قِیامت کے دن زیادہ مدّت تک بھوکے رہیں گے۔" (شرحُ السُّنّۃ ج ۷ ص ۲۹۴ حدیث ۲۹٤٤) اور جَماہی میں آواز کہیں بھی نہیں نکالنی چاہیے۔ اگرچہ مسجد سے باہَر تنہا ہو کیونکہ یہ شَیطان کا قَہقَہہ ہے۔ جَماہی جب آئے حَتَّی الْاِمْکان منہ بند رکھیں منہ کھولنے سے شیطان منہ میں تھوک دیتا ہے۔ اگر یوں نہ رُکے تو اُوپر کے دانتوں سے نیچے کا ہونٹ دبالیں۔ اور اس طرح بھی نہ رُکے تو حَتَّی الْاِمْکان منہ کم کھولیں اور اُلٹا ہاتھ اُلٹی طرف سے منہ پر رکھ لیں۔ چُونکہ جَماہی شیطان کی طرف سے ہے اور اَنبیاءِ کرام علیہمُ الصَّلٰوۃ وَالسَّلام اِس سے محفوظ ہیں۔ لہٰذا جماہی آئے تو یہ تصوُّر کریں کہ "اَنْبِیاءِ کرام علیہم الصلٰوۃ والسلام کو جماہی نہیں آتی۔" اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ فوراً رُک جائیگی۔ (رَدُّالْمُحتار ج ۲ ص ٤١٣)

فرمانِ مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور وہ مجھ پر درود شریف نہ پڑھے تو وہ لوگوں میں سے کنجوس ترین شخص ہے۔

۱۴ **تَمَسخُر** (مَسخرہ پن) ویسے ہی ممنوع ہے اور مسجد میں سخت ناجائز۔

۱۵ **مسجد** میں ہنسا منع ہے کہ قبر میں تاریکی (یعنی اندھیرا) لاتا ہے۔ موقع کے لحاظ سے تَبَسُّم میں حرج نہیں۔

۱۶ **مسجد** کے فرش پر کوئی چیز پھینکی نہ جائے بلکہ آہستہ سے رکھ دی جائے۔ موسمِ گرما میں لوگ پنکھا جھلتے جھلتے پھینک دیتے ہیں (مسجد میں ٹوپی، چادر وغیرہ بھی نہ پھینکیں اسی طرح چادر یا رومال سے فرش اس طرح نہ جھاڑیں کہ آواز پیدا ہو) یا لکڑی، چھتری وغیرہ رکھتے وقت دُور سے چھوڑ دیا کرتے ہیں۔ اس کی مُمانعت ہے۔ غَرَض مسجد کا احترام ہر مسلمان پر فرض ہے۔

۱۷ **مسجد** میں حَدَث (یعنی ریح خارج کرنا) منع ہے ضَرورت ہو تو (جو اعتِکاف میں نہیں ہیں وہ) باہَر چلے جائیں۔ لہٰذا **مُعتکِف** کو چاہیے کہ ایّامِ **اعتِکاف** میں تھوڑا کھائے، پیٹ ہلکا رکھے کہ قضائے حاجت کے وَقت کے سوا کسی وَقت اِخراجِ ریح کی حاجت نہ ہو۔ وہ اس کے لئے باہَر نہ جا سکے گا۔ (البتہ اِحاطۂ مسجد میں موجود بیتُ الخَلاء میں ریح خارج کرنے کیلئے جا سکتا ہے)

۱۸ قِبلہ کی طرف پاؤں پھیلانا تو ہر جگہ منع ہے۔ مسجد میں کسی طرف نہ پھیلائے کہ یہ خِلافِ آدابِ دربار ہے۔ حضرتِ ابراہیم بن اَدھم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مسجِد میں تنہا بیٹھے تھے، پاؤں پھیلا لیا، گوشۂ مسجد سے ہاتِف نے

آواز دی، ''ابراہیم! بادشاہوں کے حُضور میں یوں ہی بیٹھتے ہیں؟'' مَعاً (یعنی فوراً) پاؤں سمیٹے اور ایسے سمیٹے کہ وَقتِ انتقال ہی پھیلے۔ (چھوٹے بچوں کو بھی پیار کرتے، اُٹھاتے، لِٹاتے وقت احتیاط کریں کہ ان کے پاؤں قبلہ کی طرف نہ ہوں اور مُتاتے (پوٹی کرواتے) وقت بھی ضروری ہے کہ اُس کا رُخ قبلہ کی طرف نہ ہو)

استعمال شُدہ جُوتا مسجِد میں پہن کر جانا گستاخی و بے اَدَبی ہے۔

(مُلَخَّصاً از الملفوظ حصہ دُوُم ص ۳۷۷)

مسجِدوں کو خوشبودار رکھئے!

اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرتِ سَیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت فرماتی ہیں ''حُضُورِ پُرنور، **شافِعِ یومُ النُّشُور** صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نے مَحَلّوں میں مسجِدیں بنانے کا حکم دیا اور یہ کہ وہ صاف اور خوشبودار رکھی جائیں۔''

(سُنَنِ ابی داوٗد ج ۱ ص ۱۹۷ حدیث ۴۵۵)

ایئر فریشنر سے کینسر ہو سکتا ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا مسجِدیں بنانا اور انہیں عُود لوبان اور اگربتی وغیرہ سے خوشبودار رکھنا کارِثواب ہے۔ مگر مسجِد میں دِیا سَلائی (یعنی ماچس کی تیلی) نہ جلایئے کہ اس سے بارُود کی **بدبو** نکلتی ہے

اور مسجِد کو **بد بُو** سے بچانا واجِب ہے۔ بارُود کا **بَدبُودار** دُھواں اندر نہ آنے پائے اتنی دُور باہَر سے لُوبان یا اگربتّی وغیرہ سُلگا کر مسجد میں لایئے۔ اگربتّیوں کو کسی بڑے طشت وغیرہ میں رکھنا ضَروری ہے تاکہ اِس کی راکھ مسجِد کے فرش وغیرہ پر نہ گرے۔ اگربتّی کے پیکٹ پر اگر جاندار کی تصویر بنی ہوئی ہو تو اُس کو کُھرچ ڈالئے۔ مسجِد (نیز گھروں اور کاروں وغیرہ) میں ''ایئر فریشنر'' (AIR FRESHNER) سے خوشبو کا چھڑکاؤ مت کیجئے کہ اُس کے کیمیاوی مادّے فضاء میں پھیل جاتے اور سانس کے ذَریعے **پھیپھڑوں** میں پہنچ کر نقصان پہنچاتے ہیں۔ ایک طِبّی تحقیق کے مطابق ایئر فریشنر کے استعمال سے جِلد کا سرطان یعنی (SKINCANCER) ہوسکتا ہے۔

منہ میں بد بو ہو تو مسجد میں جانا حرام ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بھوک سے کم کھانے کی عادت بنایئے یعنی ابھی خواہش باقی ہو کہ ہاتھ روک لیجئے۔ اگر خوب ڈٹ کر کھاتے رہے، اور وَقت بے وَقت سیخ کباب، برگر، آلو چھولے، پزے، آئسکریم، ٹھنڈی بوتلیں وغیرہ پیٹ میں پہنچاتے رہے، پیٹ خراب ہو گیا اور خدانخواستہ ''گندہ دَہنی'' یعنی **مُنہ سے بد بُو** آنے کی بیماری لگ گئی تو سخت امتحان ہو جائے گا، کیوں کہ مُنہ سے **بدبُو** آتی ہو تو مسجِد کا داخِلہ **حرام** ہے، یہاں تک کہ جس وَقت

مُنہ سے **بد بو** آرہی ہو اُس وَقت باجماعت نماز پڑھنے کے لئے بھی مسجد میں آنا گُناہ ہے۔ چُونکہ فکرِ آخِرت کی کمی کے باعِث لوگوں کی بھاری اکثریت میں کھانے کی حِرص زِیادہ اور آج کل ہر طرف ''فوڈ کلچر'' کا دَور دَورہ ہے، اِس وجہ سے ایک تعداد ہے جن کے منہ سے **بد بُو** آتی ہے۔ مجھے بارہا کا تجرِبہ ہے کہ جب کوئی منہ قریب کر کے بات کرتا ہے تو اُس کے **منہ کی بدبو** کے سبب سانس روکنا پڑتا ہے۔ بعض اَوقات امام ومُؤَذِّن کو بھی **گندہ دہنی** کا مرض ہو جاتا ہے، ایسا ہو تو انہیں فوراً چھٹیاں لے کر علاج کروانا چاہئے کیوں کہ منہ میں **بد بو** ہونے کی صورت میں مسجِد کے اندر داخِل ہونا **حرام** ہے۔ افسوس! بد بُو دار منہ والے کئی افراد مَعاذَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ مسجِد کے اندر مُعتکِف بھی ہو جاتے ہیں۔ رَمَضانُ المُبارَک میں کباب سموسے اور دیگر تلی ہوئی چیزیں اور طرح طرح کی مُرغّن غذائیں ٹھونس ٹھانس کر کھانے کے سبب منہ کی بد بُو کے مریضوں میں اِضافہ ہو جاتا ہے، اِس کا بہترین علاج یہ ہے کہ سادہ غذا اور وہ بھی بھوک سے کم کھائے اور ہاضمہ دُرُست رکھے۔ صِرْف مُنہ ہی کی **بد بُو** نہیں ہر طرح کی **بد بُو** سے مسجِد کو بچانا **واجب** ہے۔

مُنہ میں بدبو ہو تو نماز مکروہ ہوتی ہے

فتاوٰی رضویہ جلد 7 صَفحہ 384 پر ہے: مُنہ میں **بدبُو** ہونے کی حالت میں (گھر میں پڑھی جانے والی) نماز بھی مکروہ ہے اور ایسی حالت میں مسجد جانا **حرام** ہے جب تک مُنہ صاف نہ کر لے۔ اور دوسرے نمازی کو ایذا پہنچنی **حرام** ہے، اور دوسرا نمازی نہ بھی ہو تو بھی **بد بُو** سے ملائکہ کو ایذا پہنچتی ہے۔ **حدیث** میں ہے: ''جس چیز سے انسان تکلیف محسوس کرتے ہیں فرشتے بھی ان سے تکلیف محسوس کرتے ہیں۔

(صحیح مسلم ص ۲۸۲ حدیث ۵٦٤)

بدبودار مرہم لگا کر مسجد میں آنے کی ممانعت

میرے آقا **اعلیٰ حضرت** رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: ''جس کے بدن میں **بد بُو** ہو کہ اُس سے نمازیوں کو ایذا ہو مثلاً مَعاذَاللہ **گندہ دَہَن** (یعنی جس کو مُنہ سے بدبُو آنے کی بیماری ہو) **گندہ بغل** (یعنی جس کو بغل سے بدبُو آنے کا مرض ہو) یا جس نے **خارِش** وغیرہ کے باعِث **گندھک** ملی (یا کوئی سا بدبُودار مرہم یا لوشن لگایا) ہو اُسے بھی مسجِد میں نہ آنے دیا جائے۔''

(فتاوٰی رضویہ تخریج شدہ ج ۸ ص ۷۲)

کچّی پیاز کھانے سے بھی منہ بدبودار ہوجاتا ہے

کچّی مُولی، کچّی پیاز، کچّا لہسن اور ہر وہ چیز کہ جس کی **بُو** ناپسند ہو اسے کھا کر مسجد میں اُس وَقت تک جانا جائز نہیں جب تک کہ ہاتھ مُنہ وغیرہ میں **بُو** باقی ہو کہ فِرِشتوں کو اس سے تکلیف ہوتی ہے۔ **حدیث شریف** میں ہے **اللہ** کے مَحبوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ''جس نے پیاز، لہسن یا گَندَنا (لہسن سے مُشابہ ایک ترکاری) کھائی وہ ہماری مسجد کے قریب ہرگز نہ آئے۔'' اور فرمایا: ''اگر کھانا ہی چاہتے ہو تو پکا کر اس کی **بُو** دُور کرلو۔'' (صحیح مسلم ص ۲۸۲ حدیث ٥٦٤ دار ابن حزم بیروت)

صَدْرُ الشَّرِیْعه بَدْرُ الطَّرِیقه علامہ مولٰینا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: ''مسجد میں کچّا لہسن اور کچّی پیاز کھانا یا کھا کر جانا جائز نہیں جب تک کہ **بُو** باقی ہو۔ اور یہی حکم ہر اُس چیز کا ہے جس میں **بُو** ہو جیسے گَندَنا (یہ لہسن سے ملتی جلتی ترکاری ہے) مُولی، کچّا گوشت اور مٹّی کا تیل، وہ دِیاسَلائی جس کے رگڑنے میں بُو اُڑتی ہو، رِیاح خارِج کرنا وغیرہ وغیرہ۔ جس کو **گندہ دَہَنی** کا عارِضہ (یعنی منہ سے بدبُو آنے کی بیماری) یا کوئی بدبودار زَخم ہو یا کوئی بدبُودار دوا لگائی ہو تو جب تک بُو

مُنقطِع (یعنی ختم) نہ ہو اُس کو مسجد میں آنے کی مُمانعت ہے۔

(بہارِ شریعت حصہ ۳ ص ۱۰٤)

کچی پیاز والے کچومر اور رائتے سے محتاط رہیے

کچی پیاز والے چنے، چھولے، رائتے اور کچومر نیز کچے لہسن والے اَچار چٹنی وغیرہ کھانے سے نماز کے اوقات میں پرہیز کیجئے۔ بعض اوقات کباب سموسے وغیرہ میں بھی کچی پیاز اور کچے لہسن کی بُو محسوس ہوتی ہے لہٰذا نماز سے پہلے ان کو بھی نہ کھایئے۔ ایسی بُو والی چیزیں مسجد میں لانے کی بھی اجازت نہیں۔

بدبودار منہ لیکر مسلمانوں کے مجمع میں جانے کی مُمانعت

مُفسّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں: مسلمانوں کے مَجْمَعوں، درسِ قراٰن کی مجلسوں، عُلَمائے دین واولیائے کامِلین کی بارگاہوں میں بدبُودار مُنہ لے کر نہ جاؤ۔ (مراۃ ج ٦ ص ۲۵) مزید فرماتے ہیں: جب تک مُنہ میں **بدبُو** رہے گھر میں ہی رہو، مسلمانوں کے جلسوں، مَجْمَعوں میں نہ جاؤ۔ حُقّہ پینے والے، تمباکو والا پان کھا کر کُلّی نہ کرنے والوں کو اِس سے عبرت پکڑنی چاہئے۔ فُقَہائے کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ تعالٰی فرماتے ہیں: جسے **گندہ دَہنی** کی بیماری ہو اُسے مسجدوں کی حاضری مُعاف ہے۔

(مراۃ ج ٦ ص ۳٦)

نَمازکے اَوقات میں کچّی پیاز کھانا کیسا؟

سُوال: ''گندہ دَہَن'' کو مسجد کی حاضِری مُعاف ہے، تو کیا کچّی پیاز والا رائتہ یا گھومریا ایسے کباب سموسے جن میں لہسن پیاز برابر پکے ہوئے نہ ہوں اور اُن کی بُو آتی ہو یا مَسلی ہوئی باجرے کی روٹی جس میں کچّا لہسن شامل ہوتا ہے ایسی غذا وغیرہ جماعت سے کچھ دیر پہلے اس نیّت سے کھا سکتے ہیں کہ مُنہ میں بُو ہو جائے اور مسجد کی جماعت واجِب نہ رہے!

جواب: ایسا کرنا جائز نہیں۔ مَثَلاً نَمازِ مغرِب کے بعد ایسا کچُومر یا سَلاد وغیرہ نہ کھائے جس میں کچّی مولی یا کچّی پیاز یا کچّا لہسن ہو کیوں کہ عشاء کی نَماز کا وَقْت قریب ہوتا ہے اور اِتنی جلدی منہ صاف کر کے مسجد میں پہنچنا دُشوار۔ ہاں اگر جلد مُنہ صاف کرنا مُمکِن ہے یا کسی اور وجہ سے مسجد کی حاضِری سے معذور ہے مَثَلاً عورت۔ یا نَماز پڑھنے میں ابھی کافی دیر ہے اُس وقت تک **بُو خَتْم** ہو جائیگی تو کھانے میں مُضایَقہ نہیں۔ میرے آقا **اعلیٰ حضرت** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: کچّا لہسن پیاز کھانا کہ بلا شُبہ حلال ہے اور اُسے کھا کر جب تک **بُو** زائل نہ ہو مسجد میں جانا ممنوع مگر جو حُقّہ ایسا کَثِیف (گاڑھا) و بے اِہتمام ہو کہ مَعَاذَاللہ تَغَیُّرِ باقی (یعنی دیر پا بدبُو) پیدا کرے کہ وقتِ جماعت

تک گلّی سے بھی **بکُلّی** (یعنی مکمّل طور پر) زائل نہ ہو تو قُربِ جماعت میں اس کا پینا شرعاً ناجائز کہ اب وہ ترکِ جماعت و ترکِ سجدہ یا **بدبو** کے ساتھ دُخولِ مسجد کا مُوجِب (سبب) ہو گا اور یہ دُونوں ممنوع و ناجائز ہیں اور (یہ شَرعی اُصول ہے کہ) ہر مُباح فی نَفسِہٖ (یعنی ہر وہ کام جو حقیقت میں جائز ہو مگر) امرِ ممنوع کی طرف **مُؤدّی** (یعنی ممنوع کام کی طرف لے جانے والا) ہو ممنوع و ناروا (یعنی ناجائز) ہے۔ (فتاوٰی رضویہ ج ۲۵ ص ۹۴)

منہ کی بدبو معلوم کرنے کا طریقہ

اگر مُنہ میں کوئی تغیُّرِ رائحہ (یعنی بدبُو) ہو تو جتنی بار مسواک اور کلّیوں سے اس (بدبُو) کا اِزالہ (یعنی دُور کرنا ممکن) ہو (اُتنی بار کلّیاں وغیرہ کرنا) لازِم ہے، اِس کے لیے کوئی حد مقرّر نہیں۔ بدبُو دار کثیف (گاڑھا) بے احتیاطی کا **حُقّہ** پینے والوں کو اس کا خیال (رکھنا) سخت ضَروری ہے اور اُن سے زیادہ **سگرٹ** والے کو کہ اس کی بدبُو مُرَکّب تمباکو سے سخت تر اور زیادہ دیرپا ہے اور ان سب سے زائد اَشَدّ ضَرورت **تمباکو** کھانے والوں کو ہے جن کے منہ میں اُس کا جِرم (یعنی دھوئیں کے بجائے خود تمباکو ہی) دَبا رہتا ہے اور منہ اپنی **بدبُو** سے بَسا دیتا ہے۔ یہ سب لوگ وہاں تک مِسواک اور کُلّیاں کریں کہ مُنہ بالکل صاف ہو جائے

اور **بُو** کا اصلاً نشان نہ رہے اور اس کا امتحان یوں ہے کہ ہاتھ اپنے مُنہ کے قریب لے جا کر مُنہ کھول کر زور سے تین بار حلق سے پوری سانس ہاتھ پر لیں اور معاً (فوراً) سونگھیں۔ بغیر اس کے اندر کی **بد بُو** خود کم محسوس ہوتی ہے اور جب مُنہ میں **بدبُو** ہو تو مسجد میں جانا **حرام**، نَماز میں داخِل ہونا منع۔ وَاللہُ الہادی۔

(فتاوٰی رضویہ تخریج شدہ ج اول ص ۶۲۳)

مُنہ کی بدبُو کا عِلاج

اگر کسی چیز کے کھانے کے سبب مُنہ میں **بدبُو** آتی ہو تو ہرا دھنیہ چبا کر کھایئے نیز گلاب کے تازہ یا سُوکھے ہوئے پھولوں سے دانت مانجھئے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ فائدہ ہوگا۔ ہاں اگر پیٹ کی خرابی کی وجہ سے **بدبُو** آتی ہو تو "کم خوری" کی سعادت حاصِل کر کے بھوک کی بَرَکتیں لوٹنے سے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ٹانگوں اور بدن کے مختلف حصّوں کے دَرد، قَبْض، سینے کی جَلَن، مُنہ کے چھالے، بار بار ہونے والے نزلے کھانسی اور گلے کے درد، مَسُوڑھوں میں خون آنا وغیرہ بَہُت سارے اَمراض کے ساتھ ساتھ **مُنہ کی بدبو** سے بھی جان چھوٹ جائے گی۔ بھوک باقی رہے اس طرح سے کم کھانے میں **80 فیصد اَمراض** سے بچت ہو سکتی ہے۔ (تفصیلی معلومات کیلئے فیضانِ سنّت کے باب "پیٹ کا قفلِ مدینہ" کا مُطالَعہ فرمایئے) اگر نَفس کی

حِرص کا علاج ہو جائے تو کئی جسمانی اور روحانی امراض خود ہی دم توڑ جائیں۔

رضاؔ نفس دشمن ہے دم میں نہ آنا
کہاں تم نے دیکھے ہیں چندرانے والے

مُنہ کی بدبو کا مَدَنی علاج

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَی النَّبِیِّ الطَّاھِرِ.

مُندَرَجۂ بالا دُرُود شریف موقع بہ موقع ایک ہی سانس میں گیارہ مرتبہ پڑھ لیجئے اِن شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ مُنہ کی **بدبو** زائل ہو جائیگی۔ ایک ہی سانس میں پڑھنے کا بہتر طریقہ یہ ہے کہ مُنہ بند کر کے آہستہ آہستہ ناک سے سانس لینا شُروع کیجئے اور مُمکِنہ حد تک ہوا پھیپھڑوں میں بھر لیجئے۔ اب **دُرُود شریف** پڑھنا شُروع کیجئے۔ چند بار اس طرح مَشق کریں گے تو سانس ٹوٹنے سے قبل اِن شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ مکمّل گیارہ بار دُرُود شریف پڑھنے کی ترکیب بن جائے گی۔ مذکورہ طریقے پر ناک سے گہرا سانس لیکر ممکن حد تک روک رکھنے کے بعد مُنہ سے خارِج کرنا صحت کیلئے انتہائی مفید ہے۔ دن بھر میں جب جب موقع ملے بالخصوص کُھلی فضاء میں روزانہ چند بار تو ایسا کر ہی لینا چاہئے۔ مجھے (سگِ مدینہ عُفِیَ عَنْہُ) ایک سن رسیدہ حکیم صاحب نے بتایا تھا کہ میں سانس لینے کے بعد آدھے گھنٹے تک (یا کہا) دو گھنٹے

تک ہوا کو اندر روک لیتا ہوں اور اِس دوران اپنے وِرد وَ ظائف بھی پڑھ سکتا ہوں۔ بقول اُن حکیم صاحِب کے سانس روکنے کے ایسے ایسے مُشّاق (یعنی مشق کر کے ماہر ہو جانے والے لوگ) بھی دنیا میں ہوتے ہیں کہ صبح سانس لیتے ہیں تو شام کو نکالتے ہیں!

اِستنجا خانے مسجد سے کتنی دُور ہونے چاہئیں

بارگاہِ رضویّت میں سُوال ہوا کہ نَمازیوں کیلئے **اِستِنجاء خانے** مسجِد سے کتنی دُور بنانے چاہئیں؟ اِس پر میرے آقا **اعلیٰ حضرت** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے جواباً ارشاد فرمایا: مسجِد کو **بُو** سے بچانا واجب ہے وَلہٰذا مسجِد میں مٹّی کا تیل جلانا **حرام**، مسجِد میں دِیاسلائی (یعنی بدبودار بارُود والی ماچس کی تیلی) سُلگانا **حرام**، حتّٰی کہ حدیث میں ارشاد ہوا: مسجِد میں کچّا گوشْت لے جانا جائز نہیں۔ (ابنِ ماجہ ج ۱ ص ۴۱۳ حدیث ۷۴۸ دار المعرفۃ بیروت) حالانکہ کچّے گوشْت کی **بُو** بہُت **خَفِیف** (یعنی ہلکی) ہے۔ تو جہاں سے مسجِد میں **بُو** پہنچے وہاں تک (اِستِنجاء خانے بنانے کی) مُمانَعَت کی جائے گی۔ (فتاوٰی رضویہ ج ۱۶ ص ۲۳۲) کچّے گوشْت کی بدبُو ہلکی ہوتی ہے جب یہ بھی مسجِد میں لے جانا جائز نہیں تو کچّی مچھلی لے جانا بدَرَجۂ اَولیٰ ناجائز ہوگا کیوں کہ اس کی بُو گوشت سے زیادہ تیز ہوتی ہے بلکہ بعض اوقات پکانے والوں کی بے احتیاطی کے سبب اِس کا سالن کھانے سے بھی ہاتھ

فرمانِ مصطفٰی

اور مُنہ میں ناگوار بُو ہو جاتی ہے۔ ایسی صورت میں بُو دُور کئے بِغیر مسجِد میں نہ جائے۔ اِستنجا خانوں کی جب صَفائی کی جاتی ہے اُس وَقْت بد بُو کافی پھیلتی ہے لہٰذا (اِستنجا خانے اور مسجِد کے درمیان) اتنا فاصلہ رکھنا ضَروری ہے کہ صَفائی کے موقع پر بھی **بد بُو** مسجِد میں داخِل نہ ہو سکے۔ اِستنجاء خانے اِحاطۂ مسجِد میں کُھلتے ہوں تو ضَرورتاً دیوار پاٹ کر باہَر کی جانب دروازے سے نِکال کر بھی بد بُو سے مسجِد کو بچایا جاسکتا ہے۔

اپنے لباس وغیرہ پر غور کرنے کی عادت بنایئے

مسجِد میں **بدبُو** لے جانا حرام ہے۔ نیز **بد بو** والے شخص کا داخِل ہونا بھی **حرام** ہے۔ مسجِد میں کسی تنکے سے خِلال بھی نہ کریں کہ جو پابندی سے ہر کھانے کے بعد خِلال کے عادی نہیں ہوتے ان کے دانتوں کے خَلاؤں سے بدبُو نکلتی ہے۔ **مُعتکِف** فِنائے مسجِد میں بھی اتنی دُور دانتوں کا خِلال کرے کہ بدبُو اصل مسجِد میں داخِل نہ ہو۔ بد بودار زَخْم والا یا وہ مریض جس نے پیشاب کی تھیلی (URINBAG ✿ STOOL BAG) لگائی ہوئی ہے وہ مسجِد میں داخِل نہ ہوں۔ اِسی طرح لیباٹری ٹیسٹ کروانے کیلئے لی ہوئی خون یا پیشاب کی شیشی، ذَبیحہ کے بوَقتِ ذَبْح نکلے ہوئے خون سے آلود کپڑے وغیرہ کسی

چیز میں چُھپا کر بھی مسجِد کے اندر نہیں لے جا سکتے چُنانچِہ فُقَہائے کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ تعالٰی فرماتے ہیں: مسجِد میں نَجاست لے کر جانا اگرچِہ اس سے مسجِد آلودہ نہ ہو یا جس کے بدن پر نَجاست لگی ہو اس کو مسجِد میں جانا مَنْع ہے۔ (رَدُّالْمُحتار ج ۱ ص ۶۱۴) مسجِد میں کسی برتن کے اندر پیشاب کرنا یا فَصد کا خون لینا بھی جائز نہیں۔'' (دُرِّمُختار ج ۱ ص ۶۱۴) پاک بدبُو چُھپی ہوئی ہو جیسا کہ اکثر لوگوں کے بدن میں پسینے کی بدبُو ہوتی ہے مگر لباس کے نیچے چُھپی ہوئی ہوتی ہے اور محسوس نہیں ہوتی تو اِس صورت مسجِد کے اندر جانے میں کوئی حَرَج نہیں۔ اِسی طرح اگر رومال میں پسینے وغیرہ کی بدبو ہے تو مسجِد کے اندر نہ نکالے، جیب ہی میں رہنے دے، اگر عمامہ یا ٹوپی اُتارنے سے پسینے یا میل کُچیل وغیرہ کی بدبُو آتی ہے تو مسجِد میں نہ اُتارے۔ اِسی طرح کچّا گوشْت یا کچّی مچھلی وغیرہ اِس طرح پیک کئے ہوئے ہیں کہ بدبُو نہیں آتی تو مسجِد میں لے جانے میں حرج نہیں۔ چُنانچِہ اِس کی مثال دیتے ہوئے مُفَسّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں: ''ہاں اگر کسی صورت سے مِٹّی کے تیل کی بدبُو اُڑادی جائے یا اِس طرح لیمپ وغیرہ میں بند کیا جائے کہ اس کی بدبُو ظاہر نہ ہو تو (مسجِد میں) جائز ہے۔'' (فتاوٰی نعیمیہ ص ۶۵) ہر مسلمان کو اپنے مُنہ، بدن، رومال، لباس اور جوتی چپّل وغیرہ پر غور کرتے رہنا چاہئے کہ اس

میں کہیں سے بدبُو تو نہیں آرہی اور ایسا مَیلا کُچیلا لباس پہن کر بھی مسجد میں نہ آئیں جس سے لوگوں کو گھن آئے۔ افسوس! دُنیوی افسروں وغیرہ کے پاس تو عمدہ لباس پہن کر جائیں اور اپنے پیارے پیارے پَروَردگار عزوجل کے دربار میں حاضری کے وقت نَفاست کا کوئی اہتمام نہ کریں۔ مسجِد میں آتے وقت انسان کم از کم وہ لباس تو پہنے جو دعوتوں میں پہن کر جاتا ہے۔ مگر اِس بات کا خیال رکھئے کہ لباس شَرِیعت و سنّت کے مطابق ہو۔

مسجِد میں بچّے کو لانے کی مُمانَعت

سلطانِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، فیض گنجینہ، صاحِبِ مُعَطَّر پسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم کا فرمانِ باقرینہ ہے: مسجِدوں کو **بچّوں** اور **پاگلوں** اور خرید وفروخت اور جھگڑے اور **آواز بُلند کرنے** اور حُدود قائم کرنے اور تلوار کھینچنے سے بچاؤ۔ (ابنِ ماجہ ج ۱ ص ۴۱۵ حدیث ۷۵۰)

ایسا بچّہ جس سے نَجاست (یعنی پیشاب وغیرہ کردینے) **کا خطرہ ہو اور پاگل کو مسجِد کے اندر لے جانا حرام ہے اگر نَجاست کا خطرہ نہ ہو تو مکروہ۔** جو لوگ جُوتیاں مسجِد کے اندر لے جاتے ہیں ان کو اِس کا خیال رکھنا چاہئے کہ اگر نَجاست لگی ہو تو صاف کرلیں اور جوتا پہنے مسجِد میں چلے جانا بے اَدَبی ہے

(ردالمحتار ج۲ ص۵۱۸)

بچّہ یا پاگل (یا بے ہوش یا جس پر جِنّ آیا ہوا ہو اس) کو دم کروانے کیلئے بھی مسجد میں لے جانے کی شریعت میں اجازت نہیں۔ چھوٹے بچّہ کو اچھی طرح کپڑے میں لپیٹ کر بلکہ "پیکنگ" کر کے بھی نہیں لاسکتے۔ اگر آپ بچّہ وغیرہ کو مسجد میں لانے کی بھول کر چکے ہیں تو برائے کرم! فوراً توبہ کر کے آئندہ نہ لانے کا عہد کیجئے۔ ہاں فنائے مسجد مثلاً امام صاحب کے حُجرہ میں بچّہ کو لے جاسکتے ہیں جبکہ مسجد کے اندر سے نہ گزرنا پڑے۔

گوشت مچھلی بیچنے والے

گوشت یا مچھلی بیچنے والے کے لباس میں سخت **بدبو** ہوتی ہے لہٰذا ان کو چاہئے کہ فارغ ہو کر اچھی طرح نہائیں، صاف لباس زیبِ تن فرمائیں، خوشبو لگائیں اور پھر مسجد میں آئیں۔ نہانا اور خوشبو لگانا شَرط نہیں صِرف مشورۃً عرض کیا ہے، کوئی بھی ایسی ترکیب کریں کہ بدبو مکمّل طور پر زائل (یعنی دُور) ہو جائے۔

بعض غِذاؤں کی وجہ سے پسینے میں بدبو

بعض غِذائیں ایسی ہوتی ہیں جن کے کھانے سے **بدبو دار پسینہ** آتا ہے ایسے اَفراد غذائیں تبدیل کریں۔

مُنہ کی صفائی کا طریقہ

جو مِسواک اور کھانے کے بعد خِلال کی سنّت ادا نہیں کرتے اور دانتوں کی صفائی کرنے میں سُست ہوتے ہیں اکثر اُن کے مُنہ **بدبو دار** ہوتے ہیں۔ صِرف

رَسمی طور پر مِسواک اور خِلال کا تِنکا دانتوں سے مَس کر دینا کافی نہیں ہوتا۔ مُسُوڑھے زخمی نہ ہوں اس اِحتیاط کے ساتھ مُمکِنہ صورت میں غِذا کا ایک ایک ذرّہ دانتوں سے نکالنا ہوگا ورنہ دانتوں کے درمیان غِذائی اَجزاء پڑے پڑے سڑتے اور سخت سڑانڈ کا باعِث بنتے رہیں گے۔ دانتوں کی صَفائی کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ کوئی چیز کھانے اور چائے وغیرہ پینے کے بعد اور اِس کے علاوہ بھی جب جب مَوقع ملے مَثَلاً بیٹھے بیٹھے کوئی کام کر رہے ہیں اُس وَقت پانی کا گھونٹ منہ میں بھر لیں اور جُنبِش دیتے رہیں یعنی ہلاتے رہیں، اِس طرح مُنہ کا کچرا اور مَیل کُچیل صاف ہوتا رہے گا۔ سادہ پانی بھی چل جائے گا اور اگر نمک والا نیم گرم پانی ہو تو یہ اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ بہترین ''ماؤتھ واش'' ثابت ہوگا۔

داڑھی کو بدبو سے بچائیے

داڑھی میں اکثر غِذائی اَجزاء اٹک جاتے ہیں، سونے میں بعض اوقات منہ کی **بد بو دار** رال بھی داخل ہو جاتی ہے اور اس طرح **بد بو** آتی ہے لہٰذا مشورۃً عرض ہے، کہ ہو سکے تو روزانہ ایک آدھ بار صابُن سے داڑھی دھو لی جائے۔

خوشبودار تیل بنانے کا آسان طریقہ

سر میں سرسوں کا تیل ڈالنے والا سر سے ٹوپی یا عمامہ اُتارتا ہے تو بعض اوقات **بد بو** کا بھپکا نکلتا ہے لہٰذا جس سے بن پڑے وہ عُمدہ خوشبو

دار تیل ڈالے خوشبو دار تیل بنانے کا ایک آسان طریقہ یہ بھی ہے کہ کھوپرے کے تیل کی شیشی میں اپنے پسندیدہ عِطر کے چند قطرے ڈال کر حل کر لیجئے۔ **خوشبو دار تیل** تیّار ہے۔ (خوشبو دار تیل بنانے کے مخصوص ایسینس بھی خوشبویات کی دُکانوں سے حاصل کئے جا سکتے ہیں) سر کے بالوں کو وقتاً فوقتاً صابون سے دھوتے رہئے۔

ہوسکے تو روز نہائیں

جس سے بن پڑے وہ روزانہ نہائے کہ کافی حد تک بیرونی بدن کی **بدبو** زائل ہوگی اور یہ **صحت** کیلئے بھی مُفید ہے۔ (مگر **مُعتَکِفین** مسجد کے غُسل خانوں میں بلا سَخت ضَرورت کے نہ نہائیں کہ نَمازیوں کیلئے وُضو کے پانی کی تنگی ہو سکتی ہے اور موٹر بھی بار بار چلنے سے خراب ہو سکتی ہے)

عمامہ وغیرہ کو بدبو سے بچانے کا طریقہ

بعض اسلامی بھائی کافی بڑے سائز کا عمامہ شریف باندھنے کا جذبہ تو رکھتے ہیں مگر صفائی رکھنے میں کوتاہی کر جاتے ہیں اور یوں بسا اوقات لاشُعُوری میں مسجِد کے اندر "بدبُو" پھیلانے کے جُرم میں پھنس جاتے ہیں۔ لہٰذا **مَدَنی التجاء** ہے کہ عمامہ، سر بند شریف اور چادر استعمال کرنے والے اسلامی بھائی حَتَّی الامکان ہر ہفتے اور موسم کے اعتبار سے یا ضَرورتاً مزید جلدی جلدی انہیں دھونے کی ترکیب بنائیں۔ ورنہ مَیل کُچیل، پسینہ اور تَیل وغیرہ کے سبب ان چیزوں میں **بد بو** ہو جاتی ہے، اگرچہ خود کو محسوس نہیں ہوتی مگر دوسروں کو بدبُو کے سبب کافی گھِن

آتی ہے، خود کو اس لئے پتا نہیں چلتا کہ جس کے پاس مُستَقِلاً کوئی مخصوص خوشبو یا **بد بُو** ہو اِس سے اُس کی ناک اَٹ جاتی ہے۔

عمامہ کیسا ہونا چاہئے

سَخت ٹوپی پر بندھے بندھائے عمامے کا استِعمال بھی اس کے اندر **بد بُو** پیدا کر سکتا ہے۔ اگر ہو سکے تو باریک مَلمَل کے ہلکے پُھلکے کپڑے کا عمامہ شریف استِعمال کیجئے اور اس کیلئے کپڑے کی ایسی ٹوپی پہنئے جو سر سے چِپڑی ہوئی ہو۔ کہ ایسی ٹوپی پہننا بھی سُنّت ہے۔ بندھا بندھایا عمامہ شریف سر پر رکھ لینے اور اُتار کر رکھ دینے کے بجائے باندھتے وقت **سنّت** کے مطابِق ایک ایک پیچ کر کے باندھئے اور اِسی طرح کھولنے کی ترکیب کیجئے اِس طرح کرنے سے بحکمِ احادیث ہر بار باندھتے ہوئے ہر پیچ پر **ایک نیکی** اور **ایک نور** ملے گا اور ہر بار اُتارنے میں (جبکہ دوبارہ باندھنے کی بھی نیّت ہو تو) ایک ایک گناہ اُترے گا (ماخوذ از کنز العمال ج۱۵ص۱۳۲،۱۳۳ ،الحدیث ۴۱۱۳۸،۴۱۱۲۶ دارالکتب العلمیة بیروت) اور بار بار ہوا لگنے کی وجہ سے اِن شاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ **بد بُو** بھی دُور ہو گی۔ عمامہ و سر بند شریف، چادر اور لباس وغیرہ کو اُتار کر دھوپ میں ڈالنے سے بھی پسینے وغیرہ کی **بد بُو** دُور ہو سکتی ہے۔ نیز ان پر اچھّی اچھّی نیّتوں کے ساتھ عُمدہ عطر لگاتے رہنا بھی بد بُو کو دُور کر سکتا ہے۔ ضمناً عطر لگانے کی نیّتیں اور مواقع بھی مُلاحظہ فرمالیجئے:

خوشبو لگانے کی نیّتیں اور مَواقِع

فرمانِ مصطفٰے صلّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم : **''مسلمان کی نیّت اسکے عمل سے بہتر ہے۔''** (طَبَرانی معجم کبیر حدیث ۵۹۴۲ ج۶ ص ۱۸۵ داراحیاء التراث العربی بیروت)

(۱) سنّتِ مصطفٰے صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم ہے اس لئے خوشبو لگاؤں گا **(۲)** لگانے سے قبل بسم اللہ **(۳)** لگاتے ہوئے دُرُود شریف اور **(٤)** لگانے کے بعد ادائے شکرِ نعمت کی نیّت سے **اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْن** کہوں گا **(۵)** ملائکہ اور **(٦)** مسلمانوں کو فَرحت پہنچاؤں گا **(۷)** عَقْل بڑھے گی تو اَحکامِ شَرْعی یاد کرنے اور سنّتیں سیکھنے پر قوّت حاصِل کروں گا (امام شافعی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: عمدہ خوشبو لگانے سے عَقْل بڑھتی ہے) **(۸)** لباس وغیرہ سے بدبُو دُور کر کے مسلمانوں کو غیبت کے گناہوں سے بچاؤں گا (کیونکہ بِلا اجازتِ شَرْعی کسی مسلمان کے بارے میں پیچھے سے مَثَلاً اس طرح سے کہنا کہ ''اِس کے لباس یا ہاتھوں یا مُنہ سے بدبو آ رہی تھی،'' غیبت ہے) **(۹)** موقع کی مُناسَبت سے یہ نیّتیں بھی کی جا سکتی ہیں مَثَلاً **(۱۰)** نماز کیلئے زینت حاصِل کروں گا **(۱۱)** مسجد **(۱۲)** نمازِ تہجُّد **(۱۳)** جُمعہ **(۱٤)** پیر شریف **(۱۵)** **رَمَضَانُ الْمُبَارَك** **(۱٦)** عیدُ الْفِطْر **(۱۷)** عیدُ الْاَضْحٰی **(۱۸)** شبِ مِیلاد **(۱۹)** عیدِ مِیلادُ النَّبی صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم **(۲۰)** جُلوسِ مِیلاد **(۲۱)** شبِ معراجُ النّبی صلی اللہ تعالٰی

علیہ واٰلہٖ وسلّم (۲۲) شبِ بَرَاءَت (۲۳) گیارہویں شریف (۲۴) یومِ رضا (۲۵) درسِ قراٰن و (۲۶) حدیث (۲۷) تِلاوت (۲۸) اَوراد و وَظائف (۲۹) دُرود شریف (۳۰) دینی کتاب کا مُطالَعہ (۳۱) تَدریسِ علمِ دین (۳۲) تعلیمِ عِلمِ دین (۳۳) فتویٰ نَویسی (۳۴) دینی کُتُب کی تصنیف وتالیف (۳۵) سُنّتوں بھرے اجتماع (۳۶) اجتماعِ ذِکرو نعت (۳۷) قراٰن خوانی (۳۸) درسِ فیضانِ سنّت (۳۹) عَلاقائی دَورہ برائے نیکی کی دعوت (۴۰) سُنّتوں بھرا بیان کرتے وَقت (۴۱) عالم (۴۲) ماں (۴۳) باپ (۴۴) مومِنِ صالح (۴۵) پیر صاحِب (۴۶) مُوئے مبارک کی زیارت اور (۴۷) مزار شریف کی حاضِری کے مواقع پر بھی تعظیم کی نیّت سے خوشبو لگائی جاسکتی ہے۔ جتنی اچھّی اچھّی نیّتیں کریں گے اُتنا ہی زیادہ ثواب ملیگا۔ جبکہ نیّت کا موقع بھی ہو اور وہ نیّت شرعاً دُرُست بھی ہو۔ زیادہ یاد نہ بھی رہیں تو کم از کم دُو تین نیّتیں کر ہی لینی چاہئیں۔

اے ہمارے پیارے پیارے **اللہ** عزّوجلّ آج تک ہم سے جتنی بار بھی مسجد میں بدبُو لے جانے کا گناہ ہوا ہو اُس سے توبہ کرتے ہیں اور یہ عَزْم کرتے ہیں کہ آئندہ کبھی بھی مسجد میں کسی طرح کی بدبُو نہیں لے جائیں گے۔ یاربِّ مصطفےٰ عزّوجلّ وصلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم ہمیں مساجِد کو خوشبودار رکھنے کی سعادت دے۔ **یا اللہ**

عزوجل ہمیں ہر طرح کی ظاہری باطِنی بد بوؤں سے پاک ہو کر مسجد میں حاضِری کی توفیق عطا فرما۔ **یا اللہ** عزوجل ہمارے خوشبودار سرکار صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم کے صَدْقے ہمیں گناہوں کی بد بوؤں سے نَجات دے اور خوشبوؤں سے مہکتی ہوئی جنّتُ الفِردوس میں اپنے مُعطّر مُعطّر محبوب صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم کا پڑوس نصیب فرما۔

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم

واللہ جو مِل جائے مِرے گُل کا پسینہ
مانگے نہ کبھی عِطر نہ پھر چاہے دُلہن پھول

(حدائقِ بخشش شریف)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

فِنائے مسجِد اور مُعتَکِف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! فِنائے مسجِد میں جانے سے اِعْتِکاف فاسِد نہیں ہوتا۔ مُعْتَکِف بغیر کسی ضَرورت کے بھی فِنائے مسجِد میں جاسکتا ہے۔ فِنائے مسجِد سے مُراد وہ جگہیں ہیں جو اِحاطۂ مسجِد (عُرفِ عام میں جس کو مسجِد کہا جاتا ہے) میں واقِع ہوں اور مسجِد کی مَصالح یعنی ضَروریاتِ مسجِد کے لئے ہوں، جیسے مَنارہ، وُضو خانہ، اِستِنجاء خانہ، غُسل خانہ، مسجِد سے مُتَّصِل مَدْرَسہ، مسجِد سے مُلحَق اِمام ومُؤَذِّن وغیرہ کے حُجرے، جُوتے اُتارنے کی جگہ وغیرہ یہ مقامات بعض مُعامَلات میں حکمِ مسجِد

میں ہیں اور بعض مُعامَلات میں خارِجِ مسجد۔ مَثَلاً یہاں پر جُنُبی (یعنی جس پر غُسل فرض ہو) جاسکتا ہے۔ اِسی طرح اِقتِداء اور اِعتِکاف کے مُعامَلے میں یہ مقامات حکمِ مسجد میں ہیں۔ مُعتَکِف بلاضَرورت بھی یہاں جاسکتا ہے۔ گویا وہ مسجد ہی کے کسی ایک حصّے میں گیا۔

مُعتَکِف فِنائے مسجد میں جاسکتا ہے

حضرتِ صدرُ الشَّریعہ، صاحِبِ بہارِ شریعت حضرت مولانا امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، "فِنائے مسجد جوجگہ مسجد سے باہَر اس سے مُلحَق ضَروریاتِ مسجد کیلئے ہے، مَثَلاً جُوتا اُتارنے کی جگہ اور غُسل خانہ وغیرہ اِن میں جانے سے اِعتِکاف نہیں ٹوٹے گا۔" مزید آگے فرماتے ہیں، "فِنائے مسجد اس مُعامَلے میں حُکمِ مسجد میں ہے"۔ (فتاویٰ امجدیہ ج۱ ص۳۹۹)

اِسی طرح مَنارہ بھی فِنائے مسجد ہے۔ اگر اسکا راستہ مسجد کی چاردیواری (باؤنڈری وال) کے اندر ہو تو مُعتَکِف بلا تکلُّف اِس پر جاسکتا ہے اور اگر مسجد کے باہَر سے راستہ ہو تو صِرف اذان دینے کے لئے جاسکتا ہے کہ اذان دینا حاجتِ شَرعی ہے۔

اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فتویٰ

میرے آقا **اعلیٰ حضرت** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: "بلکہ جب وہ مدارِس

متعلّق مسجد حُدودِ مسجد کے اندر ہیں، ان میں راستہ فاصِل نہیں (جوان مدارس کو مسجد کی چاردیواری سے جُدا کردے) صِرف ایک فَصِیل (یعنی دیوار) سے صَحنوں کا امتیاز کردیا ہے تو ان میں جانا مسجد سے باہَر جانا ہی نہیں، یہاں تک کہ ایسی جگہ مُعتکف کا جانا جائز کہ وہ گویا مسجد ہی کا ایک قِطعہ (یعنی حصّہ ہے)۔"

رَدُّالْمُحتار (ج۳ص۴۳۶) میں "بَدائِعُ الصَّنائع" کے حوالے سے ہے، اگر مُعتَکِف مَنارہ پر چڑھا تو بلا اِختلاف اِس کا اعتِکاف فاسد نہ ہوگا کیوں کہ مَنارہ (مُعتَکِف کیلئے) مسجد ہی (کے حکم) میں ہے۔ (فتاوٰی رضویہ جدید ج۷ ص۴۵۳)

دیکھا آپ نے! میرے آقا اعلیٰحضرت، اِمامِ اَہلسنّت، ولیِ نِعمت، عظیمُ الْبَرَکت، عظیمُ الْمَرْتَبت، پروانۂ شَمْعِ رِسالت، مُجَدِّدِ دین ومِلّت، حامیِٔ سنّت، ماحِیِٔ بِدعت، عالِمِ شَرِیْعَت، پیرِ طریقت، باعِثِ خَیر وبَرَکت، حضرتِ علّامہ مولیٰنا اَلْحاج اَلْحافِظ اَلْقاری الشّاہ امام اَحمد رضا خان علیہ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن نے مسجد سے مُلحَق مدارِس میں بھی مُعتَکِف کیلئے بِغیر حاجتِ شَرْعی جانے کو جائز رکھا اور ان مدارِس کو اِس مُعاملے میں مسجد ہی کا ایک قِطعہ (یعنی حصّہ) قرار دیا۔

مسجِد کی چھت پر چڑھنا

صَحنِ مسجد کا حصّہ ہے لہٰذا مُعتَکِف کو صَحنِ مسجد میں آنا جانا بیٹھے رہنا

مُطلقاً جائز ہے۔ مسجِد کی چھت پر بھی آ جا سکتا ہے لیکن یہ اُس وَقت ہے کہ چھت پر جانے کا راستہ مسجِد کے اندر سے ہو۔ اگر اوپر جانے کیلئے سیڑھیاں اِحاطۂ مسجِد سے باہَر ہوں تو مُعتَکِف نہیں جا سکتا۔ اگر جائے گا تو اعتِکاف فاسِد ہو جائے گا۔ یہ بھی یاد رہے کہ مُعتَکِف غیرِ مُعتَکِف دونوں کو مسجِد کی چھت پر بلا ضَرورت چڑھنا مکروہ ہے کہ یہ بے اَدَبی ہے۔

مُعتَکِف کے مسجِد سے باہَر نکلنے کی صورتیں

اِعتِکاف کے دَوران دو وُجُوہات کی بناء پر (احاطہ مسجِد سے باہَر نکلنے کی اجازت ہے۔

﴿۱﴾ حاجتِ شَرعی ﴿۲﴾ حاجتِ طَبعی

(۱) حاجتِ شَرعی

حاجتِ شَرعی یعنی جن اَحکام واُمور کی ادائیگی شرعاً ضَروری ہو۔ اور مُعتَکِف، اعتِکاف گاہ میں ان کو ادا نہ کر سکے، اُن کو حاجاتِ شَرعی کہتے ہیں۔ مَثَلاً نمازِ جُمُعہ اور اذان وغیرہ۔

"کرم" کے تین حُرُوف کی نسبت سے حاجتِ شرعی کے مُتَعلِّق 3 پیرے

۱ **اگر** مَنارے کا راستہ خارِجِ مسجِد (یعنی احاطۂ مسجِد سے باہَر) ہو تو بھی اذان کیلئے مُعتَکِف بھی جا سکتا ہے کیونکہ اب یہ مسجِد سے نکلنا حاجتِ شَرعی کی وجہ سے ہے۔ (رَدُّالْمُحتار ج۳ ص۴۳۶)

۲ **اگر** ایسی مسجِد میں اعتِکاف کر رہا ہو جس میں جُمُعہ کی نَماز نہ ہوتی ہو تو

مُعْتَکِف کیلئے اس مسجد سے نکل کر جُمُعہ کی نَماز کیلئے ایسی مسجد میں جانا جائز ہے جس میں جُمُعہ کی نَماز ہوتی ہو۔ اور اپنی اعتِکاف گاہ سے اندازاً ایسے وَقْت میں نکلے کہ خُطبہ شُروع ہونے سے پہلے وہاں پُہنچ کر چار۴ رَکْعَت سنّت پڑھ سکے اور نَمازِ جُمُعہ کے بعد اتنی دیر مزید ٹھہر سکتا ہے کہ چار۴ یا چھ۶ رَکْعَت پڑھ لے۔ اور اگر اس سے زیادہ ٹھہرا رہا بلکہ باقی اِعتِکاف اگر وَہیں پورا کرلیا تب بھی اِعتِکاف نہیں ٹوٹے گا۔ لیکن نَمازِ جُمُعہ کے بعد چھ۶ رَکْعَت سے زیادہ ٹھہرنا مکروہ ہے۔

(دُرِّ مُختَار، رَدُّالْمُحتار ج۳ ص ۴۳۷)

۳ اگر اپنے مَحَلّے کی ایسی مسجد میں اِعْتِکاف کیا جس میں جماعت نہ ہوتی ہو تو اب جماعت کیلئے نکلنے کی اجازت نہیں کیونکہ اب افضل یہی ہے کہ بغیر جماعت ہی اِس مسجد میں نَماز ادا کی جائے۔ (جدُّ المُمتار ج۲ ص ۲۲۲)

(۲) حاجتِ طَبعی

حاجتِ طَبْعی یعنی وہ ضَرورت جس کے بغیر چارہ نہ ہو مَثَلاً پیشاب، پاخانہ وغیرہ۔

حاجتِ طَبعی کے متعلِّق ۶ پیرے

۱ اِحاطۂ مسجد میں اگر پیشاب وغیرہ کے لئے کوئی جگہ مخصوص نہ ہو تو پھر ان چیزوں کیلئے مسجد سے نکل کر جا سکتے ہیں۔

(دُرِّ مُختار مع رَدُّالمُحتار ج ۳ ص ۴۳۵)

۲ **اگر** مسجد میں وُضو خانہ یا حَوض وغیرہ نہ ہو تو مسجد سے وُضو کیلئے جا سکتے ہیں لیکن یہ اس صورت میں ہے جب کسی لگن یا ٹب میں اس طرح وُضو کرنا ممکن نہ ہو کہ وُضو کے پانی کی کوئی چھینٹ (اصل) مسجِد میں نہ پڑے۔ (رَدُّالمُحتار ج۳ص ۴۳۵)

۳ **اِحتِلام** ہونے کی صُورت میں اگر اِحاطۂ مسجد میں غُسل خانہ نہیں اور نہ ہی کسی طرح مسجد میں غُسل کرنا ممکن ہو تو غُسلِ جَنابت کے لئے مسجد سے نکل کر جا سکتے ہیں۔ (رَدُّالمُحتار ج۳ص ۴۳۵)

۴ **قضائے** حاجت کیلئے اگر گھر گئے تو طہارت کر کے فوراً چلے آیئے، ٹھہرنے کی اجازت نہیں۔ اور اگر آپ کا مکان مسجد سے دُور ہے اور آپ کے دوست کا مکان قریب تو یہ ضروری نہیں کہ دوست کے یہاں قضائے حاجت کو جائیں۔ بلکہ اپنے مکان پر بھی جا سکتے ہیں۔ اور اگر خود آپ کے اپنے دو مکان ہیں ایک نزدیک، دوسرا دُور، تو نزدیک والے مکان میں جایئے۔ بَعض مشائخ رَحِمَہُمُ اللہُ تعالیٰ فرماتے ہیں، دُور والے مکان میں جانے سے اِعتِکاف فاسِد ہو جائیگا۔ (عالمگیری ج۱ص ۲۱۲)

۵ **عام** طور پر نمازیوں کی سُہولت کیلئے مسجد کے اِحاطے میں بیتُ الخَلاء،

غُسل خانہ، اِستنجاء خانہ اور وُضو خانہ ہوتا ہے۔ لٰہذا **مُعتَکِف** انہیں کو استِعمال کرے۔

(٦) **بعض** مساجد میں استنجاء خانوں، غُسل خانوں وغیرہ کیلئے راستہ اِحاطۂ مسجد (یعنی فِنائے مسجد کے بھی) باہَر سے ہوتا ہے لٰہذا اِن استنجاء خانوں اور غُسل خانوں وغیرہ میں حاجتِ طَبعی کے علاوہ نہیں جا سکتے۔

اعتکاف توڑنے والی چیزوں کا بیان

اب ان باتوں کا بیان کیا جاتا ہے جن کے کرنے سے اعتِکاف ٹوٹ جاتا ہے جہاں جہاں مسجد سے نکلنے پر اعتِکاف ٹوٹنے کا حکم ہے وہاں اِحاطۂ مسجد (یعنی عمارتِ مسجد کی باؤنڈری وال) سے نکلنا مُراد ہے۔ اُمُّ الْمُؤْمِنِین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا رِوایت فرماتی ہیں، ''مُعتَکِف کیلئے صحیح طریقہ یہ ہے کہ وہ نہ کسی مریض کی عِیادت کو جائے، نہ کسی جنازے میں شامِل ہو، نہ کسی عورت کو چھوئے، نہ اُس کے ساتھ مِلاپ کرے اور نہ ہی ناگزیر ضَروریات کے سوا کسی بھی ضَرورت کیلئے باہَر نکلے۔'' (سُنَن ابی داوٗد ج ٢ ص ٤٩٢ حدیث ٢٤٧٣)

''راحتِ قلب وجگر مدینہ'' کے سولہ حُروف کی نسبت سے اِعتکاف توڑنے والی چیزوں کے مُتَعلِّق 16 پیرے

(١) **جن** ضَروریات کا پیچھے ذِکر کیا گیا ہے ان کے سِوا کسی بھی مقصد سے اگر

آپ حُدودِ مسجِد (یعنی اِحاطۂ مسجِد) سے باہَر نکل گئے، خواہ یہ نکلنا ایک ہی لمحے کیلئے ہو، تو اس سے اِعتِکاف ٹوٹ جائیگا۔ (مَراقی الفلاح ص ۱۷۹)

۲ **واضح** رہے کہ مسجِد سے نکلنا اس وَقْت کہا جائے گا جب پاؤں مسجِد سے اِس طرح باہَر نکل جائیں کہ اسے عُرفاً مسجِد سے نکلنا کہا جاسکے۔ لہٰذا اگر صِرْف سَر مسجِد سے نکال دیا تو اِس سے اِعتِکاف فاسِد نہیں ہوگا۔

(اَلْبَحْرُ الرّائِق ج۲ ص ۵۳۰)

۳ **بلاضَرورت** شَرْعی مسجِد سے باہَر نکلنا خواہ جان بوجھ کر ہو یا بھول کر، یا غَلَطی سے، بہرصورت اِس سے اِعتِکاف ٹوٹ جاتا ہے۔ البتّہ اگر بھول کر یا غَلَطی سے باہَر نکلیں گے تو اِس سے اِعتِکاف توڑنے کا گناہ نہیں ہوگا۔ (رَدُّالْمُحتار ج۳ ص ۴۳۸)

۴ **اِسی** طرح آپ شَرْعی ضَرورت سے (اِحاطۂ مسجِد سے) باہَر نکلے، لیکن ضَرورت سے فارِغ ہونے کے بعد ایک لمحے کیلئے بھی باہَر ٹھہَر گئے تو اس سے بھی اعتِکاف ٹوٹ جائے گا۔

(حاشیۃُ الطَّحطاوی علی المَراقی ص ۷۰۳)

۵ **اِعتِکاف** کیلئے چُونکہ روزہ شَرط ہے، اِس لئے روزہ توڑ دینے سے بھی اِعتِکاف ٹوٹ جاتا ہے۔ خواہ یہ روزہ کسی عُذر سے توڑا ہو یا بلاعُذر، جان

بوجھ کرتوڑا ہو یا غَلَطی سے ٹوٹا ہو، ہر صورت میں اعتِکاف ٹوٹ جاتا ہے۔ غَلَطی سے روزہ ٹوٹنے کا مطلب یہ ہے کہ روزہ تو یاد تھا لیکن بے اختیار کوئی عمل ایسا ہو گیا جو روزے کے مُنافی تھا۔ مَثَلاً صبحِ صادِق طُلوع ہونے کے بعد تک کھاتے رہے، یا غُروبِ آفتاب سے پہلے ہی اذان شُروع ہو گئی یا سائرن شُروع ہو گیا اور اِفطار کر لیا پھر پتا چلا کہ اذان و سائرن وقت سے پہلے ہی ہو گئے تھے۔ اِس طرح بھی روزہ ٹوٹ جائے گا۔ یا روزہ یاد ہونے کے باوُجُود کُلّی کرتے وقت بے اختیار پانی حَلْق میں چلا گیا، تو ان تمام صورتوں میں روزہ بھی جاتا رہا اور اِعْتِکاف بھی ٹوٹ گیا۔

(۶) **اگر** روزہ ہی یاد نہ رہا اور بھول کر کچھ کھا پی لیا، تو اِس سے نہ روزہ ٹوٹا اور نہ ہی اِعتِکاف۔

(۷) **مُعْتَکِف** اسلامی بھائی اور اسلامی بہن یہ ضابِطہ یاد رکھیں کہ وہ تمام اُمُور جن کے اِرتِکاب سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے، اِعْتِکاف بھی ٹوٹ جاتا ہے۔

(۸) **جماع** کرنے سے بھی اِعْتِکاف ٹوٹ جاتا ہے۔ خواہ یہ جماع جان بوجھ کر کرے یا بھول کر، دن میں کرے یا رات میں، مسجِد میں کرے یا مسجِد سے باہَر، اِس سے اِنزال ہو یا نہ ہو، ہر صورت میں **اِعْتِکاف** ٹوٹ جاتا ہے۔ (دُرِّمُختار مع رَدُّالمُحتار ج۳ص۴۴۲)

۹ **بوس** و کَنار اعتِکاف کی حالت میں ناجائز ہے اور اگر اس سے اِنزال ہو جائے تو اعتِکاف بھی ٹوٹ جاتا ہے۔ لیکن اگر اِنزال نہ ہو تو ناجائز ہونے کے باوُجُود **اِعتِکاف** نہیں ٹوٹتا۔ (رَدُّالمُحتار ج۳ ص۴۴۲)

۱۰ **پیشاب** کرنے کیلئے (اِحاطۂ مسجِد سے باہَر) گیا تھا۔ قرض خواہ نے روک لیا، **اِعتِکاف** فاسِد ہو گیا۔ (عالمگیری ج۱ ص۲۱۲)

۱۱ مُعتَکِف اگر بے ہوش یا مجنون (یعنی پاگل) ہو گیا اور یہ بے ہوشی یا جُنون اِتنا طول پکڑ جائے کہ روزہ نہ ہو سکے تو **اِعتِکاف** جاتا رہا اور قضا واجِب ہے۔ اگرچہ کئی سال کے بعد صحّت مند ہو۔ (عالمگیری ج۱ ص۲۱۳)

۱۲ **مُعتَکِف** مسجِد ہی میں کھائے، پئے۔ ان اُمور کیلئے مسجِد سے باہَر جائے گا تو **اِعتِکاف** ٹوٹ جائے گا۔ (تبیین الحقائق ج۲ ص۲۲۹) مگر یہ خیال رہے کہ مسجِد آلُودہ نہ ہو۔

۱۳ اگر آپ کے لئے کھانا لانے والا کوئی نہیں تو پھر آپ کھانا لانے کیلئے مسجِد سے باہَر جا سکتے ہیں۔ لیکن مسجِد میں لا کر کھانا کھایئے۔

(اَلبَحرُ الرّائِق ج۲ ص۵۳۰)

۱۴ مَرَض کے علاج کیلئے مسجِد سے نکلے تو **اِعتِکاف** فاسِد ہو گیا۔

(رَدُّالمُحتار ج۳ ص۴۳۸)

فرمانِ مصطفٰے ﷺ: [illegible] اللہ تعالٰی اس کیلئے ایک قیراط اجر لکھتا ہے اور قیراط اُحد پہاڑ جتنا ہے۔

(۱۵) **اگر** کسی مُعتکِف کو نیند کی حالت میں چلنے کی بیماری ہو اور وہ نیند میں چلتے چلتے مسجد سے نکل گیا تو اِعتِکاف فاسِد ہو جائے گا۔

(۱۶) **کوئی** بدنصیب دورانِ اعتِکاف **مُرتَد** ہو گیا (نعوذ باللہ عزّوجلّ) تو **اِعتِکاف** باطِل ہے اور پھر اگر **اللہ** (عزّوجلّ) مُرتَد کو ایمان کی توفیق عنایت فرمائے تو فاسِد شُدہ اِعتِکاف کی قضا نہیں۔ کیونکہ اِرْتِداد (یعنی اسلام سے پھر جانے) سے زمانۂ اسلام کے تمام اعمال ضائع ہو جاتے ہیں۔ (دُرِّمُختار مع رَدُّالمُحتار ج ۳ ص ۴۳۷)

میری کمر کا دَرد چلا گیا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اعتِکاف کی عظمت کے کیا کہنے اور اگر اعتِکاف میں عاشِقانِ رسول کی صُحبت مُیَسَّر آ جائے تو اِس کی بَرَکت و مَنْفَعت کی تو کیا ہی بات ہے! چُنانچہ **عطّار آباد** (بابُ الاسلام سندھ) کے ایک اسلامی بھائی نے کچھ اِس طرح بیان دیا: میں آوارہ گرد اور گندی ذِہنیّت کا مالِک تھا، دوستوں کی منڈلیوں میں فُحش باتیں کرنا پھر اوپر سے زور دار قہقہے مارنا میرا خاص مشغلہ تھا۔ ایک ناشائستہ گناہ کی نُحوست سے مُستقِل طور پر میری **کمر میں دَرد** رہنے لگا تھا، جو کسی طرح کے علاج سے بھی نہ جاتا تھا۔ میری قسمت کا سِتارہ یوں چمکا کہ رَمَضانُ المُبارَک (۱۴۲۶ھ۔2005ء) بعض شناسا اسلامی بھائی ایک دم میرے پیچھے

پڑ گئے کہ تم کو ہر حال میں ہمارے ساتھ **اجتماعی اِعتِکاف** میں شرکت کرنا ہے۔ میں ٹالتا رہا مگر وہ ٹَس سے مَس نہ ہوئے، مجبوراً مجھے "ہاں" کرنی پڑی۔ میں آخری عَشرۂ رَمَضانُ المُبارَک (۱٤۲٦ھ) میں **عاشقانِ رسول** کے ساتھ **میمن مسجد** (عطّار آباد) میں مُعْتَکِف ہوگیا۔ میں گویا کسی نئی دنیا میں آگیا تھا، ۵ پانچوں نمازوں کی بہاریں، سنّتوں بھرے پُر سوز بیانات، رِقّت انگیز دعائیں، سنّتوں بھرے حلقے پھر اوپر سے **عاشِقانِ رسول** کی شَفْقَتیں اور ان کی بَرَکتیں **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دورانِ اِعتِکاف میری کمر کا دَرد بغیر کسی دواء کے خود بخود ٹھیک ہوگیا** اور میرے قَلْب میں مَدَنی اِنْقِلاب برپا ہوگیا۔ میں نے گناہوں سے توبہ کی، چِہرے کو مَدَنی آقا صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کی مَحَبَّت کی مُبارَک نِشانی داڑھی سے آراستہ کیا اور سبز عمامہ شریف سے سر بھی سرسبز ہوگیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ **41 دن کا مَدَنی قافِلہ کورس** کرنے کی سعادت حاصل کی اور اب دعوتِ اسلامی کے مَدَنی کاموں کی دھومیں مچانے کیلئے کوشاں ہوں۔

ان شاءَ اللہ، ہو ٹھیک دردِ کمر، مَدَنی ماحول میں کرلو تم اِعتِکاف
مرضِ عِصیاں سے چھٹکارا چاہو اگر، مَدَنی ماحول میں کرلو تم اِعتِکاف

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

چُپ کا روزہ

حُضُورِ پُرنور، شافِعِ یومُ النُّشُور صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نے "صَومِ وِصال" یعنی بغیر سَحَری

و اِفطار کے مُسلسل روزہ رکھنے اور ''صَومِ سُکوت'' یعنی ''چُپ کا روزہ'' رکھنے سے مَنع فرمایا۔ (مُسنَدِ امام اَعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ص ۱۱۰)

عوام میں یہ غلط فہمی پائی جاتی ہے کہ مُعتَکِف کو مسجد میں پردے لگا کر اس کے اندر بالکل چُپ چاپ پڑے رہنا چاہئے۔ حالانکہ ایسا نہیں۔ پردے بے شک لگایئے کہ **اِعتِکاف** کیلئے خیمہ لگانا **سُنّت** ہے، پردے سے عِبادت میں یکسُوئی حاصل ہوتی ہے اور بغیر پردہ لگائے بھی **اِعتِکاف** دُرُست ہے۔ فُقہائے کرام رَحِمَہُمُ اللہُ تعالٰی فرماتے ہیں: **اِعتِکاف** کی حالت میں خاموشی کو عِبادت سمجھ کر اَپنائے رکھنا **مکرُوہِ تحریمی** (ناجائز) ہے اور اگر چُپ رہنا ثواب کی بات سمجھ کر نہ ہو تو کوئی مُضایقہ نہیں۔ اور بُری بات سے بچنے کیلئے چُپ رہنا تو اعلیٰ دَرَجہ کی چیز ہے۔ کیونکہ بُری بات زَبان سے نہ نکالنا واجِب ہے اور نکالنا گناہ۔ اور جس بات میں نہ ثواب ہو نہ گناہ یعنی مُباح بات بھی **مُعتَکِف** کو مکرُوہ ہے۔ مگر ضَرورۃً اجازت ہے اور بلا ضَرورت مسجد میں مُباح بات نیکیوں کو اس طرح کھا جاتی ہے جیسے آگ لکڑی کو۔ (دُرِّمُختار ج۳ ص ۴۴۱)

مُعتَکِف سے گناہ سرزد ہونا

بدنگاہی، بدگمانی، بلا اجازتِ شَرعی کسی کی بے عزّتی کرنا، جھوٹ، غیبت، چُغلی، حَسَد، کسی پر تُہمت یا بُہتان باندھنا، کسی کا مَذاق اُڑانا، دل آزاری

کرنا، فُحش باتیں کرنا، گانے باجے سننا، گالَم گلوچ کرنا، ناحق لڑائی جھگڑا کرنا، داڑھی مُنڈانا یا ایک مُٹھی سے گھٹانا یہ سب گناہ ہیں اور **مسجِد** میں! وہ بھی حالتِ **اِعتِکاف** میں!! ظاہر ہے کہ اور بھی سخت گناہ ہے۔ ان گناہوں سے توبہ، سچی توبہ، ہمیشہ کیلئے توبہ کرنی چاہئیے۔

اگر کسی نے حالتِ **اِعتِکاف** میں معاذ اللہ کوئی نشہ آور چیز رات میں استعمال کی تو اس سے **اِعتِکاف** نہیں ٹوٹے گا۔ نشہ کرنا حرام ہے اور **اِعتِکاف** میں تو زِیادہ گناہ ہے۔ توبہ کرنی چاہیے۔

"یا مصطفٰی" کے سات حُروف کی نسبت سے مُلاحَظہ فرمایئے اِعتکاف توڑنے کی ۷ سات جائز صورتیں

ان تمام صورتوں میں اِعتِکاف فاسِد ہو جائے گا اور اس کی قضاء بھی لازِم ہوگی لیکن گناہ نہ ہوگا۔

۱ **اِعتِکاف** کے دَوران کوئی ایسی بیماری پیدا ہوگئی جس کا علاج مسجد سے باہَر نکلے بغیر نہیں ہوسکتا تو **اِعتِکاف** توڑنا جائز ہے۔

(رَدُّالمُحتار ج۳ ص ۴۳۸)

۲ **کوئی** آدمی ڈُوب رہا ہو یا آگ میں جل رہا ہو تو **اِعتِکاف** توڑ کر

ڈوبتے ہوئے کو بچائیں اور جلتے ہوئے کی آگ بُجھائیں۔

(رَدُّالْمُحتَار ج۳ ص۴۳۸)

۳ **جہاد** کیلئے اِعلانِ عام کر دیا جائے (یعنی جہاد فرضِ عین ہو جائے) تو **اِعْتِکاف** کو توڑ کر جہاد میں شرکت کریں۔ (رَدُّالْمُحتَار ج۳ ص۴۳۸)

۴ **اگر** جنازہ آجائے، کوئی اور نماز پڑھنے والا نہیں ہے تو **اِعْتِکاف** توڑ کر (اِحاطۂ مسجد سے باہَر نکل کر بھی) نمازِ جنازہ پڑھ سکتے ہیں۔

(رَدُّالْمُحتَار ج۳ ص۴۳۸)

۵ **کوئی** شخص زبردستی نکال کر باہَر لے جائے مَثَلاً حُکُومت کی طرف سے گرِفتاری کا وارنٹ آجائے تو بھی **اِعْتِکاف** توڑنا جائز ہے جب کہ فوراً دوسری مسجِد میں جانا ممکن نہ ہو۔ (رَدُّالْمُحتَار ج۳ ص۴۳۸)

۶ **اگر** اپنے مُحْرِم یا زوجہ کا اِنتِقال ہو جائے تو نمازِ جنازہ کیلئے **اِعْتِکاف** توڑ سکتے ہیں۔ (مگر قضاء کرنا واجب ہو جائے گا)

(حاشیۃ الطحطاوی علی المراقی ص۷۰۳)

۷ **آپ** اگر کسی مُعامَلہ میں گواہ ہوں اور آپ کی گواہی پر فیصلہ موقوف ہو تو آپ کیلئے یہ جائز ہے کہ اِعْتِکاف توڑ کر گواہی دینے کیلئے جائیں اور حق دار کے حق کو ضائع ہونے سے بچائیں۔ (رَدُّالْمُحتَار ج۳ ص۴۳۸)

حاجت روائی اور ایک دن کے اعتکاف کی فضیلت

مُحَدِّثین ِکرام عَلَیہِمُ الرِّضوان نے محبوبِ ربِّ ذُوالجلال عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کے ظاہری اِنتقالِ پُر ملال کے تھوڑے ہی عرصے کے بعد کی ایک نہایت ہی رِقّت انگیز حِکایت نَقل کی ہے، چُنانچِہ منقول ہے، حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ ابنِ عبّاس رضی اللہ تعالیٰ عنہما **مسجدِ نبوِیّ الشّریف** علیٰ صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَام کی پُرنور اور رَحمت سے مَعمُور فضاؤں میں مُعتَکِف تھے۔ ایک نہایت ہی غمگین شَخص آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمتِ بابَرَکت میں حاضِر ہوا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمدردی کے ساتھ وَجہِ غم دریافْت کی۔ اُس نے عُرض کی، ''اے **رسولُ الله** عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کے چچا جان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لختِ جگر رضی اللہ تعالیٰ عنہ! فُلاں کا میرے ذمّہ کچھ حق ہے۔''۔ پھر سرکارِ نامدار صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کے مَزارِ پُرانوار کیطرف اشارہ کرتے ہوئے کہنے لگا، ''اِس روضۂ انور کے اندر تشریف فرما نبیِّ رَحمت صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کی حُرمَت (یعنی عزّت) کی قسم! میں اُس کا حق ادا کرنے کی اِستِطاعت (یعنی طاقت) نہیں رکھتا۔'' حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ ابنِ عبّاس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، ''کیا میں تُمہاری سِفارش کروں؟'' اُس نے عرض کی، ''جس طرح آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بہتر سمجھیں۔ چُنانچہ ابنِ عبّاس رضی اللہ تعالیٰ عنہما یہ سُن کر فوراً **مسجدِ نبوِیّ الشّریف** علیٰ صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ والسَّلام سے باہَر نکل آئے۔ یہ دیکھ کر وہ شَخص مُتَعَجِّب ہو کر عُرض

گزارہوا، ''عالی جاہ! کیا آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ **اِعْتِکاف** بھول گئے؟'' جواباً ارشاد فرمایا، ''نا، **اعْتِکاف** نہیں بھولا۔'' پھر مَدَنی تاجدار صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کے مزارِ نور بار کی طرف اِشارہ کرتے ہوئے اَشکبار ہو گئے، کیونکہ **سرکارِ نامدار** صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کو جُدا ہوئے زیادہ عرصہ نہیں ہوا تھا، **سرکار** صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم **کی یاد نے بے قرار کردیا، آنکھوں سے ٹَپ ٹَپ آنسو گرنے لگے۔**

آنسوؤں کی جَھڑی لگ گئی ہے اس پہ دیوانگی چھا گئی ہے
یاد آقا کی تڑپا رہی ہے یاد آئے ہیں شاہِ مدینہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم

سرکارِ عالی وقار صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کے مزارِ پُر اَنوار کی طرف اشارہ کرتے ہوئے روتے ہوئے فرمانے لگے، ''کچھ زیادہ عرصہ نہیں گزرا کہ میں نے اِس مزار شریف میں آرام فرمانے والے مَحبوب صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم سے خود اپنے کانوں سے سنا ہے کہ فرمارہے تھے، ''جو اپنے کسی بھائی کی **حاجت روائی** کے لئے چلے اور اسکو پورا کردے تو یہ **دَس**[10] **سال کے اِعْتِکاف** سے افضل ہے اور جو رِضائے اِلٰہی عَزَّوَجَلَّ کیلئے **ایک دن کا اِعْتِکاف** کرتا ہے تو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اُس کے اور جہنّم کے درمیان تین[3] خندقیں (گڑھے) حائل فرمادے گا جن کا فاصِلہ مشرِق ومغرِب کے درمیانی فاصِلہ سے بھی زیادہ ہوگا۔'' (شُعَبُ الایمان ج۳ ص ٤٢٤ حدیث ٣٩٦٥)

اللہ عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رَحْمت ہو اور اُن کے صَدْقے ہماری مغفِرت ہو۔**

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سبحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ جب ایک دن کے **اِعْتِکاف** کی اتنی فضیلت ہے تو پھر ''**دس** سال کے **اِعْتِکاف** سے بھی افضل'' کی بَرَکتوں کا کون اندازہ کرسکتا ہے؟ اِس **حِکایت** سے اپنے اسلامی بھائیوں کی **حاجت رَوائی** اور مُشکِل کُشائی کی فضیلت بھی معلوم ہوئی۔ مسلمانوں کی دِلجوئی کی اَھَمِّیَّت بہُت زیادہ ہے چُنانچہ حدیثِ پاک میں ہے: فرائض کے بعد سب اعمال میں **اللہ** عزوجل کو زِیادہ پیارا مسلمان کا دل خوش کرنا ہے۔'' (المعجم الکبیر ج ۱۱ ص ۵۹ حدیث ۱۱۰۷۹) واقِعی اگر اِس گئے گزرے دَور میں ہم سب ایک دوسرے کی غمخواری وغمگساری میں لگ جائیں تو آناً فاناً دُنیا کا نقشہ ہی بدل کر رَہ جائے۔ لیکن آہ! اب تو بھائی بھائی کے ساتھ ٹکرا رہا ہے، آج مسلمان کی عِزّت وآبرو اور اُس کے جان ومال مسلمان ہی کے ہاتھوں پامال ہوتے نظر آرہے ہیں۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ ہمیں نفرتیں مٹانے اور مَحَبَّتیں بڑھانے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم

فرمانِ مصطفٰے (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اس نے مجھ پر درود پاک نہ پڑھا تحقیق وہ بدبخت ہوگیا۔

"مسجدِ نبوی" کے آٹھ حُرُوف کی نسبت سے اِعتکاف میں جائز کاموں کی اجازت پر مُشْتَمِل 8 مَدَنی پھول

۱ **کھانا**، پینا، سونا (مگر مسجد کی دَری پر کھانے اور سونے کے بجائے اپنی چادر یا چٹائی پر کھائیں، سوئیں)

۲ **ضَرورۃً** دُنیوی بات چیت کرنا۔ (مگر آہستگی کے ساتھ اور فالتو باتیں ہرگز مت کیجئے)۔

۳ **مسجد** میں کپڑے تبدیل کرنا، عِطر لگانا، سر یا داڑھی میں تَیل ڈالنا۔

۴ **داڑھی** کا خط بنوانا، زُلفیں تراشنا، کنگھی کرنا، مگر ان سب کاموں میں یہ اِحتیاط ضَروری ہے کہ کوئی بال مسجِد میں نہ گرے، تَیل یا کھانے وغیرہ سے مسجِد کی صَفیں اور دیواریں وغیرہ آلودہ نہ ہوں۔ اس کی آسان صورت یہ ہے کہ یہ کام وضوخانہ یا فِنائے مسجِد میں اپنی چادر بچھا کر کریں۔

۵ **مسجد** میں بلا اُجرت کسی مریض کا **مُعایَنہ** کرنا، دوا بتانا بلکہ نُسخہ لکھ کر دینا۔

۶ **مسجد** میں بلا اُجرت قرآنِ مجید یا عِلمِ دین پڑھنا، پڑھانا یا سنّتیں اور دُعائیں سیکھنا، سکھانا۔

۷ اپنی یا اَہل وعِیال کی ضَرورت کیلئے مسجد میں خرید وفروخت **مُعتکِف**

کیلئے جائز ہے۔ مگر تجارت کی کوئی چیز مسجد میں نہیں لا سکتے۔ ہاں اگر تھوڑی سی چیز ہے کہ مسجد میں جگہ نہ گھیرے تو لا سکتے ہیں۔ خرید و فروخت صِرف ضَرورت کیلئے ہو اور مال کمانا مقصود ہو تو جائز نہیں، چاہے وہ مال مسجد کے باہَر ہی کیوں نہ ہو۔ (دُرِّمُختار ج۳ص ۴۴۰)

۸ **کپڑے،** برتن وغیرہ مسجد کے اندر دھونا جائز ہے۔ بشرطیکہ مسجد کی دری یا فَرش پر اس کا کوئی چھینٹا نہ پڑے۔ اِس کی صورت یہ ہے کہ کسی بڑے برتن وغیرہ میں دھوئیں۔

ان باتوں کے عِلاوہ دیگر تمام وہ کام جو اِعتِکاف کیلئے مُفْسِد و مَمنوع نہیں اور فی نفسِہٖ جائز بھی ہیں اور ان کے کرنے سے مسجِد کی کسی طرح سے بے حُرمتی بھی نہیں ہوتی وہ سب کے سب کام **مُعْتَکِف** کیلئے جائز ہیں، لیکن بے جا چیزوں سے بچیں۔ اب **مُعْتَکِف** کو چند کام کرنے کی اِجازت سے مُتَعَلِّق [۲] دو احادیثِ مبارکہ پیش کیجاتی ہیں۔

مُعْتَکِف مسجِد سے سَر نکال سکتا ھے

۱ **اُمُّ الْمُؤمِنِین** حضرتِ سیِّدَتُنا عائِشہ صِدّیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت فرماتی ہیں، ''جب سرکارِ دو [۲] عالم، نُورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم، رسولِ مُحتَشَم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم اِعتِکاف میں ہوتے (تو مسجد ہی میں سے) اپنا سرِ اقدس

میرے (حُجرہ کی) طرف نکال دیتے اور میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کے سرِ اقدس میں کنگھی کردیتی تھی اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم گھر میں قضائے حاجت کے سِوا کسی اور کام کیلئے تشریف نہ لاتے تھے۔''

(صحیح بخاری ج ۱ ص ۶۶۵ حدیث ۲۰۲۹)

باہر نکلے تو چلتے چلتے عِیادت کر سکتا ہے

۲ **اُمُّ الْمُؤمِنِین** حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا رِوایت فرماتی ہیں، ''سرکارِ مدینۂ منوّرہ، سردارِ مکّۂ مکرّمہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم **اِعتِکاف** کی حالت میں مریض کے پاس سے گزرتے تو بغیر ٹھہرے اور راستے سے بغیر ہٹے گزرتے ہوئے (چلتے چلتے) اُس کا حال پوچھ لیتے تھے۔''

(سنن ابی داوٗد ج ۲ ص ۴۹۲ حدیث ۲۴۷۲)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِس حدیثِ مبارک سے یہ معلوم ہوا کہ شَہَنشاہِ نُبُوَّت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کسی شَرْعی یا طَبعی حاجت کیلئے مسجِد سے باہَر تشریف لاتے اور **سرکار** صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کا گزر کسی **بیمار** کے پاس سے ہوتا تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم نہ تو اُس کی **عِیادت** کیلئے اپنے راستے سے ہٹتے اور نہ مریض کے پاس ٹھہرتے، بلکہ چلتے چلتے اُس کی مِزاج پُرسی فرمالیتے۔ کوئی مُعتَکِف اسلامی بھائی جب کسی شَرْعی عُذر سے اِحاطۂ مسجِد سے باہَر نکلے تو اُسے

ضرورت سے زائد ایک لمحہ بھی نہ ٹھہرنا چاہئے۔ ہاں راستے میں چلتے چلتے کسی کو سلام کرلیا، کسی سے کوئی بات کرلی یا چلتے چلتے بیمار پُرسی کرلی تو جائز ہے۔ لیکن اِس غَرَض سے راستے میں رُک گئے یا راستہ تبدیل کیا تو اعتِکاف ٹوٹ جائے گا۔

اسلامی بہنوں کا اعتکاف

اُمُّ الْمُؤْمِنِین حضرتِ سَیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا رِوایت فرماتی ہیں، ''نبیوں کے سُلطان، رَحمتِ عالمیان، سردارِ دوجہان، مَحبوبِ رَحمٰن عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلَّم رَمَضانُ الْمُبارَک کے آخری دَس دِنوں کا **اِعتِکاف** فرمایا کرتے تھے۔ یہاں تک کہ **اللہ** عزّوجلّ نے آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلَّم کو وَفاتِ (ظاہری) عطا فرمائی۔ پھر آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلَّم کے بعد آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلَّم کی اَزواجِ مُطَہَّرات رضی اللہ تعالیٰ عنہُنَّ اِعتِکاف کرتی تھیں۔''

(صحیح بُخاری ج ۱ ص ٦٦٤ حدیث ۲۰۲٦)

اسلامی بہنیں بھی اعتکاف کریں

اسلامی بہنوں کو بھی اِعتِکاف کی سعادت حاصل کرنی چاہئے۔ ویسے بھی جو باحیا اسلامی بہنیں ہیں وہ تو اپنے گھروں کے اندر پردہ نشین ہی ہوتی ہیں کیونکہ گلیوں اور بازاروں میں بے پردہ پھرنا بے حیا عورتوں کا کام ہے۔ لہٰذا باحیا اسلامی بہنوں کیلئے اعتِکاف کرنا شاید زیادہ مشکل نہ ہو۔ اگر تھوڑی

سی تکلیف ہو بھی تو کیا حَرَج ہے؟ رَمَضانُ الْمُبارَک کا مہینہ کہاں روز روز آتا ہے! پھر دَس ہی دِنوں کی تو بات ہے۔ اِسلامی بہنوں کو چونکہ مسجِدِ بیت (تفصیل آگے آتی ہے) میں جو کہ نہایت ہی مختصر جگہ ہوتی ہے **اعتِکاف** کرنا ہوتا ہے تو یوں قَبر کی بھی یاد تازہ ہو جاتی ہے، کہ بہو بیٹیوں اور مُنّے مُنّیوں کی رَونقوں میں دَس دن کونے میں بیٹھنا گراں گزر رہا ہے تو ناراضیِ خدا و مصطفےٰ عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی صورت میں تنہا قَبر میں **ہزاروں سال** کس طرح گزارہ ہوگا؟ اگر آپ دَس دن رَمَضانُ الْمُبارَک میں اپنے گھر میں **اِعتِکاف** کی حالت میں گزاریں تو کیا عَجَب کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اِس کی بَرَکت سے اور اپنی رَحمت سے آپ کی قَبر اور مدینۂ مُنوَّرہ زَادَھَا اللہُ شَرَفاً وَّتَکْرِیْماً کے درمیان تمام پردہ ہائے حائل اُٹھا دے۔ ہر اسلامی بہن کو زندگی میں کم از کم ایک بار تو اِس سَعادت کو حاصِل کرنا ہی چاہئے۔

''تاجدارِ مُرسَلین'' کے بارہ حُروف کی نِسبت سے اِسلامی بہنوں کیلئے ۱۲ مَدَنی پھول

(۱) **اسلامی** بہنیں مسجِد میں نہیں صِرف **مسجِدِ بَیت** میں اِعتِکاف کریں۔ مسجِدِ بیت اُس جگہ کو کہتے ہیں جو عورت گھر میں اپنی نماز کیلئے مخصوص کرلیتی ہے۔ اِسلامی بہنوں کیلئے یہ مُستَحَب بھی ہے کہ گھر میں نماز پڑھنے کیلئے جگہ مقرّر کریں اور اُس جگہ کو پاک و صاف رکھیں اور بہتر یہ ہے کہ

اُس جگہ کو چبوترے وغیرہ کیطرح بُلند کرلیں۔ بلکہ اسلامی بھائیوں کو بھی چاہیے کہ نوافِل کیلئے گھر میں کوئی جگہ مقرّر کرلیں کہ نفل نَماز گھر میں پڑھنا افضل ہے۔ (دُرِّمُختار، رَدُّالمُحتار ج ۳ ص ۴۲۹)

۲ **اگر** اسلامی بہن نے نَماز کے لئے کوئی جگہ مقرّر نہیں کر رکھی تو گھر میں **اِعتِکاف** نہیں کرسکتی البتّہ اگر اُس وَقت یعنی جبکہ **اِعتِکاف** کا ارادہ کیا کسی جگہ کو نَماز کیلئے خاص کرلیا تو اُس جگہ **اِعتِکاف** کرسکتی ہے۔

(دُرِّمُختار، رَدُّالمُحتار ج ۳ ص ۴۲۹)

۳ **کسی** اور کے گھر جاکر اسلامی بہن اِعتِکاف نہیں کرسکتی۔

۴ **شوہر** کی اجازت کے بِغیر بیوی کیلئے اِعتِکاف کرنا جائز نہیں۔

(رَدُّالمُحتار ج ۳ ص ۴۲۹)

۵ **اگر** بیوی نے شوہر کی اجازت سے اِعتِکاف شُروع کردیا، بعد میں شوہر مَنْع کرنا چاہتا ہے تو اب مَنْع نہیں کرسکتا۔ اور اگر مَنْع کرے گا تو بیوی کے ذِمّے اِس کی تعمیل واجِب نہیں۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۲۱۱)

۶ اسلامی بہنوں کے اِعتِکاف کیلئے یہ بھی ضَروری ہے کہ وہ **حَیض** اور **نِفاس** سے پاک ہوں کہ ان دِنوں میں نَماز، روزہ اور تلاوتِ قران حرام ہے۔ (عامۂ کُتُب) (عورت کو بچّہ کی پیدائش کے بعد جو خون آتا رہتا ہے

اس کو **نفاس** کہتے ہیں۔ اس کی زیادہ سے زیادہ مدت ۴۰ چالیس دن اور ۴۰ چالیس رات ہے۔ ۴۰ چالیس دن رات کے بعد اگر خون بند نہ ہو تو بیماری ہے، غسل کر کے نماز، روزہ شروع کر دیں۔ اسلامی بہنوں میں یہ عام غلط فہمی ہے اور وہ سمجھتی ہیں کہ نفاس کی مدّت مکمل ۴۰ چالیس دن ہے حالانکہ ایسا نہیں۔ حکمِ شریعت یہ ہے کہ اگر خون ایک دن میں بند ہو گیا، بلکہ بچّہ ہوتے کے بعد فوراً ہی بند ہو گیا تو نفاس ختم ہوا، غسل کر کے نماز، روزہ شروع کر دیں۔ **حَیض** کی مُدّت کم از کم ۳ تین دن رات اور زیادہ سے زیادہ ۱۰ دس دن رات ہے۔ ۳ تین دن اور ۳ تین رات کے بعد جب بھی خون بند ہوا فوراً غسل کر لیں اور نماز وغیرہ شروع کر دیں۔ (یہاں شوہر والیوں کیلئے کچھ تفصیل ہے اسے بہارِ شریعت حصّہ ۲ میں لازمی مُلاحظہ فرمائیں) اور اگر ۱۰ دس دن رات کے بعد خون جاری رہا تو اِستحاضہ یعنی بیماری ہے۔ ۱۰ دس دن رات پورے ہوتے ہی غسل کر کے نماز روزہ شروع کر دیں۔)

۷ **اِعتکاف** سُنّت شُروع کرنے سے قبل یہ دیکھ لینا چاہئے کہ ان دِنوں میں ماہواری کی تاریخیں آنے والی تو نہیں۔ اگر تاریخیں رَمضان کے آخِری عَشرہ میں آنے والی ہوں تو اِعتکاف شُروع ہی نہ کریں۔

۸ اگر حالتِ اِعتکاف میں عورت کو حَیض آجائے تو اس کا اِعتکاف ٹوٹ جائے گا۔ (بدائع الصنائع، ج ۲، ص ۲۸۷ دار احیاء التراث العربی بیروت)

اِس صُورت میں جس دن اس کا اِعتِکاف ٹُوٹا ہے صِرف اُس ایک دن کی قضا اُس کے ذِمّے واجِب ہوگی۔ (رَدُّالْمُحتار، ج ۳، ص ۵۰۰، دارالمعرفۃ بیروت) ماہواری سے پاک ہونے کے بعد کسی دن بہ نیّت قضا اِعتِکاف کرلے۔ اگر رَمَضان شریف کے دن باقی ہوں تو رَمَضانُ الْمُبارَك میں بھی قضا کرسکتی ہے۔ اِس صورت میں رَمَضانُ الْمُبارَك کا روزہ ہی کافی ہوجائے گا۔ اگر اُن دِنوں قضا کرنا نہیں چاہتی یا پاک ہونے تک رَمَضانُ الْمُبارَك خَتْم ہوجائے تو کسی اور دن قضا کرلے۔ مگر عیدُ الْفِطْر اور ذُوالْحِجَّةُ الْحَرام کی دسویں (۱۰) تا تیرھویں (۱۳) کے علاوہ کہ ان پانچ (۵) دِنوں کے روزے مکروہِ تحریمی ہیں۔ (اَلدُّرُّالْمُختار مَعَهٗ رَدُّالْمُحتار ج ۳ ص ۳۹۱) قضا کا طریقہ یہ ہے کہ غُروبِ آفتاب کے وقْت (بلکہ اِحْتیاط اس میں ہے کہ چند مِنَٹ مزید قبل) بہ نیّت قضا اِعتِکاف مسجدِ بیت میں آجائے اور اب جو دن آئے گا اُس کے غُروبِ آفتاب تک مُعْتَکِف رہے۔ اِس میں روزہ شَرط ہے۔

۹ **شَرعی** ضَروریات کے بغیر جائے اِعتِکاف سے نکلنا جائز نہیں۔ وہاں سے اُٹھ کر گھر کے کسی اور حِصّے میں بھی نہیں جاسکتی۔ اگر جائے گی تو اِعتِکاف ٹُوٹ جائے گا۔

۱۰ **اسلامی** بہنوں کیلئے بھی اِعتِکاف کی جگہ سے ہٹنے کے وُہی اَحْکام ہیں

جو اسلامی بھائیوں کے ہیں۔ یعنی جن ضَروریات کی وجہ سے اِسلامی بھائیوں کو مسجِد سے نکلنا جائز ہے، اِنہیں کے لئے اِسلامی بہنوں کو بھی **اِعتِکاف** کی جگہ سے ہٹنا جائز اور جن کاموں کیلئے مَردوں کو مسجِد سے نِکلنا جائز نہیں، اِن کیلئے **اِسلامی بہنوں** کو بھی اپنی جگہ سے ہٹنا جائز نہیں۔

(۱۱) **اِسلامی** بہنیں اِعتِکاف کے دَوران اپنی جگہ بیٹھے بیٹھے سینے پرونے کا کام کرسکتی ہیں۔ گھر کے کاموں کے لئے دُوسروں کو ہدایات بھی دے سکتی ہیں مگر خود اُٹھ کر نہ جائیں۔

(۱۲) **بہتر** یہ ہے کہ اِعتِکاف کے دَوران ساری توجُّہ تِلاوت، ذِکرو دُرُود، تسبیحات، دینی مطالَعہ سنّتوں بھرے بیانات کی کیسیٹیں سننے اور دیگر عِبادات کی طرف رہے، دوسرے کاموں میں زیادہ وَقت صَرف نہ کریں۔

اعتکاف قضاء کرنے کا طریقہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے رَمَضانُ الْمُبارَک کے آخری عَشرہ کا اِعتِکاف کیا اور کسی وجہ سے ٹوٹ گیا تو دس[10] دن کی قضاء کرنا ضَروری نہیں۔ آپ کے ذِمّہ صِرْف اُس ایک دن کی قضاء ہے جس دن **اِعتِکاف** ٹوٹا ہے۔ اگر ماہِ رَمَضان شریف کے دن ابھی باقی ہیں تو ان میں بھی قضا ہوسکتی ہے۔ اگر رَمَضان شریف گُزر گیا تو پھر کسی دن قضا کر لیجئے اور اُس

میں روزہ بھی رکھے۔ مگر عیدُ الفِطر اور ذُوالحِجّۃُ الحَرام کی دسویں تا تیرھویں کے عِلاوہ کہ ان پانچ دِنوں کے روزے مکروہِ تحریمی ہیں۔ قضا کا طریقہ یہ ہے کہ کسی دن غُروبِ آفتاب کے وقت (بلکہ اِحتیاط اس میں ہے کہ چند منٹ مزید قبل) بہ نیت قضا اِعتکاف مسجد میں داخل ہو جائیے اور اب جو دن آئے گا اُس کے غُروبِ آفتاب تک مُعتَکِف رہیے۔ اِس میں روزہ شَرط ہے۔

اِعتکاف کا فِدیہ

اگر قضاء کرنے کی مُہلت ملنے کے باوُجُود قضاء نہ کی اور مَوت کا وَقت آ پہنچا تو وارِثوں کو وصیّت کرنا واجِب ہے کہ وہ اِس اِعتکاف کے بدلے فِدْیہ ادا کردیں اور اگر وصیّت نہ کی اور وُرَثا فِدیہ کی ادائیگی کی اجازت دے دیں تو بھی فِدیہ ادا کرنا جائز ہے۔ (الفتاوی الھندیۃ، ج۱، ص۲۱۳ کوئٹہ) **فِدیہ** ادا کرنا زیادہ مشکل نہیں۔ اِعتکاف کے فِدیے کی نیت سے کسی مستحقِ زکوٰۃ کو **صَدَقۂ فِطر** کی مقدار میں (یعنی دو کلو سے 80 گرام کم) گیہوں یا اسکی رقم ادا کردیجئے۔

اِعتکاف توڑنے کی توبہ

اگر اِعتکاف کسی مجبوری کے تحت توڑا تھا یا بھولے سے ٹوٹا تو گناہ نہیں اور اگر جان بوجھ کر بغیر کسی صحیح مجبوری کے توڑا تھا تو یہ گناہ ہے لہٰذا قضاء کے ساتھ ساتھ **توبہ** بھی کیجئے۔ اور جب بھی کوئی گناہ سرزد ہو جائے اُس کی **توبہ** کرنا واجب ہے

اور **توبہ** بلا تاخیر کرنی چاہئے کیونکہ زندگی کا کوئی بھروسہ نہیں۔ دونوں گالوں پر چند بار چپت مار لینے کا نام **توبہ** نہیں بلکہ اُس خاص گناہ کا نام لے کر اُس پر شرمندگی کے ساتھ، گڑ گڑا کر **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے حُضُور مُعافی طَلَب کیجئے اور آئندہ وہ گناہ نہ کرنے کا سچّا عَہد بھی کیجئے۔ **توبہ** کیلئے یہ بھی شَرط ہے کہ اس گناہ سے دل میں بیزاری بھی ہو۔

مشہور بینڈ پارٹی کے مالک کی توبہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول میں آکر بے شمار بگڑے ہوئے اَفراد راہِ راست پر آکر نمازوں اور سنّتوں کے پابند ہو گئے اِس ضِمن میں ایک مُشکبار مَدَنی بہار مُلاحظہ فرمایئے چُنانچہ **مندسَور** شہر (.M.P الھند) کے ایک نوجوان کی **بینڈ باجے** کی پارٹی اپنے شَہر کی مشہور **بینڈ پارٹی** مانی جاتی تھی۔ ایک مبلِّغ دعوتِ اسلامی کی **انفرادی کوشش** کے نتیجے میں اُس نے آخِری عَشَرۂ رَمَضَانُ الْمُبَارَک ١٤٢٦ھ میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ اعتکاف کیا۔ **تربیَتی حلقوں** میں گُناہوں کی تباہ کاریاں سُن کر اُس کا دل چوٹ کھا گیا۔ **عاشِقانِ رسول** کی صُحبت رنگ لائی، اُس نے سابقہ گناہوں سے توبہ کر لی، **داڑھی** سجانے اور **عاشِقانِ رسول** کے ساتھ 30 دن کے **مَدَنی قافلے** میں

سفر پر جانے کی نیت کی۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ اُنہوں نے **بینڈ باجے بجانے کا گناہوں بھرا حرام روزگار ترک کر دیا۔**

چوٹ کھا جائے گا اِک نہ اِک روز دل، مَدَنی ماحول میں کرلو تم اِعتِکاف

فضلِ ربّ عَزَّوَجَلَّ سے ہدایت بھی جائیگی مل، مَدَنی ماحول میں کرلو تم اِعتِکاف

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمّد

مُعتَکِفِین کیلئے ضَرورت کی اَشیاء

﴿۱﴾ یکسُوئی حاصِل کرنے اور حفاظتِ سامان کیلئے اگر پردہ لگانا ہو تو حَسْبِ ضَرورت کپڑا (سبز ہو تو خوب) ڈوری اور بکسُوئے (سیفٹی پنیں) ﴿۲﴾ کَنزُالْایمان شریف ﴿۳﴾ سُوئی دھاگہ ﴿۴﴾ قینچی ﴿۵﴾ تسبیح ﴿۶﴾ مسواک ﴿۷﴾ سُرمہ، سَلائی ﴿۸﴾ تیل کی شیشی ﴿۹﴾ کنگھا ﴿۱۰﴾ آئینہ ﴿۱۱﴾ عِطر ﴿۱۲﴾ دو جوڑے کپڑے ﴿۱۳﴾ تہبند ﴿۱۴﴾ عِمامہ شریف بَمع ٹوپی و سَربند ﴿۱۵﴾ گلاس ﴿۱۶﴾ رِکابی ﴿۱۷﴾ پیالہ (مٹّی کا ہو تو خوب) ﴿۱۸﴾ کپ سائِر ﴿۱۹﴾ تھرماس ﴿۲۰﴾ دسترخوان ﴿۲۱﴾ دانتوں کے خِلال کیلئے تنکے ﴿۲۲﴾ تولیہ ﴿۲۳﴾ (غُسل کیلئے اٹھیا لا) بالٹی اور ڈونگا ﴿۲۴﴾ ہاتھ کا رومال ﴿۲۵﴾ چُھری ﴿۲۶﴾ قلم ﴿۲۷﴾ غیر ضروری باتوں کی عادت نکالنے کی خاطِر لکھ کر گفتگو کرنے کیلئے قُفلِ مدینہ کا پیڈ ﴿۲۸﴾ مُطالَعہ کیلئے فیضانِ سُنّت

اور حسبِ ضَرورت اِسلامی کتابیں ﴿۲۹﴾ مَدَنی اِنعامات کا فارم ﴿۳۰﴾ ڈائری ﴿۳۱﴾ جائے استنجاء خشک کرنے کیلئے ضَرورت ہو تو درزی کی بے قیمت کترن یا ٹشو پیپرز ﴿۳۲﴾ سونے کیلئے چٹائی ایسی چٹائی کا استعمال مسجِد میں جائز نہیں جس سے مسجِد میں تنکے بکھریں اور کوڑا ہو ﴿۳۳﴾ ضَرورت ہو تو تکیہ ﴿۳۴﴾ اوڑھنے کیلئے چادر یا کمبل ﴿۳۵﴾ پردے میں پردہ کرنے کیلئے چادر ﴿۳۶﴾ دردِ سر، نَزلہ، بُخار وغیرہ کیلئے ٹِکیاں وغیرہ۔

مَدَنی مشورہ: اپنی چیزوں پر کوئی نشانی (مَثَلاً ☾ ☆ وغیرہ) بنالیں تاکہ خَلَط مَلَط ہو جانے کی صُورت میں تلاشنا آسان ہو۔ چادر وغیرہ پر نام بلکہ کوئی حَرف بھی نہ لکھیں کہ بے اَدَبی ہوتی رہے گی۔ (نشانیوں کے نمونے اِسی باب "فیضانِ اعتکاف" کے آخری صَفْحے پر مُلاحَظہ فرمائیے)

اعتکاف کے 50 مَدَنی پھول

﴿۱﴾ **رَمَضانُ الْمُبارَک** کی بیس۲۰ تاریخ کو غُروبِ آفتاب سے پہلے پہلے بہ نیّتِ اِعتکاف مسجِد میں داخِل ہو جائیں۔ اگر غُروبِ آفتاب کے بعد ایک لَمحہ بھی تاخیر سے مسجِد میں داخِل ہوں گے تو رَمَضانُ الْمُبارَک کے آخِری عَشَرہ کے اِعتکاف کی سُنّت ادا نہ ہوگی۔

﴿۱﴾ اگر غُروبِ آفتاب سے پہلے پہلے مسجِد میں بہ نیّتِ اِعتکاف داخِل تو

ہو گئے اور پھر فِنائے مسجِد مَثَلاً اِحاطۂ مسجِد میں واقِع وُضو خانے یا اِسْتِنجاء خانے میں چلے گئے اور بیسویں رَمَضان کا سُورج غُرُوب ہو گیا تو کوئی حَرَج نہیں اِس سے اِعتِکاف نہیں ٹوٹتا۔

٣ **اِستِنجاء** خانے جاتے ہوئے، چلتے چلتے سلام وجواب، بات چیت کرنے کی اجازت ہے مگر اِس کیلئے ایک لمحہ بھی رُک گئے تو اِعتِکاف ٹوٹ گیا۔ ہاں اگر اِستِنجاء خانہ اِحاطۂ مسجِد کے اندر ہے تو رُکنے میں حَرَج نہیں۔

٤ **اگر** اِستِنجاء خانہ گئے لیکن کوئی پہلے سے اَندر گیا ہوا ہے تو مسجِد میں آ کر اِنتِظار کرنا ضَروری نہیں بلکہ وَہیں پر اِنتِظار کر سکتے ہیں۔

٥ **پیشاب** کرنے کے بعد مسجِد کے باہَر ہی ضَرورۃً اِستِبراء (اِس۔تِب۔را) بھی کر سکتے ہیں۔ (پیشاب کرنے کے بعد جس کو یہ اِحتِمال (یعنی شک) ہو کہ کوئی قَطرہ باقی رہ گیا ہے یا پھر آئے گا، اس کیلئے اِستِبراء (اِس۔تِب۔را) یعنی پیشاب کرنے کے بعد ایسا کام کرنا کہ اگر کوئی قطرہ رُکا ہوا ہو تو گر جائے واجِب ہے۔ اِستِبراء ٹہلنے سے، زمین پر زور سے پاؤں مارنے، سیدھا پاؤں اُلٹے پاؤں پر یا اُلٹا پاؤں سیدھے پاؤں پر رکھ کر زور کرنے، بُلندی سے نیچے اُترنے یا نیچے سے اُوپر چڑھنے سے، کھنکارنے یا بائیں کروٹ لیٹنے سے بھی ہوتا

ہے اور اِستِبراء اُس وقت تک کرے کہ دل کو اطمینان ہو جائے ٹہلنے کی مقدار بعض علماء نے چالیس قدم رکھی ہے مگر صحیح یہ ہے کہ جتنے میں اطمینان ہو جائے اور یہ اِستِبراء کا حکم مَردوں کیلئے ہے عورت (کو اگر قطرہ رہ جانے کا شُبہ ہو تو) بعد فارِغ ہونے کے تھوڑی دیر وَقفہ کر کے طَہارت کر لے۔ (بہارِ شَرِیعت حصّہ ۲ ص ۱۱۵) اِستِبراء کرتے وَقت ضَرورۃً ڈھیلا بائیں ہاتھ سے آلہ کے سُوراخ پر رکھیں۔ اِستِبراء کرنے والا پیشاب کرنے والے ہی کے حکم میں ہے لہٰذا سلام کلام وغیرہ نہ کرے اور دَورانِ اِستِبراء قبلہ کی طرف رُخ کرنا یا پیٹھ کرنا اِسی طرح حرام ہے جس طرح پیشاب یا پاخانہ کرتے وَقت حرام ہے)

٦ **اگر** مسجد کے باہَر بنے ہوئے اِستِنجاء خانے میں گندَگی وغیرہ کے سبب طبیعت گھبراتی ہو تو رَفعِ حاجت کیلئے گھر پر جانے میں کوئی حَرَج نہیں۔ (رَدُّالمُحتار ج ۳ ص ٤٣٥)

٧ **مسجد** (کی چار دیواری) سے باہَر نکلے اور اگر کسی قرض خواہ نے روک لیا تو اِعتِکاف ٹوٹ جائیگا۔

٨ **کھانا** کھاتے وقت اپنا دستر خوان ضَرور بچھائیے۔ فرشِ مسجد یا دریاں آلودہ نہیں ہونی چاہئیں۔

٩ **مسجد** کی دیواروں یا دَریوں وغیرہ پر ہر گز مَیلے یا چکنے ہاتھ مت لگائیں،

تھوک نہ ڈالئے اِسی طرح کان یا ناک وغیرہ سے مَیل نکال کر ان پر نہ لگایئے۔ بلکہ فِنائے مسجد کی دیوار یا فرش وغیرہ پر بھی پان کی پیک وغیرہ نہ ڈالئے۔ مسجد کی صفائی میں حصہ لیجئے ہو سکے تو مُعتکفین ایک شاپر جیب میں رکھ لیں اور بالوں کے گُچھے اور تنکے وغیرہ چُنتے رہیں آپ کی ترغیب کیلئے حدیثِ پاک پیش کرتا ہوں۔ **فرمانِ مصطفےٰ** صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم: جو مسجد سے اَذیت کی چیز نکالے اللہ عزوجل اُس کیلئے جنّت میں ایک گھر بنائیگا۔

(سُنَن ابنِ ماجه ج ۱ ص ۴۱۹ حدیث ۷۵۷ مطبوعه دار المعرفة بیروت)

۱۰ **مسجد** کی دریوں کا دھاگہ اور چٹائیوں کے تنکے نوچنے سے پرہیز کیجئے۔ (ہر جگہ اس بات کا خیال رکھئے)

۱۱ **مسجِد** میں سُوال کرنے والے کو ہرگز رقم وغیرہ مت دیجئے کہ مسجد میں سُوال کرنا حرام ہے اور اُس کو دینے کی بھی اجازت نہیں۔ مُجَدِّدِ اَعْظم **اعلیٰ حضرت** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ مسجد کے سائل کو اگر کوئی ایک پیسہ دے دے تو اسے چاہئے کہ اس کے کفّارہ میں سَتّر (۷۰) پیسے مزید صَدَقہ کرے۔ (یہ صَدَقہ بھی مسجد کے سائل کو نہ دے)

(فتاویٰ رضویه جلد ج ۱۶ ص ۴۱۸)

۱۲ **صِرف** ایک پاؤں مسجد سے باہَر نکالا تو کوئی حرج نہیں۔

۱۳ **دونوں** ہاتھ مع سر بھی اگر مسجد سے باہَر نکال دیئے تو کوئی مُضایقہ نہیں۔

۱۴ **بے خیالی** میں مسجد سے باہَر نکل گئے اور یاد آنے پر فوراً مسجد کے اندر آ بھی گئے پھر بھی اِعتکاف ٹوٹ چکا۔

۱۵ **کوئی** ایسی بیماری لاحق ہوگئی کہ مسجد سے نکلے بِغیر علاج ممکن نہیں تو عِلاج کیلئے باہَر تو نکل سکتے ہیں مگر **اِعتِکاف** ٹوٹ جائے گا البتّہ **اِعتِکاف** توڑنے کا گناہ نہ ہوگا، اُس ایک دن کی قضاء ذِمّہ رہے گی۔

۱۶ **کھانا** اور پینے کیلئے پانی لانے والا کوئی نہیں تو لینے کیلئے باہَر نکل سکتے ہیں مگر کھائیں اور پئیں مسجِد ہی میں۔

۱۷ **مَعاذَاللہ** عَزَّوَجَلَّ اگر کسی بدنصیب نے کلِمۂ کُفر بکا اور مُرتَد ہوگیا تو اِعتِکاف ٹوٹ گیا۔ اب تجدیدِ ایمان کرے یعنی اس کلِمۂ کُفر سے توبہ کرے، کلِمہ پڑھے، تجدیدِ بیعت اور اگر شادی شُدہ تھا تو تجدیدِ نکاح بھی کرے۔ اِعتِکاف کی قضاء نہیں کیونکہ مُرتَد ہوجانے سے سابِقہ تمام نیک اَعمال برباد ہوجاتے ہیں۔

۱۸ **مُعتَکِف** نے مَعاذَاللہ عزوجل کوئی نشہ آور چیز کھالی یا خُدانخواستہ داڑھی جیسی پاکیزہ اور محترم سُنّت کو مُونڈ ڈالا اگرچہ یہ دونوں کام ویسے ہی حرام ہیں اور مسجد میں اور بھی سخت گناہ لیکن **اعتکاف** نہیں ٹوٹے گا۔

۱۶ **مُعتَکِف** کیلئے مسجِد میں داڑھی کا خط بنوانے یا زُلفیں تَراشنے یا سر اور داڑھی میں تیل ڈالنے میں کوئی مُضایقہ نہیں جبکہ اپنا کپڑا وغیرہ بچھا کر پوری اِحتیاط سے یہ کام کئے جائیں۔ مسجِد کی دریاں تیل سے آلودہ نہیں ہونی چاہئیں اور بال وغیرہ بھی اُن پر نہیں گرنے چاہئیں۔

۳۰ **مُعتَکِف** دینی مدرَسے کی کتابیں پڑھ سکتا ہے۔

۳۱ **رات** کے وَقت جِتنی دیر تک مسجِد میں بتّی جلانے کا عُرف (رَواج) ہے۔ اُتنی دیر تک اُس بتّی کی روشنی میں بلا تکلُّف دینی مُطالَعہ کیا جاسکتا ہے۔ زائد بجلی اِستِعمال کرنے کیلئے اِنتِظامیہ سے طے کرلیجئے۔

۳۲ **اَخبارات** چُونکہ جانداروں کی تصاویر بلکہ فلمی اشتہارات سے عُموماً پُر ہوتے ہیں لٰہٰذا مسجِد میں ان کے مُطالَعے سے بچئے۔

۳۳ **کوئی** اُچکّا اپنے یا کسی اسلامی بھائی کے جُوتے چُرا کر بھاگا تو اُس کو پکڑنے کیلئے مسجِد سے باہَر نہیں جاسکتے۔ باہَر گئے تو **اِعتِکاف** ٹوٹ گیا۔

۳۴ **مسجِد** اگر کئی منزِلہ ہے اور سیڑھیاں اِحاطۂ مسجِد کے اندر ہی بنی ہوئی ہیں تو بلا تکلُّف اُوپر کی تمام منزِلوں بلکہ چھت پر بھی جاسکتے ہیں۔ البتّہ بلا ضَرورت مسجِد کی چھت پر چڑھنا مکروہ اور بے اَدَبی ہے۔

۳۵ **مسجِد** میں بیان کی یا نعت شریف کی کیسیٹیں سننا چاہیں تو ٹیپ

ریکارڈر میں اپنے سَیل ڈال لیجئے۔ اگر مسجد کی بجلی سے چلانا چاہیں تو بہتر یہ ہے کہ جتنی بجلی آپ نے خرچ کی ہے اُس کا اندازہ کرکے اس سے کچھ زیادہ پیسے انتظامیہ کے حوالے کردیجئے اور یہ بھی اِحتیاط کیجئے کہ کسی کی عبادت یا آرام میں خلل واقع نہ ہو۔

۲۶ **مسجد** کی چھت وغیرہ اگر گر پڑی یا کسی نے زبردستی نکال دیا تو فوراً دوسری مسجد میں مُعتَکِف ہوجائیں اِعتِکاف صحیح ہوجائے گا۔

۲۷ **دَورانِ** اعتکاف حتَّی الْاِمکان اپنا وَقت، نوافل، تلاوتِ قرآن، ذِکرو دُرود، مُطالعہء کُتُبِ اِسلامیہ اور سُنّتیں اور دُعائیں وغیرہ سیکھنے سکھانے میں گزاریئے۔

۲۸ **اِعتِکاف** کیلئے اگر مسجد میں پردہ لگائیں تو کم سے کم جگہ گھیریں تاکہ نمازیوں کو پریشانی نہ ہو۔ میرے آقا **اعلیٰ حضرت** رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں: اگر (مسجد میں) چیزیں رکھے جن سے نماز کی جگہ رُکے تو سخت ناجائز ہے۔ (فتاوی رضویہ ج ۸ ص ۹۷)

۲۹ **مسجد** کو ہر قسم کی آلودگی اور گرد وغُبار وغیرہ سے بچائیں۔

۳۰ **مسجد** میں شوروغُل، ہنسی مَذاق وغیرہ ہرگز نہ کریں کہ گناہ ہے۔

۳۱ **آپ** گھر سے سُوئے مسجد چلے تو نیکیاں کمانے مگر کہیں ایسا نہ ہو کہ

گناہوں کا ڈھیر لے کر پلٹیں۔ لہٰذا خبردار! مسجِد میں ہر گز ہر گز بلا ضَرورت کوئی لفظ مُنہ سے نہ نکلے، زَبان پر مضبوط **قُفلِ مدینہ** لگائیے۔

۳۲ **مُعتَکِفِین** اسلامی بھائیوں کو مسجِد میں ضَروری اَشیاء پہلے ہی سے مُہَیّا کر لینی چاہئیں تا کہ بعد میں کسی سے سُوال کرنے کی حاجت نہ رہے اور دوسروں سے چیزیں مانگتے رَہنے کی عادت بھی اچّھی نہیں۔ بعض صَحابہء کرام علیہِمُ الرِّضوان **تو سُوال** سے اِس قدر بچتے تھے کہ اگر اُن کا **چابُک** بھی گر جاتا تو گھوڑے پر بیٹھے ہونے کے باوُجود وہ کسی کو اتنا تک نہ کہتے کہ "بھائی! یہ **چابُک** تو ذرا اُٹھا دینا" بلکہ خود گھوڑے سے اُتر کر اُٹھا لیتے۔

۳۳ **دوسرے** کی موجودگی میں تِلاوت کی آواز اتنی آہستہ رکھئے کہ اُس کے کانوں تک آواز نہ پہنچے۔

۳۴ **اگر** آپ کی مسجِد میں دیگر اسلامی بھائی مُعتَکِف ہوں تو اُن کے حُقُوقِ صُحبت کا ہر طرح سے لحاظ رکھئے دیگر مُعتَکِفِین کی خدمت کو اپنی سعادت سمجھئے، اُن کی ضَروریات پوری کرنے کی حَتَّی الْاِمکان سَعْی کیجئے اور اِخلاص و ایثار کا مُظاہَرہ کرتے رہیے۔ ایثار کا ثواب بے شُمار ہے چُنانچہ تاجدارِ رِسالت، ماہِ نُبُوَّت صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ بخشش

نشان ہے، ''**جو شخص اُس چیز کو جس کی خود اِسے حاجت ہو دوسرے کو دے دے تو اللہ** عَزَّوَجَلَّ **اِسے بخش دیتا ہے۔**''

(اتحاف السادۃ المتقین ج۹ص۷۷۹)

۳۵ **آپ** جو کچھ دعائیں اور سُنّتیں جانتے ہیں دوسرے مُعتکِفین کو سِکھانے کی کوشش کیجئے کہ ثواب لُوٹنے کا ایسا سُنہری موقع بار بار نہیں ملتا۔

۳۶ **اِعتِکاف** کے دَوران جتنا ہو سکے زیادہ سے زیادہ سنّتوں پر عمل کرنے کی کوشش کیجئے۔ مَثَلاً چٹائی اور مٹّی کے برتن وغیرہ استِعمال کیجئے۔

۳۷ **مَدَنی** اِنْعامات پر عمل کر کے کارڈ پُر کیجئے اور اِس کی ہمیشہ کیلئے عادت بنائیے۔

۳۸ **مسجِد** کے فَرش، دری یا چٹائی پر سونے سے پرہیز کیجئے کہ پسینے کی بدبو اور سر کے تیل کا دھبّہ ہونے نیز اِحتِلام کی صُورت میں ناپاک ہو جانے کا بھی خطرہ ہے۔ لہٰذا اپنی چٹائی ضَرور ساتھ لائیے۔ اِس سے چٹائی پر سونے کی سنّت بھی ادا کرنے کا موقع ملے گا اور مسجِد کی دریاں اور چٹائیاں بھی آلودگی سے محفوظ رہیں گی۔

۳۹ **اگر** اپنی چٹائی مُیَسَّر نہ ہو تو کم از کم اپنی چادر ہی بچھا لیجئے۔

۴۰ **گھر** ہو یا مسجِد، جہاں بھی سوئیں پردہ میں پردہ کا خیال رکھیں ممکن ہو تو

پاجامے پر ایک چادر تہبند کی طرح لپیٹنے اور دوسری اوڑھنے کی عادت بنائیے کہ نیند میں بعض اوقات کپڑے پہنے ہوئے بھی سخت بے پردگی ہو رہی ہوتی ہے۔

(۴۱) **ہرگز** ہرگز دو اسلامی بھائی ایک ہی تکیہ پر یا ایک ہی چادر میں نہ سوئیں۔

(۴۲) **اسی** طرح مَحَلِّ فتنہ میں کسی کی ران یا گود میں سر رکھ کر لیٹنے سے بھی پرہیز کیجئے۔

(۴۳) **جب** ۲۹ رَمَضانُ الْمُبارَک کو عیدُ الْفِطْر کے چاند کی خبر سنیں یا ۳۰ رَمَضان شریف کا سورج ڈوب جائے تو مسجِد سے ایسے نہ دوڑ پڑیے کہ جیسے قید سے رِہا ہوئے، بلکہ ہونا یہ چاہیے کہ رَمَضانُ الْمبارَک کے رُخصت ہونے کی خبر سنتے ہی صَدمہ سے دل ڈوبنے لگے کہ آہ! محترم ماہ ہم سے جدا ہو گیا، خوب رو رو کر ماہِ رَمَضان کو **اَلْوَداع** کیجئے۔

تم گھر کو نہ کھینچو نہیں جاتا نہیں جاتا
میں چھوڑ کے مسجد کو نہیں اب کہیں جاتا

(۴۴) **اِختِتام** اِعْتِکاف کے وَقْت خوب رو رو کر اپنی خامیوں اور کوتاہیوں اور مسجد کی بے اَدَبیوں پر **اللہ** عَزَّوَجَلَّ سے مُعافی طَلَب کیجئے۔ خوب گڑگڑا کر اپنے اور تمام عالَم کے اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کے

اعتکاف کی قبولیت اور کُل اُمّت کی مَغفِرت کی دعاء مانگئے۔

۴۵ **آپس** میں ایک دوسرے سے حق تلفیاں مُعاف کروائیے۔

۴۶ **خُدّام** مسجد کو بھی ہو سکے تو تحائف دیکر راضی کیجئے۔

۴۷ **اِنتظامیہ** مسجد کا بھی تعاوُن کے سبب شکریہ ادا کیجئے۔

۴۸ **شب** عیدُ الفِطْر ہو سکے تو عبادت میں گزاریئے۔ ورنہ کم از کم عِشاء اور فَجر کی نمازیں باجماعت ادا کیجئے تو بحکمِ حدیث پوری رات کی عبادت کا ثواب ملے گا۔

۴۹ **کوشش** کر کے نَفلی اِعتِکاف کی نیّت سے چاندرات اُسی مسجِد میں گزاریئے جہاں سنّت اِعتِکاف کیا ہے۔ حضرتِ سیِّدُنا امام جلالُ الدّین سُیوطی شافعی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نَقل فرماتے ہیں کہ سیِّدُنا ابراھیم بن اَدھَم رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے فرمایا: "کہ بُزُرگانِ دین رَحِمَھُمُ اللہُ الْمُبین اس بات کو پسند فرماتے تھے کہ (عیدُ الفِطْر کی) رات (مسجِد ہی) میں گزاریں تاکہ وَہیں سے ان کے دن (یعنی عید کے مبارک دن) کی اِبتِداء ہو۔" سیِّدُنا امامِ مالِک رضی اللہ تعالٰی عنہ بُزُرگانِ دین رَحِمَھُمُ اللہُ الْمُبین کا یہ معمول نَقل فرماتے ہیں کہ وہ چاندرات کو اپنے گھروں کو نہیں لوٹتے تھے جب تک کہ لوگوں کیساتھ عید کی نماز ادا نہ کر لیتے۔ (الدر المنثور ج ۱ ص ۴۸۸)

عید کی مقدّس ساعتیں بازاروں کے اندر خریداریوں میں گزارنے سے پرہیز کیجئے۔ اِسی طرح عید کے یومِ سعید کو بھی مَعاذَاللہ عَزَّوَجَلَّ مخلُوط تفریح گاہوں، سنیما گھروں اور ڈرامہ گاہوں میں گزار کر یومِ وَعید نہ بنایئے۔

عاشِقانِ رسول کی صُحبت نے مُجھے کیا سے کیا بنا دیا

جہاں تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تَحریک، **دعوتِ اسلامی** کی طرف سے اجتِماعی اعتِکاف کی ترکیب ہوتی ہے وہاں چاندرات کو یارات مسجد ہی میں گزار کر عید کے روز سنّتوں کی تربیت کے مَدَنی قافِلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سفر کی ترکیب بنایئے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اِس کی بَرَکتیں خود ہی دیکھ لیں گے۔ اگر ماڈَرن دوستوں وغیرہ کے ساتھ گناہوں بھرے ماحول میں عید گزاری تو ہوسکتا ہے کہ اِعتِکاف کی کمائی ضائع ہو جائے۔ آپ کی ترغیب کیلئے عید کے مَدَنی قافِلے کی ایک مُشکبار و خوشگوار مَدَنی بہار آپ کے گوش گزار کرتا ہوں۔ چُنانچہ لائنز ایریا، بابُ الْمدینہ کراچی کے ایک نوجوان اسلامی بھائی کا کچھ اِس طرح بیان ہے: پہلے میں بھی ایک عام سا ماڈَرن اور بے نَمازی لڑکا تھا، زندگی کے شب وروز غفلتوں اور گناہوں میں بسر ہو رہے تھے۔ ماہِ رَمَضانُ الْمبارَک ۱۴۲۳ھ میں ایک اسلامی بھائی نے مجھ پر **اِنفرادی کوشش** کرتے ہوئے ہمارے ہی عَلاقے کی **فیضانِ رضا مسجد** (لائنز ایریا) میں ہونے والے سنّتوں

بھرے **اجتماعی اعتکاف** میں بیٹھنے کی ترغیب دلائی، میں نے حامی بھر لی اور گھر والوں سے اجازت لیکر رَمَضانُ الْمبارَک کے آخری عَشَرہ میں **مُعْتَکِف** ہو گیا۔ **اعتکاف** میں دس۱۰ دن تک **عاشِقانِ رسول** کی صُحبتوں کی بَرَکتوں سے خوب مالا مال ہوا اور **اعتکاف** میں عُمر بھر کیلئے پنج وقتہ **نَمازی** بنے رہنے کا عَزْم بالْجَزْم کرلیا، دیگر گناہوں کے ساتھ ساتھ داڑھی مُنڈانے سے بھی توبہ کر لی۔ ہاتھوں ہاتھ عمامہ شریف بھی سجالیا اور سنّت کے مطابِق مَدَنی لباس کی بھی نیّت کر لی۔ عید کے دوسرے دن عاشِقانِ رسول کے ساتھ تین۳ روزہ **مَدَنی قافِلے** میں سنّتوں بھرا سفر کیا اور اِس مبارَک سفر کی بَرَکت سے میں تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کا ہو کر رہ گیا۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کرے کہ مرتے دم تک **دعوتِ اسلامی کا مَدَنی ماحول** مجھ سے نہ چھوٹے۔ اب میں فیشن ایبل ماڈرن لڑکا نہ رہا تھا۔ اِعْتِکاف اور ہاتھوں ہاتھ **مَدَنی قافِلے** کے سفر کے دَوران **عاشِقانِ رسول** کے قُرْب نے **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ مجھے کیا سے کیا بنا دیا۔ مجھ پر **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کا کرم بالائے کرم ہے کہ میں یہ بیان دیتے وقْت اپنے عَلاقے میں مَدَنی اِنْعامات کے ذِمّہ دار کی حیثیت سے سنّتوں کی خدمت بجالا رہا ہوں۔

فضلِ ربّ عَزَّوَجَلَّ سے گناہوں کی عادت چُھٹے، مَدَنی ماحول میں کرلو تم اعتکاف

نیکیوں کا تمہیں خوب جذبہ ملے، مَدَنی ماحول میں کرلو تم اعتکاف

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اپنی چیزیں سنبھالنے کا طریقہ

اَلحمدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک "دعوتِ اسلامی" سے وابستہ ہزاروں اسلامی بھائی دُنیا کی مختلف مساجد میں **اجتماعی اِعتِکاف** کرتے ہیں۔ ان سب کی خدمت میں عَرض ہے، شَرعی مسئلہ یہ ہے کہ اگر دُوسرے کی کوئی چیز غَلَطی سے تبدیل ہوکر آجائے، چاہے اپنی چیز سے مِلتی جُلتی ہو تب بھی اُس کا استعمال ناجائز وگناہ ہے۔ لٰہذا مُعْتَکِفِین (اور مَدرَسوں کے مُقیم طَلَبہ بلکہ ہر ایک) کو چاہئے کہ اپنی اپنی اُن چیزوں پر کوئی نِشانی لگالیں جن کا دوسروں کی چیزوں کے ساتھ خَلَط مَلَط ہوجانے کا اندیشہ ہو۔ رہنمائی کیلئے کچھ نِشانیاں آگے آرہی ہیں۔

(چپّل، چادر وغیرہ پر نام یا کسی بھی زَبان کا کوئی حَرف مثلاً A,B وغیرہ نہ لکھیں بلکہ ہوسکے تو کمپنی کا نام بھی مٹادیں۔ تاکہ پاؤں تلے آنے پر بے اَدَبی نہ ہو۔ ہر زَبان کے حُرُوفِ تَہَجّی (ALPHABET) کا اَدَب کیجئے۔ اس مسئلے کی تفصیل فیضانِ سنّت کے باب فیضانِ بسم اللہ ص ۸۹ تا ص ۱۲۳ پر مُلاحظہ فرمائیے)

اِعتکاف میں بیمار پڑجانے کے اَسباب

اَلحمدُلِلّٰہ سگِ مدینہ عُفِیَ عَنْہُ برسہا برس سے **مُعْتَکِفِین** کی خدمتوں میں حاضریوں سے مُشرَّف ہے۔ **اِعتِکاف** کے دَوران کئی

اسلامی بھائیوں کو **بیمار** پڑتے دیکھا ہے۔ اِس کا سب سے بڑا سبب جو ابھر کر سامنے آیا وہ ہے "غِذائی بے احتیاطِیاں۔" گھر والے اور اَحباب وغیرہ عُمدہ ولذیذ کھانے، خوشبودار میٹھی ڈِشیں، **کباب سَموسے،** بڑے، پکوڑے، کھٹّی چٹنیاں، کھچڑا اور **چٹپٹے** آلو چھولے اور سحری میں ملائی پراٹھے، کھجلہ پھینی وغیرہ عنایت فرماتے ہیں اور بعض مُعتَکِفِین مَغلوبُ الْحِرص ہو کر، انجام سے بے خبر جو کچھ سامنے آیا اُس کا خیر مقدم کر کے اچّھی طرح چبائے بِغیر ہی جھٹ پٹ پیٹ میں پہنچاتے چلے جاتے ہیں۔ نتیجۃً قبض، گیس، پیٹ میں دَرد، بدہَضمی، دَسْت، قے، جسم میں سُستی، نَزلہ، بُخار، سَر اور بدن میں دَرد وغیرہ اَمراض آدھمکتے ہیں۔ حالانکہ بے چارے بڑے جذبے کے ساتھ خوب عبادت کا ذِہن لیکر **اعتِکاف** کیلئے گھر سے چلے ہوتے ہیں مگر کھا کھا کر بیمار پڑ جاتے ہیں اور بعض اَوقات تو نَوبت یہاں تک پہنچتی ہے کہ نَماز کی جماعت کھڑی ہو جاتی ہے مگر یہ غریب سر درد و بخار کے مارے مسجد میں لیٹے کَراہ رہے ہوتے ہیں۔

نا سمجھ بیمار کو اَمرت بھی زَہر آمیز ہے
سچ یہی ہے سُو دَواء کی اِک دَواء پرہیز ہے

کھانے کی اِحتیاط کا فائدہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک،

دعوتِ اسلامی کے **عالمی** مَدَنی مرکز **فیضانِ مدینہ** بابُ الْمدینہ کراچی میں رَمَضانُ الْمبارَک کے آخری عَشَرہ میں ہزار بلکہ ہزاروں عاشِقانِ رسول **مُعتَکِف** ہوتے ہیں۔ ان کو پیش کیے جانے والے کھانے میں بناسپتی گھی کا اِستعمال بند کروانے، تَیل اور **مَصالَحہ جات** میں بھی آدھوں آدھ کمی لانے اور کباب سموسوں اور پکوڑوں پر پابندی ڈلوانے کی درخواستیں کرتے رہنے سے کچھ نہ کچھ عمل ہوا اور اِس طرح دَورانِ **اِعتِکاف** مریضوں کی شَرح میں اچھی خاصی کمی دیکھی گئی۔ کاش! ہر اعتِکاف والی مسجد بلکہ مسلمانوں کے ہر گھر میں مذکورہ اِحتیاطیں اپنالی جائیں۔

مجھے مسلمانوں کی صحّت عزیز ہے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں مسلمانوں کی روحانی اصلاح کے ساتھ ساتھ جسمانی صحّت و فَلاح کا بھی آرزو مند ہوں۔ کاش! کاش! کاش! میری درخواستوں کے مطابق خواہش سے کم کھا کر اور بے وقت مختلف چیزیں کھانے سے خود کو بچا کر بھی **مُعتَکِفین** صحّت و عافیَت کے ساتھ عبادات و تربیت میں حصّہ لیکر **اجتماعی اِعتِکاف** کے اِختِتام پر چاند رات کو ہاتھوں ہاتھ **مَدَنی قافِلہ** میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر کرنے کے قابل رہیں۔ اگر میری عرض کردہ غذائی احتیاطوں پر عمر بھر عمل پیرا رہیں گے تو اِنْ شَاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

آپ کی زندگی خوشگوار رہے گی۔ اور ڈاکٹروں اور دواؤں کے اخراجات سے بھی نَجات ملے گی۔ (برائے کرم! فیضانِ سنّت کے باب آدابِ طعام ص 440 تا 451 پر کھانے کا جَدْوَل اور طِبّی مشوروں سے بھرپور مکتوبِ عطّار پڑھ لیجئے) آپ کی تندرُستی میں مجھے یوں بھی دلچسپی ہے کہ اس طرح اِنْ شَاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ **عبادتوں** کا ذَوق بھی بڑھے گا اور سنّتوں کی تربیّت کے **مَدَنی قافلوں** میں سفر کا شوق بھی بڑھے گا۔ آپ صحّت مند ہوں گے تو بآسانی نمازوں، سنّتوں، والِدَین اور بال بچّوں کی خدمت کیلئے بھاگ دوڑ کرسکیں گے۔ اگر میری درخواستوں کے سبب یہ سب نیک اَعمال ہوئے تو اِنْ شَاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ مجھے بھی کثیر ثواب ملے گا۔

ظالموں کیلئے دَرازیٔ عُمر کی دُعاء کرنا کیسا؟

نمازوں اور فرض عبادتوں سے دُور رہنے والے مسلمانوں، اپنے مسلمان بھائیوں پر ظلم و ستم کی آندھیاں چلانے والوں اور گناہوں کا بازار گرم کرنے والوں کو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ ہدایت عنایت فرمائے۔ آہ! ایسوں کی صحّت بھی اکثر اَوقات گناہوں میں زِیادَت کا سبب بنتی ہے۔ حُجَّۃُ الْاِسلام حضرت سیِّدُنا امام محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی فرماتے ہیں: **"جو ظالموں اور فاسِقوں کیلئے درازیٔ عُمر کی دُعاء کرتا ہے، گویا اِس بات کو پسند کرتا ہے کہ زمین پر اللہ تعالیٰ کی (مزید) نافرمانی ہو۔"** (اَیُّھَا الْوَلَد مع مجموعہ رسائل امام غزالی ص۲٦٦ دارالفکر بیروت) ہاں ظالموں اور فاسِقوں کیلئے ظلم و فِسق سے باز رہتے ہوئے

صحت وعبادت کے ساتھ طویل عمر پانے کی دعا کی جاسکتی ہے۔ کھانے کی احتیاطوں کی نرالی معلومات کیلئے فیضانِ سنّت کا باب **پیٹ کا قفلِ مدینہ** ضرور پڑھ لیجئے۔

مسلمان کی بھلائی چاہنا کارِ ثواب ہے

حضرت سیِّدُنا جَرِیر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، ''میں نے حُضور تاجدارِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم سے اِس بات پر بَیعَت کی کہ نماز قائم کروں گا اور زکوٰۃ ادا کروں گا اور عام مسلمانوں کی **خَیر خواہی** کروں گا (یعنی بھلائی چاہوں گا)'' (صحیح مسلم ص ٤٨ حدیث ٩٧) اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ خود کو مسلمانوں کے خیر خواہوں میں کھپانے اور ثواب کمانے کے مقدّس جذبے کے تحت دُعاء کے ساتھ ساتھ صِحّت مند رہنے کیلئے چند **مَدَنی پھول** نذرِ حاضر کئے ہیں۔ اگر مَحض دُنیا کی رنگینیوں سے لُطف اندوز ہونے کیلئے تندُرست رہنے کی آرزو ہے تو بے شک پڑھنا یہیں مَوقُوف کر دیجئے اور اگر عُمدہ صحّت کے ذَرِیعے عبادت اور سُنّتوں کی خدمت پر قُوّت حاصل کرنے کا ذِہن ہے تو ثواب کمانے کی غَرَض سے اچّھی اچّھی نیّتیں کرتے ہوئے دُرُود شریف پڑھ کر آگے بڑھئے اور شوق سے پڑھئے:۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اللہ ربُّ العزّت عَزَّوَجَلَّ میری، آپکی، جُملہ اَہلِ خاندان اور ساری

اُمّت کی مغفِرت فرمائے۔ ہمیں صحّت و عافیت کے ساتھ اور دعوتِ اسلامی کے **مَدَنی ماحول** میں رہتے ہوئے اِسلام کی خدمت پر اِستِقامت عنایت فرمائے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہماری جسمانی بیماریاں دُور کر کے ہمیں **بیمارِ مدینہ** بنائے۔

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم

کباب سموسے کھانے والے متوجِّہ ہوں!

بازار اور دعوتوں کے چٹ پٹے کباب سموسے کھانے والے توجُّہ فرمائیں۔ کباب سموسے بیچنے والے عُموماً **قیمہ** دھوتے نہیں ہیں۔ ان کے بقول قیمہ دھو کر ڈالیں تو کباب سموسے کا ذائِقہ مُتَاثِّر ہوتا ہے! بازاری قیمہ میں بعض اَوقات کیا کیا ہوتا ہے یہ بھی سن لیجئے! گائے کی **اَوجھڑی** کا چھلکا اُتار کر اُس کی ''بَٹ'' میں **تِلّی** بلکہ مَعاذَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کبھی تو **جَما ہوا خون** ڈال کر مشین میں پیستے ہیں اِس طرح سفید بٹ کے قیمے کا رنگ گوشت کی مانند **گلابی** ہو جاتا ہے۔ بسا اوقات **کباب سموسے** والے حسبِ ضَرورت ادرک لہسن وغیرہ بھی قیمے کے ساتھ ہی پِسوا لیتے ہیں۔ اب اس قیمے کے دھونے کا سُوال ہی پیدا نہیں ہوتا، اُسی قیمے میں مِرچ مَصالَحہ ڈال کر بھون کر اُس کے **کباب سموسے** بنا کر فروخت کرتے ہیں۔ ہوٹلوں میں بھی اسی طرح کے قیمے کے سالن کا اندیشہ رہتا ہے۔ گندے **کباب سموسے** والوں سے **پکوڑے** وغیرہ بھی نہ لئے جائیں کہ کڑاہی ایک اور تیل بھی وُہی گندے قیمے والا۔ خیر میں یہ

نہیں کہتا کہ مَعَاذَاللہ ہر گوشْت بیچنے والا اس طرح کرتا ہے یاخُدانخواستہ ہر کباب ،سَموسے والا ناپاک قیمہ ہی استعمال کرتا ہے۔ یقیناً خالِص گوشْت کا قیمہ بھی ملتا ہے ۔عُرْض کرنے کا مُنشاء یہ ہے کہ قیمہ یا **کباب سَموسے** قابلِ اطمینان مسلمان سے لینے چاہئیں اور جو مسلمان ایسی اُوچھی حَرکتیں کرتے ہیں ان کو توبہ کرلینی چاہیے۔

کباب سموسے طبیبوں کی نظر میں

کباب ،سَموسے ، پکوڑے، شامی کباب، مچھلی اور مُرغی وغیرہ کی تلی ہوئی بوٹیاں، پُوریاں، کچوریاں، بیڑے، پراٹھے، انڈہ آملیٹ وغیرہ ہم خوب مزے لے لے کر کھاتے ہیں۔ مگر بے ضَرَر نظر آنے والی یہ خستہ اور کراری غذائیں اپنے اندر کیسے کیسے مُہلِک (مُہ ۔ لِک) اَمراض لئے ہوئے ہیں اِس کا شاذ و نادِر ہی کسی کو عِلْم ہوتا ہے۔ تلنے کیلئے جب تَیل کو خوب گرم کیا جاتا ہے تو طِبّی تحقیقات کے مطابق اِس کے اندر کئی ناخوشگوار و نقصان دِہ مادّے پیدا ہو جاتے ہیں، تلنے کیلئے ڈالی جانے والی چیز بھی نَمی چھوڑتی ہے جس کے سبب تیل مُشتَعِل (مُش ۔ تَ ۔ عِل) ہو کر چٹاخ پٹاخ کا شور مچاتا ہے جو کہ اِس کے کیمیائی اَجزاء کی توڑ پھوڑ کی علامت ہے اور اِس کے سبب غِذائی اَجزاء اور وِٹامنز تباہ ہو جاتے ہیں۔

"یارب! لَذّاتِ نفسانی سے بچا" کے اُنّیس حُرُوف کی نسبت سے تلی ہوئی چیزوں سے ہونے والی 19 بیماریوں کی نشاندہی

(۱) بَدَن کا وَزْن بڑھتا ہے (۲) آنتوں کی دیواروں کو نقصان پہنچتا ہے (۳) اِجابت (پیٹ کی صفائی) میں گڑبڑ پیدا ہوتی ہے (٤) پیٹ کا درد (۵) متلی (٦) قے یا (۷) اِسْہال (یعنی پانی جیسے دَسْت) ہوسکتے ہیں (۸) چَربی کے مقابلے میں تلی ہوئی چیزوں کا استعمال زیادہ تیزی کے ساتھ خون میں نقصان دِہ کولیسٹرول یعنی LDL بناتا ہے (۹) مُفید کولیسٹرول یعنی HDL میں کمی آتی ہے (۱۰) خون میں لوتھڑے یعنی جمی ہوئی ٹکڑیاں بنتی ہیں (۱۱) ہاضمہ خراب ہوتا ہے (۱۲) گیس ہوتی ہے (۱۳) زِیادہ گَرْم کردہ تیل میں ایک زَہریلا مادّہ "اَیکرُوْلین" پیدا ہوجاتا ہے جو کہ آنتوں میں خَراش پیدا کرتا ہے بلکہ معاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ (١٤) کینسر کا سبب بھی بن سکتا ہے (۱۵) تیل کو زِیادہ دیر تک گَرْم کرنے اور اِس میں چیزیں تلنے کے عمل سے اس میں ایک اور خطرناک زَہریلا مادّہ "فری رَیڈیکلز" پیدا ہوجاتا ہے جو کہ دل کے امراض (١٦) کینسر (۱۷) جوڑوں میں سوزش (۱۸) دماغ کے اَمراض اور (۱۹) جلد بڑھاپا لانے کا سبب بنتا ہے۔

"فری ریڈیکلز" نامی خطرناک زہریلا مادّہ پیدا کرنے والے مزید اور بھی عَوامِل ہیں مَثَلاً ۞ تمباکو نوشی ۞ ہوا کی آلودگی (جیسا کہ آج کل گھروں میں ہر

وقت کمرہ بند رکھا جاتا ہے نہ دھوپ آنے دی جاتی ہے نہ تازہ ہوا) ۞ کار کا دُھواں ۞ ایکسرے X RAY ۞ مائیکرو وَیو اَووَن ۞ .T.V اور کمپیوٹر کے اِسکرین کی شُعائیں ۞ فَضائی سفر کی تابکاری (یعنی ہوائی جہاز کا شعائیں پھینکنے کا عمل)

خطرناک زَہر کا توڑ

اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اِس خطرناک زَہر یعنی "فری ریڈیکلز" کا توڑ بھی پیدا فرمایا ہے چُنانچہ جن سبزیوں اور پھلوں کا رنگ سبز، زَرد یا نارنجی یعنی سُرخی مائل زرد ہوتا ہے یہ اِس خطرناک زہر کو تباہ کر دیتے ہیں اِس طرح کے پھلوں اور سبزیوں کا رنگ جس قَدَر گہرا ہوگا اُن میں وٹامنز اور مَعدَنی اَجزاء کی مقدار بھی زِیادہ ہوتی ہے وہ اِس زہر کا زِیادہ قوت کے ساتھ توڑ کرتے ہیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

تلی ہوئی چیزوں کا نقصان کم کرنے کا طریقہ

دو (۲) باتوں پر عمل کرنے سے تلی ہوئی چیزوں کے نقصانات میں کمی آسکتی ہے: (۱) کباب سَموسے، پکوڑے، انڈہ آملیٹ، مچھلی وغیرہ تلنے کیلئے جو کڑاہی یا فرائی پین استعمال کیا جائے وہ نان اسٹک (non stick) ہو (۲) تلنے کے بعد ایک ایک چیز کو بے خوشبو ٹشو پیپر میں اچھی طرح لپیٹ لیا

جائے تا کہ کچھ نہ کچھ تیل جذب ہو جائے۔

بچا ہوا تیل دوبارہ استِعمال کرنے کا طریقہ

ماہرین کا کہنا ہے کہ ایک بار تلنے کیلئے استعمال کرنے کے بعد تیل کو دوبارہ گرم نہ کیا جائے۔ اگر دوبارہ استِعمال کرنا ہو تو اس کا طریقہ یہ ہے کہ اِس کو چھان کر ریفریجریٹر میں رکھ دیا جائے، بِغیر چھانے فِرِج میں نہ رکھا جائے۔

فنِّ طِبّ یقینی نہیں

تلی ہوئی چیزوں کے نقصانات کے تعلّق سے میں نے جو کچھ عرض کیا وہ میری اپنی نہیں طبیبوں کی تَحقیق ہے۔ یہ اُصول یاد رکھنے کے قابل ہے کہ فنِّ طِب سارے کا سارا ظنّی ہے یقینی نہیں۔

فیشن پرست "مبلِّغِ سنّت" بن گئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نقصان دِہ چیزیں کھانے پینے کی حرص مٹانے، فرنگی فیشن سے جان چھڑانے سُنّتیں اَپنانے اور اپنا سینہ عشقِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کا مدینہ بنانے کیلئے تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** کے سدا بہار مدنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہئے۔ آیئے! آپ کی ترغیب کیلئے **ایک خوشگوار و مشکبار مدنی بہار** آپ کے گوشِ گزار کرتا ہوں چُنانچہ اِندور شہر (M.P. الھند) کے ایک ماڈرن نوجوان نے آخِری عشرۂ رَمَضَانُ الْمُبَارَک ۱۴۲۶ھ میں تبلیغِ قراٰن وسنّت کی

عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کی طرف سے کئے جانے والے **اجتماعی اِعتِکاف** میں عاشقانِ رسول کے ساتھ اِعتِکاف کرنے کی سعادت حاصِل کی۔ دعوتِ اسلامی کے **مَدَنی ماحول** اور عاشقانِ رسول کی صحبت کی بَرَکت سے قلب میں **مَدَنی اِنقلاب** برپا ہوگیا، چہرے پر **داڑھی** کی بہاریں مُسکرانے لگیں اور سبز عمامہ شریف سے سر سبز ہوگیا، ہاتھوں ہاتھ 12 دن کے لئے سنّتوں کی تربیت کے **مَدَنی قافلے** کے مسافر بن گئے خوب مَدَنی رنگ چڑھا۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عزّوَجلّ مبلّغِ دعوتِ اسلامی بن گئے۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عزّوَجلّ تادمِ تحریر اپنے شہر کے اندر **دعوتِ اسلامی** کی ایک حلقہ مُشاوَرت کے **نگران** کی حیثیت سے مَدَنی کاموں کی دھومیں مچا رہے ہیں۔

گرچہ دل میں ہے فیشن کی اُلفت بھری، مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف
عمر آئندہ گزرے گی سنّت بھری مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمّد

یاربِّ مصطفٰے عزّوَجلّ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم! ہر اسلامی بھائی اور ہر اسلامی بہن کا **اِعتِکاف** قبول فرما اور اس کی برکتوں سے مالا مال کر۔ **یا اللّٰہ!** عزّوجلّ ہمیں بھی **اِعتِکاف** کرنے کی سعادت نصیب فرما۔

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم

مسجِد سے مَحَبَّت کی فضیلت

حضرتِ ابو سعید خُدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبیِّ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کا فرمانِ اُلفت نشان ہے: ''جو مسجد سے اُلفت (مَحَبَّت) رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اُس سے اُلفت رکھتا ہے۔ (طبرانی اوسط حدیث ۲۳۷۹ بیروت)

حضرتِ علامہ عبدالرؤف مَناوی علیہ رحمۃ اللہ القوی اس کی شرح میں لکھتے ہیں: ''مسجد سے اُلفت اس طرح ہے کہ رِضائے الٰہی کیلئے اس میں اعتکاف، نماز، ذکرُ اللہ، اور شرعی مسائل سیکھنے سکھانے کیلئے بیٹھے رہنے کی عادت بنانا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کا اس بندے سے مَحَبَّت کرنا اس طرح ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو اپنے سایۂ رحمت میں جگہ عطا فرماتا اور اس کو اپنی حفاظت میں داخل فرماتا ہے۔

(فیض القدیر ج ٦ ص ١٠٧ دار الفکر بیروت)

مسجِد کی زیارت کی فضیلت

حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کا ارشادِ رحمت بنیاد ہے: بیشک مسجدیں زمین میں اللہ تعالیٰ کے گھر ہیں اور اللہ تعالیٰ پر حق ہے کہ وہ (اپنے گھر کی) زیارت کرنے والے کا اکرام (عزت) کرے۔'' (طبرانی کبیر ج ١٠ ص ٦١ حدیث ١٠٣٢٤ بیروت)

حضرتِ علامہ عبدالرؤف مَناوی علیہ رحمۃ اللہ القوی اس کی شرح میں فرماتے ہیں: یعنی مسجدیں وہ جگہیں ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنی رَحمتوں کو اُتارنے کیلئے چُنا ہے۔''

(فیض القدیر ج ۲ ص ٥٥٢ دار الفکر بیروت)

مسجد میں ہنسنے کی سزا

حضرت سیّدُنا اَنَس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، حُضُورِ پاک صاحِبِ لولاک، سیّاحِ اَفلاک صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: اَلضَّحِكُ فِی الْمَسْجِدِ ظُلْمَةٌ فِی الْقَبْرِ یعنی ''مسجد میں ہنسنا قبر میں اندھیرا (لاتا) ہے۔'' ("الفردوس بمأثور الخطاب" ج۲ ص۴۳۱ حدیث ۳۸۹۱ دارالکتب العلمیۃ بیروت)

جہنَّم کے دروازہ پر نام

حضرت سیّدُنا ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مَروی ہے، اللہ عزوجل کے مَحبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: مَنْ تَرَكَ صَلَاةً مُتَعَمِّدًا كُتِبَ اسْمُهٗ عَلٰى بَابِ النَّارِ فِیْمَنْ یَّدْخُلُهَا یعنی ''جو کوئی جان بوجھ کر ایک نماز بھی قضا کر دیتا ہے، اُس کا نام جہنَّم کے اُس دروازے پر لکھ دیا جائے گا جس سے وہ جہنَّم میں داخل ہوگا۔'' (حلیۃ الاولیاء ج۷ ص۲۹۹ حدیث ۱۰۵۹۰ دارالکتب العلمیۃ بیروت)
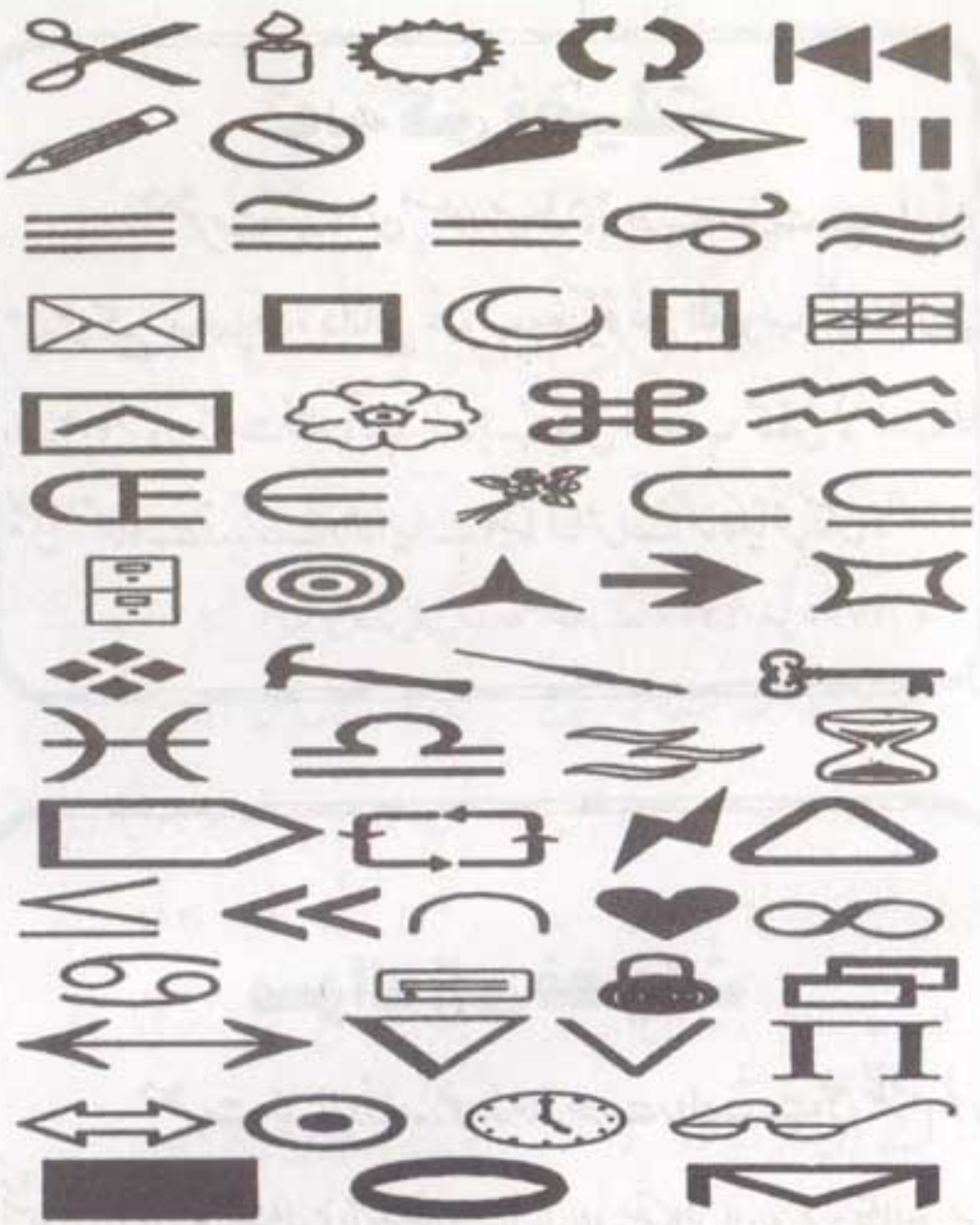
جنّت سے محروم

حضرتِ سیِّدُنا حُذَیفہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مَروی ہے، نبیِ مکرَّم، نُورِ مجسّم، رسولِ اکرم، شہنشاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: لَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ قَتَّاتٌ یعنی "چغل خور جنّت میں داخل نہیں ہوگا۔"

(صحیح البخاری ص ۵۱۲ حدیث ۶۰۵۶)

توبہ کی فضیلت

حضرت سیِّدُنا ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، اللہ عزوجل کے مَحبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ رَحمت نشان ہے: اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ کَمَنْ لَّا ذَنْبَ لَہٗ یعنی ''گناہ سے توبہ کرنے والا ایسا ہے جیسا کہ اس نے گناہ کیا ہی نہیں۔''

("سنن ابن ماجه" حديث: ٤٢٥٠، ص ٢٧٣٥.)

مسواک کی فضیلت

حضرت سیِّدُنا ابواُمامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، نبیِ مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم، رسولِ اکرم، شہنشاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ بَرَکت نشان ہے: اَلسِّوَاکُ مَطْهَرَةٌ لِلْفَمِ مَرْضَاةٌ لِلرَّبِّ یعنی ''مسواک منہ کی پاکیزگی اور اللہ عزوجل کی خوشنودی کا سبب ہے۔''

(سنن ابن ماجه، ص ٢٤٩٥، حديث: ٢٨٩)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عید مُبارک

بعدِ رَمضان ''عید'' ہوتی ہے
رَب عزوجل کی رَحمت مزید ہوتی ہے

جس کو آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی دید ہوتی ہے
اُس پہ قُربان، ''عید'' ہوتی ہے

عید تجھ کو مُبارک اے صَائم[1]!
روزہ داروں کی عید ہوتی ہے

روزہ خُورو! خدا عزوجل کی ناراضی
سُن لو! تُم پر شدید ہوتی ہے

تیری شیطان! ماہِ رَمضاں میں
کیسی مِٹی پلید ہوتی ہے

واسطے عاشِقانِ رَمضاں کے
مغفِرت کی نَوِید ہوتی ہے

عید کے دِن عُمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ رَو رَو کر
بولے، ''نیکوں کی عید ہوتی ہے''

فِلم بِینوں کے حق میں سُن لو یہ
عید، یومِ وَعید ہوتی ہے

بے نَمازوں کی، رَوزہ خوروں کی
کون کہتا ہے عِید ہوتی ہے!

جس کو آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم مدینے بُلوائیں
اُس مسلماں کی عید ہوتی ہے

مُجھ کو ''عیدی'' میں دو بقیع آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم!
جَانے کب میری عید ہوتی ہے!

عید عطار اُس کی ہے جس کو
خواب میں اُن صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی دِید ہوتی ہے

دیبا

[1] یعنی روزہ دار

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

4 چار جھوٹے دعویدار

1. اللہ عزوجل کی مَحبّت کا دعویدار مگر اللہ عزوجل کے حرام کردہ کاموں سے نہ بچنے والا۔
2. مَحبّتِ رسول کا دعویدار مگر غریبوں کو اہمیّت نہ دینے والا۔
3. طالِبِ جنّت ہونے کا دعویدار مگر راہِ خدا عزوجل میں خرچ کرنے سے کترانے والا۔
4. جہنّم سے خوف رکھنے کا دعویدار مگر گناہوں سے پرہیز نہ کرنے والا۔

(حاتم اَصَم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

6 چھ افراد پر بھلائی کا دروازہ بند

1. اپنے عِلم پر عمل نہ کرنے والے۔
2. نِعمتوں پر شکر نہ کرنے والے۔
3. نیکوں کی صحبت میں بیٹھنے کے باوجود اُن کے نقشِ قدم پر نہ چلنے والے۔
4. مرنے والوں کی تجہیز و تکفین میں حصّہ لینے کے باوجود عبرت نہ پکڑنے والے۔
5. دولت ہونے کے باوجود آخرت کے لئے توشہ جمع نہ کرنے والے۔
6. گناہوں کی کثرت کے باوجود توبہ نہ کرنے والے۔

(یحییٰ بن مُعاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

فَیضانِ عیدُ الفِطْر

دُرُود شریف کی فضیلت

ایک بار کسی بھکاری نے کُفّار سے سُوال کیا، اُنہوں نے مذاقاً امیرُ الْمُؤمِنِین حضرتِ مولائے کائنات، علیُّ الْمُرتَضٰی شیرِ خدا کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم کے پاس بھیج دیا جو کہ سامنے تشریف فرما تھے۔ اُس نے حاضِر ہو کر دستِ سُوال دراز کیا۔ آپ کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم نے **دس بار دُرُود شریف** پڑھ کر اُس کی ہتھیلی پر دم کر دیا اور فرمایا، مُٹھی بند کر لو اور جن لوگوں نے بھیجا ہے اُن کے سامنے جا کر کھول دو۔ (کُفّار ہنس رہے تھے کہ خالی پھونک مارنے سے کیا ہوتا ہے!) مگر جب سائل نے اُن کے سامنے جا کر مُٹھی کھولی تو وہ **سونے کے دِیناروں** سے بھری ہوئی تھی! یہ **کرامت** دیکھ کر کئی کافر مسلمان ہو گئے۔

(راحتُ القُلوب ص ۷۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ کے مَحْبوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب عَزَّوَجَلَّ وَصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے رَمَضان شریف کے مُبارَک مہینہ کے مُتَعلِّق ارشاد فرمایا ہے کہ اِس مہینے کا پہلا عَشْرَہ رَحْمت، دُوسرا مغفِرت اور تیسرا عَشْرَہ جہنَّم سے آزادی کا ہے۔

(صحیح ابن خُزَیمہ ج۳ ص۱۹۱ حدیث۱۸۸۷)

معلوم ہوا کہ رَمَضَانُ الْمُبارَک رَحْمت ومَغْفِرت اور جہنَّم سے آزادی کا مہینہ ہے، لِہٰذا اِس بَرَکتوں والے مہینے کے فوراً بعد ہمیں عِید سَعِید کی خوشی مَنانے کا موقع فَراہَم کیا گیا ہے اور عیدُ الْفِطْر کے روز خوشی کا اِظہار کرنا مُستَحَب ہے۔ لِہٰذا ہمیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فَضْل ورَحْمت پر ضَرور اظہارِ مُسَرَّت کرنا چاہیے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فضل ورَحْمت پرخوشی کرنے کی تَرغیب تو ہمیں خود اللہ عَزَّوَجَلَّ کا سچّا کلام بھی دے رہا ہے۔ چُنانچہ پارہ ۱۱ سورۂ یونُس کی آیت نمبر 58 میں ارشاد ہوتا ہے:

قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا (پ ۱۱ یونُس ۵۸)

ترجَمۂ کنزالایمان: تم فرماؤ اللہ (عَزَّوَجَلَّ) ہی کے فَضْل اور اُسکی رحمت اور اسی پر چاہئے کہ خوشی کریں۔

ہم عید کیوں نہ منائیں؟

دیکھئے! جب کوئی طالبِ عِلم امتحان میں کامیاب ہو جاتا ہے تو وہ کس قدر خوش ہوتا ہے۔

ماہِ رَمَضانُ المُبارَک کی بَرَکتوں اور رَحمتوں کے تو کیا کہنے! یہ تو وہ عظیمُ الشّان مہینہ ہے۔ جس میں بَنی نوعِ انسان کی فَلاح وبَہبودی، اِصلاح وتَرَقّی اور نَجاتِ اُخرَوی (اُخ۔رَ۔وی) کیلئے ایک ''خُدائی قانون'' یعنی **قراٰنِ مجید** نازِل ہوا۔ یہ وہ مہینہ ہے جس میں ہر مُسلمان کی حَرارتِ ایمان کا اِمتحان لیا جاتا ہے۔ پس زندَگی کا ایک بہترین **دستُورُ العَمل** پا کر اور ایک مہینے کے سَخت اِمتحان میں کامیاب ہو کر ایک مسلمان کا خوش ہونا فطری بات ہے۔

مُعافی کا اعلانِ عام

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ کا کرم بالائے کرم ہے کہ اس نے ماہِ رَمَضانُ المُبارَک کے فوراً ہی بعد ہمیں **عیدُ الفِطر** کی نعمتِ عُظمٰی سے سَرفراز فرمایا۔ اس **عیدِ سَعید** کی بے حد فضیلت ہے۔ چُنانچِہ حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللّٰہ ابنِ عبّاس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی ایک رِوایت میں یہ بھی ہے: جب **عیدُ الفِطر** کی مبارک رات تشریف لاتی ہے تو اِسے ''**لَیلَۃُ الجائِزۃ**'' یعنی ''اِنعام کی رات'' کے نام سے

پکارا جاتا ہے۔ جب **عید** کی صُبح ہوتی ہے تو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اپنے مَعْصُوم فرشتوں کو تمام شہروں میں بھیجتا ہے، چُنانچہ وہ فرِشتے زمین پر تشریف لاکر سب گلیوں اور راہوں کے سِروں پر کھڑے ہوجاتے ہیں اور اِس طرح نِدا دیتے ہیں، "اے **اُمّتِ مُحمّد** (صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم) اُس ربِّ کریم عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ کی طرف چلو! جو بَہُت ہی زیادہ عطا کرنے والا اور بڑے سے بڑا گُناہ مُعاف فرمانے والا ہے"۔ پھر **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اپنے بندوں سے یُوں مُخاطِب ہوتا ہے: "اے میرے بندو! مانگو! کیا مانگتے ہو؟ میری عِزّت وجَلال کی قَسم! آج کے روز اِس (نَماز عِید کے) اِجتماع میں اپنی آخِرت کے بارے میں جو کچھ سُوال کروگے وہ پُورا کروں گا اور جو کچھ دنیا کے بارے میں مانگوگے اُس میں تمہاری بھلائی کی طرف نَظَر فرماؤں گا (یعنی اِس مُعاملہ میں وہ کروں گا جس میں تمہاری بہتری ہو) میری عِزّت کی قَسم! جب تک تم میرا لِحاظ رکھو گے میں بھی تمہاری خطاؤں پر پَردہ پوشی فرماتا رہوں گا۔ میری عِزّت وجلال کی قَسم! میں تمہیں حَد سے بڑھنے والوں (یعنی مُجرِموں) کے ساتھ رُسوانہ کروں گا۔ بس اپنے گھروں کی طرف **مَغفِرت یافتہ** لَوٹ جاؤ۔ تم نے مجھے راضی کردیا اور میں بھی تم سے راضی ہوگیا۔"

(اَلتَّرغِیب وَالتَّرہِیب ج۲ ص۶۰ حدیث ۲۳)

عیدی ملنے کی رات

سُبْحٰنَ اللہ! (عَزَّوَجَلَّ)، سُبْحٰنَ اللہ! (عَزَّوَجَلَّ) پیارے اسلامی بھائیو! خُدائے رحمٰن عَزَّوَجَلَّ ہم گُنہگاروں پر کس قدر مہربان ہے۔ ایک تو رَمَضَانُ الْمُبَارَک میں سارا مہینہ وہ ہم پر اپنی رحمتیں نازِل فرماتا ہی رہتا ہے۔ پھر جُوں ہی یہ مُبارَک مہینہ ہم سے جُدا ہوتا ہے، فَوراً ہمیں **عِیدِ سعید** کی خوشیاں عطا فرماتا ہے۔ گُزشتہ حدیث مُبارَک میں شَوَّالُ الْمکرّم کی چاندرات یعنی شبِ عِیدالفِطر کو "لَیْلَۃُ الْجَائِزَۃ" یعنی "اِنعام کی رات" قرار دیا گیا ہے۔ یہ رات نیک لوگوں کو اِنعام ملنے گویا "عِیدی" دیئے جانے کی رات ہے۔ اِس مُبارَک رات کی بے حد فضیلت ہے۔ چُنانچہ

دِل زندہ رہے گا

نبیوں کے سلطان، رحمتِ عالمیان، سردارِ دو جہان محبوبِ رحمٰن عَزَّوَجَلَّ وصلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کا فرمان بَرَکت نشان ہے، جس نے عِیدَین کی رات (یعنی شبِ عِیدُ الفِطر اور شبِ عِیدُ الاضحٰی) طلبِ ثواب کیلئے قِیام کیا، اُس دن اُس کا دِل نہیں مَرے گا، جس دن (لوگوں کے) دِل مَر جائیں گے۔ (سُنَنِ ابنِ ماجہ ج۲ ص ۳۶۵ حدیث ۱۷۸۲)

جنّت واجِب ہو جاتی ہے

ایک اور مَقام پر حضرتِ سیِّدُنا مُعاذ بن جَبَل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مَروی ہے، فرماتے ہیں، جو پانچ

راتوں میں شب بیداری کرے اُس کے لئے جنّت واجِب ہو جاتی ہے۔ ذِی الْحِجَّہ شریف کی آٹھویں[۸] نویں[۹] اور دسویں رات (اِس طرح تین[۳] راتیں تو یہ ہوئیں) اور چوتھی عِیدُالفِطْر کی رات، پانچویں[۵] شَعْبَانُ الْمُعَظَّم کی پندرھویں رات (یعنی شبِ بَرَاءَت)۔ (اَلتَّرْغِیب وَالتَّرْھِیب ج۲ ص۹۸ حدیث۲)

سَیِّدُنا عبدُ اللہ ابنِ عبّاس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی رِوایَت کردہ طویل حدیث پاک (جو آگے گزری) میں یہ مضمون بھی ہے کہ عید کے روز مَعْصُوم فِرِشتے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عطاؤں اور بخششوں کا اِعلان کرتے ہیں۔ اور اللہ عَزَّوَجَلَّ خود بھی بے حد کرم فرماتا ہے اور اپنی عنایت و رَحمت سے نمازِ عید کیلئے جمع ہونے والے مسلمانوں کی مَغْفِرت فرما دیتا ہے۔ مَزِید بَرآں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے یہ بھی فرمایا جاتا ہے کہ جسے جو کچھ دُنیا و آخِرت کی خیر مانگنی ہے وہ سُوال کرے، اُس پر ضَرور کرم کیا جائے گا۔ کاش! ایسے مانگنے کے مواقِع پر ہمیں مانگنا آجائے، کیونکہ عُمُوماً لوگ اِن مَوقعوں پر صِرف دُنیا کی خیر، روزی میں بَرَکت اور نہ جانے کیا کیا دنیا کے مُعامَلات پر سُوال کرتے ہیں۔ دنیا کی خیر کے ساتھ ساتھ آخِرت کی خیر زیادہ مانگنی چاہئے۔ دِین پر اِسْتِقامت اور خاتِمہ بِالخَیر وہ بھی مدینے میں وہ بھی سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ، فیض گنجینہ، صاحبِ مُعطّر پسینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

کے قدموں میں وہ بھی بصورتِ شہادت اور مَدفَن جنّتُ البقیع میں اور بلا حساب وکتاب مغفِرت اور جنّتُ الفردوس میں **سرکارِ مدینہ** صلّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم کا پڑوس بھی مانگ لینا چاہئے۔

کوئی سائل مایوس نہیں جاتا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غور تو فرمایئے! **عیدُ الفِطر** کا دِن کس قدر اہم ترین دن ہے۔ اِس دِن **اللہ رَبُّ العِزّت** عَزَّوَجَلَّ کی رَحمت نہایت ہی جوش پر ہوتی ہے، دربارِ خُداوندی عَزَّوَجَلَّ سے کوئی سائل مایُوس نہیں لوٹایا جاتا۔ ایک طرف **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی بے پایاں رَحمتوں اور بخشِشوں پر خوشیاں مَنا رہے ہوتے ہیں۔ تو دُوسری طرف مؤمِنوں پر **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی اِتنی کرم نوازِیاں دیکھ کر اِنسان کا بدترین دشمن شیطان آگ بگولہ ہو جاتا ہے۔ چُنانچِہ

شیطان کی بدحواسی

حضرتِ سیِّدُنا وَہب بن مُنَبِّہ (مُ.نَبْ.بِہ) رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں، جب بھی عِید آتی ہے، شیطان چلّا چلّا کر روتا ہے۔ اِس کی بدحواسی دیکھ کر تمام شیاطین اُس کے گرد جمع ہو کر پُوچھتے ہیں، اے آقا! آپ کیوں غَضبناک اور اُداس ہیں؟ وہ کہتا ہے، ہائے افسوس! **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے آج کے دِن **اُمّتِ محمد** صلّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم کو

بَخش دیا ہے۔ لہٰذا تم اِنہیں لذّات اور نفسانی خواہشات میں مشغول کردو۔

(مُکاشَفۃُ القُلوب ص ۳۰۸)

کیا شیطان کامیاب ہے

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے؟ شیطان پر **عید** کا دِن کس قَدَر گِراں گزرتا ہے۔ لہٰذا وہ اپنی ذُرِّیَّت کو حُکم صادِر کردیتا ہے کہ تم مسلمانوں کو لَذّاتِ نفسانی میں مشغول کردو۔ آہ! فی زمانہ شیطان اپنے اِس وار میں کامیاب ہوتا نظر آرہا ہے۔ آہ! صد آہ!! **عید** کی آمد پر ہونا تو یہ چاہئے تھا کہ عِبادات وحَسَنات کی کثرت وبہتات کرکے **اللہ** ربِّ کائنات عَزَّوَجَلَّ کا زیادہ سے زیادہ شُکر ادا کیا جاتا۔ مگر افسوس! صد کروڑ افسوس! اب مسلمان **عیدِ سعید** کا حقیقی مقصد ہی بُھلا بیٹھے ہیں۔ **واحسرتا**! اب تو **عید** منانے کا یہ انداز ہوگیا ہے کہ بے ہُودہ قِسم کے اُلٹے سیدھے ڈیزائن والے بلکہ **مَعاذَ اللہ** عَزَّوَجَلَّ جانداروں تک کی تصاویر والے بَھڑکیلے کپڑے پہنے جاتے ہیں (بہارِ شریعت میں ہے کہ جانور یا انسان کی تصویر والا لباس پہن کر نماز پڑھنا مکروہ تحریمی (یعنی قریب بہ حرام) ہے ایسے کپڑے تبدیل کرکے یا اوپر دوسرا کوئی لباس پہن کر نماز دوبارہ ادا کرنا واجِب ہے۔ نماز کے علاوہ بھی جاندار کی تصویر والا کپڑا پہننا ناجائز ہے۔ (خُلاصہ از بہارِ شریعت حصہ ۳ ص ۱۴۱ تا

فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم: مجھ پر کثرت سے درود پاک پڑھو بے شک تمہارا مجھ پر درود پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔

۱۴۲) رَقص وسُرُوْد (رُ، رُوْ۔ د) کی مَحفلیں گرم کی جاتی ہیں، بے ڈھنگے مَیلوں، گندے کھیلوں، ناچ گانوں اور فِلموں ڈراموں کا اِہتمام کیا جاتا ہے۔ اور جی کھول کر وَقْت و دولت دونوں کو خِلافِ سُنّت و شریعت اَفعال میں برباد کیا جاتا ہے۔ افسوس! صد ہزار افسوس! اب اِس مُبارَک دن کو کس قَدَر غَلَط کاموں میں گزارا جانے لگا ہے۔ **میرے اسلامی بھائیو!** اِن خلافِ شرع باتوں کے سَبَب ہوسکتا ہے کہ یہ **عیدِ سعید** ناشکروں کے لئے "یومِ وَعید" بن جائے لِلّٰہ! اپنے حال پر رحم کیجئے! فیشن پرستی اور فُضول خَرچی سے باز آجایئے! دیکھئے تو سہی! **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ نے فُضول خَرچوں کو قُراٰنِ پاک میں شیطانوں کا بھائی قرار دیا ہے۔ چُنانچہ پارہ ۱۵ سورۂ بنی اسرائیل کی آیت نمبر 26 اور 27 میں ارشاد ہوتا ہے:-

وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِیْرًا ﴿۲۶﴾ اِنَّ الْمُبَذِّرِیْنَ كَانُوْۤا اِخْوَانَ الشَّیٰطِیْنِ ؕ وَ كَانَ الشَّیْطٰنُ لِرَبِّهٖ كَفُوْرًا ﴿۲۷﴾ (پ ۱۵ بنی اسرائیل ۲۶، ۲۷)

ترجمۂ کنزالایمان: اور فُضول نہ اُڑا بے شک اُڑانے والے شیطانوں کے بھائی ہیں اور شیطان اپنے ربّ عزوجل کا بڑا ناشکرا ہے۔

انسان وحیوان کا فرق

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے؟ فُضول خرچی کرنے کی کس قَدَر مَذَمّت قُراٰنِ پاک میں وارِد ہوئی ہے۔ یاد رکھئے! اِن فُضول خَرچیوں سے ہرگز ہرگز **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ

خوش نہیں ہوتا۔ یادر کھئے! اِنسان اور حَیوان میں جو مابِہِ الْاِمتیاز (یعنی فرق کرنے والی چیز) ہے وہ عَقْل وتدبیر، دُور بینی اور دُور اندیشی ہے۔ عُموماً حَیوان کو"کل" کی فِکر نہیں ہوتی، اور عام طور پر اُس کی کوئی حَرَکت کسی حکمتِ عملی کے ماتحت نہیں ہوتی ۔ بَرخِلاف انسانوں کے، کہ اُنہیں نہ صِرف کل ہی کی بلکہ مسلمان کو تو اِس دُنیوی زندَگی کے بعد والی اُخروی (اُخْ۔رَ۔وی) زندَگی کی بھی فِکر ہوتی ہے۔ پَس سمجھدار انسان وُہی ہے بلکہ حقیقۃً انسان ہی وہ ہے جو "کل" یعنی آخِرت کی بھی فِکر کرے اور حکمتِ عملی سے کام لے مگر **افسوس**! آجکل حِکمتِ عملی کا تو نام تک نہیں رہا، اِس فانی زندَگی کو غنیمت جانتے ہوئے آخِرت کیلئے کوئی اِنتِظام نہیں کیا جاتا۔ آہ! اب تو لوگ اپنی زندَگی کا مقصد مال کمانا، خوب ڈٹ کر کھانا اور پھر خُوب غفلت کی نیند سو جانا ہی سمجھتے ہیں۔

کیا کہوں اَحباب کیا کارِ نُمایاں کر گئے!
B.A. کیا، نوکر ہوئے، پِنشن مِلی پھر مَر گئے!!

زندَگی کا مقصد کیا ہے؟

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! زندَگی کا مقصد صِرف بڑی بڑی ڈِگریاں حاصِل کرنا، کھانا پینا، اور مزے اُڑانا نہیں ہے۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے آخِر ہمیں زندگی کیوں مَرحمت فرمائی؟ آیئے! قُراٰنِ پاک کی خدمت میں عَرض کریں کہ اے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی سچّی

کِتاب! تُو ہی ہماری رَہنُمائی فرما کہ ہمارے جینے اور مَرنے کا مقصد کیا ہے؟ قراٰنِ عظیم سے جواب مِل رہا ہے کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کا فرمانِ عالیشان ہے:-

خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَیٰوةَ لِیَبْلُوَكُمْ اَیُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا (پ ۲۹ الملک ۲)

ترجَمۂ کنزالایمان: مَوت اور زندگی پَیدا کی کہ تمہاری جانچ ہو (دُنیاوی زندگی میں) تم میں کس کا کام زیادہ اچھا ہے۔

یعنی اِس موت وحَیات کو اِس لئے تَخلیق (پیدا) کیا گیا تا کہ آزمایا جائے کہ کون زیادہ مُطیع (فرماں بردار) اور مُخلِص ہے۔

گھر ہی پر وِلادت ہوگئی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! شیطان کے وار سے بچنے کی کوشِش کے ضِمن میں عید کی حسین ساعتیں عاشِقانِ رسول کے ساتھ مَدَنی قافلے میں گزاریئے۔ آپ کی ترغیب کیلئے ایک سچّا واقِعہ عَرض کرتا ہوں: جِہلم (صوبہ پنجاب، پاکستان) کے ایک اسلامی بھائی نے کچھ اس طرح بتایا کہ شادی کے کم وبیش 6 ماہ بعد گھر میں ''اُمّید'' کے آثار ظاہر ہوئے۔ ڈاکٹر نے بتایا کہ آپ کا کیس پیچیدہ ہے، خون کی بھی کافی کمی ہے، ہوسکتا ہے آپریشن کرنا پڑے! میں نے اُسی وَقت **30 دن کیلئے مَدَنی قافِلے** کا مسافِر بننے کی نیّت کر لی اور چند روز کے بعد **عاشِقانِ رسول** کے ساتھ سفر پر روانہ ہو گیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مَدَنی قافِلے کی بَرَکت سے ایسا کرم ہو گیا

کہ نہ اُسپتال جانے کی نَوبت آئی اور نہ ہی کسی ڈاکٹر کو دِکھانا پڑا، گھر ہی میں خیریت کے ساتھ **مَدَنی مُنّے** کی وِلادت ہوگئی۔

گھر میں ''اُمید'' ہو، اس کی تمہید ہو   جلد ہی چل پڑیں، قافلے میں چلو

زچّہ کی خیر ہو بچّہ کی خیر ہو   اُٹھئے ہمّت کریں، قافلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب !   صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

حفاظتِ حمل کے 2 روحانی علاج

﴿۱﴾ **لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ** **11** بار کسی رکابی (یا کاغذ) پر لکھ کر دھو کر عورت کو پلا دیجئے اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ **حَمل** کی حفاظت ہوگی۔ جس عورت کو دُودھ نہ آتا ہو یا کم آتا ہو اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اُس کیلئے بھی یہ عمل مُفید ہے۔ چاہیں تو ایک ہی دن پلائیں یا کئی روز تک روزانہ ہی لکھ کر پلائیں ہر طرح سے اختیار ہے۔

﴿۲﴾ **یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ** **111** بار کسی کاغذ پر لکھ کر **حامِلہ** کے پیٹ پر باندھ دیجئے اور وِلادت کے وَقت تک باندھے رہئے۔ (ضَرورتاً کچھ دیر کیلئے کھولنے میں حَرَج نہیں) اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ **حَمل** بھی محفوظ رہے گا اور بچّہ بھی صحّت مند پیدا ہوگا۔

عید یا وعید

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! لائقِ عذاب کاموں کا اِرتِکاب کر کے ''یومِ عید'' کو اپنے لئے ''یومِ وَعید'' نہ بنایئے۔ اور یاد رکھئے!

لَیْسَ الْعِیْدُ لِمَنْ لَبِسَ الْجَدِیْد اِنَّمَا الْعِیْدُ لِمَنْ خَافَ الْوَعِیْد

(یعنی عید اُس کی نہیں، جس نے نئے کپڑے پہن لئے۔ عید تو اُس کی ہے جو عذابِ الٰہی عزوجل سے ڈر گیا)

اَولیائے کرام رحمہم اللہ تعالٰی بھی تو عید مناتے رہے ہیں

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آج کل گویا لوگ صِرف نئے نئے کپڑے پہننے اور عُمدہ کھانے تَناوُل کرنے کو ہی مَعاذَاللہ **عید** سمجھ بیٹھے ہیں۔ ذرا غور تو کیجئے! ہمارے بُزُرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللہُ الْمُبِیْن بھی تو آخر **عید** مناتے رہے ہیں۔ مگر اِن کے **عید** منانے کا انداز ہی نِرالا رہا ہے۔ وہ دُنیا کی لذّتوں سے کوسوں دُور بھاگتے رہے ہیں اور ہر حال میں اپنے نَفْس کی مُخالَفت کرتے رہے ہیں۔ چُنانچہ

عید کا انوکھا کھانا

حضرت سیِّدُنا ذُوالنُّون مِصری رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے **دَس برس** تک کوئی لذیذ کھانا تَناوُل نہ فرمایا، نَفْس چاہتا رہا اور آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نَفْس کی مُخالَفت فرماتے رہے، ایک بار **عِید مُبارَک** کی مُقدّس رات کو دِل نے مشورہ دیا کہ کل اگر **عِیدِ سعید** کے روز کوئی لذیذ کھانا کھالیا جائے تو کیا حَرَج ہے؟ اِس مشورہ پر آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے بھی دِل کو آزمائش میں مُبتَلا کرنے کی غَرَض سے فرمایا، "میں اوّلاً دو[۲] **رَکْعَت نفل** میں پُورا قُرانِ پاک **خَتْم** کروں گا، اے میرے دِل! تُو اگر اِس بات میں میرا

ساتھ دے تو کل لذیذ کھانا مِل جائے گا۔'' لہٰذا آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے دو[2] رَکعت ادا کی اور اِن میں پورا قُرانِ مجید خَتْم کیا۔ آپ رَحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے دِل نے اِس اَمر میں آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کا ساتھ دیا۔ (یعنی دو[2] نوں رَکعتیں دِل جَمْعی کے ساتھ ادا کر لی گئیں) آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے **عید** کے دِن لذیذ کھانا منگوایا۔ نوالہ اُٹھا کر مُنہ میں ڈالنا ہی چاہتے تھے کہ بے قرار ہو کر پھر رکھ دیا اور نہ کھایا۔ لوگوں نے اِس کی وجہ پُوچھی تو فرمایا، جس وَقْت میں نوالہ مُنہ کے قریب لایا تو میرے نَفْس نے کہا، دیکھا ؟ میں آخِر اپنی دس[10] سال پُرانی خواہش پوری کرنے میں کامیاب ہو گیا نا! میں نے اُسی وَقْت کہا، کہ اگر یہ بات ہے تو میں تجھے ہرگز کامیاب نہ ہونے دوں گا اور ہرگز ہرگز لذیذ کھانا نہ کھاؤں گا۔ چُنانچہ آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے لذیذ کھانا کھانے کا اِرادہ تَرک کر دیا۔ اِتنے میں ایک شَخْص لذیذ کھانے کا طباق اُٹھائے ہوئے حاضِر ہوا اور عَرْض کی، یہ کھانا میں نے رات کو اپنے لئے تیّار کیا تھا۔ رات جب سویا تو قسمت انگڑائی لے کر جاگ اُٹھی، خواب میں تاجدارِ رسالت صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم کی زِیارت کی سعادت حاصِل ہوئی۔ میرے پیارے پیارے اور میٹھے میٹھے آقا صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم نے مجھ سے ارشاد فرمایا، اگر تُو کل قِیامت کے روز بھی مجھے دیکھنا چاہتا ہے تو یہ کھانا ذُوالنُّون (رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ) کے پاس لے جا اور اُن سے جا کر کہہ

کہ ''حضرت مُحمّد بن عبدُ اللہ بن عبدُ الْمُطَّلِب (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم و رضی اللہ تعالیٰ عنہما) فرماتے ہیں، کہ دَم بھر کیلئے نَفس کے ساتھ صُلح کرلو اور چند نوالے اِس لذیذ کھانے سے کھالو۔'' حضرتِ سَیِّدُنا ذُوالنُّون مِصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ یہ پیغامِ رِسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سُن کر جُھوم اُٹھے، اور کہنے لگے! ''میں فرمانبردار ہوں، میں فرمانبردار ہوں۔'' اور لذیذ کھانا کھانے لگے۔ (تذکِرۃُ الْاولیاء ص ۱۱۷) **اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحْمت ہو اور ان کے صَدْقے ہماری مغفِرت ہو۔**

رب ہے مُعْطِی یہ ہیں قاسم رِزْق اُس کا ہے کِھلاتے یہ ہیں
ٹھنڈا ٹھنڈا میٹھا میٹھا پیتے ہم ہیں پلاتے یہ ہیں
(حدائقِ بخشش شریف)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعالٰی علٰی محمَّد

سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کِھلاتے ہیں سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پلاتے ہیں

پیارے پیارے اِسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے؟ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندے عِید کے روزِ سعید بھی نَفس کی پَیروی سے کس قدر دُور رہتے ہیں، یقیناً یقیناً **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے مقبول بندے نفسانی خواہشات کی کچھ بھی پَرواہ نہیں کرتے اور ہر آن **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی رِضا ہی میں راضی رہتے ہیں اور

اُن کی یہ شان ہوتی ہے کہ **اللہ** ورسول عَزَّوَجَلَّ وَصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کی خاطِر وہ لذائذِ دُنیوی سے مُجتَنِب رہتے ہیں۔ایسے خوش بختوں کو خصوصیت کے ساتھ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اور اُس کے پیارے حبیب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کھلاتے ہیں۔یہ بھی معلوم ہوا کہ مدینے کے تاجور، محبوبِ ربِّ اکبر عَزَّوَجَلَّ وَصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم اپنی اُمّت کے حالات سے آج بھی باخبر ہیں آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم اپنے محبوب غُلام حضرتِ سَیِّدُنا ذُوالنُّون مِصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے حالات مُلاحَظہ فرمارہے تھے جبھی تو اپنے ایک غُلام کو حُکم فرما کر حضرت کو پیغام بھجوایا اور اپنے کرم سے کھانا کھلایا۔

صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم   صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم
سرکار کھلاتے ہیں سرکار پلاتے ہیں
صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم
سُلطان وگدا سب کو سرکار نبھاتے ہیں

رُوح کو بھی سجایئے

پیارے پیارے اِسلامی بھائیو! اِس میں کوئی شک نہیں کہ **عید** کے دِن غُسل کرنا، نئے یا دُھلے ہوئے کپڑے پہننا اور عِطر لگانا سُنّت ہے۔یہ سُنَّتیں ہمارے ظاہری بدن کی صفائی کیلئے ہیں۔لیکن ہمارے اِن صاف، اُجلے اور نئے کپڑوں اور نہائے ہوئے اور خُوشبو ملے ہوئے جِسم کے ساتھ ساتھ ہماری روح بھی، ہم پر ہمارے ماں باپ سے بھی زیادہ مہربان **خُدائے رَحمٰن** عَزَّوَجَلَّ کی مَحبّت واِطاعت اور سرکارِ والا

تبار، بِاِذنِ پروردگارِ دوجہاں کے مالِک ومُختار، شہنشاہِ اَبرار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کی اُلفت وسُنّت سے خوب خوب سجی ہوئی ہونی چاہیے۔

نَجاست پر چاندی کا وَرَق

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سوچئے تو سہی! روزہ ایک بھی نہ رکھا ہو، سارا ماہِ رَمَضان **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانیوں میں گُزارا ہو، بجائے مَسجِد میں یا عِبادات میں گُزارنے کے ساری راتیں اُودَھم بازی اُچھل کُود، کرکٹ کھیلنے یا اُس کا تماشہ دیکھنے، ٹیبل فُٹبال اور وِڈیو گیمز کھیلنے یا آوارہ گردی کرنے میں گُزری ہوں۔ بجائے تِلاوت کلامِ پاک کے رُومانی ناوِلیں پڑھی ہوں اور بجائے نَعتیں سُننے کے ٹیپ ریکارڈر پر خوب فِلمی گانے سُنے ہوں اور یُوں اپنے جِسم ورُوح کو دِن رات گُناہوں میں مُلَوَّث رکھا ہو اور آج **عید** کے دِن فِرَنگی طرز کے اِنگلش فیشن والے بے ڈھنگے کپڑے پہن بھی لئے تو اسے یُوں سمجھئے کہ گویا ایک نَجاست تھی جس پر چاندی کا وَرَق چِپکا کر کے اُس کی نُمائش کردی گئی۔

عید کس کیلئے ہے؟

سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کی مَحَبَّت سے سرشار دیوانو! سچّی بات تو یہی ہے کہ عید اُن خوش بَخت مسلمانوں کا حصّہ ہے جنہوں نے ماہِ مُحترم، رَمَضانُ المُعظَّم کو روزوں، نَمازوں اور دیگر عِبادتوں میں گُزارا۔ تو یہ **عید** اُن کے لئے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی طرف

سے مزدوری ملنے کا دِن ہے۔ **ہمیں تو اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرتے رہنا چاہئے کہ آہ! محترم ماہ کا ہم حق ادا ہی نہ کرسکے۔**

سیِّدُنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عید

عید کے دِن چند حضرات مکانِ عالی شان پر حاضر ہوئے تو کیا دیکھا کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ دروازہ بند کر کے زار و قطار رو رہے ہیں۔ لوگوں نے حیران ہو کر عرض کی، **یا امیرَ الْمُؤْمِنِین** رضی اللہ تعالیٰ عنہ! آج تو **عید** ہے جو کہ خوشی منانے کا دِن ہے، خوشی کی جگہ یہ رُونا کیسا؟ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آنسو پُونچھتے ہوئے فرمایا، "ھٰذَا یَوْمُ الْعِیْدِ وَ ھٰذَا یَوْمُ الْوَعِیْد" یعنی اے لوگو! یہ عید کا دِن بھی ہے اور وَعید کا دِن بھی۔ آج جس کے نماز و روزہ مقبول ہو گئے بلا شُبہ اُس کے لئے آج عید کا دِن ہے۔ لیکن آج جس کے نماز و روزہ کو رَدّ کر کے اُس کے مُنہ پر مار دیا گیا ہو اُس کیلئے تو آج **وَعید** ہی کا دِن ہے۔ اور میں تو اِس خوف سے رو رہا ہوں کہ آہ!

"اَنَا لَا اَدْرِیْ اَمِنَ الْمَقْبُوْلِیْنَ اَمْ مِنَ الْمَطْرُوْدِیْنَ."

یعنی مجھے یہ معلوم نہیں کہ میں مقبول ہُوا ہُوں یا رَدّ کر دیا گیا ہوں۔

عید کے دن عُمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ رو رو کر
بولے نیکوں کی عید ہوتی ہے

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم): جس نے مجھ پر دس مرتبہ صبح اور دس مرتبہ شام دُرُودِ پاک پڑھا اُسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

ہماری خوش فہمی

اللہ اکبر! (عَزَّوَجَلَّ) محبّت والو! ذرا سوچئے! خوب غور فرمایئے! وہ فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ جن کو مالِکِ جنّت، تاجدارِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم نے اپنی حیاتِ ظاہری ہی میں جنّت کی بشارت عنایت فرمادی تھی۔ خوفِ خُداوندی عَزَّوَجَلَّ کا آپ پر کس قَدَر غلبہ تھا کہ صِرف یہ سوچ سوچ کر تھرّا رہے تھے کہ نہ معلوم میری رَمَضانُ الْمُبارَک کی طاعتیں قبول ہوئیں یا نہیں۔ سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! عیدُ الْفِطر کی خُوشی منانا جن کا حقیقی حق تھا اُن کے خوف وخشیّت کا تو یہ عالَم ہو اور ہم جیسے نِکمّے اور باتُونی لوگوں کی یہ حالت ہے کہ نیکی کے "ن" کے نُقطے تک تو پہنچ نہیں پاتے مگر خوش فہمی کا حال یہ ہے کہ ہم جیسا نیک اور پارسا تو شاید اب کوئی رہا ہی نہ ہو۔ اِس رِقّت انگیز حکایت سے اُن نادانوں کو خُصوصاً دَرْسِ عبرت حاصِل کرنا چاہئے جو اپنی عِبادات پر ناز کرتے ہوئے پُھولے نہیں سماتے اور اپنے نیک اَعمال مَثَلاً نَماز، روزہ، حج، مَساجد کی خدمت، خَلْقِ خُدا کی مدد اور سَماجی فَلاح وبَہبود وغیرہ وغیرہ کاموں کا ہر جگہ اِعلان کرتے پھرتے، ڈھنڈورا پیٹتے نہیں تھکتے، بلکہ اپنے نیک کاموں کی مَعَاذَاللہ عَزَّوَجَلَّ اَخبارات ورَسائل میں تصاویر تک چھپوانے سے گریز نہیں کرتے۔ **آہ!** اِن کا ذِہن کس طرح بنایا جائے۔ اِن کو تعمیری واَخلاقی سوچ کس طرح فَراہم کی جائے! اِنہیں کس طرح باوَر کرایا جائے کہ اِس طرح بِلاضَرورت اپنی نیکیوں کا

اِعلان کرنے میں رِیاکاری کی آفت میں پڑنے کا خَدشہ ہے۔ ایسا کرنے سے بعض صورَتوں میں نہ صِرْف اَعمال برباد ہوتے ہیں بلکہ **ریاکاری** میں سراسر جہنَّم کی حقداری ہے۔ اور اپنا فوٹو چھپوانا؟ تَوبہ! تَوبہ! رِیاکاری پر سینہ زوری! اپنے اعمال کی نُمائش کا اتنا شَوق کہ فوٹو جیسے حرام ذَرِیعے کو بھی نہ چھوڑا گیا۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ رِیاکاری کی تَباہ کاری، "مَیں مَیں" کی مُصیبت اور اَنانیت کی آفت سے ہم سب مسلمانوں کی حِفاظت فرمائے۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

شہزادے کی عید

امیرُ الْمُؤمِنِین حضرتِ سیِّدُنا عُمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ نے ایک مرتبہ **عید** کے دِن اپنے **شہزادے** کو پُرانی قمیص پہنے دیکھا تو رَو پڑے، بیٹے نے عَرْض کی، **پیارے ابّا جان!** کیوں رَو رہے ہیں؟ فرمایا: **میرے لال! مجھے** اَندیشہ ہے کہ آج **عید** کے دِن جب لڑکے تجھے اِس پرانی قمیص میں دیکھیں گے تو تیرا دِل ٹوٹ جائے گا۔ بیٹے نے جواباً عَرض کی، دِل تو اُس کا ٹوٹے جو رِضائے اِلٰہی عَزَّوَجَلَّ کے کام میں ناکام رہا ہو یا جس نے ماں یا باپ کی نافرمانی کی ہو۔ مجھے اُمّید ہے کہ آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کی رِضامندی کے طُفیل **اللہ** عَزَّوَجَلَّ بھی مجھ سے راضی ہو جائے گا۔ یہ سُن کر حضرتِ **عُمر فاروق** رضی اللہ تعالٰی عنہ نے شہزادے کو گلے لگایا اور اُس کیلئے دُعاء فرمائی۔ (مُلَخّصاً مُکاشَفَۃُ القُلوب ص ۳۰۸) **اللہ** عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔**

شہزادیوں کی عید

امیرُ الْمُؤْمِنِین حضرتِ سَیِّدُ نا عُمر بن عبدُ الْعَزِیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں عِید سے ایک دِن قَبل آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی **شہزادیاں** حاضِر ہوئیں اور بولیں، "**بابا جان!** کل عِید کے دِن ہم کون سے کپڑے پہنیں گی؟" فرمایا، "یہی کپڑے جو تم نے پہن رکھے ہیں، اِنہیں دھولو، کل پہن لینا!۔" "نہیں! **بابا جان!** آپ ہمیں نئے کپڑے بنوا دیجئے،" بچّیوں نے ضِد کرتے ہوئے کہا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، "میری بچّیو! عِید کا دِن **اللہ رَبُّ الْعِزَّت** عَزَّوَجَلَّ کی عِبادت کرنے، اُس کا شُکر بجالانے کا دِن ہے، نئے کپڑے پہننا ضَروری تو نہیں۔"! "**بابا جان!** آپ کا فرمانا بیشک دُرُست ہے لیکن ہماری سَہیلیاں ہمیں طعنے دیں گی کہ تم امیرُ الْمُؤْمِنِین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی لڑکیاں ہو اور عید کے روز بھی وُہی پُرانے کپڑے پہن رکھے ہیں!" یہ کہتے ہوئے بچّیوں کی آنکھوں میں **آنسو** بھر آئے۔ بچّیوں کی باتیں سُن کر **امیرُ الْمُؤْمِنِین** رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا دِل بھی بھر آیا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے **خازِن** (وزیرِ مالیات) کو بُلا کر فرمایا: "مجھے میری ایک ماہ کی تنخواہ پیشگی لا دو۔" **خازِن** نے عَرض کی، "**حُضُور!** کیا آپ کو یقین ہے کہ آپ ایک ماہ تک زندہ رہیں گے؟" آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: "**جَزَاکَ اللہ!** تُو نے بیشک عُمدہ اور صحیح بات کہی۔" **خازِن** چلا گیا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بچّیوں سے فرمایا، "پیاری بیٹیو! اللہ و رسول

عَزَّوَجَلَّ وَصلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم کی رِضا پر اپنی خواہشات کو قُربان کر دو۔ (مَعْدَنِ اَخلاق حصّہ اوّل ص ۲۰۷ تا ۲۰۸) **اللہ** عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔**

عید صرف اُجلے لباس پہننے کا نام نہیں

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے؟ گُزشتہ دونوں حِکایات سے ہمیں یہی **دَرس** مِلا کہ اُجلے کپڑے پہن لینے کا نام ہی **عید** نہیں۔ اِس کے بِغیر بھی **عید** مَنائی جاسکتی ہے۔ **اَللہُ اَکبر** عَزَّوَجَلَّ! **امیرُ المُؤمِنین** حضرتِ سیِّدُنا عُمر بن **عبدُ العزیز** رضی اللہ تعالٰی عنہ کس قَدَر غریب و مسکین خلیفہ تھے اِتنی بڑی سلطنت کے حاکم ہونے کے باوُجُود آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے کوئی رقم جمع نہ کی تھی۔ آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کے **خازِن** بھی کس قَدَر دِیانتدار تھے اور اُنہوں نے کیسے خُوبصورت انداز میں پیشگی تنخواہ دینے سے انکار کر دیا۔ اِس **حِکایت** سے ہم سب کو بھی عِبرت حاصِل کرنی چاہیے اور پیشگی تنخواہ یا اُجرت لینے سے پہلے خوب اچھی طرح غور کر لینا چاہیے کہ ہم جتنی مُدّت کی پیشگی تنخواہ لے رہے ہیں آیا اُتنی مدّت تک زندہ بھی رہیں گے یا نہیں اور اگر زندہ رہ بھی گئے تو کام کاج کے قابِل بھی رہیں گے یا نہیں! ظاہِر ہے انسان حادِثہ یا بیماری کے سبب ناکارہ بھی تو ہو سکتا ہے۔ احتیاطوں بھرا مَدَنی ذِہن بنانے کیلئے **مَدَنی قافِلے** میں سفر کی سعادت

حاصل کیجئے۔ مَدَنی قافِلے کی بَرَکتوں کے کیا کہنے! آپ کا ایمان تازہ کرنے کیلئے مَدَنی قافِلے کی ایک خوشگوار و مشکبار **مَدَنی بہار** پیش کرتا ہوں چُنانچہ

والدِ مرحوم پر کرم

نِشتَر بستی (بابُ المدینہ کراچی) کے ایک اسلامی بھائی نے جو کچھ بیان کیا وہ بِالتَّصَرُّف عرض کرتا ہوں: میں نے اپنے والدِ مرحوم کو خواب میں اِنتہائی کمزوری کی حالت میں بَرَہنہ (بَ۔رَہ۔نَہ) کسی کے سہارے پر چلتا ہوا دیکھا۔ مجھے تشویش ہوئی۔ میں نے **ایصالِ ثواب** کی نیّت سے ہر ماہ تین ۳ دن کے **مَدَنی قافِلے** میں سفر کی نیّت کرلی اور سفر شُروع بھی کردیا۔ تیسرے ۳ ماہ مَدَنی قافِلے سے واپَسی کے بعد جب گھر پر سویا تو میں نے خواب میں یہ دِلکش منظر دیکھا کہ والدِ مرحوم سبز سبز لباس زیبِ تن کئے بیٹھے مسکرا رہے ہیں اور ان پر بارِش کی ہلکی پُھلکی پُھوار برس رہی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ **مَدَنی قافِلے** میں سفر کی اَھَمِّیَّت مجھ پر خوب اُجاگر ہوئی اور اب پکّی نیّت ہے کہ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ **ہر ماہ تین دن کیلئے عاشِقانِ رسول** کے ساتھ سفر جاری رکھوں گا۔

مانگو آکر دُعا، قافِلے میں چلو پاؤ گے مُدَّعا، قافِلے میں چلو
خوب ہوگا ثواب، اور ٹلے گا عذاب ازپئے مصطَفٰے (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)، قافِلے میں چلو
فوتگی ہوگئی، گُم گیا ہے کوئی مانگنے کو دُعا، قافِلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! سعادت مَند بیٹے نے والدِ مرحوم کی ہمدردی میں **مَدَنی قافلے** میں سفر کی بروَقت نیّت کرنے کا کیسا پیارا فیصلہ کیا! اور اس کو مَدَنی قافِلے کی برکتوں کا کتنا زبردست نتیجہ دکھایا گیا۔ مُعَبِّرین (مُ۔عَب۔بِرِین) یعنی تعبیر بیان کرنے والے عُلَماء فرماتے ہیں: برزخ میں جھوٹ نہیں ہے، مُردہ خواب میں آکر کبھی جھوٹی خبر نہیں سنا سکتا۔ نیز کہتے ہیں، مرنے والے کو خواب میں بیمار یا کمزور یا غصہ کرتا ہوا دیکھنا اُس کے عذاب میں مُبتَلا ہونے کی نشانی ہے جبکہ **سفید یا سبز لباس** میں دیکھنا راحت میں ہونے کی علامت ہے۔

کیا خواب سے یقینی علم حاصل ہو جاتا ہے؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اچّھے خواب بے شک اچّھے ہوتے ہیں۔ یاد رکھئے! **نبی** کا خواب وَحْی پر مُشتمل ہوتا ہے جب کہ **غیرِ نبی** کے خواب کی یہ حیثیت نہیں اور اس کا خواب حُجَّت یعنی دلیل نہیں ہوتا۔ مَثَلاً آپ نے خواب میں بارگاہِ رسالت سے یہ بِشارت سُنی ہے کہ "آپ جنّتی ہیں۔" اس سے **قَطعی جنّتی** ہونا مُراد نہیں لیا جائے گا کیوں کہ مُعامَلہ خواب کا ہے۔ بے شک **اللہ** عزوجل کے پیارے حبیب صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کو جس نے خواب میں دیکھا اُس نے حق دیکھا کہ شیطان آپ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کی صورتِ مبارَکہ میں نہیں آسکتا۔ جو بات ارشاد فرمائیں وہ بھی حق حق اور حق کے سوا کچھ نہیں ہو سکتا۔ تاہم خواب میں

چُونکہ حواس مُضْمَحِل (یعنی کمزور) ہوتے ہیں اِس لئے یقین کے ساتھ یہ نہیں کہا جاسکتا کہ جو کچھ فرمایا گیا وہ خواب دیکھنے والے نے حَرْف بہ حَرْف دُرُست سنا، سننے اور سمجھنے میں غَلَط فہمی کا ہر امکان موجود ہے، لہٰذا خواب میں دیئے ہوئے حُکْم پر عمل کرنے سے پہلے حُکْمِ شریعت کو دیکھنا ہوگا۔ اگر خواب والی بات شَرِیعت سے نہیں ٹکراتی تو بے شک اُس پر عمل کیا جاسکتا ہے تاہم خواب میں ملے ہوئے حکم پر عمل کرنا شَرْعاً **واجب** نہیں اور اگر وہ بات ہی خِلافِ شَرْع ہے تو عمل نہیں کیا جائے گا۔ اِس بات کو اِس مِثال سے سمجھئے جس میں۔۔۔۔

خواب میں شراب نوشی کا حکم دیا یا منع فرمایا؟

میرے آقا اعلیٰحضرت ،اِمامِ اَھلسنّت، ولیِ نِعمت، عظیمُ البَرَکت، عظیمُ الْمَرُتبت، پروانۂ شمعِ رِسالت ،مُجَدِّدِ دین و مِلّت، حامیِٔ سنّت ، ماحِیِٔ بِدعت، عالِمِ شَرِیعَت ، پیرِ طریقت ،باعثِ خَیر وبَرَکت، حضرتِ علّامہ مولیٰنا الحاج الحافِظ القاری الشّاہ امام اَحمد رضا خان علیہ رحمۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں،ایک شَخْص نے خواب دیکھا کہ جنابِ رِسالتِ مآب صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم (معاذ اللہ) اسے **شراب نوشی** کا حکم دے رہے ہیں۔ سیِّدُنا امام جعفرِ صادِق علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الرّازِق کی خدمت میں مُعامَلہ پیش کیا گیا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے ارشاد فرمایا، "رسولُ اللہ

عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم نے تجھے شراب پینے سے روکا ہے، تیرے سُننے میں اُلٹا آیا۔" اور یہ بھی یاد رکھا جائے کہ اس مُعاملے میں فاسِق و مُتّقی برابر ہیں۔ چُنانچہ نہ تو مُتّقی کا خواب میں کسی حکم کا سننا، اس حکم کے صحیح ہونے کی دلیل ہے اور نہ ہی فاسِق کا بیان یقینی طور پر جُھوٹا، بلکہ ضابطہ یہی ہے جو مذکور ہوا۔

(ماخوذ از فتاوٰی رضویہ شریف جدید ج ۵ ص ۱۰۰)

حضور غوث اعظم کی عید

اللّٰہ عَزّوَجَلَّ کے مَقبول بندوں کی ایک ایک ادا ہمارے لئے مُوجِبِ صد درسِ عِبرت ہوتی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزّوَجَلَّ ہمارے حُضُور سیِّدُنا غوثِ اعظم علیہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الاکرم کی شان بے حد اَرفَع و اعلیٰ ہے، اِس کے باوُجُود آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہمارے لئے کیا چیز پیش فرماتے ہیں! سنئے اور عِبرت حاصِل کیجئے۔

خلق گوید کہ فردا روزِ عید است | خُوشی دَر رُوحِ ہر مُؤمن پدید است
دراں روزے کہ با ایماں بمیرم | مرا دَر مُلکِ خُود آں روزِ عید است

یعنی "لوگ کہہ رہے ہیں، "کل عید ہے! کل عید ہے!" اور سب خوش ہیں۔ لیکن میں تو جس دن اِس دنیا سے اپنا ایمان سلامت لے کر گیا، میرے لئے تو وُہی دِن عید ہوگا۔"

سُبْحٰنَ اللہ! (عَزّوَجَلَّ) سُبْحٰنَ اللہ! (عَزّوَجَلَّ) کیا شانِ تقویٰ ہے! اِتنی بڑی شان کہ اَوْلیاءِ کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ تعالٰی کے سَردار! اور اِس قدر تَواضُع

وانکِسار!!! اس میں ہمارے لئے بھی دَرسِ عبرت ہے اور ہمیں سمجھایا جارہا ہے کہ خبردار! ایمان کے مُعامَلہ میں غفلت نہ کرنا، ہر وَقت ایمان کی حِفاظت کی فِکر میں لگے رہنا، کہیں ایسا نہ ہو کہ تمہاری غفلت اور مَعصِیَت کے سَبَب ایمان کی دَولت تمہارے ہاتھ سے نِکل جائے۔

رضا (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) کا خاتِمہ بِالخیر ہوگا
اگر رَحمت تری شامِل ہے یا غوث (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)

(حدائقِ بخشش)

ایک وَلی کی عید

حضرت سیِّدُنا شیخ نَجِیبُ الدّین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مُتَوَکِّل، حضرتِ سیِّدُنا شیخ بابا فریدُ الدّین گنجِ شکر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے بھائی اور خَلیفہ ہیں، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا لقب **مُتَوَکِّل** ہے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سَتّر برس شہر میں رہے مگر کوئی ظاہری ذَرِیعہ مَعاش نہ ہونے کے باوُجُود اِنکے اہل وعِیال نِہایَت اِطمینان سے زندگی بَسر کرتے رہے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے مولیٰ عَزَّوَجَلَّ کی یاد میں اِس قَدَر مُستَغرَق رہتے تھے کہ یہ بھی نہیں جانتے تھے کہ آج کونسا دِن ہے؟ اور یہ کون سا مہینہ ہے؟ اور سِکّہ کتنی مالیّت کا ہے؟ ایک بار **عید** کے دِن آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے گھر میں بَہُت سے مہمان جَمع ہوگئے۔

اِتّفاق سے اُس روز آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے گھر میں خُوردونُوش (یعنی کھانے پینے) کا کوئی سامان نہیں تھا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بالاخانے پر جا کر **یادِ الٰہی** عَزَّوَجَلَّ میں مَشغول ہوگئے اور دِل ہی دل میں یہ کہہ رہے تھے، ''**یا اللہ** عَزَّوَجَلَّ آج عید کا دِن ہے اور میرے گھر **مہمان** آئے ہوئے ہیں۔'' اچانک ایک شخص چھت پر ظاہر ہوا، اُس نے کھانوں سے بھرا ہوا ایک خوان پیش کیا اور کہا، **اے نجیبُ الدّین!** تمہارے **تَوَکُّل** کی دُھوم مَلاءِ اَعلیٰ (یعنی فرشتوں) میں مچی ہوئی ہے اور تمہارا حال یہ ہے کہ تم ایسے خیال (یعنی کھانا طلبی) میں مشغول ہو؟ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا، حق تعالیٰ عَزَّوَجَلَّ خُوب جانتا ہے کہ میں نے اپنی ذات کے لئے یہ خیال نہیں کیا، بلکہ اپنے مہمانوں کے باعث اِس طرف مُتوَجِّہ ہوگیا تھا۔ حضرتِ سَیِّدُنا نجیبُ الدّین **مُتَوَکِّل** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ صاحِبِ کرامت ہونے کے باوُجُود اِنتہائی مُنکَسِرُ المِزاج تھے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی اِنکساری کا یہ عالَم تھا کہ ایک روز ایک فقیر بہُت دُور سے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی مُلاقات کیلئے آیا اور آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے پُوچھا کہ کیا نجیبُ الدّین **مُتَوَکِّل** (یعنی تَوَکُّل کرنے والا) آپ ہی ہیں؟ تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اِنکساراً فرمایا کہ بھائی! میں تو نجیب الدّین **مُتَاَکِّل** (یعنی بہُت زِیادہ کھانے والا) ہوں۔ (اَخبارُ الاَخیار ص ٦٠) **اللہ** عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔**

کرامت کا ایک شعبہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے؟ **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندوں اور ولیوں کی **عید** کس قدر سادہ ہوا کرتی ہے۔ اِس **حکایت** سے یہ بھی معلوم ہوا کہ **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ اپنے دوستوں کی ضَروریات کا غیب سے اِنتِظام فرمادیتا ہے۔ یہ سب اُس کے کرم کے کرِشمے ہیں۔ بوَقتِ ضَرورت کھانا، پانی وغیرہ ضَروریاتِ زندگی کا اچانک حاضِر ہوجانا بُزُرگوں سے **کرامت** کے طور پر وُقوع میں آتا ہے۔ چُنانچہ "شَرحِ عقائدِ نَسَفِیَّہ" میں جہاں کرامت کی چند اَقسام کا بیان ہے وَہاں یہ بھی مذکور ہے کہ ضَرورت کے وَقت کھانے پانی کا حاضِر ہوجانا بھی کرامت ہی کا ایک شعبہ ہے۔ بُزُرگانِ دین رَحِمَھُمُ اللّٰہُ الْمُبِین کے خُداداد تَصَرُّفات وکرامات کا کیا کہنا؟ یہ ایسے مقبولانِ بارگاہِ خُداوندی عَزَّوَجَلَّ ہوتے ہیں کہ اُن کی زبانِ پاک سے نِکلی ہوئی بات اور دِل میں پیدا ہونے والی خواہشات ربِّ کائنات عَزَّوَجَلَّ کی عنایات سے پُوری ہوکر رہتی ہیں۔

ایک سخی کی عید

سَیِّدُنا عبدُالرَّحمٰن بن عَمرِو الْاَوزاعی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ بَیان کرتے ہیں کہ **عِیْدُ الْفِطر** کی شب دروازے پر دَستک ہوئی، دیکھا تو میرا ہَمسایہ کھڑا تھا۔ میں نے کہا، کہو بھائی! کیسے

آنا ہوا؟ اُس نے کہا، ''کل **عید** ہے لیکن خَرچ کیلئے کُچھ نہیں، اگر آپ کچھ عِنایَت فرمادیں تو عزّت کے ساتھ ہم **عید** کا دِن گُزار لیں گے۔'' میں نے اپنی بیوی سے کہا، ہمارا فُلاں پڑوسی آیا ہے اُس کے پاس **عید** کیلئے ایک پیسہ تک نہیں، اگر تمہاری رائے ہو تو جو **پچیس** ۲۵ **دِرْہم** ہم نے عِید کیلئے رکھ چھوڑے ہیں وہ ہمسایہ کو دے دیں ہمیں اللہ تعالیٰ اور دیدے گا۔ نیک بیوی نے کہا، بہُت اچھا۔ چُنانچِہ میں نے وہ سب دِرْہم اپنے ہمسایہ کے حوالے کر دیئے اور وہ دُعائیں دیتا ہوا چلا گیا۔ تھوڑی دیر کے بعد پھر کسی نے دروازہ کھٹکھٹایا۔ میں نے جُونہی دروازہ کھولا، ایک آدمی آگے بڑھ کر میرے قدموں پر گر پڑا اور رو رو کر کہنے لگا، میں آپ کے والِد کا بھاگا ہوا غُلام ہوں، مجھے اپنی حرکت پر بہُت نَدامت لاحِق ہوئی تو حاضِر ہو گیا ہوں، یہ **پچیس** ۲۵ **دینار** میری کمائی کے ہیں آپ کی خدمت میں پیش کرتا ہوں قَبول فرمالیجئے، آپ میرے آقا ہیں اور میں آپ کا غلام۔ میں نے وہ دِینار لے لئے اور غُلام کو آزاد کر دیا۔ پھر میں نے اپنی بیوی سے کہا، خُدا عَزَّوَجَلَّ کی شان دیکھو! اُس نے ہمیں **دِرْہم** کے بدلے **دِینار** عطا فرمائے (پہلے دِرْہم چاندی کے اور دِینار سونے کے ہوتے تھے)! **اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔**

سلام اُس پر کہ جس نے بےکسوں کی دستگیری کی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے؟ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی شان بھی کتنی نِرالی ہے کہ اُس نے پچیس (25) دِرہم (چاندی کے سِکّے) دینے والے کو آن کی آن میں پچیس (25) دِینار (سونے کے سِکّے) عطا فرما دیئے۔ اور بُزُرگانِ دین رَحِمَهُمُ اللّٰهُ الْمُبِین کا اِیثار بھی خُوب تھا کہ وہ اپنی تمام تَر آسائشوں کو دُوسرے مسلمانوں کی خاطِر قُربان کر دیتے تھے۔ انہیں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اور اُس کے پیارے حبیب صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم سے والہانہ مَحَبَّت تھی۔ انہیں معلوم تھا کہ اِسلام ہمیں باہمی ہمدردی کا پیغام دیتا ہے۔ ہمارے حُضُور سراپا نور، فیض گنجور، شاہِ غَیُور، صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم رَحمتِ عالَم ہیں، آپ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی رَحمت سے کوئی محروم نہیں رہا۔ ہمارے پیارے سرکار صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم غُرَباء و مَساکین اور یتیموں کی طرف نظرِ خاص رکھتے اور ہر طرح سے اُن کی دِلجُوئی فرمایا کرتے تھے۔

سلام اُس پر کہ جس نے بےکسوں کی دستگیری کی
سلام اُس پر کہ جس نے بادشاہی میں فقیری کی

سُبْحٰنَ اللّٰہ! (عَزَّوَجَلَّ) اتنی بڑی شان کہ ''بعد از خُدا بُزُرگ تُوئی قِصّہ مُختَصَر'' اور اِس قَدَر تَواضُع کہ جس کا کوئی نہیں اُس کے حُضُور صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم

ہیں۔ کیا خُوب فرمایا میرے آقا اعلیٰ حضرت (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) نے۔

کَنزِ ہر بیکس و بے نُوا پر دُرُود　　حِرزِ ہر رَفتہ طاقت پہ لاکھوں سلام

مجھ سے بے کَس کی دولت پہ لاکھوں دُرُود　　مجھ سے بے بَس کی قوّت پہ لاکھوں سلام

خَلق کے دَاد رَس سب کے فریاد رَس

کَہفِ روزِ مُصیبت پہ لاکھوں سلام

قُوّتِ سَماعت بحال ہوگئی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اپنے دل میں عظمتِ مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم بڑھانے، سینے میں شمعِ اُلفتِ مُصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم جلانے اور عیدِ سعید کی حقیقی خوشیاں پانے کیلئے ہو سکے تو چاند رات ہی کو ہاتھوں ہاتھ تبلیغِ قران وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرے سفر کی سعادت حاصِل کیجئے۔ مَدَنی قافِلے کی بَرَکتیں تو دیکھئے! بابُ المدینہ کراچی کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خُلاصہ ہے، کوئٹہ میں ہونے والے تبلیغِ قران وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** کے تین۳ روزہ سنّتوں بھرے اجتماع میں شریک ایک بہرے اسلامی بھائی نے ہاتھوں ہاتھ تین۳ دن کے سنّتوں کی تربیت کے **مَدَنی قافلے** میں **عاشِقانِ رسول** کے ساتھ سفر کی سعادت حاصِل کی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دورانِ سفر ہی ان کی **قوّتِ سَماعت** بحال ہوگئی اور وہ عام لوگوں کی طرح سننے لگے۔

کان بہرے ہیں گر، رکھو ربّ عزوجل پر نظر ہو گا لُطفِ خدا، قافلے میں چلو
دُنیوی آفتیں، اُخروی شامتیں دُور ہوں گی ذرا، قافلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمّد

صَدَقۂ فِطْر واجِب ہے

سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ایک شَخص کو حُکم دیا کہ جا کر مکّۂ مُعَظّمہ کے گلی کُوچوں میں اِعلان کر دو، "صَدَقۂ فِطْر واجِب ہے۔"

(جامعِ ترمذی ج۲ ص۱۵۱ حدیث ۶۷۴)

صَدَقۂ فِطْر لَغْو باتوں کا کَفّارہ ہے

حضرت سیِّدُنا ابنِ عبّاس رضی اللہ تعالٰی عنہما فرماتے ہیں، مَدَنی سرکار، غریبوں کے **غمخوار** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے **صَدَقۂ فِطْر** مقرَّر فرمایا تاکہ فُضُول اور بیہُودہ کلام سے روزوں کی طَہارت (یعنی صفائی) ہو جائے۔ نیز مَساکین کی خُورِش (یعنی خوراک) بھی ہو جائے۔

(سُنَنِ ابی داوٗد ج۲ ص۱۵۸ حدیث ۱۶۰۹)

روزہ مُعَلَّق رہتا ہے

حضرت سیِّدُنا اَنَس بن مالِک رضی اللہ تعالٰی عنہ کہتے ہیں سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار، بِاِذنِ پروَرْدگار، دوعالَم کے مالِک و مختار، شَہَنشاہِ اَبرار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم فرماتے ہیں، جب تک صَدَقۂ فِطْر ادا نہیں کیا جاتا، بندے کا **روزہ** زمین و آسمان کے درمیان مُعَلَّق (یعنی لٹکا ہوا) رہتا ہے۔

(کنزالعُمّال ج۸ ص۲۵۳ حدیث ۲۴۱۲۴)

''عید کی خوشیاں مبارک'' کے 16 حُرُوف کی نسبت سے فِطرہ کے ۱۶ مَدَنی پھول

۱ **صَدَقۂ فِطر** ان تمام مُسلمان مَرْد وعورت پر واجِب ہے جو ''صاحِبِ نِصاب'' ہوں اور اُن کا نِصاب ''حاجاتِ اَصلِیَّہ (یعنی ضَروریاتِ زندگی سے)'' فارِغ ہو۔ (عالمگیری ج۱ ص۱۹۱)

۲ **جس** کے پاس ساڑھے سات تولے سونا یا ساڑھے باوَن تولہ چاندی یا ساڑھے باوَن تولہ چاندی کی رقم یا اتنی مالِیَّت کا مالِ تجارت ہو (اور یہ سب حاجاتِ اَصلِیَّہ سے فارِغ ہوں) اُس کو **صاحِبِ نِصاب** کہا جاتا ہے۔[1]

۳ **صَدَقۂ فِطر** واجِب ہونے کیلئے، ''عاقِل و بالِغ'' ہونا شَرْط نہیں۔ بلکہ بچّہ یا مَجنُون (یعنی پاگل) بھی اگر **صاحِبِ نِصاب** ہو تو اُس کے مال میں سے اُن کا وَلی (یعنی سَرپَرَست) ادا کرے۔ (رَدُّالمُحتار ج۳ ص۳۱۲)

''**صَدَقۂ فِطر**'' کے لئے مقدارِ نصاب تو وُہی ہے جو زکوٰۃ کا ہے جیسا کہ مذکور ہوا لیکن فَرق یہ ہے کہ **صَدَقۂ فِطر** کے لئے مال کے نامی (یعنی اس میں بڑھنے کی صَلاحیَّت) ہونے اور سال گزرنے کی شَرْط نہیں۔

---

[1] ''صاحِبِ نِصاب''، ''غَنی''، ''فَقیر'' ''حاجاتِ اَصلِیَّہ'' وغیرہ اِصطِلاحات کی تفصیلی معلومات فِقہِ حَنَفی کی مشہور کتاب ''بہارِ شریعت'' حِصّہ پنجم میں مُلاحَظہ فرمایئے۔

اِسی طرح جو چیزیں ضَرورت سے زِیادہ ہیں (مَثَلاً وہ گھریلو سامان جو روزانہ کام میں نہیں آتا) اور ان کی قیمت نِصاب کو پہنچتی ہو تو ان اَشیاء کی وجہ سے **صَدَقَۂ فِطر** واجِب ہے۔ زکوٰۃ اور **صَدَقَۂ فِطر** کے نِصاب میں یہ فَرق کیفیّت کے اِعتِبار سے ہے۔ (وقار الفتاوی جلد۲ ص ۳۸۵)

(۴) **مالکِ** نِصاب مَرد پر اپنی طرف سے، اپنے چھوٹے بچّوں کی طرف سے اور اگر کوئی **مَجنُون** (یعنی پاگل) اَولاد ہے (چاہے پھر وہ پاگل اَولاد بالغ ہی کیوں نہ ہو) تو اُس کی طرف سے بھی **صَدَقَۂ فِطر** واجِب ہے، ہاں اگر وہ بچہ یا **مَجنُون** خود صاحِبِ نِصاب ہے تو پھر اُس کے مال میں سے فِطرہ ادا کر دے۔

(عالمگیری ج۱ ص۱۹۲)

(۵) **مَرد** صاحِبِ نِصاب پر اپنی بیوی یا ماں باپ یا چھوٹے بھائی بہن اور دیگر رِشتہ داروں کا **فِطرہ** واجِب نہیں۔ (عالمگیری ج۱ ص۱۹۳)

(۶) **والِد** نہ ہو تو دادا جان والِد صاحِب کی جگہ ہیں۔ یعنی اپنے فقیر و یتیم پوتے پوتیوں کی طرف سے اُن پہ صَدَقَۂ فِطر دینا واجِب ہے۔

(دُرِّمُختار، رَدُّالمُحتار ج۲ ص۳۱۵)

(۷) **ماں** پر اپنے چھوٹے بچّوں کی طرف سے صَدَقَۂ فِطر دینا واجِب نہیں۔

(رَدُّالمُحتار ج۳ ص۳۱۵)

(۸) **باپ** پر اپنی عاقِل بالغ اولاد کا **فِطرہ** واجِب نہیں۔

(دُرِّمُختار مع رَدُّالمُحتار ج۳ ص۳۱۷)

(۹) **کسی** صحیح شَرعی مجبوری کے تحت روزے نہ رکھ سکا یا **مَعَاذَاللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کسی بدنصیب نے بِغیر مجبوری کے **رَمَضَانُ الْمُبارَک** کے روزے نہ رکھے اُس پر بھی **صاحِبِ نِصاب** ہونے کی صُورت میں صَدَقۂ فِطر واجِب ہے۔ (رَدُّالْمُحتار ج۳ ص۳۱۵)

(۱۰) **بیوی** یا بالغ اولاد جن کا نَفَقہ وغیرہ (یعنی روٹی کپڑے وغیرہ کا خَرچ) جس شخص کے ذِمّہ ہے وہ اگر اِن کی اجازت کے بِغیر ہی اِن کا **فِطرہ** ادا کردے تو ادا ہو جائے گا۔ ہاں اگر نفقہ اُس کے ذِمّہ نہیں ہے۔ مَثَلاً بالغ بیٹے نے شادی کر کے گھر الگ بَسالیا اور اپنا گزارہ خود ہی کرلیتا ہے تو اب اپنے نان نَفَقہ (یعنی روٹی کپڑے وغیرہ) کا خود ہی ذِمّہ دار ہوگیا ہے۔ لہٰذا ایسی اولاد کی طرف سے بِغیر اجازت **فِطرہ** دے دیا تو ادا نہ ہوگا۔

(۱۱) **بیوی** نے بِغیر حُکمِ شوہر اگر شوہر کا **فِطرہ** ادا کردیا تو ادا نہ ہوگا۔

(بہارِ شریعت حصّہ پنجم ص۶۹)

(۱۲) **عِیدُ الفِطر** کی صُبحِ صادِق طُلوع ہوتے وَقت جو **صاحِبِ نِصاب** تھا اُسی پر صَدَقۂ فِطر واجِب ہے۔ اگر صُبحِ صادِق کے بعد **صاحِب**

نِصاب ہوا تو اب واجِب نہیں۔ (عالمگیری ج۱ص۱۹۲)

۱۳ **صَدَقَۂ فِطر** ادا کرنے کا اَفضل وَقت تو یہی ہے کہ عید کو صُبحِ صادِق کے بعد **عید** کی نَماز ادا کرنے سے پہلے پہلے ادا کر دیا جائے۔ اگر چاند رات یا رَمَضانُ المُبارَک کے کسی بھی دِن بلکہ رَمضان شریف سے پہلے بھی اگر کسی نے ادا کر دیا تب بھی **فِطرہ** ادا ہو گیا اور ایسا کرنا بالکل جائز ہے۔ (عالمگیری ج۱ص۱۹۲)

۱۴ **اگر** عید کا دِن گُزر گیا اور **فِطرہ** ادا نہ کیا تھا تب بھی **فِطرہ** ساقِط نہ ہوا۔ بلکہ عُمر بھر میں جب بھی ادا کریں ادا ہی ہے (ایضاً)

۱۵ **صَدَقَۂ فِطر** کے مَصارِف وُہی ہیں جو زکوٰۃ کے ہیں۔ یعنی جن کو زکوٰۃ دے سکتے ہیں اِنہیں **فِطرہ** بھی دے سکتے ہیں اور جن کو زکوٰۃ نہیں دے سکتے اُن کو **فِطرہ** بھی نہیں دے سکتے۔ (عالمگیری ج۱ص۱۹۴)

۱۶ **سادات** کِرام کو صَدَقَۂ فِطر نہیں دے سکتے۔

صَدَقۂ فِطر کی مِقدار آسان لفظوں میں

"**ایک** سو پَچھتّر روپے اَٹھنّی بھر" (یعنی دو کلو سے 80 گرام کم) وَزن گیہوں یا اُس کا آٹا یا اتنے گیہوں کی قیمت ایک صَدَقَۂ فِطر کی مِقدار ہے۔

قبر میں ایک ہزار انوار داخل ہوں

منقول ہے کہ جو شخص عید کے دِن تین سو مرتبہ " سُبْحٰنَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ " پڑھے اور فوت شدہ مسلمانوں کی اَرْواح کو اِس کا ایصالِ ثواب کرے تو ہر مسلمان کی قَبْر میں **ایک ہزار انوار** داخِل ہوتے ہیں اور جب وہ پڑھنے والا خود مَرے گا، اللہ تعالیٰ عَزَّوَجَلَّ اُس کی قَبْر میں بھی **ایک ہزار انوار** داخِل فرمائیگا۔ (یہ وِرْد دونوں عِیْدَین میں کیا جاسکتا ہے) (مُکاشَفَۃُ القُلوب ص ۳۰۸)

نمازِ عید سے قبل کی ایک سُنّت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اب اُن باتوں کا بیان کیا جاتا ہے جو عِیْدَین (یعنی عِیْدُ الْفِطْر اور بقر عید دونوں ہی) میں سُنَّت ہیں۔ چُنانچہ حضرتِ سَیِّدُنا بُرَیْدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہُ سے مَروی ہے کہ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، پیکرِ جُود وسخاوت، سراپا رَحمت، محبوبِ **رَبُّ الْعِزَّت** عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم **عِیْدُ الْفِطْر** کے دِن کچھ کھا کر نَماز کیلئے تشریف لے جاتے تھے۔ اور عیدُ الْاَضحٰی کے روز اُس وقت تک نہیں کھاتے تھے جب تک نَماز سے فارِغ نہ ہوجاتے۔ (جامِع ترمذی ج۲ ص ۷۰ حدیث ۵۴۲) اور "بُخاری" کی رِوایت حضرتِ سَیِّدُنا اَنَس رضی اللہ تعالیٰ عنہُ سے ہے کہ عِیْدُ الْفِطْر کے دِن (نمازِ عید کیلئے) تشریف نہ لے جاتے جب تک چند **کھجوریں**

نہ تناوُل فرمالیتے اور وہ طاق ہوتیں۔ (صحیحُ البُخاری ج ۱ ص ۳۲۸ حدیث ۹۵۳)

حضرتِ سیِّدُنا ابُوہُریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رِوایَت ہے کہ نبیِّ رَحمت، شفیعِ اُمّت، شَہَنشاہِ نُبُوَّت، تاجدارِ رسالت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم عِید کو (نمازِ عِید کیلئے) ایک راستہ سے تشریف لے جاتے اور دُوسرے راستے سے واپَس تشریف لاتے۔

(جامِع تِرمِذی ج ۲ ص ۶۹ حدیث ۵۴۱)

نمازِ عید کا طریقہ (حنفی)

پہلے اِس طرح نیّت کیجئے: ''میں نیّت کرتا ہوں دُو۲ رَکعَت نمازِ عیدُ الفِطْر (یاعیدُ الاَضحٰی) کی، ساتھ چھ۶ زائد تکبیروں کے، واسطے اللہ عزوجل کے، پیچھے اِس امام کے'' پھر کانوں تک ہاتھ اُٹھایئے اور اَللّٰہُ اکبر کہہ کر حسبِ معمول ناف کے نیچے باندھ لیجئے اور ثَناء پڑھئے۔ پھر کانوں تک ہاتھ اُٹھایئے اور اَللّٰہُ اکبر کہتے ہوئے لٹکا دیجئے۔ پھر ہاتھ کانوں تک اٹھایئے اور اَللّٰہُ اکبر کہہ کر لٹکا دیجئے۔ پھر کانوں تک ہاتھ اٹھایئے اور اَللّٰہُ اکبر کہہ کر باندھ لیجئے یعنی پہلی تکبیر کے بعد ہاتھ باندھئے اس کے بعد دُوسری۲ اور تیسری۳ تکبیر میں لٹکایئے اور چوتھی۴ میں ہاتھ باندھ لیجئے۔ اس کو یوں یاد رکھئے کہ جہاں قِیام میں تکبیر کے بعد کچھ پڑھنا ہے وہاں ہاتھ باندھنے ہیں اور جہاں نہیں پڑھنا وہاں ہاتھ لٹکانے ہیں (ماخوذ از دُرِّمختار، ردالمحتار

ج ۳ ص ٦٦) پھر امام تعوُّذ اور تَسْمِیَہ آہستہ پڑھ کر الحمد شریف اور سورۃ جَہر (یعنی بُلند آواز) کیساتھ پڑھے، پھر رُکوع کرے۔ دوسری رَکْعت میں پہلے الحمد شریف اور سُورۃ جَہر کے ساتھ پڑھے، پھر تین[۳] بار کان تک ہاتھ اُٹھا کر اَللّٰہُ اکبر کہئے اور ہاتھ نہ باندھئے اور چوتھی[۴] بار بغیر ہاتھ اُٹھائے اَللّٰہُ اکبر کہتے ہوئے رُکوع میں جائیے اور قاعِدے کے مطابق نَماز مکمَّل کرلیجئے۔ ہر دو[۲] تکبیروں کے درمیان تین بار "سُبحٰنَ اللّٰہ" کہنے کی مِقدار چُپ کھڑا رہنا ہے۔

(فتاویٰ عالمگیری ج ۱ ص ۱۵۰)

عید کی اُدھوری جماعت ملی تو.....؟

پہلی رَکْعت میں امام کے تکبیریں کہنے کے بعد مُقتدی شامل ہوا تو اُسی وَقْت (تکبیرِ تحریمہ کے علاوہ مزید) تین[۳] تکبیریں کہہ لے اگرچہ امام نے قراءت شُروع کردی ہو اور تین[۳] ہی کہے اگرچہ امام نے تین[۳] سے زِیادہ کہی ہوں اور اگر اس نے تکبیریں نہ کہیں کہ امام رُکوع میں چلا گیا تو کھڑے کھڑے نہ کہے بلکہ امام کے ساتھ رُکوع میں جائے اور رُکوع میں تکبیریں کہہ لے اور اگر امام کو رُکوع میں پایا اور غالِب گمان ہے کہ تکبیریں کہہ کر امام کو رُکوع میں پالیگا تو کھڑے کھڑے تکبیریں کہے پھر رُکوع میں جائے ورنہ اَللّٰہُ اکبر کہہ کر رُکوع میں جائے اور رُکوع میں تکبیریں کہے پھر اگر اس نے رُکوع میں تکبیریں پوری نہ کی تھیں کہ امام نے سر اُٹھالیا

تو باقی ساقِط ہو گئیں (یعنی بقیّہ تکبیریں اب نہ کہے) اور اگر امام کے رُکوع سے اُٹھنے کے بعد شامِل ہوا تو اب تکبیریں نہ کہے بلکہ (امام کے سلام پھیرنے کے بعد) جب اپنی (بقیّہ) پڑھے اُس وَقْت کہے۔ اور رُکوع میں جہاں تکبیر کہنا بتایا گیا اُس میں ہاتھ نہ اُٹھائے اور اگر دوسری رَکْعَت میں شامِل ہوا تو پہلی رَکْعَت کی تکبیریں اب نہ کہے بلکہ جب اپنی فوت شدہ پڑھنے کھڑا ہو اُس وَقْت کہے۔ دوسری رَکْعَت کی تکبیریں اگر امام کے ساتھ پا جائے فَبِہا (یعنی تو بہتر)۔ ورنہ اس میں بھی وُہی تفصیل ہے جو پہلی رَکْعَت کے بارے میں مذکور ہوئی۔

(ماخوذ از دُرِّمختار وردالمحتار ج ۳ ص ۵۵،۵۶،۵۷)

عید کی جماعت نہ ملی تو کیا کرے؟

امام نے نَماز پڑھ لی اور کوئی شخص باقی رہ گیا خواہ وہ شامِل ہی نہ ہوا تھا یا شامِل تو ہوا مگر اُس کی نَماز فاسِد ہو گئی تو اگر دوسری جگہ مل جائے پڑھ لے ورنہ (بغیر جماعت کے) نہیں پڑھ سکتا۔ ہاں بہتر یہ ہے کہ یہ شخص چار رَکْعَت چاشْت کی نَماز پڑھے۔ (دُرِّمختار ج ۳ ص ۵۸،۵۹)

عید کے خطبے کے اَحکام

نَماز کے بعد امام دو خطبے پڑھے اور خُطبۂ جُمُعہ میں جو چیزیں سنّت ہیں اس میں بھی سنّت ہیں اور جو وہاں مکروہ یہاں بھی مکروہ۔ صِرْف دو باتوں میں فَرْق ہے ایک یہ کہ

فرمانِ مصطفٰے (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ صبح اور دس مرتبہ شام دُرُودِ پاک پڑھا اُسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

جُمُعہ کے پہلے خُطبہ سے پیشتر خطیب کا بیٹھنا سنَّت تھا اور اس میں نہ بیٹھنا سنَّت ہے۔ دوسرے یہ کہ اس میں پہلے خُطبہ سے پیشتر 9 بار اور دوسرے کے پہلے 7 بار اور مِنبر سے اُترنے کے پہلے 14 بار اَللّٰہُ اَکبَر کہنا سنَّت ہے اور جُمُعہ میں نہیں۔

(دُرِّمُختار ج۳ ص ۵۷، ۵۸، بہارِ شریعت حصّہ ٤ ص ۱۰۹ مدینۃُ المُرشِد بریلی شریف)

"عید میں غریبوں کو مت بھولو" کے 21 حُرُوف کی نسبت سے عِید کے اکیس مُستَحَبّات

﴿۱﴾ حَجامت بنوانا، (مگر زُلفیں بنوایئے نہ کہ اِنگریزی بال) ﴿۲﴾ ناخن تَرشوانا ﴿۳﴾ غُسل کرنا ﴿٤﴾ مِسواک کرنا (یہ اُس کے عِلاوہ ہے جو وُضُو میں کی جاتی ہے) ﴿۵﴾ اچّھے کپڑے پہننا، نئے ہوں تو نئے ورنہ دُھلے ہوئے ﴿٦﴾ خُوشبو لگانا ﴿۷﴾ انگوٹھی پہننا، (اسلامی بھائی جب کبھی انگوٹھی پہنیں تو اِس بات کا خاص خیال رکھیں کہ صِرف ساڑھے چار ماشہ سے کم وَزن چاندی کی ایک ہی انگوٹھی پہنیں۔ ایک سے زیادہ نہ پہنیں اور اُس ایک انگوٹھی میں بھی نگینہ ایک ہی ہو ایک سے زیادہ نگینے نہ ہوں اور بِغیر نگینے کی بھی نہ پہنیں۔ نگینے کے وَزن کی کوئی قید نہیں۔ چاندی یا کسی اور دھات کا چَھلّہ یا چاندی کے بیان کردہ وَزن وغیرہ کے عِلاوہ کسی بھی دھات کی انگوٹھی یا چَھلّہ مرد نہیں پہن سکتا) ﴿۸﴾ نَمازِ فَجر مسجدِ محَلّہ میں پڑھنا ﴿۹﴾ عِیدُ الفِطر کی نَماز کو جانے سے پہلے چند کَھجوریں

کھالینا۔ تین^۳، پانچ^۵، سات^۷ یا کم وبیش مگر طاق ہوں۔ کھجوریں نہ ہوں تو کوئی میٹھی چیز کھالیجئے۔ اگر نماز سے پہلے کچھ بھی نہ کھایا تو گناہ نہ ہوا۔ مگر عِشاء تک نہ کھایا تو عِتاب (ملامت) کیا جائے گا ﴿۱۰﴾ نمازِ عید، عید گاہ میں ادا کرنا ﴿۱۱﴾ عِید گاہ پیدل جانا ﴿۱۲﴾ سُواری پر بھی جانے میں حرج نہیں مگر جس کو پیدل جانے پر قُدرت ہو اُس کیلئے پیدل جانا اَفضل ہے اور واپَسی پر سُواری پر آنے میں حَرج نہیں ﴿۱۳﴾ نمازِ عید کیلئے ایک راستے سے جانا اور دوسرے راستے سے واپَس آنا ﴿۱۴﴾ عید کی نماز سے پہلے صَدَقۂ فِطر ادا کرنا۔ (اَفضل تو یہی ہے مگر عید کی نماز سے قَبل نہ دے سکے تو بعد میں دیدیں) ﴿۱۵﴾ خُوشی ظاہر کرنا ﴿۱۶﴾ کثرت سے صَدَقہ دینا ﴿۱۷﴾ عیدگاہ کو اِطمینان و وَقار اور نیچی نِگاہ کئے جانا ﴿۱۸﴾ آپس میں مُبارَک باد دینا ﴿۱۹﴾ بعدِ نمازِ عید مُصافَحہ (یعنی ہاتھ مِلانا) اور مُعانَقہ (یعنی گلے ملنا) جیسا کہ عُموماً مسلمانوں میں رائج ہے بہتر ہے کہ اِس میں اِظہارِ مَسَرَّت ہے (بہارِ شریعت حصّہ ٤ ص ٧١) مگر اَمْرَدِ خوبصورت سے گلے ملنا مَحَلِّ فِتنہ ہے ﴿۲۰﴾ عِیدُ الاَضْحٰی (یعنی بَقَر عید) تمام اَحکام میں عِیدُ الفِطر (یعنی میٹھی عید) کی طرح ہے۔ صِرف بعض باتوں میں فَرق ہے۔ مَثَلاً اِس میں (یعنی بَقَر عید میں) مُستَحب یہ ہے کہ نماز سے پہلے کچھ نہ کھائے چاہے قُربانی کرے یا نہ کرے اور اگر کھالیا تو

کراہت بھی نہیں ﴿۲۱﴾ عِیْدُ الْفِطْر (یعنی میٹھی عید) کی نَماز کیلئے جاتے ہوئے راستے میں آہستہ سے **تکبیر** کہئے اور نَمازِ **عِیْدُ الْاَضْحٰی** کیلئے جاتے ہوئے راستے میں بُلند آواز سے **تکبیر** کہئے۔ تکبیر یہ ہے:۔

اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ ط اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ ط

ترجَمہ: **اللہ** عَزَّوَجَلَّ سب سے بڑا ہے، **اللہ** عَزَّوَجَلَّ سب سے بڑا ہے، **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے سِوا کوئی عِبادت کے لائق نہیں اور **اللہ** عَزَّوَجَلَّ سب سے بڑا ہے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ سب سے بڑا ہے اور **اللہ** عَزَّوَجَلَّ ہی کے لئے تمام خوبیاں ہیں۔

میں عید کی نَماز بھی نہیں پڑھتا تھا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہر سال رَمَضَانُ الْمُبَارَك میں اِعتِکاف کی سعادت اور ماہِ رَمَضَانُ الْمُبَارَك کی خوب بَرَکتیں لوٹئے پھر عید کی خوشیاں دوبالا کرنے کیلئے اور عید کے دِنوں میں **معاذَ اللہ** عزوجل آج کل کئے جانے والے طرح طرح کے گناہوں سے بچنے کیلئے ایّامِ عید میں **عاشِقانِ رسول** کے ساتھ مَدَنی قافِلوں میں سُنّتوں بھرا سفر اختیار کیجئے۔ ترغیب وتَحریص کی خاطِر ایک نہایت ہی خوشگوار **مَدَنی بہار** آپ کے گوش گزار کر رہا ہوں۔ چُنانچہ بابُ المدینہ کراچی کے مین کورنگی روڈ کے قریب مُقیم ایک اسلامی بھائی (عمر تقریباً ۲۵ برس) کے بیان کا لُبِّ لُباب ہے: میں ایک گیراج (GARAGE) پر کام کرتا

تھا۔ اگرچِہ فی نَفسِہٖ گیراج یعنی گاڑیوں کی مَرَمّت کا کام غَلَط نہیں، مگر آج کل گناہوں بھرے حالات ہیں۔ جن کو واسِطہ پڑا ہوگا وہ جانتے ہوں گے کہ اکثر گیراج کا ماحول کس قدَر گندا ہوتا ہے، فی زمانہ گیراج میں کام کرنے والوں کیلئے حلال روزی کا حُصول جُوئے شِیر لانے کے مُتَرادِف (مُ۔تَ۔را۔دِف) ہے۔ گندے ماحول گندی روزی کی نُحوست کا عالَم تو دیکھئے کہ مجھ بدنصیب کو پنج وقتہ نَماز تو کُجا جُمُعہ بلکہ **عیدَین** کی نَمازوں کی بھی توفیق نہیں تھی، رات گئے تک T.V. پر مختلف فلمیں ڈرامے دیکھنے میں مشغول رہتا بلکہ ہر قسم کی چھوٹی بڑی بُرائیاں میرے اندر موجود تھیں۔ میری اِصلاح کے اَسباب یوں ہوئے کہ **مکتبۃُ المدینہ** سے جاری ہونے والے سنّتوں بھرے بیان "**اللہ** عَزَّوَجَلَّ **کی خُفیہ تدبیر**" کی کیسیٹ سُنی جس نے مجھے سرتاپا ہِلا کر رکھ دیا۔ اس کے بعد رَمَضانُ المُبارَک میں **اِعتِکاف** کی سعادت حاصِل ہوئی اور عاشقانِ رسول کے ساتھ تین دن کے **مَدَنی قافِلے** میں سفر کا شَرَف ملا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول سے وابَستہ ہوچکا ہوں، پانچوں وقت نَمازوں کی پابندی ہے۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کا کروڑہا کروڑ اِحسان کہ مجھ جیسا گنہگار بے نَمازی انسان جو **عید** کے بہانے بھی مسجِد کا رُخ نہیں کرتا تھا یہ بیان دیتے وقت تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کی تنظیمی ترکیب کے مطابق ایک مسجد کی ذَیلی مُشاوَرَت کے

نگران کی حیثیت سے بے نَمازیوں کو نَمازی بنانے کی جُستُجو میں رَہتا ہوں۔

بھائی گر چاہتے ہو نمازیں پڑھوں، مَدَنی ماحول میں کرلو تم اعتکاف

نیکیوں میں تمنا ہے آگے بڑھوں، مَدَنی ماحول میں کرلو تم اعتکاف

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

یاربِّ مصطفٰی عَزَّوَجَلَّ و صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم! ہمیں **عیدِ سَعید** کی خُوشیاں سُنَّت کے مطابِق منانے کی توفیق عطا فرما اور ہمیں حج شریف اور دِیارِ مدینہ و تاجدارِ مدینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کی **دید کی مَدَنی عید** بار بار نصیب فرما۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم

تِری جبکہ دید ہوگی جبھی میری عِید ہوگی
صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم

مِرے خواب میں تم آنا مَدَنی مدینے والے

مجھ گُنہگار پر بھی کرم کے چھینٹے پڑ گئے

کورنگی بابُ المدینہ کراچی کے ایک اسلامی بھائی (عمر ۲۲ سال) کی تحریر کا خُلاصہ ہے: افسوس! میں ایک بے نَمازی اور فلموں ڈراموں کا شوقین بگڑا ہوا نوجوان تھا۔ بُرے ہم نشینوں کے ساتھ فیشن کی اَندھیریوں میں بھٹک رہا تھا، بُری صُحبت کی وجہ سے زندَگی کے شب و روز گناہوں میں بسر ہو رہے تھے۔ ہلالِ ماہِ

رَمَضانُ المُبارَک (۱۴۲۶ھ) آسمانِ دنیا پر ظاہِر ہوا رَحمتِ خُداوندی عزوجل کی چھما چھم بارِشیں برسنے لگیں، **مجھ پاپی وبدکار پر بھی کرم کے چھینٹے پڑے** اور میں کریمیہ قادِریہ مسجد کورنگی نمبر ڈھائی، بابُ المدینہ کراچی میں ہونے والے **اجتماعی اِعتِکاف** میں رَمَضانُ المُبارَک کے آخِری عَشرہ میں مُعتَکِف ہوگیا۔ میری خَزاں رَسیدہ زِندَگی کی شام میں صبحِ بہاراں کے مَدَنی پھول کِھلنے لگے، مجھ گنہگار کو توبہ کی توفیق نصیب ہوئی، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں نَمازی بن گیا، داڑھی اور عمامہ شریف سجانے کی سعادت مل گئی، تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کے سُنّتوں کی تربیّت کے 30 دن کے **مَدَنی قافلے** میں **عاشِقانِ رسول** کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر نصیب ہوا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ یہ بیان دیتے وقت ایک مسجد کے اندر ذَیلی قافِلہ ذِمّہ دار کی حیثیت سے **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی کاموں میں حصّہ لینے کی سعادت حاصِل ہے۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ مجھے میری پیاری پیاری **دعوتِ اسلامی** میں آخِری دم تک اِستِقامت نصیب فرمائے۔

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم

مرضِ عصیاں سے چھٹکارا اگر چاہئے، مَدَنی ماحول میں کرلو تم اعتکاف
بندگی کی بھی لذّت اگر چاہئے، مَدَنی ماحول میں کرلو تم اعتکاف

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

دل باغ باغ ہو جاتا ہے

حضرتِ سیِّدُنا ابو ہُریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں،

میں نے عرض کی، یا رسولَ اللہ عزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم

جب میں آپ کو دیکھتا ہوں تو میرا دل باغ باغ

ہو جاتا ہے اور آنکھیں ٹھنڈی ہوتی ہیں۔ (آقا) صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم مجھے ہر

چیز کی معلومات عطا فرما دیجئے! ارشاد ہوا، "ہر شے پانی

سے بنی ہے" میں نے عَرض کی، اُس چیز پر مُطَّلع فرما

دیجئے، جسے اپنا کر میں جنّت کو پاسکوں۔ فرمایا، "کھانا

کھلاؤ اور سلام کو پھیلاؤ اور صِلَہ رِحمی کرو اور رات

میں (نفلی) نماز پڑھو جب لوگ سوئے ہوں، تم سلامتی

سے داخلِ جنّت ہو جاؤ گے۔

(مُسندِ امام احمد ج ۳ ص ۱۷۴ الحدیث ۷۹۱۹)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

نفل روزوں کے فضائل

دُرُود شریف کی فضیلت

رسول اکرم، نُورِ مُجَسَّم، رَحمتِ عالَم، شاہِ بنی آدم، رسولِ مُحْتَشَم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلَّم کا فرمانِ رَحمت نشان ہے: **قیامت** کے روز اللہ عزوجل کے عَرش کے سِوا کوئی سایہ نہیں ہوگا، تین (۳) شخص اللہ عزوجل کے عَرش کے سائے میں ہوں گے۔ عَرض کی گئی: یارسولَ اللہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلَّم وہ کون لوگ ہوں گے؟ ارشاد فرمایا (۱) وہ شخص جو میرے اُمّتی کی پریشانی کو دور کرے (۲) میری سنّت کو زِندہ کرنے والا (۳) مجھ پر کثرت سے دُرُود شریف پڑھنے والا۔ (البدور السافرۃ فی اُمور الآخرۃ للسیوطی رَحمۃُ اللہ حدیث ۳۶۶ ص ۱۳۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صلَّی اللہُ تعالیٰ علٰی محمَّد

نفل روزوں کے دینی و دُنیوی فوائد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! فرض روزوں کے عِلاوہ **نفل روزوں** کی بھی عادت بنانی چاہئے کہ اِس میں بے شُمار دینی و دُنیوی فوائد ہیں۔ اور ثواب

تو اِتنا ہے کہ جی چاہتا ہے بس روزے رکھتے ہی چلے جائیں۔ مزید **دینی فوائد** میں ایمان کی حفاظت، جہنَّم سے نَجات اور جنّت کا حُصُول شامل ہیں اور جہاں تک دُنیوی فوائد کا تعلُّق ہے تو روزہ میں دن کے اندر کھانے پینے میں صَرف ہونے والے وَقت اور اَخراجات کی بچت، پیٹ کی اِصلاح اور بہُت سارے اَمراض سے حفاظت کا سامان ہے۔ اور تمام فوائد کی اَصل یہ ہے کہ اِس سے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ راضی ہوتا ہے۔

روزہ داروں کیلئے بخشش کی بشارت

اللہ تبارَکَ وَ تَعالٰی پارہ ۲۲ سورۃُ الاَحزاب کی آیت نمبر ۳۵ میں ارشاد فرماتا ہے:

وَالصّٰٓئِمِیۡنَ وَالصّٰٓئِمٰتِ وَالۡحٰفِظِیۡنَ فُرُوۡجَهُمۡ وَالۡحٰفِظٰتِ وَالذّٰكِرِیۡنَ اللّٰهَ كَثِیۡرًا وَّالذّٰكِرٰتِ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمۡ مَّغۡفِرَةً وَّاَجۡرًا عَظِیۡمًا ﴿۳۵﴾ (پ ۲۲ الاحزاب ۳۵)

ترجَمۂ کنزالایمان: اور روزے والے اور روزے والیاں اور اپنی پارسائی نگاہ رکھنے والے اور نگاہ رکھنے والیاں اور اللہ کو بہُت یاد کرنے والے اور یاد کرنے والیاں ان سب کیلئے اللہ عزوجل نے بخشش اور بڑا ثواب تیّار کر رکھا ہے۔

اللہ تبارَکَ وَ تَعالٰی پارہ ۲۹ سورۃُ الحاقّہ کی آیت نمبر ۲۴ میں ارشاد

فرمانِ مصطفےٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک بار دُرُود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

فرماتا ہے:

كُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِيْٓـًٔۢا بِمَآ اَسْلَفْتُمْ فِی الْاَیَّامِ الْخَالِیَةِ ۝۲۴

ترجمۂ کنزالایمان: کھاؤ اور پیو رچتا ہوا صِلہ اس کا جو تم نے گزرے دنوں میں آگے بھیجا۔ (پ۲۹ الحاقہ ۲٤)

حضرت سیِّدُنا وکیع علیہ رحمۃ الشفیع فرماتے ہیں، اِس آیتِ کریمہ میں "گزرے ہوئے دنوں سے مُراد روزوں کے دن ہیں کہ لوگ ان میں کھانا پینا چھوڑ دیتے ہیں۔" (المتجر الرابح فی ثواب العمل الصالح ص ۳۳۵ دار خضر بیروت)

"یااللہ ہمیں نیک بنادے" کے اٹھارہ حُرُوف کی نسبت سے نفلی روزوں کے 18 فضائل

جَنّت کا انوکھا دَرَخت

۱

حضرتِ سیِّدُنا قَیس بن زَید جُہَنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، **اللہ** کے مَحبوب، دانائے **غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب** عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ جنّت نِشان ہے: "جس نے **ایک نفلی روزہ** رکھا **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اُس کیلئے **جنّت** میں ایک دَرَخت لگائے گا جس کا پھل **اَنار** سے چھوٹا اور سیب سے بڑا ہوگا۔ وہ (موم سے الگ نہ کئے

ہوئے) شہد جیسا میٹھا اور (موم سے الگ کئے ہوئے خالص شہد کی طرح) خوش ذائقہ ہوگا۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ بروزِ قیامت روزہ دار کو اس دَرَخت کا پھل کھلائے گا۔ (طبرانی کبیر ج۱۸ ص۳۶۶ حدیث ۹۳۵)

40 سال کا فاصلہ دوزخ سے دُوری

۳ **تاجدارِ** رسالت، شفیعِ روزِ قیامت صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم کا فرمانِ ڈھارس نشان ہے: ''جس نے ثواب کی اُمید رکھتے ہوئے **ایک نفل روزہ** رکھا **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اُسے دوزخ سے **چالیس سال** (کا فاصلہ) دُور فرمادے گا۔'' (کنزُ العُمّال ج۸ ص۲۵۵ حدیث ۲۴۱۴۸)

دوزخ سے 50 سال مسافت دُوری

۳ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے پیارے نبی، مکّی مَدَنی صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم کا فرمانِ عافیّت نشان ہے: ''جس نے رِضائے الٰہی عَزَّوَجَلَّ کیلئے **ایک دن کا نفل روزہ** رکھا تو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اُسکے اور دوزخ کے درمیان ایک تیز رفتار سُوار کی **پچاس ۵۰ سالہ** مَسافت کا فاصِلہ فرمادے گا۔''

(کنزُ العُمّال ج۸ ص۲۵۵ حدیث ۲۴۱۴۹)

زمین بھر سونے سے بھی زیادہ ثواب

۴ **اللہ** کے پیارے حبیب، حبیبِ لبیب، ہم گناہوں کے مریضوں کے

طبیب عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ رَغبت نشان ہے: "اگر کسی نے **ایک دِن نفل روزہ** رکھا اور **زمین بھر سونا** اُسے دیا جائے جب بھی اِس کا ثواب پُورا نہ ہوگا اس کا ثواب تو قِیامت ہی کے دِن ملے گا۔" (ابو یعلٰی ج ۵ ص ۳۵۳ حدیث ۶۱۰۴)

جہنَّم سے بَہُت زیادہ دُوری

حضرت سیِّدُ نا عُتبہ بن عبدِ سُلَمِی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مَروی ہے کہ **اللہ** کے پیارے رسول، رسولِ مقبول، سیِّدہ آمِنہ کے گلشن کے مہکتے پھول عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم ورضی اللہ تعالیٰ عنہا کا فرمانِ رَحمت نشان ہے: "جس نے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں **ایک دن کا فَرض روزہ** رکھا، **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اُسے جہنَّم سے اِتنا دُور کر دے گا جتنا ساتوں زمینوں اور آسمانوں کے مابَین (یعنی درمیانی) فاصِلہ ہے۔ اور جس نے **ایک دن کا نفل روزہ** رکھا **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اُسے جہنَّم سے اتنا دُور کر دے گا جتنا زمین وآسمان کا درمیانی فاصِلہ ہے۔

(طَبَرانی مُعْجَم کبیر ج ۱۷ ص ۱۲۰ حدیث ۲۹۵)

ایک روزہ رکھنے کی فضیلت

حضرت سیِّدُ نا ابو ہُریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبیِّ کریم

رءُوفٌ رَّحیم، محبوب ربِّ عظیم عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ رَحمت نشان ہے: جو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کے لئے ایک دن کا روزہ رکھتا ہے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اُسے جہنَّم سے اِتنا دُور کر دیتا ہے جتنا فاصِلہ ایک کوّا بچپن سے بوڑھا ہو کر مرنے تک مسلسل اُڑتے ہوئے طے کر سکتا ہے۔

(مُسنَد امام احمد بن حَنبل ج ۳ ص ۶۱۹ حدیث ۱۰۸۱۰)

بہترین عمل

۷ **حضرتِ** سیِّدُنا ابو اُمامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں نے عَرض کی، یا رسولَ اللہ عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم! مجھے کوئی عمل بتائیے۔'' ارشاد فرمایا: روزے رکھا کرو کیونکہ اِس جیسا عمل کوئی نہیں۔'' میں نے پھر عَرض کی، ''مجھے کوئی عمل بتائیے۔'' فرمایا: ''روزے رکھا کرو کیونکہ اِس جیسا کوئی عمل نہیں۔'' میں نے پھر عَرض کی، ''مجھے کوئی عمل بتائیے۔'' فرمایا: ''روزے رکھا کرو کیونکہ اس کا کوئی مِثل نہیں۔

(نَسائی ج ٤ ص ١٦٦)

۸ **ایک** رِوایت میں ہے کہ میں نے رسولِ اکرم، رَحمتِ عالَم، نُورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم، رسولِ مُحتَشَم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہِ مُکرَّم میں

حاضر ہو کر عرض کی، یارسولَ اللہ عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم! مجھے کسی ایسے کام کا حُکم دیجئے جس کے ذَرِیعے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ مجھے نَفْع دے۔" فرمایا: روزے کو اپنے اوپر لازِم کرلو کیونکہ اِس کی کوئی مِثْل نہیں۔ (ایضاً)

(۹) **ایک رِوایت** میں ہے کہ میں نے عَرض کی، "یارسولَ اللہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم مجھے ایسا عمل بتایئے جس کے سبب جنّت میں داخِل ہو جاؤں۔" فرمایا: "روزے کو خود پر لازِم کرلو کیونکہ اس کی مِثْل کوئی عمل نہیں۔

(الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان ج ۵ ص ۱۷۹ حدیث ۳۴۱۶)

راوی کہتے ہیں، "حضرتِ سیِّدُنا ابو اُمامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر دن کے وَقْت مہمان کی آمد کے علاوہ کبھی دُھواں نہ دیکھا گیا۔ (یعنی آپ دن کو کھانا کھاتے ہی نہ تھے روزہ رکھتے تھے)

(المتجر الرابح فی ثواب العمل الصالح ص ۳۳۸)

سفر کرو مالدار ہو جاؤ گے

(۱۰) **حضرت** سیِّدُنا ابو ہُریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ راحتِ قلب وسینہ، فیض گنجینہ، صاحِبِ مُعطّر پسینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نے فرمایا: جہاد کیا کرو خود کفیل ہو جاؤ گے، روزے رکھو تندرُست ہو جاؤ گے اور سفر کیا کرو غنی (یعنی مالدار) ہو جاؤ گے۔" (المعجم الاوسط ج ۶ ص ۱۴۶ حدیث ۸۳۱۲)

مَحْشر میں روزہ داروں کے مزے

(۱۱) **حضرت** سیِّدُ نا اَنَس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ قِیامت کے دن روزے دار قبروں سے نکلیں گے تو وہ روزے کی بُو سے پہچانے جائیں گے اور پانی کے کوزے جن پر مُشک سے مُہْر ہوگی انہیں کہا جائے گا کھاؤ کل تم بھوکے تھے، پیو کل تم پیاسے تھے، آرام کرو کل تم تھکے ہوئے تھے پس وہ کھائیں گے اور آرام کریں گے حالانکہ لوگ حساب کی مَشَقَّت اور پیاس میں مُبتلا ہوں گے۔

(کنزالعمال ج ۸ ص ۲۱۳ حدیث ۲۳۶۳۹ والتدوین فی اخبار قزوین ج ۲ ص ۳۳۶)

سونے کی دستر خوان

(۱۲) **حضرت** سیِّدُ نا ابودَرْداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: روزہ دار کا ہر بال اس کے لئے تسبیح کرتا ہے، بروزِ قِیامت عَرْش کے نیچے روزے داروں کے لئے مُوتیوں اور جَواہر سے جَڑا ہوا سونے کا ایسا دستر خوان بچھایا جائے گا جو اِحاطۂ دُنیا کے برابر ہوگا، اِس پر قسم قسم کے جنّتی کھانے، مَشروب اور پھل فروٹ ہوں گے وہ کھائیں پئیں گے اور عیش وعشرت میں ہوں گے حالانکہ لوگ سخت حساب میں ہوں گے۔ (الفردوس بمأثور الخطاب ج ۵ ص ۴۹۰ حدیث ۸۸۵۳)

قِیامت میں روزہ دار کھائیں گے

(۱۳) **حضرت** سیِّدُ نا عبداللہ بن رباح رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ (قیامت میں

) دستر خوان بچھائے جائیں گے، سب سے پہلے روزے دار اِن پر سے کھائیں گے۔ (مصنف ابن ابی شیبہ ج۲ص ٤٢٤ حدیث ١٠)

روزہ رکھے وہ جنّتی ہے

١٤ **حضرت** سیِّدُنا حُذَیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رِوایت ہے، **رسولُ اللہ** عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نے فرمایا: ”جس نے مَحض **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کیلئے **کَلِمہ** پڑھا وہ جنّت میں داخِل ہوگا اور اس کا خاتِمہ بھی **کَلِمہ** پر ہوگا۔ اور جس نے کسی دِن **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کیلئے **روزہ** رکھا تو اُس کا خاتِمہ بھی اِسی پر ہوگا اور وہ داخِلِ جنّت ہوگا۔ اور جس نے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کیلئے **صَدَقہ** کیا اس کا خاتِمہ بھی اسی پر ہوگا اور وہ داخِلِ جنّت ہوگا۔ (مُسند امام احمد ج۹ ص ٩٠ حدیث ٢٣٣٨٤)

سخت گرمی میں روزے کی فضیلت

١٥ **حضرت** سیِّدُنا ابنِ عبّاس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ سرکارِ مدینۂ منوَّرہ، سردارِ مکّۂ مکرّمہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نے حضرتِ سیِّدُنا ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ایک سمندری جہاد میں بھیجا۔ ایک اندھیری رات میں جب کشتی کے بادبان اُٹھا دیئے گئے تو ہاتِفِ غیب سے ایک آواز آئی، ”اے سفینے والو! رُکو میں تمہیں بتاؤں کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے اپنے ذِمّۂ

کرم پر کیا لیا ہے؟ حضرتِ سیِّدُ نا ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا، ''اگر تم بتا سکتے ہو تو ضرور بتاؤ؟ اُس نے کہا، **اللہ** عزَّوَجَلَّ نے اپنے ذِمّہ کرم پر لے لیا ہے کہ جو شدید گرمی کے دن اپنے آپ کو **اللہ** عزَّوَجَلَّ کے لئے پیاسا رکھے **اللہ** عزَّوَجَلَّ اُسے سخت پیاس والے دن (یعنی قیامت) میں سَیراب کرے گا۔'' امام ابوبکر عبداللہ اَلمعروف ابنِ ابی الدُّنیا ''کتابُ الجُوع'' میں فرماتے ہیں کہ اس دن کے بعد سے حضرتِ سیِّدُ نا ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ خاص اُس دن بھی روزہ رکھا کرتے کہ اتنی گرمی ہوتی کہ انسان اپنے فاضِل کپڑے بھی گرمی کی وجہ سے اُتارنے پر مجبور ہو جائے۔

(اَلتَّرغِیب وَالتَّرہِیب ج۲ ص ۵۱ حدیث۱۸)

دوسروں کو کھاتا دیکھ کر صَبْر کرنے والے روزہ دار کا ثواب

۱۶ **حضرت** سیِّدَتُنا اُمِّ اَنْصارِیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں، سلطانِ دوجہان شَہَنْشاہِ کون و مکان، رَحْمتِ عالَمِیان صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلَّم میرے پاس تشریف لائے تو میں نے آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلَّم کی خدمت میں کھانا پیش کیا تو ارشاد فرمایا: ''تم بھی کھاؤ۔'' میں نے عَرْض کی، ''میں روزے سے ہوں۔'' تو رسولُ اللہ عزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلَّم نے فرمایا: ''جب تک روزے دار کے سامنے کھانا کھایا جاتا ہے فرِشتے اس

روزہ دار کے لئے دعائے مغفرت کرتے رہتے ہیں۔" ایک روایت میں ہے، "کھانے والا جب تک پیٹ بھر لے۔

(الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان ج ۵ ص ۱۸۱ حدیث ۳۴۲۱)

۱۷ حضرتِ سیِّدُنا بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبیِّ رَحمت، شفیعِ اُمّت مالکِ جنّت، محبوبِ رَبُّ العِزَّت عزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم نے (حضرتِ سیِّدُنا) بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا، "اے بلال! آؤ ناشتہ کریں۔" تو (حضرتِ سیِّدُنا) بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی، "میں روزہ سے ہوں۔ تو رسولُ اللہ عزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم نے فرمایا: "ہم اپنا رِزْق کھا رہے ہیں اور بلال (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کا رِزْق جنّت میں بڑھ رہا ہے۔" پھر فرمایا، اے بلال! کیا تمہیں معلوم ہے کہ جتنی دیر تک روزہ دار کے سامنے کھانا کھایا جاتا ہے تو اس کی ہڈیاں تسبیح کرتی ہیں اور ملائکہ اس کیلئے اِستِغفار کرتے رہتے ہیں۔"

(ابنِ ماجہ ج۲ ص ۳۴۸ حدیث ۱۷۴۹)

روزہ کی حالت میں مرنے کی فضیلت

۱۸ اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے، سرکارِ مدینۂ منوّرہ، سلطانِ مکّۂ مکرّمہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم

نے فرمایا، جو روزے کی حالت میں مرا، اللہ تعالیٰ قیامت تک کیلئے اُس کے حساب میں روزے لکھ دے گا۔

(الفردوس بمأثور الخطاب ج ۳ ص ٥٠٤ حدیث ٥٥٥٧)

نیک کام کے دوران موت کی سعادت

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! خوش نصیب ہے وہ مسلمان جسے روزے کی حالت میں موت آئے۔ بلکہ کسی بھی نیک کام کے دَوران موت آنا نہایت ہی اچھی عَلامت ہے۔ مَثَلاً باوُضو یا دورانِ **نماز** مرنا، **سفرِ مدینہ** کے دَوران بلکہ **مدینۂ منوّرہ** میں رُوح قبض ہونا، دورانِ حج **مکّۂ مکرّمہ**، مِنٰی، مُزدَلِفہ یا عَرَفات شریف میں فوتگی، **دعوتِ اسلامی** کے سنّتوں کی تربیّت کے **مَدَنی قافلے** میں عاشِقانِ رسول کے ہمراہ سنّتوں بھرے سفر کے دَوران دنیا سے رخصت ہونا، یہ سب ایسی عظیم سعادتیں ہیں کہ صِرف خوش نصیبوں ہی کو حاصِل ہوتی ہیں۔ اِس سلسلے میں صَحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوان کی نیک تمنائیں بیان کرتے ہوئے حضرتِ سیِّدُنا خَیْثَمَہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: صَحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوان اِس بات کو پسند کرتے تھے کہ اِنتقال کسی اچھے کام مَثَلاً حج، عُمرہ، غَزوہ (جہاد)، رَمَضان کے روزے وغیرہ کے دوران ہو۔ (حِلْیَۃُ الْاَولیاء ج ٤ ص ۱۲۳ رقم ٤٩٨٥)

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم) جو مجھ پر روزِ جمعہ دُرُود شریف پڑھے گا میں قیامت کے دن اس کی شفاعت کروں گا۔

کالو چاچا کی ایمان افروز وفات

اچھے کام کے دوران موت سے ہم آغوش ہونے کی سعادت مُقدر والوں ہی کا حصّہ ہے۔ اِس ضِمن میں تبلیغِ قران وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کے اجتماعی اِعتِکاف کی ایک **مَدَنی بہار** مُلاحظہ فرمایئے اور زندگی بھر کیلئے دعوتِ اسلامی کے **مَدَنی ماحول** سے وابستہ رہنے کا عزمِ مُصمّم کر لیجئے۔ چُنانچہ مدینۃُ الْاَولیا **احمد آباد شریف** (گجرات، الھند) کے **کالو چاچا** (عمر تقریباً 60 برس) رَمَضانُ الْمُبارَک (۱۴۲۵ھ، 2004) کے آخِری عَشرے میں شاہی مسجد (شاہِ عالم، احمد آباد شریف) میں ہونے والے تبلیغِ قران وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کے **اجتماعی اعتکاف** میں **مُعتکِف** ہوگئے۔ یوں تو یہ پہلے ہی سے **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول سے وابستہ تھے مگر **عاشِقانِ رسول** کے ساتھ اجتماعی اعتِکاف میں شُمولیت پہلی ہی بار نصیب ہوئی تھی۔ **اِعتِکاف** میں بہُت کچھ سیکھنے کا موقع ملا اور ساتھ ہی ساتھ **دعوتِ اسلامی** کے **72 مَدَنی اِنْعامات** میں سے **پہلی صَف میں نَماز** پڑھنے کی ترغیب والے دوسرے **مَدَنی اِنْعام** کا خوب جذبہ ملا۔ چُنانچہ اُنہوں نے **پہلی صَف میں نَماز** پڑھنے کی عادت بنالی۔ ۲ شوّالُ المکرّم یعنی **عیدُ الْفِطْر** کے دوسرے روز تین (۳) دن کے مَدَنی قافِلے میں **عاشِقانِ رسول** کے ہمراہ سنّتوں بھرا

سفر کیا۔ **مَدَنی قافِلہ** سے واپسی کے ۵ پانچ یا ۶ چھ دن کے بعد یعنی 11 شوّالُ المُکرَّم ۱٤۲۵ھ (2004) کو کسی کام سے بازار جانا ہوا، مَصروفیت بھی تھی مگر تاخیر کی صورت میں **پہلی صَف** فوت ہو جانے کا خدشہ تھا۔ لہٰذا سارا کام چھوڑ کر مسجد کا رُخ کیا اور اذان سے قَبْل ہی **مسجد** میں پُہنچ گئے، وُضو کر کے جُوں ہی کھڑے ہوئے کہ گر پڑے، **کَلِمہ شریف** اور **دُرُودِ پاک** پڑھتے ہوئے اُن کی رُوح قَفَسِ عُنصُری سے پرواز کر گئی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْن ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ **اجتِماعی اِعتِکاف** کی بَرَکت سے **مَدَنی اِنْعامات** کے دوسرے مَدَنی انعام **پہلی صَف میں نَماز** پڑھنے کے ملے ہوئے جذبے نے **کالو چاچا** کو انتِقال کے وَقْت بازار کی غفلت بھری فضاؤں سے اُٹھا کر مسجد کی رَحمت بھری فضاؤں میں پہنچادیا اور کیسی خوش نصیبی کہ آخِری وَقْت **کَلِمہ و دُرُود** نصیب ہوگیا۔ سُبْحٰنَ اللّٰہ ! اور جس کو مرتے وَقْت **کَلِمہ شریف** نصیب ہو جائے اُس کا قَبْر و حَشْر میں بیڑا پار ہے۔ چُنانچِہ نبیِّ رَحْمت، شفیعِ اُمّت، مالِکِ جنّت، محبوبِ رَبُّ الْعِزَّت عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس کا آخِری کلام **لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ** ہو، وہ داخِلِ جنّت ہوگا۔ (ابوداوٗد ج ۳ ص ۱۳۲ حدیث ۳۱۱۶) مزید دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول کی بَرَکت سنئے: چُنانچِہ انتِقال کے چند روز بعد ان کے فرزند نے خواب میں دیکھا کہ **مرحوم کالو چاچا**

سفید لباس میں ملبوس سر پر سبز سبز عمامہ شریف کا تاج سجائے مُسکراتے ہوئے فرما رہے ہیں: **بیٹا! دعوتِ اسلامی کے مَدَنی کاموں میں لگے رہو کہ اِسی مَدَنی ماحول کی بَرَکت سے مجھ پر کرم ہوا ہے۔**

موت فضلِ خدا عزوجل سے ہو ایمان پر مَدَنی ماحول میں کرلو تم اعتکاف
ربّ عزوجل کی رَحمت سے پاؤ گے جنّت میں گھر مَدَنی ماحول میں کرلو تم اعتکاف

صَلُّوا عَلَی الحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

عاشُوراء کے روزہ کے فضائل

"یاشہیدِ کربلا (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) ہو دور ہر رنج وبلا" کے پچّیس حُرُوف کی نسبت عاشُوراء کی 25 خُصُوصِیّات

(۱) 10 محرمُ الحرام عاشوراء کے روز حضرتِ سیِّدُنا آدم صَفِیُّ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی توبہ قَبول کی گئی (۲) اِسی دن انہیں پیدا کیا گیا (۳) اِسی دن انہیں جنّت میں داخل کیا گیا (٤) اِسی دن عَرش (۵) کُرسی (٦) آسمان (۷) زمین (۸) سورج (۹) چاند (۱۰) سِتارے اور (۱۱) جنّت پیدا کیے گئے (۱۲) اِسی دن حضرتِ سیِّدُنا ابراھیم خلیلُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام پیدا ہوئے (۱۳) اِسی دن انہیں آگ سے نَجات ملی (١٤) اِسی دن حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ کلیمُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام اور آپ کی اُمّت کو نَجات ملی اور فرعون اپنی قوم سمیت

غَرَق ہوا (۱۵) اسی دن حضرتِ سیِّدُ نا عیسیٰ روحُ اللّٰہ عَلٰی نَبِیّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام پیدا کئے گئے (۱۶) اِسی دن انہیں آسمانوں کی طرف اُٹھایا گیا (۱۷) اِسی دن حضرتِ سیِّدُ نا نُوح عَلٰی نَبِیّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی کَشتی کوہِ جُودی پر ٹھہری (۱۸) اِسی دن حضرتِ سیِّدُ نا سُلَیمان عَلٰی نَبِیّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کو مُلکِ عظیم عطا کیا گیا (۱۹) اِسی دن حضرتِ سیِّدُ نا یُونُس عَلٰی نَبِیّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام مچھلی کے پیٹ سے نکالے گئے (۲۰) اِسی دن حضرتِ سیِّدُ نا یعقوب عَلٰی نَبِیّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی بِینائی کا ضُعف دُور ہوا (۲۱) اِسی دن حضرتِ سیِّدُ نا یوسُف عَلٰی نَبِیّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام گہرے کُنویں سے نکالے گئے (۲۲) اِسی دن حضرتِ سیِّدُ نا ایّوب عَلٰی نَبِیّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی تکلیف رَفع کی گئی (۲۳) آسمان سے زمین پر سب سے پہلی بارِش اِسی دن نازِل ہوئی اور (۲۴) اِسی دن کا روزہ اُمّتوں میں مشہور تھا یہاں تک کہ یہ بھی کہا گیا کہ اس دن کا روزہ ماہِ رَمَضانُ الْمُبارَك سے پہلے فرض تھا پھر منسوخ کر دیا گیا (مکاشفۃ القلوب ص۳۱۱، بستان الواعظین للجوزی ص۲۲۸) (۲۵) امامُ الْہُمام، امامِ عالیمقام، امامِ عَرش مقام، امامِ تِشنہ کام سیِّدُ نا امامِ حُسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بَمَع شہزادگان و رُفقاء تین دن بھوکا رکھنے کے بعد اِسی عاشوراء کے روز دَشتِ کربلا میں اِنتہائی سفّاکی کے ساتھ شہید کیا گیا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

"یا حُسَین" کے چھ حُرُوف کی نسبت سے مُحَرَّمُ الْحرام اور عاشُورا کے روزوں کے 6 فضائل

(۱) **حضرت** سیِّدُنا ابوہُریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رِوایَت ہے حُضُورِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم، رسولِ مُحْتَشَم، شافِعِ اُمَم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم فرماتے ہیں: "رَمَضان کے بعد مُحَرَّم کا روزہ افضل ہے اور فَرض کے بعد افضل نَماز صَلٰوۃُ اللَّیل (یعنی رات کے نوافِل) ہے۔"

(صحیح مسلم ص۸۹۱ حدیث۱۱۶۳)

(۲) **طبیبوں** کے طبیب، اللہ کے حبیب، حبیبِ لبیب عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلَّم کا فرمانِ رَحمت نشان ہے: مُحَرَّم کے ہر دن کا روزہ ایک مہینہ کے روزوں کے برابر ہے۔

(طَبَرانی فی الصغیر ج۲ ص۸۷ حدیث۱۵۸۰)

یوم موسیٰ علیہ السلام

(۳) **حضرت** سیِّدُنا عبداللہ ابنِ عبّاس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا ارشادِ گرامی ہے، "رسولُ اللہ (عَزَّوَجَلَّ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جب مدینۃُ المُنَوَّرہ زادَھَا اللّٰہُ شَرَفاً وَّ تَعظِیماً میں تشریف لائے، یہُود کو **عاشُوراء** کے دن روزہ دار پایا تو ارشاد فرمایا: یہ کیا دن ہے کہ تم روزہ رکھتے ہو؟ عَرض کی، یہ

عظمت والا دن ہے کہ اِسمیں **موسیٰ** علیہِ الصّلوٰۃُ وَالسّلام اور اُن کی قوم کو اللہ تعالیٰ نے نَجات دی اور فرعون اور اُس کی قوم کو ڈبو دیا۔ لہٰذا موسیٰ علیہِ الصّلوٰۃ وَالسّلام نے بطورِ شکرانہ اِس دن کا **روزہ** رکھا، تو ہم بھی **روزہ** رکھتے ہیں۔ ارشاد فرمایا: **موسیٰ** (علیہِ الصّلوٰۃ وَالسّلام) کی مُوافَقَت کرنے میں بہ نسبت تمہارے ہم زیادہ حقدار اور زیادہ قریب ہیں۔ تو **سرکار** صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم نے خُود بھی روزہ رکھا اور اِس کا حُکم بھی فرمایا۔ (صحیح بخاری ج۱ ص۶۵٦ حدیث ۲۰۰٤)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِس حدیثِ پاک سے معلوم ہوا کہ جس روز **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کوئی خاص نِعمت عطا فرمائے اُس کی یادگار قائم کرنا دُرست و محبوب ہے کہ اس طرح اُس نِعمتِ عُظمٰی کی یاد تازہ ہوگی۔ اور اُس کا شکر ادا کرنے کا سبب بھی ہوگا خود قُرآنِ عظیم میں ارشاد فرمایا:-

وَذَكِّرْهُمْ بِاَيّٰىمِ اللّٰهِؕ ترجَمۂ کنزالایمان: اور انہیں اللہ کے دن یاد دلا۔ (پ ۱۳ ابراھیم ۵)

صدرُ الافاضِل حضرتِ علّامہ مولٰینا سیّد محمد نعیمُ الدّین مُراد آبادی علیہ رحمۃ اللہ الھادی اِس آیت کے تحت فرماتے ہیں کہ اَیّٰمِ اللّٰہ سے وہ دن مُراد ہیں جن میں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے اپنے بندوں پر اِنعام کئے جیسے کہ بنی اسرائیل کے لئے مَنّ و

سَلوٰی اتارنے کا دن، **حضرت سیِّدُنا موسیٰ** عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے لئے دریا میں راستہ بنانے کا دن۔ ان ایّام میں سب سے بڑی نعمت کے دن **سیِّدِ عالَم** صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کی **وِلادت ومعراج** کے دن ہیں ان کی یاد قائم کرنا بھی اِس آیت کے حکم میں داخِل ہے۔" (مُلخصاً خزائنُ العِرفان ص ۴۰۹)

عیدِ میلادُ النّبی ﷺ اور دعوتِ اسلامی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم مسلمانوں کیلئے **سُلطانِ مدینۂ منوّرہ ، شَہَنشاہِ مَکّۂ مکرّمہ** صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کے **یومِ ولادت** سے بڑھکر کون سا دن "یومِ اِنعام" ہوگا؟ تمام نعمتیں اُنہیں کے طُفَیل تو ہیں اور یہ دن **عید** سے بھی بہتر کہ اُنہیں کے صدقہ میں **عید** بھی **عید** ہوئی۔ اِسی وجہ سے **پیر شریف** کے دن **روزہ** رکھنے کا سبب ارشاد فرمایا: **فِیْہِ وُلِدْتُّ یعنی** اِس دن میری وِلادت ہوئی۔ (صحیح مسلم ص ۵۹۱ حدیث ۱۱۶۲)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کی طرف سے دنیا کے بے شُمار مُمالِک کے لاتعداد مقامات پر ہر سال **عیدِ میلادُ النّبی** صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم شاندار طریقے پر منائی جاتی ہے۔ ربیعُ النّور شریف کی ۱۲ ویں شب کو عظیمُ الشّان **اِجتماعِ میلاد** کا اِنعقاد ہوتا ہے اور **بِالخُصُوص** میرے حُسنِ ظن کے مُطابِق اُس رات دنیا کا سب سے بڑا اجتماعِ میلاد بابُ

المدینہ کراچی میں مُنعَقِد ہوتا ہے۔ اور عید کے روز مرحبا یا مصطفٰی صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی دُھومیں مچاتے ہوئے بے شمار جُلوسِ میلاد نکالے جاتے ہیں جن میں لاکھوں عاشقانِ رسول شریک ہوتے ہیں۔

عیدِ میلادُ النّبی صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم تو عید کی بھی عید ہے
بالیقیں ہے عیدِ عیداں عیدِ میلادُ النّبی صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم

عاشوراء کا روزہ

﴿4﴾ **حضرت** سیِّدُنا عبداللہ ابنِ عبّاس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں، "میں نے سُلطانِ دوجہان، شَہَنْشاہِ کون ومکان، رَحْمتِ عالَمیان صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کو کسی دن کے **روزہ** کو اور دن پر فضیلت دیکر جُستجو فرماتے نہ دیکھا مگر یہ کہ **عاشوراء** کا دن اور یہ کہ **رَمَضان** کا مہینہ۔"

(صحیح بخاری ج۱ ص۶۵۷ حدیث ۲۰۰۶)

یہودیوں کی مُخالَفَت کرو

﴿5﴾ نبیِّ رَحْمت، شفیعِ اُمّت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، تاجدارِ رسالت صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا: **یومِ عاشوراء** کا **روزہ** رکھو اور اِس میں یہودیوں کی مخالَفَت کرو، اس سے پہلے یا بعد میں بھی ایک دن کا روزہ رکھو۔

(مسند امام احمد ج۱ ص۵۱۸ حدیث ۲۱۵۴)

عاشوراء کا روزہ جب بھی رکھیں تو ساتھ ہی نویں یا گیارہویں **مُحَرَّمُ الْحَرام** کا روزہ بھی رکھ لینا بہتر ہے۔

حدیث ۶ حضرتِ سیِّدُنا ابوقَتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، **رسولُ الله** عَزَّوَجَلَّ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم فرماتے ہیں: **مجھے اللہ** پر گمان ہے کہ **عاشورا کا روزہ** ایک سال قبل کے گُناہ مِٹا دیتا ہے۔

(صحیح مسلم ص ۵۹۰ حدیث ۱۱۶۲)

سارا سال آنکھیں دُکھیں نہ بیمار ہو

مُفَسِّرِ شہیر **حکیمُ الْاُمَّت** حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں، مُحرّم کی **نویں** اور **دسویں** کو روزہ رکھے تو بَہُت ثواب پائے گا۔ بال بچّوں کیلئے **دسویں** مُحرّم کو خوب اچھے اچھے کھانے پکائے تو اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ سال بھر تک گھر میں بَرَکت رہے گی۔ بہتر ہے کہ کھچڑا پکا کر حضرتِ شہیدِ کربلا سیِّدُنا امامِ حُسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فاتحہ کرے بَہُت مُجرَّب (یعنی مؤثِّر و آزمودہ) ہے۔ اسی تاریخ یعنی ۱۰ مُحرَّمُ الْحرام کو **غسل** کرے تو تمام سال اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ بیماریوں سے اَمن میں رہے گا کیونکہ اس دن **آبِ زم زم** تمام پانیوں میں پہنچتا ہے (تفسیر روح البیان، ج ۴، ص ۱۴۲ کوئٹہ، اسلامی زندگی ص ۹۳) سرورِ کائنات، شاہِ موجودات صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا، جو شخص یومِ عاشوراء اِثْمد سرمہ آنکھوں میں لگائے تو اُس کی

آنکھیں کبھی بھی نہ دیکھیں گی۔ (شُعَبُ الْاِیمان ج۳ ص۳۶۷ حدیث۳۷۹۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

رَجَبُ الْمُرَجَّب کے روزے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک چار مہینے خُصُوصیّت کے ساتھ حُرمت والے ہیں۔ چُنانچہ سورۃُ التّوبہ میں ارشاد ہوتا ہے،

اِنَّ عِدَّةَ الشُّهُوْرِ عِنْدَ اللّٰهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِیْ كِتٰبِ اللّٰهِ یَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ مِنْهَاۤ اَرْبَعَةٌ حُرُمٌؕ ذٰلِكَ الدِّیْنُ الْقَیِّمُ ۙ۬ فَلَا تَظْلِمُوْا فِیْهِنَّ اَنْفُسَكُمْ وَ قَاتِلُوا الْمُشْرِكِیْنَ كَآفَّةً كَمَا یُقَاتِلُوْنَكُمْ كَآفَّةًؕ وَ اعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِیْنَ (۳۶)

(پ۱۰ التوبہ ۳۶)

ترجَمۂ کنزُالایمان: بے شک مہینوں کی گنتی اللہ (عزوجل) کے نزدیک بارہ مہینے ہیں اللہ (عزوجل) کی کتاب میں، جب سے اس نے آسمان اور زمین بنائے ان میں سے چار حُرمت والے ہیں، یہ سیدھا دین ہے تو ان مہینوں میں اپنی جان پر ظلم نہ کرو اور مُشرِکوں سے ہر وقت لڑو جیسا وہ تم سے ہر وقت لڑتے ہیں اور جان لو کہ اللہ (عَزَّوَجَلَّ) پرہیزگاروں کے ساتھ ہے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیتِ مُبارکہ میں قَمری مہینوں کا ذِکر ہے جن کا حساب چاند سے ہوتا ہے، اَحکامِ شَرع کی بِنا بھی قَمری مہینوں پر ہے۔ مَثَلاً

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم) تم جہاں بھی ہو مجھ پر دُرُود پڑھو کہ تمہارا دُرُود مجھ تک پہنچتا ہے۔

رَمَضانُ المبارَک کے روزے، زَکوٰۃ، مَناسِکِ حج شریف وغیرہ نیز اسلامی تہوار مَثَلاً عیدِ مِیلادُ النَّبی صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم، عیدُ الفِطر، عیدُ الاَضحٰی، شبِ معراج، شبِ بَراءَت، گیارھویں شریف، اَعْراسِ بُزُرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللّٰہُ المُبین وغیرہ بھی قَمَری مہینوں کے حساب سے منائے جاتے ہیں۔ افسوس! آجکل جہاں مسلمان بے شمار سنّتوں سے دُور جا پڑا ہے وہاں اسلامی تاریخوں سے بھی بالکل نا آشنا ہوتا جا رہا ہے۔ غالِباً ایک لاکھ مسلمانوں کے اجتماع میں اگر یہ سُوال کیا جائے کہ "بتاؤ آج کس ہجری سن کے کون سے مہینے کی کتنی تاریخ ہے؟" تو شاید بمشکل سو مسلمان ایسے ہوں گے جو صحیح جواب دے سکیں گے۔ آیتِ گزشتہ کے تحت حضرتِ سَیِّدُ نا صدرُ الاُفاضِل مولیٰنا نعیمُ الدّین مُرادآبادی علیہ رحمۃ اللہ الھادی خزائنُ العِرفان میں فرماتے ہیں: (چار حُرمت والے مہینوں سے مُراد) تین مُتَّصِل (یعنی یکے بعد دیگرے) ذُوالقعدہ، ذُوالحجّہ، مُحرَّم اور ایک جُدا رَجَب۔ عرب لوگ زمانۂ جاہلیّت میں بھی ان میں قِتال (یعنی جنگ) حرام جانتے تھے۔ اسلام میں ان مہینوں کی حُرمت وعظمت اور زیادہ کی گئی۔ (خزائنُ العرفان ص ۳۰۹)

ایمان افروز حکایت

حضرت سَیِّدُنا عیسیٰ رُوحُ اللہ علٰی نَبِیِّنا وَ علیہِ الصّلوٰۃُ والسّلام کے دَور کا واقِعہ ہے کہ ایک شخص مدّت سے کسی عورت پر عاشق تھا۔ ایک بار اُس نے اپنی معشوقہ پر قابو

پالیا۔لوگوں کی ہلچل سے اُس نے اندازہ لگایا کہ لوگ چاند دیکھ رہے ہیں، اُس نے اُس عورت سے پوچھا، لوگ کس ماہ کا چاند دیکھ رہے ہیں؟ اُس نے کہا، ''رَجَب کا۔'' یہ شخص حالانکہ کافِر تھا مگر رَجَب شریف کا نام سنتے ہی تعظیماً فوراً الگ ہو گیا اور زِنا سے باز رہا۔ حضرتِ سَیِّدُنا عیسیٰ رُوحُ اللہ علیٰ نَبِیِّنَا وَ عَلَیہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کو حُکم ہوا کہ ہمارے فُلاں بندے کی ملاقات کو جاؤ۔ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام تشریف لے گئے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کا حُکم اور اپنی تشریف آوری کا سبب اِرشاد فرمایا۔ یہ سُنتے ہی اُس کا دل نورِ اسلام سے جگمگا اُٹھا اور اُس نے فوراً اِسلام قبول کرلیا۔

(انیسُ الواعِظین ص ۱۷۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھی آپ نے **رَجَب کی بہاریں!** **رَجَبُ الْمُرَجَّب** کی تعظیم کر کے ایک کافر کو ایمان کی دولت نصیب ہو گئی۔ تو جو مسلمان ہو کر **رَجَبُ الْمُرَجَّب** کا اِحتِرام کریگا اُس کو نہ جانے کیا کیا اِنعام ملیں گے۔ مسلمانوں کو چاہئے کہ رَجَب شریف کا خوب اِحتِرام کیا کریں۔ قراٰنِ پاک میں بھی حُرمت والے مہینوں میں اپنی جانوں پر ظُلم کرنے سے روکا گیا ہے۔

''نُورُ الْعِرفان'' میں فَلَا تَظْلِمُوْا فِیْهِنَّ اَنْفُسَكُمْ (ترجَمۂ کنزالایمان: تو ان مہینوں میں اپنی جان پر ظلم نہ کرو) کے تحت ہے۔ ''یعنی خُصوصیّت سے ان چار مہینوں میں گناہ نہ

کرو کہ ان میں گناہ کرنا اپنے اوپر ظلم ہے یا آپس میں ایک دوسرے پر ظُلم نہ کرو۔"

(نور العرفان ص ۳۰۶)

دو سال کا ثواب

حضرت سیِّدُنا اَنَس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبیوں کے سالار، شَہَنشاہِ اَبرار، دو عالَم کے مالِک ومختار بِاِذنِ پروَردگار عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ مُشکبار ہے:

"جس نے ماہِ حرام میں تین دن جُمعرات، جُمُعہ اور ہفتہ کا روزہ رکھا اسکے لئے دو سال کی عبادت کا ثواب لکھا جائے گا۔"

(مَجمع الزوائد ج ۳ ص ۴۳۸ حدیث ۵۱۵۱)

تیرے کرم سے اے کریم مجھے کون سی شئے ملی نہیں
جھولی ہی میری تنگ ہے تیرے یہاں کمی نہیں

رَجَب کی بہاریں

حُجَّةُ الْاِسْلام حضرتِ سیِّدُنا امام محمد غَزالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ "مُکاشَفَةُ الْقُلُوب" میں فرماتے ہیں: "رَجَب" دَراصل تَرجِیب سے مُشتق (یعنی نکلا) ہے اِس کے معنیٰ ہیں، "تعظیم کرنا۔" اِس کو اَلْاَصَبّ (یعنی سب سے تیز بہاؤ) بھی کہتے ہیں اِس لئے کہ اِس ماہِ مبارَک میں توبہ کرنے والوں پر رَحمت کا بہاؤ تیز ہو جاتا ہے اور عبادت کرنے والوں پر قَبولیت کے انوار کا فَیضان ہوتا ہے۔ اسے اَلْاَصَمّ (یعنی خوب بہرا)

فرمانِ مصطفٰے (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم): جس نے کتاب میں مجھ پر درود پاک لکھا تو جب تک میرا نام اُس میں رہے گا فرشتے اُس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

بھی کہتے ہیں کیونکہ اِس میں جنگ و جَدَل کی آواز بالکل سُنائی نہیں دیتی۔ اسے **رَجَب** بھی کہا جاتا ہے کہ جنّت کی ایک نَہر کا نام ''رَجَب'' ہے جس کا پانی دُودھ سے زیادہ سَفید، شَہد سے زیادہ میٹھا اور بَرف سے زِیادہ ٹھنڈا ہے، اِس نَہر سے وُہی پئے گا جو **رجَب** کے مہینے میں روزے رکھے گا۔

(مُکاشَفَۃُ القُلوب ص ۳۰۱ دار الکُتُب العِلْمِیۃ بیروت)

غُنْیَۃُ الطّالِبِین میں ہے کہ اس ماہ کو ''**شَہرِ رَجَم**'' بھی کہتے ہیں کیونکہ اِس میں شیطانوں کو رَجَم یعنی سنگ سار کیا جاتا ہے تاکہ وہ مسلمانوں کو اِیذاء نہ دیں۔ اس ماہ کو **اَصَم** (یعنی خوب بَہرا) بھی کہتے ہیں کیونکہ اِس ماہ میں کسی قوم پر اللہ تعالیٰ کے عذاب کے نازِل ہونے کے بارے میں نہیں سُنا گیا کہ اللہ تعالیٰ نے گزشتہ اُمتوں کو ہر مہینے میں عذاب دیا اور اِس ماہ میں کسی قوم کو عذاب نہ دیا۔ (غُنْیَۃُ الطّالِبِین ص ۲۲۹)

رجب کے تین حروف

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! **میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** ماہِ رَجَبُ الْمُرَجَّب کی بہاروں کی تو کیا بات ہے! ''**مُکاشَفَۃُ القُلوب**'' میں ہے، بُزُرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللّٰہُ الْمُبِین فرماتے ہیں، ''رَجَب'' میں ۳ تین حُروف ہیں۔ ر، ج، ب، ''ر'' سے مُراد رَحمتِ اِلٰہی عَزَّوَجَلَّ، ''ج'' سے مُراد بندے کا جُرم، ''ب'' سے مُراد بِرّ یعنی اِحسان و بھلائی۔ گویا **اللہ** عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے، میرے بندے کے جُرم کو میری رَحمت اور بھلائی کے

درمیان کردو۔ (مُکاشَفَۃُ القُلوب ص ۳۰۱)

عِصْیاں سے کبھی ہم نے کَنارا نہ کیا — پر تُو نے دل آزُردہ ہمارا نہ کیا
ہم نے تو جہنّم کی بَہُت کی تجویز — لیکن تِری رَحمت نے گوارا نہ کیا

بیج بونے کا مہینہ

حضرت سَیِّدُنا علّامہ صَفُوری رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: رَجَبُ الْمُرَجَّب بیج بونے کا، **شَعْبانُ الْمُعَظَّم** آبپاشی کا اور رَمَضانُ المبارَک فَصْل کاٹنے کا مہینہ ہے۔ لٰہذا جو **رَجَبُ الْمُرَجَّب** میں عبادت کا بیج نہیں بوتا اور **شَعْبانُ الْمُعَظَّم** میں آنسوؤں سے سَیراب نہیں کرتا وہ رَمَضانُ المبارَک میں فصلِ رَحمت کیوں کر کاٹ سکے گا؟ مزید فرماتے ہیں، **رَجَبُ الْمُرَجَّب** جِسم کو، **شَعْبانُ الْمُعَظَّم** دل کو اور رَمَضانُ المُبارَک رُوح کو پاک کرتا ہے۔ (نُزْھَۃُ المجالِس ج۱ ص۱۵۵)

جو ساری زندگی نہ سیکھ سکا وہ دس دن میں سیکھ لیا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! رَجَبُ الْمُرَجَّب میں عبادت اور رَوزوں کا ذِہن بنانے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے مربُوط رہئے۔ سنّتوں کی تربیّت کے مَدَنی قافِلوں کے مسافر بنئے اور دعوتِ اسلامی کی جانب سے کئے جانے والے اجتماعی اِعتِکاف میں حصّہ لیجئے اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کی زندگی میں مَدَنی انقِلاب آجائیگا۔ تَرغیباً ایک خوشگوار مَدَنی بہار آپ کے

فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم: جو مجھ پر ایک مرتبہ دُرُود شریف پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کیلئے ایک قیراط اجر لکھتا ہے اور قیراط اُحد پہاڑ جتنا ہے۔

گوش گزار کرتا ہوں چُنانچِہ سعید آباد بلدیہ ٹاؤن بابُ المدینہ کراچی کے ایک اسلامی بھائی کی تحریر کچھ اِس طرح تھی، میں اُن دِنوں میٹرک کا طالبِ عِلْم تھا، اپنے مکان مالِک جو کہ دعوتِ اسلامی والے تھے کی **اِنفرادی کوشش** سے اُن کے ساتھ تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کے تَحْت غوثیہ مسجد نیو سعید آباد میمن کالونی میں ہونے والے رَمَضانُ المبارَک کے آخِری عَشرے کے **اِعتِکاف** میں بیٹھ گیا۔ **عاشقانِ رسول** کے ساتھ اِعتِکاف کرنے کی بَرَکتیں بیان سے باہَر ہیں۔ **اَلْمُختصر میں نے اُن دَس دِنوں میں وہ کچھ سیکھا جو پچھلی تمام زندگی میں نہ سیکھ پایا تھا۔** میں نے **اِعتِکاف** ہی میں دعوتِ اسلامی کے **مَدَنی ماحول** کو مضبوطی سے اپنا لیا، وَہیں سے مُستَقِل **عمامہ شریف** سجا لیا، **عید** کے دوسرے دن **عاشقانِ رسول** کے ساتھ **مَدَنی قافلے** میں سُنّتوں بھرا سفر کیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مجھ پر مَدَنی رنگ چڑھتا چلا گیا اور یہ بیان قلمبند کرتے وَقت تنظیمی طور پر **مَدَنی اِنعامات** کا ذِمّہ دار ہوں۔

رَحمتیں لوٹنے کے لئے آؤ تم، مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتِکاف
سُنّتیں سیکھنے کیلئے آؤ تم، مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتِکاف

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

پانچ بابرکت راتیں

حضرتِ سیِّدُنا ابو اُمامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مَروی ہے کہ نبیِ کریم، رءُوفٌ رَّحیم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ عظیم ہے، ''پانچ راتیں ایسی ہیں جس میں دُعا رَد نہیں کی جاتی ﴿۱﴾ رجَب کی پہلی رات ﴿۲﴾ پندرَہ شعبان ﴿۳﴾ جُمعرات اور جُمُعہ کی درمِیانی رات ﴿٤﴾ عِیدُ الْفِطر کی رات ﴿۵﴾ عِیدُ الاَضحٰی کی رات۔''

(الجامعُ الصَّغیر ص ۲٤۱ حدیث ۳۹۵۲)

حضرتِ سیِّدُنا خالِد بن مَعدان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، ''سال میں پانچ راتیں ایسی ہیں جو ان کی تصدیق کرتے ہوئے بہ نیّتِ ثواب ان کو عبادت میں گزارے تو اللہ تعالیٰ اُسے داخلِ جنّت فرمائے گا ﴿۱﴾ رَجَب کی پہلی رات کہ اس رات میں عبادت کرے اور اسکے دن میں روزہ رکھے ﴿۲،۳﴾ عِیدَین (یعنی عیدُ الْفِطر اور عیدُ الاَضحٰی) کی راتیں کہ ان راتوں میں عبادت کرے اور دن میں روزہ نہ رکھے (عیدَین کے دن روزہ رکھنا ناجائز ہے) ﴿٤﴾ شَعْبان کی پندرَھویں رات کہ اِس رات میں عبادت کرے اور دن میں روزہ رکھے ﴿۵﴾ اور شبِ عاشوراء (یعنی مُحَرَّمُ الحرام کی دَسویں شب) کہ اِس رات میں عبادت کرے اور دن میں روزہ رکھے۔

(غُنیۃ الطالبین ص ۲۳٦ دار احیاء التراث العربی بیروت)

پہلا روزہ تین۳ سال کے گناہوں کا کفّارہ

حضرت سیِّدُنا عبد اللہ ابنِ عبّاس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے رِوایت ہے کہ بے چین دلوں کے چین، سرورِ کونین، نبیُّ الحَرَمین، سیِّدُ الثَّقلَین، اِمامُ القِبلَتَین، صاحِبِ قابَ قَوسَین، نانائے حَسَنَین، صلّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم ورضی اللہ تعالٰی عنہما کا فرمانِ رَحمت نِشان ہے، "**رجب** کے پہلے دن کا روزہ تین۳ سال کا کفّارہ ہے، اور **دوسرے** دن کا روزہ دو۲ سالوں کا اور **تیسرے** دن کا ایک سال کا کفّارہ ہے، پھر ہر دن کا روزہ ایک ماہ کا کفّارہ ہے۔" (الجامع الصغیر حدیث ۵۰۵۱ ص ۳۱۱)

ایک جنّتی نَہر کا نام رجب ہے

حضرت سیِّدُنا اَنَس بن مالِک رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے، کہ رسولُ اللہ عزّوجلّ وصلّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا: "جنّت میں ایک نَہر ہے جسے "رَجَب" کہا جاتا ہے جو دُودھ سے زیادہ سفید اور شَہد سے زیادہ میٹھی ہے تو جو کوئی رَجَب کا ایک روزہ رکھے تو **اللہ** عزّوجلّ اُسے اس نَہر سے سیراب کریگا۔"

(شُعَبُ الایمان ج۳ ص۳۶۷ حدیث ۳۸۰۰)

نُورانی پہاڑ

ایک بار حضرتِ سیِّدُنا عیسٰی رُوحُ اللہ علٰی نَبِیِّنا وَعلیہِ الصّلٰوۃُ والسّلام کا گزر ایک جگمگاتے نورانی پہاڑ پر ہوا۔ آپ علیہ السلام نے بارگاہِ خُداوندی عزّوجلّ میں عَرض کی، **یا اللہ** عزّوجلّ! اِس

پہاڑ کو قُوّتِ گویائی عطا فرما۔ وہ پہاڑ بول پڑا، یا رُوحَ اللہ! (علٰی نَبِیِّنَا وَ علیہِ الصّلوٰۃُ وَالسّلام) آپ کیا چاہتے ہیں؟ فرمایا، اپنا حال بیان کر۔ پہاڑ بولا، ''میرے اندر ایک آدمی رَہتا ہے۔'' سَیِّدُنا عیسیٰ رُوحُ اللہ علٰی نَبِیِّنَا وَ علیہِ الصّلوٰۃُ وَالسّلام نے بارگاہِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ میں عَرض کی یا اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کو مجھ پر ظاہر فرمادے۔ یکا یک پہاڑ شَق ہوگیا اور اُس میں سے چاند سا چِہرہ چمکاتے ہوئے ایک بُزُرگ برآمد ہوئے۔ اُنہوں نے عَرض کی، ''میں حضرتِ سَیِّدُنا موسیٰ کلیمُ اللہ (علٰی نَبِیِّنَا وَ علیہِ الصّلوٰۃُ وَالسّلام) کا اُمّتی ہوں، میں نے اللہ عَزَّوَجَلَّ سے یہ دُعا کی ہوئی ہے کہ وہ مجھے اپنے پیارے محبوب، نبیِّ آخِرُ الزّمان صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کی بِعثَتِ مُبارَکہ تک زِندہ رکھے تاکہ میں اُن کی زِیارت بھی کروں اور ان کا اُمّتی بننے کا شَرَف بھی حاصِل کروں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں اِس پہاڑ میں چھ سو (۶۰۰) سال سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت میں مشغول ہوں۔'' حضرتِ سَیِّدُنا عیسیٰ رُوحُ اللہ علٰی نَبِیِّنَا وَ علیہِ الصّلوٰۃُ وَالسّلام نے بارگاہِ خُداوندی میں عَرض کی یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! کیا رُوئے زمین پر کوئی بندہ اِس شَخص سے بڑھ کر بھی تیرے یہاں مُکَرَّم ہے؟ اِرشاد ہوا، اے عیسیٰ (علیہ السلام)! **اُمّتِ محمّدی میں سے جو ماہِ رَجَب کا ایک روزہ رکھ لے وہ میرے نزدیک اِس سے بھی زِیادہ مُکَرَّم ہے** (نُزھَۃ المجالِس ج ۱ ص ۱۵۵) **اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحْمت ہو اور ان کے صَدْقے ہماری مغفِرت ہو۔**

فرمانِ مصطفٰے صلی اللہ تعالٰی علیہ والہ وسلم: جس نے مجھ پر روزِ جمعہ دوسو بار دُرُود پاک پڑھا اس کے دوسو سال کے گناہ معاف ہوں گے۔

ایک روزے کی فضیلت

مُحَقِّق علی الاِطلاق حضرت شیخ عبدُ الحق مُحَدِّث دِہلوی علیہ رحمۃُ اللہ القوی نَقل کرتے ہیں کہ سلطانِ مدینہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ باقرینہ ہے: **ماہِ رجب** حُرمت والے مہینوں میں سے ہے اور چھٹے آسمان کے دروازے پر اِس مہینے کے دن لکھے ہوئے ہیں۔ اگر کوئی شخص **رجب** میں ایک روزہ رکھے اور اُسے پرہیزگاری سے پورا کرے تو وہ دروازہ اور وہ (روزہ والا) دن اس بندے کیلئے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ سے مغفِرت طلب کریں گے اور عرض کریں گے، **یا اللہ** عَزَّوَجَلَّ! اِس بندے کو بخش دے اور اگر وہ شخص بغیر پرہیزگاری کے روزہ گزارتا ہے تو پھر وہ دروزاہ اور دن اُس کی بخشِش کی درخواست نہیں کریں گے اور اُس شخص سے کہتے ہیں، "اے بندے! تیرے نفس نے تجھے دھوکا دیا"۔ (مَاثَبتَ بِالسُّنة ص ٣٤٢)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ روزہ سے مقصود صِرف بھوک پیاس نہیں، تمام اَعضاء کو گناھوں سے بچانا بھی ضَروری ہے، اگر روزہ رکھنے کے باوُجود بھی گناھوں کا سلسلہ جاری رہا تو پھر سخت محرومی ہے۔

کشتیِ نوح میں رجب کے روزے کی بہار

حضرت سَیِّدُنا اَنَس رضی اللہ تعالٰی عنہُ سے روایت ہے، کہ رسولُ اللہ عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے فرمایا: جس نے **رَجَب کا ایک روزہ** رکھا تو وہ

ایک سال کے روزوں کی طرح ہوگا۔جس نے **سات روزے** رکھے اُس پر **جہنم** کے سات دروازے بند کردیئے جائینگے ، جس نے **آٹھ روزے** رکھے اُس کیلئے **جنّت** کے آٹھ دروازے کھول دیئے جائیں گے، جس نے **دس روزے** رکھے وہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ سے جو کچھ مانگے گا **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اُسے عطا فرمائیگا۔اور جس نے **پندرہ روزے** رکھے تو آسمان سے ایک مُنادی نِداء کرتا ہے کہ تیرے پچھلے گناہ بخش دیئے گئے پس تُو ازسرِ نَو عمل شُروع کر کہ تیری بُرائیاں نیکیوں سے بدل دی گئیں۔اور جو زائد کرے تو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اُسے زِیادہ دے۔اور **رَجَب** میں نُوح (عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام) کشتی میں سُوار ہوئے تو خود بھی **روزہ** رکھا اور ہمراہیوں کو بھی **روزے** کا حکم دیا۔ان کی کشتی **دس مُحَرَّم** تک چھ ماہ برسرِ سفر رہی۔

(شُعَبُ الایمان ج۳ ص۳۶۸ حدیث ۳۸۰۱)

جنّتی محل

حضرت سَیِّدُنا ابوقِلابہ رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں **رَجَب** کے **روزہ داروں** کیلئے جنّت میں ایک **مَحَل** ہے۔"

(شُعَبُ الایمان ج۳ ص۳۶۸ حدیث ۳۸۰۲)

پریشانی دُور کرنیکی فضیلت

حضرت سَیِّدُنا عبداللہ ابنِ زُبیر رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں،"جو ماہِ رجب میں کسی مسلمان کی پریشانی دُور کرے تو اللہ تعالٰی اُسکو جنّت میں ایک ایسا مَحَل عطا

فرمائے گا جو حدِ نظر تک وسیع ہوگا۔ تم **رَجَب** کا اکرام کرو اللہ تعالیٰ تمہارا ہزار ہزار کرامتوں کے ساتھ اِکرام فرمائے گا۔ (غنیۃ الطالبین ص ۲۳٤)

سو برس کے روزوں کا ثواب

۲۷ ویں رَجَبُ المُرَجَّب کی عظمتوں کے کیا کہنے! اِسی تاریخ کو ہمارے پیارے پیارے، میٹھے میٹھے آقا صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم پر پہلی بار وَحْی نازِل ہوئی اور اِسی تاریخ کو مِعْراج کا عظیم الشان مُعْجِزہ رونما ہوا۔ چُنانچہ ۲۷ ویں رَجَب شریف کے روزے کی بڑی فضیلت ہے۔ جیسا کہ حضرتِ سیِّدُنا سَلْمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مَروی ہے کہ: سرکارِ نامدار، دو عالَم کے مالِک و مختار شہنشاہِ اَبرار صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا: **رَجَب** میں ایک دن اور رات ہے، جو اُس دن کا روزہ رکھے اور وہ رات نوافِل میں گزارے، یہ سو (۱۰۰) برس کے روزوں کے برابر ہو۔ اور وہ ۲۷ ویں رَجَب ہے۔ اِسی تاریخ کو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے **محمّد** (صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم) کو مبعوث فرمایا۔ (شُعَبُ الایمان ج۳ ص۳۷۳ حدیث ۳۸۱۱)

ایک نیکی سو سال کی نیکیوں کے برابر!

رَجَب میں ایک رات ہے کہ اس میں نیک عمل کرنے والے کو سو (۱۰۰) برس کی نیکیوں کا ثواب ہے اور وہ رجب کی **ستائیسویں شب** (۲۷) ہے۔ جو اس میں بارہ (۱۲) رَکعت اس طرح پڑھے کہ ہر رَکعت میں سورۂ فاتِحہ اور کوئی سی ایک

سُورت اور ہر دُو رَکعَت پر اَلتَّحِیَّات پڑھے اور بارہ پوری ہونے پر سلام پھیرے، اِس کے بعد ۱۰۰ بار یہ پڑھے: سُبْحٰنَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَر ، اِستِغفار سَو بار، دُرُود شریف سَو بار پڑھے اور اپنی دنیا و آخِرت سے جس چیز کی چاہے دعاء مانگے اور صبح کو روزہ رکھے تو اللہ تعالٰی اس کی سب دُعائیں قَبول فرمائے سوائے اُس دُعاء کے جو گُناہ کے لئے ہو۔

(شُعَبُ الایمان ج۳ص ۳۷٤ حدیث ۳۸۱۲)

۲۷ ویں کا روزہ دس برس کے گناہوں کا کفّارہ

میرے آقا اعلیٰحضرت، اِمامِ اَہلسنّت، ولیِ نعمت، عظیم البَرَکت، عظیم المرتبت، پروانۂ شمعِ رسالت، مُجَدِّدِ دِین ومِلّت، حامیِ سنّت، ماحیِ بدعت، عالِمِ شَرِیعت، پیرِ طریقت، باعِثِ خَیر و بَرَکت، حضرتِ علّامہ مولٰینا الحاج الحافِظ القاری الشّاہ امام اَحمد رضا خان علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن فرماتے ہیں کہ فوائدِ ہَنّاد میں حضرتِ سَیِّدُنا انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مَروی ہے کہ نبیِّ کریم، رء ُوفٌ رَّحیم علیہ الصلٰوۃ والسلام" نے ارشاد فرمایا: ستائیس رجب کو مجھے نُبُوَّت عطا ہوئی جو اِس دن کا روزہ رکھے اور اِفطار کے وَقت دُعا کرے دس برس کے گناہوں کا کفّارہ ہو۔" (فتاویٰ رضویہ تخریج شدہ ج ۱۰ ص ٦٤٨)

60 ماہ کے روزوں کا ثواب

حدیثِ پاک میں ہے جو ستائیسویں رجب کا روزہ رکھے اللہ تعالٰی اُس کیلئے

ساٹھ مہینے کے روزوں کا ثواب لکھے اور یہ وہ دن ہے جس میں جبرئیل علیہ الصلوٰۃ والسلام (حضرت) محمد صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کیلئے پیغمبری لے کر نازِل ہوئے۔

(تنزیہ الشریعہ ج۲ص۱۶۱ حدیث ۴۱)

سَو سال کے روزے کا ثواب

حضرت سیِّدُنا سَلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مَروی ہے، اللہ کے محبوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب عزَّوَجَلَّ وصلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کا فرمانِ ذیشان ہے: ''رجب میں ایک دن اور رات ہے جو اُس دن روزہ رکھے اور رات کو قِیام (عبادت) کرے تو گویا اُس نے سَو سال کے روزہ رکھے اور یہ رَجَب کی ستائیس تاریخ ہے۔ اِسی دن محمد صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مبعوث فرمایا۔''

(شُعَبُ الایمان ج۳ص۳۷۴ حدیث ۳۸۱۱)

دعوتِ اسلامی اور جشنِ معراجُ النّبی صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! رجبُ المُرَجَّب کو ایک خُصوصیَّت یہ بھی حاصل ہے کہ اِس کی ستائیسویں شب کو ہمارے میٹھے میٹھے مکّی مَدَنی آقا صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کو ربُّ العُلیٰ کی طرف سے معراج کا مُعجِزہ عطا ہوا، آپ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم نے ستائیسویں رات مسجد الحرام سے مسجد اقصیٰ (بیت المقدس) اور پھر وہاں سے آسمانوں کی سیر فرمائی۔ جنّت و دوزخ کے عجائبات مُلاحظہ فرمائے۔

عَرش کو اپنی قدم بوسی کا شَرَف بخشا اور عَین بیداری کے عالَم میں کُھلی آنکھوں سے اپنے پروَردگار عزوجل کا دیدار کیا۔ یہ سارا سفر آن کی آن میں طے فرما کر واپَس تشریف لے آئے۔ رجبُ المُرَجَّب کی ستائیسوؕیں شب بے حد عظمت والی ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کی طرف سے ہر سال ۲۷ ستائیسویں شب کو **جشنِ مِعراجُ النَّبی** صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم کے سلسلے میں دنیا کے مُتَعَدَّد مُمالِک میں بے شُمار مقامات پر **اجتماعِ ذکرونعت** کا اِنعقاد کیا جاتا ہے جن سے لاکھوں لاکھ **عاشقانِ رسول** فیضاب ہوتے ہیں۔ میرے حسنِ ظن کے مطابق جشنِ مِعراج کا دنیا کا سب سے بڑا اجتماع سالہا سال سے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ بابُ المدینہ کراچی میں ہوتا ہے جو کہ تقریباً ساری رات جاری رَہتا ہے۔

خدا عزوجل کی قدرت سے چاند حق کے، کروڑوں منزِل میں جلوہ کر کے

ابھی نہ تاروں کی چھاؤں بدلی، کہ نور کے تڑکے آلئے تھے

کفن کی واپسی

بصرہ کی ایک نیک خاتون نے بوقتِ وفات اپنے بیٹے کو **وصیّت** کی کہ مجھے اُس کپڑے کا **کفن** دینا جسے پہن کر میں رَجَبُ المُرَجَّب میں عبادت کیا کرتی تھی۔ بعد از وفات بیٹے نے کسی اور کپڑے میں کفنا کر دفنا دیا۔ جب وہ قبرِستان سے گھر آیا تو یہ دیکھ کر تھرّا

اُٹھا کہ جو کفن اُس نے پہنایا تھا وہ گھر میں موجود تھا! جب اُس نے گھبرا کر ماں کی **وصیّت والے کپڑے** تلاش کئے تو وہ اپنی جگہ سے غائب تھے۔ اِتنے میں ایک غیبی آواز گونج اٹھی، ''اپنا کفن واپَس لے لو ہم نے اُس کو اُسی کپڑے میں کفنایا ہے (جس کی اُس نے وصیّت کی تھی) جو **رَجَب کے روزے** رکھتا ہے ہم اُس کو **قبر میں رنجیدہ** نہیں رہنے دیتے۔'' (نُزھَۃُ المجالِس ج۱ ص۲۰۸) **اللہ** عَزَّوَجَلَّ **کی ان پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔**

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

لاڈ پیار نے مجھے ڈھیٹ بنا دیا تھا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! رجبُ المرجَب کے روزوں کی مَدَنی سوچ بنانے، گناہوں کی عادت چُھڑوانے اور عبادت کی لذّت پانے کیلئے تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کے **مَدَنی قافلے** میں **عاشِقانِ رسول** کے ہمراہ سفر کو اپنا معمول بنا لیجئے۔ آپ کی ترغیب کیلئے مَدَنی قافِلے کی ایک **مَدَنی بہار** آپ کے گوش گزار کی جاتی ہے چُنانچِہ شاھدرہ (مرکزُ الْاَولیالاہور) کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کالُبِّ لُباب ہے، میں اپنے والِدَین کا اِکلوتا بیٹا تھا، زیادہ لاڈ پیار نے مجھے حد دَرَجہ **ڈھیٹ** اور ماں باپ کا سخت نافرمان بنا دیا تھا، رات گئے تک آوارہ گردی کرتا اور صبح دیر تک سویا رہتا۔ ماں باپ سمجھاتے تو اُن کو جھاڑ دیتا۔ وہ بے چارے **بعض** اوقات رو پڑتے۔ دعائیں

مانگتے مانگتے ماں کی پلکیں بھیگ جاتیں۔ اُس عظیم لمحے پر لاکھوں سلام جس "لمحے" میں مجھے **دعوتِ اسلامی** والے ایک عاشقِ رسول سے مُلاقات کی سعادت ملی اور اُس نے مَحبّت اور پیار سے **اِنفرادی کوشش** کرتے ہوئے مجھ پاپی و بدکار کو مَدَنی قافِلے میں سفر کیلئے تیار کیا۔ چُنانچہ میں **عاشِقانِ رسول** کے ہمراہ تین۳ دن کے **مَدَنی قافِلے** کا مسافر بن گیا۔ نہ جانے ان عاشِقانِ رسول نے تین۳ دن کے اندر کیا گھول کر پلا دیا کہ مجھ جیسے ڈِھیٹ انسان کا **پتّھر نُما دل** جو ماں باپ کے آنسوؤں سے بھی نہ پگھلتا تھا موم بن گیا، میرے قَلب میں مَدَنی اِنقِلاب برپا ہو گیا اور میں مَدَنی قافِلے سے **نَمازی** بن کر لوٹا۔ گھر آ کر میں نے سلام کیا، والِد صاحِب کی دَسْت بوسی کی اور **امّی جان** کے قدم چومے۔ گھر والے حیران تھے! اس کو کیا ہو گیا ہے کہ کل تک جو کسی کی بات سننے کیلئے تیار نہیں تھا وہ آج اتنا بادب بن گیا ہے! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ **مَدَنی قافِلے** میں **عاشِقانِ رسول** کی صُحبت نے مجھے یکسر بدل کر رکھ دیا اور یہ بیان دیتے وقت مجھ سابقہ بے نَمازی کو مسلمانوں کو نَمازِ فَجر کیلئے جگانے کی یعنی **صدائے مدینہ** لگانے کی ذِمّہ داری ملی ہوئی ہے۔ (**دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول میں مسلمانوں کو نَمازِ فَجر کیلئے اُٹھانے کو صدائے مدینہ لگانا کہتے ہیں)

گرچہ اعمالِ بد، اور افعالِ بد ... نے ہے رُسوا کیا، قافِلے میں چلو
کر سفر آؤ گے تم سُدھر جاؤ گے ... مانگو چل کر دُعا، قافِلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمّد

صُحبت کے مُتعلّق تین روایات

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے ! **عاشِقانِ رسول** کی صُحبت نے کس طرح ایک بے نَمازی نوجوان کو دوسروں کو نَماز کی دعوت دینے والا بنادیا! اِس میں کوئی شک نہیں کہ صُحبت ضَرور رنگ لاتی ہے، اچّھی صُحبت اچّھا اور بُری صُحبت بُرا بناتی ہے۔ لہٰذا ہمیشہ **عاشِقانِ رسول** کی صُحبت اختیار کرنی چاہئے ۔اِس ضِمن میں تین[۳] احادیثِ مبارَکہ ذِکر کی جاتی ہیں: ﴿۱﴾ اچّھا ساتھی وہ ہے کہ جب تو خُدا عَزَّوَجَلَّ کو یاد کرے تو وہ تیری مدد کرے اور جب تُو بھولے تو وہ یاد دلائے (الجامعُ الصَّغیر للسُّیوطی ص ۲۴۴ حدیث ۳۹۹۹) ﴿۲﴾ اچّھا ہمنشین (یعنی اچھا ساتھی) وہ ہے کہ اُس کو دیکھنے سے تمہیں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ یاد آجائے اور اُس کا عمل تمہیں آخِرت کی یاد دلائے ۔(ایضاً ص ۲۴۷ حدیث ۴۰۶۳) ﴿۳﴾ امیرُ الْمُؤمِنین حضرتِ سیِّدُنا عُمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، ایسی چیز میں نہ پڑو جو تمہارے لیے مفید نہ ہو اور دشمن سے الگ رہو اور دوست سے بچتے رہو مگر جبکہ وہ اَمین (یعنی امانت دار) ہو کہ امین کی برابری کوئی نہیں اور امین وُہی ہے جو **اللہ** سے ڈرے۔ اور فاجِر (یعنی اللہ و رسول کا نافرمان) کے ساتھ نہ رہو کہ وہ تمہیں فُجُور (نافرمانی) سکھائے گا اور اُس کے سامنے بھید کی بات نہ کہو اور اپنے کام میں اُن سے مشورہ لو جو **اللہ** سے ڈرتے ہیں۔ (کنزُ العُمّال ج۹ ص ۷۵ الحدیث ۲۵۵۶۵)

بُری صُحبت کی مُمانَعت

بے نمازیوں، گالیاں بکنے والوں، فلمیں ڈرامے دیکھنے اور گانے باجے سننے والوں، جھوٹ، غیبت، چُغلی، وَعدہ خِلافی کرنے والوں، چوروں، رِشوت خوروں، شرابیوں، فاسِقوں اور فاجِروں نیز بدمذہبوں اور کافِروں کی صُحبت میں بیٹھنے سے بچنا چاہئے کہ شَرْعاً ممنوع ہے اور ایسوں کی صُحبت سے خود گناہ میں مبتلا ہونے کا اندیشہ ہے۔ **فتاوٰی رضویہ** جلد 22 صَفْحہ 237 پر ہے: میرے آقا **اعلٰی حضرت** رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ کی خدمت میں اِستِفسار کیا گیا: زانی اور دَیُّوث (یعنی جو اپنی بیوی یا کسی بھی مَحرمہ کی بے پردگی پر غیرت نہ کھاتا ہو، حتَّی الْوَسْع مَنْع نہ کرتا ہو) سے کہاں تک اِحتِراز کرنا چاہئے؟ جواباً ارشاد فرمایا: زانی و دیّوث فاسِق ہیں، اُن کے پاس اُٹھنے بیٹھنے میل جول سے اِحتِراز چاہئے۔'' یہ جواب دینے کے بعد آپ نے پارہ 7 سورۃُ الْاَنْعام کی آیت نمبر 68 تحریر فرمائی جس میں ارشادِ خُداوندی عَزَّوَجَلَّ ہوتا ہے:

وَ اِمَّا یُنْسِیَنَّكَ الشَّیْطٰنُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۶۸﴾ (پ۷، الانعام: ۶۸)

ترجَمۂ کنزالایمان: اور جو کہیں تجھے شیطان بُھلا دے تو یاد آئے پر ظالموں کے پاس نہ بیٹھ۔

مُفَسِّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان اس آیتِ مبارَکہ کے تَحْت فرماتے ہیں، اس سے معلوم ہوا کہ بُری صُحبت سے بچنا نہایت ضَروری

ہے۔ بُرا یار بُرے سانپ سے بدتر ہے کہ بُرا سانپ جان لیتا ہے اور بُرا یار ایمان برباد کرتا ہے۔ (نور العرفان ص ۲۱۵)

رجب کا واسِطہ ہم سب کی مغفِرت فرما

الٰہی عزوجل جنّتِ فردوس مَرحمت فرما

شَعبانُ المُعظّم کے روزے

آقا صلی اللہ علیہ وسلم کا مہینہ

رسولِ اکرم، نورِ مُجسّم، شاہِ بنی آدم، شافِعِ اُمَم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کا **شَعبانُ المُعظّم** کے بارے میں فرمانِ مُکرّم ہے، **شعبان میرا مہینہ ہے** اور **رَمَضانُ المُبارَک، اللہ** عَزَّوَجَلَّ **کا مہینہ ہے۔**

(الجامعُ الصَّغیر حدیث ۴۷۷۹ ص ۳۰۱)

شَعْبان کی تجلّیات و برکات

لفظِ شعبان میں ۵ پانچ حُروف ہیں ش، ع، ب، ا، ن۔ "**ش**" سے مُراد شَرَف یعنی بُزرگی، **ع** سے مُراد عُلُوّ یعنی بُلندی، **ب** سے مُراد بِر یعنی بھلائی و اِحسان، **ا** سے مُراد **اُلفَت** اور **ن** سے مُراد **نُور** ہے تو یہ تمام چیزیں اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو اِس مہینے میں عطا فرماتا ہے، یہ وہ مہینہ ہے جس میں نیکیوں کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، بَرَکات کا نُزول ہوتا ہے، خطائیں تَرک کردی جاتی ہیں اور

گُناہوں کا کفّارہ ادا کیا جاتا ہے، اور خَیرُ الْبَرِیَّہ سیّدُ الْوَریٰ جنابِ مُحَمَّدِ مُصطَفٰے صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم پر دُرُود پاک کی کثرت کی جاتی ہے، اور یہی مُختار رسُول صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم پر دُرُود بھیجنے کا مہینہ ہے۔" (غُنیۃُ الطّالبین ج ۱ ص ۲۴٦)

صَحابۂ کِرام علیہم الرضوان کا جذبہ

حضرت سیِّدُنا اَنَس بن مالِک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: "ماہِ شعبانُ الْمُعظّم کا چاند نظر آتے ہی صَحابۂ کِرام علیہم الرضوان تِلاوتِ قراٰنِ پاک میں مشغول ہو جاتے، اپنے اَموال کی زکوٰۃ نکالتے تاکہ کمزور و مسکین لوگ ماہِ رَمَضانُ الْمُبارَک کے روزوں کے لئے تیاری کر سکیں، حُکّام قیدیوں کو طَلَب کر کے جس پر "حد" (سزا) قائم کرنا ہوتی اُس پر حد قائم کرتے بَقِیّہ کو آزاد کر دیتے، تاجر اپنے قرضے ادا کر دیتے، دوسروں سے اپنے قرضے وُصُول کر لیتے۔ (یوں ماہِ رَمَضانُ الْمُبارَک کا چاند نظر آنے سے قبل ہی اپنے آپ کو فارغ کر لیتے) اور رَمَضان شریف کا چاند نظر آتے ہی غُسل کر کے (بعض حضرات سارے ماہ کے لئے) اِعْتِکاف میں بیٹھ جاتے۔"

(غُنیۃُ الطّالبین ج ۱ ص ۲۴٦)

موجودہ مسلمانوں کا جذبہ

سُبْحٰنَ اللہِ عزَّوَجلَّ! پہلے کے مُسلمانوں کو عِبادت کا کس قدر ذوق تھا! مگر افسوس! آج کل کے مُسلمانوں کو زیادہ تر حُصُولِ مال ہی کا شوق ہے۔ پہلے کے

فرمانِ مصطفےٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے کتاب میں مجھ پر درود پاک لکھا تو جب تک میرا نام اس میں رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

مَدَنی سوچ رکھنے والے مسلمان مُتَبَرَّک ایام میں ربُّ الْاَنام عَزَّوَجَلَّ کی زیادہ سے زیادہ عبادت کرکے اُس کاقُرْب حاصل کرنے کی کوشش کرتے تھے اور آج کل کے مُسلمان مُبارَک ایام خُصُوصاً ماہِ صِیام (یعنی رَمَضان شریف) میں دنیا کی ذلیل دولت کمانے کی نئی نئی ترکیبیں سوچتے ہیں۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اپنے بندوں پر مہربان ہو کر نیکیوں کا اَجر وثواب خوب بڑھا دیتا ہے۔ لیکن بدنصیب لوگ رَمَضانُ الْمبارَک میں اپنی اَشیاء کا بھاؤ بڑھا کر اپنے ہی مسلمان بھائیوں میں لوٹ مار مچادیتے ہیں۔ آہ! آہ! آہ!

اے خاصۂ خاصانِ رُسُل وقتِ دُعا ہے اُمّت پہ تِری آکے عَجَب وَقت پڑا ہے

فَریاد ہے اے کَشتیِ اُمّت کے نگہباں بیڑا یہ تباہی کے قریب آن لگا ہے

تعظیمِ رَمَضان کیلئے شَعْبان کے روزے

سرکار مدینہ، سلطانِ باقرینہ، قرارِ قلب وسینہ، فیض گنجینہ، صاحبِ مُعَطَّر پسینہ، باعِثِ نُزولِ سکینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ عَظَمت نشان ہے، "رَمَضان کے بعد سب سے افضل **شَعْبان** کے روزے ہیں، تعظیمِ رَمَضان کیلئے"۔

(شُعَبُ الْاِیمان ج۳ ص۳۷۷ حدیث۳۸۱۹)

شَعْبان کے اکثر روزے رکھنا سُنّت ہے

اُمُّ الْمُؤْمِنِین حضرتِ سیِّدَتُنا عائِشہ صِدّیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت فرماتی ہیں: حُضُورِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم، رسولِ مُحْتَشَم، شافِعِ اُمَم صلَّی اللہ تعالیٰ

علیہ والہٖ وسلَّم کو میں نے **شعبان** سے زیادہ کسی مہینے میں **روزہ** رکھتے نہ دیکھا۔ آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم سِوائے چند دِن کے پورے ہی ماہ کے روزے رکھا کرتے تھے۔ (تِرمذی ج۲ص۱۸۲حدیث۷۳۶)

مرنے والوں کی فہرِست بنائی جاتی ہے

اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا رِوایت فرماتی ہیں: ''حُضُورِ انور، شافِعِ مَحشر، مدینے کے تاجور، بِاِذنِ ربِّ اکبر غیبوں سے باخبر، محبوبِ داوَر عزَّوجلَّ وصلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم پُورے شعبان کے روزے رکھا کرتے تھے۔'' فرماتی ہیں: میں نے عرض کی، ''**یارسولَ اللہ** عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم! کیا سب مہینوں میں آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کے نزدیک زیادہ پسندیدہ **شعبان کے روزے** رکھنا ہے؟'' تو شفیعِ روزِ شُمار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اِس سال مرنے والی ہر جان کو لکھ دیتا ہے اور مجھے یہ پسند ہے کہ میرا وقتِ رُخصت آئے اور میں **روزہ دار** ہوں۔''

(مُسندِ ابو یعلٰی ج۴ص۲۷۷حدیث۴۸۹۰)

پسندیدہ مہینہ

حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن ابی قیس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مَروی کہ اُنہوں نے حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کو فرماتے ہوئے سُنا، **رسولُ اللہ** عَزَّوَجَلَّ و صلَّی اللہ

تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم کا پسندیدہ مہینہ **شَعبانُ الْمُعَظَّم** تھا کہ اس میں **روزے** رکھا کرتے پھر اسے **رَمَضان** سے ملادیتے۔ (ابو داوٗد ج۲ ص۴۷۶ حدیث ۲۴۳۱)

لوگ شعبان کی اَہمیّت سے غافل ہیں

حضرتِ سیِّدُنا اُسامہ بن زید رضی اللہ تعالٰی عنہما فرماتے ہیں، میں نے عَرض کی، **یارسولَ اللہ** عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم میں آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم کو **شَعبان** کے روزے رکھتے ہوئے دیکھتا ہوں کہ آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم کسی بھی مہینے میں اِسطرح روزے نہیں رکھتے۔ فرمایا: "**رَجَب** اور **رَمَضان** کے بیچ میں یہ مہینہ ہے، لوگ اِس سے غافل ہیں۔ اس میں لوگوں کے اَعمال **اللہ ربُّ العٰلَمین** (عَزَّوَجَلَّ) کی طرف اُٹھائے جاتے ہیں۔ اور مجھے یہ محبوب ہے کہ میرا عمل اِس حال میں اُٹھایا جائے کہ میں **روزہ دار** ہوں۔" (سُنَن نَسائی ج۴ ص۲۰۰)

طاقت کے مطابق عمل کیجئے

اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا رِوایت فرماتی ہیں: رسولُ اللہ (عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم) **شَعبان** سے زیادہ کسی مہینے میں روزے نہ رکھا کرتے تھے کہ پُورے **شَعبان** کے ہی روزے رکھا کرتے تھے اور فرمایا کرتے کہ اپنی اِستِطاعت کے مطابِق عمل کرو کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اُس وَقت تک اپنا فَضل نہیں روکتا جب تک تم اُکتا نہ جاوٴ۔ بے شک اس کے نزدیک پسندیدہ

فرمانِ مصطفےٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) مجھ پر دُرُود شریف پڑھو اللہ تعالیٰ تم پر رحمت بھیجے گا۔

(نفل) نَماز وہ ہے کہ جس پر ہمیشگی اِختیار کی جائے اگرچِہ کم ہو۔ تو پس جب آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کوئی نَماز (نفل) پڑھتے تو اِس پر ہمیشگی اختیار فرماتے۔

(صحیح بخاری ج ۱ ص ۶۴۸ حدیث ۱۹۷۰)

حُجَّۃُ الْاِسلام حضرت سیِّدُنا امام محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی فرماتے ہیں: مذکورہ حدیثِ پاک میں پورے ماہِ **شَعْبَانُ الْمُعَظَّم** کے روزوں سے مُراد اکثر **شعبانُ المُعَظَّم** کے روزے ہیں۔ (مُکاشَفۃُ القُلوب ص ۳۰۲) اگر کوئی پورے **شَعْبَانُ الْمُعَظَّم** کے روزے رکھنا چاہے تو اُس کو مُمانَعت بھی نہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کے کئی اسلامی بھائی اور اسلامی بہنوں میں رجبُ **الْمُرَجَّب** اور **شَعْبَانُ الْمُعَظَّم** دونوں مہینوں میں روزے رکھنے کی ترکیب ہوتی ہے اور مسلسل روزے رکھتے ہوئے یہ حضرات رَمَضَانُ الْمُبَارَک سے مل جاتے ہیں۔ آپ بھی روزوں اور سنّتوں پر اِستقامت پانے کے لئے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے ہر دم وابَستہ رہیے۔ ترغیب کے لئے ایک مشکبار مدنی بہار آپ کے گوش گزار کرتا ہوں چُنانچِہ

میں پتنگ بازی کا شوقین تھا

بابُ المدینہ کراچی کے ایک اسلامی بھائی کی تحریر بِالتَّصَرُّف پیش کرتا ہوں: افسوس! میری پچھلی زندگی سخت گناہوں میں گُزری، میں **پتنگ بازی** کا

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم) جب تم رسولوں (علیہم السلام) پر دُرُودِ پاک پڑھو تو مجھ پر بھی پڑھو، بے شک میں تمام جہانوں کے رب کا رسول ہوں۔

شوقین تھا نیز وِڈیو گیمز اور گولیاں کھیلنا وغیرہ میرے مَشاغِل میں شامل تھا۔ ہر ایک کے مُعامَلے میں ٹانگ اَڑانا، خوامخواہ لوگوں سے لڑائی مول لینا، بات بات پر مار دھاڑ پر اُتر آنا وغیرہ میرے مَعمولات تھے۔ خوش قسمتی سے ایک اسلامی بھائی کی **اِنفرادی کوشِش** پر میں رَمَضانُ الْمُبارَك کے آخری عَشَرے میں عَلاقے کی مسجِد میں **مُعتَکِف** ہو گیا۔ مجھے بہُت اچھے اچھے خواب نظر آئے اور خوب سُکون ملا۔ میں نے مزید دُو۲ سال **اِعتِکاف** کی سعادت حاصِل کی۔ ایک بار ہماری مسجِد کے مُؤَذِّن صاحِب **اِنفرادی کوشِش** کر کے مجھے تبلیغِ قرانِ وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کے عالَمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ میں ہفتہ وار **سنّتوں بھرے اجتماع** میں لے آئے۔ ایک مبلِّغ بیان کر رہے تھے، سفید لباس اور کتھئی چادر میں ملبوس، چہرے پر ایک مُٹھی داڑھی اور سر پر عمامہ شریف کے تاج والا ایسا بارونق چہرہ میں نے زندگی میں پہلی بار ہی دیکھا تھا۔ مبلِّغ کے چہرے کی کشِش اور نُورانیت نے میرا دل موہ لیا اور میں دعوتِ اسلامی کے **مَدَنی ماحول** میں آگیا اور اب دُو۲ سال سے عالَمی مَدَنی مرکز **فیضانِ مدینہ** (بابُ المدینہ) ہی میں اِعتکاف کرتا ہوں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں نے ایک مُٹھی داڑھی بھی سجالی ہے۔

مست ہر دم رہوں میں دیدے اُلفت کا جام یااللہ عزوجل
بھیک دیدے غمِ مدینہ کی بہرِ شاہِ انام صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم یااللہ عزوجل

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلی اللہ تعالٰی علی محمد

رَمَضان کے بعد کونسا مہینہ افضل ہے

حضرت سیِّدُنا اَنَس رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں، دو۲ عالم کے مالِک و مُختار، مکّی مَدَنی سرکار، محبوبِ پروَرْدگار عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کی بارگاہِ بے کس پناہ میں عَرْض کی گئی کہ رَمَضان کے بعد کونسا روزہ افضل ہے؟ ارشاد فرمایا: "تعظیمِ رَمَضان کیلئے شَعْبان کا۔" پھر عَرْض کی گئی، کونسا صَدَقہ افضل ہے؟ فرمایا: رَمَضان کے ماہ میں صَدَقہ کرنا۔ (جامع ترمذی ج۲ ص۱۴۵ حدیث۶۶۳)

پندرھویں شب میں تجلّی

اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے رِوایَت ہے، تاجدارِ رِسالت، سراپا رَحْمت، محبوبِ ربُّ الْعِزَّت عَزَّوَجَلَّ وصلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم نے فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ شَعْبان کی پندرہویں ۱۵ شب میں تجلّی فرماتا ہے۔ اِسْتِغْفار (یعنی توبہ) کرنے والوں کو بَخْش دیتا اور طالبِ رَحْمت پر رَحْم فرماتا اور عداوت والوں کو جس حال پر ہیں اُسی پر چھوڑ دیتا ہے۔" (شُعَبُ الایمان ج۳ ص۳۸۲ حدیث۳۸۳۵)

عداوت والے کی شامت

حضرت سیِّدُنا مُعاذ بن جَبَل رضی اللہ تعالٰی عنہ

سے رِوایَت ہے، سُلطانِ مدینۂ منوَّرہ، شَہَنْشاہِ مکّۂ مُکرَّمہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم فرماتے ہیں، "شَعْبان کی پندرھویں (۱۵) شب میں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ تمام مخلوق کی طرف تجلّی فرماتا ہے اور سب کو بَخش دیتا ہے مگر کافِر اور عداوت والے کو (نہیں بخشتا)۔" (صحیح ابن حبان ج۷ ص۴۷۰ حدیث ۵۶۳۶)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جن دو مسلمانوں میں کوئی دُنیوی عداوت ہو تو انہیں چاہئے کہ **شبِ بَرَاءَت** آنے سے پہلے پہلے مُعافی تَلافی کرلیں تاکہ مغفِرتِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ انہیں بھی شامل ہو۔ انہیں احادیثِ مبارکہ کی بِنا پر بِحَمْدِہٖ تعالٰی مدینۃُ المرشِد بریلی شریف میں میرے آقا **اعلیٰ حضرت** رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے یہ طریقہ مقرَّر فرمایا تھا کہ **14 شَعْبانُ الْمُعَظَّم** کو رات آنے سے پہلے مسلمان آپس میں ملتے اور ایک دوسرے سے قُصور مُعاف کرواتے تھے۔ مَدَنی اِلتجاء ہے کہ ہر جگہ **اسلامی بھائی** بھی ایسا ہی کریں اور **اسلامی بہنیں** بھی فون وغیرہ کے ذَرِیعے آپس میں مُعافی تَلافی کرلیں۔

پیامِ امامِ اہلسنّت رضی اللہ تعالٰی عنہ

شبِ بَرَاءَت قریب ہے، اس رات تمام بندوں کے اَعمال حضرتِ عِزَّت عَزَّوَجَلَّ میں پیش ہوتے ہیں۔ مَولا عَزَّوَجَلَّ بِطُفَیلِ حضورِ پُرنور، شافِعِ یومُ النُّشور، علیہ اَفضلُ الصَّلٰوۃ والسَّلام مسلمانوں کے ذُنوب (گناہ) مُعاف فرماتا ہے مگر چند ان میں وہ دو (۲)

مسلمان جو باہَم دُنیوی وجہ سے رَنجِش رکھتے ہیں فرماتا ہے، اِن کو رہنے دو۔ جب تک آپَس میں صُلح نہ کرلیں۔ ایک دوسرے کے حُقُوق ادا کردیں یا مُعاف کرالیں کہ بِاِذْنِہٖ تعالیٰ حُقُوقُ العِباد سے صَحائفِ اَعمال (یعنی اعمالنامے) خالی ہو کر بارگاہِ عزّت عزَّوَجَلَّ میں پیش ہوں۔ حُقُوقِ مولیٰ تعالیٰ کے لئے توبۂ صادِقہ کافی ہے۔ اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ کَمَنْ لَّا ذَنْبَ لَہٗ (یعنی گناہ سے توبہ کرنے والا ایسا ہے جیسے اُس نے گناہ کیا ہی نہیں) ایسی حالت میں بِاِذْنِہٖ تعالیٰ ضَرور اس شب میں اُمّیدِ مغفِرتِ تامّہ (تام۔مَہ) ہے بشرطِ صحّتِ عقیدہ۔ وَھُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْم۔ یہ سنّتِ مُصالَحتِ اِخوان (یعنی بھائیوں میں صُلح کروانا) ومُعافیِ حُقُوق بحَمدِہٖ تعالیٰ یہاں سالہائے دراز سے جاری ہے۔ اُمّید ہے کہ آپ بھی وہاں کے مسلمانوں میں اِجراء کرکے مَنْ سَنَّ فِی الْاِسْلَامِ سُنَّۃً حَسَنَۃً فَلَہٗ اَجْرُھَا وَاَجْرُمَنْ عَمِلَ بِھَا اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ لَا یَنْقُصُ مِنْ اُجُوْرِھِمْ شَیْءٌ (یعنی جو اسلام میں اچھی راہ نکالے اُس کیلئے اِس کا ثواب ہے اور قیامت تک جو اس پر عمل کریں ان سب کا ثواب ہمیشہ اسکے نامۂ اعمال میں لکھا جائے بغیر اس کے کہ ان کے ثوابوں میں کچھ کمی آئے) کے مِصداق۔ اور اِس فقیر کیلئے عَفو و عافِیَتِ دارَین کی دُعا فرمائیں۔ فقیر آپ کے لئے دُعا کرتا ہے اور کرے گا۔ (اِنْ شَآءَ اللہ عزَّوَجَلَّ) سب مسلمانوں کو سمجھا دیا جائے کہ وہاں نہ خالی زَبان دیکھی جاتی ہے نہ نِفاق پسند ہے۔ صُلح ومُعافی سب سچّے دل سے ہو۔ وَالسّلام۔

فقیر احمد رضا قادِری از بریلی

شبِ براءَت میں محروم رہنے والے افراد

سیّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے رِوایت ہے ، حُضُورِ سراپا نُور ، فیض گنجُور ، شاہِ غَیُور صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم نے فرمایا ، میرے پاس **جبرِ یل** (علیہ السلام) آئے اور کہا یہ **شَعبان کی پندرَہو۱۵یں رات** ہے اِس میں اللہ تعالیٰ **جہنَّم** سے اِتنوں کو آزاد فرماتا ہے جتنے **بنی کلب** کی بکریوں کے بال ہیں مگر کافر اور عداوت والے اور رِشتہ کاٹنے والے اور (تکبُّر کے ساتھ ٹخنوں سے نیچے) کپڑا لٹکانے والے اور والِدَین کی نافرمانی کرنے والے اور شراب کے عادی کی طرف نظرِ رَحمت نہیں فرماتا۔

(شُعَبُ الْاِیمان ج۳ ص۳۸۳ حدیث۳۸۳۷)

حضرت سیِّدُنا امام احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے **حضرت** سیِّدُنا عبداللہ ابن عَمر ابنِ زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جو رِوایت کی اُس میں قاتِل کا بھی ذِکر ہے۔

(مُسنَد امام احمد ج۲ ص۵۸۹ حدیث۶۶۵۳)

سب کی مغفِرت سوائے.....

حضرت سیِّدُنا کثیر بن مُرَّہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رِوایت ہے ، تاجدارِ رِسالت ، سراپا رَحمت ، محبوبِ ربُّ العِزّت عزّوجلّ وصلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم نے فرمایا : **اللہ** عزّوجلّ شَعبان کی پندرَہو۱۵یں شب میں تمام زمین والوں کو بخش دیتا ہے سوائے کافِر اور عداوت والے کے۔

(اَلْمَتجَرُ الرَّابِح ص۳۷۶ حدیث۷۶۹)

شبِ براءَت میں جو چاہو مانگ لو!

امیرُ الْمُؤمِنِین حضرتِ مولائے کائنات، علیُّ الْمُرتَضٰی شیرِ خدا کَرَّمَ اللہُ تعالیٰ وَجْہَہُ الْکَرِیْم سے رِوایَت ہے، ’’نبیِّ پاک، صاحِبِ لَولاک، سیّاحِ اَفلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم فرماتے ہیں: ’’جب **شَعْبان کی پندرہْویں رات** آجائے تو اُس رات کو قِیام کرو اور **دِن میں روزہ رکھو** کہ ربّ تَبارَکَ وَ تعالیٰ غُروبِ آفتاب سے آسمانِ دُنیا پر خاص **تجلّی** فرماتا اور کہتا ہے، **ہے** کوئی مجھ سے مغفِرت طلب کرنے والا کہ اُسے بَخْش دوں! **ہے** کوئی روزی طَلَب کرنے والا کہ اُسے روزی دوں، ہے کوئی مصیبت زدہ کہ اُسے عافِیت بخشوں! **ہے** کوئی ایسا! **ہے** کوئی ایسا! اور یہ **طُلوعِ فَجر** تک فرماتا ہے۔

(سنن ابن ماجہ ج۲ص۱۶۰حدیث۱۳۸۸)

حضرت داؤد علیہ السلام کی دُعا

امیرُ الْمُؤمِنِین حضرتِ مولائے کائنات، علیُّ الْمُرتَضٰی شیرِ خدا کَرَّمَ اللہُ تعالیٰ وَجْہَہُ الْکَرِیْم **شَعْبانُ الْمُعَظَّم** کی پندرہْویں رات اکثر باہَر تشریف لاتے۔ ایک بار اِسی طرح **شبِ بَراءَت** میں باہَر تشریف لائے اور آسمان کی طرف نَظَر اٹھا کر فرمایا، ’’ایک مرتبہ **اللہ** عزوجل کے نبی حضرت سیِّدُنا داوٗد عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے شَعْبان کی پندرہویں رات آسمان کی طرف نگاہ اٹھائی اور فرمایا،

یہ وہ وقت ہے کہ اس وَقت میں جس شخص نے **اللہ** عزّوَجلّ سے جو دعا مانگی اُسکی دعا **اللہ** عزّوَجلّ نے قبول فرمائی اور جس نے مغفرت طلب کی **اللہ** عزّوَجلّ نے اُسکی مغفِرت فرمادی بشرطیکہ دُعا کرنے والا عُشّار (ظُلماً ٹیکس لینے والا)، جادوگر، کاہن، نجومی، (ظالم) پولیس والا، حاکم کے سامنے چُغلی کھانے والا، گوَیّا اور باجا بجانے والا نہ ہو، پھر یہ دعا کی: **اَللّٰھُمَّ رَبَّ دَاوٗدَ اغْفِرْ لِمَنْ دَعَاكَ فِیْ ھٰذِهِ اللَّیْلَةِ اَوِاسْتَغْفَرَكَ فِیْھَا** یعنی اے **اللہ** عزّوَجلّ! اے داوٗد (علیہ السّلام) کے ربّ عزّوجل جو کوئی اس رات میں تجھ سے دُعا کرے یا مغفِرت طلَب کرے تو اُس کو بَخش دے۔"

(مَاثَبَتَ بِالسُّنَّةِ ص ٣٥٤)

شبِ براءَت کی تعظیم

شامی تابعین علیہم الرضوان شبِ بَراءَت کی بہت تعظیم کرتے تھے اور اس میں خوب عبادت بجالاتے، انہی سے دیگر مسلمانوں نے اس رات کی تعظیم سیکھی۔ بعض عُلماءِ شام رَحِمَھُمُ اللہُ السّلام نے فرمایا، شبِ بَراءَت میں مسجد کے اندر اجتماعی عبادت کرنا مُستحب ہے حضرت سیِّدُنا خالِد و لُقمان رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور دیگر تابعینِ کرام علیہم الرضوان اِس رات (کی تعظیم کیلئے) بہترین کپڑے زیبِ تن فرماتے، سُرمہ اور خوشبو لگاتے، مسجد میں (نفل) نمازیں ادا فرماتے۔

(لطائف المعارف ص ٢٦٣)

بھلائیوں والی راتیں

اُمُّ الْمُؤْمِنِین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا رِوایَت فرماتی ہیں: میں نے نبیِ کریم، رَءُوفٌ رَّحیم علیہ افضلُ الصَّلوٰۃِ وَ التَّسلیم کوفرماتے ہوئے سنا، **اللہ** عزَّوَجلَّ (خاص طور پر) ۴ چار راتوں میں بھلائیوں کے دروازے کھول دیتا ہے ﴿۱﴾ بقر عید کی رات ﴿۲﴾ عیدُ الفطر کی رات ﴿۳﴾ شعبان کی ۱۵ پندرہویں رات کہ اس رات میں مرنے والوں کے نام اورلوگوں کا رِزْق اور (اِس سال) حج کرنے والوں کے نام لکھے جاتے ہیں ﴿۴﴾ عَرَفہ (نوذُوالحجہ) کی رات۔اذانِ (فجر) تک۔ (الدر المنثور ج۷ ص۴۰۲)

دُولھا کا نام مُردوں کی فہرس میں

سرکارِ مدینہ، سُرورِ قلب وسینہ، فیض گنجینہ، صاحِبِ مُعَطَّر پسینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ عظمت نشان ہے: ”(لوگوں کی) زندگیاں ایک شعبان سے دوسرے شعبان میں مُنْقَطِع ہوتی ہیں حتّٰی کہ ایک آدمی نکاح کرتا ہے اوراس کی اولاد ہوتی ہے حالانکہ اس کا نام مُردوں میں لکھا ہوتا ہے۔“

(کنزالعُمّال ج۱۵ ص۲۹۲ حدیث۴۲۷۷۳)

مکان بنانے والا مُردوں کی فہرس میں

حضرت سیِّدُنا امام ابنِ ابی الدُّنیا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حضرتِ سیِّدُنا عطا بن یَسار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب نِصف شعبان کی

رات (یعنی شبِ بَرَاءَت) آتی ہے تو مَلَکُ الموت علیہ السلام کو ایک صَحِیفَه (ص۔حی۔فہ) دیا جاتا ہے اور کہا جاتا ہے: اِس صَحِیفَه کو پکڑلو، ایک بندہ بستر پر لیٹا ہوگا اور عورتوں سے نِکاح کرے گا اور گھر بنائے گا جبکہ اس کا نام مُردوں میں لکھا جاچکا ہوگا۔

(الدر المنثور ج۷ ص ۴۰۲)

سال بھر کے مُعاملات کی تقسیم

حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں: "ایک آدمی لوگوں کے درمیان چل رہا ہوتا ہے حالانکہ وہ مُردوں میں اُٹھایا ہوا ہوتا ہے۔" پھر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پارہ ۲۵ سورۃُ الدُّخان کی آیت نمبر ۳ اور ۴ تلاوت کی اِنَّاۤ اَنْزَلْنٰهُ فِیْ لَیْلَةٍ مُّبٰرَكَةٍ اِنَّا كُنَّا مُنْذِرِیْنَ۝ فِیْهَا یُفْرَقُ كُلُّ اَمْرٍ حَكِیْمٍ۝ (ترجمۂ کنز الایمان: بے شک ہم نے اسے بَرَکت والی رات میں اُتارا، بے شک ہم ڈر سنانے والے ہیں۔ اس میں بانٹ دیا جاتا ہے ہر حکمت والا کام۔) پھر فرمایا: "اس رات میں ایک سال سے دوسرے سال تک دنیا کے مُعامَلات کی تقسیم کی جاتی ہے۔"

(تفسیرِ طبری ج ۱۱ ص ۲۲۳) مُفَسِّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان مذکورہ آیاتِ مبارَکہ کے تَحت فرماتے ہیں: "اِس رات سے مُراد یا شبِ قدر ہے ستائیسویں (۲۷) رات یا شبِ معراج یا شبِ بَرَاءَت پندرھویں (۱۵) شعبان، اس رات میں پورا قراٰن لوحِ محفوظ سے دنیاوی آسمان کی طرف اُتارا گیا پھر وہاں سے تیئس (۲۳) سال کے عرصہ میں تھوڑا تھوڑا حُضُور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم پر اُترا اس آیت سے معلوم ہوا کہ جس رات میں قراٰن اُترا وہ مبارَک ہے تو جس رات میں صاحبِ قراٰن صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم دنیا میں تشریف لائے وہ بھی مبارَک ہے۔ اس

رات میں سال بھر کے رِزق، موت، زندگی، عزّت وذِلّت، غَرَض تمام اِنتظامی اُمُور لوحِ مَحفوظ سے فِرِشتوں کے صَحِیفوں میں نَقْل کر کے ہر صَحِیفہ اُس مَحکمہ کے فِرِشتوں کو دے دیا جاتا ہے جیسے مَلَکُ الْموت علیہ السلام کو تمام مرنے والوں کی فِہرست وغیرہ۔ (نورالعرفان ص ۷۶۰)

نازُک فیصلے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! شَعْبَانُ الْمُعَظَّم کی 15 ویں رات کتنی نازُک ہے! نہ جانے قِسمت میں کیا لکھ دیا جائے۔ آہ! بَعض اَوقات بندہ غفلت میں پڑارہ جاتا ہے اور اُس کے بارے میں کچھ کا کچھ ہو چکا ہوتا ہے۔ چُنانچِہ "غُنیۃُ الطَّالِبِین" میں ہے: "بَہُت سے لوگوں کے **کفن** دُھل کر تیار ہوتے ہیں مگر **کفن** پہننے والے بازاروں میں گھوم پھر رہے ہوتے ہیں، مُتَعَدَّد افراد ایسے ہوتے ہیں کہ اُن کی **قبریں** کُھدی ہوئی تیار ہوتی ہیں مگر اُن میں دَفن ہونے والے خوشیوں میں مَست ہوتے ہیں، کئی لوگ ہنس رہے ہوتے ہیں حالانکہ اُن کی **ہلاکت** کا وَقْت قریب آچکا ہوتا ہے، نہ جانے کتنے ہی مکانات کی تعمیرات مکمَّل ہونے والی ہوتی ہیں مگر مالِکِ مکان کی موت کا وَقْت بھی قریب آچکا ہوتا ہے۔" (غُنیۃُ الطالبین ج ۱ ص ۲۵۱)

آگاہ اپنی موت سے کوئی بشر نہیں
سامان سَو برس کا پَل کی خبر نہیں

قابلِ توجُّہ

شبِ بَراءَت میں اَعمال اُٹھائے جاتے ہیں لہٰذا ممکن ہو تو **چودھویں** شَعْبَانُ الْمُعَظَّم کو بھی **روزہ** رکھ لیا جائے اور اس دن عَصْر کی نَماز پڑھ کر مسجد میں نفلی اِعْتِکاف کی نیّت سے ٹھہرا جائے

تا کہ **اعمال** اُٹھائے جانے والی رات آنے سے پہلے کے لمحات میں روزہ، مسجد کی حاضری اور اِعتِکاف وغیرہ لکھا جائے اور **شبِ براءَت** کا آغاز مسجد کی رَحمت بھری فضاؤں میں ہو۔

مغرِب کے بعد چھ نوافل

مغرِب کے فَرض وسنّت وغیرہ کے بعد **چھ رَکعَت خُصوصی نوافِل** ادا کرنا معمولاتِ اولیائے کرام رَحِمَھُمُ اللہُ تعالٰی سے ہے۔ مغرِب کے فَرض وسنّت وغیرہ ادا کر کے **چھ رَکعَت نفل** دو دو رَکعَت کر کے ادا کیجئے۔ **پہلی** دو رَکعَتیں شروع کرنے سے قَبل یہ عَرض کیجئے: **یا اللہ** عَزَّوَجَلَّ! ان دو رَکعَتوں کی بَرَکت سے مجھے درازیِٔ عُمر بِالخیر عطا فرما۔ **دوسری** دو رَکعَتیں شُروع کرنے سے قَبل عَرض کیجئے: **یا اللہ** عَزَّوَجَلَّ! ان دو رَکعَتوں کی بَرَکت سے بلاؤں سے میری حفاظت فرما۔ **تیسری** دو رَکعَتیں شروع کرنے سے قَبل اِس طرح عَرض کیجئے: **یا اللہ** عَزَّوَجَلَّ! ان دو رَکعَتوں کی بَرَکت سے مجھے صِرف اپنا مُحتاج رکھ اور غیروں کی مُحتاجی سے بچا۔ ہر دو رَکعَت کے بعد اکیس ۲۱ بار **قُلْ هُوَ اللّٰه** یا ایک بار سُورۂ یاسین پڑھئے بلکہ ہو سکے تو دونوں ہی پڑھ لیجئے، یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ایک اسلامی بھائی **یاسین شریف** بُلند آواز سے پڑھیں اور دوسرے خاموشی سے سُنیں، اِس میں یہ خیال رکھئے کہ دوسرا اِس دَوران زَبان سے یاسین شریف نہ پڑھے۔ **اِن شَاءَ اللہ** عَزَّوَجَلَّ رات شُروع ہوتے ہی ثواب کا اَنبار لگ جائے گا۔ ہر بار **یاسین شریف** کے بعد دُعائے

نصفِ شعبان بھی پڑھے:

دُعائے نِصْفِ شَعْبانُ الْمُعَظَّم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

اَللّٰهُمَّ يَا ذَا الْمَنِّ وَلَا يُمَنُّ عَلَيْهِ ط يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ ط يَا ذَا الطَّوْلِ وَالْاِنْعَامِ ط لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ ط ظَهْرُ اللَّاجِيْنَ ط وَجَارُ الْمُسْتَجِيْرِيْنَ ط وَاَمَانُ الْخَآئِفِيْنَ ط اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ كَتَبْتَنِيْ عِنْدَكَ فِيْ اُمِّ الْكِتٰبِ شَقِيًّا اَوْ مَحْرُوْمًا اَوْ مَطْرُوْدًا اَوْ مُقَتَّرًا عَلَيَّ فِي الرِّزْقِ فَامْحُ اللّٰهُمَّ بِفَضْلِكَ شَقَاوَتِيْ وَحِرْمَانِيْ وَطَرْدِيْ وَاقْتِتَارَ رِزْقِيْ ط وَاَثْبِتْنِيْ عِنْدَكَ فِيْ اُمِّ الْكِتٰبِ سَعِيْدًا مَّرْزُوْقًا مُّوَفَّقًا لِّلْخَيْرَاتِ ط فَاِنَّكَ قُلْتَ وَقَوْلُكَ الْحَقُّ فِيْ كِتَابِكَ الْمُنَزَّلِ ط عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّكَ الْمُرْسَلِ ط ﴿ يَمْحُوا اللّٰهُ مَا يَشَآءُ وَيُثْبِتُ ۚ وَعِنْدَهٗٓ اُمُّ الْكِتٰبِ ﴾ اِلٰهِيْ بِالتَّجَلِّي الْاَعْظَمِ ط فِيْ لَيْلَةِ النِّصْفِ مِنْ شَهْرِ شَعْبَانَ الْمُكَرَّمِ ط اَلَّتِيْ يُفْرَقُ فِيْهَا كُلُّ اَمْرٍ حَكِيْمٍ وَّيُبْرَمُ اَنْ تَكْشِفَ عَنَّا مِنَ الْبَلَاءِ وَالْبَلْوَاءِ مَا نَعْلَمُ وَمَا لَا نَعْلَمُ ط وَاَنْتَ بِهٖ اَعْلَمُ ط اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَكْرَمُ ط وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ ط وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○

ترجَمہ: **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے نام سے شُروع جو بَہُت مہربان رحمت والا

اے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ! اے اِحسان کرنے والے کہ جس پر اِحسان نہیں کیا جاتا! اے بڑی شان وشوکت والے! اے فضل واِنعام والے! تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ تو پریشان حالوں کا مدد گار، پناہ مانگنے والوں کو پناہ اور خوفزدوں کو اَمان دینے والا ہے۔ اے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ! اگر تُو اپنے یہاں اُمُّ الْکِتاب (لوحِ محفوظ) میں مجھے شَقی (بد بخت)، مَحروم، دُھتکارا ہوا اور رِزق میں تنگی دیا ہوا لکھ چکا ہو تو اے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ! اپنے فضل سے میری بدبختی، مَحرومی، ذِلّت اور رِزق کی تنگی کو مٹا دے اور اپنے پاس اُمُّ الْکِتاب میں مجھے خوش بخت، رِزق دیا ہوا اور بھلائیوں کی توفیق دیا ہوا ثَبت (تحریر) فرمادے۔ کہ تُو نے ہی تیری نازل کی ہوئی کتاب میں تیرے ہی بھیجے ہوئے نبی صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کی زَبان پر فرمایا اور تیرا (یہ) فرمانا حق ہے کہ، "اللہ جو چاہے مٹاتا ہے اور ثابت کرتا (لکھتا) ہے اور اصل لکھا ہوا اسی کے پاس ہے۔" (کنزالایمان پ ۱۳، الرعد: ۳۹) خدایا عَزَّوَجَلَّ! تَجَلّیٔ اعظم کے وسیلے سے جو نصفِ شَعبانُ الْمُکَرَّم کی رات میں ہے کہ جس میں بانٹ دیا جاتا ہے جو حکمت والا کام اور اٹل کر دیا جاتا ہے۔ (یا اللہ!) مصیبتوں اور رَنجشوں کو ہم سے دُور فرما کہ جنہیں ہم جانتے اور نہیں بھی جانتے جبکہ تو انہیں سب سے زیادہ جاننے والا ہے۔ بے شک تو سب سے بڑھ کر عزیز اور عزّت والا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے سردار محمد صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم پر اور آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کے آل واصحاب رضی اللہ تعالیٰ عنہم پر دُرُود وسلام بھیجے۔ سب خوبیاں سب جہانوں کے پالنے والے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے لئے ہیں۔

فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم: جس نے مجھ پر دس مرتبہ صبح اور دس مرتبہ شام درود پاک پڑھا اسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

سگِ مدینہ کی مدنی التجاء

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ سگِ مدینہ (راقمُ الحُروف) کا سالہا سال سے **شبِ بَرَاءَت** میں **چھ نوافِل** ادا کرنے کا معمول ہے۔ مغرِب کے بعد کی جانے والی یہ عبادت نفلی ہے فرض و واجِب نہیں اور مغرِب کے بعد نوافِل و تلاوت کی شریعت میں کہیں مُمانعت بھی نہیں لہٰذا ممکن ہو تو تمام **اسلامی بھائی** اپنی اپنی مساجد میں لوگوں کو ترغیب دلا کر ان نوافِل کا اِہتمام فرمائیں اور ڈھیروں ثواب کمائیں۔ **اسلامی بہنیں** اپنے اپنے گھروں میں یہ نوافِل ادا کریں۔

سال بھر جادو سے حفاظت

شَعْبانُ الْمُعَظَّم کی پندرہویں (۱۵) رات بیری (یعنی بیر کے درخت) کے **سات پتّے** پانی میں جوش دیکر (حسبِ ضرورت سادہ پانی ملا کر) غُسل کریں اِنْ شَاءَ اللّٰہ الْعَزیز عَزَّوَجَلَّ تمام سال **جادو** کے اَثَر سے محفوظ رہیں گے۔ (اسلامی زندگی ص ۱۱۳)

شبِ بَرَاءَت اور قبروں کی زیارت

اُمُّ الْمُؤْمِنِین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا رِوایت فرماتی ہیں، میں نے ایک رات سرورِ کائنات، شاہِ موجودات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کو نہ دیکھا تو بقیعِ پاک میں مجھے مِل گئے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم نے مجھ سے

فرمایا، کیا تمہیں اِس بات کا ڈر تھا کہ **اللہ** اور اس کا رسول عَزَّوَجَلَّ وَصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم تمہاری حق تلفی کریں گے۔ میں نے عَرْض کی، یارسول اللہ عَزَّوَجَلَّ وَصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم ! میں نے خیال کیا تھا کہ شاید آپ اَزواجِ مُطَہَّرات (م۔طہٗ۔برات) میں سے کسی کے پاس تشریف لے گئے ہوں گے۔ تو آقائے دوجہان رَحْمتِ عالَمِیان، مدینے کے سُلطان صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نے فرمایا، ''بیشک اللہ تعالیٰ شَعْبان کی پندرہویں رات آسمانِ دُنیا پر تجلّی فرماتا ہے، پس قبیلۂ بنی کَلْب کی بکریوں کے بالوں سے بھی زیادہ گنہگاروں کو بَخْش دیتا ہے۔'' (ترمذی ج۲ ص۱۸۳ حدیث ۷۳۹)

قبر پر موم بتّیاں جلانا

شبِ بَرَاءَت میں اسلامی بھائیوں کا قبرِستان جانا سُنّت ہے (اسلامی بہنوں کو شرعاً اجازت نہیں) قبروں پر موم بتّیاں نہیں جلا سکتے ہاں اگر **تِلاوت** وغیرہ کرنا ہو تو ضَرورتاً اُجالا حاصِل کرنے کے لئے **قَبْر** سے ہٹ کر **موم بتّی** جلا سکتے ہیں اِسی طرح حاضِرین کو خوشبو پہنچانے کی نیّت سے **قَبْر** سے ہٹ کر اگر بتّیاں جَلانے میں حَرَج نہیں۔ **مَزاراتِ اولیاء** رحمہم اللہ تعالیٰ پر چادر چڑھانا اور اس کے پاس **چَراغ** جلانا جائز ہے کہ اس طرح لوگ مُتَوَجِّہ ہوتے اور ان کے دلوں میں عَظَمت پیدا ہوتی اور وہ حاضِر ہو کر اِکتِسابِ فیض کرتے ہیں۔ اگر اولیاء اور عوام کی **قَبْریں** یکساں رکھی جائیں تو بَہُت سارے دینی فوائد خَتْم ہو کر رہ جائیں۔

سبز رقعہ

شبِ بَرَاءَت یعنی عذاب وغیرہ سے چھٹکارا پانے کی رات۔ اِس ضِمن میں ایک **ایمان افروز حکایت** سنئے اور جھومئے، چنانچہ امیرُ المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا **عُمر بن عبدُالعزیز** رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک مرتبہ شَعْبانُ الْمُعَظَّم کی **پندرھویں شب** (۱۵) کو نوافل میں مشغول تھے۔ سر اُٹھایا تو ایک **سبز رُقعہ** ملا جس کا نُور آسمان تک پھیلا ہوا تھا۔ اُس پر لکھا تھا: **ھٰذَا بَرَاءَۃٌ مِّنَ الْمَلِكِ الْعَزِیْزِ لِعَبْدِہٖ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِیْز** یعنی خدائے مالِک وغالِب، **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے یہ "بَرَاءَت نامہ" ہے جو اُس کے بندے عُمر بن عبدالعزیز کو عطا ہوا ہے۔ (تفسیر رُوحُ البیان ج۸ص۴۰۲)

آتشبازی کا مُوجِد کون؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ **شبِ بَرَاءَت** جہنَّم کی آگ سے بَرَاءَت یعنی چھٹکارا پانے کی رات ہے۔ مگر آج کل کے مسلمانوں کو نہ جانے کیا ہوگیا ہے کہ وہ **آگ** سے چُھٹکارا حاصِل کرنے کے بجائے پیسے خَرچ کر کے خود اپنے لئے **آگ** یعنی **آتشبازی کا سامان** خریدتے ہیں اور اِس طرح خوب **آتشبازی** چلا کر اِس مقدّس رات کا تقدُّس پامال کرتے ہیں۔ مُفسّرِ شہیر **حکیمُ الْاُمَّت** حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں:

فرمانِ مصطفٰی صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم: مجھ پر کثرت سے دُرُودِ پاک پڑھو بے شک تمہارا مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔

”**آتشبازی** نَمرود بادشاہ نے ایجاد کی جبکہ اس نے حضرتِ **ابراھیم** خلیلُ اللہ علٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کو آگ میں ڈالا اور آگ **گلزار** ہوگئی تو اس کے آدمیوں نے آگ کے انار بھر کر ان میں آگ لگا کر حضرتِ خلیلُ اللہ علٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی طرف پھینکے۔“ (اسلامی زندگی ص ۶۳)

آتش بازی حرام ہے

افسوس! آتشبازی کی ناپاک رَسْم اب مسلمانوں میں زور پکڑتی جارہی ہے، مسلمانوں کا کروڑہا کروڑ روپیہ ہر سال **آتشبازی** کی نذر ہو جاتا ہے اور آئے دِن یہ خبریں آتی ہیں کہ فلاں جگہ **آتشبازی** سے اِتنے گھر جل گئے اور اِتنے آدمی جُھلَس کر مر گئے وغیرہ وغیرہ۔ اِس میں جان کا خطرہ، مال کی بربادی اور مکان میں آگ لگنے کا اندیشہ ہے، پھر یہ کام **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی بھی ہے۔ حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الرحمٰن فرماتے ہیں، ”**آتشبازی بنانا، بیچنا، خریدنا اور خریدوانا، چلانا اور چلوانا سب حرام ہے۔**“ (اسلامی زندگی ص ۶۳)

تجھ کو شعبانِ معظّم کا خُدایا عَزَّوَجَلَّ واسِطہ
بخش دے ربِّ محمد عَزَّوَجَلَّ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم تو مِری ہر اِک خطا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمّد

فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم: جو مجھ پر ایک مرتبہ دُرُود شریف پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کیلئے ایک قیراط اجر لکھتا ہے اور قیراط اُحد پہاڑ جتنا ہے۔

آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے سبز عمامہ شریف کا تاج سجا رکھا تھا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! شَعْبانُ الْمُعظّم میں عبادت کرنے، روزے رکھنے اور آتش بازی وغیرہ کے گناہوں سے باز رہنے کا ذِہن بنانے کیلئے **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی قافِلوں میں **عاشِقانِ رسول** کے ہمراہ خوب سنّتوں بھرے سفر کیجئے اور رَمَضانُ الْمبارَک میں دعوتِ اسلامی کے **اِجتماعی اعتِکاف** کی بَرَکتیں لوٹئے۔ آپ کی ذَوق اَفزائی کیلئے ایک ایسی مُشکبار مَدَنی بہار پیش کرتا ہوں کہ اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کا دل سینے میں جھومنے، مدینے کی گلیوں میں گھومنے اور گُنبدِ خضرا کو چُومنے لگے گا۔ چُنانچہ **واہ کینٹ** (پنجاب، پاکستان) کے ایک اسلامی بھائی کا کچھ اس طرح بیان ہے: میں کالج میں پڑھتا تھا اور دیگر سٹوڈنٹس کی طرح فیشن کا متوالا تھا، کرکِٹ کا میچ دیکھنے اور کھیلنے کا جُنون کی حد تک شَوق اور رات گئے تک آوارہ گردی کا معمول تھا۔ نَماز اور مسجد کی حاضِری کا جہاں تک تعلُّق ہے تو وہ فَقَط **عیدَین کی نَماز** تک محدود تھی۔ رَمَضانُ الْمُبارَک (۱۴۲۲ھ، 2001ء) میں والِدَین کے اِصرار پر نَماز ادا کرنے مسجِد میں گیا۔ عَصْر کی نَماز کے بعد سفید لباس میں ملبوس سر پر سبز عمامہ شریف کا تاج سجائے ایک بارِیش اسلامی بھائی نے نَمازیوں کو قریب کرنے کے بعد **فیضانِ سنّت** کا دَرْس دیا، میں دُور بیٹھ کر سُنتا رہا، دَرْس کے

بعد فوراً مسجِد سے باہَر نکل گیا، دو[2] تین[3] دن تک یہی ترکیب رہی۔ایک دن میں ملنے کے لئے رُک گیا، ایک اسلامی بھائی نے پُرتپاک انداز سے مُلاقات کرکے نام وپتا پوچھنے کے بعد تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول میں ہونے والے **اجتماعی اِعْتِکاف** میں بیٹھنے کی ترغیب دلاتے ہوئے اِعْتِکاف کے فضائل بیان کئے۔اوّلاً میرا ذِہن نہ بنا لیکن وہ اسلامی بھائی **ماشاءَ اللہ** بَہُت جذبے والے تھے، مایوس نہ ہوئے بلکہ میرے گھر آپہنچے اور بار بار اِصرار کرنے لگے۔اُن کی مُسَلسَل **اِنفرادی کوشش** کے نتیجے میں مَیں نے **اِعْتِکاف** سے ایک دن قبل نام لکھوا کر **سَحَری** واِفطار کے اَخراجات جَمْع کروادیئے۔اور آخری عَشَرَہ رَمَضانُ الْمُبارَک ۱۴۲۲ھ جامع مسجِد نعیمیہ (لالہ رُخ، واہ کینٹ) کے اندر **عاشِقانِ رسول** کے ساتھ مُعْتَکِف ہوگیا۔**اجتماعی اِعْتِکاف** کے پُرسوز ماحول اور **عاشِقانِ رسول** کی صُحبت نے میری دِلی کیفیت کو بدل ڈالا۔وہاں کی جانے والی تہجّد، اِشراق، چاشت اور اَوّابین کے نوافِل کی پابندی نے گزشتہ زندگی میں فرض نَمازیں نہ پڑھنے پر مجھے سَخت شرمندہ کیا، آنکھوں سے نَدامت کے آنسو جاری ہوگئے اور میں نے دل ہی دل میں نَمازوں کی پابندی کی نیّت کرلی۔ **پچیسویں[25] شب** دُعا میں مجھ پر اِس قَدَر رِقّت طاری تھی کہ میں پھوٹ پھوٹ کر رو رہا تھا۔اسی عالم میں مجھ پر غُنُودگی طاری ہوگئی اور میں خواب کی دنیا میں پہنچ گیا، کیا دیکھتا ہوں کہ

ایک پُر وقار و نور بار چہرے والی شخصیت موجود ہے اور ان کے اِرْد گِرد کافی ہُجُوم ہے۔ میں نے کسی سے پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ یہ **آقائے مدینہ** صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم ہیں۔ **میں نے دیکھا تو سرکارِ مدینہ** صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نے **سبز عمامہ شریف کا تاج سَجا رکھا تھا۔** کچھ دیر تک میں دیدار سے آنکھیں ٹھنڈی کرتا رہا ، جب بیدار ہوا تو **صلوٰۃ وسلام** پڑھا جارہا تھا۔ میری کیفیت بہُت عجیب وغریب تھی ، جسم پر لرزہ طاری تھا ، میں ہچکیاں باندھ کر رَوئے جارہا تھا اور آنسو تھے کہ تھم نہیں رہے تھے۔ صلوٰۃ وسلام کے بعد **مجلس برائے اِعْتِکاف** کے نگران کے سامنے عمامے کا تاج سجانے والوں کی قِطار بندھی ہوئی تھی اور سرکارِ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رَحمۃُ الرَّحمٰن کے لکھے ہوئے اِس نعتیہ شِعر کی تکرار جاری تھی۔

تاج والے دیکھ کر تیرا عمامہ نور کا
سر جھکاتے ہیں الٰہی عزوجل بول بالا نور کا

میں اپنے قریبی اِسلامی بھائیوں کو بمشکل تمام صِرْف اِتنا کہہ پایا، ”میں نے بھی عمامہ باندھنا ہے۔“ تھوڑی ہی دیر میں روتے روتے مَیں بھی عمامے کا تاج سجا چکا تھا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ **اِعْتِکاف** ہی میں **30 دِن کے مَدَنی قافلے** میں سفر کی نیّت بھی کی۔ اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ **مَدَنی قافلے** میں سفر بھی کیا، سفر کے دَوران بہُت کچھ سیکھنے کے ساتھ ساتھ درس وبیان بھی سیکھ کر کرنے لگا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ نمازوں کی پابندی کے ساتھ ساتھ **دعوتِ اسلامی** کے **مَدَنی کاموں** میں حصّہ لینے لگا۔ آج یہ بیان دیتے وَقت **ذَیلی مُشاوَرت کے نگران** کے طور پر مَدَنی کاموں کی دھومیں مچانے کی کوشش کر رہا ہوں۔

گر تمنّا ہے آقا (صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم) کے دیدار کی، مَدَنی ماحول میں کرلو تم اعتِکاف
ہوگی میٹھی نظر تم پہ سرکار (صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم) کی، مَدَنی ماحول میں کرلو تم اعتِکاف

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

"عید" کے تین۳ حُرُوف کی نسبت سے
شَشْ عید کے روزوں کے تین۳ فضائل

نَومَولُود کی طرح گُناہوں سے پاک

(۱) **حضرت** سَیِّدُنا عبداللہ بن عُمَر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت ہے، رسولُ اللہ عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم فرماتے ہیں: "جس نے **رَمَضان** کے روزے رکھے پھر **چھ دن شوّال** میں رکھے تو گناہوں سے ایسے نکل گیا جیسے آج ہی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہے۔"

(مجمع الزوائد ج۳ ص۴۲۵ حدیث ۵۱۰۲)

گویا عمر بھر کا روزہ رکھا

(۲) **حضرت** سیِّدُنا ابو ایّوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، سرکارِ نامدار مدینے کے تاجدار صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کا فرمانِ مُشکبار ہے: ''جس نے **رَمَضان** کے روزے رکھے پھر ان کے بعد **چھ**[۶] **شوّال** میں رکھے۔ تو ایسا ہے جیسے دَہر کا (یعنی عمر بھر کیلئے) روزہ رکھا۔''

(صحیح مسلم ص۵۹۲ حدیث ۱۱۶۴)

سال بھر روزے رکھے

(۳) **حضرت** سیِّدُنا ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوِیَت ہے، رسولُ اللہ عزّوَجَلَّ وصلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم نے فرمایا: ''جس نے عیدُ الفِطْر کے بعد (شوّال میں) **چھ**[۶] **روزے** رکھ لئے تو اُس نے پورے سال کے روزے رکھے کہ جو ایک نیکی لائے گا اُسے دَس ملیں گی۔''

(سنن ابن ماجه ج۲ ص۳۳۳ حدیث ۱۷۱۵)

ایک نیکی کا دس[۱۰] گُنا ثواب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! **اللہ** عزّوَجَلَّ کے کرم اور اس کے حبیبِ مکرّم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کے صدقے سال بھر کے روزوں کا ثواب لُوٹنا

کس قَدَر آسان کر دیا گیا۔ ہر ایک مسلمان کو یہ سعادت حاصل کر لینی چاہیئے۔ ایک سال کے روزوں کے ثواب کی حِکمت یہ ہے کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے ہم کمزور بندوں کیلئے مَحض اپنے فضل سے ایک نیکی کا ثواب دس ۱۰ گنا رکھا ہے۔ چُنانچہ خدائے رَحمٰن عَزَّوَجَلَّ کا فرمانِ بَرَکت نشان ہے:

مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَاۚ (پ۸ الانعام ۱۶۰)

ترجمۂ کنز الایمان: جو ایک نیکی لائے تو اُس کیلئے اس جیسی دس ۱۰ ہیں۔

اَلحمدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ یوں ماہِ رَمضان کے روزے دس ۱۰ مہینوں کے روزوں کے برابر ہوئے اور **چھ ۶ روزے** ساٹھ ۶۰ روزوں (دو ۲ ماہ) کے برابر اس طرح پورے سال کے روزوں کا ثواب حاصل ہو گیا۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی اِحْسَانِہٖ۔**

شَش عید کے روزے کب رکھے جائیں؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! صدرُ الشَّریعہ بدرُ الطَّریقہ، حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی **بہارِ شریعت** کے حاشیے میں فرماتے ہیں: ''بہتر یہ ہے کہ یہ روزے مُتَفَرَّق (یعنی ناغہ کر کرکے) رکھے جائیں اور **عید** کے بعد لگاتار **چھ ۶ دن** میں ایک ساتھ رکھ لیے، جب بھی حَرَج نہیں۔''

(بہارِ شریعت، حصہ ۵، ص ۱۴۰)

خلیلِ مِلّت حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد خلیل خان قادِری برکاتی علیہ رحمۃ الھادی فرماتے ہیں: یہ روزے **عید** کے بعد لگاتار رکھے جائیں تب بھی مُضایَقہ نہیں اور بہتر

یہ ہے کہ مُتَفَرَّق (یعنی ناغہ کرکر کے) رکھے جائیں یعنی ہر ہفتہ میں دو روزے اور **عیدُ الْفِطْر** کے دوسرے روز ایک روزہ رکھ لے اور پورے ماہ میں رکھے تو اور بھی مُناسِب معلوم ہوتا ہے۔ (سُنّی بہشتی زیور ص ۳۴۷) اَلْغَرَض **عیدُ الْفِطْر** کا دن چھوڑ کر سارے مہینے میں جب چاہیں **شش عید کے روزے** رکھ سکتے ہیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

ذُوالْحِجَّةِ الْحرام کے ابتدائی دس دن کے فضائل

بعض اَحادیثِ مُبارَکہ کے مطابق ذُوالْحِجَّةِ الْحرام کا پہلا عَشَرہ (یعنی اِبتدائی دس دن) رَمَضانُ الْمُبارَک کے بعد سب دِنوں سے افضل ہے۔

"اللہ" کے چار حُرُوف کی نسبت سے عَشَرہ ذُوالْحِجَّةِ الْحرام کے مُتَعَلِّق چار رِوایات

نیکیاں کرنے کے پسندیدہ ترین اَیّام

سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار، محبوبِ ربِّ غفّار عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کا فرمانِ نور بار ہے: "ان **دس دنوں** سے زیادہ کسی دن کا نیک عمل **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کو محبوب نہیں۔" صَحابۂ کِرام علیہم الرضوان نے عرض کی، "یا رسولَ اللہ! عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم اور نہ راہِ خُدا

عَزَّوَجَلَّ میں جہاد؟" فرمایا، "اور نہ راہِ خُدا عَزَّوَجَلَّ میں جہاد، مگر وہ کہ اپنے جان و مال لیکر نکلے پھر ان میں سے کچھ واپس نہ لائے۔ (یعنی صِرْف وہ مُجاہِد افضل ہوگا جو جان و مال قُربان کرنے میں کامیاب ہوگیا)

(صحیح بخاری ج ۱ ص ۳۳۳ حدیث ۹۶۹)

شبِ قَدْر کے برابر فضیلت

۳ **حدیث** پاک میں ہے، **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کو عَشَرَہ ذُوالحجّہ سے زیادہ کسی دن میں اپنی عِبادت کیا جانا پسندیدہ نہیں اِس کے ہر دن کا روزہ ایک سال کے روزوں اور ہر شب کا قِیام **شبِ قدر** کے برابر ہے۔"

(جامع ترمذی ج ۲ ص ۱۹۲ حدیث ۷۵۸)

عَرَفہ کا روزہ

۳ حضرتِ سَیِّدُنا ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رِوایَت ہے، سُلطانِ مدینہ، قرارِ قَلْب و سینہ، فیض گنجینہ، صاحِبِ مُعَطَّر پسینہ، باعِثِ نُزُولِ سکینہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم کا فرمانِ باقرینہ ہے: "مجھے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ پر گمان ہے کہ **عَرَفہ** (یعنی ۹ ذُوالحِجَّةِ الحرام) **کا روزہ** ایک سال قَبْل اور ایک سال بعد کے گُناہ مِٹا دیتا ہے۔"

(صحیح مُسلم ص ۵۹۰ حدیث ۱۹۶)

ایک روزہ ہزار روزوں کے برابر

۴ **اُمُّ المُؤمِنِین** حضرتِ سَیِّدَتُنا عائِشہ صِدِّیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے رِوایَت

ہے، رسولُ اللہ عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: **عَرَفہ** (یعنی ۹ ذُوالْحِجَّۃِ الْحرام) **کا روزہ** ہزار روزوں کے برابر ہے۔ (شُعَبُ الْاِیمان ج۳ ص۳۵۷ حدیث ۳۷۶٤) مگر حج کرنے والے پر جو **عَرَفات** میں ہے اُسے **عَرَفہ** (یعنی ۹ ذُوالْحِجَّۃُ الْحرام) کے دِن روزہ مکروہ ہے کہ حضرتِ سَیِّدُنا ابنِ خُزَیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرتِ سَیِّدُنا ابوہُریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ حُضُورِ پُرنور، شافعِ یومُ النُّشور صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نے **عَرَفہ** کے دِن (یعنی ۹ ذُوالْحِجَّۃُ الْحرام کے روز حاجی کو) **عَرَفات** میں روزہ رکھنے سے مَنع فرمایا۔

(صحیح ابن خُزیمہ ج۳ ص۲۹۲ حدیث ۲۱۰۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

ایّامِ بیض کے روزے

ہر مَدَنی ماہ (یعنی سِنِ ہجری کے مہینے) میں کم از کم تین ۳ روزے ہر اسلامی بھائی اور اسلامی بہن کو رکھ ہی لینے چاہئیں۔ اس کے بے شُمار دُنیوی اور اُخروی فوائد وفضائل ہیں۔ بہتر یہ ہے کہ یہ روزے "ایّامِ بِیض" یعنی چاند کی ۱۳، ۱٤، اور ۱۵ تاریخ کو رکھے جائیں۔

''یا ربِّ محمّد'' عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے آٹھ حُرُوف کی نسبت

اَیّامِ بِیض کے روزوں کے مُتَعلِّق 8 رِوایات

(۱) **اُمُّ الْمُؤمِنِین** حضرتِ سیِّدَتُنا عائِشہ صِدّیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے رِوایَت ہے، **اللہ** عزَّوَجلَّ کے پیارے حبیب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم چار چیزوں کو نہیں چھوڑتے تھے ﴿۱﴾ عاشُوراء اور ﴿۲﴾ عَشرۂ **ذُوالحِجّہ** اور ﴿۳﴾ ہر مہینے میں **تین دن کے روزے** اور ﴿۴﴾ **فجر** (کے فرض) سے پہلے دو رَکعتیں (یعنی دو سُنّتیں)۔ (سُنَن نَسائی ج۴ ص۲۲۰)

(۲) **حضرت** سیِّدُنا ابنِ عبّاس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے رِوایَت ہے کہ طبیبوں کے طبیب، **اللہ** کے حبیب عزَّوَجلَّ و صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم **اَیّامِ بِیض** میں بِغیر روزہ کے نہ ہوتے نہ سفر میں نہ حَضَر (یعنی قِیام) میں۔

(سُنَن نَسائی ج۴ ص۱۹۸)

تین روزوں کے دن

(۳) **اُمُّ الْمُؤمِنِین** حضرتِ سیِّدَتُنا عائِشہ صِدّیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا رِوایَت فرماتی ہیں: میرے سرتاج، صاحِبِ معراج صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم ایک مہینے میں **ہفتہ، اتوار** اور **پیر** کا جبکہ دوسرے ماہ **منگل، بدھ** اور **جُمعرات** کا روزہ رکھا کرتے۔'' (جامع ترمذی ج۲ ص۱۸۶ حدیث۷۴۶)

جہنّم سے بچاؤ کی ڈھال

(۴) **حضرت** سَیِّدُنا عثمان بن ابو عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: میں نے سرکارِ دوعالم، نُورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم، رسولِ مُحْتَشَم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کو فرماتے سنا، "جس طرح تم میں سے کسی کے پاس لڑائی میں بچاؤ کے لئے ڈھال ہوتی ہے اسی طرح روزہ جہنّم سے تمہاری ڈھال ہے اور ہر ماہ تین دن روزے رکھنا بہترین روزے ہیں۔"

(ابن خُزیمہ ج۳ ص۳۰۱ حدیث۲۱۲۵)

(۵) **ہر** مہینے میں **تین دن کے روزے** ایسے ہیں جیسے دَہر یعنی (ہمیشہ) کا روزہ۔ (صحیح بخاری ج۱ ص۶۴۹ حدیث۱۹۷۵)

(۶) **رَمَضان** کے روزے اور ہر مہینے میں تین دن کے روزے **سینے کی خرابی** کو دُور کرتے ہیں۔ (مُسنَد امام احمد ج۹ ص۳۶ حدیث۲۳۱۳۲)

(۷) **جس** سے ہو سکے ہر مہینے میں **تین روزے** رکھے کہ ہر روزہ دس گناہ مِٹاتا اور گناہ سے ایسا پاک کر دیتا ہے جیسا پانی کپڑے کو۔

(طَبَرانی فی المُعْجَم الکبیر ج۲۵ ص۳۵ حدیث۶۰)

(۸) **جب** مہینے میں **تین روزے** رکھنے ہوں تو 13، 14 اور 15 کو رکھو۔

(سُنَن نَسائی ج۴ ص۲۲۱)

میرے مرنے کی دعائیں مانگتے تھے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ایامِ بیض کے روزوں، نیکیوں اور سنّتوں کا ذِہن بنانے کیلئے تبلیغِ قران و سنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک ''دعوتِ اسلامی'' کا **مَدَنی ماحول** اپنا لیجئے، صِرف دُور دُور سے دیکھنے سے بات نہیں بنے گی، سُنّتوں کی تربیّت کے مَدَنی قافلوں میں **عاشقانِ رسول** کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر کیجئے، رَمَضانُ الْمُبارَک کا **اِجتماعی اعتِکاف** بھی فرمایئے، اِنْ شَآءَ اللہ عزوجل آپ کو وہ رُوحانی سکون مُیَسَّر آئے گا کہ آپ حیران رہ جائیں گے۔ **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول میں آکر کیسے کیسے بگڑے ہوئے لوگ راہِ راست پر آجاتے ہیں اِس کی ایک جھلک مُلاحظہ فرمایئے، چُنانچہ تحصیل ٹھل (بابُ الْاسلام سندھ مَدَنی) کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خُلاصہ ہے کہ میں انتہائی فسادی اور شریر تھا، لڑائی جھگڑا میرا پسندیدہ مشغلہ تھا، میری شرانگیزیوں سے سارا محلّہ تنگ تھا اور گھر والے تو اِس قدر بیزار تھے کہ **میرے مرنے کی دعائیں مانگتے تھے**۔ خوش قسمتی سے کچھ اسلامی بھائیوں نے مجھ پر **اِنفرادی کوشش** کرتے ہوئے مجھے رَمَضانُ الْمُبارَک کے **اِجتماعی اِعتِکاف** کی دعوت پیش کی میں نے مُرُوَّت میں ہاں کر دی۔ جذبہ تو تھا نہیں فَقَط ٹائم پاس کرنے کی غَرَض سے میں رَمَضانُ المبارَک (۱۴۲۰ ھ

1999) میں **میمن مسجد** عطّار آباد کے اندر عاشِقانِ رسول کے ساتھ مُعْتَکِف ہو گیا۔ دَورانِ اِعتِکاف وُضو، غُسل، نَماز کا طریقہ نیز حُقُوقُ اللّٰہ وحُقُوقُ الْعِباد اور احترامِ مسلم کے اَحکام سیکھنے کو ملے، سُنّتوں بھرے پُر سوز بیانوں اور رِقّت انگیز دعاؤں نے مجھے ہلا کر رکھ دیا! بصد نَدامت میں نے سابِقہ گناہوں سے **توبہ** کی، نیکیاں کرنے کی دل میں اُمنگ پیدا ہوئی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں نے عشقِ مصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کی نشانی داڑھی شریف سجالی، سر کو سبز عمامہ شریف کے تاج سے سَرسبز کیا اور لڑائی جھگڑوں کی جگہ **نیکی کی دعوت** کا شیدائی بن گیا۔

آؤ آ کر گناہوں سے توبہ کرو، مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف
رَحمتِ حق سے دامن تم آ کر بھرو، مدنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

"مصطفٰے" کے پانچ حُرُوف کی نسبت سے پیر شریف اور جُمعرات کے روزوں کے مُتَعلِّق 5 اَحادیثِ مُبارَکہ

(1) حضرتِ سیِّدُنا ابوہُریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مَروی ہے، رسولُ اللہ عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم فرماتے ہیں: **پیر** اور **جُمعرات** کو اعمال پیش ہوتے ہیں تو میں پسند کرتا ہوں کہ میرا عمل اُس وَقت پیش ہو کہ میں روزہ دار ہُوں۔ (سُنَنِ ترمذی ج۲ص۱۸۷)

(۲) **اللہ** کے مَحبوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب عَزَّوَجَلَّ و صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم پیر شریف اور جُمعرات کو روزے رکھا کرتے تھے اِس کے بارے میں عَرض کی گئی تو فرمایا، ان دونوں دِنوں میں اللہ تعالٰی ہر مسلمان کی مغفِرت فرماتا ہے مگر وہ دو شخص جنہوں نے باہَم جُدائی کرلی ہے ان کی نِسبت ملائکہ سے فرماتا ہے انہیں چھوڑدو یہاں تک کہ صُلح کرلیں۔ (سُنَن ابنِ ماجہ ج۲ ص۳۴۴ حدیث ۱۷۴۰)

(۳) **اُمُّ الْمُؤمِنِین** حضرتِ سَیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا رِوایَت فرماتی ہیں: میرے سرتاج، صاحِبِ مِعْراج صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم **پیر** اور جُمعرات کو خَیال کرکے **روزہ** رکھتے تھے۔

(ترمذی شریف ج۲ ص۱۸۶ حدیث ۷۴۵)

(۴) **حضرت** سَیِّدُنا اَبُوقَتادَہ رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں، سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار، رسولوں کے سالار، نبیوں کے سردار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم سے **پیر شریف** کے روزے کا سبب دریافت کیا گیا تو فرمایا، اِسی میں میری وِلادت ہوئی، اسی میں مجھ پر (پہلی) وَحْی نازِل ہوئی۔

(صحیح مسلم ص۵۹۱ حدیث ۱۱۶۲)

سُنّت سے مَحَبَّت

حضرت سَیِّدُنا اُسامہ بن زَید رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے غُلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مَروی ہے، فرماتے ہیں کہ سَیِّدُنا اُسامہ بن زَید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سفر میں بھی پیر اور جُمعرات کا روزہ تَرک نہیں فرماتے تھے۔ میں نے ان کی بارگاہ میں عَرض کی کہ کیا وجہ ہے کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اِس بڑی عُمر میں بھی پیر اور جُمعرات کا روزہ رکھتے ہیں؟ فرمایا، رسولُ اللہ عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم پیر اور جُمعرات کا روزہ رکھا کرتے تھے۔ میں نے عَرض کی، یارسولَ اللہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم! کیا وجہ ہے کہ آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم پِیر اور جُمعرات کا روزہ رکھتے ہیں؟ تو ارشاد فرمایا: لوگوں کے اَعمال پِیر اور جُمعرات کو پیش کئے جاتے ہیں۔ (شُعَبُ الایمان ج۳ص ۳۹۲ حدیث ۳۸۵۹)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ان اَحادیثِ مبارَکہ سے معلوم ہوا کہ پِیر شریف اور جُمعرات کو بارگاہِ خُداوندی عَزَّوَجَلَّ میں بندوں کے اعمال پیش کئے جاتے ہیں اور ان دونوں ایّام میں اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنی رَحمت سے

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہٖ وسلم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ صبح اور دس مرتبہ شام دُرُود پاک پڑھا اُسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

مسلمانوں کی **مغفرت** فرما دیتا ہے۔ مگر آپس میں کسی دُنیوی سبب سے جُدائی کر ڈالنے والوں کو نہیں بخشا جاتا۔ واقعی یہ بے حد تشویش کی بات ہے۔ آج کے دَور میں شاید ہی کوئی **کینے** سے محفوظ ہو۔ دل کی چُھپی ہوئی دشمنی کو کِینہ کہتے ہیں لہٰذا ہمیں غور کر کے جس جس مسلمان کا دل میں **کینہ** بیٹھ گیا ہو اُس کو دور کرنا چاہئے۔ خصوصاً **خاندانی جھگڑے** ہوں تو خود آگے بڑھ کر صُلح کی ترکیب بنانی چاہئے، **اِخلاص** کے ساتھ کامل کوشش کے باوُجود بھی اگر جدائی خَتم کرنے میں ناکامی ہوئی تو پہل کرنے والا اِن شاءَ اللہ عزّوجلّ بَری ہو جائیگا۔ بہر حال **پیر شریف** اور **جُمعرات** کو ہمارے میٹھے میٹھے آقا صلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم روزہ رکھا کرتے تھے۔ **پیر شریف کے روزے کا ایک سبب اپنی وِلادت بھی بتایا، گویا سرکار** صلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم **ہر پیر شریف کو روزہ رکھ کر اپنا یومِ وِلادت منایا کرتے تھے۔**

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

”جنّت“ کے تین۳ حُرُوف کی نسبت سے بُدھ اور جُمعرات کے روزوں کے 3 فضائل

(۱) **حضرتِ** سیِّدُنا عبدُ اللہ ابنِ عبّاس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے رِوایَت ہے **اللہ** کے پیارے رسول، رسولِ مقبول، سیِّدہ آمِنہ کے گلشن کے مہکتے پھول عزّوجلّ وصلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم ورضی اللہ تعالٰی عنہا کا فرمانِ بِشارت نشان ہے،

جو بُدھ اور جُمعرات کو روزے رکھے اُس کے لئے جہنّم سے آزادی لکھ دی جاتی ہے۔ (ابو یعلٰی ج۵ص۱۱۵حدیث۵۶۱۰)

۲ حضرت سیِّدُنا مُسلِم بن عُبَیْدُ اللہ قُرَشی رضی اللہ تعالٰی عنہ اپنے والِد مُکَرَّم رضی اللہ تعالٰی عنہ سے رِوایَت کرتے ہیں کہ اُنہوں نے بارگاہِ رِسالت صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم میں یا تو خود عَرض کی یا کسی اور نے دریافت کیا، یارسولَ اللہ عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم میں ہمیشہ روزہ رکھوں؟ سرکار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم خاموش رہے۔ پھر دُوسری مرتبہ عَرض کی، پھر خاموشی اختیار فرمائی۔ تیسری بار پوچھنے پر اِسْتِفسار فرمایا کہ روزے کے مُتَعَلِّق کس نے سُوال کیا؟ عَرض کی، میں نے یانبیَّ اللہ عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم! تو جواباً ارشاد فرمایا، بے شک تجھ پر تیرے گھر والوں کا حق ہے تُو رَمَضان اور اس سے مُتَّصِل مہینے (شوّال) اور ہر بدھ اور جُمعرات کو روزہ رکھ کہ اگر تُو ایسا کریگا تو گویا تُو نے ہمیشہ کے روزے رکھے۔ (شُعَبُ الایمان ج۳ص۳۹۵حدیث۳۸۶۸)

۳ "جس نے رَمَضان، شوّال، بدھ اور جُمعرات کا روزہ رکھا تو وہ داخِلِ جنّت ہوگا۔" (السنن الکبریٰ للنسائی ج۲ص۱۴۷حدیث۲۷۷۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

"کَرَم" کے تین ۳ حُرُوف کی نِسبت سے بدھ جُمعرات اور جُمعہ کے روزوں کے 3 فضائل

(۱) **حضرت** سیِّدُنا عبداللہ ابنِ عبّاس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے رِوایَت ہے، سُلطانِ دو ۲ جہان، رَحْمتِ عالَمِیان صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ جنّت نِشان ہے، جس نے **بدھ، جُمعرات و جُمُعہ** کو روزے رکھے اللہ تعالیٰ اُس کیلئے جنّت میں ایک مکان بنائے گا جس کا باہر کا حصّہ اندر سے دِکھائی دیگا اور اندر کا باہر سے۔ (مجمع الزوائد ج۳ ص۴۵۲ حدیث ۵۲۰۴)

(۲) **حضرت** سیِّدُنا اَنَس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رِوایَت ہے کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اُس کیلئے (یعنی **بدھ، جُمعرات و جُمُعہ** کے روزے رکھنے والے کیلئے جنّت میں) موتی اور یاقوت و زَبَرجد کا **مَحَل** بنائے گا۔ اور اُس کیلئے دوزخ سے بَراءَت (یعنی آزادی) لکھ دی جائے گی۔ (شُعَبُ الایمان ج۳ ص۳۹۷ حدیث ۳۸۷۳)

(۳) **حضرت** سیِّدُنا عبداللہ ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی رِوایَت میں ہے، جو اِن تین ۳ دِنوں کے روزے رکھے پھر جُمعہ کو تھوڑا یا زیادہ تصدُّق (یعنی خیرات) کرے تو جو گناہ کئے ہیں بَخش دیئے جائیں گے اور ایسا ہو جائیگا جیسے اُس دِن کہ اپنی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا تھا۔

(طَبَرانی کبیر ج۱۲ ص۲۶۶ حدیث ۱۳۳۰۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

"یانُور" کے پانچ حُرُوف کی نسبت سے جُمُعہ کے روزوں کے مُتَعَلِّق 5 فضائل

(۱) **سرکار** مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، فیض گنجینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ باقرینہ ہے: "جس نے **جُمُعہ** کا روزہ رکھا تو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اسے آخِرت کے دَس دِنوں کے برابر اَجر عطا فرمائے گا اور ان کی تعداد ایّامِ دُنیا کی طرح نہیں ہے۔" (شُعَبُ الایمان ج۳ ص۳۹۳ حدیث ۳۸۶۲)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آخِرت کا ایک دن دنیا کے **ایک ہزار برس** کے برابر ہے۔ یعنی **جُمُعہ** کو روزہ رکھنے والے کو **دس ہزار سال** کے روزوں کا ثواب مِلتا ہے مگر تنہا **جُمُعہ** کا روزہ نہ رکھا جائے اس کے ساتھ **جُمعرات یا ہفتہ** ملا لینا چاہئے۔ (تنہا جُمعہ کا روزہ رکھنے کی مُمانَعت کی روایت آگے آرہی ہے۔)

(۲) **حضرت** سَیِّدُنا ابو اُمامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مَروی ہے کہ مدینے کے تاجْوَر، شفیعِ روزِ مَحشر، محبوبِ ربِّ اکبر عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ رُوح پرور ہے: "جس نے **جُمُعہ** ادا کیا (یعنی نمازِ جُمعہ ادا کی) اور اِس دِن کا **روزہ** رکھا اور مریض کی عِیادت کی اور جنازے کے ساتھ گیا اور نِکاح کی گواہی دی تو اُس کیلئے جنّت واجِب ہوگئی۔"

(طَبَرانی کبیر ج۸ ص۹۷ حدیث ۷۴۸۴)

۳ **حضرت** سَیِّدُنا ابُوہُریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مَروی ہے، رسولُ اللہ عَزَّوَجَلَّ وَ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ''جس نے روزے کی حالت میں یومِ **جُمُعہ** کی صُبح کی اور مریض کی عِیادت کی اور جنازے کے ساتھ گیا اور صَدَقہ کیا تو اُس نے اپنے لئے جنّت واجِب کرلی۔''

(شُعَبُ الْایمان ج۳ص۳۹۴ حدیث ۳۸٦٤)

۴ **حضرت** سَیِّدُنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مَروی ہے کہ رسولُ اللہ عَزَّوَجَلَّ وَ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نے فرمایا: جس نے بروزِ **جُمُعہ** روزہ رکھا اور مریض کی عِیادت کی اور مسکین کو کھانا کھلایا اور جنازے کے ہمراہ چلا تو اُسے چالیس سال کے گُناہ لاحِق نہ ہوں گے۔

(شُعَبُ الْایمان ج۳ص۳۹۴ حدیث ۳۸٦٥)

۵ **حضرت** سَیِّدُنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، سرکارِ مدینہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم بَہُت کم **جُمُعہ** کا روزہ ترک فرماتے تھے۔

(شُعَبُ الْایمان ج۳ص۳۹۴ حدیث ۳۸٦٥)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جس طرح **عاشُوراء** کے روزے کے پہلے یا بعد میں ایک روزہ رکھنا ہے اِسی طرح **جُمُعہ** میں بھی کرنا ہے، کیوں کہ خُصُوصیّت کے ساتھ تنہا **جُمُعہ** یا صِرف ہفتہ کا روزہ رکھنا مکروہِ تنزیہی (یعنی ناپسندیدہ)

ہے۔ہاں اگر کسی مخصوص تاریخ کو **جُمُعہ** یا ہفتہ آگیا تو تنہا **جُمُعہ** یا ہفتہ کا روزہ رکھنے میں کراہت نہیں۔ مثلاً ۱۵ شعبانُ المُعظَّم، ۲۷ رَجَبُ المُرَجَّب وغیرہ۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

"فُضُل" کے ۳ تین حُرُوف کی نسبت سے تنہا جُمُعہ کا روزہ رکھنے کی مُمانَعَت کی 3 رِوایت

(۱) **حضرت** سیِّدُنا ابُوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رِوایت کرتے ہیں، میں نے تاجدارِ مدینۂ منوَّرہ، سردارِ مکّۂ مُکرَّمہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کو فرماتے ہوئے سُنا، تم میں سے کوئی ہرگز **جُمُعہ** کا روزہ نہ رکھے مگر یہ کہ اس کے پہلے یا بعد میں ایک دن مِلالے۔"

(صحیح بخاری ج۱ ص۶۵۳ حدیث ۱۹۸۵)

(۲) **حضرت** سیِّدُنا ابُوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبیِّ کریم، رءُوفٌ رَّحیم علیہ اَفضَلُ الصَّلٰوۃِ وَالتَّسلیم سے رِوایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: راتوں میں سے شبِ **جُمُعہ** کو قِیام کیلئے خاص نہ کرو اور نہ ہی دنوں کے دوران **یومِ جُمُعہ** کو روزے کے ساتھ خاص کرو مگر یہ کہ تم ایسے روزے میں ہو جو تمہیں رکھنا ہو۔

(صحیح مسلم ص۵۷۶ حدیث ۱۱۴۴)

۳ **حضرت** سیِّدُ نا عامِر بن لَدُین اَشْعَری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رِوایت ہے کہ میں نے رسولُ اللہ عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کو فرماتے ہوئے سُنا، ''**جُمُعہ** کا دِن تمہارے لئے **عید** ہے اِس دن روزہ مت رکھو مگر یہ کہ اس سے پہلے یا بعد میں بھی **روزہ** رکھو۔

(اَلتَّرغیب وَالتَّرہیب ج۲ ص ۸۱ حدیث ۱۱)

اِن تینوں احادیث سے معلوم ہوا کہ تنہا **جُمُعہ** کا روزہ نہ رکھنا چاہیے۔ ہاں اگر کوئی خاص وجہ ہو مَثَلاً **۲۷** رَجَبُ المرجب **جُمُعہ** کو ہوگئی تو اب رکھنے میں حَرَج نہیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ہفتہ اور اتوار کے روزے

حضرت سیِّدَتُنا اُمِّ سَلَمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مَروی ہے کہ رسولُ اللہ عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم **ہفتہ** اور **اتوار** کا روزہ رکھا کرتے اور فرماتے، ''یہ دونوں (ہفتہ اور اتوار) مُشرِکین کی عید کے دِن ہیں اور میں چاہتا ہوں کہ ان کی مخالفت کروں''۔

(ابنِ خُزَیمہ ج۳ ص ۳۱۸ حدیث ۲۱۶۷)

تنہا **ہفتہ** کا روزہ رکھنا مَنع ہے۔ چُنانچہ حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن بُسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی بہن رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے رِوایت کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ عَزَّوَجَلَّ

وَصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا: "ہفتے کے دن کا روزہ فرض روزوں کے علاوہ مت رکھو۔ حضرتِ سیِّدُنا امام ابوعیسیٰ **ترمذی** رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حَسَن ہے اور یہاں مُمانَعت سے مُراد کسی شخص کا ہفتے کے روزے کو خاص کرلینا ہے کہ یہودی اُس دن کی تعظیم کرتے ہیں۔

(جامع ترمذی ج۲ ص۱۸٦ حدیث ۷٤٤)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمّد

"مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰہ" کے بارہ حُرُوف کی نسبت سے روزۂ نَفل کے 12 مَدَنی پھول

۱ **ماں** باپ اگر بیٹے کو **نَفل روزے** سے اِس لئے منع کریں کہ بیماری کا اندیشہ ہے تو والِدَین کی اطاعت کرے۔ (رَدُّالمُحتار ج۳ ص٤١٦)

۲ **شوہر** کی اجازت کے بغیر بیوی **نَفل روزہ** نہیں رکھ سکتی۔

(دُرِّمُختار، رَدُّالمُحتار ج۳ ص٤١٥)

۳ **نَفل روزہ** قَصداً شُروع کرنے سے پورا کرنا واجِب ہو جاتا ہے اگر توڑے گا تو قضاء واجِب ہوگی۔ (دُرِّمُختار ج۳ ص٤١١)

٤ **نَفل روزہ** جان بوجھ کر نہیں توڑا بلکہ بلا اختیار ٹوٹ گیا مَثَلاً عورت کو روزہ کے دَوران حَیض آ گیا تو روزہ ٹوٹ گیا مگر قضاء واجِب ہے۔

(دُرِّمُختار ج۳ ص٤١٢)

۵ **نَفْل روزہ** بلا عُذر توڑنا ناجائز ہے۔ مہمان کے ساتھ اگر میزبان نہ کھائے گا تو اُسے یعنی مہمان کو ناگوار گزرے گا۔ یا **مہمان** اگر کھانا نہ کھائے تو **میزبان** کو اَذِیَّت ہوگی تو **نَفْل روزہ** توڑنے کیلئے یہ عُذر ہے، بشرطیکہ یہ بھروسہ ہو کہ اس کی قَضاء رکھ لیگا اور یہ بھی شَرط ہے کہ ضَحْوَۂ کُبریٰ سے پہلے توڑے بعد کو نہیں۔ (دُرِّمُختار، رَدُّالْمُحتار ج ۳ ص ۴۱۳)

۶ **والِدَین** کی ناراضگی کے سبب عَصر سے پہلے تک **نَفْل روزہ** توڑ سکتا ہے۔ بعدِ عَصر نہیں۔ (دُرِّمُختار، رَدُّالْمُحتار ج ۳ ص ۴۱۴)

۷ **اگر** کسی اسلامی بھائی نے دعوت کی تو ضَحْوَۂ کُبریٰ سے قَبل **روزہ نفل** توڑ سکتا ہے مگر قضاء واجِب ہے۔ (دُرِّمُختار ج ۳ ص ۴۱۴)

۸ **اِس** طرح نِیّت کی کہ ''کہیں دعوت ہوئی تو روزہ نہیں اور نہ ہوئی تو ہے۔'' یہ نِیّت صحیح نہیں، بہر حال روزہ دار نہیں۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۱۹۵)

۹ **مُلازِم** یا مزدور اگر **نفلی روزہ** رکھیں تو کام پورا نہیں کر سکتے تو ''مُستاجِر'' (یعنی جس نے مُلازَمت یا مزدوری پر رکھا ہے) کی اجازت ضَروری ہے۔ اور اگر کام پورا کر سکتے ہیں تو اجازت کی ضَرورت نہیں۔[1] (دُرِّمُختار ج ۳ ص ۴۱۶)

---

[1] ملازمت کے متعلق بہترین معلومات کیلئے مکتبۃ المدینہ کا شائع کردہ صرف 16 صَفْحات کا رسالہ ''ملازمین کے 21 مَدَنی پھول'' کا ضَرور مطالعہ فرمائیے۔

(۱۰) **حضرت** سیّدُنا داوٗد علیٰ نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام ایک دن چھوڑ کر ایک دن روزہ رکھتے تھے۔ اس طرح روزے رکھنا "صومِ داوٗدی" کہلاتا ہے اور ہمارے لئے یہ افضل ہے۔ جیسا کہ **رسولُ الله** عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا: **افضل روزہ میرے بھائی داوٗد** (علیہ السلام) کا روزہ ہے کہ وہ ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دِن نہ رکھتے اور دشمن کے مقابلے سے فرار نہ ہوتے تھے"۔

(جامع ترمذی ج۲ ص۱۹۷ حدیث۷۷۰)

(۱۱) **حضرت** سیّدُنا سُلیمان عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام تین دن مہینے کے شُروع میں، تین دن وَسْط میں اور تین دن آخر میں روزہ رکھا کرتے تھے اور اس طرح مہینے کے اَوائل، اَوَاسِط اور اَواخر میں روزہ دار رہتے تھے۔

(کَنْزُالْعُمّال ج۸ ص۳۰۴ حدیث۲۴۶۲۴)

(۱۲) **سارا** سال روزے رکھنا مکروہِ تنزیہی ہے۔ (دُرِّمُختار ج۳ ص۳۳۷)

یاربِّ مصطفیٰ عَزَّوَجَلَّ و صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم ہمیں زندگی، صحت اور فرصت کو غنیمت جانتے ہوئے خوب خوب **نفلی روزے** رکھنے کی سعادت عطا فرما، انہیں قبول بھی کر اور ہماری اور ہمارے میٹھے میٹھے

محبوب صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم کی ساری اُمّت کی مغفرت فرما۔

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

روزی کا ایک سبب

نبیِّ کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم کی حیاتِ ظاہری کے دَورِ اقدس میں دو[2] بھائی تھے، جن میں ایک آپ صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم کی خدمتِ بابَرَکت میں (علمِ دین سیکھنے کے لیے) حاضِر ہوتا، (ایک روز) کاریگر بھائی نے سرکار صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم سے اپنے بھائی کی شکایت کی (یعنی اس نے سارا بوجھ مجھ پر ڈال دیا ہے، اس کو میرے کام کاج میں ہاتھ بٹانا چاہیے) تو مدینے کے سلطان، رَحمتِ عالَمِیان، سروَرِ ذیشان صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم نے فرمایا: لَعَلَّكَ تُرْزَقُ بِهٖ یعنی شاید! "تجھے اس کی بَرَکت سے روزی مل رہی ہے۔"

(سُنَنُ الترمذی حدیث ۲۳۴۵، ص۱۸۸۷ و اشعۃ اللمعات، ج ٤، ص ٢٦٢)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ؕ

"رَمَضَانُ الْمُبَارَك" کے بارہ ۱۲ حُرُوف کی نسبت سے روزہ داروں کی 12 حکایات

اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:۔

لَقَدْ كَانَ فِيْ قَصَصِهِمْ عِبْرَةٌ لِّاُولِي الْاَلْبَابِ ؕ (پ ۱۳ یوسف ۱۱۱)

ترجمۂ کنز الایمان: بے شک ان کی خبروں (حکایات) سے عقلمندوں کی آنکھیں کھلتی ہیں۔

سرکارِ دو ۲ جہان صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ مغفرت نشان ہے، جو میری مَحبَّت اور میری طرف شوق کی وجہ سے مجھ پر ہر دن اور ہر رات کو **تین ۳ تین ۳** بار دُرُود شریف پڑھے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ پر حق ہے کہ وہ اِس کے اُس دن اور اُس رات کے گناہ بخش دے۔ (اَلْمُعْجَمُ الْکبیر ج ۱۸ ص ۳۶۱ حدیث ۹۲۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۱) گرمیوں کا روزہ

حَجّاج بن یوسُف ایک مرتبہ دَورانِ سفرِ حج مکّۂ معظّمہ و مدینۂ منوّرہ زادھُمَا اللّٰہُ شَرَفاً وَّ تعظِیماً کے درمیان ایک منزِل میں اُترا اور دوپہر کا کھانا تیّار کروایا اور اپنے حاجِب (یعنی چوبدار) سے کہا کہ کسی مہمان کو لے آوٴ۔ حاجِب خیمہ سے باہر نِکلا تو اُسے ایک **اَعْرابی** لیٹا ہوا نظر آیا، اِس نے اُسے جگایا اور کہا، چلو تمہیں امیر حَجّاج بُلا رہے ہیں۔ اَعْرابی آیا تو حَجّاج نے کہا، میری دعوت قَبول کرو اور ہاتھ دھو کر میرے ساتھ کھانا کھانے بیٹھ جاوٴ۔ **اَعْرابی** بولا: مُعاف فرمایئے! آپ کی دعوت سے پہلے میں آپ سے بہتر ایک **کریم** کی دعوت قَبول کر چکا ہوں۔ حَجّاج نے کہا، وہ کس کی؟ وہ بولا: **اللّٰہ** تعالیٰ کی جس نے مجھے **روزہ** رکھنے کی دعوت دی اور میں **روزہ** رکھ چکا ہوں۔ حَجّاج نے کہا، اتنی سخت گرمی میں **روزہ**؟ اَعْرابی نے کہا، ہاں! قِیامت کی سخت ترین گرمی سے بچنے کیلئے۔ حَجّاج نے کہا، آج کھانا کھالو اور یہ **روزہ** کل رکھ لینا۔ **اَعْرابی** بولا، کیا آپ اِس بات کی ضَمانت دیتے ہیں کہ میں کل تک زندہ رہوں گا! حَجّاج نے کہا یہ بات تو نہیں۔ اَعْرابی بولا، تو پھر وہ بات بھی نہیں۔ یہ کہا اور چل دیا۔ (رَوضُ الرّیاحِین ص ۲۱۲) **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفرت ہو۔**

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندے کسی دُنیوی حاکِم کے رُعب میں نہیں آتے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ جو لوگ یہاں کی گرمی برداشت کر کے **روزہ** رکھتے ہیں وہ کل قیامت کی ہولناک گرمی سے محفوظ رہیں گے۔ **اِن شاءَ اللہ** عَزَّوَجَلَّ

(۲) شیطان کی پریشانی

ایک بُزُرگ رَحْمۃُ اللہ تعالٰی علیہ نے مسجِد کے دروازے پر شیطان کو حیران وپرِیشان کھڑے ہوئے دیکھ کر پوچھا، کیا بات ہے؟ شیطان نے کہا، اندر دیکھئے۔ اُنہوں نے اندر دیکھا تو ایک شَخْص **نَماز** پڑھ رہا تھا اور ایک آدَمی مسجِد کے دروازے کے پاس سورہا تھا۔ شیطان نے بتایا کہ وہ جو اندر نَماز پڑھ رہا ہے اُس کے دل میں وَسوَسہ ڈالنے کیلئے میں اندر جانا چاہتا ہوں لیکن جو دروازے کے قریب سو رہا ہے، یہ **روزہ دار** ہے، یہ سویا ہوا روزہ دار جب سانس باہَر نکالتا ہے تو اُس کی وہ سانس میرے لئے شُعلہ بن کر مجھے اندر جانے سے روک دیتی ہے۔

(اَلرَّوْضُ الْفَائِق مصری ص ۳۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! شیطان کے وار سے بچنے کے لئے **روزہ** ایک زبردست ڈھال ہے۔ روزہ دار اگرچہ سورہا ہے مگر اس کی سانس شیطان کیلئے گویا تلوار ہے۔ معلوم ہوا روزہ دار سے شیطان بڑا گھبراتا ہے، شیطان چُونکہ ماہِ رَمَضانُ المُبارَک میں قید کرلیا جاتا ہے اِس لئے وہ جہاں بھی اور جب بھی روزدار کو دیکھتا ہے پریشان ہوجاتا ہے۔

(۳) نِرالا کفّارہ

ایک صَحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بارگاہِ نَبَوی صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم میں حاضِر ہوئے اور عَرْض کی، یارسولَ اللہ عَزَّوَجَلَّ وصلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم! میں نے رَمَضان کے روزہ کی حالت میں (قَصْداً) اپنی عورَت سے ''قُربَت'' کی، میں ہلاک ہوگیا، فرمایئے! اب میں کیا کروں؟ سرکارِ نامدار صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم نے فرمایا: غلام آزاد کرسکتے ہو؟ عَرْض کی، نہیں یا رسولَ اللہ عَزَّوَجَلَّ وصلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم! فرمایا، کیامُتَواتَر دُو ماہ کے (یعنی لگاتار ساٹھ) روزے رکھ سکتے ہو؟ عَرْض کی، نہیں یارسولَ اللہ عَزَّوَجَلَّ وصلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم! فرمایا، ساٹھ مِسکینوں کو کھانا کھلا سکتے ہو؟ عَرْض کی، یا رسولَ اللہ عَزَّوَجَلَّ وصلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم! یہ بھی نہیں کرسکتا۔ اتنے میں بارگاہِ رسالت صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم میں کسی نے کچھ

کھجوریں ہدِیّۃً حاضِر کیں۔ سرکارِ نامدار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نے وہ ساری کھجوریں اُس صَحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو عطا فرمادیں اور فرمایا، انہیں خیرات کردو، تمہارا **کفّارہ** ادا ہوجائے گا۔ وہ بولے، **یا رسولَ اللہ** عَزَّوَجَلَّ وَصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم! **مدینہ** بھر میں مجھ سے بڑھ کر کوئی مُحتاج نہیں۔ **سرکارِ نامدار** صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم سُن کر ہنسے یہاں تک کہ دَندانِ مُبارَک چمکنے لگے اور رَحمت کے پھول جَھڑنے لگے، الفاظ کچھ یوں ترتیب پائے یعنی فرمایا، **فَاَطْعِمْهُ اَهْلَكَ** یعنی پس اپنے گھر والوں کو ہی کِھلادے۔ (تیرا کفّارہ ادا ہوجائے گا) (صحیح البخاری ج ۴ ص ۳۴۱ حدیث ۶۸۲۲) **اللہ** عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔**

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کسی صَحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بتقاضائے بَشَرِیَّت اگر کوئی لَغزِش واقِع ہو بھی جاتی تو وہ فوراً اُس کا تدارُک فرماتے۔ اور مُعافی کیلئے بارگاہِ رِسالت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم میں حاضِر ہوجاتے۔ اِس لئے کہ ان کا ایمان تھا کہ رِضائے الٰہی عَزَّوَجَلَّ اِسی دَرِ پاک سے حاصِل ہوسکتی ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ صَحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کا یہ عقیدہ تھا کہ سرکارِ نامدار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ

والہٖ وسلّم مالِک و مختار ہیں اور شَرِیْعَت انہیں کے ارشادات کا نام ہے۔ اِسی لئے تو سرکارِ آبرودار صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کے اِسْتِفْسار پر کہ غلام آزاد کرسکتے ہو؟ ساٹھ دِن کے لگاتار روزے رکھ سکتے ہو؟ ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا سکتے ہو؟ وہ صَحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہی کہتے رہے کہ نہیں یارسولَ اللہ عزَّوَجلَّ وصلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم گویا ان کا ایمان تھا کہ سرکار صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم **کفّارہ** کی ان تینوں قسموں کے سوا اگر چاہیں تو میرے لئے کوئی چوتھی قسم کا **کفّارہ** بھی ارشاد فرما سکتے ہیں۔ چُنانچہ سرکارِ عالی وَقار صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم نے بھی اپنے مُختار ہونے پر اپنی مُہرِ تصدیق یوں ثَبت فرمادی کہ گویا جاؤ تمہارے لئے ہم **کفّارہ** یہ مقرّر فرماتے ہیں کہ بجائے کچھ دینے کے لے جاؤ۔ جیسا کہ اُس صَحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ عَرض کی کہ **مدینہ** بھر میں میرے برابر کوئی محتاج نہیں۔ تو فرمایا کہ اچّھا جاؤ اپنے گھر والوں ہی کو کِھلا دو۔ تمہارا **کفّارہ** ادا ہو جائے گا۔ گویا جہاں سارے مسلمانوں کے لئے جان بُوجھ کر رَمَضانُ المُبارَک کا روزہ توڑنے کا **کفّارہ** (جب کہ کفّارے کی شرائط پائی جائیں) یہ ہے کہ غُلام آزاد کرے اس کی اِستِطاعت نہ ہو تو مُتَواتِر ساٹھ روزے رکھے اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو ساٹھ مِسکینوں کو کھانا کھلائے۔ وہاں اُس صَحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کیلئے سرورِ عالَم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم نے **کفّارہ** یہ مقرّر فرمایا کہ تم بجائے کچھ دینے کے

ہماری جناب سے لے جاؤ اور بجائے کسی پر خرچ کرنے کے اپنے اہلِ خانہ پر ہی صَرف کردو۔ یہ ہے سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی بارگاہِ بیکس پناہ۔

یہ وہی ہیں جو بَخش دیتے ہیں
کون اِن جُرموں پر سزا نہ کرے

(حدائقِ بخشش)

(٤) صدّیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی سخاوت

اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرتِ سیِّدَتُنا عائِشہ صِدّیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بے حد سخی تھیں۔ حضرتِ سیِّدُنا عُروہ بن زُبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ اُمُّ الْمُؤمِنِین رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے **ستّر ہزار دَراہم** (۷۰۰۰۰) راہِ خُدا عَزَّوَجَلَّ میں تقسیم کر دیئے حالانکہ ان کی قمیص مُبارَک میں پیوند لگا ہوا تھا اور ایک دَفعہ حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن زُبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ان کی خدمت میں **ایک لاکھ دَراہم** بھیجے تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے وہ سب دِرہم ایک ہی روز میں راہِ خُدا عَزَّوَجَلَّ میں تقسیم کر دیئے اور اُس روز آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا خود روزہ سے تھیں۔ شام کے وَقْت باندی نے عرض کی، کیا ہی اچھا ہوتا کہ ایک دِرہَم روٹی کیلئے رکھ لیتیں۔ تو فرمایا، مجھے یاد نہیں رہا، یاد رہتا تو بچالیتی۔ (مَدارِجُ النُّبوّت ج۲ ص ٤٧٣) **اللہ** عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفرت ہو۔**

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اُمُّ الْمُؤمِنِین رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے وُسعت کے باوُجود اپنی زندگی نہایت سادہ اور زاہدانہ گزاردی اور جو دولت بھی حاضِر ہوئی آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے راہِ خُدا عَزَّوَجَلَّ میں تقسیم فرمادی یہاں تک کہ **لاکھ دِرہم** آئے وہ بھی لُٹا دیئے اور **روزہ** اِفطار کرنے کیلئے بھی کوئی اہتمام نہ فرمایا اور ایک ہم ہیں کہ اگر کبھی **نَفْل روزہ** رکھ بھی لیں تو ہمیں **اِفطار** کے وَقت ہمہ اقسام کے پھل فُروٹ، کباب، سموسے، ٹھنڈا ٹھنڈا شربت اور نہ جانے کیا کیا چاہئے۔ بہر حال ہمیں اُمُّ الْمُؤمِنِین سَیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے نقشِ قدم پر چلنا چاہئے اور دولت سے اِس قَدَر مَحَبَّت نہ رکھنی چاہئے کہ راہِ خُدا عَزَّوَجَلَّ میں خَرچ کرنے کے مُعامَلے میں دل تنگ ہو۔ حُبِّ دنیا سے پیچھا چُھڑانے اور آخِرت بہتر بنانے کیلئے **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول سے وابَستہ رہنا بے حد مُفید ہے۔ جب بھی آپ کے عَلاقے میں دعوتِ اسلامی کے **عاشِقانِ رسول** کا مَدَنی قافِلہ تشریف لائے اُن کی خدمت میں حاضِر ہو کر ضَرور فَیضیاب ہوں کہ اچّھی نیّت کے ساتھ راہِ خدا عزوجل کے مُسافِروں کی زِیارت کارِ ثوابِ آخِرت ہے اور اُن کی صُحبت باعِثِ حُصُولِ جنّت ہے۔ آپ کو ایک بگڑے ہوئے نوجوان کا واقِعہ سُناتا ہوں جو مَدَنی قافلے کے

عاشِقانِ رسول کی زیارت کیلئے حاضِر ہوا تو اس کی زندگی میں مَدَنی انقِلاب برپا ہو گیا! چُنانچِہ

عاشِقانِ رسول سے مُلاقات کی بَرَکات

شہر قُصُور (پنجاب، پاکستان) کے ایک نوجوان اِسلامی بھائی کی تحریر بِالتَّصَرُّف پیش کرتا ہوں: میں اُن دِنوں میٹرک کا طالِبِ عِلْم تھا، بُری صُحبت کے باعِث گناہوں بھری زندگی گزار رہا تھا، مزاج بے حد غُصیلا تھا اور بد تمیزی کی نَوبت اِس حد تک پُہُنچ چکی تھی کہ والِد کُجا دادا اور دادی کے سامنے بھی قینچی کی طرح زَبان چلاتا تھا۔ ایک روز تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** کا ایک مَدَنی قافِلہ ہمارے مَحَلّے کی مسجِد میں حاضِر ہوا، خدا عَزَّوَجَلَّ کا کرنا ایسا ہوا کہ میں **عاشِقانِ رسول** سے ملاقات کیلئے پُہنچ گیا۔ ایک باعمامہ اسلامی بھائی نے **اِنفِرادی کوشش** کرتے ہوئے مجھے **دَرْس** میں شرکت کی دعوت پیش کی، میں ان کے ساتھ بیٹھ گیا۔ اُنہوں نے **دَرْس** کے بعد مجھے بتایا کہ چند ہی روز بعد مدینۃُ الْاَولیاء ملتان شریف میں **دعوتِ اسلامی کا تین**۳ **روزہ بینَ الْاَقوامی سنّتوں بھرا اجتماع** ہو رہا ہے آپ بھی شرکت کر لیجئے۔ ان کے **دَرْس** نے مجھ پر بَہُت اچّھا اثر کیا تھا لہٰذا میں اِنکار نہ کر سکا۔ یہاں تک کہ میں اجتماع (ملتان) میں

حاضِر ہو گیا۔ وہاں کی رونقیں اور بَرَکتیں دیکھ کر میں حیران رَہ گیا، وہاں ہونے والے آخِری بیان **"گانے باجے کی ہولناکیاں"** سُن کر تھرّا اُٹھا اور آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ میں گناہوں سے توبہ کر کے اُٹھا اور دعوتِ اسلامی کے **مَدَنی ماحول** سے وابستہ ہو گیا۔ میری **مَدَنی ماحول** سے وابستگی سے ہمارے گھر والوں نے اطمینان کا سانس لیا، دعوتِ اسلامی کے **مَدَنی ماحول** کی بَرَکت سے مجھ جیسے بگڑے ہوئے بداَخلاق نوجوان میں مَدَنی انقلاب کی وجہ سے **مُتأَثِّر** ہو کر میرے بڑے بھائی نے بھی داڑھی رکھنے کے ساتھ ساتھ عمامہ شریف کا تاج بھی سجالیا۔ میری ایک ہی بہن ہے۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ اُس نے بھی **مَدَنی بُرقع** پہن لیا، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ گھر کا ہر فرد سلسلۂ عالیہ قادِریہ رضویہ میں داخِل ہو کر سرکارِ غوثِ اعظم علیہ رحمۃُ اللہ الاکرم کا مُرید ہو گیا۔ اور مجھ پر **اللہ** عزوجل نے ایسا کرم فرمایا کہ میں نے قراٰنِ پاک حِفظ کرنے کی سعادت حاصِل کر لی اور درسِ نظامی (عالم کورس) میں داخِلہ لے لیا اور یہ بیان دیتے وقت **دَرَجۂ ثالِثہ** یعنی تیسری کلاس میں پہنچ چکا ہوں۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی کاموں کے تعلُّق سے **علاقائی قافِلہ ذِمّہ دار** ہوں۔ میری نیّت ہے کہ **اِنْ شَآءَ اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ شعبانُ المعظم ۱۴۲۷ ھ سے یکمشت **12 ماہ کیلئے مَدَنی قافِلوں** میں سفر کروں گا۔

دل پہ گر زنگ ہو، سارا گھر تنگ ہو، ہو گا سب کا بھلا، قافلے میں چلو

ایسا فیضان ہو، حفظ، قران ہو، کر کے ہمت ذرا، قافلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۵) ٹھنڈا پانی

حضرت سیِّدُنا سَری سَقطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا **روزہ تھا**۔ طاق میں پانی ٹھنڈا ہونے کیلئے آبخورہ (یعنی کُوزہ) رکھ دیا تھا، نمازِ عصر کے بعد مُراقبہ میں تھے، حُورانِ بہشت نے یکے بعد دیگرے سامنے سے گُزرنا شُروع کیا۔ جو سامنے آتی اُس سے دریافت فرماتے، تُو کس کے لئے ہے؟ وہ کسی ایک بندۂ خُدا کا نام لیتی۔ ایک آئی، اُس سے بھی یِہی پوچھا تو اُس نے کہا: ''اُس کیلئے ہوں جو **روزہ** میں پانی ٹھنڈا ہونے کو نہ رکھے۔'' فرمایا: ''اگر تُو سچ کہتی ہے تو اِس کوزہ کو گرادے''، اُس نے گرادیا۔ اِس کی آواز سے آنکھ کُھل گئی۔ دیکھا تو وہ آبخورہ (کُوزہ) ٹوٹا پڑا تھا۔ (الملفوظ حصّہ اوّل ص ۱۲۴) **اللہ** عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔** امین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا، آخِرت کی اَبدی راحتیں اور

فرمانِ مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم: جب تم رسولوں (علیہم السلام) پر دُرُود پاک پڑھو تو مجھ پر بھی پڑھو، بے شک میں تمام جہانوں کے رب کا رسول ہوں۔

نِعمتیں پانے کیلئے اپنے نَفس کو قابو کر کے دنیا کی لَذّتوں کو ٹھوکر مارنی پڑتی ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ والے اپنے نَفس کو بَہُت مارتے تھے۔ چُنانچِہ ایک **بُزُرگ** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے سَخت گرمی کے دِنوں میں دوپہر کے وَقت ایک شَخص کو دیکھا کہ **بَرف** لئے جارہا ہے، دل میں حسرت ہوئی، **کاش!** میرے پاس بھی پیسے ہوتے اور میں بھی بَرف خرید کر ٹھنڈا پانی پیتا۔ پھر فوراً نَدامت ہوئی کہ میں نَفس کی چال میں کیوں آگیا! اُنہوں نے عہد کیا کہ کبھی ٹھنڈا پانی نہ پیوں گا۔ لہٰذا سَخت گرمی کے مَوسم میں بھی پانی کو گرم کر کے پیا کرتے تھے۔

نَہنگ[1] و اَژدہا و شیرِ نَر مارا تو کیا مارا
بڑے مُوذی کو مارا نَفسِ اَمّارہ کو گر مارا

(۶) اِنعامِ مصطفٰی صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

رَمَضانُ الْمُبارَک کی آمد آمد تھی اور مشہور مُؤَرِّخ حضرتِ **واقِدی** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے پاس کچھ نہ تھا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے ایک **عَلَوی** دوست کی طرف یہ رُقعہ بھیجا، ''رَمضان شریف کا مہینہ آنے والا ہے اور میرے پاس خَرچ کیلئے کچھ نہیں، مجھے قَرضِ حَسَنہ کے طور پر **ایک ہزار دِرہم بھیجئے**''۔ چُنانچِہ اُس **عَلَوی** نے ایک ہزار دِرہم کی تَھیلی بھیج دی۔ تھوڑی دیر کے بعد حضرتِ **واقِدی**

[1] نَہنگ (یعنی مگر مچھ)

رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ایک دوست کا رُقعہ حضرتِ واقِدی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی طرف آ گیا، ''رمضان شریف کے مہینے میں خَرچ کیلئے مجھے **ایک ہزار دِرہم** کی ضرورت ہے۔'' حضرتِ **واقِدی** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے وُہی تَھیلی وہاں بھیج دی۔ دوسرے روز وُہی عَلَوی دوست جن سے حضرتِ واقِدی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے قَرض لیا تھا اور وہ دوسرے دوست جنہوں نے حضرتِ **واقِدی** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے قَرض لیا تھا۔ دونوں حضرتِ واقِدی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے گھر آئے۔ **عَلَوی** کہنے لگے، **رَمَضانُ المُبارَک** کا مہینہ آ رہا ہے اور میرے پاس ان ہزار دِرْہموں کے سِوا اور کچھ نہ تھا۔ مگر جب آپ کا رُقعہ آیا تو میں نے یہ ہزار دِرْہم آپ کو بھیج دیئے اور اپنی ضرورت کیلئے اپنے اِن دوست کو رُقعہ لکھا کہ مجھے ایک ہزار دِرْہم بطورِ قَرض بھیج دیجئے۔ اُنہوں نے وُہی تھیلی جو میں نے آپ کو بھیجی تھی، مجھے بھیج دی۔ تو پتا چلا کہ آپ نے مجھ سے قَرض مانگا، میں نے اپنے اِن دوست سے قَرض مانگا اور اُنہوں نے آپ سے مانگا۔ اور جو تَھیلی میں نے آپ کو بھیجی تھی وہ آپ نے اسے بھیج دی اور اس نے وُہی تھیلی مجھے بھیج دی۔ پھر ان تینوں حَضرات نے اِتّفاقِ رائے سے اس رقم کے تین حصّے کر کے آپس میں تقسیم کر لئے۔ اِسی رات حضرتِ سیِّدُنا **واقِدی** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو خواب میں **جنابِ رسالت مآب** صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کی زیارت ہوئی اور فرمایا،

اِن شاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کل تمہیں بہت کچھ مل جائے گا۔ چُنانچہ دوسرے روز امیر یَحْیٰی برمکی نے سَیِّدُنا واقِدی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کو بُلا کر پوچھا،"میں نے رات خواب میں آپ کو پریشان دیکھا ہے، کیا بات ہے؟ حضرتِ سَیِّدُنا واقِدی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے سارا قصّہ سُنایا۔ تو یَحْیٰی برمکی نے کہا،"میں یہ نہیں کہہ سکتا کہ آپ تینوں میں سے کون زیادہ سخی ہے۔ آپ تینوں ہی سخی اور واجِبُ الْاِحْتِرام ہیں۔ پھر اس نے تیس ہزار دِرہم حضرتِ واقِدی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کو اور بیس بیس ہزار ان دونوں کو دیئے۔ اور حضرتِ واقِدی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کو قاضی بھی مقرّر کر دیا۔ (حُجّۃُ اللہِ علَی العٰلمین ص ۵۷۷) اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سچّے مسلمان سخی اور پیکرِ ایثار ہوتے ہیں۔ اور اپنے اسلامی بھائی کی تکلیف دُور کرنے کی خاطر اپنی مشکلات کی ذرّہ برابر پرواہ نہیں کرتے۔ اور یہ بھی معلوم ہوا کہ سخاوت سے ہمیشہ فائدہ ہی ہوتا ہے، مال گھٹتا نہیں بلکہ بڑھتا ہے۔ اور یہ بھی معلوم ہوا کہ اللہ کے محبوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم اُمّت کے حالات سے باخبر ہیں

اور **سخاوت** کرنے والوں پر نظرِ رَحمت فرماتے ہیں۔ یقیناً **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں **ایثار** کی بہُت فضیلت ہے۔ چُنانچہ سرکارِ مدینہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کا فرمانِ مغفِرت نشان ہے، ''جو شخص اُس چیز کو جس کی خود اِسے حاجت ہو دوسرے کو دیدے تو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اِسے بخش دیتا ہے۔'' (اتحاف السّادة المتقين ج۹ ص ۷۷۹)

(۷) روزہ کی خوشبو

حضرت سَیِّدُنا امام قَتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وغیرہ کے اُستاذِ حدیث حضرتِ سَیِّدُنا عبداللہ بن غالِب حَدّانی قُدِّسَ سِرُّہُ الرَّبّانی شہید کر دیئے گئے۔ تدفین کے بعد ان کی قَبر شریف کی مٹی سے مُشک کی خوشبو آتی تھی۔ کسی نے خواب میں دیکھ کر پوچھا، **مَاصُنِعَتْ**؟ یعنی آپ کے ساتھ کیا مُعامَلہ فرمایا گیا؟ کہا، ''اچّھا مُعامَلہ فرمایا گیا۔'' پوچھا آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو کہاں لے جایا گیا؟ کہا، ''جنّت میں۔'' پوچھا، ''کون سے عمل کے باعِث؟'' فرمایا، ''ایمانِ کامِل، تہجُّد اور **گرمیوں کے روزوں** کے سبب۔'' پھر پوچھا، ''آپ کی قَبر سے مُشک کی خوشبو کیوں آرہی ہے؟'' تو جواب دیا، ''**یہ میری تِلاوت اور روزوں میں پیاس کی خوشبو ہے۔**'' (حِلیۃُ الاَولیاء ج ٦ ص ٢٦٦ حدیث ٨٥٥٣) **اللہ** عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔**

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اسی طرح حضرتِ سیِّدُنا امام بخاری علیہ رَحْمۃُ الباری کی قَبرِ انور کی مِٹّی سے بھی مُشک کی خوشبو آتی تھی۔ بار بار قَبر پر مِٹّی ڈالی جاتی تھی مگر لوگ خوشبو کی وجہ سے تبرُّک کا اُٹھالے جاتے تھے۔

(مقدمہ صحیح بخاری ج ۱ ص ۳)

صاحِبِ دلائلُ الْخَیرات حضرت شیخ سیِّد محمد بن سُلیمان جَزُولی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی قَبرِ مُنوَّر بھی معطَّر تھی اور اُس سے **کستوری کی خوشبو** کی لپٹیں آتی تھیں کیونکہ آپ زندگی میں کثرت سے دُرُود شریف پڑھا کرتے تھے۔ انتِقال کے **سَتَّر** برس (77) کے بعد کسی سبب سے "سوس" سے "مراکش" میں **مُنتَقِل** کرنے کے لیے جب قبر کُشائی کی گئی تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا جسمِ مبارک بالکل صحیح وسالم تھا حتّٰی کہ کفن تک بوسیدہ نہیں ہوا تھا۔ وفات سے قبل آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے داڑھی مبارک کا خط بنوایا تھا وہ ایسے ہی تھا جیسے آج ہی بنوایا ہے، یہاں تک کہ کسی نے اِمتحاناً آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے رُخسارِ مبارک پر اُنگلی رکھ کر دبایا تو اُس جگہ سے خون ہٹ گیا اور جہاں دبایا تھا وہ جگہ سفید سی ہوگئی یعنی زندہ انسانوں کی طرح خون بھی جسم میں رَواں دَواں تھا!

(مُطالِعُ المَسرّات ص ٤)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۸) رَمَضان وشَش عید کے روزوں کی بَرَکت

حضرت سیِّدُنا سُفیان ثَوری رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں، ایک بار میں تین[۳] سال تک مکّۃُ مُکرَّمہ زادَھَا اللّٰہُ شَرَفاً وَّ تعظیماً میں مُقیم رہا۔ ایک مکّی شخص روزانہ دوپہر کے وَقت طوافِ کعبہ کرتا، دوگانہ[۲] ادا کرتا پھر مجھے سلام کرتا اور اپنے گھر چلا جاتا۔ مجھے اُس نیک بندے سے مَحَبَّت ہوگئی۔ وہ سخت بیمار ہوگیا میں عِیادت کے لئے حاضِر ہوا تو اُس نے مجھے وصیَّت کی، "جب میں فوت ہو جاؤں تو آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ اپنے ہاتھوں سے غُسل دے کر میری نَمازِ جنازہ ادا فرمایئے، مجھے تنہا نہ چھوڑیئے بلکہ ساری رات میری قَبر کے پاس تشریف فرما رہئے نیز مُنکر نکیر کی آمد کے وقت مجھے تلقین فرمایئے گا"۔ میں نے حامی بھرلی۔ چُنانچِہ اس کے اِنتِقال کے بعد میں نے حسبِ وصیَّت عمل کیا۔ قَبر کے پاس حاضِر تھا کہ مجھے اُونگھ آگئی۔ میں نے **ہاتِفِ غیبی** کی آواز سُنی، "**اے سُفیان** (رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ)! اِس کو تیری تلقین وقُربت کی کوئی حاجت نہیں، اِس لئے کہ ہم نے خود ہی اِس کو اُنس دیا اور تلقین کی۔" میں نے کہا، اِس کو کس عمل کے سبب یہ رُتبہ ملا؟ آواز آئی، "**رَمَضانُ المبارَک اور اس کے بعد شوّالُ المُکرَّم کے چھ[۶]**

روزے رکھنے کی بَرَکت سے۔" حضرتِ سیِّدُنا سُفیان ثَوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، اِس ایک رات میں یِہی خواب میں نے تین بار دیکھا۔ میں نے بارگاہِ خداوندی عَزَّوَجَلَّ میں عَرض کی، **یا اللہ** ! عَزَّوَجَلَّ مجھے بھی اپنے فَضل وکرم سے ان روزوں کی توفیق عطا فرما۔ (قلیوبی ص ۱۴) **اللہ** عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔**

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۹) رَمضان کا چاند

ایک مرتبہ رَمضان شریف کے **چاند** کے بارے میں کچھ اختلاف پیدا ہو گیا، بعض لوگ کہتے تھے کہ رات کو چاند ہو گیا۔ بعض کہتے تھے، نہیں ہوا۔ **حُضُورِ غوثِ اعظم** علیہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الاکرم کی والِدۂ ماجِدہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا نے ارشاد فرمایا: "میرا یہ بچّہ (یعنی غوثِ اعظم علیہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الاکرم) جب سے پیدا ہوا ہے۔ رَمضان شریف کے دنوں میں سارا دن **دُودھ** نہیں پیتا۔ اور آج بھی چُونکہ عبدُ الْقادِر علیہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الظّاہِر نے دودھ نہیں پیا۔ اس لیے غالِباً رات کو **چاند** ہو گیا ہے۔ چُنانچِہ پھر تحقیق کرنے پر ثابت ہوا کہ **چاند** ہو گیا ہے۔ (بَہجۃُ الاسرار ص ۱۷۲) **اللہ** عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔**

علیہ رحمۃ اللہ الاکرم

غوثِ اعظم متّقی ہر آن میں
چھوڑا ماں کا دودھ بھی رَمَضان میں

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمّد

جگر کا کینسر ٹھیک ہو گیا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غوثِ اعظم علیہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الاکرم کی مَحَبَّت اور اولیائے کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلام کی چاہت دل میں بڑھانے کیلئے تبلیغِ قران وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہئے اور خوب خوب رُحمتیں اور بَرَکتیں لوٹئے۔ آیئے آپ کی ترغیب وتَحْرِیص کیلئے ایک ایمان اَفروز خوشگوار مَدَنی بہار آپ کے گوش گزار کرتا ہوں۔ چُنانچِہ گُلستانِ مصطفٰے (بابُ المدینہ کراچی) کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کاخُلاصہ ہے، میں نے ایک ایسے اسلامی بھائی کو تبلیغِ قران وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے مدینۃُ الاولیاءُ مُلتان شریف میں ہونے والے بینَ الْاَقوامی تین ۳ روزہ سنّتوں بھرے اجتماع کی دعوت پیش کی جن کی بیٹی کو جگر کا کینسر تھا۔ وہ دُعائے شِفا کا جذبہ لئے سنّتوں بھرے اجتماع میں شریک ہو گئے۔ ان کا کہنا ہے میں نے اجتماعِ پاک میں خوب دُعا کی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ واپسی کے بعد جب اپنی بیٹی کا

چیک اَپ کروایا تو ڈاکٹر حیران رہ گئے کیوں کہ اُس کے جگر کا کینسر ختم ہو چکا تھا۔ ڈاکٹروں کی پوری ٹیم حیرت زدہ تھی کہ آخر کینسر گیا کہاں !، جبکہ حالت اس قدر خراب تھی کہ اجتماعِ پاک میں جانے سے پہلے اُس لڑکی کے جگر سے روزانہ کم از کم ایک سِرِنج بھر کر مواد نکالا جاتا تھا! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عزوجل اجتماعِ پاک (ملتان) میں شرکت کی بَرَکت سے اب اُس لڑکی کے جگر میں **کینسر** کا نام ونشان تک نہ رہا تھا! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تادمِ بیان وہ لڑکی اب نہ صرف رُو بہ صحت ہے بلکہ اُس کی شادی بھی ہو چکی ہے۔

اگر دردِ سر ہو، کہ یا کینسر ہو، دِلائے گا تم کو شِفا مَدَنی ماحول
شِفائیں ملیں گی، بَلائیں ٹلیں گی یقیناً ہے بَرَکت بھرا مَدَنی ماحول

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۱۰) اَھْلبَیت رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے تین۳ روزے

حضرات حَسَنَینِ کَرِیْمَین رضی اللہ تعالیٰ عنہما بچپن میں ایک بار بیمار ہو گئے تو امیرُ الْمُؤمِنِین حضرتِ مولائے کائنات، علیُّ الْمُرتَضٰی شیرِ خدا کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم وحضرت سَیِّدَتُنا بی بی فاطمہ اور خادِمہ حضرتِ سَیِّدَتُنا فِضّہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ان شہزادوں رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی صحت یابی کے لیے **تین۳ روزوں** کی مَنّت مانی۔

اللہ تعالیٰ نے دونوں شہزادوں رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو شِفاء عطا فرمائی۔ چُنانچہ تین روزے رکھ لئے گئے۔ **حضرت مولیٰ علی** کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم **تین صاع** جَو لائے۔ ایک ایک صاع (یعنی تقریباً چار کِلو، سو گرام) تینوں دن پکایا۔ جب اِفطار کا وَقت آیا اور تینوں روزہ داروں کے سامنے روٹیاں رکھی گئیں تو ایک دن **مسکین**، ایک دن **یتیم** اور ایک دن **قیدی** دروازے پر حاضر ہوگئے اور روٹیوں کا سُوال کیا تو تینوں دن سب روٹیاں ان سائلوں کو دے دیں اور صِرف پانی سے اِفطار کر کے اگلا روزہ رکھ لیا۔ (خزائنُ العرفان ص ۹۲٦) **اللہ** عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔**

بھوکے رَہ کے خود اَوروں کو کھلا دیتے تھے
کیسے صابِر تھے **محمد** صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کے گھرانے والے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

قراٰنِ مجید میں اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے مَحْبوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کی پیاری شہزادی کے گھرانے کے اس ایمان اَفروز ایثار کو پارہ ۲۹ سورۃُ الدَّھر آیت نمبر ۸ میں اس طرح بیان فرمایا ہے:۔

وَيُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِيْنًا وَّيَتِيْمًا وَّاَسِيْرًا ۝ اِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللّٰهِ لَا نُرِيْدُ مِنْكُمْ جَزَآءً وَّلَا شُكُوْرًا ۝ (پ۲۹ الدھر ۸)

ترجمۂ کنز الایمان۔ اور کھانا کھلاتے ہیں اُس کی مَحَبَّت پر مسکین اور یتیم اور اَسیر (یعنی قیدی) کو۔ ان سے کہتے ہیں ہم تمہیں خاص اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کے لیے کھانا دیتے ہیں، تم سے کوئی بدلہ یا شکر گزاری نہیں مانگتے۔

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! اِس ایمان اَفروز **حکایت** میں اَہلِ بَیتِ اَطہار رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے جذبۂ ایثار کا کیا خوب اِظہار ہے! واقِعی تین[۳] دن تک صِرف پانی پی کر **روزہ** رکھ لینا کوئی معمولی بات نہیں۔ ہم اگر ایک **روزہ** رکھیں تو اِفطار میں ٹھنڈا ٹھنڈا شربت، کباب، سَموسے، میٹھے میٹھے پھل، گرما گرم بِریانی اور نہ جانے کیا کیا چاہیے! اِس قدر تنگدستی کے عالَم میں اِتنا شاندار ایثار یہ انہیں کا حصہ تھا۔

ایثار کی ایک فضیلت جو "روزہ داروں کی ۱۲ حکایات" کی حکایت نمبر ۶ کے ضِمن میں بھی گزری، دوبارہ پیش کی جاتی ہے کہ، سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کا فرمانِ مغفِرت نشان ہے، "جو شخص اُس چیز کو جس کی خود اِسے حاجت ہو دوسرے کو دیدے تو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اِسے بخش دیتا ہے۔" (اتحاف السادۃ المتقین ج۹ ص ۷۷۹)

اَہلبیت اَطہار رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی شانِ عَظَمت نِشان میں نازِل شُدہ آیتِ کریمہ کے اِس حصّے پر بھی توجُّہ فرمایئے جس میں ان کا قول بیان کیا گیا ہے۔ ''ہم تمہیں خاص **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے لیے کھانا دیتے ہیں تم سے کوئی بدلہ یا شُکر گزاری نہیں مانگتے۔'' اِس قول میں **اِخلاص** کا عظیمُ الشّان دَرَجہ بیان کیا گیا ہے۔ کاش! ہم بھی اپنا ہر عمل مَحض **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے لیے کرنا سیکھ جائیں۔ کسی پر اِحسان کر کے اُس کا بدلہ چاہنا یا اس کی طرف سے شُکریہ کی طَلَب رکھنا یہ سب خواہشات خَتْم ہو جائیں۔ بہتر تو یِہی ہے کہ کسی پر اِحسان کر کے یا فقیر کو کھانا یا خیرات دے کر یہ بھی نہ کہا جائے کہ ''دُعاء میں یاد رکھنا''۔ کہیں ایسا تو نہیں کہ ہم نے اُس سے بدلہ طَلَب کرلیا! اب وہ دُعاء کرے یا نہ کرے، ہمارے حق میں قَبول ہو یا نہ ہو ہمارے نصیب۔

مِرا ہر عمل بس تِرے واسطے ہو
کر اِخلاص ایسا عطا یاالٰہی عَزَّوَجَلَّ

(۱۱) مُسَلسَل چالیس سال تک روزے

حضرت سیِّدُنا داوٗد طائی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ **مُسَلسَل چالیس سال تک روزے رکھتے رہے** مگر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے **اِخلاص** کا یہ عالَم تھا کہ اپنے گھر والوں تک کو خبر نہ ہونے دی۔ کام پر جاتے ہوئے دوپہر کا کھانا ساتھ لے لیتے

اور راستے میں کسی کو دے دیتے، مغرِب کے بعد گھر آکر کھانا کھالیا کرتے۔

(مَعْدَنِ اَخلاق حصّہ اول ص ۱۸۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

سیِّدُنا داوٗد طائی کے نفس کُشی کے واقِعات

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اِخلاص ہو تو ایسا! حضرت سَیِّدُنا داوٗد طائی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو اپنے نَفْس پر زبردست قابو تھا۔ تَذْکِرَۃُ الْاَوْلِیاء میں ہے، ایک بار گرمی کے موسم میں **دھوپ** میں بیٹھے ہوئے مشغولِ عبادت تھے۔ کہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی والِدۂ مُحتَرمہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا نے فرمایا: بیٹا! سائے میں آجاتے تو بہتر تھا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے جواب دیا، امّی جان! ''مجھے شَرم آتی ہے کہ اپنے نَفْس کی خواہش کے لئے کوئی اِقدام کروں''۔

ایک بار آپ کا پانی کا گھڑا **دھوپ** میں دیکھ کر کسی نے عُرض کی، یاسَیِّدی! اِس کو چھاؤں میں رکھا ہوتا تو اچّھا تھا۔ فرمایا: جب میں نے رکھا تو اُس وقت یہاں چھاؤں تھی لیکن اب **دھوپ** میں سے اُٹھاتے ہوئے نَدامت محسوس ہو رہی ہے کہ میں صِرف اپنے نَفْس کی راحت کی خاطِر گھڑا ہٹانے میں وَقت صَرف کروں اور اتنی دیر ذِکرِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ سے غافِل ہو جاؤں!

ایک مرتبہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ **دھوپ** میں قرانِ پاک کی تلاوت کر رہے تھے۔ کسی نے سائے میں آنے کی درخواست کی۔ تو فرمایا، ''مجھے اِتباعِ نَفْس ناپسند ہے''۔ یعنی نَفْس بھی یہی مشورہ دے رہا ہے کہ چھاؤں میں آجاؤ مگر میں اِس کی پَیروی نہیں کر سکتا۔ اسی رات آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا وِصال ہو گیا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے اِنتِقال کے بعد غیب سے آواز سنی گئی۔ ''داؤد طائی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنی مُراد کو پہنچا کیوں کہ اس کا پروردگار عزّوجلّ اُس سے خوش ہے''۔ (تذکرۃ الاولیاء حصّہ ۱ ص ۲۰۱ تا ۲۰۲) **اللہ** عزّوجلّ **کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔**

اپنی نیکیوں کا اعلان

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حِکایت نمبر ۱۱ سے ان لوگوں کو ضَرور عبرت حاصل کرنی چاہئے۔ جو وقتاً فوقتاً بلاضرورتِ شَرعی مَحْض دِکھاوے کی خاطِر **اپنی نیکیوں کا اِعلان** کر کے رِیاکاری کی تباہ کاری میں جا پڑتے ہیں، مَثَلاً کوئی کہتا ہے، میں ہر سال **رَجَب، شَعْبان** اور **رَمَضان** کے روزے رکھتا ہوں (حالانکہ ماہِ رَمَضانُ الْمبارَک کے روزے تو فَرض ہیں پھر بھی وہ رِیاکار جو کہ **دو**[۲] **ماہ کے نفلی روزے** رکھتا ہے اپنی رِیاکاری کا وَزن بڑھانے کیلئے کہتا ہے میں ہر سال تین[۳] ماہ یعنی رَجَب، شَعْبان اور رَمَضان کے روزے رکھتا ہوں۔ وَلَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللہِ۔

کوئی بولتا ہے، میں اتنے سال سے ہر ماہ **ایّامِ بِیض** کے روزے رکھ رہا ہوں، کوئی اپنے **حج** کی تعداد کا تو کوئی **عُمرے** کی گنتی کا اِعلان کرتا ہے۔ کوئی کہتا ہے، میں روزانہ اتنے **دُرُود شریف** پڑھتا ہوں، اِتنے عرصے سے **دلائلُ الخیرات شریف** کا وِرد کر رہا ہوں۔ اتنی تِلاوت کرتا ہوں، ہر ماہ فُلاں مَدرَسے کو اِتنا چندہ پیش کرتا ہوں۔ **اَلْغَرَض** خوامخواہ اپنے نوافِل، تہجّد، نفلی روزوں اور عبادتوں کا خوب چرچا کیا جاتا ہے۔ **آہ!** اِخلاص کا دُور دُور تک کوئی پتا نہیں۔ **یاد رکھئے!** ریاکاری کا عذاب برداشت نہیں ہو سکے گا۔ سرکارِ مدینہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا: جُبُّ الْحُزْن سے **اللہ** کی پناہ طلب کرو۔ صَحابۂ کرام علیہم الرضوان نے عَرض کی، جُبُّ الْحُزْن کیا ہے؟ ارشاد فرمایا، "دوزخ میں ایک کُنواں ہے جس کی سختی سے دوزخ بھی روزانہ **چار سو بار** پناہ مانگتا ہے۔ اِس میں رِیاکار قاریوں کو ڈالا جائیگا۔"

(سُنَن ابنِ ماجہ ج۱ ص۱۶۷ حدیث ۲۵٦)

حِفظ کی خوشی میں تقریب

آج کل بچّہ بچّی اگر حفظِ قراٰن **مکمَّل** کرلے تو اسکے لئے شاندار تقریب کی جاتی ہے۔ جس میں اس کو گُل پوشی و گُل پاشی اور تحائف وتعریفی کلِمات سے خوب نوازا جاتا ہے۔ گھر والے شاید سمجھتے ہوں گے ہم حوصلہ افزائی کر رہے

ہیں۔ مگر معذِرت کے ساتھ عَرض ہے کہ بچّہ ''بُلند حوصَلہ'' تھا جبھی تو حافِظ بنا۔ ہاں حِفظ شُروع کرواتے وَقت حوصَلہ اَفزائی کی واقِعی ضَرورت ہوتی ہے کہ کسی طرح یہ پڑھ لے۔ بَہَر حال حافِظ مَدَنی مُنّے، مُنّی کے حِفظ کی تقریب میں حوصَلہ افزائی ہو رہی ہے یا وہ خود ''پھول کر کُپّا'' ہوا جا رہا ہے اِس پر غور کر لیا جائے۔ کہیں ایسا تو نہیں کہ ہماری یہ ''تقریبِ سعید'' اِس بے چارے سادہ لَوح بھولے بھالے حافِظ مَدَنی مُنّے کی ریاکاری کی تربیَت کا سبب بن رہی ہو!

میں نے اخلاص کو بہت تلاشا

میں نے اِس طرح کی تقاریب میں اِخلاص کو بَہُت تلاشا، مجھے نہ مِل سکا۔ صِرف نُمُود و نُمائش ہی نظر آئی۔ یہاں تک کہ بعض اَوقات مَعاذَاللہ عَزَّوَجَلَّ تصاویر بھی کھینچی جاتی ہیں۔ اسی طرح اکثر کمسِن مَدَنی مُنّے، مُنّی کی ''روزہ کُشائی'' کی تقریب میں بھی تصاویر کے گُناہ کا سِلسِلہ ہوتا ہے۔ ورنہ سادَگی کے ساتھ **روزہ کُشائی** کی رَسْم ادا کی جائے۔ یا حافِظ مَدَنی مُنّے کی دینی ترقّی کے لئے سب کو اکٹھا کرنے کے بجائے بُزُرگوں کی بارگاہوں میں پیش کر کے عُمر بھر قراٰنِ پاک یاد رہنے اور اس پر عمل کرنے کی دُعائیں لی جائیں تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس میں بَرَکتیں زِیادہ ہوں گی۔ وَ اللہُ تعالٰی اَعْلَمُ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم عَزَّوَجَلَّ وَ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

اچھی طرح غور فرما لیجئے!

اَلْحاصِل اچھی طرح غور کر لینا چاہئے کہ ہم جو تقریب کرنے جا رہے ہیں اس میں ہماری آخِرت کا کتنا فائدہ ہے۔ اگر آپ کا دل واقِعی مُطمئن ہے کہ حِفظِ قرآن کی خوشی کی تقریب سے مقصود نُمائش نہیں۔ اور یہ بھی یقین ہے کہ مَدَنی مُنّے کا رِیاکاری بھرا ذِہن بننے کا کوئی خطرہ نہیں۔ یعنی آپ اِس کو **اِخلاص** کی اعلیٰ تربیت دے چکے ہیں تو بے شک تقریب کیجئے۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ قبول فرمائے۔

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

حِفظ کرنا آسان ہے مگر حافِظ رہنا مشکل ہے

یہ بات نہایت ہی تشویشناک ہے کہ جن حُفّاظ اور حافِظات کی شاندار تقریبات ہوتی ہیں، ان کی ایک تعداد آگے چل کر قرانِ پاک بُھلا دیتی ہے۔ ایسا لگتا ہے کہ بعض خاندانوں میں ایک رَواج سا ہو گیا ہے کہ بچّے یا بچّی کو قراٰن کریم حِفظ کروالیا جائے۔ بے شک یہ بَہُت بڑا نیک کام ہے، مگر یہ یاد رکھئے کہ **حِفظ کرنا آسان ہے مگر عُمر بھر حافِظ رَہنا مشکِل ہے۔** لہٰذا جو بھی اپنی اَولاد کو حِفظ کروائے اُس کی خدمت میں درد بھری مَدَنی اِلتجاء ہے کہ عُمر بھر اپنی حافِظ اولاد پر کڑی نگرانی بھی رکھے اور تاکید کرے کہ اگر زِیادہ نہیں تو کم از

کم ایک پارہ روزانہ تِلاوت جاری رہے تاکہ حِفظ باقی رہے۔ نبیوں کے سلطان، رَحْمتِ عالَمِیان، سردارِ دوجہان محبوبِ رَحْمٰن عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمان بَرَکت نشان ہے: قرآن کو ہمیشہ پڑھتے رہو، سو قسم ہے اُس کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے البتّہ قران زِیادہ چھُوٹنے پر آمادہ ہے اُن اُونٹوں سے جو اپنی رَسّیوں سے بندھے ہوں۔ (صحیح البخاری ج ۳ ص ۴۱۲ حدیث ۵۰۳۳) یعنی جس طرح بندھے ہوئے اُونٹ چھُوٹنا چاہتے ہیں اور اگر ان کی مُحافَظَت واحتیاط نہ کی جائے تو رِہا ہو جائیں اس سے زیادہ قران کی کیفیّت ہے اگر اُسے یاد نہ کرتے رہو گے تو وہ تمہارے سینوں سے نکل جائے گا پس تمہیں چاہئے کہ ہر وقت اس کا خیال رکھو اور یاد کرتے رہو اس دولت بے نہایت کو ہاتھ سے نہ جانے دو۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۲۳ ص ۷۴۵)

حِفظ بھُلا دینے کا عذاب

جو حُفّاظ ہر سال رَمَضانُ الْمُبارَک کی آمد سے تھوڑا عرصہ قبل فَقَط مُصَلّٰی سُنانے کیلئے منزِل پکّی کرتے ہیں اور اِس کے علاوہ مَعاذَاللہ عزوجل سارا سال غفلت کے سبب کئی آیات بُھلائے رَہتے ہیں، وہ بار بار پڑھیں اور **خوفِ خُدا** عزوجل سے لرزیں۔ نیز جس نے ایک آیت بھی بھُلائی ہے وہ دوبارہ یاد کرلے اور بھُلانے کا جو **گناہ** ہوا اُس سے سچّی توبہ کرے۔ ”جو قرانی آیات یاد کرنے کے بعد

بُھلا دے گا بروزِ قیامت **اندھا** اُٹھایا جائیگا۔" (ماخَذ: پ ۱۶ طٰهٰ ۱۲۵، ۱۲۶)

تین ۳ فرامینِ مصطفٰے صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم

۱ میری اُمّت کے ثواب میرے حُضُور پیش کیے گئے یہاں تک کہ میں نے ان میں وہ **تِنکا** بھی پایا جسے آدمی مسجِد سے نکالتا ہے۔ اور میری اُمّت کے گناہ میرے حُضُور پیش کیے گئے میں نے اِس سے **بڑا گناہ** نہ دیکھا کہ کسی آدمی کو قراٰن کی ایک **سُورت** یا ایک **آیت** یاد ہو پھر وہ اُسے بُھلا دے۔ (جامع ترمذی ج ٤ ص ٤٢٠ حدیث ٢٩٢٥)

۲ **جو شخص** قراٰن پڑھے پھر اسے بُھلا دے تو قیامت کے دن اللہ تعالٰی سے **کوڑھی** ہو کر ملے۔ (ابوداوٗد ج ۲ ص ۱۰۷ حدیث ۱٤٧٤)

۳ **قیامت** کے دن میری اُمّت کو جس **گناہ** کا پورا بدلہ دیا جائے گا وہ یہ ہے کہ اُن میں سے کسی کو قرآنِ پاک کی کوئی سُورت یاد تھی پھر اُس نے اِسے بُھلا دیا۔ (کنزُ العُمّال ج ۱ ص ۳۰٦ حدیث ۲۸٤۳)

فرمانِ رضوی **اعلیٰ حضرت**، اِمامِ اَہلسنّت، امام اَحمد رَضا خان علیہ رَحمۃُ الرَّحمٰن فرماتے ہیں، "اس سے زیادہ نادان کون ہے جسے خدا عزَّوجلَّ ایسی ہمّت بخشے اور وہ اسے اپنے ہاتھ سے

کھودے اگر قدر اس (حفظِ قرانِ پاک) کی جانتا اور جو ثواب اور دَرَجات اِس پر مَوعُود ہیں (یعنی جن کا وعدہ کیا گیا ہے) ان سے واقِف ہوتا تو اسے جان و دل سے زِیادہ عزیز رکھتا۔" مزید فرماتے ہیں، "جہاں تک ہو سکے اُس کے پڑھانے اور حفظ کرانے اور خود یاد رکھنے میں کوشش کرے تا کہ وہ ثواب جو اس پر مَوعُود (یعنی وعدہ کئے گئے) ہیں حاصل ہوں اور بروزِ قِیامت اندھا کوڑھی اُٹھنے سے نَجات پائے۔

(فتاویٰ رضویہ ج ۲۳ ص ۶۴۵،۶۴۷)

نیکی کے اظہار کی کب اجازت ہے؟

تَحدِیثِ نعمت (یعنی نعمت کا چرچا کرنے) کی نیّت سے نیک عمل کا اظہار کیا جا سکتا ہے۔ اِسی طرح کوئی پیشوا ہے اور وہ اپنا عمل اِس نیّت سے ظاہر کرتا ہے کہ ماتَحت اَفراد کو اس سے عمل کی رغبت ملے گی تو اب رِیا کاری نہیں، مگر ہر ایک کو اپنا عمل ظاہر کرتے وَقت ایک سو ایک بار اپنے دل کی کیفیت پر غور کر لینا چاہئے، کیونکہ شیطٰن بڑا مکّار ہے، ہوسکتا ہے کہ اس طرح سے اُبھار کر بھی وہ ریا کاری میں مُبتَلا کر دے، مثلاً دل میں وَسوَسہ ڈالے کہ لوگوں سے کہہ دے، "میں تو صِرف تَحدِیثِ نعمت کیلئے اپنا عمل بتا رہا ہوں۔" حالانکہ دل میں لڈّو پھوٹ رہے ہوں گے کہ اس طرح بتانے سے لوگوں کے دلوں میں میری عزّت

بڑھ جائے گی۔ یہ یقیناً ریا کاری ہے اور ساتھ میں تَحْدِیثِ نعمت کا کہنا ریا کاری در ریا کاری اور ساتھ ہی جھوٹ کے گناہ کی تباہ کاری بھی ہے۔ تفصیلی معلومات کیلئے **حُجَّةُ الْاِسلام** حضرت سیِّدُنا امام محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی کی کُتُبِ تصوُّف **اِحیاءُ الْعُلُوم** یا **کیمیائے سعادت** سے نیّت، اِخلاص اور رِیا کے ابواب کا مُطالَعہ کیجئے۔ کاش! انہیں پڑھنے سے شیطٰن محروم نہ کرے، کیونکہ یہ مردود کبھی نہ چاہے گا کہ مسلمان کا عمل خالص ہو کر مقبول ہو جائے۔

یاربِّ مصطفٰے عزّوجلّ و صلّی اللہ تعالٰی علیہ والہ وسلّم ہمیں **اِخلاص** کے ساتھ عبادت اور نفلی روزوں کی کثرت کی سعادت نصیب فرما اور ہمیں شیطٰن کے اُن حیلے بہانوں کی پہچان عطا فرما جن کے ذَرِیعے وہ ہمارے اعمال برباد کر دیا کرتا ہے۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلّی اللہ تعالٰی علیہ والہ وسلّم

رِیا کاریوں سے بچا یا الٰہی عزّوجلّ
مجھے عبدِ مُخلِص بنا یا الٰہی عزّوجلّ

روزے داروں کا محلّہ

حضرت سیِّدُنا مالِک بن دینار علیہ رحمۃ اللہ الغفار نے **چالیس سال** کے دَوران کبھی **کھجور** نہیں کھائی۔ چالیس برس بعد آپ کو جب **کھجور** کھانے کی خواب

خواہش ہوئی تو نفس کُشی کے لئے مسلسل آٹھ دن روزے رکھے۔ پھر **کھجوریں** خرید کر دن کے وقت **بصرہ** شریف کے ایک مَحلّہ کی مسجد میں داخل ہوئے ابھی کھانے کیلئے **کھجوریں** نکالی ہی تھیں کہ ایک بچّہ چلّا اُٹھا، **ابّا جان!** مسجد میں یہودی آگیا ہے! اُس کے والِد صاحِب یہودی کا نام سُن کر ہاتھ میں ڈنڈا لئے چڑھ دوڑے مگر آتے ہی آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو پہچان لیا اور معذِرت کرتے ہوئے عَرض کی، **حُضُور!** بات دراصل یہ ہے کہ ہمارے **مَحلّہ** میں سارے مسلمان **روزہ** رکھتے ہیں یہودیوں کے عِلاوہ دن کے وَقْت یہاں کوئی نہیں کھاتا، اِسی لئے بچّے کو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے یہودی ہونے کا شُبہ گزرا۔ برائے کرم! آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس کی خطامُعاف فرمادیجئے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے عالَمِ جوش میں فرمایا، بچّوں کی زَبان "غَیبی زَبان" ہوتی ہے۔ پھر قسم کھائی کہ اب کبھی **کھجور** کھانے کا نام نہ لوں گا۔ (تذکرۃُ الاولیاء حصّہ اوّل ص ۵۲)

گوشت کی خوشبو سے ہی گزارہ کرلیا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! ہمارے بُزُرگانِ دین رَحِمَھُمُ اللہُ الْمُبِین اپنے نفس کو کس طرح مارتے تھے۔ سیّدُنا مالک بن دینار علیہ رَحْمَۃُ اللہِ الغفّار کی نفس کُشی کے کیا کہنے! آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ برسوں تک

کوئی لذیذ چیز نہیں کھاتے تھے۔ عُموماً دن کو روزہ دار رہ کر رُوکھی روٹی سے اِفطار کا معمول تھا۔ ایک بار نَفس کی خواہش پر **گوشت** خریدا اور لے کر چلے، راستے میں سُونگھا اور فرمایا، اے نَفس! گوشت کی خوشبو سُونگھنے میں بھی تو لُطف ہے! بس اِس سے زیادہ اِس میں تیرا حصّہ نہیں۔ یہ کہہ کر وہ **گوشت** ایک فقیر کو دیدیا۔ پھر فرمایا، **اے نَفس**! میں کسی عداوت کے باعِث تجھے اَذِیَّت نہیں دیتا میں تو صِرف اسلئے تجھے صَبْر کا عادی بنا رہا ہوں کہ رِضائے اِلٰہی عَزَّوَجَلَّ کی لازوال دولت نصیب ہو جائے۔ (تذکرۃ الاولیاء حصّہ ۱ ص ۵۲) یہ بھی معلوم ہوا کہ پہلے کے مسلمان نفلی روزوں سے بُہت مَحَبَّت کیا کرتے تھے کہ بصرہ شریف کے ایک پورے مَحَلّہ کا ہر مسلمان روز ہی **روزہ** رکھا کرتا!

نادان بچّوں کی طرف سے نیکی کی دعوت

حضرت سیِّدُنا مالِک بن دِینار علیہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الغفّار کا یہ فرمانا کہ، بچّوں کی زَبان "غَیبی زَبان" ہوتی ہے۔ نہایت ہی پُر مغز ارشاد ہے۔ واقِعی نادان بچّوں کی باتوں اور حَرَکتوں میں اکثر **عبرت کے مَدَنی پھول** پائے جاتے ہیں۔ اِتِّفاق سے بیان کردہ حِکایت نمبر ۱۲ اسگِ مدینہ عُفِیَ عَنْہُ (یعنی راقِمُ الحُرُوف) نے بابُ المدینہ کراچی میں ایک اسلامی بھائی کے گھر پر ۹ شوّالُ

الْمُکَرَّم ۱٤۲۲ھ کو تحریر کرنے کی سعادت حاصل کی۔ طَعام کے وَقْت صاحِبِ خانہ کا مُنّا اور چھوٹی مُنّی بھی کھانے میں شریک ہوگئے۔ ان دونوں نے کھانے کے دَوران، **حِرْص وطَمَع**، **بے جا لڑائی**، **آبرُوریزی**، **بے صَبْری**، **چُغلی**، **حسد**، **حُبِّ جاہ**، **ریا کاری**، **مُصیبت کا بے ضَرورت تذکِرہ** اور **فُضُول گوئی** وغیرہ سے مُتَعَلِّق مجھے **خوب دَرس** دیا!!! آپ شاید سوچ میں پڑ گئے ہوں گے کہ ناسمجھ بچّے اتنے سارے عُنوانات پر کس طرح **دَرس** دے سکتے ہیں! ان دُرُوس کا راز یہ ہے کہ وہ اس طرح کی حَرَکتیں کرنے لگے جس سے مَدَنی ذِہن رکھنے والا انسان بَہُت کچھ سیکھ سکتا ہے۔ مَثَلاً اُنہوں نے ضَرورت سے کہیں زِیادہ کھانا نکالا، کچھ کھایا، کچھ گرایا اور کچھ رکابی ہی میں چھوڑ دیا۔ ان کی اس حَرَکت سے یہ سیکھنے کو ملا کہ اپنی پلیٹ میں ضَرورت سے زیادہ کھانا ڈال لینا یہ **حِرْص وطَمَع** کی علامت اور نادان لوگوں کا کام ہے، سمجھدار آدمی ایسا نہیں کرسکتا۔ گرا ہوا کھانا یوں ہی چھوڑ دینا کہ پھینک دیا جائے یہ اِسْراف ہے، کھا کر برتن چاٹ لینا سنّت ہے، اِسْراف کا اِرتِکاب اور **سنّت** کے خِلاف کام کرنا عَقْلمندوں کا نہیں نادانوں کا شیوہ ہے کیوں کہ بچّے نادان ہی ہوتے ہیں۔ مُنّے نے 7up کی ڈیڑھ لیٹر کی بوتل میں سے اپنے لئے پورا گلاس بھر لیا تو اس پر مُنّی احتجاج کرنے لگی یہاں تک کہ پہلے بوتل اٹھا

کرمیرے قریب رکھی مگر پھر بھی اطمینان نہ ہوا تو وہاں سے بھی اٹھا کر کمرے کے باہر کسی اور کی تحویل میں دے آئی۔ اس ''جنگ'' کے ذَرِیعے گویا مُنّے نے حرص پر دَرس دیا اور مُنّی نے حَسَد پر۔ چُونکہ دُونوں میں ٹھَن گئی تھی لہٰذا اب ایک دوسرے کے ''عُیُوب'' اُچھالنے لگے۔ اور گویا یوں سمجھا رہے تھے کہ دیکھئے! ہم نادان ہیں اِس لئے فضول گوئی، حسد، آبرو ریزی، بے جالڑائی اور بے صَبری کا مُظاہَرہ کرتے اور ایک دوسرے کے پول کھولتے ہیں اگر دانا کہلانے والا شخص بھی ایسی حَرکات کا ارتِکاب کرے تو وہ بے وُقُوف ہوا یا نہیں؟ ٹھیک ہے ہم اپنے مُنہ میاں مِٹّھو بھی بن رہے ہیں، اپنی ہی زَبان سے اپنے فضائل بھی بیان کر رہے ہیں، ایک دوسرے کی چھوٹی چھوٹی باتوں کو بھی اُچھال رہے ہیں مگر ہم تو چھوٹے ہو کر چُھوٹ جائیں گے، ان مُعاملات میں ہماری آخرت میں بھی کوئی پکڑ نہیں کیونکہ ہم ابھی نابالغ ہیں۔ اگر آپ بھی ہماری طرح کی غَلَطِیاں کرتے ہوئے **آبرُو رَیزی، ریاکاری، جھوٹ اور حسد** وغیرہ وغیرہ گناہوں میں پڑیں گے تو ہوسکتا ہے کہ بَروزِ قِیامت فردِ جُرم عائد کر کے جہنَّم کا حُکم سنا دیا جائے۔ اگر خُدانخواستہ ایسا ہوا تو آپ کو وہ صَدمہ ہو گا کہ دنیا میں خود صدمے نے بھی کبھی ایسا صدمہ نہ دیکھا ہو گا!

فرمانِ مصطفٰے (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ صبح اور دس مرتبہ شام درودِ پاک پڑھا اُسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

مَدَنی مُنّی نے مہندی والے ہاتھ کیوں دکھائے؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اچّھی بات یہ ہے کہ اُن مَدَنی مُنّوں اور لاشُعُور مُبلّغوں کی حَرَکتوں میں سے میں نے فَقَط مَعْدُودے چند ہی کا بیان کیا ہے۔ اگر بچّوں کی دن بھر کی حَرَکتوں کا جائزہ لیں تو ایسا محسوس ہوتا ہے کہ ان کی ہر حَرَکت و ہر سَکَنت میں ہمارے لئے عبرت کے بے شُمار **مَدَنی پھول** ہوتے ہیں۔ ایک بار شبِ عیدِ میلادُ النَّبِی صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ایک اسلامی بھائی اپنی ننھّی سی مَدَنی مُنّی کو اُٹھا کر لائے۔ وہ اپنے مہندی سے رنگے ہوئے ہاتھ دکھا کر میری توجّہ چاہ رہی تھی۔ اِس سے میں نے یِہی ''مَدَنی پھول'' حاصِل کیا گویا وہ کہنا چاہتی ہے، حاجتِ شَرْعی کے بِغیر بِلا واسِطہ یا بالواسطہ (IN DIRECT) اپنی خوبیوں کا اظہار بھی **حُبِّ جاہ** یعنی واہ واہ کی چاہت کی علامت ہے جو کہ ہم جیسے نادانوں ہی کا حصّہ ہے۔ ظاہِر ہے بچّیاں اپنے مہندی سے رنگے ہوئے ہاتھ دِکھلا کر یا بچّے اپنے نئے کپڑوں وغیرہ کی طرف مُتَوَجِّہ کر کے **واہ واہ** اور **دادو تحسین** ہی کے طلبگار ہوتے ہیں مگر اس میں ضِمناً بڑوں کے لئے بُہُت کچھ سامانِ عبرت ہوتا ہے۔ آج کل لوگوں کی اکثریت **حُبِّ جاہ** میں مُبتَلا نظر آرہی ہے۔ اپنی عزّت بنانے، شہرت بڑھانے اور واہ واہ پسندی کا مرض آج کل عام ہے۔ حد تو یہ ہے کہ

مساجد و مدارِس کی تعمیر اور دیگر نیک کاموں میں بھی اپنی نیک نامی یعنی شہرت ہی کی تلاش رہتی ہے، یہ بے حد مُہلِک (مُہ۔ لِک) مرض ہے مگر اب اس کی طرف لوگوں کی توجُّہ ہی نہیں۔ **اللہ** کے مَحبوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب عَزَّوَجَلَّ و صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے، ''دو بھوکے بھیڑیئے جنہیں بکریوں میں چھوڑ دیا جائے وہ اِتنا نقصان نہیں پہنچاتے جتنا کہ حُبِّ مال و جاہ یعنی مال و مرتبہ کا لالچ انسان کے دین کو نقصان پہنچاتا ہے۔''

(جامع ترمذی شریف ج ٤ ص ١٦٦ حدیث ٢٣٨٣)

میں نمازِ جُمُعہ تک سے محروم تھا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُبِّ جاہ و مال دل سے مِٹانے کی کُڑھن پیدا کرنے کیلئے تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کے **مَدَنی ماحول** سے ہر دم وابَستہ رہئے اور دعوتِ اسلامی کے **مَدَنی قافِلوں** میں سفر کو اپنا معمول بنالیجئے۔ **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول کی بھی کیا خوب بہاریں ہیں! چُنانچہ **گوجرانوالہ** (صوبۂ پنجاب) کے مقیم ایک اِسلامی بھائی نے کچھ اس طرح تحریر دی کہ میں فِرنگی فیشن میں لِتھڑی ہوئی گناہوں بھری زندَگی گزار رہا تھا اور بُری صُحبت کے باعِث **مَعاذَاللہ** عزوجل شراب پینے

کا بھی عادی ہو چکا تھا۔ حالت یہاں تک پہنچ چکی تھی کہ نمازِ جُمعہ تک نہ پڑھتا ، میں قرانِ پاک کا **حافِظ** تھا مگر کم و بیش ۱۲ سال سے قرانِ پاک کھول کر نہیں دیکھا تھا، جس کے باعِث تقریباً قرانِ پاک مجھے بُھلا دیا گیا تھا۔ بہر حال زندگی کے دن غفلت میں گزر رہے تھے کہ اتنے میں نصیب جاگے اور ایک باعمامہ اسلامی بھائی سے میری مُلاقات ہو گئی۔ ان کے حُسنِ اَخلاق اور شفقت بھرے انداز سے میں بڑا مُتَاَثِّر ہوا، اُنہوں نے مجھے مدینۃُ الاولیاء ملتان شریف میں ہونے والے تبلیغِ قران وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی کے بینَ الاقوامی تین روزہ سنّتوں بھرے اجتماع** کی دعوت پیش کی میں نے معذِرت کرتے ہوئے بتایا کہ میں بے رُوزگار ہوں، مُعاشی طور پر حالات جانے کی اجازت نہیں دے رہے۔ انہوں نے نہایت ہی اپنائیت کے ساتھ حوصلہ دیا اور میرے ٹکٹ کا اِنتِظام کر دیا۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ اِس طرح میری سنّتوں بھرے اجتماع میں حاضری ہو گئی۔ وہاں کے رُوح پرور منظر اور سنّتوں بھرے بیانات اور رِقّت انگیز دُعا نے **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ میری زندگی کو یکسر بدل کر رکھ دیا۔ جب میں اجتماع پاک سے لوٹا تو میرے قلب میں مَدَنی انقلاب برپا ہو چکا تھا۔ پھر میں نے **عاشِقانِ رسول** کے ہمراہ **مَدَنی قافلے** میں سفر کی سعادت حاصل کی جس نے میرے

ظاہری وُجود کو بھی سنّتوں کے سانچے میں ڈھال دیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مَدَنی ماحول سے وابستگی کی بَرَکتوں سے میں نے بھلایا ہوا قراٰنِ پاک بھی حِفْظ کرلیا بلکہ سات سال تک اِمامت کی سعادت بھی پاتا رہا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تادمِ تحریر دعوتِ اسلامی کی تنظیمی ترکیب کے حِساب سے مجھے "پنجاب مکّی" کی مجلس میں ایک ذِمّہ دار کی حیثیت سے خدمت کی سعادت حاصِل ہے۔

گنہگارو آؤ، سیہ کارو آؤ گناہوں کو دیگا چھڑوا مَدَنی ماحول
پلا کر مئے عشق دیگا بنا یہ تمہیں عاشقِ مصطفٰی مَدَنی ماحول

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

یاربِّ مصطفٰی عَزَّوَجَلَّ و صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم! ہمیں دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں استِقامت نصیب فرما۔ یا اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں مَدَنی قافِلوں میں سفر کا جذبہ عطا فرما۔ یا اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں اِخلاص کی لازَوال دولت سے مالا مال کر، حُبِّ جاہ و مال اور ریاکاری کے وَبال سے محفوظ فرما۔ ہمیں فَرض کے ساتھ ساتھ خوب خوب نَفلی روزوں کی بھی سعادت بخش اور ان کو قَبول فرما۔

یا اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہم کو اور ساری اُمّتِ محبوب صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو بخش دے۔

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

مُعتکفین کی 41 مَدَنی بہاریں

دنیا کے مختلف ممالِک کے جُدا جُدا شہروں کے اندر تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کی جانب سے ہونے والے **اجتماعی اِعتِکاف** میں کی جانے والی **مُعتَکِفین** کی تربیّت سے ہر سال مُعاشرہ کے نہ جانے کتنے ہی بگڑے ہوئے اَفراد گناہوں سے تائب ہو کر یہ مَدَنی جذبہ: "**مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے**" لیکر اُٹھتے اور پھر اپنی اور دوسروں کی اصلاح کی کوششوں میں مشغول ہو جاتے ہیں، ان تائبین کے مَدَنی جذبات کی **جھلکیاں** آئندہ صَفَحات پر نظر آئیں گی۔ اسلامی بھائیوں نے اپنے اپنے انداز میں لکھا تھا، سگِ مدینہ عُفِیَ عَنْہُ (راقِمُ الحُرُوف) نے ضَرورتاً **تَصَرُّف** کر کے پڑھنے والوں کے لئے دلچسپی کا سامان مُہیّا کرنے کی حقیر سی کوشش کی ہے۔

(وَرَق الٹیے ....)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

دُرُود شریف کی فضیلت

اللہ کے مَحْبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب عَزَّوَجَلَّ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کا ارشادِ مُشکبار ہے، جس نے مجھ پر ۱۰۰ سو مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس کی ۲ دونوں آنکھوں کے درمیان لکھ دیتا ہے کہ یہ نِفاق اور جہنّم کی آگ سے آزاد ہے اور اُسے بروزِ قیامت **شُہَداء** کے ساتھ رکھے گا۔

(مجمعُ الزّوائد ج ۱۰ ص ۲۵۳ حدیث ۱۷۲۹۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۱) شکاری خود شکار ہو گیا!

عطّار آباد (بابُ الاسلام سندھ) کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خُلاصہ ہے کہ میں نے جس گھرانے میں آنکھ کھولی اُس گھرانے میں جہالت کا گھپ اندھیرا تھا **معاذ اللہ** عَزَّوَجَلَّ صَحابۂ کرام علیہم الرضوان کو بُرا بھلا کہنا کارِ ثواب سمجھا جاتا تھا۔ میں بھی اِس ضَلالت میں پوری طرح پھنسا ہوا تھا مگر قدرت کو کچھ اور ہی منظور تھا، ہوا کچھ یوں کہ تبلیغِ قران وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ**

اسلامی کے مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ (عطار آباد) میں بڑی دھوم دھام سے رَمَضانُ المُبارَک (۱۴۲۶ ھ-2005) کے آخری عَشرہ کے **اجتماعی اِعتِکاف** کا اہتمام کیا گیا تھا، ہمارے مَحَلّے کے چندلڑکے بھی اِسی **فیضانِ مدینہ** میں مُعتَکِف تھے۔انہیں تنگ کرنے کی غَرَض سے میں مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ چلا گیا۔ وہاں سُنّتیں سکھانے کے حلقے لگے ہوئے تھے، میں تاک میں بیٹھ گیا کہ موقع ملے تو شَرارت شُروع کروں کہ اِتنے میں ایک **عاشِقِ رسول** نے مجھے بڑے ہی پیارے اور دل نشین انداز میں حَلْقے میں بیٹھنے کیلئے کہا، اُس کی نَرمی اور عاجزی کے باعِث میں اِنکار نہ کرسکا اور حَلقے میں بیٹھ گیا اور مُبلّغ کا بیان دھیان سے سننے لگا۔ اُس کے بیان میں عجیب کشِش تھی میں آہستہ آہستہ بیان کے مَدَنی پھولوں کے سحر میں گرِفتار ہوتا چلا گیا۔ عاشِقانِ رسول نے مجھے بقِیّہ دِنوں کے **اِعتِکاف** کی دعوت دی، میں نے حامی بھر لی اور میں **اِعتِکاف** کی بہاریں سمیٹنے میں شامل ہوگیا۔ "لو آپ اپنے دام میں صَیّاد آ گیا" کے مِصداق **خود ہی شکار ہو کر رہ گیا۔** میرے لیے **اِعتِکاف** میں بھی کچھ نیا تھا۔ دَورانِ **اِعتِکاف** مجھے معلوم ہوا کہ میں تو بھٹکا ہوا تھا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں نے باطِل عقائد سے توبہ کی، کلِمۂ طَیِّبہ پڑھا اور دعوتِ اسلامی کے **سفینۂ اہلسنّت** میں سُوار ہو کر جانِبِ

مدینہ رَواں دَواں ہوگیا۔ میں نے چہرے کو مَدَنی نشانی یعنی داڑھی مبارک سے اور سر کو سبز عمامہ شریف سے سرسبز وشاداب کرلیا ہے۔ **63 دن کا مَدَنی تربیّتی کورس** کرکے دعوتِ اسلامی کی تنظیمی ترکیب کے مطابق حلقہ ذِمّہ داری پر فائز ہوں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اب نئی اُمنگ اور جدید ترنگ کے ساتھ اپنی اِصلاح کرنے کے ساتھ ساتھ دوسرے لوگوں کی اصلاح کی بھی کوشش کر رہا ہوں۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ مجھے مَدَنی ماحول میں اِستِقامت عطا فرمائے اور بھٹکے ہوؤں کو حق وصداقت کی راہ دکھائے۔

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم

خَتم ہو گی شرارت کی عادت چلو، مَدَنی ماحول میں کرلو تم اِعتِکاف

دُور ہو گی گناہوں کی شامت چلو، مَدَنی ماحول میں کرلو تم اِعتِکاف

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۴) میں نے کئی بار خودکشی کی کوشش کی تھی

تحصیل شُجاع آباد ضلع ملتان (حال مقیم بابُ المدینہ کراچی) کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خُلاصہ ہے، "میں والِدَین کا **مَعاذَاللہ** عَزَّوَجَلَّ اِنتِہائی دَرَجہ کا گستاخ تھا، کرکِٹ اور بلیرڈ کھیلنے میں دن برباد کرتا اور رات وِڈیو سینٹر کی زینت بنتا۔ ماہِ

رَمَضانُ المبارَک میں ماں باپ سے میں نے بَہُت زیادہ لڑائی کی یہاں تک کہ گھر میں توڑ پھوڑ مچادی! اپنی گناہوں بھری زندگی سے خود بھی بیزار تھا، غضب کا جذباتی تھا اِسی لئے مَعاذَاللہ عَزَّوَجَلَّ **کئی بار خودکُشی کرنے کی سَعی کی** مگر اَلحمدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ناکامی ہوئی۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے کرم سے مجھ گنہگار کو رَمَضانُ المبارَک کے آخِری عَشَرہ میں **اِعتِکاف** کا شوق پیدا ہوا، اپنے گھر کی قریبی مسجِد ہی میں اِعتِکاف کا اِرادہ تھا کہ ایک اسلامی بھائی سے مُلاقات ہوگئی۔ ان کی **انفِرادی کوشِش** کے نتیجے میں تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کے عالَمی مَدَنی مرکز **فیضانِ مدینہ** میں ہونے والے اجتِماعی اِعتِکاف میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ **مُعتَکِف** ہوگیا۔ اَلحمدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ **اجتِماعی اِعتِکاف** کی بَرَکتوں کے کیا کہنے! میں گنہگار کلین شیو اور پینٹ شَرٹ میں کَسا کَسایا گیا تھا، مگر **تربیَتی حَلقوں**، سنّتوں بھرے بیانوں اور **عاشِقانِ رسول** کی صُحبتوں نے وہ مَدَنی رنگ چڑھایا کہ ہاتھوں ہاتھ داڑھی بڑھانی شُروع کردی، **عمامہ شریف** کا تاج سر پر سجالیا اور چاند رات کو خوب رو رو کر گناہوں سے توبہ کرنے کے بعد گھر جانے کے بجائے ہاتھوں ہاتھ سنّتوں کی تربیّت کے تین ۳ دن کے **مَدَنی قافلے** میں **عاشِقانِ رسول** کے ساتھ سفر پر روانہ ہوگیا۔ میں نے **عید** کے تینوں ۳ دن راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ

میں **عاشِقانِ رسول** کے ساتھ گزارے۔ **خدا کی قسم!** یہ میری زندگی کی سب سے پہلی عید تھی جو بہُت اچّھی گزری۔ واپسی پر گھر آکر امّی جان کے قدموں سے لپٹ گیا اور اس قدَر رویا کہ ہچکیاں بندھ گئیں اور میں بے ہوش ہوگیا۔ کم و بیش آدھے گھنٹے کے بعد جب ہوش آیا تو سارے گھر والے مجھے گھیرے ہوئے تھے اور تصویرِ حیرت بنے ایک دوسرے کا منہ تک رہے تھے کہ اسے کیا ہوگیا ہے! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ گھر میں بہُت اچّھی ترکیب بن گئی۔ تادمِ تحریر تنظیمی طور پر علاقائی مُشاورت کا نگران ہوں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ یہ الفاظ لکھتے وقت عالَمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ میں **تربیّتی کورس** کرنے کی سعادت حاصل کرلینے کے بعد مزید 126 دن کے "امامت کورس" کا سلسلہ جاری ہے۔ دُعائے استقامت کا مُلتجی ہوں۔

بگڑے اَخلاق سارے سنور جائیں گے، مَدَنی ماحول میں کرلو تم اعتکاف
بس مزہ کیا مزہ کو مزے آئیں گے، مَدَنی ماحول میں کرلو تم اعتکاف

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۳) میں نے عید کے علاوہ کبھی نَماز ہی نہیں پڑھی تھی!

میانوالی کالونی منگھو پیر روڈ بابُ المدینہ کراچی کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا لُبِّ لُباب ہے۔ میرے جیسے گنہگار انسان کم ہی ہوں گے، میں نے کئی

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ صبح اور دس مرتبہ شام درودِ پاک پڑھا اُسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

"گرل فرینڈز" بنا رکھی تھیں، گندی ذہنیّت کا عالَم یہ تھا کہ روزانہ ہی ننگی فلمیں دیکھنے کا معمول تھا، آپ مانیں یا نہ مانیں **میں نے زندگی میں عید کے علاوہ کبھی نَماز ہی نہیں پڑھی تھی** اور مجھے بِالکل بھی معلوم نہیں تھا کہ نَماز کس طرح پڑھی جاتی ہے!!! میری قسمت کا ستارہ چمکا اور مجھے تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کے عالمی مَدَنی مرکز **فیضانِ مدینہ** میں رَمَضانُ الْمبارَک کے آخِری عَشْرَے کا **اجتماعی اعتِکاف** نصیب ہوگیا، فیضانِ مدینہ کے مَدَنی ماحول کی بھی کیا بات ہے! میری آنکھیں کُھل گئیں، غَفلت کا پردہ چاک ہوا اور میرے دل میں **مَدَنی انقِلاب** برپا ہوگیا اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں نے نَماز سیکھ لی اور پانچوں وَقت باجماعت نَماز کا پابند ہوگیا۔ میں نے دو مساجِد میں **فیضانِ سنّت** کا دَرس شُروع کردیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اسلامی بھائیوں نے مجھے ایک مسجِد کی مُشاوَرت کا ذَیلی نگران بنادیا۔ اور تَحدیثِ نعمت کیلئے عرض کرتا ہوں کہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول کی بَرَکت سے مجھ بدکار انسان پر کرم بالائے کرم یہ ہوا کہ **سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار، بِاِذْنِ پروَردگار دو عالَم کے مالِک ومُختار، شَہَنشاہِ اَبرار** صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم **کا خواب میں دیدار ہوگیا۔**

صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم

جسے چاہا جلوہ دکھادیا، اُسے جامِ عشق پلا دیا ۔۔۔ جسے چاہا نیک بنادیا، یہ مرے حبیب کی بات ہے

جسے چاہا اپنا بنا لیا جسے چاہا در پہ بلا لیا ۔۔۔ یہ بڑے کرم کے ہیں فیصلے یہ بڑے نصیب کی بات ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(٤) اعتکاف کی بَرَکت سے سارا خاندان مسلمان ہوگیا

ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خُلاصہ ہے کہ کلیان (مہاراشٹر، الھند) کی **میمن مسجد** میں تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کی جانب سے رَمَضانُ الْمُبارَك (١٤٢٦ھ۔2005ء) میں ہونے والے **اجتماعی اِعتِکاف** میں ایک نَو مُسلم نے (جو کہ کچھ عرصہ قبل ایک مبلّغِ دعوتِ اسلامی کے ہاتھوں مسلمان ہوئے تھے) اِعتِکاف کی سعادت حاصل کی۔ سُنّتوں بھرے بیانات، کیسیٹ اجتماعات اور سُنّتوں بھرے حلقوں نے اُن پر خوب مَدَنی رنگ چڑھایا اِعتِکاف کی بَرَکت سے دین کی تبلیغ کے عظیم جذبے کا روشن چَراغ ان کے ہاتھوں میں آگیا چُونکہ ان کے گھر کے دیگر اَفراد ابھی تک کُفر کی اَندھیری وادِیوں میں بھٹک رہے تھے چُنانچہ اِعتِکاف سے فارغ ہوتے ہی اُنہوں نے اپنے گھر والوں پر کوشش شُروع کردی، دعوتِ اسلامی کے مُبَلِّغِین کو اپنے گھر بُلوا کر **دعوتِ اسلام** پیش کروائی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ **والِدَین، دو بہنوں اور ایک بھائی پر مُشتَمِل سارا خاندان مسلمان ہو کر سِلسِلۂ عالیہ قادِریہ رضویہ میں داخل ہو کر حُضُورِ غوثِ پاک** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ **کا مُرید ہو گیا۔**

ولولہ دیں کی تبلیغ کا پاؤ گے، مَدَنی ماحول میں کر لو تم اِعتِکاف،
فضلِ ربّ عزوجل سے زمانے پہ چھا جاؤ گے، مَدَنی ماحول میں کر لو تم اِعتِکاف،

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمّد

(۵) میں پکّا دُنیا دار تھا

سکّھر شہر (بابُ الاسلام سندھ) کے ایک اسلامی بھائی کا کچھ اس طرح بیان ہے: میں پکّا دُنیادار تھا اور مجھ پر ہر وقت دنیا کا دَھن کمانے کی دُھن سُوار رہتی تھی، عملی دُنیا سے بہُت دُور گناہوں کی اندھیری وادیوں میں بھٹک رہا تھا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ بعض **عاشِقانِ رسول** کی مجھ پر میٹھی نظر پڑ گئی، وہ رَمَضانُ الْمُبارَك میں بار بار میرے پاس تشریف لاتے اور مجھے **اجتماعی اِعتِکاف** کی دعوت دیتے مگر میں ٹال دیا کرتا۔ وہ بہُت مَنجھے ہوئے تھے، گویا مایوس ہونا نہیں جانتے تھے، اُنہوں نے مجھے میرے حال پر چھوڑنا گوارا نہ کیا، مجھے **نیکی کی دعوت** دے کر اپنا ثواب کھرا کرتے رہے! اُن کی پیہم **انفِرادی کوشش** کے نتیجے میں مجھ پاپی و بدکار پکّے دنیا دار کا دل بھی آخر کار پسیج ہی گیا اور میں آخری عَشرۂ رَمَضانُ الْمُبارَك (غالِباً ۱۴۱۰ ھ۔ 1990ء) میں اُن کے ساتھ **مُعتَکِف** ہو گیا۔ مجھ دنیادار کو کیا معلوم تھا کہ عاشقوں کی دنیا ہی کوئی اور ہوتی ہے! واقِعی **عاشِقانِ رسول** کی صُحبت نے مجھ پر رنگ چڑھا دیا، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں **نمازی** بن گیا، میں نے **داڑھی** رکھ لی اور **عمامہ شریف** کا تاج سجا لیا۔ **تحدیثِ نعمت** کیلئے ایک بات عَرض کرتا ہوں: مجھے وہاں یہ مسئلہ بھی سیکھنے کو ملا کہ قِبلہ کی طرف رُخ یا پیٹھ کئے پیشاب وغیرہ کرنا

حرام ہے۔ سُوءِ اتّفاق سے اِعتِکاف والی مسجِد کے **اِستِنجا خانوں** کا رُخ غَلَط تھا۔ میں نے رِضائے الٰہی عَزَّوَجَلَّ کی خاطِر ہاتھوں ہاتھ کاریگروں کو بُلوا کر اپنی جیب سے اِخراجات پیش کر کے اِستِنجا خانوں کے رُخ دُرُست کروالیے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اِعتِکاف کے بعد سے اب تک کئی بار **عاشِقانِ رسول** کے ہمراہ سنّتوں کی تربیّت کے مَدَنی قافِلوں میں سنّتوں بھرے سفر کی سعادتیں مل چکی ہیں۔

حُبِّ دنیا سے دل پاک ہو جائیگا، مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف
جامِ عشقِ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم ہاتھ میں آئیگا، مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(٦) مجھے بھی اپنے جیسا بنا لیجئے

راوَلپِنڈی (پنجاب، پاکستان) کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کالُبِّ لُباب ہے، میں اُس وقت دسْویں کلاس کا اسٹوڈنٹ تھا۔ اپنے مَحَلّے کی بلال مسجد میں رَمَضانُ الْمبارَک (۱۴۲۱ھ۔2000ء) کے آخِری عَشَرہ کا اعتِکاف کیا۔ وہاں ہم 14، 15 افراد مُعتَکِف تھے غالِباً 28 رَمَضانُ الْمبارَک کو بعدِ نَمازِ ظہر میرے بچپن کے ایک کلاس فَیلو (جو بے چارے شَرافت کی وجہ سے ہماری شَرارت کا نِشانہ بنا کرتے تھے) تشریف لائے۔ اُنہوں نے اپنے سر پر سبز عمامہ شریف سجایا ہوا تھا۔ سلام دُعا

کے بعد اُنہوں نے ہم پر **اِنفِرادی کوشش** کرتے ہوئے پوچھا: آپ میں سے برائے مہربانی کوئی **نمازِ عید** کا طریقہ سنا دے۔ ہم سب ایک دوسرے کا منہ دیکھنے لگے۔ اِس پر اُنہوں نے کہا: اچّھا چلئے **نمازِ جنازہ** کا طریقہ ہی بتا دیجئے۔ افسوس! ہم میں سے کوئی بھی نہ بتا سکا۔ پھر اُنہوں نے ہمیں **نماز** کی مشق (practical) کروائی۔ اِس سے ہماری بہُت ساری غَلَطِیاں سامنے آئیں۔ اس کے بعد نہایت ہی اَحسن انداز میں اُنہوں نے ہمیں **نمازِ عید** اور **نمازِ جنازہ** کا طریقہ سکھایا۔ ہمارا دل بہُت خوش ہوا۔ سچ پوچھو تو ہمارے لئے حاصلِ اِعتِکاف یہی تھا کہ ہمیں مُبلِّغِ دعوتِ اسلامی کی بَرَکت سے مختلف نمازوں کے اہم اَحکام سیکھنے کو مل گئے۔ **عید کی نماز** میں مجھے مسجد کی چھت پر جگہ ملی۔ جب امام صاحب نے دوسری تکبیر کہی تو میرے علاوہ تقریباً سبھی رُکوع میں چلے گئے! حالانکہ یہ رُکوع کا موقع نہیں تھا بلکہ اس میں ہاتھ کانوں تک اُٹھا کر لٹکانے تھے۔ خیر ورنہ میں بھی عوام کے ساتھ رُکوع ہی میں ہوتا مگر قربان جاؤں مُبلِّغِ دعوتِ اسلامی پر کہ اُنہوں نے اِعتِکاف میں **نمازِ عید** کا طریقہ سکھا دیا تھا۔ اِس موقع پر میرا دل چوٹ کھا گیا اور دعوتِ اسلامی کی اَہَمِیَّت مجھ پر خوب واضح ہوگئی۔ میں نے اُن مبلِّغ سے عید کی ملاقات پر عَرض کی، **مجھے بھی اپنے جیسا بنا لیجئے**۔ اُنہوں نے نہایت ہی مَحبَّت کے ساتھ میری

حوصلہ افزائی فرمائی۔ ان کی **اِنفِرادی کوشِش** سے آہستہ آہستہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ میں تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کے **مَدَنی ماحول** میں آ گیا۔ یہ بیان دیتے وقت میں دعوتِ اسلامی کے مَدَنی کاموں کے لحاظ سے تنظیمی طور پر **شُعبۂ تعلیم کا علاقائی ذِمّہ دار** ہوں۔

ہاں جنازہ و عید، اِس کو سیکھیں مزید، آئیں مسجد چلیں کیجئے اعتکاف
قلب میں اِنقلاب، آئے گا آنجناب، آپ ہمت کریں کیجئے اعتکاف

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۷) میری آنکھوں میں آنسو آگئے!

جناح آباد (بابُ المدینہ کراچی) کے ایک اسلامی بھائی کی تحریر کا خُلاصہ ہے: میں نے رَمَضانُ المبارَک (غالباً ۱٤۲٥ھ۔2004ء) کے آخِری عَشَرہ میں تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کے عالَمی مَدَنی مرکز **فیضانِ مدینہ** میں **اِجتماعی اِعتِکاف** کی بَرَکتیں لوٹنے کی سعادت حاصل کی، میرے اندر بہت ساری بُرائیاں تھیں جن سے میں نے توبہ کی اور کافی حد تک بُرائیوں میں کمی آئی، مجھے سنّت کے مطابق کھانے کا ڈھنگ تک نہیں آتا تھا، **اِعتِکاف** میں دیگر سنّتوں کے علاوہ کھانے پینے کی سنّتیں بھی سکھائی گئیں۔

فرمانِ مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم: جب تم مرسلین (علیہم السلام) پر درود پاک پڑھو تو مجھ پر بھی پڑھو بے شک میں تمام جہانوں کے رب کا رسول ہوں۔

بِالْخُصوص ایک مبلِّغ کو سادگی کے ساتھ سُنّت کے مطابِق کھانا تناوُل کرتا دیکھ کر نہ جانے کیوں **میری آنکھوں میں آنسو آگئے!** اِس بات کو تادمِ تحریر لگ بھگ تین سال ہوچکے ہیں مگر اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ آج تک سنّت کے مطابق کھانا کھاتا ہوں۔ بِفَضْلِہٖ تعالیٰ میں دعوتِ اسلامی کے **مَدَنی ماحول** سے وابَستہ ہوں۔

سنّتیں کھانا کھانے کی تم جان لو، مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف

مان لو بات اب تو بری مان لو، مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمّد

(۸) عاشقانِ رسول کی شَفْقتوں نے لاج رکھ لی

اِندَور شہر (.M.P الھند) کے ایک فیشن ایبل نوجوان آوارہ اور ماڈَرن دوستوں کی صُحبت میں رہ کر گناہوں بھری زندگی گزار رہے تھے۔ رَمَضانُ الْمُبارَک (۱۴۲۵ ھ-2004ء) کے آخِری عَشرَہ میں **عاشِقانِ رسول** کے ساتھ **اِجتماعی اِعتِکاف** میں بیٹھ گئے۔ **عاشِقانِ رسول** کی **شفقتوں نے لاج رکھ لی**، گناہوں سے **توبہ** کی سعادت مل گئی، چہرے پر **داڑھی** جگمگانے اور سر پر **عمامہ شریف** کی بہاریں مُسکرانے لگیں۔ سنّتوں کی خدمت کا خوب جذبہ ملا حتّٰی کہ **مبلِّغ** بن گئے۔ یہ لکھتے وَقت **علاقائی مشاوَرت کے نگران** کی حیثیت

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم): جو مجھ پر روزِ جمعہ دُرود شریف پڑھے گا میں قیامت کے دن اُس کی شفاعت کروں گا۔

سے سنّتوں کی بر کتیں لوٹ اور لٹا رہے ہیں۔

لینے خیرات تم رَحمتوں کی چلو، مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف

لوٹنے برکتیں سنّتوں کی چلو، مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۹) کمیونسٹوں کی توبہ

سکھر شہر (بابُ الاسلام سندھ) کے ایک ذِمّہ دار اسلامی بھائی کے بیان کا خُلاصہ ہے کہ یوں تو سکھر کے قریبی شہر **عطّار آباد** (جیکب آباد) میں تبلیغِ قران وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کا مَدَنی پیغام پہنچ چکا تھا، مگر **مَدَنی کام** بَہُت کم ہو رہا تھا، عطّار آباد کے اسلامی بھائی تنظیمی طور پر بے حد کمزور تھے۔ سکھر سے مُبلِّغین کا مُطالَبہ کرتے رَہتے تھے۔ اِس مُطالبے کے پیشِ نظر رَمَضانُ الْمُبارَک (سن ۱۴۱۰ ھ-1990) میں عطّار آباد کے اندر خوب **اِنفرادی کوشِش** کرتے ہوئے ہم نے وہاں کے اسلامی بھائیوں کو **اجتماعی اِعتِکاف** کے لئے **سکھر** آنے کی دعوت دی، جس کی بَرَکت سے عطّار آباد کے کثیر اسلامی بھائیوں نے **مُنوّرہ مسجد اسٹیشن روڈ سکھر** میں اعتِکاف کی سعادت حاصل کی۔ قبل ازیں عطّار آباد کے کسی اسلامی بھائی کو **فیضانِ سنّت کا**

فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جس نے مجھ پر روزِ جمعہ دو سو بار دُرُود پاک پڑھا اس کے دو سو سال کے گناہ معاف ہوں گے۔

درس دینا بھی نہ آتا تھا! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اِس اجتماعی اِعتکاف میں **عاشقانِ رسول** کی صُحبت کی بَرَکت سے 17 اسلامی بھائی مُعلِّم و مبلِّغ بنے، چہروں کو داڑھی شریف سے اور سروں کو سبز عمامہ شریف سے سجایا۔ دعوتِ اسلامی کے **مَدَنی کاموں** کے ذِمّہ دار بنے۔ بعض **کمیونسٹ** (یعنی لادین) بھی کسی طرح سے کھنچ کر آگئے تھے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اُنہوں نے اپنے کُفری نظریات سے پکّی توبہ کی، کلمہ شریف پڑھ کر مسلمان ہوئے اور بقیّہ زندگی تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول میں گزارنے کی نیّت کی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس وقت اُس شہر کے اسلامی بھائی جوکہ رَمَضانُ المبارَک (۱۴۱۰ھ) میں **اجتماعی اِعتکاف** کی بَرَکتوں سے مالا مال ہوئے تھے وہ اور لادِینیّت سے توبہ کرنے والے اب بہترین مبلِّغ بن چکے ہیں حتّٰی کہ بڑے بڑے اجتماعات بلکہ **بینَ الاقوامی اجتماع** میں بھی سنّتوں بھرے بیانات فرماتے ہیں اور مختلف صُوبائی مجالس کے اَہم ذِمّہ دار بن کر اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کررہے ہیں۔ **اللہ** تعالیٰ ہمیں اور انہیں دعوتِ اسلامی کے **مَدَنی ماحول** میں اِستِقامت عطا فرمائے۔

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم

پیارے اسلامی بھائی چلے آؤ تم، مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف
خالی دامن مُرادوں سے بھر جاؤ تم مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمّد

(۱۰)اب گردن تو کٹ سکتی ہے مگر.......

کورنگی نمبر 6 بابُ المدینہ کراچی کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خُلاصہ ہے، میں نے **انفرادی کوشش** کر کے اپنے بے نَمازی اور کلین شیو 26 سالہ چھوٹے بھائی کو تبلیغِ قران وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کے عالَمی مَدَنی مرکز **فیضانِ مدینہ** میں آخِری عَشرۂ رَمَضانُ الْمبارَک (۱۴۲۱ھ-2000ء) کے **اجتماعی اِعتِکاف** میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ بِٹھا دیا۔ بے نَمازی اور سنّتوں سے کوسوں دُور رہنے والے میرے بھائی پر اعتِکاف میں **عاشِقانِ رسول** کی صُحبتِ بابرکت سے وہ مَدَنی رنگ چڑھا کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ وہ پنج وقتہ نَمازی بن گئے اور داڑھی مبارَک سجالی۔ یہاں تک ان کا مَدَنی ذِہن بن گیا کہ **اب گردن تو کٹ سکتی ہے مگر** داڑھی نہیں کٹ سکتی۔

صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم
میٹھے آقا کی اُلفت کا جذبہ ملے، مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف
داڑھی رکھنے کی سنّت کا جذبہ ملے، مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمّد

(۱۱) مِرگی کا مرض دور ہوگیا

ایک اسلامی بھائی کا کچھ اس طرح بیان ہے: بمبئی کی تحصیل گرلا (الھند) میں تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کی جانب سے رَمَضانُ المُبارَک (۱۴۲۶ ھ) میں ہونے والے **اجتماعی اِعتِکاف** میں ایک ایسے اسلامی بھائی مُعتکف ہو گئے جن کو ہر دوسرے دن مِرگی کا دَورہ پڑتا تھا۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ اِعتکاف کے دَوران انہیں ایک بار بھی دَورہ نہ پڑا بلکہ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ تادمِ تحریر آج تک پھر انھیں مِرگی کی تکلیف نہیں ہوئی۔

ان شاءَ اللہ عزوجل ہر کام ہو گا بھلا، مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف،
دُور ہو گی بفضلِ خدا عزوجل ہر بلا، مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! **عاشقانِ رسول** کے ساتھ **اِعتِکاف** کرنے کی بَرَکت سے **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ آفتیں اور بلائیں دُور ہوتی ہیں۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ مِرگی کا مرض ٹھیک ہوگیا کہ اُس کو مسجد میں دَورہ ہی نہ پڑا یقیناً یہ اُس پر **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کا خُصوصی کرم ہو گیا۔ تاہم یہ مسئلہ ذِہن میں رکھے کہ **مِرگی** وغیرہ کا ایسا مریض جو بے ہوش ہو جاتا ہو اُس کو مسجد میں اِعتِکاف نہیں

کرنا چاہئے۔ کیوں کہ کسی وقت بھی دورہ پڑ سکتا ہے مَثَلاً دورانِ نَماز ہی دورہ پڑ جائے تو دوسروں کیلئے سخت آزمائش ہوتی ہے۔ بِالْخُصوص **آسیب زدہ** کو بھی اِعتِکاف نہ کروایا جائے کہ اُس کی وَقت بے وَقت کی اُچھل کود اور شور وغُل کی وجہ سے نَمازیوں وغیرہ کو ایذاء ہوتی ہے۔

(۱۲) میں کلین شیو تھا

نصیر آباد (بابُ الاسلام سندھ) کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خُلاصہ ہے کہ میں **کلین شیو تھا**، زندگی کے دن غفلتوں میں بسر ہو رہے تھے، اسلامی بھائیوں کے ترغیب دلانے اور خوب **انفرادی کوشش** فرمانے پر میں نے رَمَضانُ الْمُبارَک (۱۴۲۵ھ۔2004ء) میں تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول میں **عاشِقانِ رسول** کے ساتھ **اجتماعی اِعتِکاف** میں بیٹھنے کی سعادت حاصل کی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ **اِعتِکاف** میں میرا دل چوٹ کھا گیا، پشیماں ہو کر بہت رویا اور آئندہ ہمیشہ ہمیشہ کیلئے گناہوں سے بچنے کا عزمِ مُصَمَّم کیا، عمامہ شریف کا تاج سر پر سجایا، داڑھی مبارک سجا کر اپنے چہرے کو مَدَنی رنگ چڑھایا۔ اور یہ بیان دیتے وَقت اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ **دعوتِ اسلامی** کے تنظیمی ڈویژن نصیر آباد کی ایک تحصیل کا خادم مُشاوَرت (نگران) ہوں۔

سیکھنے کو ملیں گی تمہیں سنّتیں مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف
لوٹ لو آ کر اللہ عزوجل کی رَحمتیں مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۱۳) میری فلمی گیت گُنگُنانے کی عادت تھی

ڈرگ روڈ (بابُ المدینہ کراچی) کے ایک اسلامی بھائی (عمر: 25 برس) کی تحریر کچھ اِس طرح ہے: میں نے تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کے عالمی مَدَنی مرکز **فیضانِ مدینہ** میں عاشِقانِ رسول کے ہمراہ آخِری عَشرۂ رَمَضانُ الْمبارَک کے **اِعتِکاف** کی سعادت حاصِل کی۔ مجھے اِعتِکاف کی بَہُت سی بَرَکتیں حاصِل ہوئیں۔ مِنْجُمْلَہ راہ چلتے ہوئے بازاری لڑکوں کی طرح فلمی گیت گانے کی جو عادت تھی وہ نکل گئی اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عزوجل اِس کی جگہ نعت شریف گُنگُنانے کی عادت پڑ گئی۔ نیز **زَبان کا قفلِ مدینہ** لگانے (یعنی بُری تو بُری غیر ضَروری باتوں سے بھی بچنے) کا ذِہْن بنا اور اب حال یہ ہے کہ جُوں ہی منہ سے فُضول بات سرزد ہوتی ہے بطورِ کفّارہ جھٹ زَبان پر دُرُود شریف جاری ہو جاتا ہے۔

گیت گانے کی عادت نکل جائیگی مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف
بے جا بک بک کی خَصلت بھی ٹل جائیگی مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف
صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۱٤) ماڈرن نوجوان ترقّی کرتے کرتے.....

بائیکلہ (بمبئی، الھند) میں تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** کی طرف سے آخِری عَشرۂ **رَمَضانُ الْمُبارَک** (۱٤۱۹ھ ـ 1998ء) میں ہونے والے **اجتماعی اِعتِکاف** میں ایک ماڈرن نوجوان نے (جو کہ الیکٹرانک انجینئر ہیں) شرکت کی۔ دَسْ دن تک **عاشقانِ رسول** کی صُحبت کا خوب فیض اُٹھایا **مَدَنی آقا** صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مَحَبَّت کی نشانی داڑھی مبارَک کا نور چہرے پر چھایا، سبز سبز عمامہ شریف کا تاج سجایا، اِعتِکاف کی بَرَکتوں نے ان کو سنّتوں کا عظیم مبلِّغ بنایا۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ وہ دین کی خدمتوں میں ترقّی کرتے کرتے تادمِ تحریر ہند **مُلکی کابینہ** کے رُکن کی حیثیت سے سُنّتوں کی بہاریں لُٹانے میں کوشاں ہیں۔

ساری فیشن کی مستی اُتر جائے گی، مَدَنی ماحول میں کرلو تم اعتکاف
زندگی سنّتوں سے نکھر جائے گی، مَدَنی ماحول میں کرلو تم اعتکاف

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۱۵) میں نے نشے بازی کیسے چھوڑی!

حیدرآباد (بابُ الاسلام سندھ پاکستان) کے ایک اسلامی بھائی کے بیان

کا خُلاصہ ہے: میں بے نَمازی اور نشے بازی کا عادی تھا، گھر والے میری وجہ سے پریشان تھے۔ خوش قسمتی سے تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کے تین[3] روزہ سنّتوں بھرے اجتماع (صحرائے مدینہ مدینۃ الاولیاء ملتان) (۱۴۲۶ ھ-2005ء) میں حاضِری کی سعادت حاصِل ہوگئی، وَہیں نیّت کی کہ دعوتِ اسلامی کے عالَمی مَدَنی مرکز **فیضانِ مدینہ** (بابُ المدینہ کراچی) میں **اعتِکاف** کروں گا۔ چُنانچہ بابُ المدینہ پُہنچ کر عالَمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ کے اندر آخِری عَشرۂ رَمَضانُ المُبارَک (۱۴۲۶ ھ-2005ء) کا **اِعتِکاف** کرنے کی سعادت حاصِل کی۔ تین[2] روزہ اجتماع (ملتان شریف) میں اگرچِہ کافی ذِہن بنا تھا مگر **اجتماعی اِعْتِکاف** کی تو کیا بات ہے! سچ کہتا ہوں میرے دل کی دُنیا ہی بدل گئی۔ گناہوں سے پکّی توبہ کی، داڑھی مبارک بڑھانی شُروع کر دی، ہاتھوں ہاتھ سبز عمامہ شریف بھی سجالیا۔ اِعْتِکاف کے بعد جب **حیدر آباد** آیا تو مجھے داڑھی اور عمامہ شریف میں دیکھ کر گھر والے اور پڑوسی وغیرہ سب حیرت زدہ رہ گئے! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میری **نشے** کی عادت بھی بالکل چھوٹ گئی۔ اپنی بِساط بھر **دعوتِ اسلامی** کا مَدَنی کام بھی کرتا ہوں، میری بیٹی **دعوتِ اسلامی** کے جامِعۃُ المدینہ میں **شریعت کورس** کر رہی ہے جبکہ میرے دو[2] مَدَنی مُنّے مَدرَسۃُ المدینہ میں

قرانِ پاک حِفظ کر رہے ہیں۔

گر مدینے کا غم چشمِ نَم چاہئے مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف
مَدَنی آقا (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) کی نظرِ کرم چاہئے مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(١٦) یہ اعتِکاف کیا ہوتا ہے!

ڈیرہ اللہ یار (بلوچستان، پاکستان) کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا لُبِّ لُباب ہے: مجھے تو نہ خوفِ خدا عزوجل کا پتا تھا نہ عشقِ مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کا۔ بس گُناہوں بھری زندگی میں بدمَست رَہتے ہوئے زندگی کے دن گزار رہا تھا۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے کروڑہا کروڑ اِحسان کہ ہمارے شہر میں تبلیغِ قران وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** کا مَدَنی کام شُروع ہوا اور پہلی بار **دعوتِ اسلامی** کی طرف سے (١٤١٦ھ-1995ء) **شبِ بَرَاءَت** کا سُنّتوں بھرا اجتماع ہوا۔ میں نے اُس میں شرکت کی۔ اجتماع میں **عاشِقانِ رسول** کے داڑھی اور عمامے والے نورانی چہروں اور ان کی مَحَبَّت بھری مُلاقاتوں نے مجھے دعوتِ اسلامی سے کافی مُتَاَثِّر کیا۔ مگر میں دُور ہی دُور رہا۔ ہفتہ وار اجتماع میں بھی کبھی شرکت کی توفیق نہ ملی تھی کہ رَمَضانُ المُبارَک (١٤١٦ھ-1995ء) کی

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم): جس نے مجھ پر دس مرتبہ دُرُود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے۔

ستائیسویں شب آپہنچی، میں نے اجتماع والی مسجد میں ہونے والی **اجتماعی دُعا** میں حاضِری دی، اِختِتام پر اسلامی بھائیوں سے مُلاقات ہوئی اور کسی نے بتایا یہاں کچھ اسلامی بھائی اِعْتِکاف میں بیٹھے ہیں۔ میرے لئے یہ لفظ نیا تھا۔ اِس لئے میں نے تَجَسُّس کے ساتھ پوچھا، **یہ اِعْتِکاف کیا ہوتا ہے؟** اسلامی بھائیوں نے بڑی مَحَبَّت کے ساتھ مجھے **اِعْتِکاف** کے بارے میں معلومات فراہم کرتے ہوئے بعض **اعتِکاف کی مَدَنی بہاریں** بیان کیں۔ دعوتِ اسلامی کے **مَدَنی ماحول** میں کئے جانے والے **اعتِکاف** کے احوال سُن کر میں نے دل میں پکّی نیّت کرلی کہ اِنْ شَاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ آئندہ سال **اعتِکاف** میں ضَرور بیٹھوں گا۔ چُنانچِہ دن گزرتے گئے اور جب رَمَضَانُ الْمُبَارَك (۱۴۱۷ھ۔1996ء) کی پھر آمد ہوئی تو **آخِری عَشَرہ** میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ میں مُعْتَکِف ہو گیا۔ دس شبانہ روز **عاشِقانِ رسول** کی صُحبت میں وہ کچھ سیکھنے کو ملا جو بیان سے باہَر ہے۔

نہ پوچھو ہم کہاں پہنچے اور ان آنکھوں نے کیا دیکھا
جہاں پہنچے وہاں پہنچے جو دیکھا دل کے اندر ہے

اِعتِکاف میں کسی نے درسِ نظامی (عالم کورس) کرنے کا ذہن دیا، میری

سمجھ میں آ گیا چُنانچہ بابُ المدینہ کراچی آکر جامِعۃُ المدینہ میں داخِلہ لے لیا، حتّٰی کہ دَورۂ حدیث کے بعد دعوتِ اسلامی کے عالمی مَدَنی مرکز **فیضانِ مدینہ** (بابُ المدینہ) میں (۱۴۲۵ھ-2004ء) میری دستار بندی کی گئی۔ اور تادمِ تحریر میں دعوتِ اسلامی کے ایک جامِعۃُ المدینہ (حیدر آباد) تَدریس کی خدمات انجام دے رہا ہوں۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! ایک ایسا لڑکا جس کو کل تک یہ بھی نہیں پتا تھا کہ **اعتِکاف کیا ہوتا ہے!** آج وہ **عاشِقانِ رسول** کے ساتھ اعتِکاف کرنے کی بَرَکت سے نہ صرف عالِم بلکہ "عالم گر" بن گیا یعنی عالم بننے کے بعد **دعوتِ اسلامی** کے جامِعۃ المدینہ میں بحیثیت مُدَرِّس **درسِ نظامی** کے اَسباق پڑھا کر دوسروں کو عالم بنانے والا بن گیا۔

سُنَّتیں سیکھ لو رَحمتیں لوٹ لو، مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف
علم حاصِل کرو بَرَکتیں لوٹ لو مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمّد

(۱۷) میں کس کس گناہ کا تذکِرہ کروں!

بابُ المدینہ کراچی کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خُلاصہ ہے:

کِس گناہ کا تذکِرہ کروں! مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ نمازوں میں سُستی، وِڈیو گیمز کا شوق، T.V. پر روزانہ اُلٹے سیدھے پروگرام دیکھنا، جھوٹ کی عادت یہاں تک کہ میں چوریاں بھی کیا کرتا تھا۔ خوش قسمتی سے آخِری عَشرۂ رَمَضَانُ الْمُبَارَك (۱۴۲۱ ھ۔ 2000ء) میں **جامع مسجد آمِنہ** (شکیل گارڈن اوکھائی کمپلیکس، بابُ المدینہ کراچی) میں **دعوتِ اسلامی** کے عاشِقانِ رسول کے ساتھ **مجھے اجتماعی اِعتِکاف** کی سعادت مل گئی۔ میں نے آمِنہ مسجد کی دوسری منزِل پر دعوتِ اسلامی کے قائم کردہ **مَدرَسۃُ المدینہ** میں داخِلہ لیا۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ عالَمی مَدَنی مرکز **فیضانِ مدینہ** میں ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کرتا رہا اور **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ میری کوششوں سے ہمارے گھر میں بھی **مَدَنی ماحول** بن گیا! میں گھر کے اندر مکتبۃُ المدینہ کی طرف سے جاری کردہ سُنّتوں بھرے بیانات کی کیسیٹیں چلایا کرتا ہوں۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ قراٰنِ پاک حِفظ کر لینے کے بعد تادمِ تحریر جامعۃ المدینہ میں درسِ نِظامی کر رہا ہوں۔ مدرَسۃُ المدینہ میں تدریس کی بھی ترکیب ہے اور اپنے ذَیلی مُشاورت کے نگران کے ماتحت رہ کر تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی کاموں کی دھومیں مچانے کی بھی کوشش کرتا ہوں۔

تم گناہوں سے اپنے جو بیزار ہو مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف

تم پہ فضلِ خدا عزوجل، لُطفِ سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم ہو مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

(۱۸) اِعتکاف کی بَرَکت سے شہر کے لئے مرکز مل گیا

ہند کے ایک ذِمّہ دار اسلامی بھائی کے بیان کا لُبِّ لُباب ہے کہ چتر اَدُرگہ (صوبہ کرناٹک، الھند) کی ''مسجدِ اعظم'' کے مُتولّیان اور کچھ مقامی مسلمان تبلیغِ قران وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کے بارے میں بعض غلط فہمیوں کا شکار تھے۔ بَہُت مشکل سے وہاں رَمَضانُ الْمُبارَک میں **اِجتماعی اِعْتِکاف** کی اجازت ملی۔ دو مُتولّیوں کے صاحِبزادگان بھی ساتھ ہی مُعْتَکِف ہوگئے۔ مَدَنی مرکز کے عطا کردہ جدْوَل کے مطابق سنّتوں بھرے حلقے، سنّتوں بھرے بیانات، نَعتوں کی دھوم دھام، رِقّت انگیز دُعائیں اور کثیر **مُعْتَکِفِین** کا حُسنِ انتظام دیکھ کر مُتَوَلّی صاحِبان حیران رہ گئے اور اِس قَدَر مُتَأَثِّر ہوئے کہ آخِری دن تمام مُعْتَکِفِین کو تحائف وگُل پوشی سے نوازا۔ **دعوتِ اسلامی** ان سب کی سمجھ میں آگئی اور ان حضرات نے اپنے زیرِ تولیت عظیمُ الشّان ''مسجدِ اعظم'' میں دعوتِ اسلامی کو مَدَنی کاموں کی مکمّل طور پر چھوٹ دے دی اور **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ**

عَزَّوَجَلَّ **مسجدِ اعظم اُس شہر کا مَدَنی مرکز بن گئی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ دونوں **مُؤَلِّیوں** کے صاحبزادگان نے اپنے چہروں کو داڑھی مبارک سے آراستہ کرلیا اور **دعوتِ اسلامی** کے **مَدَنی ماحول** سے وابَستہ ہوگئے۔

ذکر کرنا خدا عزوجل کا یہاں صبح وشام، مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف
پاؤ گے نعتِ محبوب صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم کی دھوم دھام، مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمّد

(۱۹) اِعتکاف کا فیض اِنگلینڈ پہنچا

سَکھر شہر (بابُ الاسلام سندھ) کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا لُبِّ لُباب ہے رَمَضانُ الْمُبارَک (۱۴۱۰ھ-1990) میں میرے بہنوئی کی **اِنگلینڈ** سے سَکھر (بابُ الاسلام سندھ پاکستان) آمد ہوئی۔ اسلامی بھائیوں کے توجُّہ دِلانے پر میں نے ان پر **انفرادی کوشش** کرتے ہوئے اُنہیں **عاشِقانِ رسول** کے ساتھ **اجتماعی اِعتکاف** کی بَرَکتیں لوٹنے کی دعوت دی۔ انہوں نے ہاتھوں ہاتھ حامی بھرلی اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ **مُعتَکِف** ہوگئے۔ ایک خالص اِنگریزی ماحول میں رہنے والا جب اِعتکاف میں بیٹھا اور اس نے آقا صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی میٹھی میٹھی سنّتیں اور ضروری احکام سیکھے، **قبر** و آخرت کے اَحوال سنے تو

مسلمان ہونے کے ناطے اُس کا دل چوٹ کھا کر رہ گیا۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ **اجتماعی اعتکاف** کی بَرَکت سے انہیں گناہوں سے توبہ کا تحفہ ملا اور تبلیغِ قران وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کے **مَدَنی ماحول** میں آگئے۔ چہرے پر **داڑھی** سجالی، **عمامہ شریف** سے سر سبز کرلیا، **فیضانِ سنّت** کا درس اور بیان سیکھ کر دورانِ اعتکاف ہی **سنّتوں بھرا بیان** کرنے لگے! **اِنگلینڈ** میں جاکر تبلیغِ قران وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی کاموں کی دھومیں مچانے کی نیّت کی۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ تادمِ تحریر وہ **انگلینڈ** میں مبلّغِ دعوتِ اسلامی ہیں، **12 مَدَنی کاموں** کے ذمّہ دار ہیں، ان کے بچّوں کی امّی (یعنی میری بہن) بھی **مَدَنی ماحول** سے وابستہ ہو کر **انگلینڈ** جیسے حیاء سوز ماحول میں رہتے ہوئے بھی **مَدَنی بُرقع** اوڑھتی ہیں، خود دُرست **قرانِ پاک** سیکھ کر اب مدرسۃُ المدینہ بالغات میں اسلامی بہنوں کو پڑھاتی ہیں اور اسلامی بہنوں کے مَدَنی کاموں کی **تنظیمی ذِمّہ دار** ہیں۔

کر کے ہمّت مسلمانو آجاؤ تم، مَدَنی ماحول میں کرلو تم اعتکاف
اُخروی دولت آؤ کما جاؤ تم، مَدَنی ماحول میں کرلو تم اعتکاف

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۲۰) میں چھوڑ کے فیضانِ مدینہ نہیں جاتا

تحصیل کمالیہ ضلع دارُالسّلام (پنجاب) کے ایک اسلامی بھائی کی تحریر کا خُلاصہ ہے: ان دنوں میں نویں جَماعت میں پڑھتا تھا۔ کلاس میں ہمارا ایک فرینڈ سرکل تھا، ہم سب سکول سے بھاگ جاتے، خوب آوارہ گردی کرتے، رات گئے تک کرکٹ کھیلتے، انٹرنیٹ کلب میں ٹھیک ٹھاک وقت برباد کرتے، سارا سارا دن مِل جُل کر کیبل پر فلمیں دیکھتے۔ گانے سننے کا تو اس قدر چَسکا تھا کہ رات گانے سنتے سنتے سونا اور صبح جاگتے ہی سب سے پہلا کام مَعاذَاللہ عَزَّوَجَلَّ یہی مَنحوس گانوں کو سننا، فینسی لباس پہن کر ہم مل جل کر مَعاذَاللہ عَزَّوَجَلَّ ثُمَّ مَعاذَاللہ عَزَّوَجَلَّ لڑکیوں کو چھیڑتے اور خوب بدنِگاہیاں کرتے۔ میں نے ماں کی بات تو کبھی مانی ہی نہیں، سمجھاتی تو الٹا بے چاری کے گلے پڑ جاتا۔ والِد صاحِب نَماز کا حکم فرماتے تو ان کو بھی چکمہ دے دیتا۔ **آہ!** کس کس گناہ کا تذکرہ کیا جائے، سچ پوچھو تو اِصلاح کی دُور دُور تک کوئی صورت نظر نہیں آتی تھی۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ میرے بڑے بھائی جان کا بھلا کرے اُنہوں نے میری دستگیری کی اور مجھے رَمَضانُ الْمبارَک کے آخِری عَشَرہ کے اندر **اعتِکاف** میں بیٹھنے کے لئے کہا۔ یقین مانئے مجھ آوارہ اور ناکارہ کو صحیح معنوں میں یہ بھی پتا نہیں تھا کہ **اِعتِکاف** کیا ہوتا ہے! میں نے صاف انکار کر دیا۔ مگر انہوں نے کسی طرح

بھی بہلا پُھسلا کر تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ (سردار آباد) میں ہونے والے **اجتماعی اِعتکاف** میں بٹھا دیا۔ چار یا پانچ دن تک بِالکل بھی دل نہ لگا اور میں بھاگنے کی کوشش کرتا رہا مگر کامیاب نہ ہو سکا۔ اس کے بعد سُرور آنا شروع ہوا، اور پھر تو وہ **روحانی سکون** ملا کہ چاند رات کو میں کہہ رہا تھا کہ مجھے گھر نہیں جانا ہے میں آج کی رات بھی یہیں **فیضانِ مدینہ** میں گزارنا چاہتا ہوں۔

تم گھر کو نہ کھینچو نہیں جاتا نہیں جاتا
میں چھوڑ کے فیضانِ مدینہ نہیں جاتا

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب ! صلَّى اللهُ تعالىٰ على محمَّد

(۴۱) اِعتِکاف کی بَرَکت سے گُھٹنوں کا دَرْد چلا گیا

جامِعَۃُ المدینہ (بابُ المدینہ، کراچی) کے ایک طالبِ علم کا کچھ اس طرح بیان ہے: آخِری عَشرۂ رَمَضانُ المُبارَك (۱۴۲۶ھ-2005ء) میں مجھے تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** کے عالمی مَدَنی مرکز **فیضانِ مدینہ** (بابُ المدینہ کراچی) میں **اِعتِکاف** کی سعادت حاصل ہوئی۔ وہاں میری ملاقات ایک **بابا جی** سے ہوئی، اُنہوں نے بتایا: کئی سال سے میرے

گھٹنوں میں دَرد تھا، جب میں عالَمی مَدَنی مرکز **فیضانِ مدینہ** (بابُ المدینہ کراچی) میں **اِعتِکاف** کیلئے آیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اُس کی بَرَکت سے مجھ پر کرم ہوا کہ **میرے گھٹنوں کا دَرد دُور ہوگیا۔**

دَرد ٹانگوں میں ہو، دَرد گھٹنوں میں ہو، مَدَنی ماحول میں کرلو تم اعتکاف
پیٹ میں درد ہو یا کہ ٹخنوں میں ہو، مَدَنی ماحول میں کرلو تم اعتکاف

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۲۲) داڑھی سجی، "سرسبز" ہوگیا

ایک اسلامی بھائی کا کچھ اس طرح بیان ہے کہ نُوساری (صوبہ گجرات، الھند) کے ایک ماڈَرن اسلامی بھائی تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کی طرف سے آخِری عَشْرَہ (رَمَضانُ الْمُبارَک ۱۴۲۳ھ۔ 2002ء) میں ہونے والے **اجتماعی اِعتِکاف** (سُورت، گجرات) میں **مُعتَکِف** ہوئے۔ مَدَنی مرکز کے دیئے ہوئے **ترتیبی جدوَل** کے مطابق لگنے والے سنّتوں بھرے حلقوں، رِقّت انگیز دعاؤں اور ذکر ونعت کی پُرسوز صداؤں نے ان کا دل مَوہ لیا، **عاشِقانِ رسول** کی صُحبت سے وہ فیض ملا کہ نہ پوچھو بات۔ داڑھی مبارَک بھی عمامہ شریف سے سرسبز ہوا اور ترقّی کے منازِل طے کرتے ہوئے

تادمِ تحریر اپنے **شہر کی مُشاورت** کے نگران کی حیثیت سے مَدَنی کاموں کی دھومیں مچارہے ہیں۔

سنّتوں کی تم آکر کے سوغات لو مَدَنی ماحول میں کرلو تم اعتکاف
آؤ بٹتی ہے رَحمت کی خیرات لو مَدَنی ماحول میں کرلو تم اعتکاف

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۲۳) جیسے مرے سرکار ہیں ایسا نہیں کوئی

حیدر آباد (بابُ الاسلام سندھ پاکستان) کے ایک اسلامی بھائی عبدُالرزّاق عطّاری جو کہ ٹنڈو جام ایگریکلچرل یونیورسٹی کے لیب انچارج تھے، ان کے دو[۲] بچے **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول سے وابستہ تھے مگر وہ خود نمازوں اور سُنّتوں سے دُور تھے اور ذِہن مکمَّل طور پر دُنیاداروں والا تھا۔ رَمَضانُ الْمُبارَک میں **اِنفرادی کوشش** کرتے ہوئے انہیں **اجتماعی اِعتِکاف** میں شرکت کی دعوت پیش کی گئی تو فرمانے لگے، میرے بچّوں کی امّی ناراض ہوکر میکے جابیٹھی ہیں اگر میں اِعتِکاف کروں گا تو کیا وہ آجائیں گی؟ انہیں بتایا گیا اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ آجائیں گی۔ چُنانچہ وہ آخِری عَشرۂ رَمَضانُ الْمُبارَک (غالباً ۱۴۱۶ھ۔ 1995ء) میں **فیضانِ مدینہ** (حیدر آباد) کے اندر **عاشقانِ رسول** کے ساتھ مُعتَکِف ہو

فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم: جس نے مجھ پر روزِ جمعہ دو سو بار دُرُود پاک پڑھا اس کے دو سو سال کے گناہ معاف ہوں گے۔

گئے۔ سیکھنے سکھانے کے حلقوں، سنّتوں بھرے بیانوں، رِقّت انگیز دُعاؤں اور پُرسوز نعتوں نے ان کے قَلْب میں **مَدَنی اِنقِلاب** برپا کر دیا! اُنہوں نے گناہوں سے توبہ کرلی۔ نمازوں کی پابندی کا عہد کیا۔ داڑھی مبارک و عمامہ شریف سے آراستہ ہوگئے اور نعتیں بھی پڑھنے لگے۔ **اِعتِکاف** کے دَوران ہی رُوٹھی ہوئی بچّوں کی امّی بھی واپس آگئیں اور گھریلو شکر رنجیاں بھی **خَتْم** ہوگئیں۔ **اِعتِکاف** کی بَرَکت سے وہ دعوتِ اسلامی کے **مَدَنی ماحول** سے وابَستہ ہوگئے۔ داڑھی زُلفوں، عمامہ شریف اور مَدَنی لباس میں نظر آنے لگے۔ مَدَنی قافِلوں میں سفر بھی کئے۔ اور مَدَنی ماحول میں رَہتے ہوئے اُسی سال یعنی بروز جُمعرات ۲۷ ربیعُ النُّور شریف غالباً ۱۴۱۶ھ۔ 1995ء کو ان کا اِنتِقال ہو گیا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ ان کی خوش بختی تو دیکھئے کہ بوقتِ وَفات ان کے لب پر نعت شریف کا یہ مِصرع تھا:

"جیسے مرے سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم ہیں ایسا نہیں کوئی"۔ اللہ عزّوجلّ کی ان پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

گور تیرہ کو تم جگمگانے چلو، مَدَنی ماحول میں کرلو تم اعتکاف

راحتیں روزِ محشر کی پانے چلو، مَدَنی ماحول میں کرلو تم اعتکاف

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

عبرتناک روایت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ واقِعہ واقعی اپنے اندر عبرت کے کئی مَدَنی پھول لیئے ہوئے ہے۔

مرحوم عبدالرَّزّاق عطّاری علیہ رحمۃ اللہ الباری خوش نصیب تھے کہ وفات سے تھوڑے ہی عرصے قَبل مَدَنی ماحول مُیسّر آگیا اور یقیناً وہ بندہ مقدّر والا ہے جو مرنے سے پہلے پہلے توبہ کرکے راہِ راست پر آجائے اور سنّتوں کی شاہراہ پر چل پڑے اور بڑا ہی بدنصیب ہے وہ شخص جو اچّھا بھلا نیکیاں کرنے والا اور سنّتوں کے راستے پر چلنے والا ہوکر مرنے سے تھوڑے ہی عرصہ قبل **مَعاذَاللہ** عزوجل ماڈرن ہوجائے اور گناہوں میں پڑکر **مَدَنی ماحول** سے دُور جاپڑے۔ جب بھی آپ کو شیطان کسی ذِمّہ دار فرد سے ناراض کرواکر یا یوں ہی سُستی دلاکر یا دُنیوی کاروبار میں خوب پھنساکر یا شادی وغیرہ کا جوش دلاکر مَدَنی ماحول سے دُور ہونے کا مشورہ دے تو اِس حدیثِ پاک پر (جو اِن شاءَ اللہ عزوجل ابھی بیان کی جائیگی) غور فرمالیا کریں کیوں کہ مُشاہَدہ یہی ہے کہ ایک بار **مَدَنی ماحول** میں رَچ بَس جانے کے بعد دُور ہونے سے **مَعاذَاللہ** عزوجل نیک اعمال پر قائم رہنا بَہُت مشکل ہوجاتا ہے۔ اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرتِ سیِّدَتُنا **عائِشہ صِدّیقہ** رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے رِوایت ہے: جب **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کسی بندے کے ساتھ **بھلائی** کا ارادہ فرماتا ہے

تو اُس کے مرنے سے **ایک سال پہلے** ایک فِرِشتہ مُقرّر فرما دیتا ہے جو اُس کو راہِ راست پر لگاتا رہتا ہے حتّٰی کہ وہ خَیر (یعنی بھلائی) پر مَر جاتا ہے اور لوگ کہتے ہیں: فُلاں شخص اچھی حالت پر مَرا ہے۔'' جب ایسا (خوش نصیب اور نیک) شخص مرنے لگتا ہے تو اُس کی جان نکلنے میں جلدی کرتی ہے، وہ اُس وَقت **اللہ** عَزَّوَجَلَّ سے مُلاقات کو پسند کرتا ہے اور **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اُس کی مُلاقات کو۔ جب **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کِسی کے ساتھ **بُرائی** کا ارادہ فرماتا ہے تو مَرنے سے **ایک سال قَبل** اُس پر ایک شیطان مُسَلَّط کر دیتا ہے جو اُسے بہکاتا رہتا ہے حتّٰی کہ وہ اپنے بدترین وَقت میں مر جاتا ہے۔ اُس کے پاس جب مَوت آتی ہے تو اُس کی جان اَٹکنے لگتی ہے (اور یہ شخص) **اللہ** عَزَّوَجَلَّ سے ملنے کو پسند نہیں کرتا اور **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اُس سے ملنے کو۔

(مُلَخَّصاً شَرْحُ الصُّدُور ص ۲۷ مرکزِ اہلسنّت برکاتِ رضا ہند)

(۲۴) مجھے گھر والے گھر سے نِکال دیتے تھے

مُظفَّر گڑھ (پنجاب، پاکستان) کے ایک اسلامی بھائی کا کچھ اس طرح کہنا ہے: میں بَہُت زِیادہ بگڑا ہوا لڑکا تھا، رات کو جب تک گانوں کی تین[۳] چار کیسیٹیں نہ سُن لیتا نیند نہ آتی، ساری ساری رات آوارہ گردیوں اور گناہوں میں بسر ہو جاتی، بات بات پر گھر میں جھگڑتا، **گھر والے بیزار ہو کر گھر سے**

نکالدیتے۔ دو ایک دن اِدھر اُدھر بھٹکتا پھرتا اِس کے بعد ترکیب بن جاتی۔ اَلغرض زندگی کے دن اِنتہائی غَلَط انداز پر برباد ہورہے تھے۔ میرے کزن تادمِ تحریر تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کے علاقائی مُشاوَرت کے نگران ہیں، اُنہوں نے مجھ پر **انفرادی کوشش** کی اور آخری عَشَرۂ **رَمَضَانُ الْمُبَارَك** (۱۴۲۵ھ۔ 2004ء) میں اَڈّے والی مسجد (مظفر گڑھ) میں مجھے **دعوتِ اسلامی** کے **اجتماعی اِعتِکاف** میں لا بٹھایا۔ بابُ المدینہ سے آئے ہوئے ایک مُبلِّغ کے حُسنِ اَخلاق سے مُتأثِّر ہوکر میں نے سابِقہ گناہوں سے توبہ کرلی اور انہیں کے ہاتھوں سبز سبز عمامہ شریف سے اپنا سر سبز کروالیا۔ **27 ویں شب** سنّتوں بھرے بیان کے بعد ہونے والی رِقّت انگیز دُعاء نے دل پر بَہُت زیادہ اثر کیا، مجھ پر گریہ طاری ہوگیا اور میں صُبح تک روتا رہا۔ **عید** کے دوسرے روز فَجر کے وَقت ابھی آنکھ نہ کُھلی تھی کہ ایک بُزُرگ خواب میں نظر آئے اور اُنہوں نے میرا نام لیکر پکارا، "فَجر کا وقت ہوگیا اور آپ ابھی تک سوئے ہوئے ہیں!" میں نے فوراً نیند ہی میں دونوں ہاتھ قِیام کی طرح باندھ لئے اور آنکھ کُھل گئی تو ہاتھ اُسی طرح بندھے ہوئے تھے۔ اِس سے دل پر بڑا اثر پڑا اور میں نے مسجد میں جاکر باجماعت نمازِ فجر ادا کی۔ اپنے شہر کے ہفتہ وار اجتماع میں پابندی سے

حاضری دیتا رہا **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے ایسا کرم بالائے کرم فرمایا کہ تادمِ تحریر جامعۃُ المدینہ (بابُ المدینہ کراچی) میں درسِ نظامی کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں۔ اپنے دَرَجہ میں مدنی انعامات کا تنظیمی طور پر ذمّہ دار ہوں اور تَحدیثِ نعمت کے طور پر عَرض کرتا ہوں کہ مجھ جیسے سخت گنہگار پر **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کا خاص اِنْعام یہ ہے کہ **طَلَبہ کے جو 92 مَدَنی اِنْعامات ہیں ان سبھی پر عمل کی سعادت حاصل ہے۔** سب اسلامی بھائیوں سے دُعائے استقامت کی مَدَنی التجاء ہے۔

چھوٹ جائے گی فلموں ڈراموں کی لت، مَدَنی ماحول میں کرلو تم اعتکاف

خوش خدا ہو گا بن جائیگی آخِرت، مَدَنی ماحول میں کرلو تم اعتکاف

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۲۵) مسجِد کا خطیب بنا دیا

سعید آباد بلدیہ ٹاؤن بابُ المدینہ کراچی کے ایک اسلامی بھائی کا کچھ اس طرح بیان ہے: میں نے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرانٍ وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کے مَدْرَسۃُ المدینہ ہی میں قرانِ پاک کی تعلیم حاصل کی، مگر افسوس کہ پھر بھی پکّا نمازی نہ بن سکا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ **دعوتِ اسلامی** کے **عاشِقانِ رسول** کے ساتھ جب رَمَضانُ المبارَک کے آخِری

عَشرے کے **اعتِکاف** کی سعادت ملی۔ تو دل پر **مَدَنی چوٹ** لگی، غفلت کی نیند اُڑی، حقیقی معنوں میں آنکھ کُھلی اور میں نمازوں کا پابند ہو گیا۔ **اِعتِکاف** کے سبب **مَدَنی قافلوں** میں سفر کا ذِہن بنا۔ میں بے رُوزگار تھا، جس دن **مَدَنی قافِلے** کی نیت کی ہماری یہاں کی مُشاورت کے نِگران نے فرمایا، اِن شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ آپ کا کام ہو گیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مَدَنی قافِلے کی بَرَکت یوں ظاہر ہوئی کہ جس مسجد میں ہمارا **مَدَنی قافِلہ** گیا وہاں کی انتِظامیہ کو مجھ گنہگار کا بیان اور اندازِ دُعا بھا گیا اور انہوں نے **مجھے اُس مسجد کا خطیب بنا دیا** اور یوں میرے رُوزگار کی بھی سَبِیل بنی۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ مجھے **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول میں استِقامت نصیب فرمائے۔

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

فاقہ مستی کا حل بھی نکل آئے گا، مَدَنی ماحول میں کرلو تم اعتکاف

رُوزگار اِن شآءَ اللہ مل جائے گا، مَدَنی ماحول میں کرلو تم اعتکاف

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۲۶) عُمر غفلتوں میں گزر رہی تھی

موڈاسا (گجرات، الھند) کے ایک ماڈَرن نوجوان تھے، عمر غفلتوں میں گزر رہی تھی، گناہوں کا سلسلہ تھا، ایسے میں کرم ہو گیا، سبب کرم یوں ہوا کہ ماہِ

رَمَضانُ المُبارَک (۱۴۲۳ھ، 2002ء) کے آخِری عَشرہ میں تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** کے **عاشقانِ رسول** کے ساتھ **اجتماعی اعتِکاف** میں بیٹھنا نصیب ہو گیا عاشِقانِ رسول کی صحبتِ بابَرَکت کے کیا کہنے! سنّتوں بھرے بیانات اور رِقّت انگیز دعاؤں اور پُر کیف نعتوں کے فیضان سے اُن کی کایا پلٹ گئی اور وہ مَدَنی جذبہ عطا ہوا کہ **اعتِکاف** ہی کے اندر اُن کو درس و بیان کرنے کی سعادت مل گئی! **داڑھی مبارک** اور **عمامہ شریف** سجانے کی نیّت کی۔ **عاشقانِ رسول** کے ساتھ 30 دن کے **مَدَنی قافلے** کے مسافِر بن گئے۔ چونکہ کافی باصلاحیت تھے لہٰذا اسلامی بھائیوں نے مُتاثِر ہو کر ان کو **امیرِ قافلہ** بنا دیا!

عاشِقانِ رسول آ کر دیں گے بیاں، مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف
دُور ہوں گی عبادات کی خامیاں، مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف

صَلُّوا عَلَی الحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۲۷) اَلحَمدُ لِلّٰہ میں تہجُّد گزار بن گیا

سکھر (بابُ الاسلام سندھ) کے ایک عمر رسیدہ اسلامی بھائی کے بیان کا لُبِّ لُباب ہے: آخری عَشرۂ رَمَضانُ المُبارَک (۱۴۲۵ھ۔ 2004ء) میں تبلیغ

قرانِ وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کی طرف سے ہونے والے **اجتماعی اعتِکاف** میں شرکت کی سعادت ملی۔ سیکھنے سکھانے کے حلقوں کا باقاعدہ جدوَل بنا ہوا تھا۔ جن میں نَماز کے اَحکام اور روزمرّہ کی سُنّتیں وغیرہ سیکھنے کو ملیں، صِرف دَس دن میں وہ وہ سیکھا جواب تک زندگی میں نہ سیکھ پایا تھا۔ سنّتوں بھرے بیانات کی سَماعت اور **عاشقانِ رسول** کی صُحبت کی بَرَکت سے فکرِ آخِرت نصیب ہوئی اور قلب میں **مَدَنی اِنقِلاب** برپا ہوگیا۔ **دعوتِ اسلامی** کے **مَدَنی اِنعامات** پرعمل کا جذبہ ملا۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ دوسرا "مَدَنی اِنعام" بِالخصوص مضبوطی سے تھام لیا اور اس کی بَرَکت سے **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ پانچوں نَمازیں پہلی صَف میں تکبیرِ اُولیٰ کے ساتھ باجماعت ادا کرنے کی عادت بنالی، **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ تہجد پر بھی اِستقامت حاصِل ہے۔ **مَدَنی اِنعامات کا کارڈ** ہر ماہ اپنے ذِمّہ دار کو جمع کروادیتا ہوں۔ ہفتہ وار اجتماع میں بھی ازابتداء تا اِنتہا شرکت کی سعادت پاتا ہوں۔

باجماعت نَمازوں کا جذبہ ملے مَدَنی ماحول میں کرلو تم اعتکاف
دِل کا پژمُردہ غُنچہ خوشی سے کِھلے مَدَنی ماحول میں کرلو تم اعتکاف

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جس نے مجھ پر دس مرتبہ دُرُود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے۔

(۳۸) آقا اپنا دیدار کرا دیجئے

مٹھیاں (کھاریاں، پنجاب، پاکستان) کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خُلاصہ ہے: میں عام نوجوانوں کی طرح ماڈرن اور فلمیں ڈرامے دیکھنے کا شوقین تھا۔ خوش نصیبی سے آخری عشرۂ رَمَضانُ الْمُبارَک میں عاشقانِ رسول کے ساتھ **اجتماعی اِعتِکاف** میں بیٹھنے کی سعادت مل گئی۔ **عاشقانِ رسول** کی صُحبت کی بھی کیا بات ہے! میں نے زندگی میں پہلی بار ایسا **مَدَنی ماحول** دیکھا تھا، دل و جان سے **دعوتِ اسلامی** کا شیدائی ہوگیا۔ مجھے سرکار صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کے دیدار کا بڑا ارمان تھا، **اِعتِکاف** میں روزانہ دیدار کیلئے دعا مانگتا تھا۔ **27 ویں شب** آگئی، اجتماعِ ذکر و نعت ہوا، ذِکرُ اللہ میں مجھ پر بے خودی کی سی کیفیت طاری ہوگئی پھر جب رِقّت انگیز دُعا ہوئی تو میں نے آنکھیں بند کیے رو رو کر بس ایک یہی تکرار کی، **"آقا اپنا دیدار کرا دیجئے!"** یکایک آنکھوں میں ایک بجلی سی کوندی اور ایک نورانی چہرے کی زیارت ہوئی اور مجھے یقین ہوگیا کہ یہ تو میرے **آقا** صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم ہیں! آہ! آہ! پھر چہرۂ مبارَک نگاہوں سے اُوجھل ہوگیا۔ آہ!

شربتِ دید نے اِک آگ لگائی دل میں   تپشِ دل کو بڑھایا ہے بُجھانے نہ دیا
اب کہاں جائے گا نقشہ ترا میرے دل سے   تہ میں رکھا ہے اِسے دل نے گُمانے نہ دیا

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میرے قلب میں مَدَنی اِنقلاب برپا ہو چکا تھا، میں نے گناہوں سے توبہ کی، داڑھی بڑھانی شروع کر دی اور عمامہ شریف سجانے کی نیّت بھی کر لی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ عید کے دن **عاشقانِ رسول** کے ساتھ ہاتھوں ہاتھ تین[3] دن کے **مَدَنی قافلے** کا مُسافر بن گیا۔ تادمِ تحریر بابُ المدینہ کراچی حاضِر ہو کر جامِعۃُ المدینہ میں درسِ نظامی شُروع کر دیا ہے، تعویذاتِ عطاریہ کا بھی کورس کر لیا ہے اور **مجلسِ مکتوبات و تعویذاتِ عطاریّہ** کی طرف سے سونپی ہوئی ذِمّہ داری کے مطابق تعویذات کا بستہ بھی لگاتا ہوں نیز جامِعۃُ المدینہ کے اندر اپنے دَرَجہ میں **مَدَنی قافِلہ ذمّہ دار** بھی ہوں۔

گر تمنّا ہے آقا (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم) کے دیدار کی مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف
ہوگی میٹھی نظر تم پہ سرکار (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم) کی مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۲۹) حیرت ہے میں نے ڈبّوا سنوکر کیسے چھوڑ دیا!

لیاقت آباد (بابُ المدینہ کراچی) کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خُلاصہ ہے: میں بے تحاشہ فلمیں ڈِرامے دیکھا کرتا، ڈبّوا سنوکر کھیلنے کا جُنون کی حد تک شوق تھا حتّٰی کہ کسی کے ڈانٹنے بلکہ مارنے تک سے بھی یہ لت نہیں چھوٹ سکتی تھی۔

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ صبح اور دس مرتبہ شام درودِ پاک پڑھا اُسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

گناہوں کی نُحوست کا عالَم یہ تھا کہ مَعاذَ اللہ عزوجل نَماز پڑھنے سے دل گھبراتا تھا! **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی رَحمت سے ہمارے علاقے کی **فُرقانیہ مسجد** (لیاقت آباد، بابُ المدینہ کراچی) میں تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کی طرف سے ہونے والے آخری عَشرۂ رَمَضانُ المُبارَک (۱۴۲۵ھ۔ 2004ء) کے **اجتماعی اِعتِکاف** کے اندر میں گنہگار بھی **عاشِقانِ رسول** کے ساتھ **مُعتَکِف** ہوگیا۔ **اَلحَمدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ "مَدَنی اِنعامات" کی بَرَکت سے آخِرت بنانے کی سوچ بنی، گُناہوں سے کچھ بے رَغبتی پیدا ہوئی۔ پھر قادِریہ رضویہ سلسلے میں مُرید بنا تو نَماز کی پابندی نصیب ہوئی، میں نے **ڈبّو اسنوکر** کھیلنا تَرک کردیا۔ مجھے حیرت ہے میں نے یہ کیسے چھوڑ دیا! اِس کے بعد دعوتِ اسلامی کے **تین۳ روزہ سنّتوں بھرے اجتماع** کے آخِری دن صَحرائے مدینہ (بابُ المدینہ) میں حاضِری ہوئی، وہاں "T.V. کی تباہ کاریاں" کے موضوع پر بیان ہوا۔ اس کو سُن کر میں عذابِ **قَبر وحَشر** کے خوف سے لرز اُٹھا اور میں نے عہد کرلیا کہ کبھی بھی T.V. نہیں دیکھوں گا۔ میں نے اپنی پیاری امّی جان کو "T.V. کی تباہ کاریاں" کیسیٹ سنائی تو اُنہوں نے بھی T.V. دیکھنا بالکل بند کردیا اور سرکارِ غوثُ الاعظم علیہ رَحمَۃُ اللہِ الاکرم کی مُریدنی بننے کا جذبہ پیدا ہوا چُنانچہ ان کو بھی **بَیْعَت**

(بَے۔عَت) کروادیا۔ اِس کی بَرَکت سے امّی جان فرض نمازوں کے ساتھ تہجّد، اِشراق اور چاشْت بھی پابندی سے پڑھنے لگیں۔ خُدائے رَحمٰن عزوجل کی عظمت و شان پر میری جان قربان! تھوڑے ہی عرصے میں امّی جان کو مدینۂ منوَّرہ زادَھَا اللّٰہُ شَرَفاً وَّ تَعظِیماً کا بُلاوا آگیا۔ اس پر امّی نے خود فرمایا۔ کہ یہ سب بیعت ہونے کا فیض ہے۔ یہ بیان دیتے وَقت اَلحَمدُ لِلّٰہ عزَّوَجَلَّ میں اپنے یہاں ذَیلی قافِلہ ذِمّہ دار کی حیثیت سے میری پیاری پیاری مَدَنی تحریک، دعوتِ اسلامی کی خدمت کرنے کی کوشِش کر رہا ہوں۔

سیکھنے زندگی کا قرینہ چلو، مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتِکاف
دیکھنا ہے جو میٹھا مدینہ چلو، مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف

صَلُّوا عَلَى الحَبِيب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

(۳۰) کومیڈین مبلِّغ بن گیا

بالاسِنور (گُجرات الھند) کے ایک نوجوان جو کومیڈِین (یعنی مَسخرہ) تھے۔ اُلٹے سیدھے چُٹکُلے سنا کر لوگوں کو ہنسانا ان کا مَشغلہ تھا، شادیوں میں میمیکری فنکشن کیلئے ان کو بُلوایا جاتا تھا۔ آخری عَشرۂ رَمَضانُ المُبارَک میں انہیں عاشِقانِ رسول کے ساتھ **اِجتماعی اعتِکاف** میں بیٹھنے کی سعادت حاصِل ہوئی۔ اب

تک دھن کمانے ہی کی دُھن تھی۔ اعتکاف کے **مَدَنی ماحول** میں آخرت بنانے کی لگن پیدا ہوئی، سابقہ گناہوں سے تائب ہو کر سنّتوں کے مبلّغ بن گئے، اپنے آپ کو دعوتِ اسلامی کے لئے پیش کر دیا۔ تادمِ تحریر تنظیمی طور پر تبلیغِ قرآن و سنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** کی ایک **ڈویژن مشاورت کے نگران** کی حیثیت سے دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں کی دھومیں مچا رہے ہیں، دین کیلئے ان کی قربانیوں کا حال یہ ہے کہ ماہانہ 25 دن مَدَنی کاموں کیلئے وَقف ہیں۔

ان شاءَ اللہ بھائی سُدھر جاؤ گے، مَدَنی ماحول میں کر لو تم اِعتکاف
مرضِ عصیاں سے چھٹکارا تم پاؤ گے، مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

(۳۱) میں نے حجرِ اَسْوَد چوم لیا

ٹنڈو اللہ یار (بابُ الاسلام سندھ) کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خُلاصہ یہ ہے کہ بُرے ماحول اور آوارہ دوستوں کی صحبت نے مجھے گناہوں پر دِلیر کر دیا تھا۔ شراب کے اڈّوں پر جانا میرے لئے معمولی بات تھی، لوگوں سے خواہ مخواہ لڑائی مول لینا، بلاوجہ جھگڑنا اور مار پیٹ کرنا میری عادت بن چکی تھی۔ میرے ان

فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم: مجھ پر کثرت سے دُرُودِ پاک پڑھو بے شک تمہارا مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔

کرتُوتوں کی وجہ سے گھر کا ہر فَرْد مجھ سے بے زار تھا میں اِسی طرح گناہوں کی وادِیوں میں بھٹک رہا تھا کہ میری قسمت کا سِتارہ چمکا اور میں ایک عاشقِ رسول کی **اِنفرادی کوشِش** کی بَرَکت سے تبلیغِ قرآن وسنّت کی غیر سیاسی عالمگیر تحریک **دعوتِ اسلامی** کے تَحت سَنْدَ والا اللہ یار کی **نورانی مسجِد** میں ہونے والے ماہِ رَمَضانُ الْمُبارَک (۱۴۲۶ھ۔2005ء) کے آخِری عَشرے کے **اِجتِماعی اِعتِکاف** کی بہاریں سَمیٹنے میں شامل ہوگیا۔ دَورانِ **اِعتِکاف** عاشِقانِ رسول کے داڑھیوں اور عماموں والے نورانی چِہروں اور ان کی مَحَبّتوں اور شَفقتوں نے مجھے **دعوتِ اسلامی** سے کافی مُتأَثِّر کیا۔ دَسْ شَبانہ روز **عاشِقانِ رسول** کی صُحبت میں وہ کچھ سیکھنے کو مِلا جو بیان سے باہَر ہے۔ ۲۵وِیں شَب میں ذکرُاللہ عزوجل میں مشغول تھا کہ مجھ پر غُنُودگی طاری ہوئی اور میں نے خود کو **کعبۃُ اللہ شریف** کے رُوبرو پایا **میں نے بے ساختہ حَجَرِ اَسْوَد کو چوم لیا۔ ۲۷** ویں شب بھی مجھ پر کرم ہوا اور غُنُودَگی کے عالَم میں مدینۂ منوَّرہ کی نور بار گلیوں اور سبز سبز گُنبد کے نورانی نظاروں کی سعادت پائی۔ اِن ایمان اَفروز سِلسِلوں نے میرے دل کی دنیا بدل ڈالی۔ میں نے نیّت کی کہ اس **مَدَنی ماحول** کو زندگی بھر نہیں چھوڑوں گا۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عزوجل تادمِ تحریر ربِّ اکرم عزوجل کے لطف وکرم سے دعوتِ اسلامی

کے جامِعۃُ المدینہ (حیدرآباد) میں درسِ نظامی کرنیکی سعادت حاصل کر رہا ہوں۔

صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم

دل میں بس جائیں آقا کے جلوے مُدام، مَدَنی ماحول میں کرلو تم اعتکاف

دیکھو مکّے مدینے کے تم صبح وشام، مَدَنی ماحول میں کرلو تم اعتکاف

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۳۲) بُری صُحبت میں رہنے کا گناہ چھوٹ گیا

اَورنگی ٹاؤن (بابُ المدینہ کراچی) کے ایک اسلامی بھائی کا کچھ اس طرح بیان ہے: میں ماڈَرن اور بُرے دوستوں کی صُحبت کی وجہ سے خود بھی ماڈَرن اور بُرا بندہ تھا۔ خوش قسمتی سے ہمارے علاقے کی **اَقصیٰ مسجد**، اَورنگی ٹاؤن، اَلفتح کالونی (بابُ المدینہ) کے اندر ہونے والے ماہِ رَمَضانُ الْمُبارَک کے آخِری عَشرہ کے **اجتماعی اِعتکاف** میں بیٹھنے کی بَرَکت سے میں تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کے **مَدَنی ماحول** سے وابستہ ہوگیا، پابندِ صلوٰۃ وسنّت بھی بن گیا، ہفتہ وار اجتماع میں حاضِری کی عادت پڑ گئی، فلمیں ڈِرامے دیکھنے کی خصلتِ بد نکل گئی اور ایک بَہُت بڑا فائدہ یہ ہوا کہ **بُری صُحبت** میں رَہنا جو کہ ایک بَہُت بڑا گناہ بلکہ گناہوں کی جڑ تھا **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ

اُس سے بھی میری جان چھوٹ گئی۔

صحبتِ بد میں رہنے کی عادت چھٹے ، مَدَنی ماحول میں کرلوتم اعتکاف
خصلتِ جُرم وعصیاں تمہاری مِٹے ، مَدَنی ماحول میں کرلوتم اعتکاف

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب ! صلَّى اللهُ تعالى على محمَّد

(۳۳) جذبے کو مدینے کے ۱۲ چاند لگ گئے

ملاکہ (الٰہ آباد، یوپی، الھند) کے ایک اسلامی بھائی کا واقِعہ کچھ یوں ہے کہ اُنہوں نے مدینۃُ الاَولیاء احمد آباد شریف میں ہِند سطح کے سنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت فرمائی، دین کی خدمت کا کافی جذبہ ملا۔ اُسی سال تبلیغِ قران وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** کی طرف سے آخری عَشرَہ ماہِ رَمَضانُ المُبارَک (۱۴۱۸ھ۔1996ء)) میں ناگوری وارڈ کی مسجد (احمد آباد شریف) کے اندر ہونے والے **اِجتماعی اِعتِکاف** میں مُعْتَکِف ہوئے۔ **عاشِقانِ رسول** کی صُحبت انھیں خوب مُوافِق آئی، ان کے دینی جذبے کو میٹھے مدینے کے ۱۲ چاند لگ گئے۔ اِعتِکاف کے بعد اپنے آبائی گاؤں **ملاکہ** (یوپی) میں جا کر انھوں نے مَدَنی کاموں کی خوب دھومیں مچائیں۔ دوسرے سال مَدَنی مرکز کی جانب سے مختلف شہروں میں جا کر سینکڑوں اسلامی بھائیوں کو اِعتِکاف کروایا۔ تادمِ تحریر احمد آباد شریف میں مُقیم ہیں اور **دعوتِ اسلامی** کی تنظیمی ترکیب کے

مطابق **تحصیلِ مالیات** کے ذمّہ دار ہیں۔

آؤ عشقِ محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم) کے پینے کو جام، مدنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف
مست ہو کر کرو خوب تم مدنی کام، مدنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۳۴) 70 سالہ اسلامی بھائی کے تأثّرات

گارڈن ویسٹ (بابُ المدینہ کراچی) کے ایک سن رسیدہ اسلامی بھائی (عمر 70 سال) کے بیان کا لُبِّ لباب ہے: میں بُڑھاپے کے باوجود **مَعاذَ اللہ** نَماز کی پابندی نہیں کرتا تھا، فلمیں ڈرامے کا شوقین تھا، داڑھی مُنڈوایا کرتا تھا اور انگریزی لباس پہنتا تھا۔ تقریباً 10 سال قبل یعنی تقریباً 60 برس کی عمر میں **کوثر مسجد** موسیٰ لین، لیاری (بابُ المدینہ) کے اندر پہلی بار آخِری عشرۂ رَمَضانُ الْمُبارَک (غالباً ١٤١٧ ھ۔1996ء) میں مجھے **اِعتِکاف** کی سعادت حاصِل ہوئی۔ وہاں **دعوتِ اسلامی** کے عاشِقانِ رسول کی صُحبت مُیَسَّر آئی۔ **گجراتی زبان میں قرانِ کریم** پڑھتا دیکھ کر ایک اسلامی بھائی نے مجھے سمجھایا کہ قرانِ پاک عَرَبی میں پڑھنا ضَروری ہے کیوں کہ گجراتی زَبان میں عَرَبی حُرُوف کو دُرُست مَخارِج کے ساتھ ادا کرنا ممکن نہیں۔ میری سمجھ میں بات آگئی۔ بَہَرحال اعتِکاف میں **عاشِقانِ رسول** سے مجھے بَہُت فیض حاصِل ہوا۔ میں نے تبلیغِ قران

وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کے **مدرَسۃُ المدینہ** (برائے بالغان) میں پڑھنا شروع کر دیا۔ ڈیڑھ سال کی جدّ وجُہد سے میرے کچھ نہ کچھ حُروف دُرُست ہوئے۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ اب عَرَبی میں دیکھ کر قراٰنِ پاک پڑھنا نصیب ہو رہا ہے۔ ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں ساری رات گزارنے کا شَرَف حاصِل ہوتا ہے، ہفتے میں ایک بار علاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت میں شرکت کی سعادت بھی مل جاتی ہے۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ میں نے ایک مُٹھی داڑھی بھی سجالی ہے۔ ظاہِری اَسباب نہ ہونے کے باوُجود کرم بالائے کرم ہو گیا اور مجھے عُمرہ شریف اور میٹھے مدینے کی حاضِری کا شَرَف مِل گیا۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ ہر ماہ تین دن **مَدَنی قافِلے** میں سفر کی سعادت حاصِل کرتا ہوں۔ **72 مَدَنی اِنْعامات** میں سے 40 سے زائد مَدَنی اِنعامات پر عمل کی کوشش ہے۔ ایک پرائیویٹ فَرم میں اِکاؤنٹنٹ ہوں، صبح وشام آتے جاتے بس کے اندر **نیکی کی دعوت** دینے کی چار سال سے سعادت حاصِل ہے، ایک بار **خواب** میں بس کے اندر میں نے **نیکی کی دعوت** پیش کی، فارِغ ہونے کے بعد دیکھا کہ ایک مبلّغِ دعوتِ اسلامی جن سے میں بَہُت **مَحَبَّت** کرتا ہوں، وہ میرے سامنے اپنا چاند سا چہرہ چمکاتے مُسکراتے تشریف فرما ہیں۔ یہ روح پرور منظر دیکھ کر میں رو پڑا اور آنکھ کُھل گئی۔ یہ خواب دیکھنے کے بعد **نیکی کی دعوت** دینے میں مجھے مزید

استِقامت نصیب ہوئی۔

سیکھ لو آؤ قرآن پڑھنا بھی، مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف

تم ترقّی کے زینوں پہ چڑھنا بھی، مَدَنی ماحول میں کرلو تم اعتکاف

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمّد

غیرِ عَرَبی میں آیاتِ قُرانی لکھنا جائز نہیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! جب تک اچھی صُحبت نہیں ملتی اُس وَقت تک بسا اوقات اِصلاح کی صورت نہیں بنتی۔ آج کل اکثر بوڑھے لوگ بھی طرح طرح کے گناہوں میں مُبتَلا نظر آتے ہیں۔ حتّٰی کہ بے چارے بسترِ مرگ پر پڑے ہوں تب بھی انہیں داڑھی رکھنے کی توفیق نہیں ملتی اوراس حالت میں بھی T.V. سِرہانے رکھا رہتا ہے، صحت پا کر دنیا کے کام دھندے ہی کرنے کا جذبہ ہوتا ہے۔ یہ مُعمَّر اسلامی بھائی خوش نصیب تھے، جنہیں اِعتِکاف میں **مَدَنی ماحول** مُیسَّر آگیا اور غفلتوں میں گزرنے والی زندگی یکا یک مَدَنی اَداؤں میں ڈھل گئی۔ آپ نے دیکھا کہ بے چارے قرانِ پاک بھی پڑھے ہوئے نہیں تھے اس لئے گجراتی زبان میں قران شریف پڑھ رہے تھے، جس پر ایک **عاشِقِ رسول** نے تفہیم کی (یعنی سمجھایا) تو دعوتِ اسلامی کے **مَدرَسَۃُ الْمدینہ** (بالِغان) میں رات کے وَقت سیکھ کر عَرَبی میں پڑھنے کے کچھ نہ کچھ قابل ہوئے۔

یاد رکھئے! عَرَبی زَبان کے علاوہ دوسری کسی زَبان مَثَلاً گُجراتی، ہندی، اِنگلش کے رسمُ الخط میں قرانِ پاک لکھنا جائز نہیں۔ گُجراتی، ہِندی، اِنگریزی وغیرہ زَبانوں کے ماہناموں اور دیگر کُتُب و رسائل میں آیات اور ماثُور دُعائیں وغیرہ عَرَبی رسمُ الخط ہی میں لکھنی چاہئیں۔ **مُفَسّرِ** شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان اپنے ایک تفصیلی فتوٰی میں یہ بھی فرماتے ہیں: ہِندی یا اِنگریزی رسمُ الخط میں قران لکھنا تو صریح تَحْرِیْف ہے (اور قرانِ پاک کی تحریف حرام ہے) کہ اولاً تو اوپر ذکر کی ہوئی پابندیوں کے خِلاف ہے۔ دُوُم سین، صاد اور ثاء میں، اِسی طرح **ق** اور **ک** میں، **ز۔ ذ۔ ظ** میں فرق بالکل نہ ہو سکے گا۔ مَثَلاً **ظاہر** کے معنٰی ہیں ظاہر اور **زاہد** کے معنٰی ہیں چمکدار یا تروتازہ۔ اب اگر آپ نے انگریزی میں ZAHIR لکھا تو کیسے معلوم ہو کہ **ظاہر** ہے یا **زاہر**۔ اسی طرح **تاہر** اور **طاہر**، **قدیر** اور **قادِر**، **سامع** اور **سمیع**، **عالِم** اور **علیم** میں کس طرح فرق رہے گا؟ غرضیکہ اَوصاف و الفاظ تو درکنار خود حُرُوف ہی مُنْقَلِب (یعنی تبدیل) ہو جائیں گے۔ اور معنٰی ہی خَتْم۔

(فتاوٰی نعیمیہ ص ۱۱۶، مکتبہ اسلامیہ، اردو بازار مرکز الاولیا لاہور)

(۳۵) گھر میں بھی مَدَنی ماحول بنالیا

ایک اسلامی بھائی کا کچھ اس طرح بیان ہے کہ رَمَضانُ الْمُبارَک (۱۴۲۶ھ۔2005ء) میں اِعتکاف کے دن بالکل قریب تھے، **راجوری**، (جموں

کشمیر، الھند) کے ایک اسلامی بھائی (عمر تقریباً 40 برس) سے ملاقات ہونے پر اُن کو سرسری طور پر **اجتماعی اِعتِکاف** کی دعوت پیش کی گئی اور وہ تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کی طرف سے مسجد ریلوے اسٹیشن (راجوری، جموں کشمیر) میں ہونے والے آخری عشرہ رَمَضانُ المُبارَک (۱٤۲٦ھ۔2005ء) کے **اِجتماعی اِعتِکاف** میں مُعتَکِف ہوگئے۔ **عاشِقانِ رسول کا مَدَنی ماحول** دیکھ کر حیران رہ گئے، داڑھی مبارَک سجالی، عمامہ شریف سے سرسبز ہوگیا، درس وبیان کا سلسلہ شروع کردیا، **اپنے گھر میں بھی مَدَنی ماحول بنالیا**، گھر کی اسلامی بہنوں پر پردہ نافِذ کیا اور تادمِ تحریر اپنے **شہر راجوری کی مُشاوَرت کے نگران ہیں**۔

زندگی کا قرینہ ملے گا تمہیں، مَدَنی ماحول میں کرلو تم اعتکاف
آؤ دردِ مدینہ ملے گا تمہیں، مَدَنی ماحول میں کرلو تم اعتکاف

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب!   صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۳٦) میں نیک کیسے بنا؟

تحصیل بھلوال ضلع سرگودھا (گلزارِ طیبہ پنجاب پاکستان) کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا لُبِّ لُباب ہے کہ میں بے نَمازی اور فیشن پرست نوجوان تھا۔ فلمیں، ڈرامے دیکھنے اور گانے باجے سننے کا اِنتہائی شوقین تھا رَمَضانُ المبارَک میں روزے بھی مَعاذَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ بہت کم ہی رکھتا، اگر کوئی سمجھاتا بھی تو ٹال دیتا۔

ایک دن میں کسی مُعاملے کے سبب پریشانی کے عالَم میں جا رہا تھا کہ ایک باعمامہ دوست سے ملاقات ہوگئی جو تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** کے **مدنی ماحول** سے وابستہ تھے۔ وہ مجھے اِنفرادی کوشش کر کے جامع مسجد میں ہونے والے **دعوتِ اسلامی** کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں لے گئے مگر میں شیطانی وَسوسوں کے باعث کچھ ہی دیر میں اُٹھ کر چل دیا۔ دو دن بعد میرا ایک دُنیادار دوست مجھے فلم بینی کے لئے لے گیا مگر کسی بات پر اَن بَن ہونے کے باعِث میں اُس سے الگ ہوگیا اور یوں میری قسمت کا ستارہ چمکا، ہُوا یوں کہ ماہِ رَمَضانُ الْمبارَک میں میرے بڑے بھائی جان دعوتِ اسلامی کی طرف سے ہونے والے اجتماعی اعتکاف میں **مُعْتَکِف** تھے، میں بھائی جان سے ملنے جا پہنچا، وہاں سبز سبز عمامہ سجائے عاشِقانِ رسول مجھے بہت بھلے لگے۔ چاند رات ایک اسلامی بھائی نے بڑے بھائی جان کو **فیضانِ سُنّت** اور نعتوں کی کیسیٹ تحفے میں دی، میں نے فیضانِ سُنّت کا باب **بے نمازی کی سزائیں** پڑھا تو لرز اٹھا اور کیسیٹ میں یہ مُناجات

گناہوں کی عادت چُھڑا میرے مولا عزّوجل مجھے نیک انساں بنا میرے مولا عزّوجل

سُنی تو دل چوٹ کھا گیا۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰه** عَزَّوَجَلَّ میں نے گانے باجے سننا چھوڑ دیئے مگر نماز کی پابندی نہ کر سکا۔ ایک عاشقِ رسول کی دعوت پر **دعوتِ اسلامی** کے

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں دوبارہ جا پہنچا اور آخر تک رُکا رہا اختتام پر عاشقانِ رسول کی ملاقات کے دلنشین انداز نے مجھے دعوتِ اسلامی کا شیدائی بنادیا۔ میں نے چہرے کو مَدَنی نشانی یعنی داڑھی مبارَک سے اور سر کو سبز عمامہ شریف سے سرسبز و شاداب کرلیا۔ پانچوں وقت باجماعت نماز پڑھنے لگا اور سلسلۂ عالیہ قادریہ رضویہ میں داخل ہو کر حضور غوثِ اعظم علیہ رحمۃ الاکرم کا مُرید بھی بن گیا۔ یہ بیان دیتے وقت میں دعوتِ اسلامی کے مَدَنی کاموں کے لحاظ سے تنظیمی طور پر ذَیلی مُشاوَرت کا ذِمّہ دار ہوں اور پابندی سے درس دینے کے ساتھ ساتھ دعوتِ اسلامی کے مدرسۃ المدینہ میں حِفظ کرنے کی سعادت بھی پارہا ہوں۔

آؤ فیضانِ سنّت کو پاؤ گے تم، مدنی ماحول میں کرلو تم اعتکاف

ان شاء اللہ جنّت میں جاؤ گے تم، مدنی ماحول میں کرلو تم اعتکاف

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمّد

(۳۷) ریڑھ کی ھڈی کے درد سے نجات

ایک مبلغ دعوتِ اسلامی کا کچھ اس طرح بیان ہے: بابُ المدینہ کراچی کے علاقے ڈیفنس وِیُو کے مُقیم میرے ماموں زاد بھائی جو اِبل آرہے ہیں، **اِنفرادی کوشش** کی بَرَکت سے ماہِ رَمَضانُ المُبارَک (۱۴۲۵ھ) میں **دعوتِ اسلامی** کے تحت ہونے والے سُنّتوں بھرے **اِجتماعی اعتکاف** میں بیٹھنے

کے لئے تیار ہو گئے۔ اُن کا کہنا ہے کہ میں عرصۂ دراز سے رِیڑھ کی ہڈّی کے شدید درد میں مُبتلا تھا، کئی ڈاکٹروں کو دِکھایا اور ان کی تجویز کردہ اَدوِیات بھی اِستِعمال کیں مگر خاطِر خواہ فائدہ نہ ہوا۔ میں تشویش میں تھا کہ دسؔ دن اِعتِکاف میں کیسے رہوں گا! خیر میں دَورانِ اِعتِکاف کوشِش کرتا کہ دیوار سے ٹیک لگا کر بیٹھوں، فوم کے گدّے پر سونے کی عادت تھی یہاں چٹائی یا دری بچھا کر زمین پر سنّت کے مطابِق سونے کی ترغیب دلائی جاتی تھی یہ میرے لئے اِنتہائی دشوار تھا مگر اس کے سِوا کوئی چارہ نہ تھا اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ چند ہی دن سنّت کے مطابِق سونے کی بَرَکت سے مجھے محسوس ہوا کہ میری کمر کے دَرد میں کافی کمی ہے۔ وہ درد میری جان چھوڑ گیا۔ میری ریڑھ کی ہڈّی کا وہ دَرد جو بڑے بڑے ڈاکٹروں کے علاج کے باوُجُود دُور نہ ہو سکا تھا اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے تحت ہونے والے سنّتوں بھرے **اِجتماعی اِعتِکاف** میں آخِر تک بیٹھنے کی بَرَکت سے میری جان چھوٹ گئی۔

تم کو تڑپا کے رکھ دے گو دردِ کمر، مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف

پاؤ گے تم سکوں ہو گا ٹھنڈا جگر، مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۳۸)ھیپی نیو اِیئر کا چَسکا

دعوتِ اسلامی کے ایک مُبلِّغ کا کچھ اِس طرح بیان ہے کہ **جودھپور** راجستھان، الھند کے ایک فوٹو گرافر (عمر تقریباً 28 سال) جن کو 31 دسمبر کو ''ہیپی نیو اِیَر'' (HAPPY NEW YEAR) کی بے حَیائی سے بھرپور پارٹیوں میں شرکت کا جُنون کی حد تک چَسکا تھا اور وہ اس کے لئے بمبئی پہنچ جاتے تھے۔ **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کا کرم ہوگیا کہ تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کی جانب سے بِیچ والی مسجد (اُودے پور، راجستھان الھند) کے اندر آخری عَشرَہ ماہِ رَمَضانُ المُبارَک (۱۴۲۶ھ۔2005ء) میں ہونے والے **اجتماعی اِعتِکاف** میں **عاشقانِ رسول** کے ساتھ **مُعتَکِف** ہونے کی انہیں سعادت مل گئی۔ وہاں لگنے والے سنّتوں بھرے حلقوں، پُر سوز بیانوں اور رِقّت انگیز دُعاؤں نے ان کو جھنجھوڑ کر رکھ دیا۔ اپنے سابقہ گناہوں سے توبہ کی، فوٹو گرافی کا کام تَرک کردیا اور پابندی سے **صدائے مدینہ** لگانے لگے یعنی مسلمانوں کو نمازِ فجر کے لئے جگانے لگے۔

رنگ رلیاں منانے کا چَسکا مٹے، مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف

رَقص کی محفلوں کی نُحوست چُھٹے، مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمّد

مسلمانوں کا نیا سال، مَدَنی سال

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اے کاش! اَنگریزوں کے نئے سال کے اِستِقبال کے بجائے مسلمانوں کو مَدَنی نئے سال یعنی ہجری سِن کے نئے سال کے اِستِقبال کا جذبہ نصیب ہوجائے۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ مسلمانوں کا نیا سال یکُم مُحَرَّمُ الْحَرام سے شُروع ہوتا ہے۔ ہوسکے تو ہر سال یکُم مُحرَّمُ الْحَرام کو آپَس میں نئے مَدَنی سال کی مُبارَکباد دینے کا رَواج ڈالنا چاہئے۔

(۳۹) عاشقانِ رسول کی صُحبت کی بَرَکت

تحصیل بھلوال ضِلع گلزارِ طیبہ (سرگودھا پنجاب پاکستان) کے اسلامی بھائی کے بیان کا خُلاصہ ہے کہ میں ''کلین شیو'' تھا، سنّتوں بھری زندَگی سے دُور غفلتوں کی وادِیوں میں بھٹک رہا تھا۔ رَمَضانُ الْمُبارَک کا بابَرَکت مہینہ تھا، میں ایک دن اپنے کمرے میں بیٹھا تھا کہ والِد صاحِب میرے چھوٹے بھائی سے فرمانے لگے، ''جامع مسجِد خَواجگان'' میں تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** کے تحت رَمَضانُ الْمبارَک کے آخِری عَشرے کا اِجتماعی اِعتِکاف ہورہا ہے۔ لہٰذا جلدی چلو ورنہ پہلی صَف میں جگہ نہیں ملے گی۔ میں چونکا اور دل میں شوق پیدا ہوا کہ میں بھی ان **عاشقانِ رسول** کی زیارت کو جاؤں۔ اُس دن نمازِ عشاء مع

تراویح اُسی مسجد میں ادا کی۔ بعدِ تراویح کیسیٹ کے ذَرِیْعے حاجی مشتاق رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی آواز میں یہ نعت شریف چلائی گئی۔

''ثانی نہ کوئی میرے سوہنے نبی لجپال دا'' صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم

مجھے اِنتہائی سُرور حاصل ہوا۔ میں دوسرے دن پھر جا پہنچا تو چُونکہ جُمعرات تھی لٰہذا وہاں ہفتہ وار سنّتوں بھرا اجتماع شُروع ہوگیا۔ میں پہلی بار شرکت کررہا تھا، دل کو عجیب سُکون وراحت مُیسَّر ہوئی۔ دوسرے دن جب میں دوبارہ پہنچا تو کیسیٹ اِجتماع میں مکتبۃُ المدینہ سے جاری کردہ سُنّتوں بھرا بیان **گانے باجے کی ہولناکیاں** سنایا گیا، بیان سُن کر میں کانپ اُٹھا کیوں کہ اِس میں عام بولے جانے والے گانوں کے کُفریہ اَشعار کی نِشاندہی کی گئی تھی۔ میں بھی کُفریہ اَشعار بولنے کی آفت میں گرفتار تھا لٰہذا میں نے توبہ کی اور تجدیدِ ایمان بھی کیا، چُونکہ دل ایک دم چوٹ کھا چکا تھا لٰہذا بقیّہ دِنوں کیلئے مُعتکف ہوگیا۔ **فیضانِ سنّت** میں زُلفیں (گیسو) رکھنے کی سنّتیں اور آداب پڑھے تو زُلفیں رکھنے کی نیّت کرلی اور ۲۶ رَمَضانُ المبارَک کو ہونے والے اِجتماعِ ذِکرونعت میں داڑھی رکھنے کی بھی نیّت کرلی اور سلسلۂ عالیہ قادِریہ رضویہ میں داخِل ہوکر سرکارِ غوثِ اعظم علیہ رحمۃ اللہ الاکرم کا مُرید بن گیا۔ صلوٰۃ وسلام کے صیغے بھی میں نے وہیں یاد کئے اور اِعتکاف سے

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم): جس نے مجھ پر دس مرتبہ درودِ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے۔

واپسی پر گانوں کی 100 سے زائد کیسیٹوں اور .T.V کو گھر سے نکال باہر کیا۔ یہ بیان دیتے وقت الحمدللہ عزوجل میں **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی کاموں کے لحاظ سے تنظیمی طور پر ڈویژنل قافِلہ ذِمّہ دار ہوں۔

گانے باجوں کو سُننے سے توبہ کرو، مدنی ماحول میں کرلو تم اعتِکاف
اور گیت تم کبھی بھی نہ گایا کرو، مدنی ماحول میں کرلو تم اعتِکاف

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۴۰) مِلاوٹ والے مَصالَحے کا کاروبار بند کردیا

رَنچھوڑ پُوری روڈ **بھیم پورہ** (مَدَنی پورہ) بابُ الْمدینہ کراچی کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کالُبِّ لُباب ہے کہ میں ایسا بے نَمازی تھا کہ جُمُعہ کی نَماز بھی نہیں پڑھتا تھا، خوش قسمتی سے میں نے تبلیغِ قرآن وسنّت کی غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** کے تَحت گلزارِ مدینہ مسجد آگرہ تاج میں **عاشِقانِ رسول** کے ہمراہ آخِری عَشَرۂ رَمَضانُ الْمُبارَک (۱۴۲۵ھ۔2004ء) کے **اجتماعی اِعتِکاف** میں بیٹھنے کی سعادت حاصِل کی۔ دس۱۰ دن میں **عاشِقانِ رسول** کی صُحبت نے میری قلبی کیفیت کو بدل کر رکھ دیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں نے کچھ نہ کچھ نَماز سیکھ لی اور پانچوں۵ وقت کی نَمازِ باجماعت کا پابند بن گیا۔ سلسلۂ عالیہ قادِریہ رضویہ میں داخِل ہو کر حُضُور غوثِ اعظم علیہ رحمۃ الاکرم کا مُرید بھی بن گیا۔ ربِّ لَمْ یَزَل وَلَا یَزال عزوجل کے

فضل و کرم سے نیک اعمال کا ایسا ذِہن ملا کہ کم وبیش 63 سے زائد مَدَنی اِنْعامات پر عمل کی کوشش جاری ہے۔ مکتبۃُ المدینہ کے مطبوعہ رسائل کثرت سے پڑھنے کی عادت بن گئی اور اعتِکاف کا ایک بڑا اِنْعام یہ بھی مِلا کہ میں جو مِلاوٹ والے مِرچ مَصالحہ کی سپلائی کا سندھ بھر میں گناہوں بھرا کام کرتا تھا وہ ترک کردیا۔ میرے مَصالحے کے کارخانے میں تقریباً 44 ملازِم کام کرتے تھے میں نے وہ کارخانہ ہی خَتْم کردیا۔ کیوں کہ دور بڑا نازک ہے، بڑے پیمانے پر خالص مَصالحہ کے کاروبار میں بازار میں کھڑا ہونا نہایت ہی دُشوار ہے۔ آج کل مسلمانوں کی صحت کی کِس کو پڑی ہے۔ بس یار لوگوں کو دولت چاہئے خواہ وہ حلال ہو یا مَعاذَ اللہ عزوجل حرام۔ بہر حال عاشِقانِ رسول کی صحبت کی بَرَکت سے میں رِزْقِ حلال کے حُصُول میں مشغول ہوگیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول کی بَرَکت سے اِشراق وچاشت، اوراَوّابین، تہجد کے نوافل کے ساتھ پہلی صَف میں نَماز کی بھی عادت بن گئی۔

چھوڑ دو چھوڑ دو بھائی رِزقِ حرام، مَدَنی ماحول میں کرلو تم اعتکاف

آؤ کرنے لگو گے بہت نیک کام، مَدَنی ماحول میں کرلو تم اعتکاف

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۴۱) جبریل علیہ السلام کی زِیارت

دعوتِ اسلامی کی تنظیمی تحصیل جنّتُ البقیع (بابُ المدینہ نیو کراچی) کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خُلاصہ ہے کہ عام نَوجوانوں کی طرح میں بھی فیشن کی اَندھیری وادِیوں میں بھٹک رہا تھا، زندگی کے شب و روز گناہوں میں بسر ہو رہے تھے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میری تقدیر کا سِتارہ چمکا اور میں نے ماہِ رَمَضانُ المُبارَک (۱۴۲۶ھ، 2005ء) میں تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ اِجتِماعی اِعتِکاف میں بیٹھنے کی سعادت حاصل کی۔ عاشِقانِ رسول کی صُحبت میں دَس دن میں جو کچھ سیکھا اُس کو لفظوں میں بیان کرنا مشکِل ہے۔ آئندہ ہمیشہ کے لئے گناہوں سے بچنے کا عَزمِ مُصَمَّم کیا، عمامہ شریف کا تاج سر پر سجایا اور داڑھی مبارک کے ذَرِیعے اپنے چہرے کو مَدَنی رنگ چڑھایا۔ ۲۹ رَمَضانُ المبارَک کی شب مُعْتَکِفِین نے ملکر مسجِد کی صفائی وغیرہ کی ترکیب بنائی پھر عبادت میں مشغول ہوا، اِس دَوران میں نے دیکھا کہ ایک بُزُرگ ہستی جن کا چہرہ روشن تھا وہ قریب آئے اور اُنہوں نے بڑھ کر مجھ گنہگار سے مُصافَحہ فرمایا جس کی ٹھنڈک میں نے دل میں محسوس کی، میرے دل میں خیال آیا کہ یہ حضرتِ سیِّدُنا جبرئیلِ امین علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں اور ہوسکتا ہے کہ آج شبِ قدر ہو کیونکہ حدیثِ پاک میں ہے کہ شبِ قدر میں جبرئیل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام زمین پر تشریف لاتے اور عبادت گزاروں سے مُصافَحہ فرماتے ہیں۔

فضلِ ربّ عزّوجل سے ہو دیدارِ روحُ الاَمیں، مَدَنی ماحول میں کرلو تم اعتکاف

راحت وچَین پائے گا قلبِ حَزیں، مَدَنی ماحول میں کرلو تم اعتکاف

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

یاربِّ مصطفٰے عزّوجلّ وصلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم! ہر مسلمان کے اِعتِکاف کو قبول فرما۔ یا اللہ! عزّوجلّ مُعتَکِفِینِ مُخلِصِین کے طُفیل ہماری بے حساب مغفِرت کر۔ یا اللہ! عزّوجلّ ہمیں دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں اِستِقامت عطا فرما۔ یا اللہ عزّوجلّ ہمیں سچّا عاشقِ رسول بنا۔ یا اللہ! عزّوجلّ اُمّتِ محبوب (صلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم) کی بخشش فرما۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم

۷۸۶
ایک چُپ سَو سُکھ

طالبِ غمِ مدینہ و بقیع ومغفرت و بے حساب جنّت الفردوس میں آقا کا پڑوس

لوگوں سے سُوال نہ کرنے کی فضیلت

حضرتِ سیِّدُنا ثَوبان رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مَروی ہے، کہ حُضُورِ اکرم، نُورِ مُجسَّم، شاہِ بنی آدم، رسولِ مُحتَشَم، شافعِ اُمَم صلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا: ''جو شخص مجھے اِس بات کی ضَمانت دے کہ **لوگوں سے کوئی چیز نہ مانگے،** تو میں اسے **جنّت کی ضَمانت دیتا ہوں۔**'' حضرتِ سیِّدُنا ثَوبان رضی اللہ تعالٰی عنہ عَرض گُزار ہوئے کہ میں اس بات کی ضَمانت دیتا ہوں۔ چُنانچِہ وہ کسی سے کچھ نہیں مانگا کرتے تھے۔ (سُنَن ابی داوٗد، ج۲، ص ۱۷۰ حدیث۱۶۴۳)

رَحمت کا ایک سبب

حضرتِ سیِّدُنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، نبیِّ کریم، رءُوفٌ رَّحیم، محبوبِ ربِّ عظیم عزَّوَجلَّ وصلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کا فرمانِ رَحمت نشان ہے، اَسبابِ رَحمت میں سے ایک سبب نادار مسلمان کو **کھانا کِھلانا** ہے۔

(الترغیب والترھیب ج ۲ ص ۳۵)

ماٰخذ و مراجع

فیضانِ بسم اللہ / پیٹ کا قفلِ مدینہ

نمبر شمار	کتاب	مصنف / مؤلف	مطبوعہ
1	قرآن مجید	کلام باری تعالیٰ	ضیاء القرآن پبلیکیشنز لاہور
2	کنز الایمان فی ترجمۃ القرآن	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن	ضیاء القرآن پبلیکیشنز لاہور
3	الدر المنثور	امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دار الفکر بیروت
4	تفسیر صاوی	علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دار الفکر بیروت
5	خزائن العرفان	علامہ سید نعیم الدین مراد آبادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	ضیاء القرآن پبلیکیشنز لاہور
6	تفسیر نعیمی	مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	ضیاء القرآن پبلیکیشنز لاہور
7	تفسیر کبیر	امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دار احیاء التراث العربی بیروت
8	تفسیر یوسف	امام محمد بن محمد غزالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	نوری بک ڈپو لاہور
9	صحیح البخاری	امام محمد بن اسمٰعیل بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دار الفکر بیروت
10	صحیح مسلم	امام مسلم بن حجاج نیشاپوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دار ابن حزم بیروت
11	جامع الترمذی	امام محمد بن عیسٰی ترمذی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دار الفکر بیروت
12	سنن ابی داؤد	امام ابو داؤد سلیمان بن اشعث رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دار الفکر بیروت
13	سنن ابن ماجہ	امام محمد بن یزید ابن ماجہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دار المعرفۃ بیروت
14	فردوس الاخبار	علامہ شرویہ بن شہردار دیلمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دار الکتب العربی بیروت
15	شرح السنۃ	علامہ ابو محمد حسین بن مسعود بغوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
16	الترغیب والترہیب	امام زکیّ الدین عبد العظیم منذری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دار ابن کثیر بیروت
17	کنز العمّال	علامہ علی متقی ہندی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
18	شُعَب الایمان	امام ابوبکر احمد بن حسین بیہقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
19	مشکاۃ المصابیح	امام محمد بن عبد اللہ خطیب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	باب المدینہ کراچی
20	المسند	امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دار الفکر بیروت
21	مجمع الزوائد	امام نور الدین ہیثمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دار الفکر بیروت
22	المعجم الکبیر	امام سلیمان بن احمد طبرانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
23	المعجم الصغیر	امام سلیمان بن احمد طبرانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
24	کشف الخفاء ومُزیل الالباس	امام اسمٰعیل بن محمد عجلونی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	موسسۃ الرسالۃ بیروت
25	المستدرک	امام محمد بن عبد اللہ حاکم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
26	ریاض الصالحین	علامہ یحیٰ بن شرف نووی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	شبیر برادرز مرکز الاولیاء لاہور
27	مرآۃ المناجیح	مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	ضیاء القرآن پبلیکیشنز لاہور
28	تفہیم البخاری	علامہ غلام رسول رضوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	تفہیم البخاری پبلیکیشنز سردار آباد
29	الاصابۃ فی تمییز الصحابۃ	علامہ احمد بن علی محمد بن عسقلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دار الکتب بیروت
30	نزہۃ النظر	علامہ احمد بن علی محمد بن عسقلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	مدینۃ الاولیاء ملتان
31	البدور السافرۃ	امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
32	المواہب اللدنیۃ	علامہ شہاب الدین احمد بن محمد قسطلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
33	شمائل ترمذی	امام محمد بن عیسٰی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
34	شمائل رسول	علامہ یوسف بن اسماعیل نبہانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	نوری کتب خانہ لاہور

35	وفاء الوفاء	علامہ عبدالرحمن ابن جوزی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دار احیاء التراث العربی بیروت
36	حجۃ اللہ علی العلمین	علامہ یوسف بن اسماعیل نبہانی رحمۃ اللہ تعالی علیہ	مرکز اہل سنت برکات رضا ہند
37	لقط المرجان فی احکام الجان	امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ تعالی علیہ	مکتبۃ الایمان مصر
38	بحر الدموع	علامہ عبدالرحمن ابن جوزی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دار الفجر للتراث القاہرہ
39	اسرار الفاتحہ	علامہ معین ہروی رحمۃ اللہ تعالی علیہ	نولکشور لکھنؤ ہند
40	غنیۃ المتملی	علامہ محمد ابراھیم بن حلبی رحمۃ اللہ تعالی علیہ	سہیل اکیڈمی لاہور
41	الدر المختار	علامہ علاء الدین حصکفی رحمۃ اللہ تعالی علیہ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
42	رد المحتار	علامہ محمد امین ابن عابدین شامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
43	بہار شریعت	مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ تعالی علیہ	مکتبہ اسلامیہ لاہور
44	فتاوی عالمگیری	نظام و علمائے ہند رحمۃ اللہ تعالی علیہم	کوئٹہ
45	البحر الرائق	علامہ زین الدین ابن نُجَیم رحمۃ اللہ تعالی علیہ	کوئٹہ
46	حیاۃ الحیوان الکبری	علامہ کمال الدین محمد بن موسیٰ دمیری رحمۃ اللہ تعالی علیہ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
47	تنبیہ المغترین	علامہ عبد الوہاب بن احمد شعرانی رحمۃ اللہ تعالی علیہ	المطبعۃ المیمنیۃ مصر
48	نزہۃ المجالس	علامہ عبد الرحمن صفوری رحمۃ اللہ تعالی علیہ	کوئٹہ
49	المجالس السنیہ	شیخ احمد بن حجازی رحمۃ اللہ تعالی علیہ	مکتبہ تجاریہ مصر
50	شرح الصدور	امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ تعالی علیہ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
51	قوت القلوب	امام ابو طالب محمد بن علی مکی رحمۃ اللہ تعالی علیہ	مرکز اہل سنت برکات رضا ہند
52	الرسالۃ القشیریۃ	امام ابو القاسم عبد الکریم رحمۃ اللہ تعالی علیہ	دار الخیر بیروت
53	احیاء علوم الدین	امام محمد بن محمد غزالی رحمۃ اللہ تعالی علیہ	دار صادر بیروت
54	منہاج العابدین	امام محمد بن محمد غزالی رحمۃ اللہ تعالی علیہ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
55	کیمیائے سعادت	امام محمد بن محمد غزالی رحمۃ اللہ تعالی علیہ	انتشارات گنجینہ تہران
56	اتحاف السادۃ المتقین	علامہ محمد مرتضی حسینی زبیدی رحمۃ اللہ تعالی علیہ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
57	روض الریاحین	علامہ عبد اللہ بن اسعد یافعی رحمۃ اللہ تعالی علیہ	المطبعۃ المیمنیۃ مصر
58	الخیرات الحسان	علامہ شہاب الدین احمد بن حجر مکی رحمۃ اللہ تعالی علیہ	باب المدینہ کراچی
59	قلیوبی	علامہ احمد شہاب الدین قلیوبی رحمۃ اللہ تعالی علیہ	باب المدینہ کراچی
60	مکاشفۃ القلوب	امام محمد بن محمد غزالی رحمۃ اللہ تعالی علیہ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
61	اخبار الاخیار	شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالی علیہ	مکتبہ نوریہ رضویہ سکھر
62	تذکرۃ الواعظین	علامہ محمد بن جعفر قریشی رحمۃ اللہ تعالی علیہ	کوئٹہ
63	کشف المحجوب	داتا گنج بخش علی ہجویری رحمۃ اللہ تعالی علیہ	فرید بک اسٹال لاہور
64	تذکرۃ الاولیاء	شیخ فرید الدین عطار رحمۃ اللہ تعالی علیہ	شبیر برادرز مرکز الاولیاء لاہور
65	احسن الوعاء	علامہ نقی علی خان رحمۃ اللہ تعالی علیہ	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی
66	البرہان	مفتی محمد امین مدظلہ العالی	مکتبہ سلطانیہ سردار آباد (فیصل آباد)
67	حیاتِ اعلی حضرت	علامہ ظفر الدین محدث بہاری رحمۃ اللہ تعالی علیہ	مکتبہ رضویہ کراچی
68	حدائق بخشش	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی
69	ذوقِ نعت	علامہ حسن رضا خان رحمۃ اللہ تعالی علیہ	شبیر برادرز مرکز الاولیاء لاہور
70	سحاب مدینہ	علامہ محمد الیاس عطار قادری دامت برکاتہم العالیہ	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی
71	سامان بخشش	علامہ مصطفیٰ رضا خان رحمۃ اللہ تعالی علیہ	شبیر برادرز مرکز الاولیاء لاہور

مآخذ و مراجع

آداب طعام / فیضان رمضان

نمبر شمار	کتب	مصنف/مؤلف	مطبوعہ
1	قرآن مجید	کلام باری تعالیٰ	ضیاء القرآن پبلیکیشنز لاہور
2	کنز الایمان فی ترجمۃ القرآن	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن	ضیاء القرآن پبلیکیشنز لاہور
3	جامع البیان	امام ابو جعفر محمد بن جریر طبری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
4	الدر المنثور	امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دار الفکر بیروت
5	روح المعانی	علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دار احیاء التراث العربی بیروت
6	روح البیان	علامہ اسمٰعیل حقی بروسوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دار احیاء التراث العربی بیروت
7	تفسیر کبیر	امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دار احیاء التراث العربی بیروت
8	تفسیر قرطبی	علامہ عبد اللہ محمد بن احمد قرطبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دار الفکر بیروت
9	تفسیر خازن	علامہ علاؤ الدین علی بن محمد بن ابراہیم بغدادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	سرحد
10	تفسیر عزیزی	علامہ عبد العزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	باب المدینہ کراچی
11	تفسیر صاوی	علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دار الفکر بیروت
12	تفسیر جمل	علامہ سلیمان جمل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	باب المدینہ کراچی
13	خزائن العرفان	علامہ سید نعیم الدین مراد آبادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	ضیاء القرآن پبلیکیشنز لاہور
14	تفسیر نعیمی	مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	ضیاء القرآن پبلیکیشنز لاہور
15	غرائب القرآن	علامہ عبد المصطفیٰ اعظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	شبیر برادرز مرکز الاولیاء لاہور
16	صحیح البخاری	امام محمد بن اسمٰعیل بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
17	صحیح مسلم	امام مسلم بن حجاج نیشاپوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دار ابن حزم بیروت
18	جامع الترمذی	امام محمد بن عیسیٰ ترمذی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دار الفکر بیروت
19	سنن ابی داؤد	امام ابو داؤد سلیمان بن اشعث رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دار احیاء التراث العربی بیروت
20	سنن النسائی	امام احمد بن شعیب نسائی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دار الجیل بیروت
21	سنن ابن ماجہ	امام محمد بن یزید ابن ماجہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دار المعرفۃ بیروت
22	الموطا	امام مالک بن انس رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دار المعرفۃ بیروت
23	سنن الدارمی	امام عبد اللہ بن عبد الرحمٰن دارمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	باب المدینہ کراچی
24	المصنف	امام ابو بکر عبد اللہ بن ابی شیبہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دار الفکر بیروت
25	نوادر الاصول	امام ابو عبد اللہ محمد بن علی حکیم ترمذی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دمشق
26	الترغیب والترہیب	امام زکیّ الدین عبد العظیم منذری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
27	کنز العمّال	علامہ علی متقی ہندی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
28	شُعَب الایمان	امام ابوبکر احمد بن حسین بیہقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
29	صحیح ابن خُزَیمہ	امام محمد بن اسحٰق بن خُزَیمہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	المکتب الاسلامی بیروت
30	مشکاۃ المصابیح	امام محمد بن عبد اللہ خطیب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دار الکتب العلمیۃ بیروت

31	المسند	امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دار الفکر بیروت
32	تاریخ بغداد	امام ابو بکر احمد بن علی خطیب بغدادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
33	حِلْیَۃُ الاولیاء	امام ابو نُعَیم احمد اصفہانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
34	مجمع الزوائد	امام نور الدین ہیثمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دار الفکر بیروت
35	المعجم الکبیر	امام سلیمان بن احمد طبرانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دار احیاء التراث العربی بیروت
36	المعجم الصغیر	امام سلیمان بن احمد طبرانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
37	کشف الخفاء ومُزیل الالباس	امام اسمٰعیل بن محمد عجلونی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
38	جامع الاصول	امام مبارَک بن محمد ابن اثیر جزری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
39	المستدرک	امام محمد بن عبد اللہ حاکم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دار المعرفۃ بیروت
40	الجامع الصغیر	امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
41	مکارم الأخلاق	امام سلیمان بن احمد طبرانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
42	مسند امام اعظم علیہ الرحمۃ	امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	باب المدینہ کراچی
43	الإحسان بترتیب صحیح ابن حِبّان	علامہ امیر علاء الدین علی بن بلبان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
44	مسند ابی یعلیٰ	امام ابو یعلیٰ احمد موصلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
45	السنن الکبریٰ	امام احمد بن شعیب نسائی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
46	تنزیہ الشریعۃ	علامہ علی بن محمد کنانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	مکتبۃ القاہرہ مصر
47	المتجر الرابح	امام ابو محمد شرف الدین دمیاطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دار خضر بیروت
48	الکامل فی ضعفاء الرجال	امام ابو احمد عبد اللہ بن عدی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
49	السنن الکبری	امام ابوبکر احمد بن حسین بیہقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
50	شرح الزرقانی علی الموطا	علامہ محمد بن عبد الباقی زرقانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دار احیاء التراث العربی بیروت
51	عمدۃ القاری	علامہ محمود بن احمد عینی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دار الفکر بیروت
52	شرح صحیح مسلم	علامہ شرف الدین نَوَوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	باب المدینہ کراچی
53	مرقاۃ المفاتیح	ملا علی قاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	کوئٹہ
54	مرآۃ المناجیح	مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	مکتبہ اسلامیہ لاہور
55	اشعۃ اللمعات	شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	کوئٹہ
56	الشفاء	علامہ عیاض بن موسیٰ الیحصبی مالکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	عبد التواب اکیڈمی ملتان
57	القول البدیع	امام محمد بن عبد الرحمن سخاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	موسسۃ الریان بیروت
58	تاریخ الخلفاء	امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	باب المدینہ کراچی
59	الخصائص الکبری	امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	مرکز اہل سنت برکات رضا ہند
60	لقط المرجان فی احکام الجان	امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
61	حجۃ اللہ علی العٰلمین	علامہ یوسف بن اسماعیل نبہانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	مرکز اہل سنت برکات رضا ہند
62	جامع کرامات الاولیاء	علامہ یوسف بن اسماعیل نبہانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	مرکز اہل سنت برکات رضا ہند
63	المواہب اللدنیۃ	علامہ ابراہیم باجوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	مدینۃ الاولیاء ملتان
64	شواہد النبوۃ	علامہ عبد الرحمٰن جامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	مکتبۃ الحقیقہ ترکی

نمبر	کتاب	مصنف	مطبوعہ
65	مدارج النبوت	شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	مکتبۂ نوریہ رضویہ سکھر
66	اخبار الاخیار	شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	فاروق اکیڈمی ضلع خیرپور
67	مکتوبات	امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	کوئٹہ
68	طبقات الکبریٰ	علامہ عبدالوہاب شعرانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دارالکتب العلمیۃ بیروت
69	تعلیم المتعلم	امام برہان الاسلام زرنوجی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	باب المدینہ کراچی
70	تذکرۃ الحفاظ	امام شمس الدین محمد بن احمد ذہبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دارالکتب العلمیۃ بیروت
71	احسن الوعاء	علامہ نقی علی خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی
72	میزان الشریعۃ الکبریٰ	علامہ عبد الوہاب شعرانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	مصر
73	الکامل فی التاریخ	امام ابو الحسن علی بن ابی الکرم شیبانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دارالکتب العلمیۃ بیروت
74	حیاۃ الحیوان الکبریٰ	علامہ کمال الدین محمد بن موسیٰ دمیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دارالکتب العلمیۃ بیروت
75	شرح العقائد النسفیہ	علامہ مسعود بن عمر تفتازانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	باب المدینہ کراچی
76	الھدایۃ	امام ابو الحسن علی بن ابی بکر مرغینانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	داراحیاء التراث العربی بیروت
77	القدوری	علامہ احمد بن محمد بن احمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	مکتبہ ضیائیہ راولپنڈی
78	الجوھرۃ النیرۃ	علامہ ابوبکر بن علی حداد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	مدینۃ الاولیاء ملتان
79	الدرالمختار	علامہ علاء الدین حصکفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دارالکتب العلمیۃ بیروت
80	رد المحتار	علامہ ابن عابدین محمد امین شامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دارالکتب العلمیۃ بیروت
81	جد الممتار علی رد المحتار	اعلیٰ حضرت امام احمد رضاخان علیہ رحمۃ الرحمن	رضا اکیڈمی بمبئی ہند
82	بدائع الصنائع	امام علاء الدین ابی بکر بن مسعود رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	داراحیاء التراث العربی بیروت
83	الاشباہ والنظائر	علامہ زین الدین بن ابراھیم مصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	باب المدینہ کراچی
84	فتاوی عالمگیری	نظام و علمائے ہند رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم	کوئٹہ
85	فتح القدیر	علامہ کمال الدین ابن ہمام محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	کوئٹہ
86	البحر الرائق	علامہ زین الدین ابن نُجَیم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	کوئٹہ
87	تبیین الحقائق	علامہ عثمان بن علی زیلعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	کوئٹہ
88	النھر الفائق	علامہ عمر بن ابراھیم بن نُجَیم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	باب المدینہ کراچی
89	مراقی الفلاح	علامہ حسن بن عمار شرنبلالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	کوئٹہ
90	حاشیۃ الطحطاوی علی المراقی	علامہ سید احمد طحطاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	کوئٹہ
91	فتاوی رضویہ	اعلیٰ حضرت احمد رضاخان علیہ رحمۃ الرحمن	رضا فاؤنڈیشن لاہور
92	فتاوی افریقہ	اعلیٰ حضرت احمد رضاخان علیہ رحمۃ الرحمن	نذیر سنز پبلشرز لاہور
93	بہار شریعت	مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	مدینۃ المرشد بریلی شریف
94	فتاویٰ امجدیہ	مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	مکتبۂ رضویہ کراچی
95	قوت القلوب	امام ابو طالب محمد بن علی مکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	مرکز اہل سنت برکات رضا ہند
96	تنبیہ الغافلین	علامہ ابو اللیث نصر سمرقندی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دارابن کثیر بیروت
97	تنبیہ المغترین	علامہ عبد الوہاب بن احمد شعرانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	المطبعۃ المیمنیۃ مصر
98	دُرَّۃ الناصحین	علامہ عثمان بن حسن خوبری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دارالفکر بیروت

99	نزهة المجالس	علامه عبد الرحمٰن صفوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دار الکتب العلمیہ بیروت
100	اخلاق الصالحین	ابو یوسف محمد شریف محدث کوٹلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی
101	شرح الصدور	امام عبد الرحمن جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دار الکتب العلمیہ بیروت
102	کیمیائے سعادت	امام محمد بن محمد غزالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	مدینہ پبلشنگ کمپنی کراچی
103	معدن اخلاق	علامہ محمد رمضان علی قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دار الکتب حنفیہ کراچی
104	روض الریاحین	علامہ عبد اللہ بن اسعد یافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	المطبعۃ المیمنیۃ مصر
105	الروض الفائق	علامہ شعیب بن سعد عبد کافی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دار الکتب العلمیہ بیروت
106	ملفوظات اعلیٰ حضرت	مفتی محمد مصطفیٰ رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	حامد اینڈ کمپنی لاہور
107	اتحاف السادۃ المتقین	علامہ محمد مرتضیٰ حسینی زبیدی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دار الکتب العلمیہ بیروت
108	قلیوبی	علامہ احمد شہاب الدین قلیوبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	باب المدینۃ کراچی
109	بہجۃ الاسرار	علامہ ابو الحسن شطنوفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دار الکتب العلمیہ بیروت
110	مکاشفۃ القلوب	امام محمد بن محمد غزالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دار الکتب العلمیہ بیروت
111	اخبار الاخیار	شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	مکتبۃ نوریہ رضویہ سکھر
112	مواعظ نعیمیہ	مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	نعیمی کتب خانہ گجرات
113	احیاء علوم الدین	امام محمد بن محمد غزالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دار الکتب العلمیہ بیروت
114	کشف المحجوب	داتا گنج بخش علی ہجویری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	فرید بک اسٹال لاہور
115	اسلامی زندگی	مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	مکتبہ اسلامیہ لاہور
116	مطالع المسرات	علامہ محمد بن علی مہدی فاسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	مکتبہ نوریہ رضویہ سردار آباد (فیصل آباد)
117	مدارج النبوۃ	شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	ضیاء القرآن پبلیکیشنز لاہور
118	جذب القلوب	شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	نوری بک ڈپو لاہور
119	حیاتِ اعلیٰ حضرت	علامہ ظفر الدین محدث بہاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	مکتبۃ رضویہ کراچی
120	تذکرۃ الاولیاء	شیخ فرید الدین عطار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	شبیر برادر مرکز الاولیاء لاہور
121	روحانی حکایات	علامہ عبد المصطفیٰ اعظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	مرکز الاولیاء لاہور
122	حدائقِ بخشش	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی
123	ذوقِ نعت	علامہ حسن رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	شبیر برادر مرکز الاولیاء لاہور
124	سحابِ مدینہ	علامہ محمد الیاس عطار قادری دامت برکاتہم العالیہ	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی
125	سامان بخشش	علامہ مصطفیٰ رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	شبیر برادر مرکز الاولیاء لاہور

اللہ عزوجل کے محبوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم نے گانے سے اور گانا سننے سے اور غیبت سے اور غیبت سننے سے اور چغلی کرنے اور چغلی سننے سے منع فرمایا۔ (تاریخ بغداد، رقم ۴۳۳۷ ج۸ ص ۲۲۶)
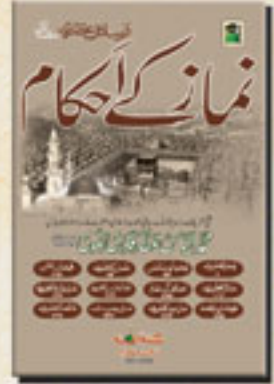
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

سنّت کی بہاریں

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** کے مہکے مہکے مَدَنی ماحول میں بکثرت سنّتیں سیکھی اور سکھائی جاتی ہیں، ہر جمعرات کو **فیضانِ مدینہ** محلہ سوداگران پُرانی سبزی منڈی میں مغرب کی نماز کے بعد ہونے والے سنّتوں بھرے اجتماع میں ساری رات گزارنے کی مَدَنی التجا ہے، عاشقانِ رسول کے مَدَنی قافلوں میں سنّتوں کی تربیت کے لیے سفر اور روزانہ **فکرِ مدینہ** کے ذریعے مَدَنی انعامات کا رسالہ پُر کر کے اپنے یہاں کے ذمہ دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی بَرَکت سے پابندِ سنّت بننے، گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کے لیے کُڑھنے کا ذہن بنے گا، ہر اسلامی بھائی اپنا یہ ذہن بنائے کہ ”مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔“ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

اپنی اصلاح کے لیے **مَدَنی انعامات** پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے **مَدَنی قافلوں** میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ